فہرست جلد اول ابواب وضو الخ ترجمۃ المجتبیٰ یعنی سنن النسائی

تمت

بعونہ تعالیٰ

خلف مولوی مسیح الزمان صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی صحاح نعمہ لا تحصیٰ وحسان منتہ لا تستقصیٰ ومشاہیر الطافہ لا تخفی وغرائب اعطافہ لا تعفی ومعارف فضلہ لا تنسیٰ ومناکیر جہلہ لا تکسیٰ وفقنا اقتداء کلامہ المجتبیٰ وقفانا آثار رسلہ المصطفیٰ اصلی علیہ وعلی آلہ المرتضیٰ بعدد من التقط من احادیثہ البشریٰ والتفت الی سنتہ الصغریٰ والکبریٰ ورضی عن اصحابہ الذین ہم اعلام الہدیٰ نہوا عن المنکر وامروا بالتقویٰ وقووا الضعیف ولم یعد واعدوی وعن تابعیہم واتباعہم اولی المعروف والنہی **بعد**

حمد وصلوٰۃ کے عرض کرتا ہی فقیر حقیر خادم اہل الحدیث والقرآن **وحید الزمان** ابن مولوی مسیح الزمان مرحوم غفرلہما الرحمٰن کہ اسے جل جلالہ وعز شانہ کے فضل سے اوائل سنہ ۱۲۹۷ ہجری مین سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ کے ترجمے سے فراغت حاصل ہوئی۔ اب منجملہ صحاح ستہ کی تین کتابون کا ترجمہ باقی رہا صحیحین اور سنن نسائی شریف۔ ہر چند کہ اکثر احباب کی خواہش اور میری بہی تمنا یہی تہی کہ اب صحیحین کا ترجمہ شروع کیا جاوے اور سنن نسائی کو صحیحین کے فراغت کے بعد رکھا جاے لیکن بوجہ پریشانی سفر اور قلت سامان کے مناسب یہی معلوم ہوا کہ پہلے سنن نسائی کا ترجمہ کر دیا جاوے کیونکہ یہ چارون کتابین یعنی موطا امام مالک اور سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی اور سنن نسائی علاوہ مختصر ہونے کے چندان شروح اور حواشی کی محتاج نہین ہین اور صحیحین علاوہ کثیر الحجم ہونے کے شروح اور حواشی اور کثرت سامان اور اطمینان قلب کو چاہتی ہین اور جناب فیضمآب محی السنۃ قامع البدعۃ نواب والا جاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان بہادر دام مجدہم کا بہی منشا اسی کو مقتضی ہوا اس لیے اللہ پر توکل کر کے سنن نسائی کا ترجمہ شروع کیا یا اسے جیسی تم نے مجھ ضعیف ناتوان کے ہاتھ سے

موطا اور سنن ابی داود کو تمام کرایا۔ اسی طرح اس کتاب کو بھی تمام کرادے اور میری سعی کو قبول کر اپنی راہ مین اور میری
بقیہ عمر کو صرف کراوے حدیث اور قرآن کی خدمت مین اور میرا خاتمہ بخیر کردے آمین یا رب العالمین۔

سنن نسائی کے مؤلف کا بیان

نام اونکا احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر دینار ہے اور کنیت اونکی ابو عبدالرحمن ہے۔ پیدائش اونکی سنہ ۲۱۴
یا سنہ ۲۱۵ یا سنہ ۲۲۱ ہجری مین ہے۔ حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب مین لکھا ہے کہ نسائی نے کہا پیدائش میری
سنہ ۲۱۵ مین ہوگی۔ کیونکہ پہلی بار جو مین قتیبہ بن سعید پاس علم حدیث حاصل کرنیکو گیا تہا۔ تو سنہ ۲۳۵ مین گیا تہا
اور ایک سال دو مہینے اون کے پاس رہا اس صورت مین اونکی عمر اوس وقت بیس برس کی ہوگی لیکن ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ
مین لکھا ہے کہ وہ قتیبہ پاس علم حدیث حاصل کرنیکو سنہ ۲۳۰ ہجری مین گئے اور اوس وقت اونکی عمر پندرہ برس کی تھی اس حساب
سے پیدائش اونکی سنہ ۲۱۵ مین معلوم ہوتی ہے بہرحال اونکی سنہ ولادت مین اختلاف ہے اور نسائی اونکی نسبت ہے نسا
کیطرف جو ایک شہر تہا خراسان مین اور کبھی اس نسبت مین نسوی بھی کہتے ہین۔ کیونکہ ہمزہ واو سے بدل جاتا ہے نسبت مین
لیکن مشہور نسائی ہے ساتھ ہمزہ کے اب اختلاف ہے کہ نسائی بلا مد ہے یا بالف ممدودہ یعنی نسائی ملا علی قاری نے مرقاۃ
کے مقدمہ مین لکھا ہے کہ نسائی بفتح نون اور مد کے ساتھ ہے جیسے صاحب جامع الاصول نے لکھا ہے یا بغیر مد جیسے طبقات
فقہا مین ہے۔ لیکن اہل حدیث کے زبانون پر یہ لفظ بغیر مد کے سنا گیا ہے پھر ملا علی قاری نے لکھا کہ نسا ایک شہر ہے خراسان
مین مرو کے پاس اور ابن حجر نے جو لکھا ہے کہ نسا مضافات نیشاپور سے ہے یا فارس کے ملک مین ہے تو یہ صحیح نہین ہے اور سمعانی
نے انساب مین لکھا ہے کہ نسائی بفتح نون اور سین نسبت ہے نسا کیطرف جو ایک شہر ہے خراسان مین اور مشہور نسبت
اس شہر کی طرف نسوی ہے اور نسائی اور مین نے اسمعیل بن محمد بن فضل حافظ سے سنا اصفہان مین وہ کہتے تھے مین نے
سنا امام مظفر محمد بن احمد ابیوردی سے کہ صحیح نسبت نسائی ہے ہمزہ کے ساتھ اور انہون نے ایک رسالہ لکھا ہے نسا اور ابیورد
کی تاریخ مین اور مین نسا مین گیا اور وہان چالیس دن تک ٹھیرا رہا اور بہت لوگون سے حدیث لکھی اور مین نے وہان کے
لوگون سے سنا کہ اس شہر کا نام نسا اس لیے ہوا کہ ابتداء اسلام مین جب مسلمان اوس شہر کو فتح کرنے گئے تو وہان کے
مرد غائب تھے نری عورتین ہی عورتین تہین اونہون نے فاتحون کا مقابلہ کیا لیکن غازیون نے یہ دیکھکر لڑائی موقوف
کی اور کہا ہم نے اس شہر کو نسا مین گنا یعنی تاخیر مین لیے نسا تاخیر اور مہلت کو بھی کہتے ہین اسی واسطے اودہار کو بھی نسیئہ
بولتے ہین کیونکہ اوس کے وصول مین دیر اور مہلت ہوتی ہے۔ مطلب یہ تہا کہ ہم اس شہر مین لڑائی ملتوی کر کے جب یہان
کے مرد لوٹ کر آوین جب سے اوس شہر کا نام نسا ہو گیا۔ اور بعضون نے کہا اوس شہر کا نام نسا اس لیے ہوا کہ جو کوئی
اوس مین جاتا تہا وہان جاکر اپنے وطن کو بھول جاتا تو نسا ماخوذ ہے نسیان سے واللہ اعلم۔ پھر سمعانی نے کہا اس شہر کیطرف
بہت بڑے بڑے لوگ منسوب ہین اور اون مین سے ہین ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان نسائی جو مصنف

مین کتاب سنن کے اور امام ہین اپنے زمانے کے مصر مین ایک مدت تک رہے وہان اونکی تصانیف پہیلین اور اونہون نے حدیث کی
روایت قتیبہ بن سعید اور علی بن حجر وغیرہ سے کی وفات اونکی سنہ ۳۰۳ھ مین بیچ مکے مین آئی بعضون نے کہا رملے مین انتہے
حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب مین لکہا ہے کہ احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار نسائی نے جنکی کنیت
ابو عبد الرحمن ہے اور وہ قاضی اور حافظ تہے جنہون نے کتاب سنن کی لکہی اونہون نے سنا بہت لوگون سے جنکی گنتی نہین ہو
سکتی اور اون مین سے اکثر لوگونکا بیان اس کتاب مین ہے اور روایت کیا اونہون نے احمد بن نصر نیساپوری اور ابو شعیب سے
اور اون سے روایت کیا اون کے بیٹے عبد الکریم اور ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق بن سنی نے اور ابو علی حسن بن خضر ا
سیوطی نے اور حسن بن رشیق عسکری نے اور ابو القاسم حمزہ بن محمد بن علی کنانی حافظ نے اور ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن
زکریا بن حیوۃ نے اور محمد بن معاویہ بن احمر نے اور محمد بن قاسم اندلسی نے اور علی بن ابی جعفر الطحاوی اور ابوبکر احمد بن محمد بن
المہندس نے اور ان لوگون نے روایت کیا اون سے کتاب السنن کو اور روایت کیا اون سے ابو بشر دولابی نے جو اونکے ہم عصر
تہے اور ابو عوانہ نے اپنی صحیح مین اور ابو جعفر طحاوی اور ابوبکر بن الحداد الفقیہ اور ابو جعفر عقیلی اور ابو علی بن ہارون اور
ابو علی نیساپوری حافظ نے اور بہت لوگون نے جنکا شمار دشوار ہے اور ذہبی نے **تذکرۃ الحفاظ** مین لکہا ہے کہ نسائی نے
سنا حدیث کو قتیبہ بن سعید اور اسحاق بن راہویہ اور ہشام بن عمار اور عیسی بن زغبہ اور محمد بن نصر مروزی اور ابو کریب اور
سوید بن نصر اور اون کے برابر والے لوگون سے خراسان اور حجاز اور عراق اور مصر اور شام اور جزائر مین اور بہت عمدہ ہوئے اس
فن مین اور یکتا تہے معرفت اور اتقان مین اور اسناد کی بلندی مین اور وطن بنایا اونہون نے مصر کو روایت کی اون سے ابو بشر
دولابی اور ابو علی حسین بن محمد نیساپوری اور حمزہ کنانی اور حسن بن خضر اسیوطی اور ابو بکر بن السنی اور ابو القاسم طبرانی
اور محمد بن معاویہ بن احمر اندلسی اور حسن بن رشیق اور محمد بن عبد اللہ بن حیوۃ اور بہت لوگون نے انتہی اور ملا علی قاری نے
مقدمہ مرقاۃ مین لکھا ہے کہ امام نسائی حدیث کے حافظون مین سے ایک حافظ ہین اور امام ہین سنا اونہون نے اسحاق بن راہویہ
اور سلیمان بن اشعث اور محمود بن غیلان اور قتیبہ بن سعید اور محمد بن بشار اور علی بن حجر اور ابو داؤد اور اور لوگون سے بہت
شہرون اور ملکون مین اور اون سے بہت لوگون نے روایت کیا جیسے طبرانی اور طحاوی اور ابن السنی نے انتہے +

امام نسائی کی تعریف جو اور محدثین نے کی ہے

حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب مین لکہا ہے کہ ابن عدی نے کہا مین نے منصور فقیہ اور احمد بن محمد بن سلامۃ طحاوی سے سنا
وہ دونون کہتے تہے کہ ابو عبد الرحمن (یعنی نسائی) ایک امام ہین مسلمانون کے اماموں مین سے اور محمد بن سعید بارودی نے کہا میرے
نسائی کا ذکر کیا قاسم مطرز کے سامنے اونہون نے کہا وہ امام ہین اور لائق ہین امامت کے ابو علی نیساپوری نے کہا مین نے نسائی
سے پوچہا جو مسلمانون کے اماموں مین سے تہے ایکجگہ کہا کہ نسائی جو امام ہین حدیث کے بلا اعتراض ایکجگہ لکہا مین نے حدیث کے
اماموں مین سے چار آدمیون کو اپنے وطن اور سفر دونون مین دیکہا دو تو نیساپور مین محمد بن اسحاق اور ابراہیم بن ابی طالب اور ایک مصر مین

نسائی اوترا ہوا مین عبد اللہ بن احمد مامون مصری نے کہا ہم طرطوس کو گئے وہان حدیث کے حافظون مین سے بہت لوگ جمع
تھے عبد اللہ بن احمد اور مربع اور ابو الاذان اور کیلجہ وغیرہم اون سبنے نسائی کو پسند کیا ابو الحسین بن مظفر نے کہا مین
نے اپنے مشایخ سے سنا مصر مین وہ اقرار کرتے تھے نسائی کے مقدم ہونیکا اور اونکی امامت کا اور تعریف کرتے تھے اونکے
زہد اور عبادت کی رات دن اور اونکی مداومت کی حج اور جہاد اور سنتون کے جاری کرنے پر اور بادشاہ کی صحبت سے پرہیز
کرنے پر اور ایسا ہی احوال اونکا یہانتک کہ وہ شہید ہوئے (خارجیون کے ہاتھ سے) حاکم نے کہا مین نے علی بن عمر حافظ سے
سنا کئی بار وہ کہتے تھے ابو عبد الرحمن مقدم ہین ہر شخص پر اپنے عصرون مین سے جو ذکر کیے جاتے ہین ساتھ معرفت حدیث
کے اور ایکبار مین نے علی بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے نسائی مصر کے سب مشایخ مین زیادہ فقیہ تھے اور سب سے زیادہ پہچانتے تھے
صحیح اور سقیم (ضعیف) حدیث کو اور سب سے زیادہ جانتے تھے حدیث کے راویونکو جب وہ اس رتبہ کو پہونچے تو لوگون کو اونسے
حسد ہوا وہ رملہ مین گئے وہان اونسے سوال ہوا معاویہ کے فضائل کا اونہون نے معاویہ کے فضائل بیان نہین کیے تو مارا اونکو
جامع مسجد مین اونہون نے کہا مجھکو مکہ مین بھیجدو لوگ بھیجدیئے مگر وہ بیمار ہوگئے تھے آخر اونہون نے انتقال کیا اور وہ قتل ہوئے
اور شہید ہوئے راضی ہوا ان سے اللہ تعالے **دارقطنی** نے کہا مین نے ابو طالب حافظ سے سنا وہ کہتے تھے کون صبر
کر سکتا ہے ابو عبد الرحمن کے برابر اونکے پاس ابن لہیعہ کی ایک ایک روایت موجود تہی مگر اونہون نے بیان نہ کی کیونکہ اونکے
نزدیک ابن لہیعہ کی حدیث بیان کرنا اور اوس سے روایت کرنا اچھا نہ تہا دارقطنی نے کہا ابو بکر حداد فقیہ بہت حدیث جانتے
تھے لیکن اونہون نے کسی سے روایت نہ کی سوا ابو عبد الرحمن نسائی کے اور کہا کہ مین راضی ہوا اونکی حجت ہونے پر اپنے اور
اللہ تعالی کے بیچ مین۔ ابن یونس نے کہا وہ مصر مین بہت پہلے آئے اور وہان حدیثین لکھین لوگون سے اور ان سے لکھین
اور لوگون نے اور وہ امام تھے حدیث مین اور ثقہ (معتبر) اور ثبت (بہت پکے) اور حافظ تھے انتہی اور یافعی نے **مرآة الجنان
وعبرة اليقظان في معرفة حوادث الزمان** مین ۳۰۳ کے وقایع مین لکھا ہے کہ اس سال مین وفات پائی
حافظ امام احد الائمة الاعلام صاحب المصنفات ابو عبد الرحمن احمد بن علی نسائی نے جو اپنے زمانے کے امام تھے حدیث مین
اور اونکی **کتاب السنن** مشہور ہے مصر مین تھے اور وہان اونکی تصانیف پہیلین اور اون سے لوگون نے روایتین کین
وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے باوجود اس کے قوت باہ رکھتے تھے اور کثرت جماع سے موصوف تھے
اونکی چار بیبیان تہین اور لونڈیان بہی تہین بیبیونکے پاس باری باری جاتے تھے انتہی مختصرا۔ اور امام ذہبی نے **تذکرة
الحفاظ** مین لکھا کہ نسائی حافظ امام شیخ الاسلام تھے اونہون نے سفر کیا قتیبہ کیطرف ۲۳۰ ہجری مین اوس وقت اون کا
سن پندرہ برس کا تہا وہان ایک سال اور دو مہینے رہے اور رہا کرتے تھے زقاق القنادیل مین جو ایک محلہ تہا مصر کا اور اونکے
چہرے پر بڑی رونق تہی اور خون کی سرخی اونکے بدن پر نمایان تہی اور باوجود کبرسن کے سبز چادر پہنتے تھے اونکی چار
بیبیان تہین ہر ایک کے پاس باری باری جاتے اور اس کے ساتھ لونڈیان بہی تہین اور گوشت مرغ کہایا کرتے تھے وہ

خریدی جاتے تھے اون کے لیے اور فربہی جاتے تھے خصی کر کے ایکبار کسی طالب العلم نے کہا مین سمجھتا ہون کہ ابو عبد الرحمن نبیذ پیتے ہین اسوجہ سے کہ اونکی چہرے پر تازگی رہتی ہی ایک شخص نے کہا کاش مجھے معلوم ہوتا کہ امام نسائی کا کیا مذہب ہے وطی فے الدبر مین پھر اونسے پوچھا گیا کہ نبیذ پینا کیسا ہے اونہون نے کہا نبیذ حرام ہی **ف** مراد وہی نبیذ ہی جسمین تیزی اگئی ہو اور نشہ کرنے لگے نبیذ ہ نبیذ جو شیرین اور رقیق ہو اور اوسمین تیزی اور نشہ نہو وہ تو بالاتفاق حلال ہے اور اوسکی حلت احادیث سے ثابت ہی **ف** اور وطی فے الدبر مین کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی لیکن محمد بن کعب قرظی نے روایت کیا ابن عباس سے اونہون نے کہا پانی دے تو اپنی کہیتی مین جہان سے اور جسطرح سے چاہے پھر اونکو کہو سے آگے نہ بڑہنا چاہیے ذہبی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہی کہ آپنے منع کیا عورتون کے دبر مین جماع کرنے سے اور مینے اوسمین ایک رسالہ تصنیف کیا ہی **ف** سلف اور خلف صحابہ اور تابعین اور ایمہ کا یہی قول ہے کہ وطی کرنا عورتکے دبر مین حرام ہے اور انی شئتم سے کلام اللہ مین یہہ مراد ہی کہ جسطرح سے چاہو اور جدہر سے چاہو آگے سے یا پیچھے سے لٹا کر یا بٹھا کر مگر ضرور ہی کہ دخول فرج مین ہو نہ دبر مین کیونکہ حرث کہتے ہین کہیتی کو اور کہیتی فرج ہی جسمین سے اولاد اوگتی ہے نہ دبر وہ تو فرث رکھنے کی ہی لیکن سعید بن المسیب اور نافع اور ابن عمر اور محمد بن کعب قرظی اور عبد الملک بن ماجشون سے منقول ہی کہ وطی فے الدبر جائز ہے اور امام مالک سے بھی ایسا ہی منقول ہی مگر اونکے اصحاب اسکا انکار کرتے ہین اور احادیث متعددہ اس فعل کے ممانعت مین وارد ہوئی ہین خود امام نسائی اور امام احمد اور ابوداؤد نے ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ملعون ہی وہ شخص جو جماع کرے اپنی عورت سے دبر مین اور شوکانی نے **فتح القدیر** مین ترجیح دیا اسکی حرمت کو اور رد کیا اوس کی حلت کو اور تفصیل اس مسئلے کی تفاسیر مین ہی **ف** اور محمد بن موسی مامونی نے کہا جو مصاحب تھے نسائی کے مین نے بعض لوگون سے سنا وہ برا کہتے تھے ابو عبد الرحمن کو اسوجہ سے کہ اونہون نے تصنیف کی **کتاب الخصائص** حضرت علی رض کے فضائل مین اور نہین تصنیف کی اونہون نے کوئی کتاب شیخین کے فضائل مین مین نے اسکا ذکر نسائی سے کیا اونہون نے کہا مین دمشق گیا تو دیکھا وہان کے لوگ اکثر حضرت علی رض سے منحرف تھے اسلیے مینے کتاب الخصائص لکھی اس امید پر کہ شاید اللہ اون کو ہدایت کرے پھر بعد اسکے انھون نے صحابہ کے فضائل مین ایک کتاب تصنیف کی ایک شخص نے اون سے اوسکے سامنے کہا مین سن رہا تھا کہ تم نے معاویہ کے فضائل نہین لکھے اونہون نے کہا مین کیا لکھون کیا وہ حدیث لکھون کہ اللہ اونکا پیٹ نہ بہرے **ف** پوری حدیث یون ہی کہ آنحضرت صلعم نے معاویہ کو بلا بھیجا معلوم ہوا وہ کہانا کہاتے ہین پھر بلا بھیجا تو معلوم ہوا وہ کہانا کہاتے ہین تب آپنے فرمایا اللہ اونکا پیٹ نہ بہرے **ف** یہہ سنکر وہ چپ ہو رہا۔ ذہبی نے کہا شاید یہہ تعریف ہو جاوے معاویہ کی اس طور سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ مین نے جسکو لعنت کی یا گالی دی تو تو اوسکے لیے زکوۃ اور رحمت کر کہا حافظ خراسان ابو علی نیشاپوری نے حدیث بیان کی ہم سے امام نے جو امام ہے حدیث مین ابو عبد الرحمن نسائی نے پھر بیان کے وہی اقوال جو نقل کیے ابن حجر نے **تہذیب التہذیب** مین اور

بیان ہو چکی انتہی مختصراً - اور سمعانی نے **انساب** مین لکھا ہے کہ وہ امام تھے اپنے زمانے کے جیسا اوپر گزر چکا - اور
اتحاف النبلا مین ہے کہ ذہبی نے اونکے حق مین کہا وہ زیادہ حافظ ہین مسلم سے اور **دارقطنی** نے کہا کہ وہ مقدم
ہین ہر ایک شخص پر جو ذکر کیا جاتا ہے ساتھ جاننے حدیث کے اور جرح و تعدیل رواۃ کی اونکے زمانے مین اور اونکی کئی
معتبر کتابین ہین حدیث اور علل مین اور کتاب سنن اونکی سب کتابون مین زیادہ مشہور ہے - حاکم نے کہا جو کوئی ان
کی کتاب سنن کو دیکھے وہ حیران ہوگا اونکے حسن کلام سے اور وہ نہایت پرہیزگار تھے - اور ایک دلیل اونکی پرہیزگاری
کی یہہ ہے کہ وہ اپنی سنن مین حارث بن مسکین سے اسطرح روایت کرتے ہین قرئ علیہ وانا اسمع یعنے اون کے سامنے
یہ حدیث پڑھی گئی اور مین سنتا تھا اور یہ نہین کہتے حدثنا یا اخبرنا الحارث بن مسکین جیسے اور مشایخ کی روایت مین کہتے
ہین اسکی وجہ یہہ ہے کہ اونسے اور حارث سے کچھ رنج ہوگیا تھا تو وہ علانیہ اونکی مجلس مین نہ جا سکتے تھے لیکن جب حارث حدیث
پڑھانے کے لیئے بیٹھتے تو وہ مکان کے ایک کونے مین چھپکر حدیث کو سنتے اسطرح سے کہ حارث کی آواز سنتے لیکن حارث اونکو
دیکھ نہ سکتے **ابن خلکان** نے کہا نسائی مصر مین رہے اور وہان اونکی تصانیف پہیلین اور بہت لوگون نے اون سے
علم حدیث حاصل کیا اور سیوطی نے کہا وہ مصر مین زقاق القنادیل مین رہتے تھے

سنن نسائی کا بیان

پہلے امام نسائی نے ایک کتاب بہت بڑی لکھی اور جمع کیا اوس مین بہت حدیثون کو اوسکا نام سنن کبریٰ تھا سید
جمال الدین محدث نے کہا کہ وہ ایک بڑی کتاب ہے جسکی مثل تصنیف نہین ہوئی حدیث کے طریق جمع کرنے اور اوس کے
مخرجین کے بیان مین بعد اوس کے اوس کتاب کا اختصار کیا اور اوسکا نام مجتبیٰ رکھا اونسے **ف** مجتبیٰ کہتے ہین
میوہ چننے کو یعنے چن چن کر عمدہ حدیثین اس مختصر مین جمع کین **ف** اب جو لوگون مین سنن نسائی مشہور ہے
اور صحاح ستہ مین داخل ہے اور جسکا ترجمہ مین کر رہا ہون وہ یہی مختصر ہے - بعضون کے نزدیک اسکا نام مجتبیٰ بائے موحدہ
سے ہے اور یہی مشہور ہے اہل حدیث مین اور معنے مجتبیٰ و مجتنیٰ کے قریب ہین یعنے چنا ہوا اور انتخاب کیا ہوا یہہ مختصر کتاب بڑی
کتاب سے چنی گئی اور چھانٹ چھانٹ کر صحیح صحیح حدیثین اس مختصر مین درج ہوئین اور جن حدیثون مین ضعف تھا
وہ چھوڑ دی گئین - اب جتنی حدیثین اس مجتبیٰ مین ہین وہ امام نسائی کے نزدیک صحیح ہین اس مختصر کے بنانے کی وجہ
یہہ ہوئی کہ جب امام نسائی نے **سنن کبریٰ** کی تالیف سے فراغت پائی تو ایک امیر نے اون سے پوچھا کہ اس کتاب
مین سب حدیثین صحیح ہین اونہون نے کہا نہین امیر نے حکم کیا کہ صحیح حدیثون کو جدا کرو اور ایک دوسری کتاب مین
لکھو تب اونہون نے اس مختصر کو تالیف کیا اور جس حدیث کی اسناد مین کسی طرح کی گفتگو تھی اوسکو چھوڑ دیا ملا علی قاری
نے **مقدمہ مرقاۃ** مین لکھا ہے کہ محدثین جب کسی حدیث کے بعد یون لکھتے ہین کہ اس حدیث کو روایت کیا نسائی نے
تو مراد اونکی یہی مختصر مجتبیٰ ہوتی ہے نہ سنن کبریٰ اسی طرح پانچون اصول سے مقصود بخاری اور مسلم اور سنن ابی داؤد
اور جامع ترمذی اور مجتبیٰ ہین اور جب کسی حدیث کو سنن کبریٰ سے نقل کرتے ہین تو یون لکھ دیتے ہین کہ نسائی نے

اس حدیث کو سنن کبریٰ میں روایت کیا صرف یہ نہیں کہتے کہ نسائی نے روایت کیا انتہی مع زیادۃ حافظ جلال الدین
سیوطی نے زہر الربیٰ علی المجتبیٰ کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ حافظ **ابو الفضل** بن طاہر نے شروط الائمہ میں لکھا
کہ ابو داؤد اور نسائی کے حدیثیں تین طرح کی ہیں۔ ایک وہ صحیح حدیثیں جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہیں
دوسری صحیح حدیثیں جو صحیحین میں نہیں ہیں۔ لیکن بخاری مسلم کی شرط پر ہیں اور ابو عبد اللہ بن مندہ نے
کہا کہ ابو داؤد اور نسائی کے شرط یہ ہے کہ اون لوگوں کی حدیثوں کو نقل کرتے ہیں جنکو چھوڑ دینے پر محدثین کا اتفاق نہیں
ہوا۔ لیکن یہہ ہے کہ وہ حدیث صحیح ہو یعنی سند اوسکی متصل ہو نہ اوسمین انقطاع ہو نہ ارسال (یعنی کوئی راوی بیچ میں سے
یا اخیر میں سے چھوٹ گیا ہو) تو یہ قسم بھی صحیح میں داخل ہے مگر اوس طریقہ پر نہیں ہے جو بخاری اور مسلم کا طریق ہے بلکہ یہ دوسرا
طریقہ ہے کیونکہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ بخاری اور مسلم نے بہت صحیح حدیثوں کو چھوڑ دیا ہے جنکو وہ جانتے تھے **ف** اسوجہ سے
کہ وہ اونکی شرطوں کے موافق نہ تھیں اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ جو حدیث صحیحین میں یا صحاح ستہ میں نہ ہو وہ صحیح نہیں ہے
نہ بخاری مسلم نے یہ دعوی کیا ہے کہ ہم نے سب صحیح حدیثوں کو جمع کر دیا ہے اور جو حدیث ہماری کتابوں میں نہ ہو وہ صحیح نہیں
پھر جو کوئی حدیث صحیحین کے سوا جامع ترمذی یا سنن ابی داؤد یا سنن نسائی یا سنن ابن ماجہ میں ہو یا انکے سوا اور حدیث
کی کتابوں میں پائی جاوے۔ اور محققین اہل حدیث اوسکو صحیح کہیں تو اوسکو تسلیم کرنا اور اوسپر عمل کرنا ضرور ہے **ف**
تیسری وہ حدیثیں جنکو ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا لیکن اونکی صحت پر یقین نہیں کیا اور اسطرح سے اونکا حال لکھدیا
کہ سمجھنے والے پہچان جاویں اور اس قسم کی حدیثیں ان لوگوں نے اپنی کتابوں میں اسلیے لکھیں کہ اونکو ایک قوم نے روایت
کیا ہے اور اون سے حجت پکڑی ہے پھر اوسمین جو کچھ عیب تھا وہ بھی بیان کر دیا تاکہ شبہہ جاتا رہے اور یہ جب ہے کہ سوا اوس کے
اور کوئی صحیح طریقہ اوس حدیث کا اونکو نہیں ملا۔ پس وہ بہتر ہے اون کے نزدیک لوگوں کی قیاس اور رائے سے ابن الصلاح نے
کہا ابو عبد اللہ بن مندہ نے نقل کیا محمد بن سعد باوردی سے وہ کہتے تھے نسائی کا یہہ مذہب تھا کہ اوس شخص سے روایت کرتے جسکے
چھوڑ دینے پر اتفاق نہ ہوتا حافظ **ابو الفضل** عراقی نے کہا یہ مذہب وسیع ہے حافظ **ابن حجر** نے کہا کہ مراد اتفاق سے
ایک اتفاق خاص ہے کیونکہ ہر ایک طبقہ راویوں کے جانچنے والوں کا متشدد اور متوسط سے خالی نہیں ہے مثلاً پہلے طبقے میں
سے شعبہ و سفیان ہیں اور شعبہ سخت ہیں سفیان ثوری سے اور دوسرے طبقے میں سے یحییٰ بن سعید قطان اور عبد الرحمن بن
مہدی ہیں اور یحییٰ سخت ہیں عبد الرحمن سے اور تیسرے طبقے میں یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل ہیں اور یحییٰ سخت ہیں احمد سے
اور چوتھے طبقے میں ابو حاتم اور بخاری ہیں اور ابو حاتم سخت ہیں بخاری سے۔ تو نسائی کا یہ مقصود ہے کہ کوئی راوی بخبر ایک
چھوڑا نہ جاوے گا جبتک سب اوس کے چھوڑ دینے پر اتفاق نہ کریں لیکن جب ثقہ کہیں ایک راوی کو عبد الرحمن بن مہدی
اور ضعیف کہیں اوسکو **یحییٰ القطان** مثلاً تو وہ نہ چھوڑا جاویگا اس لیے کہ یحییٰ کی سختی معلوم ہے راویوں کے
جانچنے میں اسیطرح جو یحییٰ کے مثل ہے حافظ **ابن حجر** نے کہا جب یہ بات معلوم ہوئی تو ثابت ہو گیا کہ نسائی کا

مذہب راویون کے باب مین اتنا سخت نہین ہے جیسے اور لوگون کا ہے تو بہت راوی ایسے ہین جن سے ابو داؤد اور ترمذی
نے روایت کی ہے لیکن نسائی نے اونسے پرہیز کیا ہے بلکہ نسائی نے بعضے ایسے راویون سے پرہیز کیا ہے جن سے بخاری
اور مسلم نے روایت کی ہے - ابو الفضل بن طاہر نے نقل کیا کہ سعد بن علی ریحانی نے ایک شخص سے روایت کی اور اوسکو
ثقہ کہا مین نے کہا نسائی نے اوس سے حجت نہین لی اونہون نے کہا بیٹا ابو عبد الرحمن کی شرط راویون کے باب
مین بخاری مسلم کی شرط سے بھی سخت ہے احمد بن محبوب رملی نے کہا مین نے نسائی سے سنا وہ کہتے تھے جب مین نے سنن
جمع کرنیکا قصد کیا تو اللہ جل جلالہ سے استخارہ کیا بعض مشایخ سے روایت کرنے مین جنکیطرف سے دل مین کچھ شبہ تھا - تو
استخارہ اونکے چھوڑ دینے پر آیا اسوجہ سے مین بعضی حدیثون مین اوتر گیا اور پہلے بلند تھا اسناد مین لیونسے حافظ ابو طالب
احمد بن نصر نے کہا جو شیخ تھے دارقطنی کے کہ کون صبر کر سکتا ہے نسائی کے برابر اون کے پاس ابن لہیعہ کی ایک ایک حدیث
موجود تھی مگر اونہون نے کوئی بیان نہین کی حافظ ابن حجر نے کہا نسائی کے پاس ایک نسخہ تھا جو قتیبہ سے روایت
مین بلند تھا - مگر اونہون نے اوس سے روایت نہ کی سنن مین نہ اور کتابون مین ابو جعفر بن الزبیر نے کہا سب سے بہتر وہ کتابین
ہین جنپر بالاتفاق مسلمانون نے اعتماد کیا اور وہ پانچ کتابین ہین (صحیح بخاری صحیح مسلم سنن ابی داؤد جامع ترمذی سنن
نسائی) اور موطا جو تالیف مین سب پر مقدم ہے اور رتبہ مین ان سے کم نہین ہے اور ان لوگونکے مقاصد مختلف ہین صحیحین
مین اور طرحکی فوائد ہین اور ابو داؤد مین احکام کی حدیثین اتنی جمع ہین جو اور کسی کتاب مین نہین ہین - اور ترمذی مین
فنون اور علوم حدیث ایسے ہین جو اور کتاب مین نہین ہین - اور نسائی نے سب باب اور عمدہ طریقہ اختیار کیا ہے -
ابو الحسن معافری نے کہا جب تو دیکھے حدیث کی تخریج کیطرف تو جس حدیث کو نسائی نے نکالا وہ صحت کیطرف زیادہ قریب ہے
بہ نسبت اوس کے جسکو سوا نسائی کے اور لوگون نے نکالا امام ابو عبد اللہ بن رشید نے کہا نسائی کی کتاب نادر
ہے تمام سنن کی کتابون مین اندر تصنیف اور تالیف کے اور اونکی کتاب گویا جامع ہے بخاری اور مسلم کے طریقونکو با وجود بیان
کرنے علتونکے اور حاصل کلام یہ ہے کہ سنن نسائی میں صحیحین کے بعد اور سب کتابونکی نسبت ضعیف حدیثین کم ہین ایسے طرح
اور مجروح راوی کم ہین اور قریب ہے اس کتاب کے کتاب ابو داؤد اور ترمذی کی اور مقابل اس کے سنن ابن ماجہ ہے جس مین
وہ احادیث بھی موجود ہین جنکو ایسے لوگون نے روایت کیا کہ اونپر جھوٹ بولنے اور حدیث چورانے کی نسبت کی گئی اور بعضے
حدیثین ایسی ہین جنکو اسی قسم کے راوی روایت کرتے ہین جیسے حبیب بن ابی حبیب کاتب مالک اور علاء بن زید اور
داؤد بن المحبر اور عبد الوہاب بن الضحاک اور اسمعیل بن زیاد سکونی اور عبد السلام بن یحیے وغیرہم اور یہ جو
ابن طاہر نے سنن ابن ماجہ کے حق مین ابو زرعہ سے نقل کیا کہ اوس مین تیس حدیثین بھی ایسی نہین ملتین جو ضعف سے
خالی ہون تو یہ ایک حکایت ہے جسکی سند متصل نہین ہے اور اگر سند ہو بھی تب بھی شاید مراد ابو زرعہ کی اون
حدیثون سے ہوگی جو اوس مین تنہا درجہ کی ساقط ہین - یا اونہون نے اوس کتاب کا ایک ہی جزء دیکھا ہو اور وہ جز

کا بھی حال ہوا اور ابو زرعہ نے اوسکی بہت سی حدیثون پر حکم کیا ہے باطل اور ساقط اور منکر ہونیکا اور یہ قول اونکا مروی ہی ابو حاتم کی کتاب العلل مین - محمد بن معاویہ نے نسائی سے روایت کیا اونہون نے کہا سنن کبریٰ کی سب حدیثین صحیح ہین - مگر بعض حدیثون مین کچھ علتین ہین (جنکو خود نسائی نے بیان کردیا ہے) اور اوسکا منتخب جسکا نام مجتبیٰ ہے بالکل صحیح ہی - بعضون نے بیان کیا ہی کہ نسائی نے جب سنن کبریٰ کو تصنیف کیا تو امیر رملہ کو ہدیۃً دی اونھون نے پوچھا اس مین سب حدیثین صحیح ہین نسائی نے کہا نہین تو اونہون نے کہا صحیح حدیثین الگ کرو جب نسائی نے مجتبیٰ کو جمع کیا اور مجتبیٰ با موحدہ سے ہی زرکشی نے رافعی کی تخریج مین کہا کہ مجتنیٰ نون سے بھی منقول ہی قاضی تاج الدین سبکی نے کہا سنن نسائی جو صحاح ستہ مین محسوب ہے وہ سنن صغریٰ ہی نہ سنن کبریٰ اور سنن صغریٰ ہی سے لوگ نقل کرتے ہین حافظ ابن حجر نے کہا نسائی کی کتاب کو صحیح کہا - ابو علی نیسابوری اور ابن عدی اور دارقطنی اور حاکم اور ابن مندہ اور عبد الغنی بن سعید اور ابو یعلی الخلیلی اور ابن السکن اور ابوبکر خطیب وغیرہم نے اور خلیلی نے ارشاد مین بعض راویون کے حال مین لکھا ہے کہ اوس نے ابوبکر بن السنی سے سنا صحیح نسائی کو اور ابن مندہ نے کہا جن لوگون نے صحیح حدیثونکو نکالا وہ یہ ہین - بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور سلفی نے کہا پانچ کتابون کی صحت پر اتفاق کیا ہی مشرق اور مغرب کے علما نے نووی نے کہا اس سے مطلب یہ ہے کہ صحیحین کے سوا اور تین کتابون کی بھی اکثر حدیثین حجت لانیکے لائق ہین زرکشی نے کہا ان تین کتابونکو یعنی ابو داؤد و نسائی و ترمذی کو صحاح اسوجہ سے کہتے ہین کہ اکثر حدیثین اونکی صحیح ہین اور جو ضعیف ہین وہ بھی قریب حسن کے ہین انتہی کلام السیوطی فی زہر الربی علی المجتبیٰ اور کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون مین ہے کہ ابو علی اور حاکم اور خطیب نے کہا سنن نسائی صحیح ہی اور نسائی کی وہ شرط ہی راویون مین جو مسلم کی شرط سے بھی زیادہ سخت ہی اور حطہ مین ہی کہ ابن الاثیر نے لکھا بعض امرا نے امام نسائی سے پوچھا کہ سنن کبریٰ کی سب حدیثین صحیح ہین اونہون نے کہا نہین اوس امیر نے کہا تو ہمارے لیے صحیح حدیثونکو الگ کرو جب اونہون نے مجتبیٰ کو بنایا سنن کبریٰ کا خلاصہ کرکے اور جو حدیث سنن کبریٰ کی ایسی تھی جسکی اسناد مین لوگونکو کلام تھا اوسکو چھوڑ دیا نقل کیا اس کو ابن عساکر نے اور ملا علی قاری نے مقدمہ مرقاۃ مین لکھا کہ تاج الدین سبکی نے اپنے شیخ امام ذہبی سے نقل کیا اور اپنے والد شیخ امام سبکی سے کہ نسائی زیادہ حافظ ہین مسلم سے اور سنن اون کی بعد صحیحین کے اور کتابونکی نسبت ضعیف حدیثین بہت کم رکھتی ہے - بلکہ بعض مشایخ نے کہا کہ وہ سب حدیث کی کتابون سے بہتر اور اشرف ہے اور اسلام مین اسکی مثل کوئی کتاب نہین ہے اور ابن مندہ اور ابن السکن اور ابو علی نیسابوری اور ابن عدی اور خطیب اور دارقطنی نے کہا کہ سنن نسائی کی سب حدیثین صحیح ہین لیکن اس قول مین ضعف اور تساہل ہے - اور بعض مغرب کے علما نے تعجب کی بات کہی یعنے فضیلت دی اس کتاب

کو صحیح بخاری پر اور شاید یہہ فضیلت کسی اور حیثیت سے ہو انتہٰی **خلاصہ** کلام یہہ ہے کہ علما محققین کے اقوال سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سنن نسائی یعنی یہی سنن صغرےٰ جسکو مجتبیٰ کہتے ہین حدیث کی ایک صحیح اور عمدہ کتاب ہے اور صحیحین کے برابر نہیں مگر اسمین کچھہ شک نہین ہے کہ بعد صحیحین کے اسی کتاب کا درجہ ہے پھر ابوداؤد کا پھر ترمذی کا اور لیکن موطا تو وہ تو اصل ہے صحیحین کے بھی اور برابری نہین کرسکتی اوسکی کوئی کتاب تقدم اور اختصار اور علو اسناد مین

امام نسائی کی شہادت کا بیان

کچھہ حال تو بالاجمال اوپر ابن حجر کی تحریر سے معلوم ہوا۔ اور مفصل قصہ اونکی شہادت کا یہہ ہے کہ جب امام نسائی کتاب الخصائص کی تصنیف سے فارغ ہوئے جسمین فضائل اور مناقب جناب امیر علیہ السلام کے جمع کیے تھے تو اونہون نے چاہا کہ اس کتاب کو دمشق کی جامع مسجد مین سناوین جہان خارجیون کا بڑا زور تھا اور مروان و بنی امیہ کی حکومت اور سلطنت سے کوئی دقیقہ جناب امیر کے بغض اور توہین مین باقی نہین رہتے تھے۔ چنانچہ امام نسائی اس کتاب کو لیکر جامع مسجد مین گئے اور وہان بیان شروع کیا تھوڑا سا بیان کیا تھا کہ اتنے مین ایک شخص بولا تم نے امیر المومنین معاویہ کی فضیلت مین بھی کچھہ لکھا ہے اونھون نے کہا معاویہ کو بھی کافی ہے کہ وہ نجات پا جاوین اونکے فضائل کا کیا ذکر۔ اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ امام نسائی نے کہا مین تو اونکی کوئی فضیلت نہین جانتا سوا اس حدیث کے کہ لا اشبع اللہ بطنہ یعنی اللہ اونکا پیٹ نہ بھرے یہہ سنکر عوام نے کہا یہ شیعہ ہے اور لاتون سے اونکو مارنا شروع کیا یہانتک کہ چند ضربین اون کے بغل اور پسلی مین یا فوطون مین لگین جسکی وجہ سے وہ نیم جان ہوگئے اون کے خادمون نے اونکو وہان سے اوٹھایا اور مسجد سے نکالکر گھر مین لائے امام نسائی نے کہا مجھکو اسی وقت مکہ معظمہ روانہ کردو تاکہ مین مکے مین یا اوسکے جانے مرون منقول ہے کہ وفات آپکی مکے مین ہوئی اور صفا اور مروہ کے درمیان مین دفن ہوئے وفات اونکی دوشنبہ ۱۳ صفر یا ۱۴ شعبان **سنہ ۳۰۳ ہجری** مین ہوئی دارقطنی نے کہا کہ انہون نے شہادت پائی اور مکے مین انتقال کیا اور بعضون نے کہا رملہ مین مرے جو فلسطین ملک ہے اور نعش اونکی رملے مین سے مکے چلے گئے امام **یافعی** نے مرآۃ الجنان مین لکھا کہ امام نسائی دمشق کیطرف گئے وہان اون سے پوچھی گئی فضائل معاویہ کے تو اونہون نے کہا کیا معاویہ اس پر راضی نہین ہین کہ نجات پاوین فضائل کا کیا ذکر ایک روایت مین ہے یہہ بھی کہا کہ مین اونکی کوئی فضیلت نہین جانتا سوا لا اشبع اللہ بطنہ کے اور امام نسائی کی مزاج مین تشیع تھا **ف** اگلے زمانے مین جب خوارج کا زور تھا اور وہ اہلبیت نبوی سے عداوت رکھتے تھے اور معاذ اللہ اونکی برائی کرتے تھے تو اہل سنت و جماعت جو اہلبیت سے محبت رکھتے ہین اور اونکی تعظیم کرتے ہین شیعہ کہلاتے اور ایسا تشیع محمود ہے جسمین محبت رسول و آل رسول کی ہو نہ وہ تشیع جسکو رفض کہتے ہین اور وہ باعث ہوتا ہے سب صحابہ اور بزرگان دین کا **ف** تو لوگون نے اونکو مارنا شروع کیا لاتون سے اونکے فوطون پر یہانتک کہ اونکو مسجد کے باہر کردیا اور ایک روایت مین ہے کہ پہلے اونکے فوطون پر مارا پھر اونکو کوٹا اور روندا لوگ

لوگ رملے مین اونکو اوٹھا کر لیگئے وہان اونکا انتقال ہوا۔ حافظ ابوالحسن دارقطنی نے کہا کہ نسائی کا امتحان ہوا دمشق
مین اونہون نے کہا مجھے لیچلو مکے مین لوگ لیگئے اونہون نے وفات پائی مکے مین اور دفن ہوئے درمیان صفا و مروہ
کے حافظ ابونعیم نے کہا جب اونکو دمشق مین مارا تو وہ اوس تکلیف سے مر گئے اور وہ مقتول ہین اونھون نے ایک کتاب
لکھی خصائص حضرت علی رض کی فضیلت مین لوگون نے اون سے کہا تم نے کوئی کتاب صحابہ کی فضیلت مین نہین لکھی
اونھون نے کہا مین دمشق مین گیا وہان کے لوگون کو حضرت علی رض سے منحرف پایا تو مین نے یہ چاہا کہ اللہ اونکو ہدایت کرے
اس کتاب سے انتہے کلام الیافعی اور تاریخ ابن خلکان مین ہے کہ امام نسائی کی مزاج مین تشیع تہا لوگون نے
اونکو مارنا شروع کیا بغل سے لیکر پسلی تک یہانتک کہ مسجد کے باہر کر دیا اور ایک روایت مین یہ ہے کہ اون کے فوطون مین
مارا اور اونکو روندا پھر وہ رملے مین لیگئے وہان اونہون نے انتقال کیا اور ملا علی قاری نے مرقاۃ مین لکھا کہ امام
نسائی دمشق مین گئے اون سے سوال ہوا معاویہ کا تو اونہون نے علی رض کو فضیلت دی معاویہ پر لوگون نے اونکو مسجد سے
نکال دیا پھر وہ رملے مین اوٹھا کر لائے گئے اور وہان اونکا انتقال ہوا۔ بعضون نے کہا مکے مین لائے گئے اور صفا و مروہ کے درمیان
مدفون ہوئے اور بعض حفاظ نے کہا کہ اہل شام کی لاتون کی مار کہا کر مرے اہل شام نے اون سے فضائل معاویہ کے پوچھے اونہون نے
کہا معاویہ کو نجات پا جانا کافی نہین ہے فضیلت کا کیا ذکر ایک روایت مین ہے کہ اونہون نے یہ بھی کہا اونکی تو کوئی فضیلت مجھے
معلوم نہین سوا لا اشبع اللہ بطنہ کے لوگون نے یہ سنکر اونکو لاتون سے مارا اور مسجد سے نکالدیا پھر وہ مکے مین اوٹھا کر
لائے گئے اور وہین اونکا انتقال ہوا اور وہ مقتول اور شہید ہے اور عبدری نے کہا وہ رملے مین مرے جو فلسطین کا ایک
شہر ہے اور دفن ہوئے بیت المقدس مین اور سن شریف اونکا اوسوقت اٹھاسی برس کا تہا ایسا ہی کہا ذہبی نے لیکن مصنف نے
کہا وہ مکے مین مرے سنہ ۳۰۳ مین اور وہین دفن ہوئے سمعانی نے انساب مین کہا کہ اونہون نے وفات پائی سنہ ۳۰۳ مین
مکہ مین اور بعضون نے کہا رملے مین اور حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب مین لکھا کہ وفات پائی اونہون
نے فلسطین مین پیر کے روز ۱۳ صفر سنہ ۳۰۳ مین اور ذہبی نے اپنی مختصر مین لکھا کہ وہ اٹھاسی برس جیے اور یہ مبنی ہے اوس حساب
پر جو ذہبی نے لکھا ہے کہ ولادت اونکی سنہ ۲۱۵ مین ہوئی اور جو ولادت اونکی سنہ ۲۲۱ مین ہو تو عمر اونکی وقت وفات کی ۸۲ برس کی
ہوگی اور اللہ خوب جانتا ہے اصل حال کو اور ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین لکھا کہ نسائی اپنی اخیر عمر مین دمشق گئے تو اونکو
سوال ہوا اون سے معاویہ کے فضائل کا اونہون نے کہا معاویہ کو نجات پا جانا اور برابر سرابر اوترنا کافی ہے فضائل کا کیا ذکر ہے
لوگون نے یہ سنکر مارنا شروع کیا یہانتک کہ مسجد سے نکالدیا پھر وہ اوٹھا کر مکے مین لائے گئے وہان اونہون نے وفات پائی اس روایت
کے موافق مقام وفات اون کا مکہ معلوم ہوتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ مقام وفات رملہ ہے۔ لیکن دارقطنی
نے کہا کہ وہ حج کو نکلے تھے لوگون نے اونکا امتحان لیا دمشق مین اونہون نے شہادت حاصل کی اور کہا مجھے مکے لیچلو
مکے مین لائے گئے اور وہان وفات پائی اور دفن ہوئے درمیان صفا اور مروہ کے اور وفات اون کی شعبان مین

مہینے سنہ ۳۰۳ھ مین ہوئی اور ثقہ تھے اپنے زمانے کے مشائخ مین اور سب سے زیادہ جانتے تھے حدیث اور رجال کو ابو سعید بن یونس نے
اپنی تاریخ مین کہا کہ نسائی امام حافظ ثبت تھے مصر سے نکلے ذیقعدہ کے مہینے مین سنہ ۳۰۲ھ مین اور وفات پائی فلسطین مین
پیر کے روز ۱۳ صفر سنہ ۳۰۳ھ مین واللہ اعلم وعلمہ احکم

سند اس کتاب کی مترجم سے مؤلف تک

یہ ہے اجازت دی مجھکو اس کتاب کی میرے شیخ علامہ عالم موحد متبع سنت شیخ احمد بن ابراہیم بن عیسی حنبلی
شرقی نے اونکو اجازت دی شیخ المشایخ عبد الرحمن بن حسن نے اون کو اجازت دی شیخ عبد الرحمن جبرتی
نے اونکو اجازت دی شیخ مرتضے حسینی نے اونکو اجازت دی شیخ عمر بن احمد بن عقیل اور شیخ حامد جوہری نے
اور وہ دونو روایت کرتے ہین شیخ عبد اللہ بن سالم بصری سے اور وہ روایت کرتے ہین ابی عبد اللہ محمد بن
علاء الدین بابلی سے اور وہ شیخ سالم سنہوری سے اور وہ شیخ نجم الدین غیطی سے اور وہ شیخ الاسلام زکریا انصاری
سے اور وہ امام حافظ الاسلام شیخ احمد بن علی بن حجر عسقلانی صاحب فتح الباری سے پھر حافظ ابن حجر
رحمہ اللہ تعالی روایت کرتے ہین اس کتاب کو برہان الدین ابو اسحاق ابراہیم بن احمد بن عبد الواحد تنوخی
سے اور وہ روایت کرتے ہین ابو العباس احمد بن ابی طالب الحجار سے اور وہ شیخ عبد اللطیف قبیطی سے اور وہ
ابو زرعہ طاہر بن محمد طاہر مقدسی سے اور وہ ابو محمد عبد الرحمن بن احمد دونی سے اور وہ ابو نصر احمد بن الحسین
قاضی دینوری سے جنکا لقب کسار مشہور ہے اور وہ روایت کرتے ہین حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحاق قاضی
دینوری سے جو مشہور مین ساتھ ابن السنی کے وہ کہتے ہین خبر دی مجھکو اس کتاب کی اوس کے مؤلف حافظ امام احمد
بن شعیب بن علی نسائی نے جنکی کنیت ابو عبد الرحمن ہے راضی ہو اللہ ان سب مشائخ اور بزرگوارون سے اور مغفرت کرے انکی
ساتھ میرے اور میرے والد دہلوی حاجی محمد مسیح الزمان مرحوم ومغفور کے جنہون نے وفات پائی ۹ ذیقعدہ ۱۳۰۲ھ روز دوشنبہ
مکہ معظمہ مین اور دفن ہوے جنۃ المعلی مین اور میرے بھائیون کی اور میرے عزیزون کی اور میرے مشائخ اور استاذ اور بزرگوارون کے اور سب تمام
مسلمان بھائیون کے آمین یا رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ الرُّحْلَةُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ الصَّمَدَانِيُّ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ النَّسَائِيُّ

کہا شیخ امام عالم ربانی پیشوا حافظ حجت اللہ ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی نے

تَأْوِيلُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ

تفسیر اللہ جل جلالہ کے قول کی جب تم کھڑے ہو نماز کے لیے تو دھو ڈالو اپنے منہ اور ہاتھ کہنیون تک **ف** ظاہر اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جب نماز کے لیے کھڑے ہو تو وضو کرو حالانکہ یہ حکم نہین ہے اگر وضو ہو تو پھر وضو کرنا ضرور نہین تو مؤلف نے آیت کی تفسیر حدیث سے کی یعنی مقصود یہ ہے کہ جب سو کر نماز کے لیے اوٹھو تو وضو کرو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ

لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُہٗ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے سوکر جاگے تو اپنا ہاتھ وضو کے پانی میں نہ ڈالے جبتک اوسکو تین بار دہو لے اس لیے کہ کوئی تم میں سے نہیں جانتا کہاں تھا ہاتھ اوسکا

باب السِّوَاکِ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ رات کو اوٹھکر مسواک کرنا

عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَشُوْصُ فَاہُ بِالسِّوَاکِ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اوٹھتے تو اپنا منہ صاف کرتے مسواک سے

باب کَیْفَ یَسْتَاکُ مسواک کیونکر کرے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَسْتَاکُ وَطَرَفُ السِّوَاکِ عَلٰی لِسَانِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ عَاعَا ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ مسواک کر رہے تھے اور کنارہ مسواک کا آپ کے زبان پر تہا اور عاعا کی آواز نکل رہی تہی یعنے حلق صاف کر رہے تھے

باب ھَلْ یَسْتَاکُ الْاِمَامُ بِحَضْرَۃِ رَعِیَّتِہٖ امام اپنی رعیت کے سامنے مسواک کرے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ اَقْبَلْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعِیْ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِیِّیْنَ اَحَدُھُمَا عَنْ یَمِیْنِیْ وَالْاٰخَرُ عَنْ یَسَارِیْ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَاکُ فَکِلَاھُمَا یَسْاَلُ الْعَمَلَ قُلْتُ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ نَبِیًّا بِالْحَقِّ مَا اَطْلَعَانِیْ عَلٰی مَا فِیْ اَنْفُسِھِمَا وَمَا شَعَرْتُ اَنَّھُمَا یَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی سِوَاکِہٖ تَحْتَ شَفَتِہٖ قَلَصَتْ فَقَالَ اِنَّا لَا اَوْ لَنْ نَسْتَعِیْنَ عَلَی الْعَمَلِ مَنْ اَرَادَہٗ وَلٰکِنِ اذْھَبْ اَنْتَ فَبَعَثَہٗ عَلَی الْیَمَنِ ثُمَّ اَرْدَفَہٗ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے ساتھ اشعر (ایک قبیلہ ہے) کے دو شخص اور تھے ایک داہنی اور ایک بائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے دونوں نے آپ سے خدمت مانگی (یعنے نوکری قاضی یا عامل کی) میں نے کہا قسم اوس شخص کی جس نے آپ کو سچا پیمبر کرکے بہیجا اونھوں نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہیں کہی نہ مجھے معلوم تھا کہ وہ خدمت چاہتے ہیں گویا میں اسوقت آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں وہ آپ کے ہونٹ کے تلے تھے اوساوپر کا ہونٹ اوٹھ گیا تھا آپ نے فرمایا ہم کبھی اوسکو خدمت نہیں دیتے جو اوس کی درخواست کرے لیکن تو جا اے ابوموسے یعنے تجھکو خدمت دی گئی پھر آپ نے ابوموسی کو یمن کا حاکم بناکر بہیجا اور اون کے ساتھ معاذ بن جبل کو کردیا اس حدیث سے یہ نکلا کہ امام اپنی رعیت کے سامنے مسواک کرسکتا ہے

باب التَّرْغِیْبِ فِی السِّوَاکِ مسواک کی فضیلت کا بیان

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلسِّوَاکُ مَطْھَرَۃٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاۃٌ لِّلرَّبِّ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک مونھ کے پاک کرنے والی ہے اور اللہ تعالی کی خوشنودی کا سبب ہے یعنی مسواک کرنے والے کا مونھ پاک اور اللہ اوس سے خوش رہتا ہے

باب الْاِکْثَارِ فِی السِّوَاکِ

سواک کی بڑی تاکید کا بیان **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اکثرت علیکم فی السواک **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بہت بیان کیا تم سے سواک کے بیان میں **ف** یعنی بہت رغبت دلائی تم کو سواک کرنے کی اور کثرت بصیغہ مجہول بھی منقول ہے یعنی مجھ پر بہت حکم ہوا سواک کے لیے حکم دینے کا اور اکثرت تم علی اور اکثرت علے بھی منقول ہے

باب الرخصۃ فی السواک بالعشی للصائم تیسرے پہر کو روزہ دار سواک کر سکتا ہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک عند کل صلوۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ جانتا تو میں انکو ہر نماز کے لیے سواک کرنیکا حکم کرتا یعنی واجب کر دیتا سنت ثواب بھی ہے کہ ہر نماز یا وضو پہ سواک کرے جب ہر نماز پر سواک سنت ہوئی تو روزہ دار کو تیسرے پہر میں سواک کرنا جائز ہوا اس لیے کہ ظہر اور عصر تیسرے پہر میں پڑھی جاتی ہے

السواک فی کل حین ہر وقت سواک کرنیکا بیان **عن** شریح قال قلت لعائشۃ بای شیء کان یبدأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل بیتہ قالت بالسواک **ترجمہ** شریح بن ہانی سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ سے میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکان میں داخل ہوتے تو کون سے چیز کے ساتھ آپ شروع کرتے تھے حضرت عائشہ نے کہا آپ سواک کر کے شروع کرتے **ف** یعنی جب حضرت گھر میں تشریف لاتے تو پہلے سواک کرتے یہ بات فرط اشرف کے کمال لطافت کی تھی کہ بہت خاموشی یا کثرت کلام سے کچھ بو منہ میں تغیر آیا ہو تو وہ دور ہو جاوے

ذکر الفطرۃ الاختتان پیدائشی سنتوں کا بیان جیسے ختنہ کرنا **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الفطرۃ خمس الاختتان والاستحداد وقص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں پیدائشی سنت ہیں ایک تو ختنہ کرنا دوسرے زیر ناف کے بال مونڈنا تیسری مونچھ کے بال کترنا چوتھی ناخن کاٹنا پانچویں بغل کے بال دور کرنا یہ پرانی سنتیں ہیں جو اگلے انبیاء سے برابر چلی آتی ہیں

تقلیم الاظفار ناخن کاٹنا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من الفطرۃ قص الشارب ونتف الابط وتقلیم الاظفار والاستحداد والختان **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں پیدائشی سنت ہیں ایک تو مونچھ کترنا دوسری بغل کے بال اکھاڑنا تیسری ناخن کاٹنا چوتھی زیر ناف کے بال مونڈنا پانچویں ختنہ کرنا

نتف الابط بغل کے بال اکھیڑنا **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس من الفطرۃ الختان وحلق العانۃ و

وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَتَقْلِيمُ الْاَظْفَارِ وَاَخْذُ الشَّارِبِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں ہیں تو سید انبیا کی سنت ہیں ایک تو ختنہ کرنا۔ اور دوسری زیرناف کے بال مونڈنا۔ تیسری بغل کے بال اوکھاڑنا۔ چوتھی ناخن ترشنا۔ پانچویں مونچھ کے بال لینا دینے مونڈنا یا کترنا اکثر سلف کے نزدیک مونڈنا مونچھ کا بہتر ہے اور بعض علما کے نزدیک کترنا بہتر ہے

حَلْقُ الْعَانَةِ زیرناف کے بال لینا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ قَصُّ الْاَظْفَارِ وَاَخْذُ الشَّارِبِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سید انبیا کی سنت ہے ناخن ترشنا اور مونچھ کترنا اور زیرناف کے بال لینا (یعنی مونڈنا اونکا مستحب ہے)

قَصُّ الشَّارِبِ مونچھ کترنے کا بیان

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَاْخُذْ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مونچھ کے بال نہ لیوے وہ ہم میں سے نہیں ہے

اَلتَّوْقِيْتُ فِيْ ذٰلِكَ ان چیزوں کی مدت کا بیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَّتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ اَنْ لَا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حد اور مدت مقرر کر دی ہمارے لیے مونچھ کے کم کرنے میں اور ناخن ترشنے میں اور زیرناف کے بال مونڈنے میں اور بغل کے بال اوکھیڑنے میں یہ کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں یا چالیس رات سے زیادہ **ف** اور اس مدت سے کم میں افضل ہے

اِحْفَاءُ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحٰى مونچھ کے بال دور کرنا اور داڑھیوں کو چھوڑ دینا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھوں کو کم کرو اور داڑھیوں کو چھوڑ دو (کم کرو یعنی بالکل نکالدو جیسے اکثر علما کا قول ہے اور بعضوں کے نزدیک لب سے جو قدر زیادہ ہو اوسکو کترنا)

اَلْاِبْعَادُ عِنْدَ اِرَادَةِ الْحَاجَةِ حاجت کے لیے دور جانے کا بیان

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَلَاءِ وَكَانَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ اَبْعَدَ ترجمہ عبد الرحمن بن ابی قراد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں پاخانہ کو گیا (جنگل میں بستی کے باہر) اور جب آپ پاخانے کے لیے تشریف لیجانے کا ارادہ کرتے تو دور جاتے (تاکہ لوگوں کی نظر سے پوشیدہ رہیں)

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ اَبْعَدَ قَالَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ وَهُوَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ فَقَالَ ائْتِنِيْ بِوَضُوْءٍ فَاَتَيْتُهُ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے کو جاتے تو دور تشریف لیجاتے ایک روز کسی سفر میں آپ حاجت کو تشریف لے گئے

صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کو جاتے تو دور تشریف لیجاتے ایک روز کسی سفر مین آپ حاجت کو تشریف لیگئے تو مجہہ سے فرمایا پانی لیکر آ وضو کا مین وضو کا پانی لیکر گیا آپ نے وضو کیا اور موزون پر مسح کیا **ف** ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ اگر جنگل مین حاجت کو جاوے اور وہان آڑ نہ ہو تو دور جانا بہتر ہے تاکہ کسی کی نظر نہ پڑے اور جو آڑ یا پردہ ہو تو نزدیک جانے مین بھی کچھ قباحت نہین ہی **الرخصۃ** فی ترک ذٰلک حاجت کرلینے دور نہ جانیکا بیان **عن** حذیفۃ قال کنت امشی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانتھی الی سباطۃ قوم فبال قائما فتنحیت عنہ فدعانی وکنت عند عقبیہ حتی فرغ ثم توضأ ومسح علی خفیہ

ترجمہ حذیفہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ مین مین چلا جاتا تہا یہان تک کہ آپ ایک قوم کے گہورے پر پہونچے تو آپ نے کہڑے ہوکر پیشاب کیا (تاکہ گہورے کی نجاست بیٹھنے مین لگ نہ جاوے) مین آپ سے ہٹ گیا آپ نے مجہہ بلایا تو مین آپ کے ایڑیون کے پاس کہڑا رہا یہانتک کہ آپ فارغ ہوئے پہر وضو کیا اور موزون پر مسح کیا **ف** آپ نے کہڑے ہوکر پیشاب کیا اسوجہ سے کہ آپ کی پشت مین درد تہا اور قاضی حسین نے اپنی تعلیق مین کہا کہ اہل ہرات نے اس کی عادت کرلی ہی کہ ہر سال ایکبار کہڑے ہوکر پیشاب کرتی ہین اس سنت پر عمل کرنیکو لیے اور ایک قول یہ ہی جو بیہقی نے روایت کیا کہ آپ کے گہٹنون مین کوئی مرض تہا اسوجہ سے کہڑے ہوکر پیشاب کیا حافظ ابن حجر نے کہا اگر یہ روایت صحیح ہو تو سب توجیہون سے بے پروائی ہوگی لیکن ضعیف کیا اوسکو دارقطنی اور بیہقی نے اور ایک قول یہہ ہی کہ وہان جگہ نہ تہی بیٹہنے کی کیونکہ پیشاب ادہر ہی آپ کہڑے رہی۔ کیونکہ سامنے کا کنارہ گہورے کا اونچا ہوگا ذکر کیا اسکو نووی اور قاضی عیاض نے کہا کہ آپنے کہڑے ہوکر پیشاب کیا تاکہ دوسری جانب سے حدث نہ نکلنے پر اطمینان ہو اور یہ اطمینان بیٹہنے مین نہین ہوتا۔ اور نووی نے کہا آپ نے کہڑے ہوکر پیشاب کیا تاکہ معلوم ہو کہ کہڑے ہوکر پیشاب کرنا درست ہی اور ابن حجر نے اسی کو ترجیح دی۔ اور منذری نے ایک اچہی توجیہ کی وہ یہ ہے کہ وہان گیلی نجاست ہوگی اور ڈر آپ کو خوف ہوا کہ بیٹہہ کر پیشاب کرینگے تو اپنے اوپر نہ اوڑے ابن سید الناس نے شرح ترمذی مین کہا کہ کہڑے ہوکر بہی خوف تہا بلکہ زیادہ تہا اور یہ وجہ تیسری وجہ کیطرف رجوع کرتی ہے اور ابو عوانہ اور ابن شاہین نے کہا یہ منسوخ ہے واللہ اعلم زہر الربی علی المجتبی للسیوطی **القول** عند دخول الخلاء پائخانے جاتی وقت کیا کہے **عن** انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء قال اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کے لیے تشریف لیجاتے تو فرماتی یا اللہ مقرر مین تجہہ سے پناہ مانگتا ہون بہوتون اور چڑیلون سے (یہ دونو شیطان کی قسم مین) **النہی** عن استقبال القبلۃ عند الحاجۃ پائخانہ یا پیشاب کیوقت قبلہ کیطرف منہ کرنیکی ممانعت **عن** ابی ایوب الانصاری انہ

ھو بمصر یقول واللہ ما ادری کیف اصنع بھذہ الکرابیس وقد قال رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا
ترجمہ ابو ایوب انصاری سے روایت ہے جب وہ مصر میں تھے تو کہتے تھے قسم خدا کی میں نہیں جانتا کیا کروں ان
پاخانوں کو وہ پاخانے بنائے گئے تھے قبلہ کیطرف اور مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں
سے کوئی پاخانہ یا پیشاب کے لیے جاوے تو قبلے کی طرف موںھ نہ کرے اور نہ پیٹھ کرے اسطرف (خواہ شہر میں ہو یا
جنگل میں یہی قول ہے ابو حنیفہ اور ایک طائفہ کا) **اَلنَّهْيُ عَنِ اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ**
پیشاب پاخانے کے وقت قبلے کیطرف پیٹھ کرنے کی ممانعت کا بیان **عَنْ** أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا ترجمہ ابو ایوب انصاری
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قبلہ کیطرف موںھ کرو اور نہ اسطرف پیٹھ کرو پاخانہ پیشاب کی حالت
میں مگر پورب یا پچھم کیطرف موںھ کرلو **ف** یہہ حکم مدینہ مطہرہ کیواسطے خاص ہے اس لیے کہ وہاں پر قبلہ دکھن کیطرف ہے
ہندوستان کا قبلہ پچھم کیطرف ہے تو یہاں اوتر یا دکھن بیٹھنا چاہیے **اَلْأَمْرُ** بِاسْتِقْبَالِ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ عِنْدَ
الْحَاجَةِ پاخانہ یا پیشاب کیوقت پورب یا پچھم کیطرف موںھ کرنیکا حکم **عَنْ** أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَكِنْ لِيُشَرِّقْ أَوْ لِيُغَرِّبْ
ترجمہ ابو ایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جا ضرور کو جاوے تو
قبلہ کے سامنے نہ بیٹھے بلکہ پورب یا پچھم کیطرف بیٹھے (کیونکہ مدینہ کا قبلہ اوس طرف نہیں ہے اور جہاں کا قبلہ پچھم ہو وہاں
اوتر یا دکھن کیطرف بیٹھنا چاہیے) **اَلرُّخْصَةُ** فِي ذَلِكَ فِي الْبُيُوتِ گھروں کے اندر حاجت کیوقت قبلے کیطرف
موںھ یا پیٹھ کرنا درست ہے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں اپنے گھر
کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے حاجت کو لیے اور موںھ آپکا بیت المقدس
کیطرف تھا تو پیٹھ کعبے کیطرف ہوگی اس لیے کہ بیت المقدس مدینے سے جانب شمال میں ہے۔ اس حدیث سے امام شافعی نے دلیل پکڑی
اور کہا کہ گھروں میں حاجت کیوقت کعبے کی طرف موںھ یا پیٹھ کرنا منع نہیں ہے **بَاب** اَلنَّهْيُ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ
بِالْيَمِينِ عِنْدَ الْحَاجَةِ حاجت کیوقت ذکر کو داہنے ہاتھ سے چھونا منع ہے بلکہ بائیں ہاتھ سے چھوئے **عَنْ** أَبِي قَتَادَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنا ذکر داہنے ہاتھ سے نہ تھامے دوسری روایت
میں یوں ہے **عَنْ أَبِي قَتَادَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ
الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ ترجمہ یہی فرمایا آپ نے جب تم میں سے کوئی پاخانہ میں جاوے تو اپنا ذکر داہنے ہاتھ سے

الرخصة في البول في الصحراء قائما جنگل مین کهڑے هوکر پیشاب کرنا درست هی **عن حذیفة** ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم اتی سباطة قوم فبال قائما ترجمه حذیفه سے روایت هی رسول الله صلی الله
علیه وسلم ایک قوم کے کوڑے پر تشریف لائے اور وهان پر کهڑے هوکر پیشاب کیا **عن** حذیفة قال ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم اتی سباطة قوم فبال قائما ترجمه حذیفه سے روایت هی رسول الله صلی الله علیه و
سلم ایک قوم کے کوڑے پر تشریف لائے اور آپ نے کهڑے هوکر پیشاب کیا **عن** حذیفة ان النبی صلی الله علیه
وسلم مشی الی سباطة قوم فبال قائما ترجمه حذیفه سے روایت هی رسول الله صلی الله علیه وسلم ایک قوم کے
گهوڑے پر گئے اور کهڑے هوکر پیشاب کیا سلیمان نے اتنا زیاده کیا که مسح کیا اپنے موزون پر۔ **البول في
البیت جالسا** گهر مین بیٹهکر پیشاب کرنا چاهیے **عن عائشة** قالت من حدثکم ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم بال قائما فلا تصدقوه ما کان یبول الا جالسا ترجمه ام المومنین حضرت عائشه سے
روایت هی جو کوئی تم سے بیان کرے که رسول الله صلی الله علیه وسلم کهڑے هوکر پیشاب کرتے تهے تو اوسے سچا نه جانو۔
اس لیے که آپ کبهی بیٹهے بغیر پیشاب نه کرتے **ف** روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کها که یه روایت سب سے
بهتر هے اس باب مین اور صحیح هی اور حاکم نے کها که صحیح هے شیخین کی شرط پر مگر شیخ ولی الدین نے کها که شریک اس کے اسناد
مین ضعیف هی **البول الی سترة یستتر بها** کسی چیز کو سامنے رکهکر اوسکی آڑ مین پیشاب کرنیکا بیان
عن عبد الرحمن بن حسنة قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم وفي یده کهیئة
الدرقة فوضعها ثم جلس خلفها فبال الیها فقال بعض القوم انظروا یبول کما تبول
المرأة فسمعه فقال او ما علمت ما اصاب صاحب بني اسرائیل کانوا اذا اصابهم شيء
من البول قرضوه بالمقاریض فنهاهم صاحبهم فعذب في قبره ترجمه عبد الرحمن
بن حسنه سے روایت هی رسول الله صلی الله علیه وسلم هماری طرف نکلے (یعنی تشریف لائے) اور آپ کے هاته مین
ڈهال کی طرح ایک چیز تهی تو آپ نے اوس کو رکها (یعنی اپنے سامنے) اور اوس کے پیچهے بیٹهکر اوسی کی طرف آپ نے
پیشاب کیا تو قوم کے بعض مشرکین نے کها که انکی طرف تو دیکهو یه عورتون کا سا پیشاب کرتے هین (یعنی
جیسے عورتین کمال حیا سے پرده کیا کرتی هین) رسول الله صلی الله علیه وسلم نے سنکر فرمایا کیا تو اوس چیز
کو نهین جانتا جو بنی اسرائیل کے رفیق کو پهونچی (یعنی بنی اسرائیل مین ایک شخص کو پهلے بات سے روکنے
کے سبب سے عذاب پهونچا) بنی اسرائیل کی عادت تهی که جهان کهین هو نهین پیشاب لگ جاتا
تو اوتنے بدن کو قینچی سے کتر ڈالتے (یعنی چهیل ڈالتے) تو اون کے ساتهی نے انهین
منع کیا تو وه اپنی قبر مین

عذاب کیا گیا **ف** بنی اسرائیل کے شریعت میں تھا کہ اگر بدن کو نجاست لگجاتی تو اوتنا گوشت چھیل ڈالتے اور کپڑے میں لگ جاتی تو اوتنا کپڑا ہی کترڈالتے اگرچہ یہہ بات انکی شریعت میں پسندیدہ تھی مگر ظاہر میں خلاف عقل معلوم ہوتی تھی کہ اوسمیں ضرر جان اور مال دونوں کا ہے پھر جب ایسی بات کے منع کرنے پر وہ عذاب کیا گیا تو پیشاب کے منع نے میں بطریق اولی عذاب کے لائق ہیں کیونکہ پردہ اور حیا کرنی شریعت اور عقل دونوں راہ سے بہتر ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهِ وَاَمَّا هٰذَا فَاِنَّهُ كَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيْبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلَى هٰذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر تشریف لیگئے اور فرمایا یہہ دونو قبر کے مردے عذاب کیے جاتے ہیں اور ایسی کچھ بہت بڑی بات کے لیے ان پر عذاب نہیں ہے ایک تو یہہ تو پیشاب سے نہ بچتا تھا اور یہہ یعنے دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا پھر آپ نے ایک کھجور کی تازہ ڈالی منگوائی اور اسکو ادھوں آدہ سے چیرا اور ہر ایک کے قبر پر ایک ایک شاخ گاڑ دی اور فرمایا کہ شاید کہ جبتک یہہ خشک نہ ہوں تبتک ان دونوں سے عذاب کی تخفیف ہووے **ف** یہہ انکو وحی سے معلوم ہوا ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ جبتک درخت ہرا رہتا ہے وہ اللہ کی تسبیح کرتا ہے تو تسبیح کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگی خطابی نے کہا یہہ کام اور کسی کا نہیں ہوسکتا کہ قبر پر ہرے شاخیں گاڑ دے بلکہ یہہ خاصہ تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

بَابُ الْبَوْلِ فِي الْاِنَاءِ برتن میں پیشاب کرنیکا بیان

عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ يَبُوْلُ فِيْهِ وَيَضَعُهُ تَحْتَ السَّرِيْرِ **ترجمہ** امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہے ایک لکڑی کا پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھا آپ اوس میں پیشاب کرتے اور تخت کے نیچے رکھ دیتے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھر میں برتن کے اندر پیشاب کرنا درست ہے

الْبَوْلُ فِي الطَّسْتِ طشت کے اندر پیشاب کرنیکا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى اِلٰى عَلِيٍّ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُوْلَ فِيْهَا فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهُ وَمَا اَشْعُرُ فَاِلٰى مَنْ اَوْصٰى **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی حضرت علی کو (یعنی علی کو اپنا وصی بنایا مرض موت میں) حالانکہ آپ نے طشت منگوایا اوسمیں پیشاب کرنیکو تو آپکا بدن ڈھیلا ہوگیا اور آپکو خبر نہ ہوئی (بیماری کی شدت سے) پھر بھلا کسکو وصیت کی (یعنے اسکو ہوش کہاں تھا وصیت کرنیکا)

كَرَاهِيَةُ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ سوراخ میں پیشاب کرنیکی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ جُحْرٍ قَالُوْا لِقَتَادَةَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ فَقَالَ يُقَالُ اِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ **ترجمہ** عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص تم میں سے سوراخ میں پیشاب نہ کرے لوگوں نے کہا قتادہ سے کہا کیا
وجہ ہے جو سوراخ میں پیشاب کرنا مکروہ ہوا انہوں نے کہا لوگ کہتے ہیں سوراخوں میں جن رہتے ہیں ف سوراخ
میں پیشاب کرنا اسلیے منع ہوا کہ سانپ بچھو وغیرہ سوراخ سے نکلکر ایذا نہ پہونچاویں بعضوں نے کہا کہ سوراخ میں جن
بھی رہا کرتے ہیں چنانچہ سعد بن عبادہ کو اسی وجہ سے ایک جن نے مار ڈالا **اَلنَّهْيُ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ**
ٹھہرے ہوئے پانی کے اندر پیشاب کرنا منع ہے **عَنْ** جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى
عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ٹھہرے
پانی میں پیشاب کرنے سے یعنے جو پانی بہتا نہو اسمیں پیشاب نہ کرنا چاہیے ایسا نہو کہ پانی اوبہتانے میں پیشاب کا منہہ
میں آجاوے **كَرَاهِيَةُ الْبَوْلِ فِي الْمُسْتَحَمِّ** غسل خانے میں پیشاب کرنیکی ممانعت **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ
مِنْهُ ترجمہ عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے غسل خانہ میں
پیشاب نہ کیا کرے اس لیے کہ اکثر اسی سے وسواس پیدا ہوتی ہیں دل میں خیال آتا ہے کہ یہیں پیشاب کیا تھا نہانے
میں چھینٹیں اوڑی ہونگی پھر نہانا چاہیے **اَلسَّلَامُ عَلَى مَنْ يَبُولُ** جو شخص پیشاب کر رہا ہو اور اوسکو کوئی سلام
کرے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ
فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا
آپ پیشاب کر رہے تھے اوسنے آپکو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا (جب استنجا کرکے وضو سے فارغ ہوئے تو سلام کا جواب
دیا) **رَدُّ السَّلَامِ بَعْدَ الْوُضُوءِ** وضو کرکے سلام کا جواب دینا **عَنِ** الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ أَنَّهُ سَلَّمَ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتَّى تَوَضَّأَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ
رَدَّ عَلَيْهِ ترجمہ مہاجر بن قنفذ سے روایت ہے اوس نے سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ پیشاب کر رہے
تھے آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا یہانتک کہ وضو کیا پھر جب وضو سے فارغ ہوئے تو اوسکے سلام کا جواب دیا **اَلنَّهْيُ
عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ بِالْعَظْمِ** ہڈی سے استنجا کرنے کی ممانعت **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَسْتَطِيبَ أَحَدُكُمْ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثٍ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے
روایت ہے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی اور لید کے ساتھ استنجا کرنے سے (کیونکہ ہڈی جنوں
کی خوراک ہے اور لید گوبر اون کے جانوروں کی خوراک ہے) **اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ بِالرَّوْثِ** لید سے استنجا
کرنیکی ممانعت **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ
أُعَلِّمُكُمْ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْخَلَاءِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا وَلَا

وَلَا يَسْتَنْجِي بِيَمِينِهِ وَكَانَ يَأْمُرُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَيَنْهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواے اس کے نہین کہ مین تمھارے لیے بمنزلہ باپ کے ہون (یعنے تعلیم اور نصیحت کے باب مین) تو مین تمہین سکھلاے دیتا ہون کہ جب تم مین سے کوئی پاخانہ کو جاوے تو قبلہ کے سامنے اپنا مونھ نہ کرے اور نہ پیٹھ اوسطرف کرے اور نہ داہنی ہاتھ سے استنجا کرے اور آپ ہمین تین پتھرونکا حکم فرماتے (یعنے تین پتھرون سے استنجا کرنے کے لیے) اور پرانی ہڈی اور لید سے استنجا کرنے کو آپ منع فرماتے تھے (کیونکہ لید خود نجس ہے اور ہڈی کہانے کی چیز ہے)

النَّهْيُ عَنِ الِاكْتِفَاءِ فِي الِاسْتِطَابَةِ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ

(تین ڈھیلون سے کم لینا استنجا مین منع ہے (جب تین سے کم مین صفائی ہوسکے اور جو ہوجاوے تو درست ہے) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّ صَاحِبَكُمْ لَيُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ أَجَلْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا أَوْ نَكْتَفِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ ترجمہ سلمان سے روایت ہے ایک شخص نے اون سے کہا تمہارے صاحب نے تم کو سب چیزین سکھائین یہانتک کہ پاخانہ کرنا بھی سکھلایا (یہ ایک کافر نے کہا سلمان سے جو تحقیر کی نیت سے کہتا تھا) سلمان نے جواب دیا بیشک سکھلایا ہم کو پاخانہ پھرنا منع کیا ہمین پاخانے پیشاب کیحالت مین قبلہ کیطرف مونھ کرنیسے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنیسے اور تین پتھر سے کم مین استنجا کرنیسے ف اوس کافر نے ہنسی کے طور سے سلمان پر طعن کیا سلمان نے حکیمانہ جواب دیا اور اوس کے ٹھٹھے کیطرف خیال نہین کیا

الرُّخْصَةُ فِي الِاسْتِطَابَةِ بِحَجَرَيْنِ

(دو ڈھیلون سے استنجا کرنیکی اجازت) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ وَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ أَجِدْهُ فَأَخَذْتُ رَوْثَةً فَأَتَيْتُ بِهِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ هَذِهِ رِكْسٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرِّكْسُ طَعَامُ الْجِنِّ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کو تشریف لے گئے اور مجھہ سے فرمایا کہ تین پتھر لے آ (یعنی استنجا کے لیے) تو مجھکو دو پتھر ملے اور تیسرا پتھر ڈھونڈھا مگر نہ ملا تو مین ایک گوبر کا ٹکڑا اوس کے ساتھہ مین لے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونون پتھر تو لے لیے اور گوبر کا ٹکڑا پھینک دیا اور فرمایا یہ رکس ہے (یعنی ناپاک ہوگیا بعد پاکی کے کیونکہ پہلی کہانا تھا اب گوبر ہوگیا نسائی نے کہا رکس سے مراد جنونکا کہانا ہے)

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الِاسْتِطَابَةِ بِحَجَرٍ وَاحِدٍ

(ایک پتھر سے استنجا کرنے کی اجازت) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ ترجمہ سلمہ بن قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب استنجا کرو تو چاہیے کہ طاق ڈھیلے لیوے (یعنی ایک یا تین یا پانچ ظاہر حدیث سے نکلا کہ ایک ڈھیلا بھی کفایت کرتا ہے)

الِاجْتِزَاءُ فِي الِاسْتِطَابَةِ بِالْحِجَارَةِ دُونَ غَيْرِهَا

اگر فقط ڈھیلوں سے استنجا کر لیوے تو کافی ہے پانی لینا بہتر ہے مگر ضرور نہیں عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَلْيَسْتَطِبْ بِهَا فَاِنَّهَا تَجْزِيْ عَنْهُ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص جا ضرور کے لیے جاوے تو چاہیے کہ استنجے کے لیے تین پتھر ساتھ لیجاوے اس لیے کہ یہی تین پتھر اوس کو استنجے کے لیے بس کرتے ہیں ف پھر اگر پانی نہ لیوے تب بھی کافی ہے بشرطیکہ نجاست نے مخرج سے تجاوز نہ کیا ہو ورنہ پانی سے دھونا ضرور ہے

اَلْاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ

پانی سے استنجا کرنیکا بیان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ اَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ مَعِيَ نَحْوِيْ اِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ فَيَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے کو جاتے تو میں اور میرا ہمجولی ایک لڑکا ایک ڈول پانی کا اوٹھا کر لے چلتے آپ پانی سے استنجا کرتے ف یعنی بعد ڈھیلی لینے کے بعضوں نے کہا یہ قول عطا کا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے صحیح یہ ہے کہ یہ انس کا قول ہے (زہر الربی) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مُرْنَ اَزْوَاجَكُنَّ اَنْ يَسْتَطِيْبُوْا بِالْمَاءِ فَاِنِّيْ اَسْتَحْيِيْهِمْ مِنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا (عورتوں سے) تم حکم کرو اپنے خاوندوں کو پانی سے استنجا کرنے کا کیونکہ مجھے شرم آتی ہے اون سے یہ بات کہتے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی سے استنجا کیا کرتے تھے (یعنی پاخانہ پھر کر ڈھیلے لیتے تھے پھر پانی سے دھو ڈالتے تھے یہی افضل ہے ورنہ فقط پانی یا ڈھیلوں پر بھی اکتفا درست ہے)

اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ

داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِيْ اِنَائِهِ وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهِ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پانی پیے تو چاہیے کہ پھونک نہ مارے اپنے برتن میں (یعنی ناک سے سانس لے اور منہ سے پھونک کر پانی میں نہ چھوڑے) اور جب پاخانے کو جاوے تو اپنے ذکر کو داہنی ہاتھ سے نہ چھوئے نہ داہنے ہاتھ سے پونچھے ف پیشاب کرتے وقت یا بعد پیشاب کے بعضوں نے کہا یہ نہی خاص ہے پیشاب کرتے وقت نووی نے کہا یہ نہی عام ہے اور مقصود تخصیص سے یہ ہے کہ جب استنجے میں ضرورت کے وقت داہنے ہاتھ سے ذکر کا چھونا منع ہوا تو بعد استنجا کے بطریق اولی منع ہوگا عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ وَاَنْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَاَنْ يَسْتَطِيْبَ بِيَمِيْنِهِ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا برتن میں پھونکنے سے اور داہنے ہاتھ سے ذکر کو چھونے سے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ

اِنَّا لَنَرٰی صَاحِبَکُمْ یُعَلِّمُکُمُ الْخِرَاءَۃَ قَالَ اَجَلْ نَهَانَا اَنْ یَّسْتَنْجِیَ اَحَدُنَا بِیَمِیْنِهٖ وَیَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃَ وَقَالَ لَا یَسْتَنْجِیْ اَحَدُکُمْ بِدُوْنِ ثَلٰثَۃِ اَحْجَارٍ **ترجمہ** مشرکون نے سلمان سے کہا ہم دیکھتے ہین تمہارے صاحب (یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم) کو وہ تم کو پاخانہ پھرنا سکھاتے ہین سلمان نے کہا ہان بیشک منع کیا آپ نے ہم کو داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے اور استنجا کیوقت قبلہ کیطرف مونہہ کرنیسے اور فرمایا نہ استنجا کرے کوئی تم مین سے تین ڈھیلون سے کم مین **ف** ابن حزم ظاہری نے کہا کہ دون اس حدیث مین بمعنی اقل ہے بمعنی غیر کے ہے تو تین ڈھیلون سے کم بھی لینا درست نہین ہے اور زیادہ بھی لینا درست نہین ہے اسلیے کہ ایک معنی پر اقتصار کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے پس زیادتی تین ڈھیلو نپر نا درست ہوگی مگر جو زیادتی نص مین وارد ہوئے جیسے پانی سے دھونا بعد ڈھیلون کے ابن قوزنے کہا یہہ خطا ہے لغت مین اسواسطے کہ دون سے اقل مراد ہے جیسے لیس فیما دون خمس من الابل صدقۃ ولیس فیما دون خمس اواق صدقۃ اور دون کو غیر کے معنے مین یہان لینا بالاجماع غلط ہے (زہر الربی)

بَابُ دَلْكِ الْيَدِ بِالْاَرْضِ بَعْدَ الْاِسْتِنْجَاءِ استنجا کے بعد ہاتھونکو زمین پر رگڑ کر دہونا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَلَمَّا اسْتَنْجٰی دَلَكَ یَدَهٗ بِالْاَرْضِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضسے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر جب استنجا کیا تو اپنے ہاتھ کو زمین پر رگڑا **ف** تاکہ ہاتھ بخوبی صاف ہوجاوے اور اثر نجاست کا بالکل جاتا رہے طبرانی نے کہا اس حدیث کو ابو زرعہ سے کسی نے روایت نہین کیا سوا ابراہیم بن جریر کے اور ابراہیم بن جریر سے کسینے روایت نہین کیا سوا شریک کے ابن القطان نے کہا اس حدیث مین دو علتین ہین ایک تو شریک کی روایت جو مشہور ہے ساتھہ نقصان حفظ اور تدلیس کے دوسرے ابراہیم بن جریر جسکا حال معلوم نہین لیکن ذکر کیا گیا یہہ اسوجہ سے کہ ابن حبان نے ذکر کیا اوسکو ثقات مین شیخ ولی الدین نے کہا کہ نسائی نے اس حدیث کی ضعیف ہونیکی طرف اشارہ کیا آگے دوسری روایت کی بعد (زہر الربی)

عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَی الْخَلَاءَ فَقَضَی الْحَاجَۃَ ثُمَّ قَالَ یَا جَرِیْرُ هَاتِ طَهُوْرًا فَاَتَیْتُهٗ بِالْمَاءِ فَاسْتَنْجٰی بِالْمَاءِ وَقَالَ بِیَدِهٖ فَدَلَكَ بِهَا الْاَرْضَ **ترجمہ** جریر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھا آپ پاخانے مین گئے اور حاجت سے فارغ ہوئے پھر کہا اے جریر پانی لاؤ مین پانی لیگیا آپنے پانی سے استنجا کیا اور ہاتھہ مین رگڑے **ف** ابو عبد الرحمن نے کہا یہہ روایت قریب ہے طرف صواب کی شریک کی روایت سے مگر ابراہیم بن جریر نے اپنے باپ سے نہین سنا یحیی بن معین اور ابو حاتم اور ابو داؤد نے کہا کہ ابراہیم کی روایت اپنے باپ سے مرسل منقطع ہے لیکن ابن خزیمہ نے اسکیطرف خیال نہین کیا اور اپنی صحیح مین اس روایت کو بیان کیا اور شیخ ولی الدین نے اعتراض کیا کہ نسائی نے جو ترجیح دیا اس روایت کو شریک کی روایت پر یہہ کیونکر ہوسکتا ہے اسلیے کہ شریک اعلی ہین اور اوسع اور احفظ ہین ابان بن عبد اللہ سے اور روایت کیا مسلم نے اپنی صحیح مین شریک سے نہ ابان سے اور اسپر بھی اختلاف کیا گیا ہے ابان پر اس روایت مین (زہر الربی باختصار)

باب التَّوْقِيْتِ فِي الْمَاءِ اسقدر پانی نجاست پڑنے سے نجس نہین ہوتا اوسکی تحدید کا بیان **عَنْ**

ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ

فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ **ترجمہ** حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے اوس پانی کا حکم پوچھا جسپر چارپائے درندے وغیرہ آیا کرتے ہین (یعنی وہ پانی پیا کرتے ہین یا اوسمین پیشاب وغیرہ کر جاتے ہین) تو آپ نے فرمایا جب دو قلہ پانی ہو تو ناپاکے کو نہین اوٹھاتا (یعنی نجس نہین ہوتا **ف** جیسے ابوداؤد کی روایت مین ہے اور حاکم کی روایت مین ہے لم ینجسہ شیٔ یعنی اوسکو کوئی چیز ناپاک نہین کرتی یہ تفسیر ہے لم یحمل الخبث کی اور اگر اوسکے معنے ہوتے کہ ناپاکی اوٹھانے کی طاقت نہین رکہتا یعنی نجس ہوجاتا ہے تو قلتین کی تحدید کیا ضرور تھی بلکہ جو پانی اس سے کم ہو وہ بطریق اولی طاقت نہ رکھیگا (زہر الربی علی المجتبی) **ترک** التَّوْقِيْتِ فِي الْمَاءِ پانی مین کوئی حد مقرر نہ ہونا **عَنْ**

اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ

يُلْقٰى فِيْهِ الْحِيَضُ وَلُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہم وضو کرین بیر بضاعہ سے (ایک کنوے کا نام ہے مدینے مین) وہ ایسا کنوان ہے جسمین حیض کے لتے اور مرے ہوے کتے اور بدبودار چیزین ڈالی جاتی ہین ۔ آپ نے فرمایا پانی پاک ہے اوسکو کوئی چیز ناپاک نہین کرتی **ف** اگرچہ وہ مقدار مین قلیل ہو یا کثیر دو قلے یا اوس سے بھی کم بشرطیکہ نجاست پڑنے سے اوسکا رنگ یا بو یا مزہ بدل جاوے یہ حدیث مطلق ہے اسمین کوئی حد پانی کی مقرر نہین کی گئی اور اولے ہے ساتھہ عمل کے بہ نسبت اور حدیثون کے جو اس باب مین وارد ہوئین ہین ۔ یہ حدیث نسائی کی مطبوعہ نسخون مین اس مقام پر نہین ہے حالانکہ ہونا اس حدیث کا اس باب مین ضرور ہے ورنہ ترجمہ باب ترک التوقیت فی الماء کسیطرح بن نہین سکتا اور شیخ جلال الدین سیوطی نے زہر الربی مین اسی مقام پر اس حدیث کو ذکر کیا ہے **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ

فَقَامَ اِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَلَا تُزْرِمُوْهُ

فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِيْ لَا تَقْطَعُوْا عَلَيْهِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک گنوار نے پیشاب کردیا مسجد کے اندر لوگ اوسکیطرف جھپٹے (اوسکو مارنے کو یا ہٹانے کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو اور مت بند کرو پیشاب اوسکا جب وہ پیشاب کر چکا تو آپ نے ایک ڈول پانی کا منگوایا اور اوسجگہہ بہا دیا **ف** آپ نے منع کیا اوسکو مارنے یا ہٹانے سے اسمین بہت مصلحتین تھین ایک تو یہ اگر اوسکو مارتے یا ہٹاتے تو وہ پیشاب کرتا ہوا جاتا اور ساری مسجد نجس ہوجاتی۔

اور لوگوں پر بھی پیشاب پڑتا **دوسری** یہ کہ اگر وہ پیشاب دفعۃً روک لیتا تو احتمال تھا کہ اوسکو کوئی عارضہ ہو جاتا **تیسری** یہ کہ وہ گھبرا جاتا اور مسلمانوں کو بدخلق سمجھکر خوف تھا کہ اسلام سے پھر جاتا **چوتھی** یہ کہ جو نصیحت آپ نے اوسکو بعد پیشاب کرنیکے فرمائی اور وہ دوسری روایتوں میں ہے کہ مسجدیں اس کام کے لیے نہیں بنی ہیں وہ نصیحت اوس تک نہ پہونچتی اور ڈر کے مارے وہ بھاگ جاتا **پانچویں** یہ کہ تعلیم نہ ہوتی امت کو کہ اگر وہ کوئی کام خلاف شرع دیکھیں تو پہلے نرمی اور ملایمت سے منع کریں نہ سختی اور درشتی سے واللہ اعلم **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَالَ اَعْرَابِیٌّ فِی الْمَسْجِدِ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَصُبَّ عَلَیْهِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک ڈول پانیکا لیکر وہ اوس جگہ ڈالدیا گیا **عَنْ** اَنَسٍ یَقُوْلُ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی الْمَسْجِدِ فَبَالَ فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتْرُكُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰی بَالَ ثُمَّ اَمَرَ بِدَلْوٍ فَصُبَّ عَلَیْهِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک گنوار مسجد میں آیا اوس نے پیشاب کر دیا تو لوگ چلانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو لوگوں نے چھوڑ دیا یہانتک کہ وہ پیشاب کر چکا پھر آپ نے حکم کیا ڈول پانی کے لیے وہ اوس جگہ بہا دیا گیا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَامَ اَعْرَابِیٌّ فَبَالَ فِی الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَاَهْرِیْقُوْا عَلٰی بَوْلِهِ دَلْوًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک گنوار کھڑا ہوا اوس نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگوں نے اوسکو پکڑنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو اور جہاں اوس نے پیشاب کیا ہے وہاں ایک ڈول پانیکا ڈالدو کیونکہ تم بھیجے گئے ہو آسانی کرنیکے لیے اور نہیں بھیجے گئے ہو دشواری کرنیکے لیے **ف** رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے تھے اللہ کیطرف سے امت پر آسانی کرنیکے لیے اور خطاب صحابہ کیطرف مجازاً ہے یا صحابہ آپ کیطرف سے بھیجے گئے تھے یا بھیجنے سے مراد پیدا کرنا ہے جیسے فرمایا کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

بَابُ الْمَاءِ الدَّائِمِ ٹھیرے ہوئے پانیکا بیان وَعَنِ الزُّهْرِیِّ مَعَ الزِّیَادَةِ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ یَتَوَضَّاُ مِنْهُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت پیشاب کرے کوئی تم میں سے ٹھیرے پانی میں پھر وضو کرے اوس سے دوسری روایت میں ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ یَغْتَسِلُ مِنْهُ **ترجمہ** نہ پیشاب کرے ٹھیرے پانی میں پھر نہاوے اوس سے کیونکہ احتمال ہے کہ پیشاب پھر ہاتھ میں آجاوے برخلاف بہتے پانیکے اوس میں نجاست تھم نہیں سکتی

بَابٌ فِیْ مَاءِ الْبَحْرِ سمندر کے پانی کا بیان

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو کہا یا رسول اللہ ہم سمندر مین سوار ہوتے ہین اور اپنے ساتھ تہوڑا سا پانی رکھتے ہین پینے کے لیے اگر ہم اوس سے وضو کرین تو پیاسے رہین کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کرین ۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا سمندر کا پانی پاک کرنیوالا ہے اور مردہ اوسکا حلال ہے **ف** اگرچہ سائل نے صرف سمندر کے پانیکا حال پوچھا تہا مگر آپ نے سمندر کے کہانے کا بھی حال بیان کر دیا کیونکہ جیسے وہان پانی کی کمی ہوتی ہی ایسی ہی کبھی کہانے کے بہی کمی ہو جاتی ہی حلال ہی مردہ اوسکا یعنی جتنے جانور سمندر مین رہتے ہین جنکی زندگی بغیر پانی کے نہین ہو سکتی وہ سب حلال ہین اگرچہ مچھلی کی صورت پر نہ ہون لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس حدیث مین مردہ سے مچھلی مراد ہے نہ اور جانور سمندر کے مگر اس تخصیص پر کوئی صریح دلیل قرآن اور حدیث سے موجود نہین ہی اور یہ حدیث مطلق ہے اور کلام اللہ شریف کی آیت احل لکم صید البحر وطعامہ بھی مطلق ہے **یعمری** نے کہا یہ دونو حکم عام ہین اور دونون ایک مرتبے مین نہین ہین اسلیے کہ پہلا یعنے الطہور ماؤہ تو سوال کے جواب مین واقع ہی اور دوسرا بطریق استقلال کے وارد ہوا ہے تو اوسکی عموم مین خلاف نہین ہو سکتا اور جو یون کہا جاوے کہ سوال سمندر کے پانی سے وضو کرنے کا تہا اور جواب عام ہی وضو کو اور ہر طہارت کو تو پہلا حکم بھی عام ہو سکتا ہے **زرقانی** نے موطا کی شرح مین لکہا کہ یہ حدیث ایک بڑی اصل ہے اسلام کے اصول مین سے تمام ائمہ نے اسکو قبول کیا ہے اور فقہا نے اوسکو ساتھ تمسک کیا ہی ہر زمانے مین اور روایت کیا اس حدیث کو بڑے بڑے اماموں نے مثل مالک اور شافعی اور احمد اور اصحاب سنن اربعہ اور دار قطنی اور بیہقی اور حاکم وغیرہم نے طرق متعددہ سے اور صحیح کہا اوسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور ابن مندہ نے اور ترمذی نے حسن صحیح کہا اور کہا کہ پوچھا مین نے بخاری سے تو انہون نے بھی صحیح کہا **سیوطی** نے مرقاۃ الصعود مین لکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانے کا بھی حال بیان کر دیا اسلیے کہ جب سائل کو اوسکی پانی مین تردد تہا تو کہانے مین بطریق اولی تردد ہو گا جسکا حکم مخفی ہی اور ان لوگون نے شک کیا سمندر کے پانی مین اسوجہ سے کہ اوسکا رنگ بدلا ہوا ہے اور اوسکا مزہ کہاری ہی اور وضو اوس پانی سے ہونا چاہیے جو خالی ہو تمام عوارض سے اور باقی ہو اپنی حالت اصلی پر اور دوسرا سبب یہ تہا کہ وہ سمجھے سمندر مین سیکڑون جانور مر جاتے ہین اور مردہ نجس ہے پس پانی بھی نجس ہو گا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ پانی اوسکا پاک ہے اور مردہ بھی اوسکا پاک ہے اور حلال ہی اور سمندر کی مردونکا حکم خشکی کے مردونکا سا نہین ہی واللہ اعلم

بَابُ الْوُضُوْءِ بِالثَّلْجِ

برف سے وضو کرنا درست ہی (جب وہ پگھلکر پانی ہو جاوے) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ فِي سُكُوتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ أَقُولُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو تھوڑی دیر تک چپ رہتے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قربان ہوں آپ پر ماں باپ میرے آپ کیا کہتے ہیں اُس سکوت میں جو درمیان تکبیر اور قرات کے ہوتا ہی آپ نے فرمایا میں یہہ دعا پڑھتا ہوں اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ یا اللہ دور کر دے درمیان میرے اور میرے گناہوں کے جیسی تو نے دوری کی ہی درمیان پورب اور پچھم کے یا اللہ پاک کر دے مجھکو میری خطاؤں سے جیسے صاف کیا جاتا ہی سفید کپڑا میل سے یا اللہ دھو ڈال مجھکو میرے گناہوں سے برف اور پانی اور اولوں سے **ف** اس دعا سے مصنف نے استنباط کیا کہ برف سے وضو کرنا درست ہی اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی برف سے گناہ دھونیکی اور ظاہر ہے کہ گناہ طہارت سے دھوئے جاتے ہیں یعنی وضو سے پس برف سے وضو کرنا درست ہوا **نووی** نے کہا یہہ استعارہ ہے بطریق مبالغہ کے گناہوں سے پاک ہونے میں ورنہ گرم پانی زیادہ صاف کرتا ہی بنسبت برف اور اولے اور ٹھنڈے پانی کے اور اصل یہہ ہی کہ گناہ کا میل بالکل ظاہری میل کچیل کیطرح نہیں ہی جو گرم پانی سے زیادہ صاف ہو بلکہ اس میل میں ایک قسم کی حرارت اور عفونت ہی جسکو ٹھنڈا پانی اور برف زیادہ مفید ہے اور پھر ابھی ٹھنڈا پانی اور برف حقیقتاً نہیں ہیں **خطابی** نے کہا یہہ امثال ہیں ان سے مسمیات کی حقائق مراد نہیں ہیں۔ بلکہ مراد تاکید ہے طہارت میں اور مبالغہ ہی گناہوں کے محو اور معدوم کرنے میں اور برف اور اولے دو قسم کے پانی میں جو بالکل پاک ہیں کبھی ناپاک نہیں ہوئی نہ ان کو گنہگاروں کے ہاتھ لگے نہ وہ مستعمل ہوئے اور ان کی تمثیل زیادہ تر فائدہ دیگی تاکید طہارت کا **کرمانی** نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہوں کو جہنم کی آگ مقرر کیا اسوجہ سے کہ گناہ لیجاتی ہیں جہنم میں پھر تعبیر کیا ان کے مٹنے سے سا تھہ انہیں حرارت کے جیسے دھونے سے آگ کی حرارت جاتی رہتی ہے اور مبالغہ کیا اس میں بہر دات کو ذکر کر کے مثل برف اور اولے کے (زہر الربی)

بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الثَّلْجِ

برف کے پانی سے وضو کرنیکا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے یا اللہ دھو ڈال میرے گناہوں کو برف کے پانی اور اولوں سے اور صاف کر دے میرا دل گناہوں سے جیسے صاف کیا تو نے

كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم نقني من خطاياي

سفید کپڑا میل سے

باب الوضوء بماء البرد اولون کے پانی سے وضو کرنیکا بیان **عن** عوف بن مالک قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی میت فسمعت من دعائہ وھو یقول اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ واوسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس **ترجمہ** عوف بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ایک جنازہ پر نماز پڑھتے تھے تو دعا کی آپ نے یا اللہ بخشدے اوسکو اور رحم کر اوسپر اور سلامت رکھ اوسکو اور درگذر کر اوس سے اور اچھی طرح مہمانی کر اوسکی اور کشادہ کر جگہ اوسکی یعنے قبر اور دہو ڈال اوسکو پانی اور برف اور اولون سے اور صاف کر دے اوسکو گناہون سے جیسے صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے

سؤر الکلب کتے کے جہوٹے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شرب الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں سے کسیکے برتن سے پی لیوے تو اوسکو سات بار دہو دے **ف** صحیح حدیثوں میں سات بار دہونا منقول ہے اور تین بار دہونیکی حدیث معتبر نہیں ہے اور کتے کی نجاست اس باب میں اور نجاستون سے ممتاز ہے باقی نجاستون میں تین بار دہونا کافی ہے اور جس شخص نے قیاس کیا اس نجاست کا اور نجاستون پر اور تین بار دہونے کا حکم دیا اسمین اوس نے مخالفت کی نص کی قیاس سے یا مخالفت کی صحیح حدیث کی ضعیف حدیث سے اور دونو امر نادرست ہیں **شرح السنۃ** میں ہے کہ اکثر اہل علم کا یہ مذہب ہے کہ جب کتا منہ ڈالدے پانی میں یا کسی رقیق چیز میں تو وہ بہا دیا جاوے اور اوسکا برتن سات بار دہویا جاوے ایک بار مٹی ملاکر دہویا جاوے انتہی اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک تین بار دہویا جاوے مثل اور نجاستون کی کیونکہ دارقطنی نے روایت کیا ابوہریرہ سے اوسمین یہ ہے کہ فرمایا آپ نے دہویا جاوے تین بار یا پانچ بار یا سات بار مگر متفرد ہوا ساتھ اسکے عبد الوہاب اور وہ متروک ہے واللہ اعلم

عن ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں سے کسیکے برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ پیے تو اوس برتن کو سات بار دہو دے

الامر باراقۃ ما فی الاناء اذا ولغ فیہ الکلب جب کتا کسی برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ پیے تو جو کچھ اوس میں ہے وہ بہا دیا جاوے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیرقہ ثم لیغسلہ سبع مرات **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسیکے برتن میں کتا منہ ڈالکر چپڑ چپڑ پیے تو جو کچھ اوس برتن میں ہو بہا دیوے پھر سات بار اوس برتن کو دہو ڈالے ابو عبد الرحمن نے کہا فلیرقہ کسی نے نہیں بیان کیا سوا علی بن مسہر کے اور نسائی نے کہا یہ زیادت محفوظ نہیں ہے ابن عبد البر نے کہا اس روایت کو حدیث کے حافظون نے نہیں بیان کیا اعمش کے اصحاب میں سے جیسے ابو معاویہ اور شعبہ نے ابن مندہ نے کہا یہ زیادت رسول اللہ صلعم سے نہیں پہچانی جاتی مگر علی بن مسہر

کی روایت سے حافظ ابن حجر نے کہا بہاویہ کا حکم دوسری روایت مین بھی آیا ہے علماء کی طرف سے اوس نے ابوہریرہ
سے ابن عدی کی روایت مین لیکن اوسکے مرفوع ہونیمین بعض نے اعتراض کیا ہے صحیح یہہ ہے کہ وہ موقوف ہے اسیطرح ذکر کیا ہے
بیہقی نے کہ حماد بن زید نے ایوب سے انہون نے ابن سیرین سے انہون نے ابوہریرہ سے موقوفا اور اسناد اوسکا صحیح ہے
روایت کیا اوسکو دارقطنی وغیرہ نے (زہر الربیٰ علی المجتبیٰ)

باب تعفیر الاناء الذی ولغ فیہ الکلب بالتراب جس برتن مین کتا منہ ڈالکے چپڑ چپڑ پیوے اوسکو مٹی سے مانجھنا کا بیان

عن عبداللہ بن مغفل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب ورخص فی کلب الصید والغنم وقال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوہ سبع مرات وعفروہ الثامنۃ بالتراب

ترجمہ عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتون کے مارنیکا حکم فرمایا مگر شکاری کتے اور بکریون کے مندیکا نگاہبان کتے کے پالنے کی اجازت دی اور آپ نے فرمایا جب کتا برتن مین منہ ڈالکے چپڑ چپڑ کرے تو سات بار اوس برتن کو دہو ڈالو اور آٹھوین بار اوسکو مٹی سے مانجکر دہوؤ **ف** ظاہر روایت سے یہہ نکلتا ہے کہ آٹھوین بار دہونا واجب ہے اور یہی قول ہے حسن بصری اور احمد بن حنبل کا جو حرب نے نقل کیا اور یہی ہے اور شافعی سے منقول ہے کہ اس حدیث کی صحت سے مین واقف نہین ہوا۔ لیکن یہہ حدیث صحیح ہے مسلم وغیرہ کی روایت سے بعضون نے کہا ابوہریرہ کی حدیث کو ترجیح ہے مگر یہہ رد کیا گیا اسطرحپر کہ ترجیح جب دیجاتی ہے جب تعارض ہو اور یہان تو ابن مغفل کی حدیث پر عمل کرنے سے ابوہریرہ کی حدیث پر بھی عمل ہوجاتا ہے اور ابوہریرہ کی حدیث پر عمل کرنیسے ابن مغفل کی حدیث پر عمل ہونا ضرور نہین (زہر الربیٰ)

سؤر الہرۃ بلی کے جھوٹے کا بیان

عن کبشۃ بنت کعب بن مالک ان اباقتادۃ دخل ثم ذکرت کلمۃ معناہا فسکبت لہ وضوءا فجاءت ہرۃ فشربت منہ فاصغی لہا الاناء حتی شربت قالت کبشۃ فرانی انظر الیہ فقال اتعجبین یا ابنۃ اخی فقلت نعم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہا لیست بنجس انما ہی من الطوافین علیکم والطوافات

ترجمہ کبشہ بنت کعب سے روایت ہے کہ ابوقتادہ میرے پاس آئے پھر کوئی ایسی بات کہی جسکے یہہ معنی تھے مین نے اون کیلیے وضو کا پانی ڈالا اتنے مین بلی آکر اوس پانی سے پینے لگی سو ابوقتادہ اوسکے پینے کیلیے پانی کا برتن ٹیڑھا کردیا یہانتک کہ اوس نے خوب طرح پی لیا کبشہ نے کہا کہ پھر مجھکو جو دیکھا تو مین اونکیطرف دیکھ رہی ہون تو مجھ سے کہا اے میری بھتیجی کیا تو تعجب کرتی ہے مینے کہا کہ ہان تو کہا بیشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ تو ناپاک نہین ہے اسلیے کہ وہ تمہارے گرد گھومنی والون مین سے ہے (اگر نر ہے) یا گھومنے والیون مین سے ہے (اگر مادہ ہے) یعنی رات دن گھرمین پھرتی رہتی ہے اسلیے پاک کردی گئی۔

باب سؤر الحمار گدہے کے جھوٹے کا بیان

عن انس قال اتانا منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ ورسولہ ینہاکم عن

لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ ترجمہ انس سے روایت ہے ہمارے پاس منادی آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا اور کہا بیشک اللہ اور رسول تم کو منع کرتے ہیں گدہوں کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہے **ف** یعنی حرام ہے جب
گدہے کا گوشت پلید اور حرام ٹھہرا تو اوسکا جھوٹا بھی ناپاک ہوگا **باب** سُؤْرِ الْحَائِضِ حائضہ عورت کا جھوٹا
کیسا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ فَيَضَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ
حَيْثُ وَضَعْتُ وَاَنَا حَائِضٌ وَكُنْتُ اَشْرَبُ مِنَ الْاِنَاءِ فَيَضَعُ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَاَنَا
حَائِضٌ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے میں چوستی تھی ہڈی کو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اوسی
جگہ اپنا منہ رکھکر چوستے تھے جہاں میں نے رکھا تھا حالانکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی اور میں برتن سے پانی پیتی پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اوسی جگہ اپنا منہ لگاکر پانی پیتے جہاں میں نے لگایا تھا حالانکہ میں حیض سے ہوتی (اس سے معلوم ہوا کہ
حائضہ کا جھوٹا پاک ہے) **باب** وُضُوْءِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيْعًا مرد اور عورت سب ملکر وضو کریں تو کیسا ہے
عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَمِيْعًا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتیں اور مرد اکٹھے وضو کیا کرتے تھے (یعنی ایک
برتن سے) **باب** الْجُنُبِ جنب کے غسل سے جو پانی بچے وہ کیسا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ
تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی برتن میں نہایا کرتیں (یعنی پانی ایک ہی برتن سے دونوں لیا کرتے تو
ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی استعمال کرتا) **باب** الْقَدْرِ الَّذِيْ يَكْتَفِيْ بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوْءِ کس قدر پانی
وضو کے لیے کافی ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ
بِمَكُّوْكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک سے
وضو کرتے تھے اور پانچ مکوک سے غسل کرتے تھے **ف** مکوک ایک پیمانہ ہے جسمیں ایک مد پانی آتا ہے پس یہ حدیث موافق ہے اوس
حدیث کے جسکو روایت کیا بخاری اور مسلم نے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ساتھ مد کے اور غسل
کرتے تھے ساتھ صاع کے اور بعضوں نے کہا کہ مکوک ایک پیمانہ ہے جسمیں ڈیڑھ صاع پانی آتا ہے لیکن نووی نے کہا کہ مراد مکوک سے یہاں
مد ہے اور صاحب نہایہ اور قرطبی نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور دلیل اوسکی یہی ہے کہ دوسری روایت میں یہ تصریح موجود ہے انتہی
مد اہل حجاز کے نزدیک ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے اور اہل عراق کے نزدیک دو رطل کا اور اسی حساب سے صاع چار مد کا ہوتا ہے
تو اہل حجاز کے نزدیک صاع پانچ رطل اور ایک تہائی رطل ہوگا اور اہل عراق کے نزدیک آٹھ رطل کا ہوگا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا صاع پانچ رطل کا تھا اور یہی مشہور ہے **عَنْ** اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَوَضَّاَ فَاُتِيَ بِمَاءٍ فِيْ اِنَاءٍ قَدْرَ ثُلُثَيِ الْمُدِّ قَالَ شُعْبَةُ فَاَحْفَظُ اَنَّهُ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَجَعَلَ

يَدْلُكُهُمَا وَيُمِرُّ أُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا وَلَا أَحْفَظُ أَنَّهُ مَسَحَ ظَاهِرَهُمَا ترجمہ ام عمارہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک برتن پانی کا لایا گیا جسمین دو تہائی مد پانی تہا شعبہ کے
روایت مین ہی کہ آپ نے اپنے دونون ہاتہونکو دہویا اور اون کو ملا اور کانون کے اندر مسح کیا اور مجہے یہہ یاد نہین ہی کہ آپنے
کانون کے اوپر کیجانب مسح کیا

بَابُ النِّيَّةِ فِي الْوُضُوْءِ وضو مین نیت کا بیان

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى
فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ
إِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ ترجمہ حضرت عمر بن خطاب سے
روایت ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عملونکا اعتبار نیتون سے ہی اور ہر شخص کے لیے وہی ہے
جو اوسنے نیت کی ہی (یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹہیک اور ثواب کے لائق نہین) سو جسکی ہجرت اللہ کیلیے اور
اوسکے رسول کے لیے ہوئی تو اوسکی ہجرت خدا اور رسول کیواسطے ہو چکی (یعنے اوسکا ثواب پاویگا) اور جسکی ہجرت دنیا کے
لیے ہوئی کہ اوسکو پاوے یا کسی عورت کیواسطے جو وہ اوس سے نکاح کرنے تو اوسکی ہجرت اوسی کیواسطے ہے جسکے واسطے اوس نے
ہجرت کی یعنے دنیا اور عورت **ف** ایک روایت مین آیا ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کیواسطے جسکا نام ام قیس تہا
مدینے کیطرف ہجرت کی لوگون نے یہہ حال حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے ایسی ہجرت کا کچہہ
ثواب نہین جو نیت خالص نہو۔ نیت ارادہ اور قصد دلی کا نام ہے زبان سے کہنے کی کچہہ حاجت نہین۔ مثلاً نماز کی
نیت دل مین کی اور زبان سے نہ نکلی یا زبان سے خلاف اوسکے نکلے تو کچہہ مضایقہ نہین بغیر دل کے زبان سے نماز مین نیت کرنا تو
ہرگز درست نہین لیکن اس مین اختلاف ہے کہ زبان سے بہی کہنا درست ہی یا نہین اہل فقہ اسکو مستحب کہتے ہین تاکہ دل
اور زبان دونو موافق ہو جاوین اور اہل حدیث کی نزدیک زبان سے نہ کہے اس واسطے کہ آنحضرت سے ثابت نہین ہے جیسا کہ
ہجرت دین مین نہایت ہی عمدہ عبادت ہی لیکن بدون خالص نیت کے اوسکی بہی کچہہ حقیقت نہین اسیطرح علم اور
درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے کہ اگر محض خدا کے واسطے ہی تو سبحان اللہ اور نہین تو اوسکو قالب بے روح
سمجہا چاہیے اور جب نیت پر مدار ٹہرا تو خوش نیتی سے مباحات مین بہی ثواب ہوتا ہے جیسے کہانا اس نیت سے کہ عبادت
کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تاکہ نماز درست ہو اور اپنی جورو سے صحبت کرنا تاکہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ
اگر ایک عمل مین کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا جدا جدا ثواب پاوے۔ مثلاً مسجد مین بیٹہنا ایک عمل ہی لیکن اسمین
کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہی ایک تو یہہ کہ دوسرے نماز کا انتظار کرنا دوسری یہہ کہ آنکہہ اور کان کو گناہون سے روکنا
تیسری اعتکاف کرنا چوتہی حضرت پر درود اور سلام بہیجنا پانچوین علم سیکہنا غیر کو سکہلانا نیک بات بتلانا بری کام سے
روکنا۔ غرض کہ یہہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت مین اصل ہے اور بدنیتی اور ریا کاری کی بیخ کن ہے اسیواسطے محدثین

کا معمول ہی کہ حدیث کی کتابون مین اول اسی حدیث کو لکہتی ہین تا کہ حدیث پڑہنے والون کو سر لیسے نیت درست ہو جاوے خدا ہی کیوا سطے علم حدیث پڑہین دنیا کا کسی طرح لگاؤ نہ رکہین امام شافعی سے روایت ہے کہ اس حدیث کو دین مین ستر جگہہ دخل ہے مراد کثرت ہی یعنی ہر جگہہ پر اسکا دخل ہے عبادات مین او معاملات مین اور عادات مین سب علماے حدیث اسکی صحت پر متفق ہین اور بعضے اوسکو متواتر کہتے ہین واللہ اعلم تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار

الوضوء من الاناء برتن سے وضو کرنیکا بیان **عن** انس قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحانت صلوۃ العصر فالتمس الناس الوضوء فلم یجدوہ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوضوء فوضع یدہ فی ذلک الاناء وامر الناس ان یتوضؤا فرأیت الماء ینبع من تحت اصابعہ حتی توضؤا من عند اٰخرہم **ترجمہ** انس سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا عصر کی نماز کا وقت آگیا لوگون نے وضو کیلیے پانی ڈہونڈہا کہین نہ پایا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس وضو کا پانی لایا گیا آپ نے اپنا ہاتہہ اوس برتن مین رکہدیا اور لوگون کو حکم کیا وضو کرنیکا تو مین نے اپنی آنکہہ سے دیکہا کہ پانی آپ کی اونگلیونسے نکل رہا تہا یہانتک کہ جو شخص سب سے آخر مین تہا اوس نے بہی وضو کرلیا **ف** یہہ ایک معجزہ تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسری روایت مین ہے کہ سب تین سو آدمی تہے اور ایک روایت مین ہے کہ ایک ہزار پانسو تہے واللہ اعلم **عن** عبد اللہ بن مسعود قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یجد ماء فاتی بتور فادخل یدہ فلقد رأیت الماء یتفجر من بین اصابعہ ویقول حی علی الطہور والبرکۃ من اللہ عز وجل قال الاعمش فحدثنی سالم بن ابی الجعد قال قلت لجابر کم کنتم یومئذ قال الف وخمس مائۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے لوگون کو پانی نہ ملا آپ پاس ایک کڑہنی پانی کی لائی گئی آپ نے اپنا ہاتہہ اوسمین ڈالدیا تو مین نے اپنی آنکہہ سے دیکہا کہ پانی آپ کی اونگلیون سے پہوٹ کر نکل رہا تہا اور آپ فرماتے جاتے تہے آؤ پاک پانی پر اور اللہ کی برکت پر اعمش نے کہا مجہہ سے سالم بن ابی الجعد نے بیان کیا کہ مین نے جابر سے کہا تم کتنے آدمی تہے اوس دن انہون نے کہا ہزار پانسو

باب التسمیۃ عند الوضوء وضو کے وقت بسم اللہ کہنے کا بیان **عن** انس قال طلب بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضوءا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل مع احد منکم ماء فوضع یدہ فی الماء ویقول توضؤا بسم اللہ فرأیت الماء یخرج من بین اصابعہ حتی توضؤا من عند اٰخرہم **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضے صحابہ نے وضو کا پانی مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کسی کے پاس پانی ہے پہر آپ نے اپنا ہاتہہ پانی مین

رکھا اور فرمایا وضو کرو اللہ کا نام لیکر تو دیکھا میں نے پانی کو نکل رہا تھا آپ کی انگلیوں میں سے یہانتک کہ وضو کر لیا سب لوگوں نے کوئی باقی نہ رہا۔ ثابت جنہوں نے اس حدیث کو روایت کیا ہے انس سے کہتے ہیں میں نے انس سے پوچھا تمہارے نزدیک سب کتنے لوگ تھے اُنہوں نے کہا ستر اور ستر کے قریب **صَبُّ الْخَادِمِ الْمَاءَ عَلَى الرَّجُلِ لِلْوُضُوءِ** خدمت گار کا وضو کا پانی ڈالنا بیان اوس کا **عَنِ** الْمُغِيرَةِ سَكَبْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَوَضَّأَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ **ترجمہ** مغیرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وضو کیا تو پانی ڈالا جنگ تبوک میں پھر آپ نے دونوں موزوں پر مسح کر لیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمت گار سے وضو کروانا درست ہے اور اس میں کراہت نہیں ہے **اَلْوُضُوْءُ مَرَّةً مَرَّةً** وضو میں ہر ایک عضو کو ایک ایک بار دھونے کا بیان **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِوُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے خبردار نہ کروں پھر وضو کیا انہوں نے ایک ایک بار سب اعضا کو دھویا

بَابُ اَلْوُضُوْءُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وضو میں تین تین بار کرنے کا بیان **عَنِ** الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا يُسْنِدُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے وضو کیا تین تین بار ہر عضو کو دھویا اور کہا ایسا ہی کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **صِفَةُ الْوُضُوْءِ غَسْلُ الْكَفَّيْنِ** وضو کی ترکیب۔ دونوں پہونچوں کا دھونا **عَنِ** الْمُغِيْرَةِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَرَعَ ظَهْرِي بِعَصًا كَانَتْ مَعَهُ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ حَتّٰى اَتٰى كَذَا وَكَذَا مِنَ الْاَرْضِ فَاَنَاخَ ثُمَّ انْطَلَقَ قَالَ فَذَهَبَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّي ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَمَعَكَ مَاءٌ وَمَعِي سَطِيْحَةٌ لِي فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَاَفْرَغْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَاَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَذَكَرَ مِنْ نَاصِيَتِهِ شَيْئًا وَعِمَامَتِهِ شَيْئًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ لَا اَحْفَظُ كَمَا اُرِيْدُ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَالَ حَاجَتَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَتْ لِي حَاجَةٌ فَجِئْنَا وَقَدْ اَمَّ النَّاسَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَذَهَبْتُ لِاُوْذِنَهُ فَنَهَانِي فَصَلَّيْنَا مَا اَدْرَكْنَا وَقَضَيْنَا مَا سُبِقْنَا **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں آپ نے میری پیٹ میں لکڑی کو چی پھر آپ مڑ گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ مڑ رہا تھا یہانتک کہ ایک زمین میں آئے جو ایسی ایسی تھی وہاں پر آپ نے اونٹ بٹھایا پھر آپ چلے گئے یہانتک کہ میری نظر سے غائب ہو گئے پھر آئے اور پوچھا تیرے پاس پانی ہے میرے پاس ایک چھاگل تھی میں اوسکو لیکر آیا

اور آپ پر پانی ڈالا آپ نے دونوں پہونچے دھوئے اور منہ دھویا پھر دونوں ہاتھ دھونے کا قصد کیا لیکن آپ ایک جبہ پہنے ہوئے
تھے شام کا جسکی آستینیں تنگ تھیں اس وجہ سے آستینیں چڑھ نہ سکیں آپ نے اپنا ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکال لیا
اور منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر بیان کیا مغیرہ نے پیشانی اور عمامے کا کچھ حال یعنی پیشانی اور عمامے پر آپ نے مسح کیا
لیکن ابن عون (جو روایت کرتے ہیں اس حدیث کو مغیرہ سے) نے کہا مجھے خوب یاد نہیں ہے جیسا میں چاہتا ہوں (کہ
مغیرہ نے پیشانی اور عمامے کا کیا حال بیان کیا) پھر آپ نے مسح کیا موزوں پر بعد اوسکے فرمایا اب تو حاجت سے فارغ ہو
میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے حاجت نہیں ہے پھر ہم آئے تو لوگوں کے امام عبد الرحمن بن عوف تھے اور ایک رکعت فجر
کی پڑھ چکے تھے میں نے قصد کیا کہ عبد الرحمن کو آگاہ کروں (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں) لیکن آپ نے
منع کیا پھر جسقدر نماز ہم کو جماعت کے ساتھ ملی اوسکو پڑھا اور جو پہلے ہو چکی تھی اوسکو پورا کیا (یعنی بعد سلام کے پڑھ لی)

كَمْ يُغْسَلَانِ پہونچوں کو کتنی بار دھونا چاہیے **عَنْ** ابْنِ أَبِي أَوْسٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْكَفَ ثَلَاثًا ترجمہ ابن ابی اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو میں نے دیکھا آپ نے اپنے دونوں پہونچوں پر تین بار پانی ٹپکایا **الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ** کلی کرنا اور ناک میں
پانی ڈالنے کا بیان **عَنْ** حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا
فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا
ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي
هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ حمران
بن ابان سے روایت ہے دیکھا میں نے عثمان بن عفان کو وضو کیا انہوں نے تو تین بار اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالکر دونوں کو
دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی دیا پھر منہ دھویا اپنا تین بار پھر کہنی تک اپنا داہنا ہاتھ تین بار دھویا پھر ویسا ہی
بایاں بھی پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر تین بار اپنا داہنا پاؤں دھویا پھر ایسا ہی بایاں بھی دھویا پھر کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپ نے اس میرے وضو کا سا وضو کیا پھر فرمایا جو میری طرح وضو کرے جیسے میں نے یہ وضو
کیا ہے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور دل میں واہی تباہی خیال نہ کرے تو اوسکے اگلے گناہ سب معاف ہو جاوینگے **ف** یعنی صغایر
اور کبایر بھی اگر خدا چاہے وہ غفور اور رحیم ہے **بِأَيِّ الْيَدَيْنِ** يَتَمَضْمَضُ کس ہاتھ میں پانی لیکر کلی کرے داہنے
ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں **عَنْ** حُمْرَانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهِ فَغَسَلَهُمَا
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوَضُوءِ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى
الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ مِنْ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوْئِيْ
هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ حمران
سے روایت ہے میں نے حضرت عثمان کو دیکھا انہوں نے وضو کا پانی منگوایا اور اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور دونوں
ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر داہنا ہاتھ پانی میں ڈالکر کلی کی اور ناک صاف کی پھر آپ نے تین بار اپنا موںھ دھویا اور
دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین بار دھوئے پھر سر کا مسح کیا اور ہر ایک پاؤں کو تین تین بار دھویا پھر حضرت عثمان نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ ایسا ہی آپ نے وضو کیا جیسا میں نے یہہ وضو کیا اور آپ نے فرمایا جو میری
طرح سے وضو کرے جیسے میں نے وضو کیا ہے پھر کھڑے ہو کر حضور دل سے نماز پڑھے اور نماز کے اندر دنیا کے خیال
وسوسے نہ لاوے تو اسکے اگلے گناہ سب معاف ہو جاوینگے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ داہنے ہاتھ سے پانی لیکر کلی کرے
اور ناک میں پانی پہونچاوے **اِتِّخَاذُ الْاِسْتِنْشَاقِ** ایک ہی بار ناک جھنکنے کا بیان **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِيْ اَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَسْتَنْثِرْ
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی
ڈالے پھر ناک جھنک ڈالے اور دوسری روایت میں ہے تین بار جھنکے کیونکہ شیطان اسکی بانسے پر رات کو رہتا ہے
اَلْمُبَالَغَةُ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ ناک میں زور سے پانی ڈالنا چاہیے **عَنْ** لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا
ترجمہ لقیط بن صبرہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بتلایئے وضو کرنا آپ نے فرمایا تو پورا کیا کر وضو کو
(یعنی سب اعضا کو اچھی طرح دھویا کر کہیں سوکھا نہ رہے) اور ناک میں پانی زور سے ڈال مگر جب تو روزہ دار ہو تو آہستہ سے
پانی ڈال ہوا ایسا نہ ہو کہ پانی اندر چلا جاوے اور روزہ ٹوٹ جاوے **اَلْاَمْرُ بِالْاِسْتِنْثَارِ** ناک میں پانی ڈالنے اور سنکنے
کا حکم **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ
فَلْيُوْتِرْ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے تو ناک سنکے اور جو ڈھیلے لیوے
تو طاق لیوے (یعنی تین یا پانچ یا سات) **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَثِرْ وَاِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ ترجمہ سلمہ بن قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب تو وضو کرے تو ناک سنک اور جب تو ڈھیلے لیوے تو طاق لے **بَابُ** الْاَمْرِ بِالْاِسْتِنْثَارِ عِنْدَ
الْاِسْتِيْقَاظِ مِنَ النَّوْمِ جب سوکر اوٹھے تو ناک سنکنا چاہیے (یعنی وضو میں) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

کوئی اپنی نیند سے جاگے پھر وضو کرے تو تین بار ناک جھاڑے اسواسطے کہ شیطان رات کو ناک کی جڑ میں رہتا ہے **ف** سونے
مین بلغم دماغ سے اوتر کر ناک کی جڑ مین جمع ہوتا ہے اوسکی سبب سے آدمی کو سستی ہوتی ہے سو فرمایا کہ تین بار چھنک ڈالے
تاکہ سستی دور ہو جاوے بلغم اور رطوبت کو شیطان فرمایا اسواسطے کہ اوس سے سستی و غفلت ہوتی ہے عبادت مین سو یہ علتین
ہی شیطان کی یا فی الحقیقت شیطان ہی رات کو وہان رہتا ہے اللہ خوب جانتا ہے

باب الید التی یستنثر کس ہاتھ سے ناک سنکنا چاہیے

عن علی انه دعا بوضوء فتمضمض واستنشق ونثر بیده الیسرى ففعل هذا ثلاثا ثم قال هذا طهور نبي الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے اونہون نے وضو کے لیے پانی منگوایا تو کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا اور بائین ہاتھ سے ناک سنکی اسی طرح تین بار کیا پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی وضو ہے (یعنی اونکی وضو کے مانند) اس سے معلوم ہوا کہ ناک بائین ہاتھ سے سنکے

باب غسل الوجه منہ دھونے کا بیان

عن عبد خير قال اتينا علي بن ابي طالب وقد صلى فدعا بطهور فقلنا ما يصنع وقد صلى ما يريد الا ليعلمنا فاتي باناء فيه ماء وطست فافرغ من الاناء على يديه فغسلها ثلاثا ثم تمضمض واستنشق ثلاثا من الكف الذي يأخذ به الماء ثم غسل وجهه ثلاثا وغسل يده اليمنى ثلاثا ويده الشمال ثلاثا ومسح برأسه مرة واحدة ثم غسل رجله اليمنى ثلاثا ورجله الشمال ثلاثا ثم قال من سره ان يعلم وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو هذا ترجمہ عبد خیر سے روایت ہے ہم لوگ حضرت علی بن ابیطالب پاس آئے اور وہ نماز پڑھ چکے تھے انہون نے وضو کا پانی منگوایا ہم نے کہا (اپنے دلون مین یا آپس مین) یہہ وضو کا پانی کیا کرینگے نماز تو پڑھ چکے مین ضرور ہم کو سکھلانے کے لیے پانی منگوایا ہوگا خیر اون کے پاس ایک برتن آیا جسمین پانی تھا اور ایک طشت آیا اونہون نے برتن سے پانی اپنے ہاتھ پر ڈالا اور اوسکو تین بار دھویا پھر کلی کی اور ناک مین تین بار پانی ڈالا اوسی ہاتھ سے جس سے پانی لیتے تھے (یعنی داہنے ہاتھ سے) پھر منہ کو تین بار دھویا اور داہنے ہاتھ کو تین بار دھویا اور بائین ہاتھ کو تین بار دھویا اور سر پر ایک بار مسح کیا پھر داہنے پیر کو تین بار دھویا اور بائین پیر کو تین بار دھویا بعد اوسکے کہا جسکو خوشی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو معلوم کرنے کی تو وہ یہی ہے جیسے مین نے کیا دوسری روایت مین یون ہے کہ آپ نے کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک ہی چلو سے اور یہی قول ہے شافعیہ کے نزدیک اور حنفیہ کے نزدیک جدا جدا چلو لینا بہتر ہے

عدد غسل الوجه منہ کو کتنی بار دھووے

عن علي انه اتي بكرسي فقعد عليه ثم دعا بتور فيه ماء فكفأ على يديه ثلاثا ثم مضمض واستنشق بكف واحد ثلث مرات وغسل وجهه ثلاثا وغسل ذراعيه ثلاثا ثلاثا واخذ من الماء فمسح برأسه واشار شعبة مرة من ناصيته الى مؤخر رأسه ثم قال لا ادري اردها ام لا وغسل رجليه ثلاثا ثلاثا ثم قال من سره

أَنْ يَّنْظُرَ إِلَى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُوْرُهٗ **ترجمہ** عبد خیر سے روایت ہے حضرت علیؓ پاس ایک کرسی لائے وہ اوس پر بیٹھے پھر ایک برتن منگوایا جسمین پانی تھا اور تین بار اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا برتن جھکا کر پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک چلو سے تین بار اور منہ دھویا تین بار [illegible] تین تین بار پھر پانی لیا اور سر پر مسح کیا شعبہ نے (جو اس حدیث کے راوی ہین) اسنے بتلایا مسح کو اسطرح کہ پیشانی سے شروع کیا گدی تک پھر کہا مجھے معلوم نہین کہ گدی سے پھر پیشانی تک لائے ہاتھوں کو یا نہین اور دونوں پانون دھوئے تین تین بار بعد اسکے کہا جسکو خوشی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے دیکھنے کی تو یہی وضو تھا آپکا

غَسْلُ الْيَدَيْنِ

دونوں ہاتھوں کا دھونا

عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا دَعَا بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفٍّ وَّاحِدٍ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَيَدَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ غَمَسَ يَدَهٗ فِي الْإِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا وُضُوْءُهٗ **ترجمہ** عبد خیر سے روایت ہے مین حضرت علیؓ پاس آیا انہوں نے ایک کرسی منگوائی اور اوس پر بیٹھے پھر پانی منگوایا ایک برتن مین اور دونوں ہاتھوں کو دھویا تین بار پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک ہی ایک چلو سے تین بار پھر منہ دھویا تین بار اور دونوں ہاتھ دھوئے تین تین بار پھر اپنا ہاتھ برتن مین ڈبو کر سر پر مسح کیا پھر دونوں پانون کو دھویا تین تین بار بعد اوسکے کہا جسکو خوشی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دیکھنے کی (تو دیکھ لیوے اسکو) یہی وضو تھا آپ کا

بَابُ صِفَةِ الْوُضُوْءِ

وضو کی ترکیب

عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ دَعَانِيْ أَبِيْ عَلِيٌّ بِوَضُوْءٍ فَقَرَّبْتُهٗ لَهٗ فَبَدَأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ أَنْ يُّدْخِلَهُمَا فِيْ وَضُوْءِهٖ ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلٰثًا وَّاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَسْحَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ نَاوِلْنِيْ فَنَاوَلْتُهُ الْإِنَاءَ الَّذِيْ فِيْهِ فَضْلُ وَضُوْءِهٖ فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْءِهٖ قَائِمًا فَعَجِبْتُ فَلَمَّا رَآنِيْ قَالَ لَا تَعْجَبْ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ أَبَاكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا رَأَيْتَنِيْ صَنَعْتُ يَقُوْلُ لِوُضُوْءِهٖ هٰذَا وَشُرْبِ فَضْلِ وَضُوْءِهٖ قَائِمًا **ترجمہ** حضرت امام حسینؓ سے روایت ہے میرے والد علی بن ابی طالب نے مجھ سے وضو کا پانی مانگا مین نے وضو کا پانی لاکر دیا انہوں نے وضو شروع کیا تو پہلے دونوں پہونچوں کو تین بار دھویا پانی مین ہاتھ ڈالنے سے پہلے پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک سنکی پھر منہ کو تین بار دھویا پھر داہنی ہاتھ کو کہنی تک تین بار دھویا پھر بائین ہاتھ کو اسیطرح دھویا پھر سر پر ایک بار مسح کیا پھر داہنے پانون کو ٹخنوں تک تین بار دھویا پھر بائین پانون کو اسیطرح دھویا پھر کھڑے ہو گئے اور کہا مجھے پانی دو مین نے وہی برتن دیدیا

جسمین وضو کا بچا ہوا پانی تھا انہون نے کہڑے کہڑے اوسمین سے پانی پیا مینے تعجب کیا انہون نے کہا تعجب مت کر اسلیے کہ مینے تیرے باپ (یعنی نانا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ بہی ایسا ہی کرتے تھے جیسے مینے کیا۔ اسی طرح وضو کرتے تھے اور وضو کا پانی بچا ہوا کہڑے ہو کر پیتے تھے

عدد غَسْلِ الْيَدَيْنِ ہاتہون کو کتنی بار دہوے

عن أَبِي حَيَّةَ وَهُوَ ابْنُ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُورِهِ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ طُهُورُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ ابی حیہ سے روایت ہے مینے حضرت علی رضی کو دیکھا انہون نے وضو کیا تو پہلے اپنے دونون پہونچے دہوے یہانتک کہ صاف کیا اون کو پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک مین پانی ڈالا اور منہ تین بار دہویا اور دونون ہاتھ تین تین بار دہوے پھر سر پر مسح کیا پھر دونون پانون دہوے ٹخنون تک پہر کہڑے ہوے اور وضو کا بچا ہوا پانی کہڑے کہڑے پیا پھر کہا مینے یہ چاہا کہ تم کو دکھلاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر وضو کرتے تھے

باب حَدِّ الْغَسْلِ دہونیکی حد

عن عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

ترجمہ عمرو بن یحیی مازنی سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ یحیی بن عمارہ بن ابی حسن سے اوس نے کہا عبد اللہ بن زید بن عاصم سے جو صحابی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دادا ہین عمرو بن یحیی کے

ف یہ غلطی ہے راوی حدیث سے عبد اللہ بن زید عمرو بن یحیی کے نہ دادا ہین نہ نانا صحیح یہ ہے کہ ایک شخص نے پوچھا عبد اللہ بن زید سے اور وہ شخص عمارہ بن ابی حسن تہا جو دادا ہے عمرو بن یحیی کا

ف کیا تم مجھکو دکہا سکتے ہو کسطرح وضو کرتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہون نے کہا ہان تو منگوایا وضو کا پانی اور ڈالا اوسکو اپنے ہاتھ پر اور دہویا دونون ہاتہونکو دو دو بار پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار پہر منہ دہویا تین بار پہر دونو ہاتھ دہوے دو دو بار کہنیون تک پہر مسح کیا سر کا دونون ہاتہون سے اگے سے لے گئے اور پیچہے سے لے آئے یعنی شروع کیا اگے سے اور سر کے پیچہے تک لیگئے پہر دونون ہاتہون کو پیچہے سے لے آئے وہین تک جہان سے شروع کیا تہا پہر دونون پانون دہوے

باب صِفَةِ مَسْحِ الرَّأْسِ سر پر مسح کیونکر کرے

عن عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ

بْنِ عَاصِمٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى فَغَسَلَ يَدَيْهِ
مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى
الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى
قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ **ترجمہ** عمرو بن یحییٰ سے روایت
ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن زید بن عاصم سے جو دادا تھے عمرو بن یحییٰ کے کیا تم مجھ کو دکھا سکتے
ہو کیونکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے عبد اللہ بن زید نے کہا ہاں انہوں نے پانی منگوایا اور اپنے داہنے ہاتھ
پر ڈالا پھر دونوں ہاتھوں کو دو بار دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار پھر منہ کو دھویا تین بار پھر دونوں ہاتھ
دھوئے دو دو بار کہنیوں تک پھر مسح کیا سر کا دونوں ہاتھوں سے آگے سے پیچھے لے گئے اور پیچھے سے آگے لائے پہلے آگے سے
شروع کیا اور گدی تک لے گئے پھر پیچھے سے وہیں لائے جہاں سے شروع کیا تھا پھر دونوں پاؤں دھوئے **عدد** مسح الرأس
کتنی بار مسح کرے **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ
ترجمہ عبد اللہ بن زید سے روایت ہے جنہوں نے خواب میں اذان سنی تھی **ف** یہ غلطی ہے سفیان کی عبد اللہ بن زید
بن عبد ربہ جنہوں نے اذان نقل کی ہے وہ اور صحابی ہیں اور یہ عبد اللہ بن زید بن عاصم ہیں جو وضو کی روایت کرتے
ہیں **ت** کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا تو منہ کو تین بار دھویا اور دونوں ہاتھوں کو دو بار
دھویا اور دونوں پاؤں کو دو بار دھویا اور سر پر دو بار مسح کیا **باب** مَسْحُ الْمَرْأَةِ رَأْسَهَا عورت اپنے سر پر مسح
کرے **عن** أَبِي عَبْدِ اللهِ سَالِمٍ سَبَلَانَ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَعْجِبُ بِأَمَانَتِهِ وَتَسْتَأْجِرُهُ
فَأَرَتْنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَتَمَضْمَضَتْ وَاسْتَنْثَرَتْ ثَلَاثًا
وَغَسَلَتْ وَجْهَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَتْ يَدَهَا الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَالْيُسْرَى ثَلَاثًا وَوَضَعَتْ يَدَهَا فِي مُقَدَّمِ
رَأْسِهَا ثُمَّ مَسَحَتْ رَأْسَهَا مَسْحَةً وَاحِدَةً إِلَى مُؤَخَّرِهِ ثُمَّ أَمَرَّتْ يَدَيْهَا بِأُذُنَيْهَا ثُمَّ مَرَّتْ
عَلَى الْخَدَّيْنِ قَالَ سَالِمٌ كُنْتُ آتِيهَا مُكَاتَبًا مَا تَخْتَفِي مِنِّي فَتَجْلِسُ بَيْنَ يَدَيَّ وَتَتَحَدَّثُ مَعِي حَتَّى
جِئْتُهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقُلْتُ ادْعِي لِي بِالْبَرَكَةِ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ أَعْتَقَنِي اللهُ
قَالَتْ بَارَكَ اللهُ لَكَ وَأَرْخَتِ الْحِجَابَ دُونِي فَلَمْ أَرَهَا بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ **ترجمہ** ابو عبد اللہ سے روایت ہے
جسکا نام سالم تھا اور سبلان کر کے مشہور تھا حضرت عائشہ رض اسکی امانت پر تعجب کرتی تھیں اور اس سے کام لیا کرتی
تھیں اُجرت پر سو حضرت عائشہ نے مجھکو دکھلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے تو انہوں نے کلی

کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار اور منہ دہویا تین بار پہر داہنا ہاتھ دہویا تین بار اور بایاں ہاتھ بھی تین بار اور اپنا ہاتھ سر کے آگے رکھکر پیچھے تک مسح کیا ایک بار پہر اپنے ہاتھوں کو دونوں کانوں پر پہیرا پہر گالوں پر سالم نے کہا میں حضرت عائشہ پاس کتابت کیحالت میں جایا کرتا (یعنے میں غلام تہا مجھکو میرے مولی نے مکاتب کر دیا تہا مکاتب اوس غلام کو کہتے ہیں جس سے مولے کچہ روپیہ یا قسط ٹہرا لے اور کہدے کہ جب تو اتنا روپیہ ادا کردیگا تو آزاد ہے) تو وہ مجھ سے پردہ نہ کرتی تہیں (اسلیے کہ غلاموں سے اور رات دن کے گہروں سے پردہ کرنا ضرور نہیں ہے حضرت عائشہ کا یہی مذہب تہا) بلکہ میرے سامنے آکر بیٹھ جاتیں اور مجھسے باتیں کرتیں ایک دن جو میں اونکے پاس گیا تو میں نے کہا میرے لیے دعا کرو برکت کی انہوں نے پوچھا کیا ہوا میں نے کہا اسد نے مجھے آزاد کر دیا (یعنے بدل کتابت ادا کردیا) انہوں نے کہا اسد تجھے برکت دیوے اور اوسی وقت میرے سامنے پردہ لٹکا لیا پہر اوس روز سے میں نے اونکو نہیں دیکھا

مَسْحُ الْاُذُنَیْنِ

کانوں کے مسح کا بیان **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ یَدَیْہِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غَرْفَۃٍ وَاحِدَۃٍ وَغَسَلَ وَجْہَہٗ وَغَسَلَ یَدَیْہِ مَرَّۃً مَرَّۃً وَمَسَحَ بِرَأْسِہٖ وَاُذُنَیْہِ مَرَّۃً قَالَ عَبْدُ الْعَزِیْزِ وَاَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ مِنِ ابْنِ عَجْلَانَ یَقُوْلُ فِیْ ذٰلِکَ وَغَسَلَ رِجْلَیْہِ

ترجمہ عبد اسد بن عباس سے روایت ہے میں نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا تو دونوں ہاتھوں کو دہویا پہر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے اور منھ دہویا اور دونوں ہاتھ دہوئے ایک ایک بار اور مسح کیا سر اور کانوں کا ایکبار دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے اور دونوں پاؤں دہوئے

بَابُ مَسْحِ الْاُذُنَیْنِ مَعَ الرَّأْسِ وَمَا یُسْتَدَلُّ بِہٖ عَلٰی اَنَّہُمَا مِنَ الرَّأْسِ

کانوں کا مسح سر کے ساتھ کرنا اور کانوں کے سر میں شریک ہونیکی دلیل **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَغَرَفَ غَرْفَۃً فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَۃً فَغَسَلَ وَجْہَہٗ ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَۃً فَغَسَلَ یَدَہُ الْیُمْنٰی ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَۃً فَغَسَلَ یَدَہُ الْیُسْرٰی ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِہٖ وَاُذُنَیْہِ بَاطِنِہِمَا بِالسَّبَّاحَتَیْنِ وَظَاہِرِہِمَا بِاِبْہَامَیْہِ ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَۃً فَغَسَلَ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَۃً فَغَسَلَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی

ترجمہ عبد اسد بن عباس سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے وضو کیا تو ایک چلو لیا اور کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پہر چلو لیا اور منہ دہویا پہر چلو لیا اور داہنا ہاتھ دہویا پہر چلو لیا اور بایاں ہاتھ دہویا پہر مسح کیا سر اور دونوں کانوں پر کانوں کے اندر کا کلمہ کی انگلیوں سے اور باہر دونوں انگوٹھوں سے پہر ایک چلو لیا اور داہنا پاؤں دہویا پہر چلو لیا اور بایاں پاؤں دہویا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ الصُّنَابِحِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ فِیْہِ فَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ اَنْفِہٖ فَاِذَا غَسَلَ وَجْہَہٗ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ وَجْہِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَیْنَیْہِ فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْہِ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ یَدَیْہِ حَتّٰی تَخْرُجَ

مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَاْسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ فَاِذَا
غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ اِلَى
الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهٗ نَافِلَةً لَهٗ **ترجمہ** عبداللہ صنابحی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت وضو شروع
کرتا ہے بندہ مومن پھر کلی کرتا ہے نکلجاتے ہیں گناہ اوسکے منہ سے پھر جسوقت ناک میں پانی ڈالتا ہے نکلجاتے ہیں گناہ اوسکی
ناک سے پھر جسوقت منہ دہوتا ہے نکلجاتے ہیں گناہ اوسکے منہ سے یہانتک کہ نکلجاتی ہیں پپوٹوں سے پھر جسوقت ہاتھ دہوتا ہے
نکلجاتے ہیں گناہ اوسکے دونوں ہاتھوں سے یہانتک کہ نکلجاتے ہیں دونو ہاتھ کے ناخونوں کے تلے سے پھر جسوقت مسح کرتا ہے
سر کا نکلجاتے ہیں اوسکے دونوں کانوں سے پھر جس وقت پانوں دہوتا ہے نکل جاتے ہیں گناہ اوسکے دونوں پانوں سے
یہانتک کہ نکلجاتے ہیں اوسکے دونوں پانوں کے ناخونوں سے پھر چلنا اوسکا مسجد کیطرف اور نماز الگ ہے یعنی اوسکا
ثواب علیحدہ ہوگا اوسکے لیے **ف** گناہوں سے مراد صغائر ہیں نہ کبائر تو جس شخص کے سب گناہ صغائر ہیں وہ سب بالکل
معاف ہو جاتے ہیں اور جسکے صغائر و کبائر دونوں ہیں تو صغائر عفو ہو جاتے ہیں اور جسکے سب گناہ کبائر ہیں تو اون میں تخفیف
ہو جاتی ہے بقدر صغائر اور جسکے پاس نہ صغائر ہیں نہ کبائر اوسکی نیکیوں میں ترقی ہوتی ہے ایسا ہی بیان کیا علمانے حدیث
کی شرح میں مگر ظاہر حدیث مطلق ہے شامل ہے صغائر اور کبائر کو

باب المسح علی العمامۃ عمامے پر مسح کرنیکا بیان

عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ **ترجمہ** بلال سے روایت ہے
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مسح کرتے موزوں اور عمامے پر دوسری روایت میں یوں ہے رَاَيْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے تھے موزوں پر
ایک روایت میں ہے عَلَى الْخِمَارِ وَالْخُفَّيْنِ یعنی عمامے اور موزوں پر **ف** اکثر اہل حدیث کے نزدیک مسح عمامہ اور سر دونوں
پر درست ہے اور یہ ثابت ہے عمرو بن امیہ اور مغیرہ اور انس کی روایت سے اور بعضوں کے نزدیک عمامے پر مسح درست نہیں ہے
جبتک ہاتھ سر سے نہ لگے

باب المسح علی العمامۃ مع الناصیۃ پیشانی اور عمامے پر مسح کرنا

عَنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ نَاصِيَتَهٗ وَعِمَامَتَهٗ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ **ترجمہ** مغیرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو مسح کیا پیشانی اور عمامے پر اور موزوں پر **عَنِ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ
قَالَ تَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفْتُ مَعَهٗ فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهٗ قَالَ اَمَعَكَ مَاءٌ فَاَتَيْتُهٗ
بِمِطْهَرَةٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَاَلْقَاهُ
عَلٰى مَنْكِبَيْهِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلٰى خُفَّيْهِ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سفر میں) لوگوں کے پیچھے رہ گئے میں بھی آپکے ساتھ پیچھے رہ گیا جب آپ حاجت سے
فارغ ہوئے تو مجھسے پوچھا تیرے پاس لوٹا ہے میں ایک برتن پانی کا لیکر آیا آپ نے اپنا ہاتھ دہویا اور مونھ دہویا پھر لگے

آستینوں سے نکالنے لگے تو وہ تنگ نکلیں یعنے جبہ کی آستینیں تنگ تہیں ہاتھ اسمیں سے نکل نہ سکا آپ نے جبہ کو مونڈھے پر ڈال لیا اور ہاتھ اندر سے نکال لیے پھر دونوں ہاتھ دہوئے اور مسح کیا پیشانی پر اور عمامے پر اور موزوں پر

باب کیف المسح علی العمامۃ عمامے پر کس طرح مسح کرے

عن المغیرۃ بن شعبۃ قال خصلتان لا اسأل عنہما احدا بعد ما شہدت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنا معہ فی سفر فبرز لحاجتہ ثم جاء فتوضأ ومسح بناصیتہ وجانبی عمامتہ ومسح علی خفیہ وقال وصلوۃ الامام خلف الرجل من رعیتہ فشہدت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان فی سفر فحضرت الصلوۃ فاحتبس علیہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقاموا الصلوۃ وقدموا ابن عوف فصلی بہم فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی خلف ابن عوف ما بقی من الصلوۃ فلما سلم ابن عوف قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقضی ما سبق بہ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے دو باتیں ہیں ایسی کہ انکو کسی سے نہ پوچھونگا جب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھ چکا ہوں (ایک) ان باتوں کو کرتے ہوئے ہم آپکے ساتھ تھے سفر میں آپ حاجت کو نکلے پھر آن کر وضو کیا اور مسح کیا پیشانی پر اور عمامے کے دونوں کناروں پر اور مسح کیا موزوں پر (اب اس بات میں کسو سے پوچھنے کی ضرورت نہیں) (دوسری) امام نماز پڑہے اپنی رعیت میں کسی کے پیچھے یہ درست ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ چکا ہوں آپ سفر میں تھے نماز کا وقت آگیا لیکن آپ تشریف لانے میں دیر ہوئی تو صحابہ نے نماز شروع کر دی اور عبدالرحمن بن عوف کو آگے کیا انہوں نے نماز پڑھانا شروع کی اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے اور نماز پڑہی آپنے عبدالرحمن بن عوف کے پیچھے جتنی باقی تہی جب ابن عوف نے سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے اور جسقدر نماز ہو چکی تہی اسکو ادا کیا

باب ایجاب غسل الرجلین پاؤں دہونا واجب ہے

عن ابی ہریرۃ قال قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم ویل للعقب من النار **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرابی ہے ایڑیوں کی جہنم کے عذاب سے یعنی اگر وضو میں خشک رہ گئیں تو قیامت میں عذاب ہوگا اس حدیث سے پاؤں کا دہونا واجب معلوم ہوتا ہے اور اس سے رد ہو گیا ان لوگوں پر جو پاؤں پر مسح کو کافی سمجھتے ہیں) **عن** عبد اللہ بن عمرو قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوما یتوضؤن فرأی اعقابہم تلوح فقال ویل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو وضو کر رہے ہیں اور ان کی ایڑیاں چمک رہی ہیں یعنی خشکی سے اون پر پانی نہیں پہنچا آپ نے فرمایا خرابی ہے ایڑیوں کی جہنم کے عذاب سے پورا کرو وضو کو

باب بای الرجلین یبدأ بالغسل پہلے کس پاؤں کو دہووے

عن عائشۃ وذکرت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحب التیامن ما استطاع فی طہورہ ونعلہ وترجلہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے

تھو جہانتک ہوسکتا طہارت میں اور جوتا پہنے میں اور کنگھی کرنے میں **غسل** الرجلین بالیدین دونوں پانوں کو
دونوں ہاتھوں سے دھونا **عن** القیسی انه کان مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر فاتی
بماء فقال علی یدیه من الاناء فغسلهما مرة وغسل وجهه وذراعیه مرة مرة وغسل
رجلیه بیدیه کلتیهما **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی قراد قیسی سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ تھے ایک سفر میں آپ پاس پانی آیا آپ نے برتن جھکا کر پانی دونوں ہاتھوں پر ڈالا اور ان کو دھویا ایک بار
اور منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے ایک ایک بار اور دونوں پانوں دھوئے دونوں ہاتھوں سے **الامر** ب
تخلیل الاصابع انگلیوں میں خلال کرنے کا حکم **عن** لقیط بن صبرة قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم اذا توضأت فاسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع **ترجمہ** لقیط بن صبرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو وضو کرے تو پورا کر وضو کو اور تو خلال کر انگلیوں میں تاکہ کہیں پانی
سوکھی نہ رہ جاویں **عدد** غسل الرجلین پانوں کتنی بار دھووے **عن** ابی حیة الوادعی قال رأیت
علیا توضأ فغسل کفیه ثلثا وتمضمض ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجهه ثلثا وغسل ذراعیه
ثلثا ثلثا ومسح برأسه وغسل رجلیه ثلثا ثلثا ثم قال هذا وضوء رسول الله صلی
الله علیه وسلم **ترجمہ** ابو حیہ وادعی سے روایت ہے میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا تو دونوں
پہونچوں کو تین بار دھویا اور تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار اور منہ دھویا تین بار اور دونوں ہاتھ دھوئے
تین تین بار اور مسح کیا سر پر اور دونوں پانوں دھوئے تین تین بار پھر کہا یہی وضو تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا **باب** حد الغسل دھونے کی حد یعنی ہاتھ اور پانوں کہاں تک دھووے **عن** حمران مولے
عثمان ان عثمان دعا بوضوء فتوضأ فغسل کفیه ثلاث مرات ثم تمضمض واستنثر
ثم غسل وجهه ثلث مرات ثم غسل یده الیمنی الی المرفق ثلث مرات ثم غسل یده الیسری
مثل ذلک ثم مسح برأسه ثم غسل رجله الیمنی الی الکعبین ثلث مرات ثم غسل رجله
الیسری مثل ذلک ثم قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم توضأ نحو وضوئی
هذا ثم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من توضأ نحو وضوئی هذا ثم قام
فرکع رکعتین لا یحدث فیهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه **ترجمہ** حمران سے روایت ہے جو مولی (غلام
آزاد) تھا عثمان بن عفانؓ کا کہ میں نے دیکھا حضرت عثمانؓ کو انہوں نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا اور
دونوں ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر منہ دھویا تین بار پھر داہنا ہاتھ دھویا کہنی تک تین بار
پھر بایاں ہاتھ دھویا اسی طرح (یعنی کہنی تک تین بار) پھر سر پر مسح کیا پھر داہنا پاؤں دھویا ٹخنوں تک تین بار

پہر بایان پانون دہویا اسی طرح یعنے ٹخنون تک تین بار پہر کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ نے وضو کیا اسطرح جیسے مین نے وضو کیا پہر کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اسطرح وضو کرے جیسے مین نے کیا ہے پہر کہڑے ہوکر دو رکعتین پڑہے اور دل مین کسی طرح کی وسوسے نلاوے تو اوس کے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ تَلْبَسُ هٰذِهِ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَتَتَوَضَّأُ فِيهَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا ترجمہ عبید بن جریج سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن عمر سے کہا مین تمہین دیکہتا ہون یہ چمڑے کی جوتیان پہنے ہوے اور اوسی کو پہنے پہنے وضو کرتے ہوئے انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ ایسی جوتیان پہنتے تہے اور اون مین وضو کرتے تہے

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ موزون پر مسح کرنے کا بیان **ف** اجماع کیا ہے علما نے موزون کے مسح درست ہونے پر سفر اور حضر مین اور انکار کیا ہے اوسکا شیعہ اور خوارج نے اور روایت کیا ہے موزون پر مسح کرنیکو ایک جماعت صحابہ نے حسن بصری نے کہا مجہہ سے ستر آدمیون نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے کہ آپ موزون پر مسح کرتے تہے لیکن اختلاف کیا ہے علما نے کہ مسح کرنا موزون پر افضل ہے یا پانون دہونا اکثر علما کے نزدیک پانون دہونا افضل ہے اور ایک جماعت تابعین کے نزدیک مسح افضل ہے عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقِيلَ لَهُ أَتَمْسَحُ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ وَكَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ يُعْجِبُهُمْ قَوْلُ جَرِيرٍ وَكَانَ إِسْلَامُ جَرِيرٍ قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَسِيرٍ ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے انہون نے وضو کیا اور مسح کیا موزون پر لوگون نے کہا کیا تم مسح کرتے ہو موزون پر جریر نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا موزون پر مسح کرتے ہوے عبد اللہ کے لوگون کو جریر کی یہہ حدیث نہایت پسند تہی کیونکہ اسلام جریر کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تہوڑے دنون پیشتر تہا **ف** پس یہہ جو بعض لوگون نے گمان کیا کہ موزون پر مسح کرنا آیت مائدہ کے اترنے سے پیشتر درست تہا اور جب سورہ مائدہ مین یہہ آیت اوتری فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ تو موزون کا مسح موقوف ہوا اور پانون دہونا ضرور ہوا یہہ گمان صحیح نہ ہوگا اس لیے کہ جریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چند ہی روز پیشتر مسلمان ہوے اور انہون نے آپ کو موزون پر مسح کرتے دیکہا تو معلوم ہو گیا کہ آیت مائدہ سے موزون کا مسح موقوف نہین ہوا پس آیت مائدہ مین جو حکم پانون دہونے کا ہے وہ خاص ہے اوس حالت سے جب پانون مین موزے نہ ہون اگر موزے ہون تو حدیث کے روسے اون پر مسح درست ہے عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ الْأَسْوَافَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ أُسَامَةُ فَسَأَلْتُ

تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ترجمہ جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے روایت ہے انہون

نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا موزون پر عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِلَالًا مَا صَنَعَ فَقَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ
وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلَّى **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اور بلال دونوں اسواف میں گئے (اسواف مدینہ کے حرم کو کہتے ہیں جسکی حد بندی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کی ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے گئے پھر نکلے تو اسامہ نے کہا میں نے بلال سے
پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا بلال نے کہا آپ حاجت کو گئے پھر وضو کیا تو منہ دھویا اور دونوں ہاتھ
دھوئے اور سر پر مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی **عَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا موزوں پر **عَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا موزوں پر مسح کرنے میں کچھ قباحت نہیں ہے **عَنْ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهُ بِإِدَاوَةٍ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ
وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتْ بِهِ الْجُبَّةُ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ
فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى بِنَا **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حاجت کو تشریف لے گئے جب لوٹ کر آنے لگے تو میں پانی لیکر پہنچا ایک لوٹے میں اور میں نے پانی ڈالا آپ کے اوپر آپ نے
دونوں ہاتھ دھوئے پھر منہ دھویا پھر آپ دونوں بانہیں دھونا چاہتے تھے لیکن جبہ تنگ نکلا (اسکی آستینیں اوپر چڑھ نہ سکیں)
آپ نے دونوں ہاتھوں کو جبے کے تلے سے نکال لیا اور ان کو دھویا اور مسح کیا موزوں پر پھر نماز پڑھی ہمارے ساتھ **ف**
اس حدیث سے مدد لینی کا جواز ثابت ہوا وضو میں اور اسامہ بن زید کی حدیث سے بھی ثابت ہے انہوں نے پانی ڈالا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر جب آپ لوٹ کر آئے تھے عرفات سے اور کئی حدیثوں میں وضو میں مدد لینی کی ممانعت آئی ہے پر وہ
حدیثیں ثابت نہیں ہیں **عَنْ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ
لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ
وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے چلے تو پیچھے پیچھے
آپ کے مغیرہ بھی تھے ایک لوٹا پانی لیکر گئے پھر آپ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ آپ فارغ ہوگئے حاجت سے **ف** مسلم کی روایت میں
یوں ہے فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ یعنی پانی ڈالا آپ پر جب آپ حاجت سے فارغ ہو چکے تھے اور مسلم کی
ایک روایت میں اور نسائی کی روایت میں حَتَّى فَرَغَ ہے پس اسکے معنے یوں ہوں گے کہ پانی ڈالا آپ پر یہاں تک کہ آپ
فارغ ہوئے حاجت سے یعنی تو مراد حاجت سے وضو ہوگا نہ آبدست اور صحیح یہ ہے کہ حَتَّى سہو ہے راوی سے چونکہ اور سب روایتوں

یہی ثابت ہوتا ہے کہ مغیرہ نے پانی ڈالا جب آپ حاجت سے فارغ ہو چکے تھے اور جو حاجت سے وضو مراد ہو جیسے نووی نے تاویل کی ہے تو اس صورت میں فتوضأ اس کے بعد بموقع ہوگا **باب فی المسح علی الجوربین والنعلین** پاتابوں اور جوتوں پر مسح کرنیکا بیان **ف** یہ باب مع اس حدیث کے جو اس باب میں مذکور ہے اکثر نسخوں میں نہیں ہے

عن المغیرۃ بن شعبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الجوربین والنعلین

ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا پاتابوں اور جوتوں پر ابو عبدالرحمن نے کہا میں نہیں جانتا کسی کو کہ اوس نے متابعت کی ہو ابو قیس کی اس روایت میں اور صحیح مغیرہ سے یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا موزوں پر **باب المسح علی الخفین فی السفر** سفر میں موزوں پر مسح کرنے کا بیان

عن المغیرۃ بن شعبۃ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فقال تخلف یا مغیرۃ وامضوا ایھا الناس فتخلفت ومعی اداوۃ من ماء ومضی الناس فذھب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ فلما رجع ذھبت اصب علیہ وعلیہ جبۃ رومیۃ ضیقۃ الکمین فاراد ان یخرج یدہ منھا فضاقت علیہ فاخرج یدہ من تحت الجبۃ فغسل وجھہ ویدیہ ومسح براسہ ومسح علی خفیہ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں آپ نے فرمایا پیچھے رہ جا اے مغیرہ اور لوگوں سے کہا چلو آگے جاؤ میں پیچھے رہ گیا میرے ساتھ ایک لوٹا پانی تھا لوگ چل گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے گئے جب لوٹ کر آئے تو میں آپ پر پانی ڈالنے لگا آپ ایک جبہ پہنے تھے روم کا بنا ہوا تنگ آستینوں کا آپ نے اوس میں سے ہاتھ نکالنا چاہا وہ تنگ ہوئے تب آپ نے جبہ کے تلے سے ہاتھ نکال لیا اور منہ دہویا اور دونوں ہاتھ دہوئے اور سر پر مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا **باب التوقیت فی المسح علی الخفین للمسافر** مسافر کو موزے پر مسح کرنیکی کتنی مدت ہے

عن صفوان بن عسال قال رخص لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنا مسافرین ان لا ننزع خفافنا ثلثۃ ایام ولیالیھن **ترجمہ** صفوان بن عسال سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی ہم کو جب ہم سفر میں ہوں اپنے موزے نہ اوتاریں تین دن تین رات تک **ف** مگر جب جنابت ہو تو اوتارنا پڑیگا اکثر اہل علم کا یہی قول ہے کہ مدت مسح کی مقیم کو لیے ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کے لیے تین دن تین رات اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد کا اور مالک سے مشہور روایت یہ ہے کہ مسح کی کوئی مدت مقرر نہیں جب تک چاہے مسح کرے اور یہی قول قدیم تھا شافعی کا اور دلیل اسکی حدیث ہے ابی بن عمارہ کی جسکو ابو داؤد نے نقل کیا لیکن وہ ضعیف ہے باتفاق اہل حدیث۔ پھر یہ مدت حدث کے وقت سے معتبر ہوگی یعنے جب موزے پہنے وضو کر کے تو اب یہ وضو جب سے ٹوٹے گا اوس وقت سے مدت کا حساب ہوگا نہ کہ وضو کے وقت سے اور نہ پہننے کے وقت سے (نووی باختصار) **عن** زر قال سالت

قَالَ سَأَلْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا مُسَافِرِينَ أَنْ نَمْسَحَ عَلَى خِفَافِنَا وَلَا نَنْزِعَهَا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ
إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ ترجمہ زر سے روایت ہے میں نے صفوان بن عسال سے پوچھا موزوں پر مسح کرنیکو انہوں نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے ہم کو جب ہم مسافر ہوں کہ مسح کریں اپنے موزوں پر اور نہ اوتاریں انکو
تین دن تک پیشاب اور پاخانے اور سونے سے مگر جنابت سے البتہ اوتارنا ضرور ہے

التوقيت في المسح على الخفين للمقيم

مقیم موزوں پر مسح کرنے کی کیا مدت ہے عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ يَعْنِي فِي الْمَسْحِ ترجمہ
حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں
مقرر کیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات یعنی موزوں پر مسح کرنے کے لیے عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ
سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ ائْتِ عَلِيًّا فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنِّي فَأَتَيْتُ عَلِيًّا
فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ يَمْسَحَ الْمُقِيمُ يَوْمًا
وَلَيْلَةً وَالْمُسَافِرُ ثَلٰثًا ترجمہ شریح بن ہانی سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا موزوں پر
مسح کرنے کی مدت کو انہوں نے کہا علی رض پاس چلے جاؤ اور ان سے پوچھو وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں میں انکے پاس گیا اور پوچھا
حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے ہم کو کہ مقیم ایک دن رات تک مسح کرے اور مسافر تین دن
رات تک

صفة الوضوء من غير حدث

اگر کسی کا وضو ٹوٹا نہ ہو تو وہ تازہ وضو کیونکر کرے عَنِ
النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ لِحَوَائِجِ النَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ
أُتِيَ بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَمَسَحَ بِهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ
أَخَذَ فَضْلَهُ فَشَرِبَ قَائِمًا وَقَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ هٰذَا وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ وَهٰذَا وُضُوءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ ترجمہ نزال بن سبرہ سے روایت ہے میں نے حضرت
علی رض کو دیکھا انہوں نے نماز پڑھی ظہر کی پھر لوگوں کے کاموں میں مصروف رہے جب عصر کا وقت آیا تو ایک برتن میں
پانی لایا گیا آپ نے اوس میں سے ایک چلو لیکر منہ اور دونوں ہاتھوں اور سر اور دونو پاؤں پر مسح کیا پھر تھوڑا سا بچا ہوا
پانی لیکر کھڑے ہو کر پیا اور کہا کہ لوگ برا جانتے ہیں اسکو یعنی اسطرح پیر وضو کرنیکو جس میں تمام اعضا پر مسح کیا جاوے
حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایسا کرتے ہوئے اور جسکو حدث نہ ہوا ہو اوسکا یہی وضو ہے ف
یعنی اگر کوئی شخص باوضو ہو اور نماز کا وقت آجاوے اور وہ شخص ثواب کے واسطے تازہ وضو کرنا چاہے تو اسی طرح کفایت کرتا
ہے کہ تھوڑا سا پانی لیکر سب اعضا کو چپڑ لیوے پورا وضو کرنا اور پانی بہانا ضرور نہیں ہے

الوضوء لكل صلوة

ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا ضرور نہیں ہے جب وضو ہو عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِقَدَحٍ
صَغِيرٍ فَتَوَضَّأَ قُلْتُ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتُمْ
قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ مَا لَمْ نُحْدِثْ قَالَ وَقَدْ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ ترجمہ انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک چھوٹا برتن لایا گیا آپ نے وضو کیا عمرو بن عامر نے کہا میں نے [illegible]
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا اور تم انہوں نے کہا [illegible]
کرتی تھی جب تک وضو ٹوٹتا یا ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھا کرتے تھے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ
مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا أَلَا نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ فَقَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ
إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے سے نکلے تو آپ کے سامنے
کھانا رکھا گیا لوگوں نے عرض کیا کیا وضو کا پانی لاویں آپ نے فرمایا وضو کا حکم مجھ کو اوس وقت ہوا ہے جب نماز کو اٹھوں
(اور پاخانے سے نکل کر کچھ وضو ضرور نہیں ہے) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ
لِكُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَعَلْتَ شَيْئًا
لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ قَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهُ يَا عُمَرُ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے
تھے جب مکے کے فتح کا دن آیا تو آپ نے سب نمازوں کو ایک ہی وضو سے پڑھا حضرت عمر نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے
آج ایسا کام کیا جو کبھی نہیں کرتے تھے (یعنی ہمیشہ آپ ہر ایک نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے اور آج کئی نمازیں ایک وضو سے پڑھیں)
آپ نے فرمایا میں نے قصداً ایسا کیا ہے اے عمر ف تاکہ میری امت کو مسئلہ معلوم ہو جاوے کہ ہر نماز کے لیے تازہ وضو
کرنا افضل ہے اور ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا درست ہیں یہ مسئلہ اتفاقی اور اجماعی ہے مگر ابو جعفر طحاوی اور ابن بطال نے
نقل کیا کہ ایک طائفہ علما کے نزدیک ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا واجب ہے اگرچہ وضو ہو اور دلیل لاتے ہیں اللہ کے اس قول سے
إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ نووی نے کہا میں نہیں سمجھتا کہ یہ کسی کا مذہب ہو اور شاید مراد اس طائفہ کی استحباب وضو کا
ہو ہر نماز کے لیے اور وہ صحیح ہے بلا خلاف اور دلیل جمہور کی احادیث صحیحہ ہیں جو اس باب میں بیان ہوئیں اور آیۃ کریمہ میں إِذَا
قُمْتُمْ مِنَ النَّوْمِ یا إِذَا قُمْتُمْ مُحْدِثِينَ مراد ہے یا وہ منسوخ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے مگر یہ قول ضعیف ہے باب
النَّضْحِ پانی چھڑکنے کا بیان عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ
أَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَقَالَ بِهَا هَكَذَا وَوَصَفَ شُعْبَةُ نَضَحَ بِهِ فَرْجَهُ فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ
فَأَعْجَبَهُ ترجمہ حکم بن سفیان سے روایت ہے اوس نے اپنے باپ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو ایک لپ
پانی کا لیکر اپنی شرمگاہ پر چھڑک لیتے (تاکہ قطرے کا وسوسہ بالکل مٹ جاوے) اس حدیث کا راوی حکم بن سفیان ہے یا سفیان بن
حکم اسکے نام میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا یہ صحابی ہے ابن عبد البر نے کہا اس سے یہی ایک حدیث مروی ہے وضو کے باب میں

اور وہ مضطرب ہے عن الحکم بن سفیان قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ونضح فرجه
قال احمد فنضح فرجه ترجمہ حکم بن سفیان سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور
پانی چھڑکا اپنی شرمگاہ پر یا وضو کیا پھر پانی چھڑکا اپنی شرمگاہ پر ف اکثر نسخوں میں یہ حدیث اسی طرح ہے اور بعض نسخوں میں
عن الحکم بن سفیان عن ابیہ ہے **باب** الانتفاع بفضل الوضوء وضو کا بچا ہوا پانی کام میں لانا عن ابی
حیۃ قال رأیت علیا توضأ ثلثا ثلثا ثم قام فشرب فضل وضوئه وقال صنع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کما صنعت ترجمہ ابو حیہ سے روایت ہے میں نے حضرت علی کو دیکھا آپ نے وضو کیا
تین بار پھر کھڑے ہوئے اور بچا ہوا پانی پی لیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا جیسا میں نے کیا ہے
عن ابی جحیفۃ قال شهدت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالبطحاء فاخرج بلال فضل وضوئه
فابتدره الناس فنلت منه شيئا وركزت له العنزة فصلى بالناس والحمر والكلاب
والمرأة يمرون بين يديه ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا بطحا میں بلال
نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا لوگ اوس کے لینے کو لپکے میں نے بھی تھوڑا سا پایا اور آپ کے لیے ایک لکڑی گاڑی دی برچھی
کی لیے پھر آپ نے نماز پڑھائی لوگوں کو اور گدہے اور کتے اور عورتیں آپ کے سامنے سے گزرتی تھیں عن جابر قال مرضت
فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر یعودانی فوجدانی قد اغمی علی فتوضأ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصب علی وضوءه ترجمہ جابر سے روایت ہے میں بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور ابو بکر صدیق میری بیمار پرسی کو آئے انہوں نے مجھ کو بیہوش پایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو کا پانی
میرے اوپر ڈالا ف یعنی جو پانی وضو سے بچ رہا تھا اور یہی تفسیر ترجمہ باب کے مناسب ہے یا جو پانی وضو میں صرف ہوا تھا
اوسی کو اکٹھا کر کے ڈالا اس صورت میں وضو کے پانی سے نفع اوٹھانا درست ہوا تو جو پانی وضو سے بچ رہے گا اوس سے بطریق اولی
نفع اوٹھانا درست ہوگا **باب** فرض الوضوء وضو کا فرض ہونا عن ابی الملیح عن ابیه قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبل اللہ صلاة بغیر طهور ولا صدقة من غلول ترجمہ
ابو الملیح نے (جسکا نام عامر ہے یا زید یا زیاد) روایت کیا اپنے باپ سے (اسامہ بن عمیر سے) کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہیں قبول کرتا ہے اللہ نماز بغیر وضو کے اور نہ صدقہ چوری کے مال سے ف یعنی مال غنیمت میں سے چرا کر صدقہ دیوے
تو وہ صدقہ قبول نہ ہوگا بلکہ اوس پر عذاب ہوگا یہی حکم ہے ہر مال حرام کا **الاعتداء** فی الوضوء وضو میں
زیادتی کرنا منع ہے عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یسأله عن الوضوء فاراه الوضوء ثلثا ثلثا ثم قال هكذا الوضوء فمن زاد
على هذا فقد اساء وتعدى وظلم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا وضو کی ترکیب پوچھتا تھا تو آپ نے تین تین بار وضو کر کے اوسکو بتلایا پھر فرمایا وضو اس
طرح ہوا ہے جو کوئی اسپر زیادتی کرے اوس نے برا کیا اور حد سے بڑھ گیا اور ظلم کیا **ف** وضو میں ہر عضو کا ایک بار یا دو بار
یا تین بار دھونا درست ہے اور تین سے زیادہ مکروہ ہے اس لیے کہ خلاف ہے سنت کے اور اسراف ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع بہتر ہے اور اپنی عقل سے گھٹانا بڑھانا اور کرنا بدعت اور مذموم ہے کامل

باب اسباغ الوضوء وضو پورا کرنے کا حکم عن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس قال کنا جلوسا الی عبد اللہ
بن عباس فقال واللہ ما خصنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشیء دون الناس الا بثلثۃ
اشیاء فانہ امرنا ان نسبغ الوضوء ولا ناکل الصدقۃ ولا ننزی الحمر علی الخیل
ترجمہ عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن عباس پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا قسم خدا
کی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یعنی بنی ہاشم کو) خاص نہیں کیا کسی بات سے (یعنی دین کی باتیں جیسے سب کو بتائیں
ویسے ہی ہم کو بتائیں) مگر تین باتوں سے ایک تو حکم کیا ہم کو وضو پورا کرنے کا دوسری زکوۃ نہ کھانے کا تیسری گدھے
گھوڑیوں پر نہ کودانے کا **ف** ان باتوں کی بنی ہاشم کو زیادہ تاکید فرمائی لیکن پہلی بات یعنی وضو کا پورا کرنا تو وہ
سب مسلمانوں کے لیے ہے اور زکوۃ کا حرام ہونا بنی ہاشم اور بنی مطلب سے خاص ہے اور گدھوں کا گھوڑیوں پر کودانا عموما مکروہ ہے
اسلیے کہ گھوڑے کی نسل کم ہوگی حالانکہ گھوڑے کی نسل بڑھانا چاہیے کیونکہ وہ آلہ جہاد ہے عن عبد اللہ بن عمرو قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسبغوا الوضوء **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرو وضو کو **باب الفضل فی ذلک** وضو پورا کرنے کی فضیلت عن ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم بما یمحو اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ
الدرجات اسباغ الوضوء علی المکارہ وکثرۃ الخطا الی المساجد وانتظار الصلوۃ بعد
الصلوۃ فذلکم الرباط فذلکم الرباط فذلکم الرباط **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو نہ بتاؤں وہ چیز جو مٹا دے گناہوں کو اور بلند کرے درجوں کو وہ پورا
پورا کرنا وضو کا تکلیف کے وقت (جیسے سردی ہو) اور بہت سے قدم ہونا مسجد تک اور انتظار کرنا دوسری نماز کا ایک نماز
کے بعد یہی رباط ہے یہی رباط ہے **ف** جسکا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے اس آیت میں یا ایھا الذین امنوا
اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون **ثواب** من توضا کما
امر موافق حکم کے وضو کرنیکا ثواب عن عاصم بن سفیان الثقفی انھم غزوا غزوۃ السلاسل
ففاتہم الغزو فرابطوا ثم رجعوا الی معاویۃ وعندہ ابو ایوب وعقبۃ بن عامر فقال
عاصم یا ابا ایوب فاتنا الغزو العام وقد اخبرنا انہ من صلی فی المساجد الاربعۃ غفر

لَهُ ذَنْبُهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَدُلُّكَ عَلَى أَيْسَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ وَصَلَّى كَمَا أُمِرَ غُفِرَ لَهُ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ أَكَذَلِكَ يَا عُقْبَةُ قَالَ نَعَمْ

ترجمہ عاصم بن سفیان ثقفی سے روایت ہے ہم لوگ جہاد کو نکلے سلاسل کیطرف (وہ ایک پانی کا نام ہے) لیکن جہاد نہ ملا
پھر ہم وہیں مستعد رہے یہانتک کہ لوٹ کر معاویہ کے پاس آئے اور اون کے پاس ابو ایوب اور عقبہ بن عامر بیٹھے تھے عاصم نے
کہا اے ابا ایوب اس سال ہم کو جہاد نہ ملا اور ہم نے سنا ہے کہ جو شخص نماز پڑھے چاروں مسجدوں میں اوس کے گناہ بخشے
جاوینگے ابو ایوب نے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے ہم تجھ کو اس سے سہل بتادیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص وضو کرے حکم کے موافق اور نماز پڑھے حکم کے موافق (یعنی سب شرائط اور ارکان کو اچھی طرح سے
ادا کرے) تو وہ بخشدیا جاویگا جو پہلے عمل کر چکا ہے عاصم نے کہا اے عقبہ کیا ایسا ہی ہے عقبہ نے کہا ہاں **عن**

عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ فَالصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ ترجمہ عثمان سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص پورا کرے وضو کو جیسا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے تو پانچوں نمازیں کفارہ
ہو جاوینگی اون گناہوں کی جو اون کے درمیان میں سرزد ہوں **عن** عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنِ امْرِئٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ
لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْأُخْرَى حَتَّى يُصَلِّيَهَا ترجمہ حضرت عثمان سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو اچھی طرح سے وضو کرے پھر نماز پڑھے مگر اللہ اوس کو بخش دیتا ہے دوسری
نماز تک جبتک اوسکو پڑھے یعنی دونوں نمازوں کے بیچ میں جتنے گناہ اوس سے ہوتے ہیں سب معاف ہوجاتے ہیں **عن**

عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الْوُضُوءُ قَالَ أَمَّا الْوُضُوءُ فَإِنَّكَ إِذَا تَوَضَّأْتَ
فَغَسَلْتَ كَفَّيْكَ فَأَنْقَيْتَهُمَا خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ أَظْفَارِكَ وَأَنَامِلِكَ فَإِذَا مَضْمَضْتَ
وَاسْتَنْشَقْتَ مَنْخِرَيْكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَيَدَيْكَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحْتَ رَأْسَكَ وَغَسَلْتَ
رِجْلَيْكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ اغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَّةِ خَطَايَاكَ فَإِنْ أَنْتَ وَضَعْتَ وَجْهَكَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
خَرَجْتَ مِنْ خَطَايَاكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَقُلْتُ يَا عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ انْظُرْ
مَا تَقُولُ أَكُلُّ هَذَا يُعْطَى فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَدَنَا أَجَلِي وَمَا
بِي مِنْ فَقْرٍ فَأَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ
قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عمرو بن عبسہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
وضو کا کیا ثواب ہے آپ نے فرمایا وضو جب تو نے کیا اور دونوں پہونچے دھوئے صاف کر کے تو تیرے گناہ نکل گئے

ناخونوں اور پوروں میں سے پھر جب تو نے کلی کی اور دونوں نتھنوں کو صاف کیا اور منہ دھویا اور ہاتھ دھوئے کہنیوں تک اور مسح کیا سر پر اور دونوں پاؤں دھوئے ٹخنوں تک تو اکثر گناہوں سے دہل گیا اب اگر تو نے اپنا منہ (زمین پر) رکھا اللہ جل جلالہ کے لیے (یعنی نماز پڑھی اور سجدہ کیا) تو اپنے گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے اوس روز تھا جس دن تیری ماں نے تجھے جنا تھا۔ ابو امامہ نے (جو اس حدیث کو عمرو بن عبسہ سے روایت کرتے ہیں) کہا اے عمرو بن عبسہ دیکھ کیا کہتا ہے کیا ایک شخص کو اتنی نعمتیں جلسہ میں ملجاتی ہیں عمرو بن عبسہ نے کہا قسم خدا کی میں بوڑھا ہو گیا اور میرے مرنے کے دن نزدیک ہیں اور میں محتاج بھی نہیں ہوں جو ان کی طرح سے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولوں بیشک اسکو میرے کانوں نے سنا اور دل نے یاد رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

الْقَوْلُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوُضُوْءِ وضو کے بعد کیا کہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے (موافق سنت کے) پھر کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ کھولدیے جاوینگے اوسکے لیے آٹھوں دروازے بہشت کے (قیامت کے روز) جس دروازے سے چاہے اندر چلا جاوے

حِلْيَةُ الْوُضُوْءِ وضو کا زیور

ف قیامت کے روز مومنین کے اعضاء وضو میں زیور پہنائے جاوینگے جو شخص وضو کو پورا ادا کریگا اوسکو زیور بھی پورا ملیگا عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَكَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْلُغَ إِبْطَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هٰذَا الْوُضُوْءُ فَقَالَ لِيْ يَا بَنِيْ فَرُّوْخَ أَنْتُمْ هٰهُنَا لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ هٰهُنَا مَا تَوَضَّأْتُ هٰذَا الْوُضُوْءَ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَبْلُغُ حِلْيَةُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ **ترجمہ** ابو حازم سے روایت ہے میں ابوہریرہ کے پیچھے تھا اور وہ وضو کر رہے تھے نماز کے لیے اور اپنے ہاتھ دھو رہے تھے بغلوں تک میں نے کہا اے ابوہریرہ یہ کیسا وضو ہے انہوں نے کہا اے بنی فروخ **ف** فروخ بفتح فا وتشدید راء وخاء معجمہ حضرت ابراہیم کے لڑکے کا نام ہے جو بعد حضرت اسمعیل اور حضرت اسحاق کے پیدا ہوا تھا اوسکی نسل بہت بڑی ہوئی لوگ کہتے ہیں کہ عجم اوسی کی اولاد میں ہیں قاضی عیاض نے کہا مراد ابوہریرہ کی بنی فروخ سے موالی ہیں اور یہ خطاب ہے ابو حازم کی طرف **ف** تم اس جگہ موجود ہو اگر میں جانتا تم یہاں موجود ہو تو ایسا وضو نہ کرتا میں نے اپنے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مومن کا زیور وہیں تک ہوگا جہاں تک اوسکا وضو پہنچے **ف** تو جسقدر بڑا کر دھوئیں ہاتھ پاؤں اوتنا ہی زیادہ ثواب ہے مگر یہ امر عوام کے سامنے نہ کرنا چاہیے تاکہ وہ اسکو لازم نہ سمجھنے لگیں اور فرض میں داخل سمجھیں اسیواسطے ابوہریرہ نے کہا کہ اگر میں جانتا کہ تم لوگ یہاں موجود ہو تو اسطرح وضو نہ کرتا بلکہ مشہور طریقے پر کرتا۔ یہ ابوہریرہ کی رائے تھی میری رائے یہ ہے کہ جہاں تک رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم وضو کیا کرتے تھے یہیں تک وضو کرنا ثابت ہے اور مراد حدیث سے یہ ہے کہ مسلمان کو زیور اوس جگہ تک پہنایا جاویگا وضو کا پانی پہنچتا ہے یعنی ہاتھوں کا زیور کہنیوں تک اور پاؤں کا ٹخنوں تک اور منہ کا کانوں تک واللہ اعلم

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی المقبرۃ فقال السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون وددت انی قد رایت اخواننا قالوا یا رسول اللہ السنا اخوانک قال بل انتم اصحابی واخوانی الذین لم یاتوا بعد وانا فرطہم علی الحوض قالوا یا رسول اللہ کیف تعرف من یاتی بعدک من امتک قال ارایت لو کان لرجل خیل غر محجلۃ فی خیل بہم دہم الا یعرف خیلہ قالوا بلی قال فانہم یاتون یوم القیامۃ غرا محجلین من الوضوء وانا فرطہم علی الحوض ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبرہ (بقیع) کی طرف نکلے اور فرمایا سلامتی ہو تمپر اے گھر والو مسلمانو یا سلامتی ہو تمہارے گھر پر اے لوگو اور ہم بھی انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں (یعنی اگر خدا چاہے تو خاتمہ ہمارا ایمان پر ہوگا اور ہم تم سے ملیں گے) مجھے آرزو ہے اپنے بھائیوں کو دیکھوں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپکے بھائی نہیں ہیں آپنے فرمایا تم ہمارا درجہ تو اس سے زیادہ ہے تم صحابہ ہو میرے (اور صحابی کا درجہ برادر یعنی بھائی سے زیادہ ہے اسلیے کہ بھائی تو سب مسلمان ہیں جیسے آیۃ کریمہ انما المومنون اخوۃ اور صحابیت کا درجہ اوسپر زیادہ ہے) اور میرے بھائی (جو صحاب نہیں ہیں) وہ لوگ ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں آئے میں قیامت کے روز اونکا فرط ہونگا (فرط اوس شخص کو کہتے ہیں جو ساتھیوں سے آگے بڑھ کر چلا جاتا ہے اون کے کھانے اور پینے کے سامان کو لیے) حوض کوثر پر یعنی پہلے ہی سے جا کر اونکی راحت کا سامان کرونگا اور اون کے آنے کا منتظر رہونگا حوض کوثر پر) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اون لوگوں کو کیونکر پہچانیں گے قیامت میں جو دنیا میں آپکے بعد آوینگے آپ نے فرمایا دیکھو تو اگر کسی شخص کے سفید منہ اور سفید پاؤں کے گھوڑے خالص سیاہ مشکی گھوڑوں میں مل جاویں تو وہ اپنے گھوڑوں کو نہ پہچانے گا صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں پہچانیگا آپنے فرمایا اسیطرح وہ بھائی میرے قیامت کے روز آوینگے اور اون کے منہ اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہونگے وضو سے اور میں اونکا فرط ہونگا حوض کوثر پر

باب ثواب من احسن الوضوء ثم صلی رکعتین

جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے اوسکا ثواب کیا ہے

عن عقبۃ بن عامر الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضا فاحسن الوضوء ثم صلی رکعتین یقبل علیہما بقلبہ ووجہہ وجبت لہ الجنۃ ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے منہ اور دل سے متوجہ ہوکے (یعنی اودھر ودھر منہ نہ دیکھے قبلہ کیطرف دیکھتا رہے اور دل بھی لگاوے یعنی کچھ بھی خیال دل میں نہ لاوے) تو واجب ہو جاوے گی جنت اوسکے لیے

باب ما ینقض الوضوء وما لا ینقض الوضوء من المذی

مذی سے وضو ٹوٹ جانیکا بیان

عن ابی

عن ابی عبد الرحمن قال قال علی کنت رجلا مذاء وکانت ابنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تحتی فاستحییت ان اسألہ فقلت لرجل جالس الی جنبی سلہ فسألہ فقال فیہ الوضوء ترجمہ ابو عبد الرحمن سے روایت ہے حضرت علی نے کہا مجھ مذی بہت آیا کرتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی رضی اللہ عنہا میرے نکاح میں تھیں تو مجھے شرم آئی آپ سے یہ مسئلہ پوچھتے میں نے ایک شخص سے کہا جو میرے پاس بیٹھا تھا تو پوچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو اس نے پوچھا آپ نے فرمایا مذی میں وضو ہے یعنی مذی نکلنے سے غسل کرنا ضرور نہیں ہے صرف وضو کافی ہے ف مذی وہ پانی ہے جو ابتدائے شہوت میں نکلتا ہے اور اسکے نکلنے سے شہوت تیز ہو جاتی ہے

عن علی قال قلت للمقداد اذا بنی الرجل الی اھلہ فامذی ولم یجامع فسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فانی استحیی ان اسألہ عن ذلک وابنتہ تحتی فسألہ فقال یغسل مذاکیرہ ویتوضأ وضوءہ للصلاۃ ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہے میں نے مقداد بن الاسود سے کہا جب کوئی شخص اپنی عورت پاس بیٹھے اور اسکی مذی نکل آوے لیکن وہ جماع نہ کرے تم اس مسئلے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو میں پوچھتے شرم آتی ہے یہ مسئلہ آپ سے پوچھتے ہوئے اور صاحبزادی آپ کی میرے نکاح میں ہیں مقداد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اپنے ذکر کو دھو ڈالے اور وضو کرلے جیسے نماز کے لیے وضو کرتا ہے

عن عائش بن انس ان علیا قال کنت رجلا مذاء فامرت عمار بن یاسر یسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اجل ابنتہ عندی فقال یکفی من ذلک الوضوء ترجمہ عائش بن انس سے روایت ہے حضرت علی نے کہا مجھ مذی بہت آتی تھی تو میں نے عمار بن یاسر کو کہا تم یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اس وجہ سے کہ میرے پاس آپکی صاحبزادی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے وضو جب مذی نکلے

عن رافع بن خدیج ان علیا امر عمارا ان یسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المذی فقال یغسل مذاکیرہ ویتوضأ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے حضرت علی رض نے حکم کیا عمار کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا مسئلہ پوچھیں آپ نے فرمایا دھو ڈالے ذکر کو اور وضو کرے

عن المقداد بن الاسود ان علیا امرہ ان یسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل اذا دنا من اھلہ فخرج منہ المذی ماذا علیہ فان عندی ابنتہ وانا استحیی ان اسألہ فسألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال اذا وجد احدکم ذلک فلینضح فرجہ ویتوضأ وضوءہ للصلاۃ ترجمہ مقداد بن الاسود سے روایت ہے حضرت علی نے انکو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھنے کو جب کوئی شخص اپنی بی بی کے پاس بیٹھے اور اسکی مذی نکل آوے تو اسپر کیا واجب ہے (وضو یا غسل) اور کہا میرے پاس آپ کی صاحبزادی ہیں اسواسطے میں شرم کرتا ہوں اس مسئلے کے پوچھنے میں مقداد نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ایسا ہو تو اپنی شرمگاہ

کو وہ ہوا لے اور نماز کے لیے جیسے وضو کرتے ہیں ویسے ہی وضو کر لیوے **عن علی** قال استحییت ان اسأل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المذی من اجل فاطمة فامرت المقداد بن الاسود فسأله فقال فیه الوضوء **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرم کی مذی کے پوچھنے میں بسبب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے تو حکم کیا میں نے مقداد کو پوچھنے کا انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اوس میں وضو ہے

باب الوضوء من الغائط والبول پیشاب یا پاخانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

عن زر بن حبیش یحدث قال اتیت رجلا یدعی صفوان بن عسال فقعدت علی بابه فخرج فقال ما شأنك قلت اطلب العلم قال ان الملائکة تضع اجنحتها لطالب العلم رضا بما یطلب فقال عن ای شیء تسأل قلت عن الخفین قال کنا اذا کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر امرنا ان لا ننزعه ثلاثا الا من جنابة ولکن من غائط وبول ونوم **ترجمہ** زر بن حبیش سے روایت ہے میں ایک شخص پاس گیا جسکو صفوان بن عسال کہتے تھے تو میں اوس کے دروازے پر بیٹھا جب وہ نکلا تو پوچھنے لگا کیا کام ہے میں نے کہا میں علم چاہتا ہوں اوس نے کہا فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں طالب علم کے واسطے خوشی سے پھر کہا تو کیا پوچھتا ہے میں نے کہا موزوں کا مسئلہ پوچھتا ہوں اوس نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ہوتے آپ ہمکو حکم کرتے موزے نہ اوتارنے کا تین دن تک مگر جنابت سے (یعنی اگر نہانے کی حاجت ہو تو موزے اوتار کر غسل کرے) لیکن پاخانے یا پیشاب سے یا سوکر اوٹھنے سے [illegible] کا حکم نہ کرتے بلکہ وضو کا حکم کرتے اور وضو میں موزوں پر مسح کرنے کی اجازت تھی

الوضوء من الغائط پاخانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

عن زر قال قال صفوان بن عسال کنا اذا کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر امرنا ان لا ننزعه ثلاثا الا من جنابة ولکن من غائط وبول ونوم **ترجمہ** صفوان بن عسال نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے سفر میں تو آپ حکم کرتے ہم کو موزے نہ اوتارنے کا مگر جنابت سے لیکن پیشاب یا پاخانے یا سو کر اوٹھنے سے نہ اوتارتے

الوضوء من الریح جب ریح نکلے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے

عن عبد الله بن زید قال شکی الی النبی صلی الله علیه وسلم الرجل یجد الشیء فی الصلوة قال لا ینصرف حتی یجد ریحا او یسمع صوتا **ترجمہ** عبد اللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس شکایت ہوئی کہ ایک شخص کو نماز میں وہم ہوتا ہے (یعنی ریح نکلنے کا مگر یقین نہیں کہ نکلی) آپ نے فرمایا وہ نماز چھوڑ کر نہ نکلے جب تک بدبو نہ سونگھے (یا آواز نہ سنے) (حاصل یہ کہ جب یقین ہو جاوے ریح نکلنے کا اوس وقت نماز توڑے اور وضو کرے وہم کا کچھ خیال نہ کرے)

الوضوء من النوم سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا استیقظ احدکم من منامه فلا یدخل یده فی الاناء حتی یفرغ علیها ثلاث مرات فانه لا یدری این باتت یده **ترجمہ** ابو ہریرہ سے

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم مین سی سو کر اوٹھی تو اپنا ہاتھ برتن مین نہ ڈالدے
جبتک اوسپر تین بار پانی نہ ڈال لے کیونکہ وہ نہین جانتا کہان رہا ہاتھ اوسکا **ف** شاید ہاتھ دبر پر پڑا ہو اور پسینے
وغیرہ سے نجاست لگ جاوی کیونکہ عربون کی عادت تھی کہ وہ صرف ڈھیلون سی استنجا کر کے سو رہتے اور گرمی کی شدت
سی پسینہ آتا تھا یہ نہی تنزیہی ہی اکثر علما کے نزدیک اور تحریمی ہی بعض علما کے نزدیک امام احمد سی منقول ہی کہ اگر
رات کو سو کر اوٹھے تو کراہت تحریمی ہی اور جو دن کو سو کر اوٹھے تو کراہت تنزیہی ہی جب ہی کہ شک ہو جاوے ہاتھ
کی نجاست مین اور جو یقین ہو اوسکی طہارت کا تو مکروہ نہین ہی ہاتھ ڈالنا پانی مین دہونے سے پہلے اور بعضون نے
کہا ہر حال مین مکروہ ہی واللہ اعلم - جب سونیکے بعد ہاتھ دہونے کا حکم ہوا تو اس سے معلوم ہو گیا کہ سونے سے وضو ٹوٹ
جاتا ہے **باب النعاس** اونگھنے کا بیان **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا نعس الرجل وھو یصلی فلینصرف لعلہ یدعو علی نفسہ وھو لا یدری **ترجمہ** حضرت عائشہ
سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اونگھے نماز پڑھتی مین تو نماز چھوڑ دے ایسا نہو بد دعا کرنے
لگے اپنے لیے اور نہ سمجھے **الوضوء** من مس الذکر ذکر کے چھونے سی وضو ٹوٹ جاتا ہی **عن** عروۃ بن
الزبیر یقول دخلت علی مروان بن الحکم فذکرنا ما یکون منہ الوضوء فقال
مروان من مس الذکر الوضوء فقال عروۃ ما علمت ذلک فقال مروان اخبرتنی
بسرۃ بنت صفوان انھا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا مس احدکم
ذکرہ فلیتوضأ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سی روایت ہی مین گیا مروان بن الحکم پاس تو ذکر کیا ہم نے اون چیزونکا
جن سے وضو لازم آتا ہی مروان نے کہا ذکر چھونے سی بھی وضو لازم آتا ہی عروہ نے کہا مجھے نہین معلوم ہی مروان نے
کہا خبر دی مجھکو بسرہ بنت صفوان نے اوس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی آپ فرماتے تھے جب کوئی شخص تم مین
سی چھوئے اپنا ذکر تو وضو کرے **عن** عروۃ بن الزبیر یقول ذکر مروان فی امارتہ علی المدینۃ
انہ یتوضأ من مس الذکر اذا افضی الیہ الرجل بیدہ فانکرت ذلک وقلت لا وضوء
علی من مسہ فقال مروان اخبرتنی بسرۃ بنت صفوان انھا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ذکر ما یتوضأ منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویتوضأ من مس الذکر قال
عروۃ فلم ازل اماری مروان حتی دعا رجلا من حرسہ فارسلہ الی بسرۃ فسألھا عما حدثت
مروان فارسلت الیہ بسرۃ بمثل الذی حدثنی عنھا مروان **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سی روایت ہی مروان
جب امیر تھا مدینہ کا تو اوس نے بیان کیا کہ ذکر کو چھونے سی وضو لازم آتا ہی جب آدمی اپنے ہاتھ سی اوسکو چھوئے مین نے اسکا انکار
کیا اور کہا جو کوئی ذکر کو چھوئے تو اوسپر وضو لازم نہین آخر مروان نے کہا مجھسے بسرہ بنت صفوان نے بیان کیا اوس نے

رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے سنا آپ نے بیان فرمایا اون چیزون کا جن سے وضو کرنا چاہیے تو فرمایا کہ وضو کرے ذکر کے چھونے سے عروہ نے کہا مین برابر جھگڑتا رہا مروان سے یہانتک کہ مروان نے اپنے سپاہی سے ایک شخص کو بلایا اور بسرہ پاس بھیجا اوس سپاہی نے بسرہ سے پوچھا جو اونہون نے مروان سے بیان کیا تھا تو بسرہ نے اوس سے وہی کہلا بھیجا جو مروان نے مجھ سے بیان کیا تھا

باب تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ ذٰلِكَ ذکر کو چھونے سے وضو نہین ٹوٹتا

عن طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا حَتّٰى قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ جَاءَ رَجُلٌ كَاَنَّهُ بَدَوِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَرٰى فِيْ رَجُلٍ مَسَّ ذَكَرَهُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَهَلْ هُوَ اِلَّا مُضْغَةٌ مِنْكَ اَوْ بِضْعَةٌ مِنْكَ **ترجمہ** طلق بن علی سے روایت ہے ہم نکلے اپنی قوم کیطرف سے یہانتک کہ آئے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس اور بیعت کی آپ سے اور نماز پڑھی آپ کے ساتھ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص آیا جنگل کا رہنے والا اور بولا یا رسول اسد آپ کیا فرماتے ہین اوس شخص کے باب مین جو اپنے ذکر کو نماز مین چھولے آپ نے فرمایا ذکر کیا چیز ہے وہ بھی تو ایک ٹکڑا ہے گوشت کا تیرے بدن سے **ف** یعنی جیسے اور بدن کے چھونے سے وضو نہین جاتا ویسے ہی ذکر کے چھونے سے بھی نہین جاتا حنفیہ نے اسی حدیث کے ساتھ تمسک کیا ہے مگر شافعیہ کہتے ہین یہ حدیث منسوخ ہے اس وجہ سے کہ ابوہریرہ اسلام لائے ہین طلق کے آنے کے بعد اور وہ روایت کرتے ہین کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنا ہاتھ اپنے ذکر تک پہونچاوے اور درمیان مین کوئی چیز (کپڑا وغیرہ) حائل نہو تو وضو کرے حنفیہ جواب دیتے ہین کہ ابوہریرہ کے بعد اسلام لانے سے یہ لازم نہین آتا کہ اونکا سماع بھی طلق کے سماع کے بعد ہو بلکہ یہ ہوسکتا ہے کہ طلق نے بعد ابوہریرہ کے سنا ہو مگر یہ احتمال غلط ہے اس وجہ سے کہ نسائی کی روایت مین یہ تصریح موجود ہے کہ طلق نے یہ حدیث رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے اوس وقت سنی جب وہ آئے تھے اور ظاہر ہے کہ ابوہریرہ بہت دنون بعد اوسکے مسلمان ہوئے تو اونکا سماع طلق کے سماع کے بعد ہوگا

ترک الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ مِنْ غَيْرِ شَهْوَةٍ اگر بغیر شہوت کے مرد اپنی عورت کو چھوئے تو وضو نہین جاتا

عن عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّيْ وَاِنِّيْ لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ مَسَّنِيْ بِرِجْلِهِ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور مین آپکے سامنے لیٹی رہتی تھی جنازے کیطرح جب آپ وتر پڑھنے لگتے تو اپنے پاؤن سے مجھکو چھوتے

عن عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُمُوْنِيْ مُعْتَرِضَةً بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّسْجُدَ غَمَزَ رِجْلِيْ فَضَمَمْتُهَا اِلَيَّ ثُمَّ يَسْجُدُ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے انہون نے کہا تم نے دیکھا مین رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے سامنے (یعنی) لیٹی رہتی اور آپ نماز پڑھا کرتے جب سجدہ کرنے لگتے تو مجھے پاؤن سے دبا دیتے مین پاؤن سمیٹ لیتی پھر آپ سجدہ کرتے

عن عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهِ فَاِذَا سَجَدَ

غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں سوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتی اور میرے پاؤں آپ کے سامنے قبلے کی طرف ہوتے تو آپ جب سجدہ کرتے میرے پاؤں کو دباتے میں پاؤں سمیٹ لیتی پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں پاؤں پھیلا لیتی اون دنوں چراغ گھر میں نہ تھا

عن أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَجَعَلْتُ أَطْلُبُهُ بِيَدِي فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى قَدَمَيْهِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو میں اپنے ہاتھ سے آپ کو ٹٹولنے لگی میرا ہاتھ آپ کے پاؤں پر پڑا آپ پاؤں کھڑے کیے ہوئے تھے سجدہ کر رہے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی تیرے غصے سے اور تیری عافیت کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے (یعنی تیرے عذاب کی پناہ کہیں نہیں ہے سوا تیرے) میں تیری تعریف نہیں کر سکتا تو ایسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی تعریف کی **ف** ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مرد عورت کو چھوئے تو وضو نہیں ٹوٹتا

باب تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ مرد اپنی عورت کو چومے تو وضو نہیں جاتا

عن عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیوں میں سے کسی کو پیار کرتے پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے **ف** امام نسائی نے کہا اس باب میں اس سے بہتر کوئی حدیث نہیں اگرچہ یہ مرسل ہے (کیونکہ ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ سے نہیں سنا) اور روایت کیا اس حدیث کو اعمش نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے لیکن یحییٰ القطان نے کہا کہ حبیب کی یہ حدیث اور ایک دوسری حدیث عروہ کی عائشہ سے کہ نماز پڑھے وہ عورت جسکو استحاضہ ہو اگرچہ خون بوریے پر ٹپکے کوئی چیز نہیں ہے (یعنی قابل اعتماد کے نہیں ہیں)

باب الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ آگ کی پکی ہوئی چیز کھا کر وضو کرنا

عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے وضو کرو اون چیزوں کو کھا کر جو آگ سے پکی ہوں **ف** جمہور صحابہ و تابعین اور ایمہ بعد اسکے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں یہ حدیث اور جو اسکے موافق حدیثیں آئی ہیں وہ منسوخ ہیں دوسرے باب کی حدیثوں سے اور ایک طائفہ علما اسطرف ہیں کہ وضو کرنا چاہیے اون چیزوں کو کھانے سے جو آگ سے پکی ہوں اور یہی قول ہے عمر بن عبد العزیز اور حسن بصری اور زہری اور ابو قلابہ اور ابو مجلز کا

عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وضو کرو

اون چیزون سے جو آگ سے پکی ہون یعنی آگ سے وکی ہوئی چیزون کو کہانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے **عن** عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ قال رایت ابا ہریرۃ یتوضا علی ظہر المسجد فقال اکلت اثوار اقط فتوضات منہا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بالوضوء مما مست النار **ترجمہ** عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ سے روایت ہے مین نے ابو ہریرہ کو دیکہا مسجد کے اوپر وضو کرتے ہوئے انہون نے کہا مین نے پنیر کے ٹکڑے کہائے ہین اسلیے وضو کیا کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ حکم کرتے تھے وضو کرنیکا اون چیزون کو کہانے سے جو آگ سے پکی ہون **عن** المطلب بن عبد اللہ بن حنطب یقول قال ابن عباس اتوضا من طعام اجدہ فی کتاب اللہ حلالا لان النار مستہ فجمع ابو ہریرۃ حصی فقال اشہد عدد ہذا الحصی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال توضؤوا مما مست النار **ترجمہ** مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے روایت ہے ابن عباس نے کہا کیا وضو کرون اوس کہانے کو کہا کر جسکو اللہ کی کتاب مین مین حلال پاتا ہون اسوجہ سے کہ وہ آگ سے پکا ہے ابو ہریرہ نے یہ سنکر کنکریان جمع کین اور کہا مین گواہی دیتا ہون ان کنکریون کے شمار سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو اون چیزون سے جو آگ سے پکی ہون **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال توضؤوا مما مست النار **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرو اون چیزونکو کہا کر جو آگ سے پکی ہون **عن** ابی ایوب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضؤوا مما غیرت النار **ترجمہ** ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو اون چیزونکو کہا کر جنکو آگ نے بدلا ہو (یعنی آگ کا اوسمین عمل اور تصرف ہوا ہو) **عن** ابی طلحۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال توضؤوا مما غیرت النار **ترجمہ** ابو طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو اون چیزون کو کہا کر جنکو آگ نے بدلا ہو **عن** ابی طلحۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال توضؤوا مما انضجت النار **ترجمہ** ابو طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو اون چیزونکو کہا کر جنکو آگ نے پکایا ہو **عن** زید بن ثابت قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول توضؤوا مما مست النار **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے وضو کرو اون چیزونکو کہا کر جن مین آگ لگی ہو **عن** ابی سفیان بن سعید بن الاخنس بن شریق انہ دخل علی ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہی خالتہ فسقتہ سویقا ثم قالت لہ توضا یا ابن اختی فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال توضؤوا مما مست النار **ترجمہ** ابو سفیان بن سعید بن اخنس بن شریق سے روایت ہے وہ ام حبیبہ پاس گیے جو بی بی تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خالہ تہین ابو سفیان کی انہون نے ابو سفیان کو ستو پلائے پہر اون سے کہا وضو کر اے بہانجے میرے

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وضو کرو ان چیزون کو کھا کر جنکو آگ لگی ہو عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ بْنِ
سَعِیْدِ بْنِ الْاَخْنَسِ اَنَّ اُمَّ حَبِیْبَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَہٗ وَشَرِبَ سَوِیْقًا
یَا ابْنَ اُخْتِیْ تَوَضَّأْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَوَضَّأُوْا مِمَّا مَسَّتِ
النَّارُ **ترجمہ** ابو سفیان بن سعید بن اخنس سے روایت ہے انہون نے ستو پیا تو ام المؤمنین ام حبیبہ نے اون سے کہا اے
بھانجے میرے وضو کر اسلیے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے وضو کرو اون چیزون سے جن کو
آگ لگی ہو **بَابُ** تَرْکِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ آگ سے پکے ہوئی چیزون کو کہا کر وضو نہ کرنیکا بیان

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکَلَ کَتِفًا فَخَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَلَمْ یَمَسَّ
مَاءً **ترجمہ** ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت کھایا پہر نماز کو گئے اور پانی
کو ہاتھ بہی نہین لگایا عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ فَحَدَّثَتْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَیْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ یَصُوْمُ وَحَدَّثَنَا مَعَ ھٰذَا
الْحَدِیْثِ اَنَّھَا حَدَّثَتْہُ اَنَّھَا قَرَّبَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَّشْوِیًّا فَاَکَلَ مِنْہُ ثُمَّ قَامَ
اِلَی الصَّلٰوۃِ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ **ترجمہ** سلیمان بن یسار سے روایت ہے مین ام المؤمنین ام سلمہ پاس گیا انہون نے مجہسے
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو جنب اوٹہتے تہے احتلام سے نہین (بلکہ جماع اور صحبت سے) پہر روزہ رکہتے تہے
اور ایک حدیث بیان کی کہ اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک پسلی بہنی ہوئی رکہی آپنے اوس
مین سے کہایا پہر نماز کو کہڑے ہوئے اور وضو نہین کیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکَلَ خُبْزًا وَّلَحْمًا ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ **ترجمہ** ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا آپ نے روٹی
اور گوشت کہایا پہر نماز کو کہڑے ہوئی اور وضو نہ کیا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
قَالَ کَانَ اٰخِرُ الْاَمْرَیْنِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرْکُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے دونون باتون مین یعنی آگ سے پکی ہوئی چیز کہا کے وضو کرنا اور نہ کرنا) اخیر بات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تہی آگ کی پکی ہوئی چیز کہا کر وضو نہ کرنا (اور یہی مختار ہے اکثر ائمہ اور علما کا)

اَلْمَضْمَضَۃُ مِنَ السَّوِیْقِ ستو کہا کر کلی کرنیکا بیان عَنْ سُوَیْدِ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّہٗ خَرَجَ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ خَیْبَرَ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالصَّھْبَاءِ وَھِیَ مِنْ اَدْنٰی خَیْبَرَ
صَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ یُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِیْقِ فَاَمَرَ بِہٖ فَثُرِّیَ فَاَکَلَ وَاَکَلْنَا ثُمَّ قَامَ
اِلَی الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ **ترجمہ** سوید بن النعمان سے روایت ہے وہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس سال خیبر کی لڑائی ہوئی جب صہبا میں پہنچے اور وہ ایک موضع ہے نزدیک خیبر سے
مدینہ کی طرف اوترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور توشہ منگوایا تو فقط ستو سامنے آیا آپنے فرمایا اسکو گھولو وہ گھولا
گیا پھر آپنے کھایا اور ہم لوگوں نے بھی کھایا بعد اوسکے آپ مغرب کے نماز کو کھڑے ہوئے اور کلی کی ہم لوگوں نے بھی کلی
کی آپنے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا **المضمضة من اللبن** دودھ پی کر کلی کرنا **عن** ابن عباس
أن النبي صلى الله عليه وسلم شرب لبنا ثم دعا بماء فتمضمض ثم قال إن له دسما **ترجمہ**
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر پانی منگوا کر کلی کی اور فرمایا اس میں
چکنائی ہوتی ہے **ذکر** ما يوجب الغسل وما لا يوجبه کن باتوں سے غسل واجب ہوتا ہے اور کن سے
واجب نہیں ہوتا **عن** قيس بن عاصم أنه أسلم فأمره النبي صلى الله عليه وسلم أن يغتسل
بماء وسدر **ترجمہ** قیس بن عاصم سے روایت ہے وہ مسلمان ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اون کو
غسل کرنیکا پانی اور بیری کے پتوں سے **ف** یہ غسل مستحب ہے اکثر علما کے نزدیک اور بعضوں کے نزدیک واجب ہے

تقديم غسل الكافر إذا أراد أن يسلم جب کافر مسلمان ہونیکا قصد کرے تو غسل کرے **عن**
أبي هريرة يقول إن ثمامة بن أثال الحنفي انطلق إلى نخل قريب من المسجد فاغتسل
ثم دخل المسجد فقال أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله يا محمد والله
ما كان على وجه الأرض وجه أبغض إلي من وجهك فقد أصبح وجهك أحب الوجوه
كلها إلي وإن خيلك أخذتني وأنا أريد العمرة فماذا ترى فبشره النبي صلى الله
عليه وسلم وأمره أن يعتمر مختصر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ثمامہ بن اثال حنفی مسجد نبوی کے
پاس ایک کھجور کے درخت کے تلے گئے اور غسل کیا پھر مسجد میں آئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی
لائق پوجنے کی سوا اللہ کے اور بیشک حضرت محمد اوس کے بندے ہیں اور بھیجے ہوئے ہیں اے محمد قسم خدا کی ساری زمین پر
تمہارے منہ سے زیادہ مجھکو کوئی منہ ناپسند نہ تھا اب تمہارا منہ سب مونہوں سے زیادہ مجھکو پسند ہو گیا تمہارے سواروں
نے مجھکو پکڑ لیا اور میں قصد کرتا تھا عمرے کا تو آپ کیا فرماتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو خوشخبری دی
اور حکم کیا عمرہ ادا کرنے کا

الغسل من مواراة المشرك مشرک کو گاڑنے سے غسل واجب ہونا **عن**
علي رض أنه أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال إن أبا طالب مات فقال اذهب فواره
قال إنه مات مشركا قال اذهب فواره فلما واريته رجعت إليه فقال لي اغتسل **ترجمہ**
حضرت علی سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا کہ ابو طالب گذر گئے آپ نے فرمایا جاؤ اون
کو گاڑ دو میں نے کہا وہ تو مشرک مرے ہیں پس اونکا دفن کرنا کیا ضرور ہے آپ نے فرمایا جاؤ گاڑ دو جب میں اونکو

گا ذکر آپ پاس آیا تو آپ نے فرمایا غسل کر

باب وجوب الغسل اذا التقى الختانان

جب مرد کا ختنہ عورت کے ختنہ سے مل جاوے (یعنی دخول ہو جاوے) تو غسل واجب ہو جاویگا اگرچہ انزال نہ ہو

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جلس بین شعبہا الاربع ثم اجتہد فقد وجب الغسل

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد عورت کی چو شاخوں (یعنی دونوں پنڈلیاں اور دونوں رانیں) میں بیٹھے پھر زور کرے (یعنی ذکر کو فرج میں داخل کر دیوے) تو غسل واجب ہو گیا

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قعد بین شعبہا الاربع ثم اجتہد فقد وجب الغسل

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد عورت کی چاروں کونوں میں بیٹھے

ف یعنی دونوں ہاتھ اور پاؤں کے بیچ میں یا دونوں پاؤں اور رانوں کے بیچ میں یا فرج کے چاروں کونوں میں

ت پھر زور کرے تو غسل واجب ہو گیا

الغسل من المنی

جب منی نکلے تو غسل کرنا چاہیے

عن علی قال کنت رجلا مذاء فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیت المذی فاغسل ذکرک وتوضأ وضوءک للصلوۃ واذا فضخت الماء فاغتسل

ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے اونکو مذی بہت آتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا جب تو مذی دیکھے تو ذکر دھو ڈال اور جیسے نماز کیلیے وضو کرتے ہیں ویسے وضو کر لے اور جب پانی کو کود کر نکالے (یعنی منی) تو غسل کر

عن علی قال کنت رجلا مذاء فسألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اذا رأیت المذی فتوضأ واغسل ذکرک واذا رأیت فضخ الماء فاغتسل

ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے مجھے بہت مذی آتی تھی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا جب تو مذی دیکھے تو وضو کر اور ذکر دھو ڈال اور جب کود کر پانی دیکھے (یعنی منی) تو غسل کر

غسل المرأۃ ترى فی منامہا ما یرى الرجل

عورت کو احتلام ہو تو کیا حکم ہے

عن انس ان ام سلیم سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المرأۃ ترى فی منامہا ما یرى الرجل قال اذا انزلت الماء فلتغتسل

ترجمہ انس سے روایت ہے ام سلیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر عورت سوتے میں دیکھے جو مرد دیکھتا ہے (یعنی احتلام) آپ نے فرمایا اگر پانی نکلے تو غسل کرے جیسے مرد پانی نکلنے تو غسل کرے خالی خواب سے غسل نہ ہوگا

عن عائشۃ ان ام سلیم کلمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعائشۃ جالسۃ فقالت لہ یا رسول اللہ ان اللہ لا یستحیی من الحق أرأیت المرأۃ ترى فی النوم ما یرى الرجل أفتغتسل من ذلک فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم قالت عائشۃ فقلت لہا اف لک اوترى المرأۃ ذلک فالتفتت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال تربت یمینک فمن این یکون الشبہ

ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے ام سلیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے

عائشہ بیٹھی ہوئی تھین یا رسول اللہ اللہ نہین شرم کرتا ہی حق بات سی جب عورت خواب مین دیکھی جو مرد دیکھتا ہی کیا وہ غسل کری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان غسل کری عائشہ نے کہا افسوس ہی تجھپر کیا عورت بھی ویسا دیکھتی ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا خاک لگی تیری ہاتھ کو بچہ صورت کیسی ملتی ہی یعنی اگر عورت کو انزال نہین ہوتا تو بچہ عورت کی صورت پر کیون ہوتا ہی دوسری حدیث مین ہی جب مرد کی منی غالب ہوتی ہی تو بچہ باپ کی شکل پر ہوتا ہی اور جب عورت کی منی غالب ہوتی ہی تو ان کی شکل پر ہوتا ہے)

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ ھَلْ عَلَی الْمَرْاَةِ غُسْلٌ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فَضَحِکَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَفِیْمَ یُشْبِھُھَا الْوَلَدُ

ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہؓ سی روایت ہی ایک عورت نی کہا یا رسول اللہ اللہ نہین شرم کرتا ہی سچی بات سے (یعنی سچی بات کہنی سے نہین رکتا ہی یا سچی بات کہنی مین شرم کو جائز نہین کہتا ہے) کیا عورت کو غسل کرنا ہوگا جب اوسکو احتلام ہو آپ نے فرمایا ہان جب پانی دیکھی یہ سنکر ام سلمہ ہنس پڑین اور کہنے لگین کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اگر انزال نہین ہوتا تو صورت کہان سی ملتی ہے

ف اور جب انزال ہونا ثابت ہوا تو احتلام ہونا بھی ممکن ہی

عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَکِیْمٍ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَحْتَلِمُ فِیْ مَنَامِھَا فَقَالَ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ

ترجمہ خولہ بنت حکیم سی روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچھا عورت کو سوتے مین احتلام ہو تو کیا کرے آپ نے فرمایا جب پانی دیکھے تو غسل کرے

بَابُ الَّذِیْ یَحْتَلِمُ وَلَا یَرَی الْمَاءَ

کسی شخص کو احتلام ہو مگر تری نہ دیکھے

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

ترجمہ ابو ایوب سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پانی سے ہوگا

ف یعنی نہانا پانی نکلنے سے (منی سی) لازم ہوگا اگر خالی احتلام ہو اور تری نہ دیکھے تو غسل لازم نہ ہوگا۔ یہ حدیث انما الماء من الماء محمول ہی حالت احتلام پر یا منسوخ ہی اگر مطلق مردہو کیونکہ دخول سی غسل واجب ہوجاتا ہی اگرچہ انزال نہ ہو جیسے اوپر گزرا

بَابُ مَاءِ الرَّجُلِ وَمَاءِ الْمَرْاَةِ

مرد اور عورت کی منی کا بیان

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاءُ الرَّجُلِ غَلِیْظٌ اَبْیَضُ وَمَاءُ الْمَرْاَةِ رَقِیْقٌ اَصْفَرُ فَاَیُّھُمَا سَبَقَ کَانَ الشَّبَهُ

ترجمہ انسؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منی مرد کی (حالت صحت مین) غلیظ اور سفید ہوتی ہی اور منی عورت کی پتلی زرد ہوتی ہی جو کوئی آگے نکلے بچہ اوسی کی مشابہ ہوتا ہی

ذِکْرُ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْحَیْضِ

حیض سی غسل کرنیکا بیان

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ مِنْ بَنِیْ اَسَدِ قُرَیْشٍ اَنَّھَا اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ اَنَّھَا تُسْتَحَاضُ فَزَعَمَتْ اَنَّهُ قَالَ اِنَّمَا ذٰلِکِ عِرْقٌ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَةُ فَدَعِی الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْکِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّیْ

ترجمہ فاطمہ بنت قیس جو قریش بنی اسد مین سی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ

آئی اور عرض کیا مجھے استحاضہ ہے (استحاضہ کہتے ہیں خون بے وقت آنیکو اور وہ ایک رگ سے آتا ہے جسکو عاذل کہتے ہیں اور حیض کا
خون رحم کے اندر سے نکلتا ہے) آپنے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو جب حیض آوے نماز چھوڑ دے اور جب حیض کے دن گزر جاویں تو
خون دھو ڈال پھر نماز پڑھ اگرچہ استحاضہ کا خون آیا کرے **عَنْ عَائِشَةَ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلٰوةَ فَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے اور جب حیض کے دن ختم ہو جاویں تو غسل کر **ف**
حیض سے پاک ہونیکا پھر غسل نہ کرے ہر نماز کے لیے اگرچہ استحاضے کا خون آیا کرے بلکہ وضو کرے ہر نماز کے لیے اور یہی مذہب ہے
جمہور علماء سلف اور خلف کا اور بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ ہر نماز کے لیے غسل کرے اور حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ ہر روز
ایکبار غسل کرے اور ابن مسیب اور حسن سے منقول ہے کہ ظہر سے لیکر عصر تک غسل کرے **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ
اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ سَبْعَ سِنِيْنَ فَاشْتَكَتْ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ ثُمَّ
صَلِّيْ **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوا سات برس تک انہوں نے شکایت کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ کا خون ہے تو غسل کر لے پھر نماز پڑھ **عَنْ عَائِشَةَ**
قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ امْرَاَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَهِيَ اُخْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ
جَحْشٍ قَالَتْ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاِذَا اَدْبَرَتِ الْحَيْضَةُ فَاغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ
وَاِذَا اَقْبَلَتْ فَاتْرُكِيْ لَهَا الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّيْ وَكَانَتْ
تَغْتَسِلُ اَحْيَانًا فِيْ مِرْكَنٍ فِيْ حُجْرَةِ اُخْتِهَا زَيْنَبَ وَهِيَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَنَّ
حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ وَتَخْرُجُ فَتُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُهَا ذٰلِكَ
مِنَ الصَّلٰوةِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو جو عبد الرحمن بن عوف کی بی بی تھیں اور
ام المومنین زینب بنت جحش کی بہن تھیں استحاضہ ہوا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آپنے فرمایا یہ
حیض نہیں ہے۔ بلکہ ایک رگ ہے رحم میں سے یہ خون آتا ہے تو جب حیض کے دن گزر جاویں غسل کر اور نماز پڑھ اور جب
پھر حیض کے دن آویں تو نماز چھوڑ دے حضرت عائشہؓ نے کہا پھر وہ ام حبیبہ غسل کرتیں تھیں ہر نماز کے لیے پھر نماز پڑھتیں
ف امام شافعی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے یہ فرمایا تھا کہ جب حیض ختم ہو جاوے تو غسل کر اور نماز پڑھ
اور یہ حکم نہیں دیا تھا کہ ہر نماز کے لیے غسل کرے یہ غسل انکا ہر نماز کے لیے بطریق نفل ہوگا **ف** اور کبھی وہ غسل
کرتیں تھیں ایک کونڈے میں اپنی بہن زینب کی کوٹھری میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں تو سرخی خون کی پانی کے

اوپر آجاتی پھر وہ نکلکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتیں اور یہ خون انکو نماز سے نہ روکتا ۔ عن عائشة
ان ام حبيبة ختنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وتحت عبد الرحمن بن عوف استحيضت
سبع سنين استفتت النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان هذه ليست بالحيضة ولكن هذا عرق فاغتسلي وصلي ۔ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت
ہے ام حبیبہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی اور عبد الرحمن بن عوف کی بی بی تھیں وہ سات برس تک
استحاضہ آیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آپنے فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ ہے تو غسل کر اور نماز
پڑھ ۔ عن عائشة قالت استفتت ام حبيبة بنت جحش رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت
يا رسول الله اني استحاض فقال انما ذلك عرق فاغتسلي وصلي فكانت تغتسل لكل
صلوة ۔ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مجھے
استحاضہ ہے آپنے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو غسل کر اور نماز پڑھ پھر وہ غسل کیا کرتیں تھیں ہر نماز کے لیے ۔ عن عائشة ان
ام حبيبة سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدم قالت عائشة رأيت مركنها ملآن
دما فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم امكثي قدر ما كانت تحبسك حيضتك ثم
اغتسلي ۔ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا انکو استحاضہ یعنی ہمیشہ خون
آیا کرتا تو کیا کرنا چاہیے حضرت عائشہ نے کہا میں نے انکا نہانے کا کٹہرہ دیکھا خون سے بھرا ہوا تھا انمیں اس قدر کثرت سے خون
آتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ٹھہری رہ جتنے دنوں نماز سے رکی رہتی تھی اتنے دنوں جتنے دنوں تجھے حیض آیا
کرتا تھا (اس بیماری سے پہلے) پھر غسل کر لے اور نماز پڑھ اگرچہ خون آیا کرے ۔ عن ام سلمة ان امرأة
كانت تهراق الدم على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستفتت لها ام سلمة النبي
صلى الله عليه وسلم فقال لتنظر عدد الليالي والايام التي كانت تحيض من الشهر
قبل ان يصيبها الذي اصابها فلتترك الصلوة قدر ذلك من الشهر فاذا خلفت ذلك
فلتغتسل ثم لتستثفر ثم لتصلي ۔ ترجمہ ایک عورت کا خون بہا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
میں تو فتوی پوچھا اسکے واسطے ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے شمار کر لے اون دنوں اور راتوں کا جنمیں
حیض آیا کرتا تھا اس بیماری سے پہلے تو چھوڑ دے نماز کو اتنے دنوں ہر مہینے میں جب اتنے دن گزر جاویں تو غسل کر کے
لنگوٹ باندھے (ایک کپڑا یا روئی کا پھایا فرج پہ رکھ کر) پھر نماز پڑھے ۔ **ذکر الاقراء** قرء کہتے ہیں حیض
کو یا حیض سے پاک ہونیکو اسکا بیان ۔ عن عائشة ان ام حبيبة بنت جحش التي كانت تحت عبد الرحمن
بن عوف وانها استحيضت لا تطهر فذكر شانها لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال

إنها ليست بالحيضة ولكنها ركضة من الرحم فلتنظر قدر قرئها التي كانت تحيض لها فلتترك
الصلاة ثم تنظر ما بعد ذلك فلتغتسل عند كل صلاة **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے
ام حبیبہ بنت جحش جو عبدالرحمن بن عوف کی بی بی تہیں انکو استحاضہ ہو گیا کسیطرح پاک نہ ہوتی تہیں رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے اونکا ذکر آیا آپنے فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک چوٹ ہے رحم کی تو دیکہہ لیوے شمار اپنی قرء کا جتنے دنوں
اسکو حیض آتا تہا پہر چہوڑ دے نماز اون دنوں میں بعد اسکے غسل کرے ہر ہر نماز پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرء حیض کو
کہتے ہیں ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اور شافعی کے نزدیک قرء سے طہر مراد ہے **عن** عائشة ان ام حبيبة بنت جحش
كانت تستحاض سبع سنين فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقال ليست بالحيضة انما هو
عرق فأمرها ان تترك الصلاة قدر اقرائها وحيضتها وتغتسل وتصلي فكانت تغتسل عند
كل صلاة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہا سات برس تک انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے پوچہا آپنے فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ ہے پہر حکم کیا آپنے انکو نماز چہوڑ دینے کا اپنے قرء یعنی حیض کے دنوں کے
پہر غسل کرکے نماز پڑہنے کا تو وہ غسل کیا کرتیں ہر نماز کے لیے **عن** فاطمة بنت ابي حبيش انها اتت رسول الله
صلى الله عليه وسلم فشكت اليه الدم فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم انما ذلك
عرق فانظري اذا اتاك قرؤك فلا تصلي فاذا مر قرؤك فتطهري ثم صلي ما بين القرء
الى القرء **ترجمہ** فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور شکایت کی خون آنیکی آپنے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو
دیکہتی رہ جب تیرا قرء یعنی حیض آوے تو نماز مت پڑہ پہر جب چلا جاوے اور تو پاک ہو جاوے حیض کے خون سے تو نماز پڑہ دوسری
حیض تک پہر جب دوسرا حیض آوے تو چہوڑ دے **عن** عائشة قالت جاءت فاطمة بنت ابي حبيش الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقالت اني امرأة استحاض فلا اطهر افأدع الصلاة قال لا انما
ذلك عرق وليس بالحيضة فاذا اقبلت الحيضة فدعي الصلاة واذا ادبرت فاغسلي عنك
الدم وصلي **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور
عرض کیا مجہے استحاضہ رہتا ہے تو پاک نہیں ہوتے کیا نماز چہوڑ دوں آپنے فرمایا نہیں یہ رگ ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے
تو نماز چہوڑ دے پہر جب حیض کے دن گزر جاویں تو خون دہو ڈال اور نماز پڑہ

ذکر اغتسال المستحاضة

مستحاضہ کے غسل کا بیان **عن** عائشة ان امرأة مستحاضة على عهد رسول الله صلى الله عليه و
سلم قيل لها انه عرق عاند وأمرت ان تؤخر الظهر وتعجل العصر وتغتسل لهما غسلا واحدا
وتؤخر المغرب وتعجل العشاء وتغتسل لهما غسلا واحدا وتغتسل لصلاة الصبح غسلا
واحدا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک عورت مستحاضہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کہا گیا کہ یہ ایک رگ ہے

جو بند نہیں ہوتی اور حکم کیا گیا اوسکو ظہر مین دیر کرنیکا اور عصر مین جلدی کرنیکا اور دونون نمازون کو لیے ایک غسل کرنیکا پہر فجر کی نماز کے لیے ایک غسل کرنیکا

بَابُ الْاِغْتِسَالِ مِنَ النِّفَاسِ نفاس کے بعد غسل کرنیکا بیان (نفاس وہ خون کو کہتے ہین جو بعد جننے کے عورت کو آتا ہی)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِي حَدِيْثِ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِيْنَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِي بَكْرٍ مُرْهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی اسماء بنت عمیس کے حال مین جب اونکو نفاس آیا ذو الحلیفہ مین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق سے کہا حکم کرو اونکو غسل کرنیکا اور احرام باندہنے کا

بَابُ الْفَرْقِ بَيْنَ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ حیض کے خون اور استحاضے کے خون مین کیا فرق ہی

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِي حُبَيْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَاِنَّهُ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاَمْسِكِي عَنِ الصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِي فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ **ترجمہ** فاطمہ بنت ابی حبیش سے روایت ہی اونکو استحاضہ ہو گیا تہا تو رسول اللہ صلعم نے اون سے فرمایا جب حیض کا خون آوے اور وہ سیاہ ہوتا ہی پہچان لیا جاتا ہی تو نماز چہوڑ دے پہر جب دوسری طرح کا خون آوے تو وضو کر کیونکہ وہ ایک رگ ہی

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكِ فَاَمْسِكِي عَنِ الصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہی فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیض کا خون سیاہ ہوتا ہی پہچان لیا جاتا ہی جب ایسا خون آوے تو نماز چہوڑ دے پہر جب دوسری طرح کا خون آوے تو وضو کر اور نماز پڑہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيْضَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ اَثَرَ الدَّمِ وَتَوَضَّئِي فَاِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ قِيْلَ لَهُ فَالْغُسْلُ قَالَ ذٰلِكَ لَا يَشُكُّ فِيْهِ اَحَدٌ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہی فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ مجہکو استحاضہ ہو گیا پاک ہی نہین ہوتی کیا نماز چہوڑ دون آپنے فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہی حیض نہین ہی جب حیض آیا کرے تو نماز چہوڑ دیا کر پہر جب حیض ختم ہو تو خون کا دہبا دہو اور وضو کر کیونکہ یہ ایک رگ ہی حیض نہین ہی کسی نے کہا کیا غسل نہ کرے انہون نے کہا غسل مین کیا شک ہی کسی کو اسمین شک نہین یعنی حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل تو کرنا ضرور ہی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ فَاِذَا ذَهَبَ

قَدْرَهَا فَاغْتَسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش نے کہا یا رسول اللہ میں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا چھوڑ دوں نماز کو فرمایا آپ نے یہ خون ایک رگ کا ہے اور حیض نہیں ہے تو جب حیض آوے (یعنی وہ دن آویں جن دنوں میں قبل اس بیماری کے حیض آیا کرتا تھا) چھوڑ دے نماز کو پھر جب وہ مدت گزر جاوے تو خون دھو کر نماز پڑھ (یعنی بعد غسل کے جیسا کہ بخاری کی روایت میں مصرح ہے) **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ بِنْتَ اَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي لَا اَطْهُرُ اَفَاَتْرُكُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي **ترجمہ** ام المومنین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے ابو حبیش کی بیٹی نے کہا یا رسول اللہ میں پاک ہی نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا نہیں یہ ایک رگ ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب حیض رخصت ہو تو خون دھو ڈال (اور غسل کر) اور نماز پڑھ

باب النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ٹھہری ہوئی پانی میں جنب (جسکو نہانے کی حاجت ہو) کو نہانا منع ہے (یعنی پانی کے اندر گھسکر بلکہ باہر کھڑے ہو کر پانی لے کر نہا دے)

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کرے کوئی تم میں سے ٹھہری ہوئی پانی میں جبکہ جنب ہو **ف** یہ کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی پھر اگر وہ پانی کثیر ہے (یعنی دو قلے شافعیہ کے نزدیک اور دہ در دہ حنفیہ کے نزدیک) تو اندر گھسکر نہانے سے نجس نہ ہوگا مستعمل ورنہ نجس یا مستعمل ہو جاویگا۔ اور اہل حدیث کے نزدیک پانی قلیل ہو یا کثیر کسیطرح نجس نہ ہوگا جبتک اوس کا مزہ یا رنگ یا بو نہ بدلے۔ احادیث سے نکلتا ہے کہ اگر پانی جاری ہو یا نہانے والا جنب نہ ہو تو اندر گھسکر نہانا منع نہیں ہے

باب النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَالْاِغْتِسَالِ مِنْهُ ٹھہری ہوئی پانی میں پیشاب کرنا پھر اوس پانی سے نہانا منع ہے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پیشاب کرے کوئی تم میں سے ٹھہرے پانی میں پھر غسل کرے اوس سے **ف** کیونکہ بند پانی اگر قلیل ہے تو پیشاب کرنے سے نجس ہو جاویگا اور جو کثیر ہو تب بھی خراب ہوگا اور دوسرے لوگوں کو ضرر پہونچیگا اسی واسطے یہ نہی تحریمی ہے گو بعضے علما کے نزدیک جب پانی قلیل ہو اور تنزیہی ہے جب پانی کثیر ہو۔

باب ذِكْرِ الْاِغْتِسَالِ اَوَّلَ اللَّيْلِ اول رات میں غسل کرنیکا بیان

عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ اَيَّ اللَّيْلِ كَانَ يَغْتَسِلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ اٰخِرَهُ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً **ترجمہ** غضیف بن حارث سے روایت ہے انہوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول رات میں غسل کرتے تھے یا اخیر رات میں حضرت عائشہ نے کہا کبھی اول رات میں غسل کرتے کبھی آخر رات میں میں نے کہا شکر ہے اوس پروردگار کا جس نے گنجایش رکھی **عَنْ**

غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا قُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَغْتَسِلُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ آخِرِهِ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ أَوَّلِهِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهِ
قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً **ترجمہ** غضیف بن الحارث سے روایت ہے میں ام المومنین حضرت
عائشہ پاس گیا اور اون سے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع رات میں غسل کرتے تہے یا اخیر رات میں انہوں نے
کہا سب طرح کرتے تہے کبہی اول رات میں کبہی اخیر رات میں میں نے کہا شکر ہے اوس پروردگار کا جسنے گنجایش رکہی **باب**
ذِكْرِ الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ غسل کے وقت آڑ کر لینا **عَنْ** أَبِي السَّمْحِ قَالَ كُنْتُ أَخْدِمُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ وَلِّنِي قَفَاكَ فَأُوَلِّيهِ قَفَايَ فَأَسْتُرُهُ
بِهِ **ترجمہ** ابو السمح سے روایت ہے میں خدمت کیا کرتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ جب غسل کا ارادہ کرتے تو
مجہے فرماتے پیٹہ پہیر کر کہڑا رہ میں پیٹہ پہیر کر کہڑا ہوتا آپ کو چہپا لیتا **عَنْ** أُمِّ هَانِئٍ أَنَّهَا ذَهَبَتْ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ
مَنْ هٰذَا قُلْتُ أُمُّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ مُلْتَحِفًا بِهِ
ترجمہ ام ہانی سے روایت ہے جس دن مکہ فتح ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئیں آپ کو دیکہا غسل کرتے ہیں اور
فاطمہ پر ایک کپڑے کی آڑ کیے ہوئے تہیں آپ پر میں نے سلام کیا آپ نے فرمایا کون ہے میں نے کہا ام ہانی ہے جب آپ غسل
سے فارغ ہوئے تو کہڑے ہو کر آٹہ رکعتیں پڑہیں ایک کپڑے میں لپیٹے ہوئے **باب** ذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِي
يَكْتَفِي بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ لِلْغُسْلِ کتنا پانی غسل کو کافی ہے **عَنْ** مُوسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ أُتِيَ مُجَاهِدٌ
بِقَدَحٍ حَزَرْتُهُ ثَمَانِيَةَ أَرْطَالٍ فَقَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَغْتَسِلُ بِمِثْلِ هٰذَا **ترجمہ** موسی جہنی سے روایت ہے مجاہد ایک کٹورا لیکر آئے میں نے اوسکا اندازہ کیا تو اوس
میں آٹہ رطل پانی آتا ایک صاع جو قریب چار سیر کے ہوتا ہے یہ حدیث بیان کی مجہہ سے انہوں نے سنا حضرت عائشہ
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تہے اسقدر پانی سے **ف** غسل اور وضو میں کوئی اندازہ پانی کا مقرر
نہیں جس سے زیادتی یا کمی نا درست ہو مگر اسراف یعنی بیفائدہ پانی لنڈہانا منع ہے **عَنْ** أَبِي سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ
عَلَى عَائِشَةَ وَأَخُوهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَسَأَلَهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ
بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَدْرُ صَاعٍ فَسَتَرَتْ سِتْرًا فَاغْتَسَلَتْ فَأَفْرَغَتْ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثًا **ترجمہ** ابو سلمہ سے
روایت ہے میں اور حضرت عائشہ کا دودہ بہائی دونوں حضرت عائشہ پاس گئے اوس نے پوچہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کیونکر غسل کرتے تہے انہوں نے ایک برتن منگوایا جس میں ایک صاع پانی تہا پہر ایک پردہ ڈالکر غسل کیا تو سر پر تین
بار پانی ڈالا **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ وَهُوَ

کر میں لے لوں) کیونکہ میں اور آپ ایک ہی برتن سے غسل کرتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک
برتن سے غسل کرتے تھے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ وَرَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے مجھ سے میری خالہ میمونہ نے
بیان کیا کہ وہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے عَنْ نَاعِمٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ
سَلَمَةَ سُئِلَتْ أَتَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا كَانَتْ كَيِّسَةً رَأَيْتُنِي وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَغْتَسِلُ مِنْ مِرْكَنٍ وَاحِدٍ نُفِيضُ عَلَى أَيْدِينَا حَتَّى نُنْقِيَهَا ثُمَّ نُفِيضُ عَلَيْهَا الْمَاءَ
قَالَ الْأَعْرَجُ لَا تَذْكُرُ فَرْجًا وَلَا تُبَالِيهِ ترجمہ ناعم سے روایت ہے جو مولی تھا ام سلمہؓ کا کہ ام المومنین ام سلمہ سے
کسی نے پوچھا کیا عورت مرد کے ساتھ غسل کرے انہوں نے کہا ہاں جب عقل رکھتی ہو تم دیکھو میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم دونوں ایک کونڈے سے غسل کرتی پہلے ہم اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالتی یہانتک کہ انکو صاف کرتی پھر ان پر پانی ڈالتی (یعنی
ہاتھ پانی میں ڈالکر پانی نکالتی) اعرج نے کہا کہ ام المومنین ام سلمہ نے شرمگاہ کا ذکر نہیں کیا نہ اوسکی پرواہ کی

باب

ذِكْرُ النَّهْيِ عَنِ الِاغْتِسَالِ بِفَضْلِ الْجُنُبِ جنب کے نہانے سے جو پانی بچ رہے اوس سے نہانا منع ہے عَنْ حُمَيْدِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَرْبَعَ
سِنِينَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مُغْتَسَلِهِ
أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ أَوِ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا ترجمہ حمید بن عبدالرحمن
سے روایت ہے میں ایک شخص سے ملا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا تھا چار برس تک جیسے ابوہریرہ رہے تھے اوس نے
کہا منع کیا رسول اللہ صلعم نے ہر روز کنگھی کرنے سے (بلکہ ایک دن بیچ کرنا بہتر ہے) اور جہاں نہاتا ہو وہاں پیشاب کرنے سے اور منع کیا
اس بات سے کہ غسل کرے مرد عورت کے (غسل سے) بچے ہوئے پانی سے یا عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے بلکہ دونوں ساتھ ہی پانی
لیتے جاویں (اگر ایک ہی برتن ہو یہ نہی تنزیہی ہے اور بطور ادب کے ہے صحیح مسلم میں ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا میمونہ کے بچے ہوئے پانی سے)

باب

الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ اس امر کی اجازت عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ يُبَادِرُنِي وَ
أُبَادِرُهُ حَتَّى يَقُولَ دَعِي لِي وَأَقُولُ أَنَا دَعْ لِي قَالَ سُوَيْدٌ يُبَادِرُنِي وَأُبَادِرُهُ فَأَقُولُ دَعْ
لِي دَعْ لِي ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک برتن سے غسل کرتے تھے
آپ چاہتے تھے جلدی سے غسل کر لینا میں چاہتی تھی میں جلدی سے کر لوں تو آپ فرماتے تھے میرے لیے پانی چھوڑ دے اور
میں کہتی تھی میرے لیے چھوڑ دیجیے سوید کی روایت میں یہ ہے کہ آپ مجھ سے جلدی کرتے تھے اور میں آپ پر جلدی کرتی

تھی تو مین کہنے لگتی تھی میرے لیے پانی چھوڑ دیجیے میرے لیے پانی چھوڑ دیجیے **ف** پھر جب ایک غسل کر چکتا تو دوسرا اوسکے بچے ہوئے پانی سے اپنا غسل پورا کرتا اس حدیث سے اجازت نکلی جنب کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی

باب ذِكْرِ الاِغْتِسَالِ فِي الْقَصْعَةِ ایک کونڈے سے غسل کرنا **عَنْ** أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَمَيْمُونَةُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ **ترجمہ** ام ہانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہ (آپ کی بی بی) نے غسل کیا ایک کونڈے سے جس مین آٹے کا نشان تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پاک شے پانی مین ملجانے سے کچھ ضرر نہین ہے

باب ذِكْرِ تَرْكِ الْمَرْأَةِ نَقْضَ ضَفْرِ رَأْسِهَا عِنْدَ اغْتِسَالِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ جب عورت غسل کرے جنابت کا تو اپنی سر کی چوٹیان کہولنا ضرور نہین ہے **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ شَدِيدَةُ ضَفْرِ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهَا عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَى جَسَدِكِ **ترجمہ** ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ مین اپنے سر کی چوٹیان مضبوط باندہتی ہون یعنے بال خوب مضبوطی سے گوندہتی ہون کیا غسل جنابت کیوقت اوسکو کہولون آپنے فرمایا تجہکو کافی ہے سر پر تین چلو ڈال لینا پانی کے (تا کہ پانی بالون کی جڑ مین پہونچ جاوے) پہر ساری بدن پر پانی ڈالنا

باب ذِكْرِ الْأَمْرِ بِذٰلِكَ لِلْحَائِضِ عِنْدَ الاِغْتِسَالِ لِلْإِحْرَامِ جب عورت حائضہ حج کا احرام باندہنا چاہے اور اوسکے لیے غسل کرے تو چوٹی کہولنا ضرور ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حجۃ الوداع مین تو مین نے عمرے کا احرام باندہا (میقات سے تمتع کی نیت سے) جب مین مکہ پہونچی تو حیض مین تھی اس سے نہ طواف کیا مین نے خانہ کعبہ کا اور نہ سعی کی صفا اور مروہ کے بیچ مین یعنے عمرہ ادا نہین کر سکی بوجہ حیض کے) مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی (کہ حج آن پہونچا اور ابہی عمرہ ہے ادا نہین ہوا حیض کیوجہ سے تو میرا حج جاتا رہے گا) آپ نے فرمایا اپنا سر کہول ڈال اور کنگہی کر لے اور حج کا احرام باندہ اور عمرہ چہوڑ دے مین نے ایسا ہی کیا جب حج ادا کر چکی تو آپ نے مجہے عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم کو بہیجا مین نے عمرے کا احرام باندہا اور آپنے فرمایا یہہ جگہہ ہے تیرے عمرے کی یعنے یہان سے عمرے کا احرام باندہ سکتی ہے

ذِكْرُ غُسْلِ الْجُنُبِ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا الْإِنَاءَ

جنب برتن مین ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنا ہاتھ دہولیوی **عن** عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان
إذا اغتسل من الجنابة وضع له الإناء فيصب على يديه قبل أن يدخلهما الإناء حتى إذا
غسل يديه أدخل يده اليمنى في الإناء ثم صب باليمنى وغسل فرجه باليسرى حتى إذا فرغ
صب باليمنى على اليسرى فغسلهما ثم تمضمض واستنشق ثلاثا ثم يصب على رأسه ملء
كفيه ثلاث مرات ثم يفيض على جسده **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جب غسل کرتے تھے جنابت کا تو آپ کے لیے برتن مین پانی رکھا جاتا آپ اپنے دونو ہاتھون پر پانی ڈالتے برتن مین ہاتھ
ڈالنے سے پہلے جب دونون ہاتھونکو دہو چکتے تو داہنے ہاتھ کو برتن مین ڈالتے اور پانی لیکر بائین ہاتھ سے اپنی شرمگاہ
کو دہوتے جب اس سے فارغ ہوتے تو داہنے ہاتھ سے پانی بائین ہاتھ پر ڈالتے اور دونون ہاتھونکو دہوتے پہر کلی کرتے اور
ناک مین پانی ڈالتے تین بار پہر سر پر پانی ڈالتے دونو ہتھیلیان بھر کر تین بار پہر سارے بدن پر پانی بہاتے

باب ذكر عدد غسل اليدين قبل إدخالهما الإناء ہاتھونکو کتنی بار دہووے برتن مین ڈالنے سے پہلے

عن أبي سلمة قال سألت عائشة عن غسل رسول الله صلى الله عليه وسلم من الجنابة فقالت
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفرغ على يديه ثلاثا ثم يغسل فرجه ثم يغسل
يديه ثم يمضمض ويستنشق ثم يفرغ على رأسه ثلاثا ثم يفيض على سائر جسده **ترجمہ**
ابو سلمہ سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل کیونکر کرتے تھے انہون نے
کہا رسول اللہ صلعم دونون ہاتھون پر تین بار پانی ڈالتے پہر شرمگاہ دہوتے پہر دونون ہاتھ دہوتے پہر کلی کرتے
اور ناک مین پانی ڈالتے پہر سر پر تین بار پانی ڈالتے پہر سارے بدن پر پانی بہاتے

إزالة الجنب الأذى عن جسده بعد غسل يديه دونون ہاتھ دہوکر بدن کی ناپاکی کو دور کرنا

عن أبي سلمة أنه دخل على
عائشة فسألها عن غسل رسول الله صلى الله عليه وسلم من الجنابة فقالت كان النبي
صلى الله عليه وسلم يؤتى بالإناء فيصب على يديه ثلاثا فيغسلهما ثم يصب بيمينه على
شماله فيغسل ما على فخذيه ثم يغسل يديه ويتمضمض ويستنشق ويصب على رأسه
ثلاثا ثم يفيض على سائر جسده **ترجمہ** ابو سلمہ سے روایت ہے وہ حضرت عائشہؓ پاس گئے اور ان سے پوچھا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل کیونکر کرتے تھے انہون نے کہا آپ پاس ایک برتن آتا پانی کا آپ دونون
ہاتھون پر تین بار پانی ڈالتے اور انکو دہوتے پھر داہنے ہاتھ سے بائین پر پانی ڈالکر رانون کو دہوتے (اور شرمگاہ کو
جہان نجاست معلوم ہوتی) پہر دونون ہاتھ دہوتے اور کلی کرتے اور ناک مین پانی ڈالتے اور سر پر تین بار پانی ڈالتے
پہر سارے بدن پر پانی بہاتے

باب إعادة الجنب غسل يديه بعد إزالة الأذى عن جسده

پاؤں کو دھو کر پھر دونوں ہاتھ دھوئے عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ وَصَفَتْ عَائِشَۃُ غُسْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَۃِ قَالَتْ کَانَ یَغْسِلُ یَدَیْہِ ثَلٰثًا ثُمَّ یُفِیْضُ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی فَیَغْسِلُ
فَرْجَہٗ وَمَا اَصَابَہٗ قَالَ عُمَرُ وَلَا اَعْلَمُہٗ اِلَّا قَالَ یُفِیْضُ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ
یَتَمَضْمَضُ ثَلٰثًا ثُمَّ یَغْسِلُ وَجْہَہٗ ثَلٰثًا ثُمَّ یُفِیْضُ عَلٰی رَاْسِہٖ ثَلٰثًا ثُمَّ یَصُبُّ عَلَیْہِ الْمَآءَ **ترجمہ** ابو سلمہ
بن عبد الرحمن سے روایت ہے ام المومنین عائشہ رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کا حال بیان کیا تو کہا پہلے
آپ اپنا ہاتھ تین بار دھوتے پھر داہنے ہاتھ سے پانی ڈالتے بائیں ہاتھ پر اور شرمگاہ دھوتے اور جو اوسمین لگا ہوتا۔ عمر بن عبید
نے کہا میں سمجھتا ہوں عطا نے یوں کہا پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے تین بار پھر کلی کرتے تین بار اور ناک
میں پانی ڈالتے تین بار اور منہ دھوتے تین بار پھر سر پر پانی ڈالتے تین بار پھر سارے بدن پر پانی بہاتے **ف** اس روایت
سے اور اوپر کی روایت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ہاتھ دو بار دھوئے ایک تو شروع میں دوسرے بعد صاف کرنے نجاست کے

ذِکْرُ وُضُوْءِ الْجُنُبِ قَبْلَ الْغُسْلِ غسل سے پہلے وضو کرنا عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ بَدَاَ فَغَسَلَ یَدَیْہِ ثُمَّ تَوَضَّاَ کَمَا یَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوۃِ ثُمَّ یُدْخِلُ
اَصَابِعَہُ الْمَآءَ فَیُخَلِّلُ بِہَا اُصُوْلَ شَعْرِہٖ ثُمَّ یَصُبُّ عَلٰی رَاْسِہٖ ثَلٰثَ غُرَفٍ ثُمَّ یُفِیْضُ الْمَآءَ عَلٰی
جَسَدِہٖ کُلِّہٖ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے پہلے دونوں ہاتھ
دھوتے پھر وضو کرتے جس طرح نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر انگلیاں پانی میں ڈال کر اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے پھر
تین چلو ڈالتے پھر سارے بدن پر بہاتے **بَابُ** تَخْلِیْلِ الْجُنُبِ رَاْسَہٗ جنبی اپنے سر کے بالوں میں خلال کرے
عَنْ عُرْوَۃَ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَۃُ عَنْ غُسْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَۃِ اَنَّہٗ کَانَ
یَغْسِلُ یَدَیْہِ وَیَتَوَضَّاُ وَیُخَلِّلُ رَاْسَہٗ حَتّٰی یَصِلَ اِلٰی شَعْرِہٖ ثُمَّ یُفْرِغُ عَلٰی سَائِرِ جَسَدِہٖ **ترجمہ**
عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غسل جنابت بیان کیا اس طرح کہ پہلے دونوں
ہاتھ دھوتے اور وضو کرتے اور خلال کرتے سر میں تاکہ پانی بالوں میں پہنچے پھر سارے بدن پر پانی بہاتے عَنْ عَائِشَۃَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُشْرِبُ رَاْسَہٗ ثُمَّ یَحْثِیْ عَلَیْہِ ثَلٰثًا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تر کر لیتے تھے سر کو پھر تین لپ پانی ڈالتے سر پر **بَابُ** جُبَیْرِ
بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ تَمَارَوْا فِی الْغُسْلِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اِنِّیْ لَاَ
غْسِلُ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَاُفِیْضُ عَلٰی رَاْسِیْ ثَلٰثَ اَکُفٍّ
ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے لوگوں نے بحث کی غسل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی نے کہا میں اس طرح غسل
کرتا ہوں آپ نے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتا ہوں **بَابُ** ذِکْرِ الْعَمَلِ فِی الْغُسْلِ مِنَ الْحَیْضِ حیض سے

پاک ہوکر کیونکر غسل کرے **عن** عائشۃ ان امرأۃ سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن غسلہا
من الحیض فاخبرہا کیف تغتسل ثم قال خذی فرصۃ من مسک فتطہری بہا قالت و
کیف اتطہر بہا فاستتر کذا ثم قال سبحان اللہ تطہری بہا قالت عائشۃ فجذبت المرأۃ
وقلت تتبعین بہا اثر الدم **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے ایکعورت (اسماء بنت شکل) نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض سے کیونکر غسل کرنا چاہیے آپنے بتلایا کہ اسطرح غسل کرنا چاہیے پھر فرمایا کہ (غسل کے بعد) ایک ٹکڑا
لے (کپڑے یا روئی یا اون کا) جسمین مشک لگی ہو اور اوس سے طہارت کر وہ عورت بولی مین کیونکر اوس سے طہارت کرون
آپنے اپنی منہ پر (ہاتھ کی) آڑ کر لی (شرم سے) اور فرمایا (تعجب سے) سبحان اللہ طہارت کر اوس سے حضرت عائشہ نے کہا
مین نے اوس عورت کو پکڑ کر کھینچا اور (چپکے سے) کہا خون کے مقام پر اوسکو رکھ **ف** یعنے شرمگاہ مین اس کپڑے کو رکھ تاکہ
بدبوئی رفع ہو اور خوشبو پیدا ہو یہہ حکم بطریق استحباب کے ہے ہر عورت کے لیے جو پاک ہو حیض یا نفاس سے کہ بعد غسل کے ایسا کرے
اور جو مشک نہ ملے تو اور خوشبو استعمال کرے **باب** ترک الوضوء من بعد الغسل غسل کے بعد وضو کی حاجت
نہین **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوضأ بعد الغسل **ترجمہ** ام
المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو نہین کرتے تھے غسل کے بعد **باب** غسل الرجلین
فی غیر المکان الذی یغتسل فیہ جہان غسل کرے وہان سے ہٹ کر اور جگہہ پاؤن دہووے **عن** میمونۃ قالت
ادنیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسلہ من الجنابۃ فغسل کفیہ مرتین او ثلثا ثم ادخل
یمینہ فی الاناء فافرغ بہا علی فرجہ ثم غسلہ بشمالہ ثم ضرب بشمالہ الارض فدلکہا
دلکا شدیدا ثم توضأ وضوءہ للصلوۃ ثم افرغ علی راسہ ثلث حثیات ملء کفیہ ثم
غسل سائر جسدہ ثم تنحی عن مقامہ فغسل رجلیہ قالت ثم اتیتہ بالمندیل فردہ **ترجمہ** ام
المؤمنین میمونہ رض سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل جنابت کیواسطے پانی رکھا آپ نے دونون
ہاتھون کو دو بار یا تین بار دہویا پھر داہنا ہاتھ برتن مین ڈال کر (پانی لیا) اپنی شرمگاہ پر پانی بہایا پھر شرمگاہ کو دہویا
بائین ہاتھ سے بعد اوس کے بائین ہاتھ کو زمین پر مارا اور خوب زور سے رگڑا پھر وضو کیا جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہین پھر
دو تو چلو بھر بھر کر تین بار پانی سر پر ڈالا پھر سارے بدن کو دہویا پھر اوس جگہہ سے سرک گئے اور دونون پاؤن دہوئے میمونہ نے
کہا پھر مین کپڑا لائی پانی پونچھنے کا آپ نے اوسکو نہین لیا **باب** ترک المندیل بعد الغسل غسل کے بعد کپڑے سے
نہ پونچھنا **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغتسل فاتی بمندیل فلم یمسہ وجعل
یقول بالماء ہکذا **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا تو آپ پاس کپڑا لائے
(بدن پونچھنے کو) آپنے اوسکو نہین لیا اور پانی جھٹکنے لگے **ف** نووی نے کہا ہمارے علما نے اختلاف کیا ہے کہ وضو و غسل کے

حثیات

بعد بدنکا پونچھنا کیسا ہی سب مین مشہور یہ قول ہی کہ نہ پونچھنا مستحب ہے اور یہ نہین کہ سکتی کہ پونچھنا مکروہ ہی۔ دوسرا قول یہ ہی کہ پونچھنا مکروہ ہی۔ تیسرا یہ کہ مباح ہی اوسکا کرنا نہ کرنا برابر ہی چوتہا قول یہ ہی کہ مستحب ہے کیونکہ پونچھنے سی بدن صاف ہوجاتا ہی میل وغیرہ سے۔ پانچوین یہ کہ مکروہ ہے گرمی مین نہ جاڑے مین۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے اسمین تین قول ہین ایک تو یہ ہی کہ پونچھنے مین کچھ قباحت نہین وضو کی بعد ہو یا غسل کیے ہی مذہب ہے انس بن مالک اور سفیان ثوری کا دوسرے یہ کہ مکروہ ہی دونون کے بعد اور یہ ابن عمر اور ابن ابی لیلیٰ کا قول ہی تیسرے یہ کہ مکروہ ہی وضو کی بعد نہ غسل کیے اور یہ ابن عباس کا قول ہے اور نہ پونچھنے مین ایک یہ حدیث ہی اور ایک دوسری صحیح حدیث ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرکر نکلی اور آپکے سر سے پانی ٹپک رہا تہا لیکن پونچھنا بدنکا تو نقل کیا ہی اوسکو ایک جماعت صحابہ نے ولیکن سندین اون کی ضعیف ہین ترمذی نے کہا رسول اللہ صلعم سی اس باب مین کچھ صحیح نہین ہی اب رہا پانی کا جھٹکنا بدن سی تو یہ صحیح حدیث سی ثابت ہی اور بعضون نے اسکو مکروہ کہا مگر وہ کچھ نہین ہی بلکہ صحیح اوسکی اباحت ہی انتہی مختصراً

بَابُ وُضُوءِ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ

جنب جب کہانیکا قصد کرے (اور غسل کا موقع نہ ہو) تو وضو کر لی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ زَادَ عُمَرُ فِي حَدِيثِهِ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت مین جب کہانے یا سونیکا قصد کرتی تو وضو کرتی جیسے نماز کیلیے وضو کرتے

بَابُ اقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلَى غَسْلِ يَدَيْهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ

اگر جنب کہانی کا قصد کرے اور فقط ہاتھ ہی دہو لے تو بھی کافی ہی

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حالت جنابت مین سونے کا قصد کرتے تو وضو کر لیتے اور جو کہانے کا قصد کرتی تو دونون ہاتھ دہو لیتے

بَابُ اقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلَى غَسْلِ يَدَيْهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ

جنب جب کہانی یا پینے کا قصد کرے تو فقط ہاتھ دہو لینا بھی کافی ہی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ قَالَتْ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حالت جنابت مین سونی کا قصد کرتے تو وضو کر لیتے اور جو کہانے یا پینے کا ارادہ کرتی تو دونون ہاتھ دہو لیتے پہر کہاتے پیتے

بَابُ وُضُوءِ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ

جنب جب سونے کا ارادہ کرے (اور غسل کا موقع نہ ہو) تو وضو کر لیوی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونیکا ارادہ کرتی اور جنب ہوتی تو وضو کر لیتے جیسے نماز کیلیے وضو کرتے سونے سے پہلے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ

أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم میں سے کوئی سو سکتا ہے حالت جنابت میں آپ نے فرمایا ہاں جب وضو کر لیوے

باب وُضُوءِ الْجُنُبِ وَغَسْلِ ذَكَرِهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ جنب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کر لے اور اپنی شرمگاہ کو دھو لے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ مجھکو جنابت ہوتی ہے رات کو اور اوسوقت نہانے کا موقع نہیں ہوتا
آپ نے فرمایا وضو کر لی اور ذکر دہو ڈال پہر سو رہ

باب فِي الْجُنُبِ إِذَا لَمْ يَتَوَضَّأْ جنب جب وضو کرے تو کیا ہو گا

عَنْ عَلِيٍّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ
وَلَا جُنُبٌ ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر میں نہیں جاتے جس میں
صورت ہو یا کتا یا جنب ہو (مراد فرشتے رحمت کے ہیں)

باب فِي الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُودَ اگر جنب دوبارہ جماع کا قصد کرے تو کیا کرے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ
يَعُودَ تَوَضَّأَ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قصد کرے دوبارہ
جماع کرنیکا (اور وہ جنب ہو) تو وضو کر لیوے

باب إِتْيَانِ النِّسَاءِ قَبْلَ إِحْدَاثِ الْغُسْلِ کئی عورتوں سے جماع کرنا ایک ہی غسل سے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں پاس گئے ایک ہی غسل سے (یعنی سب سے صحبت کی اور پہر اخیر
میں غسل کر لیا)

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ
وَاحِدٍ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہیرا کرتے تہے اپنی عورتوں پر ایک ہی غسل سے

باب حَجْبِ الْجُنُبِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ جنب کو قرآن پڑہنا درست نہیں ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ أَتَيْتُ
عَلِيًّا أَنَا وَرَجُلَانِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيَقْرَأُ
الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ ترجمہ عبداللہ بن
سلمہ سے روایت ہے میں اور دو آدمی اور حضرت علی پاس گئے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے سے نکلکر
قرآن پڑھتے اور ہمارے ساتھ بیٹھکر گوشت کھاتے اور قرآن پڑہنے سے کوئی چیز آپ کو نہ روکتے سوا جنابت کے (یعنی جب جنب ہوتے
تو قرآن نہ پڑہتے جب تک غسل نہ کر لیتے)

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ
الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ إِلَّا الْجَنَابَةَ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو پڑہا
کرتے ہر وقت اور ہر حالت میں سوا جنابت کے

باب مُمَاسَّةِ الْجُنُبِ وَمُجَالَسَتِهِ جنب سے بیٹھنا اور چھونا

چھونا کیسا ہے عن حذیفة قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لقی الرجل من اصحابہ ماسحه ودعا له قال فرأيته يوما بكرة فحدت عنه ثم اتيته حين ارتفع النهار فقال اني رأيتك فحدت عني فقلت اني كنت جنبا فخشيت ان تمسني فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المسلم لا ينجس ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت یہ تھی جب کسی اپنے صحابی سے ملتے تو اوسپر ہاتھ پھیرتے اور اوسکے لیے دعا کرتے ایک روز صبح کو میں نے آپ کو دیکھا تو میں کترا گیا (یعنی الگ ہو کر چلا گیا) پھر دن چڑھے میں آپ پاس آیا آپنے فرمایا میں نے تجھے دیکھا تو الگ ہو کر چلا گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جنب تھا میں ڈرا کہیں آپ مجھکو چھو نہ لیں آپنے فرمایا مسلمان ناپاک نہیں ہوتا (جنابت سے کیونکہ جنابت ایک نجاست حکمی ہے اور مسلمان کی طہارت حقیقی ہے البتہ اگر نجاست حقیقی لگی ہو تو اوسکی وجہ سے ناپاک ہو جاویگا مگر اپنی ذات سے پاک ہوگا) عن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم لقيه وهو جنب فأهوى اليّ فقلت اني جنب فقال ان المسلم لا ينجس ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو ملے اور میں جنب تھا آپ میری طرف جھکے میں نے عرض کیا میں جنب ہوں آپنے فرمایا مسلمان ناپاک نہیں ہوتا عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم لقيه في طريق من طرق المدينة وهو جنب فانسل عنه فاغتسل ففقده النبي صلى الله عليه وسلم فلما جاء قال اين كنت يا ابا هريرة قال يا رسول الله انك لقيتني وانا جنب فكرهت ان اجالسك حتى اغتسل فقال سبحان الله ان المؤمن لا ينجس ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونسے ملے مدینے کے ایک رستے میں اور وہ جنب تھے تو چھپکے نکل گئے اور غسل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دیکھا تو نہ پایا جب لوٹ کر آئے پوچھا تو کہاں تھا اے ابا ہریرہ ابوہریرہ نے کہا یا رسول اللہ جب آپ مجھسے ملے تھے تو میں جنب تھا مجھکو برا معلوم ہوا آپکے پاس بیٹھنا جبتک غسل نہ کروں آپنے فرمایا سبحان اللہ مومن ناپاک نہیں ہوتا

باب استخدام الحائض

حائضہ عورت سے کام لینا کیسا ہے عن ابي هريرة بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد اذ قال يا عائشة ناوليني الثوب فقالت اني لا اصلي قال انه ليس في يدك فناولته ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے آپنے کہا اے عائشہ مجھکو کپڑا اوٹھا دے وہ بولیں میں نماز نہیں پڑھتی (یعنی کنایہ ہے حیض آنے کا) آپنے فرمایا وہ تیرے ہاتھ میں نہیں ہے پھر کپڑا اوٹھا دیا (یعنی حیض آنے سے سارا بدن نجس نہیں ہوتا ہے کہ کسی چیز میں ہاتھ نہ لگا سکے نہ کوئی کام کرسکے) عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ناوليني الخمرة من المسجد قالت اني حائض فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليست حيضتك في يدك ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مسجد مین سے مجھے بوریا اوٹھا دے مین نے کہا حائضہ ہون آپنے فرمایا تیرا حیض ہاتھ مین تھوڑی رکھا ہے **ف** مطلب یہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تھے اور حضرت عائشہ اپنے حجرے مین تھین آپنے بوریہ مانگا تو حضرت عائشہ نے خیال کیا کہ حالت حیض مین مین اپنا ہاتھ مسجد مین کیونکر بڑہاؤن آپنے فرمایا کہ ہاتھ بڑہا کر دیدے کچھ قباحت نہین کیونکہ حیض ہاتھ مین نہین دہرا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حائضہ کو ہاتھ بڑہا کر مسجد مین کوئی چیز رکھہ دینا یا مسجد سے کوئی چیز لے لینا درست ہو

باب بَسْطِ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ حائضہ عورت مسجد مین بوریا بچہاوے تو کیسا ہو **عَنْ** مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حَجْرِ إِحْدَانَا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقُومُ إِحْدَانَا بِالْخُمْرَةِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر ہم مین سے کسی کی گود مین رکھکر قرآن پڑہا کرتے اور وہ عورت حائضہ ہوتی اور ہم مین سے کوئی اوٹھ کر مسجد مین بوریا بچہا دیتے اور وہ حائضہ ہوتی (یعنے باہر سے کہڑی ہو کر ہاتھ بڑہا کر بوریا بچہا دیتی)

باب فِي الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ کوئی شخص اپنے بی بی کی گود مین سر رکھ کر قرآن شریف پڑہے اور وہ حائضہ ہو تو کیسا ہو **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَأْسُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يَتْلُو الْقُرْآنَ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک ہم مین سے کسی کی گود مین ہوتا اور وہ حائضہ ہوتی آپ قرآن پڑہتے

باب غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا حائضہ عورت اپنے خاوند کا سر دہووے تو کیسا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُومِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری طرف جہکا دیتے اور آپ اعتکاف مین ہوتے مین آپکا سر دہوتی اور مین حائضہ ہوتی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ إِلَيَّ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مسجد کے باہر نکالتے اور آپ اعتکاف مین ہوتے مین اوسکو دہو دیتی حالانکہ مین حائضہ ہوتی

باب مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا حائضہ عورت کے ساتھ کہانا اور اوسکا جہوٹا پینا درست ہے **عَنْ** شُرَيْحٍ عَنْ عَائِشَةَ سَأَلْتُهَا هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونِي فَآكُلُ مَعَهُ وَأَنَا عَارِكٌ وَكَانَ يَأْخُذُ الْعَرْقَ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ فَأَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْعَرْقِ وَيَدْعُو بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ فَآخُذُهُ فَأَشْرَبُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْقَدَحِ **ترجمہ** ابن شریح سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا عورت اپنی خاوند کے ساتھ کہا وے حیض کی حالت مین انہون نے کہا ہان کہا وے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو بلاتے تھے مین

آپ کے ساتھ کہاتی اور مین حیض سے ہوتی آپ ہڈی اوٹھاتے اوسیر حصہ بہی اوسمین لگاتے پہلے مین اوسکو چوستی پہر رکھہ دیتی
اجدا وسکو آپ اوسکو چوستے اور وہین منہ لگاتے جہان مین نے لگایا تہا ہڈی پر آپ پانی منگواتے اوسمین بہی میرا حصہ لگاتے
پہلے مین لیکر پیتی پہر رکھہ دیتی پہر آپ اوسکو اوٹھا کر پیتے اور پیالی پر وہین منہ لگاتے جہان مین نے لگایا تہا **عن** عائشۃ قالت
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع فاہ علی الموضع الذی اشرب منہ فیشرب من فضل
سؤری وانا حائض **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ برتن امین اوسی
جگہہ لگاتے جہان سے مین نے لگا کر پیا تہا اور میرا جھوٹا پانی پیتے حالانکہ مین حائضہ ہوتی

باب الانتفاع بفضل الحائض حائضہ عورت کا جھوٹا پانی پینا درست ہے

عن عائشۃ تقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یناولنی الاناء فاشرب منہ وانا حائض ثم اعطیہ فیتحری موضع فمی فیضعہ علی فیہ
ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے برتن دیتے مین اوسمین سے پانی پیتی اور مین حیض سے
ہوتی پھر مین وہ برتن آپ کو دیتی آپ ڈہونڈھ کر اوسی جگہہ منہ لگاتے جہان مین نے منہ لگایا تہا **عن** عائشۃ قالت
کنت اشرب وانا حائض واناولہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاہ علی موضع فی فیشرب و
اتعرق العرق وانا حائض واناولہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاہ علی موضع فی **ترجمہ** حضرت
عائشہؓ سے روایت ہے مین پانی پیتی تہی حیض کیحالت مین پھر وہ برتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیتی آپ اپنا موٹھ
اوسی مقام پر لگاتے جہان مین نے لگایا تہا اور مین ہڈی چوستی حیض کیحالت مین پھر وہ ہڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی
آپ اپنا منہ اوس مقام پر لگاتے جہان مینے لگایا تہا ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ حائضہ عورت کا پسینا اور اوسکا جھوٹا پاک ہے
اسی طرح لعاب اوسکے منہ کا

باب مضاجعۃ الحائض حائضہ عورت کو ساتھ لٹانا درست ہے

عن ام سلمۃ قالت بینما انا مضطجعۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الخمیلۃ اذ حضت فانسللت فاخذت
ثیاب حیضتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انفست قلت نعم فدعانی فاضطجعت
معہ فی الخمیلۃ **ترجمہ** ام المؤمنین ام سلمہؓ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹی ہوئی تہی ایک
چادر مین اتنے مین مجھکو حیض آگیا تو مین نکل گئی اور اپنے حیض کے کپڑے اوٹھائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا
تجھکو حیض آگیا مین نے کہا ہان آپ نے مجھے بلایا مین آپکے ساتھ لیٹی چادر مین **عن** عائشۃ قالت کنت انا و
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیت فی الشعار الواحد وانا طامث او حائض فان اصابہ
منی شیء غسل مکانہ ولم یعدہ وصلی فیہ ثم یعود فان اصابہ منی شیء فعل مثل
ذلک ولم یعدہ وصلی فیہ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے انہون نے کہا مین اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایک لحاف مین سوتی تہے اور مین حائضہ ہوتی تو اگر میرے بدن سے کچھہ آپکے کپڑے مین لگجاتا آپ اوسی مقام کو دہو ڈالتے

اوس سے زیادہ نہ دہوتے پہر نماز پڑہتے بعد اوسکے پہر لیٹتے پھر اگر لگ جاتا تو ایسا ہی کرتے یعنی اوسی مقام کو جہان خون لگ گیا خواہ
اوتنی ہی کپڑے کو دہو ڈالتے اوس سے زیادہ نہ دہوتے پہر نماز پڑہتے اوس کپڑے مین **باب** مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ اونکے
ساتہہ لیٹنا اور مساس کرنا درست ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ
إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَشُدَّ إِزَارَهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے ہم مین سے کسیکو جب وہ حائضہ ہوتی کہ تہبند لیوے پہر آپ مباشرت کرتے اوس سے (مباشرت
کے معنی لیٹنا اور پیار کرنا اور ساتہہ سونا سب باتین کرنا سوا جماع کے) **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم مین سے جو حائضہ ہوتی اوسکو
حکم کرتے تہبند باندہنے کا پہر اوس سے مباشرت کرتے **عن** مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَ
الرُّكْبَتَيْنِ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ مُحْتَجِزَةً بِهِ **ترجمہ** ام المؤمنین میمونہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مباشرت کرتے تہے اپنی عورتون مین کسی عورت سے اور وہ حائضہ ہوتی بشرطیکہ ایک ازار پہنے ہوتی جو رانون کے نصف اور
گہٹنون تک پہونچتی (یعنی ناف سے شروع ہوتے اور نصف رانون یا گہٹنون تک ہوتی) لیث کی روایت مین ہے کہ اوس ازار کو خوب
مضبوط باندہے ہوتی) **ف** علما نے اتفاق کیا ہے کہ مباشرت حائضہ کے ساتھ درست ہے بشرطیکہ ناف کے نیچے سے گہٹنون تک
بدن پر کوئی کپڑا ہو اور بعضون کے نزدیک صرف فرج پر کپڑا ہونا کافی ہے **باب** تَأْوِيلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ
عَنِ الْمَحِيضِ آیہ کریمہ یسألونک عن المحیض کی تفسیر **عن** أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُمْ
لَمْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَلَمْ يُشَارِبُوهُنَّ وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلُوا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى الْآيَةَ فَأَمَرَهُمْ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ وَيُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ
وَأَنْ يَصْنَعُوا بِهِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْجِمَاعَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے یہودیون مین جب کسی عورت کو
حیض آتا تو اوسکو اپنے ساتہہ نہ کہلاتے نہ پلاتے نہ ایک گہر مین انکو ساتہہ رکہتے تو صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اسبات مین پوچہا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری ویسألونک عن المحیض اخیر تک یعنی تجہسے پوچہتے ہین حیض کا حکم تو کہہ
حیض ایک پلیدی ہے تو جدا رہو عورتون سے حیض مین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اصحاب کو کہ کہلاوین
پلاوین انکو اپنے ساتہہ اور ایک گہر مین اونکے ساتہہ رہین اور سب باتین کرین سوا جماع کے **باب** مَا يَجِبُ عَلَى مَنْ
أَتَى حَلِيلَتَهُ فِي حَالِ حَيْضَتِهَا بَعْدَ عِلْمِهِ بِنَهْيِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ وَطْئِهَا جو شخص اپنی بی بی سے حالت میں

جماع کرے اور وہ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے تو اوسکا کفارہ کیا ہے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل یاتی امراتہ وھی حائض یتصدق بدینار او بنصف دینار **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس شخص کو جو جماع کرے اپنی عورت سے حیض کی حالت میں کہ صدقہ دیوے ایک دینار یا آدھا دینار

باب ما تفعل المحرمۃ اذا حاضت جو عورت احرام باندھے ہوا ور اوسکو حیض آجاوے

عن عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نری الا الحج فلما کان بسرف حضت فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال ما لک انفست فقلت نعم قال ھذا امر کتبہ اللہ عز وجل علی بنات آدم فاقضی ما یقضی الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت وضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نسائہ بالبقر **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کے ارادے سے جب سرف میں (سرف ایک مقام ہے مکے کے قریب) پہونچے تو مجھے حیض آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں رو رہی تھی آپنے پوچھا کیا ہوا تجھکو کیا حیض آگیا میں نے کہا ہاں آپنے فرمایا یہ تو وہ چیز ہے جو لکھدی ہے اللہ نے آدم کی بیٹیوں پر اب کر جتنے کام حاجی کرتے ہیں مگر طواف نہ کر خانہ کعبہ کا (دہ حیض سے پاک ہو کر کیجیو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اپنی عورتوں کیطرف سے ایک گائے کی

باب ما تفعل النفساء عند الاحرام احرام باندھتے وقت عورتیں کیا کریں

عن جعفر بن محمد قال حدثنی ابی قال اتینا جابر بن عبد اللہ فسالناہ عن حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج لخمس بقین من ذی القعدۃ وخرجنا معہ حتی اذا اتی ذا الحلیفۃ ولدت اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر فارسلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف اصنع قال اغتسلی واستثفری ثم اھلی **ترجمہ** حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا میرے والد امام محمد باقر علیہما السلام نے کہ ہم جابر بن عبد اللہ انصاری پاس آئے اور اون سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر حج کیا انہوں نے کہا آپ نکلے (مدینہ سے حج کے لیے) جب پانچ روز ذیقعدہ کے باقی تھے ہم بھی آپکے ساتھ نکلے جب آپ ذو الحلیفہ میں پہونچے تو اسماء بنت عمیس (ابو بکر صدیقؓ کی بی بی) نے محمد بن ابی بکر کو جنا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کسی کو بھیجا اور دریافت کیا کہ اب میں کیا کروں آپنے فرمایا غسل کر اور لنگوٹ باندھ لے پھر لبیک پکار

باب دم الحیض یصیب الثوب حیض کا خون اگر کپڑے میں لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیے

عن ام قیس بنت محصن انھا سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن دم الحیض یصیب الثوب قال حکیہ بضلع واغسلیہ بماء وسدر **ترجمہ** ام قیس بنت محصن سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض کا خون کپڑے میں لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے آپ نے فرمایا کھرچ ڈال اوسکو ایک پسلی (لکڑی کی یا ہڈی) سے اور دھو ڈال بیری کے پتے اور پانی سے

عن اسماء بنت ابی بکر ان امراۃ استفتت

نہ دہوتی (اور یہ حدیث نسخہ مطبوعہ میں نہیں ہے مطبع نظامی کے نسخہ سے دیکھکر لکھی گئی ہے ۱۲

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَیْضِ یُصِیْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ حُتِّیْہِ ثُمَّ اقْرُصِیْہِ بِالْمَاءِ ثُمَّ انْضَحِیْہِ وَصَلِّیْ فِیْہِ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حیض کا خون کپڑے میں بھر جاوے تو کیا کرنا چاہیے آپ نے فرمایا کھرچ ڈال اوسکو پھر ملکر دھو پانی سے پھر دھو ڈال اور نماز پڑھ اوسمیں **ف** نووی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے کہ نجاست پانی سے دھونا چاہیے اور جو شخص دھووے نجاست کو اور کسی اور چیز سے جیسے سرکہ وغیرہ تو کافی نہ ہوگا اسلیے کہ پانی کا حکم ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خون نجس ہے اور نجاست دور کرنی میں کوئی شمار مقرر نہیں بلکہ صاف کرنا کافی ہے اگر نجاست حکمی ہے یعنے آنکھ سے نہیں دکھائی دیتی جیسے پیشاب وغیرہ تو اوسکا ایکبار دھونا واجب ہے اور دوسری تیسری بار دھونا مستحب ہے اور جو نجاست عینی ہے یعنی آنکھ سے محسوس ہوتی ہے جیسے خون وغیرہ تو اوسکا زائل کرنا واجب ہے اور جو ایک دفعہ کے دھونے میں زائل ہوجاوے تو دوسری تیسری بار دھونا مستحب ہے اور کپڑا نچوڑنا ہر بار ضروری ہے یا نہیں اسمیں اختلاف ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ ضرور نہیں ہے اور جب نجاست عینی کو دھو ڈالے لیکن اوسکا رنگ باقی رہے تو کچھ ضرر نہیں کیونکہ طہارت حاصل ہوگئی البتہ اگر مزہ باقی رہے تو کپڑا نجس ہے اوسکو دور کرنا چاہیے اور بو باقی رہے تو اوسمیں اختلاف ہے شافعی کے دو قول میں مگر صحیح یہ ہے کہ پاک ہوجاویگا۔ انتہی مختصراً

بَابُ الْمَنِیِّ یُصِیْبُ الثَّوْبَ

منی اگر کپڑے میں لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے **عَنْ** مُعَاوِیَۃَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ اَنَّہٗ سَاَلَ اُمَّ حَبِیْبَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِی الثَّوْبِ الَّذِیْ کَانَ یُجَامِعُ فِیْہِ قَالَتْ نَعَمْ اِذَا لَمْ یَرَ فِیْہِ اَذًی ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے انہوں نے پوچھا ام المومنین ام حبیبہ سے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اوس کپڑے میں جسکو پہنکر جماع کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں جب اوسمیں نجاست معلوم نہ ہوتی

بَابُ غَسْلِ الْمَنِیِّ مِنَ الثَّوْبِ

کپڑے میں منی لگجاوے تو اوسکو دہونا چاہیے **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَۃَ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَخْرُجُ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَاِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ لَفِیْ ثَوْبِہٖ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھوتی پھر آپ نماز کو جاتے اور پانی کے نشان آپکے کپڑے میں ہوتے **ف** اختلاف کیا ہے علما نے آدمی کی منی میں مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک وہ نجس ہے لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک اوسکا مل ڈالنا کافی ہے اگر سوکھ جاوے اور غلیظ ہو اور مالک کے نزدیک ہر حال میں دھونا ضرور ہے اور اکثر علما کے نزدیک منی پاک ہے اور یہی مروی ہے علی اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اور عائشہ سے اور یہی قول ہے داؤد اور احمد اور شافعی اور اصحاب الحدیث کا)

بَابُ فَرْکِ الْمَنِیِّ مِنَ الثَّوْبِ

مل ڈالنا بھی کافی ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَفْرُکُ الْجَنَابَۃَ وَقَالَتْ مَرَّۃً اُخْرٰی الْمَنِیَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں مل ڈالتی تھی منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جب وہ خشک ہوجاتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منی کا دھونا ضرور نہیں ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَفْرُکُہٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا مین خود مل ڈالتی تہی منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کپڑی سی (اور چونکہ وہ غلیظ اور خشک ہوتی تو ملنی سی چہوٹ جاتی اور کپڑا صاف ہوجاتا) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَرَاهُ فِي ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحُكُّهُ ترجمہ حضرت عائشہ سی روایت ہی مین دیکہتی تہی منی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑی مین تو کہرچ ڈالتی تہی اوسکو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْرُكُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت عائشہ سی روایت ہی انہون نے اوسی کہا تو نی دیکہا ہوتا میں مل ڈالتی تہی منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کپڑی سی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَجِدُهُ فِي ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحُتُّهُ مِنْهُ ترجمہ حضرت عائشہ سی روایت ہی انہون نے کہا اوسی تو نے دیکہا ہوتا میں پاتی تہی منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کپڑی میں تو چہیل ڈالتی تہی اوسکو

بَابُ بَوْلِ الصَّبِيِّ الَّذِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ جو لڑکا کہانا نہ کہاتا ہو اوسکا پیشاب کیسا ہی

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ ترجمہ ام قیس بنت محصن سی روایت ہی وہ اپنی چہوٹی لڑکی کو لیکر آئین جو ابہی کہانا نہ کہاتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس آپنی اوسکو اپنی گود مین بٹہایا اوس لڑکے نے پیشاب کر دیا آپ کی کپڑی پر آپنی پانی منگوا کر اوسپر چہڑک دیا یا بہا دیا اور دہویا نہین **ف** نووی نے کہا چہڑکنی سی یہ نہین نکلتا کہ ایسی کم سن لڑکی کا پیشاب پاک ہی بلکہ تخفیف کی لیی ایسا کیا اور اختلاف کیا ہی علما نے اس باب مین بعضون کے نزدیک پانی چہڑکنا لڑکے کے پیشاب کو دہونا چاہیی اور بعضون کے نزدیک دونون کو چہڑکنا کافی ہی اور بعضون کے نزدیک دونون کو دہونا ضرور ہی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ ترجمہ حضرت عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک لڑکا آیا اوس نی آپ پر پیشاب کر دیا آپنی اوس مقام پر پانی بہا دیا

بَابُ بَوْلِ الْجَارِيَةِ لڑکی کی پیشاب کا بیان

عَنْ أَبِي السَّمْحِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ ترجمہ ابو السمح سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دہویا جاوی کپڑا لڑکی کی پیشاب سی اور پانی چہڑک دیا جاوی لڑکے کے پیشاب سی

بَابُ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ جن جانورون کا گوشت حلال ہی اونکا پیشاب پاک ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُنَاسًا أَوْ رِجَالًا مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا أَهْلُ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهَا فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوا وَكَانُوا بِنَاحِيَةِ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِيْ آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ تَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ عَلٰى حَالِهِمْ حَتّٰى مَاتُوا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے چند آدمی عکل کے (ایک قبیلہ ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور زبان سے اسلام قبول کیا پھر کہنے لگے یا رسول اللہ ہم جانور والے ہیں (جنکا گذر دودہ پر ہوتا ہے) کھیتی باڑی والے نہیں ہیں اور موافق نہ آئی اونکو ہوا مدینہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لیے کچھ اونٹ اور ایک چرواہے کا حکم دیا اور اونسے کہا تم مدینہ سے باہر جاکر رہو اور ان جانوروں کا دودہ اور پیشاب پیو (وہ گئے اور وہیں رہے) جب اچھے ہو گئے اور وہ حرہ کے ایک جانب تھے (حرہ ایک زمین ہے پتھریلی مدینہ سے تھوڑے فاصلے پر) تو کافر ہو گئے پھر اسلام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر کے اونٹ بھگا لے گئے جب یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپنے تلاش کرنیوالوں کو اونکے پیچھے بھیجا وہ لوگ گرفتار ہو کر آئے تو اون کی آنکھیں پھوڑی گئیں (سلائی پھیر کر) اور اونکے ہاتھ اور پاؤں کاٹے گئے پھر چھوڑ دیا آپ نے اونکو حرہ میں (جو جلتی پتھریلی زمین تھی) اسی حالت پر یہاں تک کہ مر گئے (تڑپ تڑپ کر) **ف** آپنے ایسی سخت سزا اس لیے دی کہ انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو اسی طرح مارا تھا جیسا مسلم کی روایت میں ہے۔ دوسری یہ کہ انہوں نے جرم بھی ایسا ہی سخت کیا تھا علاوہ اسلام سے پھر جانے کی عوض احسان اور سلوک کے یہ حرکت پس ایسے احسان فراموش لوگوں کی یہی سزا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے اونکا موت اور گوہ پاک ہے یہی قول ہے مالک اور احمد کا اور جو لوگ اسکو نجس کہتے ہیں وہ دوا کے لیے ایسی چیزوں کا استعمال جائز رکھتے ہیں جب سوا اوسکی اور کوئی دوا نہ ہو اور حکیم حاذق اوسکو بتلاوے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ أَعْرَابٌ مِنْ عُرَيْنَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ حَتّٰى اصْفَرَّتْ أَلْوَانُهُمْ وَعَظُمَتْ بُطُونُهُمْ فَبَعَثَ بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى لِقَاحٍ لَهُ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتّٰى صَحُّوا فَقَتَلُوا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِأَنَسٍ وَهُوَ يُحَدِّثُهُ هٰذَا الْحَدِيثَ بِكُفْرٍ أَمْ بِذَنْبٍ قَالَ بِكُفْرٍ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے چند لوگ عرینہ (ایک قبیلہ ہے) کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور اسلام قبول کیا اون کو مدینہ کی ہوا موافق نہ آئی رنگ زرد ہو گئے اور پیٹ بڑھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اونٹنی دودہ والی دیکر حکم کیا کہ اوسکا دودہ اور موت پئیں (انہوں نے پینا شروع کیا) یہاں تک کہ اچھے ہو گئے تو چرواہے کو قتل کر کے اونٹ ہانک لیگئے آپنے لوگوں کو اون کی ڈھونڈھنے کے لیے بھیجا وہ گرفتار ہو کر آئے تو اون کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور آنکھیں سلائیاں پھیریں عبد الملک بن مروان نے جو بادشاہ تھا انس سے اس حدیث کو بیان کرتے وقت پوچھا آپنے یہ سزا کفر کی وجہ سے دی یا قصور کی وجہ سے انس نے کہا کفر کی وجہ سے (یعنی علاوہ ایسے قصور کے کہ چرواہے کو قتل کیا اور اونٹ ہانک لیگئے یہ کتنا بڑا جرم کیا کہ مسلمان ہو کر پھر اسلام سے پھر گئے جسکی سزا قتل ہے)

باب فَرْثِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ يُصِيبُ الثَّوْبَ جس جانور کا گوشت کہانا درست ہے اوسکا گوبر کپڑے میں لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَمَلَأٌ مِّنْ قُرَيْشٍ جُلُوسٌ وَقَدْ نَحَرُوا جَزُورًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَيُّكُمْ يَأْخُذُ هٰذَا الْفَرْثَ بِدَمِهِ ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتّٰى يَضَعَ وَجْهَهُ سَاجِدًا فَيَضَعُهُ يَعْنِي عَلٰى ظَهْرِهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهَا فَأَخَذَ الْفَرْثَ فَذَهَبَ بِهِ ثُمَّ أَمْهَلَهُ فَلَمَّا خَرَّ سَاجِدًا وَضَعَهُ عَلٰى ظَهْرِهِ فَأُخْبِرَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ جَارِيَةٌ فَجَاءَتْ تَسْعٰى فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَةً مِّنْ قُرَيْشٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ فِي قَلِيبٍ وَاحِدٍ **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کعبے کے پاس اور ایک جماعت قریش کے لوگوں کی بیٹھی تھی انہوں نے ایک اونٹ کاٹا تھا اون میں سے کسی نے کہا اور وہ ابوجہل تھا تم میں کون ایسا ہے جو اس اوجہڑی کو ریعنی اونٹ کی مینگنیوں کو لیکر ٹہرا رہے جب یہ شخص یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کریں تو اون کی پیٹھ پر رکھدے ایک بدبخت اون میں سے اوٹھ کھڑا ہوا اور لیدہی لیکر ٹہرا رہا جب آپ سجدے میں گئے تو اس بدبخت نے وہ لیدہی آپ کی پشت مبارک پر رکھدی یہہ خبر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو۔ جو اوس وقت چہوٹی لڑکی تہیں پہونچی وہ دوڑتی ہوئی آئیں اور لیدہی آپ کی پیٹھ سے اوٹھالی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا یا اللہ تو قریش سے سمجھ لے یا اللہ تو ابوجہل بن ہشام اور شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اسی طرح سات آدمیوں کا آپ نے نام لیا ان سے سمجھ لے عبد اللہ نے کہا قسم اوس شخص کی جس نے آپ پر قرآن اوتارا میں نے اون سب کو بدر کے دن ایک اندہے کنوئیں میں گرا ہوا پایا **ف** اللہ تعالی نے آپ کی بد دعا قبول کی اور یہ سب بدبخت جنگ بدر میں بکمال ذلت اور خواری مارے گئے **مصنف** نے اس حدیث سے یہہ نکالا کہ اونٹ کی مینگنی نجس نہیں ہے ورنہ آپ نماز توڑ دیتے اسی طرح اور جانوروں کی جنکا گوشت حلال ہے

باب الْبُزَاقِ يُصِيبُ الثَّوْبَ کپڑے میں تہوک لگجاوے تو کیا ہو **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ فَرَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کے کونے میں تہوکا پہر اوسکو اولٹ پلٹ کر دیا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ وَإِلَّا فَبَزَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا فِي ثَوْبِهِ وَدَلَكَهُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑہتا ہو تو اپنے سامنے نہ تہوکے نہ داہنی طرف بلکہ بائیں طرف یا پانوں کے تلے تہوکے نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح تہوکتے تھے اوس طرح تہوکے وہ یہہ کہ اپنے کپڑے میں

میں تہوکتے اور اوسکو لی ڈالتے **باب بدء التیمم** تیمم کیسطرح شروع ہوا عن عائشة قالت خرجنا مع رسول
الله صلی الله علیه وسلم فی بعض اسفاره حتی اذا کنا بالبیداء او ذات الجیش انقطع عقد لی فاقام رسول
الله صلی الله علیه وسلم علی التماسه واقام الناس معه ولیسوا علی ماء ولیس معهم ماء فاتی الناس
ابا بکر رض فقالوا الا تری ما صنعت عائشة اقامت برسول الله صلی الله علیه وسلم وبالناس و
لیسوا علی ماء ولیس معهم ماء فجاء ابو بکر رض ورسول الله صلی الله علیه وسلم واضع رأسه علی فخذی
وقد نام فقال حبست رسول الله صلی الله علیه وسلم والناس ولیسوا علی ماء ولیس معهم ماء
قالت عائشة فعاتبنی ابو بکر وقال ما شاء الله ان یقول وجعل یطعن بیده فی خاصرتی فما
منعنی من التحرک الا مکان رسول الله صلی الله علیه وسلم علی فخذی فنام رسول الله صلی الله علیه
وسلم حتی اصبح علی غیر ماء فانزل الله عز وجل آیة التیمم فقال اسید بن حضیر ما هی باول برکتکم
یا آل ابی بکر قالت فبعثنا البعیر الذی کنت علیه فوجدنا العقد تحته ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ
سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے کسی سفر میں جب بیدا یا ذات الجیش میں پہنچے (دونوں مقام کے نام ہیں
درمیان میں مدینہ اور خیبر کے) تو میرا گلوبند ٹوٹ کر گر پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو ڈھونڈھنے کے لیے ٹھہر گئے اور لوگ بھی
آپ کے ساتھ ٹھہر گئے لیکن وہاں پانی نہ تھا نہ لوگوں کے ساتھ پانی تھا لوگ ابوبکر صدیق پاس آئے اور اون سے کہا دیکھتے ہو تم
عائشہ نے کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے ساتھ لوگوں کو بھی ٹھہرا دیا ایسے مقام پر جہاں پانی نہیں ہے نہ اون کے
پاس پانی ہے یہ سنکر ابوبکر رض آئے اوس وقت رسول اللہ صلعم میری ران پر سر رکھکر سو گئے تھے انہوں نے کہا تو نے روک دیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو ایسے مقام پر جہاں پانی نہیں ہے نہ اون کے ساتھ پانی ہے اور غصے ہوئے مجھپر اور اپنا ہاتھ میری
کوکھ میں کونچنے لگے لیکن میں نے ہل چل نہیں کی صرف اسی وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر تھا
(آپ سو رہے تھے) جب صبح کو اوٹھے تو پانی نہ تھا (بعض صحابہ نے بغیر وضو کی نماز پڑھ لی جیسے دوسری روایت میں ہے) تب اللہ
تعالی نے تیمم کی آیت اوتاری اسید بن حضیر نے کہا یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے اے ابوبکر کے گھر والو (یعنی تمہاری وجہ سے بہت
سی برکتیں اور رحمتیں مسلمانوں کو ہوئی ہیں) حضرت عائشہ نے کہا پھر ہم نے اپنا اونٹ اوٹھایا جسپر میں سوار تھی تو گلوبند اوسکے
تلے پایا **باب التیمم فی الحضر** بغیر سفر کے تیمم کرنیکا بیان عن عمیر مولی ابن عباس یقول اقبلت انا
وعبد الله بن یسار مولی میمونة حتی دخلنا علی ابی جهیم بن الحارث بن الصمة الانصاری
فقال ابو جهیم اقبل رسول الله صلی الله علیه وسلم من نحو بئر الجمل ولقیه رجل فسلم
علیه فلم یرد رسول الله صلی الله علیه وسلم علیه حتی اقبل علی الجدار فمسح بوجهه
ویدیه ثم رد علیه السلام ترجمہ عمیر سے روایت ہے جو مولی تھا ابن عباس کا میں اور عبید اللہ بن یسار جو مولی تھا میمونہ

کا دونون ابوجہیم بن حارث پاس گئے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل سے (ایک مقام کا نام ہے) تشریف لائے
راہ مین ایک شخص ملا اوس نے سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا جواب نہین دیا یہانتک کہ آپ دیوار پاس گئے اور
منہ اور دونون ہاتھون پر مسح کیا پھر سلام کا جواب دیا **ف** نووی نے کہا یہ حدیث محمول ہے اسبات پر کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسوقت پانی نہ پایا کیونکہ پانی ہوتے ہوئے تیمم درست نہین جب وہ اوسکے استعمال پر قادر ہو اگرچہ نماز کا وقت تنگ
ہو اور ایسی ہی نماز جنازہ اور عید مین یہ ہمارا اور جمہور علما کا مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک پانی ہوتے ہوئے تیمم جائز
ہے عید کی یا جنازہ کی نماز کے لیے جب وضو کرنے مین اونکی قضا ہو جانیکا خوف ہو اور بغوی نے ہمارے بعض اصحاب سے نقل کیا ہے
کہ جب فرض نماز کے قضا ہو جانیکا خوف ہو وقت کی تنگی کیوجہ سے تو تیمم کر کے پڑھ لیوے پھر وضو کر کے اوسکی قضا کر لیوے اور اس حدیث
مین دلیل ہے دیوار پر تیمم درست ہونیکی جب اوسپر غبار ہو اور یہ ہمارے نزدیک درست ہے اور جمہور سلف اور خلف کا بھی قول ہے اور جس شخص
نے سوا مٹی کے اور چیزون پر تیمم جائز رکھا ہے اوس نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن اوسکا جواب یہ ہے کہ اس دیوار پر مٹی لگی ہوگی اور یہ حدیث
دلیل ہے تیمم جائز ہونیکی واسطے نوافل اور فضائل جیسے سجدہ تلاوت اور شکر اور مس مصحف اور جواب سلام کے لیے جیسے درست ہے فرائض کے
لیے اور یہی مذہب ہے اکثر علما کا مگر ایک قول شاذ یہ ہے کہ تیمم سوا فرض نماز کے اور کسی چیز کے لیے درست نہین ہے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم
ہوا کہ جو شخص پاخانے یا پیشاب یا استنجا مین مشغول ہو اوسکو سلام نہ کرنا چاہیے اور جو کوئی کرے تو اوسکو جواب دینا فرض نہین ہے انتہی مختصرا

التیمم فی الحضر بغیر سفر کے تیمم کرنیکا بیان

عن عبد الرحمن بن ابزی ان رجلا اتی عمر فقال انی اجنبت فلم اجد الماء قال عمر لا تصل فقال عمار بن یاسر یا امیر المؤمنین اما تذکر اذ انا وانت فی سریة فاجنبنا فلم نجد الماء فاما انت فلم تصل واما انا فتمعکت فی التراب فصلیت فاتینا النبی صلی اللہ علیه وسلم فذکرنا ذلک له فقال انما کان یکفیک فضرب النبی صلی اللہ علیه وسلم بیدیه الی الارض ثم نفخ فیهما ثم مسح بهما وجهه وکفیه وسلمة شک لا یدری فیه الی المرفقین او الی الکفین فقال عمر نولیك ما تولیت **ترجمہ** عبد الرحمن بن
ابزی سے روایت ہے ایک شخص حضرت عمر پاس آیا اور پوچھا کہ مین جنب ہوا اور پانی نہ پایا حضرت عمر نے کہا نماز نہ پڑھ (یعنی قضا
کر دے جب پانی ملے اوسوقت غسل کر کے پڑھ) عمار نے کہا اے امیر المؤمنین تمکو یاد نہین ہے جب مین اور تم دونون ایک لشکر مین
تھے اور ہم کو جنابت ہوئی تھی اور پانی نہ ملا تھا تو تم نے تو نماز ہی نہین پڑھی تھی اور مین نے مٹی مین لوٹ کر نماز پڑھ لی تھی جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا (مٹی مین لوٹنا کیا ضرور تھا) تجھکو کافی تھا یہ اور آپ نے
اپنے دونون ہاتھ زمین پر مارے پھر اونکو پھونکا اور منہ اور دونون ہاتھون پر پہیرے سلمہ نے شک کی ہے کہ ہاتھون کا مسح دونون پہونچون تک
کیا یا دونون کہنیون تک (مسلم کی روایت مین دونون پہونچون تک مسح ہے) حضرت عمر نے کہا ہم تمہاری ہی سپرد کرتے ہین جو تم نے بیان
کیا **ف** یعنی تم ہی اسپر عمل کرو حضرت عمر اور عبد اللہ بن مسعود کا یہی قول تھا کہ جنب کو تیمم درست نہین ہے مگر سوا اون کے

تمام صحابہ اور اکثر علما و مجتہدین کا یہ قول ہے کہ تیمم محدث اور جنب دونون کر لیں ہے اور اسکی حدیثین کئی صحیح مشہور حدیثین آئی
مین اور بعضون نے کہا کہ حضرت عمر اور عبد اللہ بن مسعود نے اس قول سے رجوع کیا واللہ اعلم عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ أَجْنَبْتُ
وَأَنَا فِي الْإِبِلِ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ تَمَعُّكَ الدَّابَّةِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يُجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ التَّيَمُّمُ ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے
مجھے نہانے کی حاجت ہوئی اور مین اونٹون مین تھا تو مجھے پانی نہ ملا مین مٹی مین لوٹا جیسے چارپایہ لوٹتا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا کافی تھا تجھے تیمم کرنا

بَابُ التَّيَمُّمِ فِي السَّفَرِ سفر مین تیمم کرنیکا بیان

عَنْ عَمَّارٍ قَالَ عَرَّسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُولَاتِ الْجَيْشِ وَمَعَهُ عَائِشَةُ زَوْجَتُهُ
فَانْقَطَعَ عِقْدٌ لَهَا مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ فَحُبِسَ النَّاسُ فِي ابْتِغَاءِ عِقْدِهَا ذَلِكَ حَتَّى أَضَاءَ الْفَجْرُ وَلَيْسَ مَعَ
النَّاسِ مَاءٌ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
رُخْصَةَ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ قَالَ فَقَامَ الْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبُوا بِأَيْدِيهِمُ
الْأَرْضَ ثُمَّ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَلَمْ يَنْفُضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوا بِهَا وُجُوهَهُمْ وَأَيْدِيَهُمْ
إِلَى الْمَنَاكِبِ وَمِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ إِلَى الْآبَاطِ ترجمہ عمار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اترے
اولات الجیش مین (ایک مقام کا نام ہے) اور آپکے ساتھ تھین بی بی آپ کے ام المومنین عائشہ رض اونکا ہار جزع ظفار کے نگون کا (یمنی منکون کا)
تھا ٹوٹ کر گر پڑا (ظفار ایک موضع ہے سواحل یمن مین وہان کے نگ یعنے دانے اچھے ہوتے ہین) لوگ اس گلوبند کے ڈھونڈھنے
مین اٹک گئے یہانتک کہ فجر کی روشنی ہوگئی اور لوگون پاس پانی نہ تھا تو ابوبکر صدیق حضرت عائشہ پر غصے ہوئے اور کہا تو نے
اٹکا دیا لوگون کو اور اون کے ساتھ پانی نہیں ہے جب اللہ تعالے نے مٹی پر تیمم کرنیکی اجازت اوتاری اوسوقت مسلمان کھڑے
ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور زمین پر ہاتھ مارے پھر ہاتھ اوٹھا لیے اور مٹی کو جھٹکا نہیں اور مسح کیا اپنے مونہون
اور ہاتھون پر مونڈھون تک اور اندر کیطرف سے بغلون تک

الِاخْتِلَافُ فِي كَيْفِيَّةِ التَّيَمُّمِ تیمم کیونکر کرے

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحْنَا بِوُجُوهِنَا وَأَيْدِينَا
إِلَى الْمَنَاكِبِ ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمم کیا تو مسح کیا مونہون پر
اور ہاتھون پر مونڈھون تک ف اختلاف کیا ہے علما نے تیمم کی ترکیب مین تو شافعیہ اور حنفیہ اور اکثر علما کا یہ قول ہے کہ دو بار
ہاتھ مارنا چاہیے ایک مونھ کے لیے دوسری دونون ہاتھون کے لیے کہنیون تک اور ایک طائفہ یہ کہتا ہے کہ ایک بار مارنا کافی
ہے منھ اور دونو پہونچون کے لیے اور یہی مذہب ہے عطا اور مکحول اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق اور ابن منذر اور اکثر اہل حدیث کا
اور زہری سے منقول ہے کہ ہاتھون کا مسح بغلون تک چاہیے اور ابن سیرین سے منقول ہے کہ تین بار مارنا چاہیے ایک بار منھ کے
لیے دوسری دونو پہونچون کے لیے تیسرے دونون بانہون کے لیے

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّيَمُّمِ وَالنَّفْخِ فِي الْيَدَيْنِ تیمم کی

دوسری ترکیب بیان تیمم کرنے یا پھونکنے کا ذکر ہے عن عبد الرحمن بن ابزی قال کنا عند عمر فاتاه رجل فقال

یا امیر المؤمنین ربما نمکث الشہر والشہرین ولا نجد الماء فقال عمر اما انا اذا لم اجد الماء لم

اکن لاصلی حتی اجد الماء فقال عمار بن یاسر اتذکر یا امیر المؤمنین حیث کنت بمکان کذا

وکذا ونحن نرعی الابل فتعلم انا اجنبنا قال نعم فاما انا فتمرغت فی التراب فاتینا النبی

صلی اللہ علیہ وسلم فضحک فقال ان کان الصعید لکافیک وضرب بکفیہ الی الارض

ثم نفخ فیہما ثم مسح وجہہ وبعض ذراعیہ فقال اتق اللہ یا عمار فقال یا امیر المؤمنین

ان شئت لم اذکرہ قال لا ولکن نولیک من ذلک ما تولیت ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے ہم
حضرت عمر کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا اے امیر المؤمنین کبھی ایک ایک دو دو مہینے تک ہم کو پانی (وضو یا غسل کیواسطے)
نہیں ملتا حضرت عمر نے کہا میں تو پانی نہ ملے تو میں نماز نہ پڑھوں جبتک پانی نہ پاؤں عمار بن یاسر نے کہا اے امیر المؤمنین تمکو
یاد ہے جب ہم تم فلان مقام پر تھے اور اونٹ چراتے تھے تم جانتے ہو ہم کو نہانے کی حاجت ہوئی تھی میں مٹی میں لوٹا تھا پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (اور آپ سے بیان کیا) آپ ہنسے اور فرمایا مٹی تجھکو کافی تھی اور اپنے دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر مارا پھر اون کو
پھونکا اور مسح کیا منہ پر اور تھوڑی بانہوں پر۔ حضرت عمر نے کہا خدا سے ڈر اے عمار (کہ تو حدیث بیان کرتا ہے بے اسکے شاید تو بھول گیا ہو
یا تجھکو دھوکا ہو گیا ہو) عمار نے کہا اے امیر المؤمنین اگر تم چاہو تو میں اس حدیث کو بیان نہ کرونگا حضرت عمر نے کہا نہیں بلکہ جو تم بیان
کروگے اوسکو ہم تمہارے ہی سپرد کرینگے (یعنی تم خود ہی اوس پر عمل کرنا ہم نہ کرینگے جبتک دوسرے شخص کی گواہی نہ پہنچے حضرت عمر کا
قاعدہ تھا کہ حدیث کی روایت میں بہت احتیاط کرتے اور ایک شخص کی روایت کو کافی نہ سمجھتے جبتک دوسرا شخص اوسکی تصدیق نہ کرتا
مقصود یہ تھا کہ لوگ جھوٹی حدیثیں بنا لیں اور حدیث کے بیان کرنے میں جسارت نہ کریں ورنہ حضرت عمر عمار یا ابو موسی کو جھوٹا نہیں
سمجھتے تھے اور خاص تیمم کے بارے میں حضرت عمر کی یہی رائے تھی کہ جنب کو تیمم درست نہیں مگر اور صحابہ اسکے مخالف تھے اور حدیثیں صحیح اسکے
خلاف وارد ہوئیں پس عمل کیا مجتہدین نے اوپر اقوال اکثر صحابہ اور احادیث صحیحہ کے اور چھوڑ دیا قول حضرت عمر کا اور نہ خیال کیا
اوس پر) نوع اخر من التیمم اور ایک طرح کا تیمم عن عبد الرحمن بن ابزی ان رجلا سال عمر بن الخطاب

عن التیمم فلم یدر ما یقول فقال عمار اتذکر حیث کنا فی سریۃ فاجنبت فتمعکت فی التراب

فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما یکفیک ہکذا وضرب شعبۃ بیدیہ علی رکبتیہ

ونفخ فی یدیہ ومسح بہما وجہہ وکفیہ مرۃ واحدۃ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے ایک شخص نے
حضرت عمر سے پوچھا تیمم کا مسئلہ وہ جواب نہ دے سکے عمار نے کہا تم کو یاد ہے جب ہم تم ایک لشکر میں تھے اور مجھے نہانے کی حاجت ہوئی تھی
میں مٹی میں لوٹا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپنے فرمایا تجھکو کافی تھا اسطرح اور مارا شعبہ نے اپنی دونوں ہاتھوں کو
دونوں گھٹنوں پر پھر پھونکا اون کو اور مسح کیا منہ اور دونوں پہنچوں پر ایک بار عن عبد الرحمن بن ابزی قال اجنب رجل

فَأَتَى عُمَرَ رض فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً قَالَ لَا تُصَلِّ قَالَ لَهُ عَمَّارٌ أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ
فَأَجْنَبْنَا فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَإِنِّي تَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِكَفَّيْهِ ضَرْبَةً وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ دَلَكَ
إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ فَقَالَ عُمَرُ شَيْئًا لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ لَا
حَدَّثْتُهُ وَذَكَرَ شَيْئًا سَلَمَةُ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ وَزَادَ سَلَمَةُ قَالَ بَلْ نُوَلِّيكَ مِنْ
ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے ایک شخص کو نہانے کی حاجت ہوئی وہ حضرت عمر پاس آیا
اور کہا کہ میں جنب ہوا اور مجھکو پانی نہ ملا تو کیا کروں حضرت عمر رض نے کہا نماز نہ پڑھ عمار نے کہا کیا تم کو یاد نہیں ہے جب ہم
ایک لشکر میں تھے پھر ہم کو نہانے کی حاجت ہوئی تم نے تو نماز نہیں پڑھی لیکن میں نے مٹی میں لوٹ کر نماز پڑھی پھر رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کافی تھا تجھ کو اور راوی شعبہ نے اپنی ایک ہتھیلی زمین پر ماری اور اسکو پھونکا
پھر دونوں ہتھیلیوں کو ملا ایک کو دوسری سے پھر مسح کیا اپنے منہ پر حضرت عمر نے کہا مجھے نہیں معلوم عمار نے کہا خیر اگر تمہاری مرضی نہ ہو
تو میں اس حدیث کو بیان نہ کروں حضرت عمر نے کہا نہیں بلکہ جو تم بیان کروگے وہ تمہارے ہی اوپر ہوگا

نوع آخر

ایک اور طرح کا تیمم عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى عُمَرَ رض فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ
الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ أَمَا تَذْكُرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَنَا وَأَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا
فَلَمْ نَجِدْ مَاءً فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ ثُمَّ صَلَّيْتُ فَلَمَّا أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ وَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ شَكَّ سَلَمَةُ وَقَالَ لَا أَدْرِي فِيهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ
أَوْ إِلَى الْكَفَّيْنِ قَالَ عُمَرُ نُوَلِّيكَ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ قَالَ شُعْبَةُ كَانَ يَقُولُ الْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهَ وَالذِّرَاعَيْنِ
فَقَالَ لَهُ مَنْصُورٌ مَا تَقُولُ فَإِنَّهُ لَا يَذْكُرُ الذِّرَاعَيْنِ أَحَدٌ غَيْرُكَ فَشَكَّ سَلَمَةُ فَقَالَ لَا أَدْرِي ذَكَرَ
الذِّرَاعَيْنِ أَمْ لَا ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے ایک شخص حضرت عمر رض پاس آیا اور کہنے لگا میں جنب ہوا اور پانی نہ ملا
تو کیا کروں حضرت عمر نے کہا نماز نہ پڑھ عمار نے کہا کیا تم کو یاد نہیں ہے اے امیر المومنین جب ہم اور تم ایک لشکر میں تھے پھر ہم کو جنابت
ہوئی اور پانی نہ ملا تم نے تو نماز نہ پڑھی اور میں مٹی میں لوٹا پھر نماز پڑھ لی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہنچے اور آپ سے بیان
کیا آپ نے فرمایا تجھ کو کافی تھا اس طرح اور مارا اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر پھر پھونکا ان کو پھر مسح کیا منہ اور دونوں ہاتھوں پر شک کیا سلمہ
نے اس حدیث میں اور کہا مجھ کو یاد نہیں ہے کہنیوں تک کہا یا صرف پہنچوں تک حضرت عمر نے کہا جو تم نے بیان کیا اسکی ذمہ داری تم ہی پر ہو شعبہ
نے کہا پہلے سلمہ اس حدیث میں دونوں پہنچوں اور منہ اور دونوں بانہوں کا مسح بیان کرتے تھے منصور نے ان سے کہا کیا کہتے ہو بانہوں
کا ذکر کوئی راوی نہیں کرتا سوا تمہارے جب انہوں نے شک کیا اور کہا مجھے یاد نہیں ہے کہ بانہوں کا ذکر کیا یا نہیں

باب

تیمم الجنب جنب کو تیمم درست ہے عن شقیق قال کنت جالسا مع عبد اللہ و ابی موسی فقال ابو موسی او

لم تسمع قول عمار لعمر بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ فاجنبت فلم اجد الماء فتمرغت

بالصعید ثم اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال انما کان یکفیک ان تقول

ھکذا و ضرب بیدیہ علی الارض ضربۃ فمسح کفیہ ثم نفضھما ثم ضرب بشمالہ علی یمینہ و

بیمینہ علی شمالہ علی کفیہ و وجھہ فقال عبد اللہ او لم تر عمر لم یقنع بقول عمار ترجمہ شقیق سے

روایت ہے میں عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسی کے پاس بیٹھا تھا ابو موسی نے کہا عبد اللہ بن مسعود سے کیا تم نے عمار کا قول نہیں سنا جب

انہوں نے عمر سے کہا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کو بھیجا وہاں مجھ نہانے کی حاجت ہوئی اور پانی نہ ملا تو میں

مٹی میں لوٹا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کافی تھا تجھکو اسطرح کرنا اور مارے آپنے دونوں ہاتھ

زمین پر ایکبار اور مسح کیا دونوں ہتھیلیوں پر پھر پہونکا اون کو پھر مارا بایاں ہاتھ اپنی داہنی پر اور داہنا بائیں پر اپنی دونوں پہونچوں پر

اور منہ پر مسح کیا عبد اللہ نے کہا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر نے قناعت نہیں کی عمار کے کہنے پر باب التیمم

بالصعید مٹی سے تیمم کرنا عن عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا معتزلا

لم یصل مع القوم فقال یا رسول اللہ اصابتنی جنابۃ ولا ماء قال علیک بالصعید فانہ یکفیک

ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا لوگوں سے الگ نماز میں شریک نہیں

ہوا آپ نے فرمایا کیوں رے تو نماز میں شریک نہیں ہوا لوگوں کے ساتھ اوس نے کہا یا رسول اللہ مجھے جنابت ہوئی ہے اور پانی نہیں

ہے آپ نے فرمایا لازم کر لے تو پاک مٹی کو وہ کافی ہے تجھکو (جب پانی نہ ملے تو تیمم کر لے ادسیر) باب الصلوات بتیمم

واحد ایک تیمم سے کئی نمازیں پڑھنے کا بیان عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الصعید الطیب وضوء المسلم وان لم یجد الماء عشر سنین ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاک مٹی وضو ہے مسلمان کے لیے یعنی تیمم کرنا پاک مٹی سے وضو کے قائم مقام ہے اور ایک وضو

سے کئی نمازیں درست ہیں پس تیمم سے بھی کئی نمازیں درست ہونگی اگرچہ دس برس تک پانی نہ پاوے باب فیمن

لا یجد الماء ولا الصعید جو شخص پانی اور مٹی دونوں نہ پاوے عن عائشۃ قالت بعث رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسید بن حضیر و ناسا یطلبون قلادۃ کانت لعائشۃ نسیتھا

فی منزل نزلتہ فحضرت الصلوۃ ولیسوا علی وضوء ولم یجدوا ماء فصلوا بغیر وضوء

فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ عز وجل ایۃ التیمم قال اسید

بن حضیر جزاک اللہ خیرا فواللہ ما نزل بک امر تکرھینہ الا جعل اللہ لک وللمسلمین

فیہ خیرا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسید بن حضیر اور کئی آدمیوں کو بھیجا

اونکا گلے کا ہار ڈہونڈہنیکو جسکو وہ کسی منزل مین بہول گئین تہین تو نماز کا وقت آگیا اور اون لوگونکو وضو تہا پانی نملا اُنہون نے نماز پڑہ لی بیوضو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تب تیمم کی آیت اوتری اسید بن حضیر نے کہا اللہ تمکو جزائی خیر دیوے جب تمہاری اوپر کوئی ایسی بات آئی جسکو تم برا جانتی تہین تو اللہ نے اوسمین بہتری کر دی تمہارے لیے اور مسلمانون کے لیے

عَنْ طَارِقٍ اَنَّ رَجُلًا اَجْنَبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَصَبْتَ فَاَجْنَبَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَتَيَمَّمَ وَصَلّٰى فَاَتَاهُ فَقَالَ نَحْوَ مَا قَالَ لِلْاٰخَرِ يَعْنِي اَصَبْتَ

ترجمہ طارق سے روایت ہے ایک شخص کو جنابت ہوئی اوس نے نماز نہین پڑہی (بلکہ پانی کی تلاش مین رہا اور پانی ملنے کا انتظار کیا اور وقت نماز کا باقی تہا) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بیان کیا آپنے فرمایا تو نے اچہا کیا پہر ایک اور شخص کو جنابت ہوئی اوس نے تیمم کر کے نماز پڑہ لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اوس سے بہی ایسا ہی فرمایا یعنی تو نے اچہا کیا ف جب نماز کا وقت آجاوے اور پانی نہ ملے تو نمازی کو اختیار ہے چاہے انتظار کرے پانی ملنے کا اخیر وقت تک اور چاہے انتظار نہ کرے بلکہ تیمم کر کے پڑہ لیوے

كِتَابُ الْمِيَاهِ مِنَ الْمُجْتَبٰى

کتاب پانی کی احکام مین جو ایک جزو ہے اصل کتاب کے یعنے سنن مجتبی کی ف یہان سے لیکر کتاب الصلوۃ تک اکثر مکرر حدیثین مذکور ہین جنکا ترجمہ اوپر گزر چکا ہرچند پہر ترجمہ کرنا اون احادیث کا ضرور نہ تہا لیکن مؤلف علیہ الرحمۃ کے اتباع سے پہر ترجمہ کیا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۤءِ مَاۤءً طَهُوْرًا وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاۤءِ مَاۤءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَقَالَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۤءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا

فرمایا اللہ تعالی نے اوتارا ہم نے آسمان سے پانی پاک کرنیوالا اور فرمایا اوتارتا ہے تم پر آسمان سے پانی تاکہ پاک کرے تمکو اوس سے اور فرمایا نہ پاؤ تم پانی تو تیمم کرو پاک مٹی سے (ان آیتون سے معلوم ہوا کہ طہارت کے لیے پاک پانی ضرور ہے اور سوا پانی کے اور چیزون سے وضو اور غسل مشروع نہین ہے)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَتَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضْلِهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّ الْمَاۤءَ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ

ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی نے غسل کیا جنابت سے پہر اوس بچے ہوئے پانی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اوس بی بی نے آپ سے بیان کیا کہ یہ غسل کا بچا ہوا پانی ہے آپ نے فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہین کرتی (جبتک اوسکا مزہ یا رنگ یا بو ناپاک چیز کے ملنے سے نہ بدلے خواہ پانی قلیل ہو یا کثیر یہ مذہب سب مذہبون سے زیادہ قوی اور معتبر ہے)

ذِكْرُ بِئْرِ بُضَاعَةَ

بیر بضاعہ (ایک کنوئی کا نام ہے مدینہ طیبہ مین) کا بیان

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَوَضَّاُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيْهَا لُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالْحِيَضُ وَالنَّتْنُ فَقَالَ الْمَاۤءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا وضو کرین ہم بیر بضاعہ سے اور اوس کنوئین مین کتون کے

گوشت اور حیض کے لتّے اور بدبودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں آپ نے فرمایا پانی پاک ہے اوسکو کوئی چیز نجس کرتی **عن** ابی سعید
الخدری قال مررت بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یتوضأ من بئر بضاعۃ فقلت اتتوضأ منھا
وھی یطرح فیھا ما یکرہ من النتن فقال الماء لا ینجسہ شیء **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گذرا آپ وضو کر رہے تھے بیر بضاعہ سے میں نے کہا آپ وضو کرتے ہیں اس کنوئیں سے اور ڈالی جاتی ہیں اسمیں
بری بدبودار چیزیں آپنے فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی **باب** التوقیت فی الماء پانی کا اندازہ جو نجاست پڑنے
سے ناپاک ہو **عن** عبد اللہ بن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الماء وما ینوبہ من
الدواب والسباع فقال اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا پانی کا حال جو جانوروں اور درندوں کا بار بار آنا اوسپر (پانی پینے کے لیے) آپ نے فرمایا جب پانی دو قلے
(یعنی دو گھڑے جنکو قلہ کہتے ہیں ہجر میں یا پانچ مشک) ہو تو وہ نجاست کو نہ اوٹھاویگا (یعنی نجاست پڑنے سے نجس نہ ہوگا) **عن**
انس ان اعرابیا بال فی المسجد فقام الیہ بعض القوم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزرموہ
فلما فرغ دعا بدلو من ماء فصبہ علیہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اوسکی
طرف جھپٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بند کرو پیشاب اوسکا جب پیشاب کر چکا تو آپ نے ایک ڈول پانی کا
منگوایا اور اوس پر بہا دیا **عن** ابی ھریرۃ قال قام اعرابی فبال فی المسجد فتناولہ الناس فقال
لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوہ واھریقوا علی بولہ دلوا من ماء فانما بعثتم
میسرین ولم تبعثوا معسرین **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک گنوار کھڑا ہوا اوس نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگوں نے
اوسکو پکڑنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو اور جہاں اوس نے پیشاب کیا ہے وہاں ایک ڈول پانی کا ڈالدو
کیونکہ تم بھیجے گئے ہو آسانی کے لیے اور نہیں بھیجے گئے ہو دشواری کے لیے **النھی** عن اغتسال الجنب فی الماء الدائم
تھمے ہوئے پانی میں جنب کو غسل کرنیکی ممانعت **عن** ابی ھریرۃ ان رسول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یغتسل احدکم فی الماء الدائم وھو جنب **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہ غسل کرے کوئی تم میں سے تھمے ہوئے پانی میں جب وہ جنب ہو **الوضوء** بماء البحر سمندر کے پانی سے وضو کرنا **عن**
ابی ھریرۃ یقول سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا نرکب
البحر ونحمل معنا القلیل من الماء فان توضأنا بہ عطشنا افنتوضأ من ماء البحر فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو الطھور ماؤہ الحل میتتہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک
شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ ہم سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور تھوڑا پانی رکھ لیتے ہیں اپنے ساتھ پھر اگر
ہم اوس سے وضو کریں تو پیاسے رہیں کیا سمندر کے پانی سے وضو کریں آپنے فرمایا سمندر کا پانی پاک ہے اور اوسکا مرا حلال ہے

بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ برف اور اولے کے پانی سے وضو کرنا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ ترجمہ حضرت
عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا اللہ دھو ڈال میرے گناہوں کو برف اور اولے سے اور صاف کر دے میرا دل برائیوں سے
جیسے صاف کیا تو نے سفید کپڑے کو میل سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ
خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ دھو دے مجھکو میرے گناہوں سے برف اور پانی اور اولے
سے ف آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نبوت کے تمام گناہوں سے محفوظ تھے لیکن قبل نبوت کے محفوظ نہ تھے پس مراد وہ گناہ ہونگے جو نبوت سے پہلے آپ
سے سرزد ہوئے بعضوں نے کہا آنحضرت صلعم پہلے بھی تمام گناہوں سے محفوظ تھے اور یہ دعا انکسار و اظہار عبودیت اور عجز یا بطریق تعلیم امت تھا بعضوں نے کہا پیغمبر کبائر سے محفوظ
ہیں صغائر سے محفوظ نہیں ہیں بعضوں نے کہا صغائر اور کبائر سے محفوظ ہیں لیکن بعض وقت مقتضائے قیاس اور اجتہاد میں لغزش و خطا ہو جاتی ہے اور چونکہ درجہ انکا بہت
عالی ہے اس لئے یہی لغزش و خطا بھی گناہ کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے حسنات الابرار سیئات المقربین **بَابُ سُؤْرِ الْكَلْبِ** کتے کا جوٹھا کیسا ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مِرَارٍ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے
فرمایا جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ کرے تو اسکو لنڈھا دے پھر دھو دے سات بار **بَابُ تَعْفِيرِ
الْإِنَاءِ بِالتُّرَابِ مِنْ وُلُوغِ الْكَلْبِ فِيهِ** مٹی سے مانجھنا اس برتن کو جس میں کتا منہ ڈالے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَالْغَنَمِ وَقَالَ إِذَا
وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتوں کو مار ڈالنے کا مگر اجازت دی شکاری کتے اور گلے کے کتے کی (یعنی جو بکریوں کی حفاظت
کیلئے ہو) اور فرمایا جب منہ ڈالکر چپڑ چپڑ کرے کتا برتن میں تو دھو ڈالو اسکو سات بار اور آٹھویں بار مٹی سے مانجھو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ قَالَ مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ قَالَ وَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ
وَكَلْبِ الْغَنَمِ قَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوا الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ خَالَفَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ إِحْدَاهُنَّ
بِالتُّرَابِ ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے حکم کیا کتوں کو مار ڈالنے کا اور فرمایا کیا مطلب ہے انکو کتوں سے اور رخصت دی شکاری کتے اور بکریوں کی نگہبان
کتے میں اور فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ کرے تو اسکو سات بار دھو ڈالو اور آٹھویں بار مٹی سے دھوو ابو ہریرہ رض نے اسکے خلاف روایت کیا انہوں نے کہا ایک بار مٹی
سے دھوو یعنی سات بار میں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلعم قَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ
بِالتُّرَابِ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول صلعم نے فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ پیے تو اسکو سات بار دھووے پہلی بار مٹی ملا کر دھووے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈالکر چپڑ چپڑ پیے تو اسکو سات بار دھووے پہلی بار مٹی ملا کر
دھووے **بَابُ سُؤْرِ الْهِرَّةِ** بلی کا جھوٹا کیسا ہے عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ

مالك أن أبا قتادة دخل عليها ثم ذكرت كلمة معناها فسكبت له وضوءا فجاءت هرة فشربت منه فأصغى لها الإناء حتى شربت قالت كبشة فرآني أنظر إليه فقال أتعجبين يا ابنة أخي قلت نعم قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنها ليست بنجس إنما هي من الطوافين عليكم والطوافات ترجمہ کبشہ بنت کعب سے روایت ہے کہ ابو قتادہ میرے پاس آئے پھر کوئی ایسی بات کہی جسکے معنے یہی ہیں کہ میں نے انکے لیے وضو کا پانی ڈالا اتنے میں بلی آکر اوسمین سے پینے لگی ابو قتادہ نے برتن اوسکا جھکا دیا یہانتک کہ اوس نے خوب پی لیا پھر ابو قتادہ نے جو میری طرف دیکھا تو میں انکی طرف دیکھ رہی تھی (تعجب سے) ابو قتادہ نے کہا میرے بھائی کی بیٹی تعجب کرتی ہے میں نے کہا ہاں ابو قتادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی ناپاک نہیں ہے وہ تو رات دن تمہارے اوپر گردش کرنے والوں میں سے ہے

باب سؤر الحائض حائضہ کا جھوٹا کیسا ہے

عن عائشة قالت كنت أتعرق العرق فيضع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاه حيث وضعته وأنا حائض وكنت أشرب من الإناء فيضع فاه حيث وضعت وأنا حائض ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں ہڈی چوستی تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ وہیں لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا (اور ہڈی چوستے) اور میں حیض سے ہوتی میں برتن میں پانی پیتی پھر آپ وہیں منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا (اور پانی پیتے) اور میں حیض سے ہوتی

باب الرخصة في فضل المرأة عورت کے وضو سے جو پانی بچے اوس سے وضو درست ہے

عن ابن عمر قال كان الرجال والنساء يتوضئون في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم جميعا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے مرد اور عورت سب ملکر وضو کیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (تو ایک کے بچے ہوئے پانی سے دوسرا وضو کرتا)

باب النهي عن فضل وضوء المرأة اسکی ممانعت

عن الحكم بن عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى أن يتوضأ الرجل بفضل وضوء المرأة ترجمہ حکم بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مرد کو عورت کے وضو سے جو پانی بچے اوس سے وضو کرنیکو

الرخصة في فضل الجنب جنب کے غسل سے جو پانی بچے اوس سے غسل کرنیکی اجازت

عن عائشة أنها كانت تغتسل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في الإناء الواحد ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ غسل کرتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک برتن سے تو ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی استعمال کرتا

باب القدر الذي يكتفي به الإنسان من الماء للوضوء والغسل کس قدر پانی وضو اور غسل کو کافی ہے

عن أنس بن مالك يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ بمكوك ويغتسل بخمس مكاكي ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک سے وضو کرتے اور پانچ مکوک سے غسل کرتے ف مکوک ایک پیمانہ ہے جس میں ایک مد پانی آتا ہے اور مد کا بیان گذر چکا

عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ بالمد ويغتسل بنحو الصاع ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو کرتے تھے اور ایک صاع کے قریب پانی سے غسل کرتے تھے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو کرتے تھے اور ایک صاع سے غسل کرتے تھے

كِتَابُ بَدْءِ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ مِنَ الْمُجْتَبٰى

حیض اور استحاضہ کی کتاب سنن مجتبیٰ سے

بَابُ بَدْءِ الْحَيْضِ وَهَلْ يُسَمَّى الْحَيْضُ نِفَاسًا

حیض کا بیان اور حیض کو نفاس کہنا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا لَكِ اَنَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ
فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کے قصد سے جب سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
پاس تشریف لائے میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا شاید نفاس آگیا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا یہ تو وہ شے ہے جو لکھ
دیا ہے اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں پر تو سب کام کر جنکو حاجی لوگ کرتے ہیں مگر طواف نہ کر خانہ کعبہ کا

ذِكْرُ الْاِسْتِحَاضَةِ وَاِقْبَالِ الدَّمِ وَاِدْبَارِهٖ

استحاضہ کا بیان اور خون شروع ہونے اور ختم ہونیکا ذکر

ف اس باب میں اکثر حدیثیں اوپر مذکور ہو چکی ہیں مگر مصنف نے انکو مکرر بیان کیا ہے ہم نے بھی ترجمہ انکا مکرر کر دیا لیکن جو
فوائد اوپر لکھ چکے تھے وہ دوبارہ طول کے خوف سے نہیں لکھے عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ مِنْ بَنِيْ اَسَدِ قُرَيْشٍ
اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّهَا تُسْتَحَاضُ فَزَعَمَتْ اَنَّهٗ قَالَ لَهَا اِنَّمَا
ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ وَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ
ثُمَّ صَلِّيْ ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے جو قبیلہ قریش بنی اسد میں سے تھیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آئے اور عرض کیا مجھے استحاضہ ہے آپ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو جب حیض آوے نماز چھوڑ دے اور جب حیض ختم ہو جاوے تو غسل کر
اور خون دھو ڈال اور نماز پڑھ (اگرچہ استحاضہ کا خون آیا کرے) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے اور جب حیض ختم ہو جاوے تو غسل کر عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَتْ
اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَقَالَ
اِنَّ ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ ثُمَّ صَلِّيْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ام حبیبہ بنت جحش نے مسئلہ پوچھا یا رسول اللہ مجھے استحاضہ ہے آپ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے تو
غسل کر پھر نماز پڑھ سو وہ غسل کیا کرتی تھیں ہر نماز کے لیے

اَلْمَرْأَةُ تَكُوْنُ لَهَا اَيَّامٌ مَّعْلُوْمَةٌ تَحِيْضُهَا

كُلُّ شَهْرٍ جس عورت کو حیض کے دن ہر مہینے میں مقرر ہوں اور اسکو استحاضہ ہو جاوے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْآنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا خون کا مسئلہ یعنی جب ہمیشہ خون آیا کرے حضرت عائشہ کہتی ہیں اونکو ٹب میں نہانے کا اثرہ دیکھا خون سے بھرا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹہری رہ جتنے دنوں پہلے روکتا تھا تجھکو حیض تیرا (نماز روزے سے قبل اس بیماری کے) پھر غسل کر ڈال عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا وَلَكِنْ دَعِي قَدْرَ تِلْكَ الْأَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِي كُنْتِ تَحِيضِينَ فِيهَا ثُمَّ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي وَصَلِّي **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے استحاضہ ہو گیا ہے تو پاک ہی نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا نہیں لیکن جتنے دن اور رات تجھے پہلے حیض آیا کرتا تھا اونہیں نماز چھوڑ دے پھر غسل کر اور لنگوٹ باندھ اور نماز پڑھ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْتَظِرْ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِالثَّوْبِ ثُمَّ لِتُصَلِّ **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے انہوں نے مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت کے لیے جسکا خون بہا کرتا تھا تو آپ نے فرمایا شمار رکھے دن اور راتوں کا جنمیں ہر مہینے اوسکو حیض آیا کرتا تھا اس بیماری سے پہلے پھر اوتنے دنوں نماز چھوڑ دے جب وہ دن گزر جاویں تو غسل کرے اور لنگوٹ باندھے ایک کپڑے کا پھر نماز پڑھے

ذِكْرُ الْأَقْرَاءِ قرء کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَنَّهَا اسْتُحِيضَتْ لَا تَطْهُرُ فَذُكِرَ شَأْنُهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ لِتَنْظُرْ قَدْرَ قَرْئِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ ثُمَّ تَنْظُرُ مَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش جو عبد الرحمن بن عوف کے نکاح میں تھیں اونکو استحاضہ ہو گیا کسی طرح پاک نہ ہوتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکا ذکر آیا آپنے فرمایا یہ حیض نہیں ہے بچہ دان کی ایک چوٹ ہے تو دیکھ لیوے شمار اپنے قرء کا یعنی حیض کا جتنے دنوں آیا کرتا تھا اونہیں نماز چھوڑ دے پھر بعد اسکے غسل کرے ہر نماز کے لیے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتْرُكَ الصَّلَاةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا وَحَيْضَتِهَا

وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ رہا سات برس تک انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا یہہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ ہے پھر حکم کیا آپ نے انکو نماز چھوڑ دینے کا اپنے قرء یعنی حیض کے دنوں تک پھر غسل کر کے نماز پڑھنے کا تو وہ غسل کیا کرتیں ہر نماز کے لیے عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِي إِذَا أَتَاكِ قُرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّي وَإِذَا مَرَّ قُرْؤُكِ فَتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقُرْءِ إِلَى الْقُرْءِ ترجمہ فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور شکایت کی خون کی انکی آپ نے فرمایا یہہ ایک رگ ہے تو دیکھتی رہ جب تیرا قرء (حیض) آوے تو نماز نہ پڑھ پھر جب چلا جاوے اور تو پاک ہو جاوے تو حیض کے خون سے تو نماز پڑھ دوسرے حیض تک عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور عرض کیا مجھے استحاضہ ہے پاک نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا نہیں یہہ رگ ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب حیض کے دن گذر جاویں تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھ

جَمْعُ الْمُسْتَحَاضَةِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ وَغُسْلِهَا إِذَا جَمَعَتْ

جب مستحاضہ دو نمازوں کو جمع کرے تو دونوں کے لیے ایک غسل کرے

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مُسْتَحَاضَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهَا إِنَّهُ عِرْقٌ عَانِدٌ وَأُمِرَتْ أَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَاحِدًا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک عورت مستحاضہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کہا گیا کہ یہ ایک رگ ہے جو بند نہیں ہوتی اور حکم کیا گیا اسکو ظہر میں دیر کرنیکا اور عصر میں جلدی کرنیکا اور دونوں نمازوں کے لیے ایک غسل کرنیکا اسی طرح مغرب میں دیر کرنیکا اور عشا میں جلدی کرنیکا اور دونوں نمازوں کے لیے ایک غسل کرنیکا پھر فجر کی نماز کے لیے ایک غسل کرنیکا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ فَقَالَ تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ ترجمہ زینب بنت جحش سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ مستحاضہ ہے آپ نے فرمایا بیٹھی رہے اپنے حیض کے دنوں میں (یعنی نماز روزہ نہ کرے) پھر غسل کرے اور ظہر میں دیر کرے اور عصر میں جلدی اور دونوں کو ایک ہی غسل سے پڑھ لے پھر مغرب میں دیر کرے اور عشا میں جلدی اور غسل کرے دونوں کو ایک ساتھ پڑھ لے اور غسل کرے فجر کے لیے

باب الفرق بين دم الحيض والاستحاضة حیض اور استحاضہ کے خون میں کیا فرق ہے **عن** فاطمة بنت
ابي حبيش انها كانت تستحاض فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان دم الحيض فانه
دم اسود يعرف فامسكي عن الصلوة واذا كان الاخر فتوضأي فانما هو عرق **ترجمہ** فاطمہ بنت
ابی حبیش سے روایت ہے اون کو استحاضہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا جب حیض کا خون آوے وہ سیاہ ہوتا ہے
پہچان لیا جاتا ہے تو نماز مت پڑھ پھر جب دوسری طرح کا خون آوے تو وضو کر (اور نماز پڑھ) کیونکہ وہ خون ایک رگ کا ہے **عن** عائشة
ان فاطمة بنت ابي حبيش كانت تستحاض فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ان دم الحيض دم اسود
يعرف فاذا كان ذلك فامسكي عن الصلوة واذا كان الاخر فتوضأي وصلي **ترجمہ** حضرت عائشہ سے
روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے پہچان لیا جاتا ہے
جب ایسا خون آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب دوسری طرح کا خون آوے تو وضو کر اور نماز پڑھ **عن** عائشة قالت استحيضت
فاطمة بنت ابي حبيش فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني استحاض فلا
اطهر افادع الصلوة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما ذلك عرق وليست بالحيضة
فاذا اقبلت الحيضة فدعي الصلوة واذا ادبرت فاغسلي عنك الدم وصلي وتوضئي فانما
ذلك عرق وليست بالحيضة قيل له فالغسل قال ذلك لا يشك فيه احد **ترجمہ** حضرت عائشہ سے
روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا یا رسول اللہ مجھے استحاضہ ہو گیا
پاک ہی نہیں ہوتی نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب حیض ختم
ہو تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھ اور وضو کر (ہر نماز کے لیے) کیونکہ یہ خون ایک رگ کا ہے حیض کا نہیں ہے کسی نے کہا کیا غسل نہ
کرے فرمایا غسل میں کسکو شک ہے (یعنی حیض سے پاک ہونے کے وقت ایک مرتبہ تو غسل کرنا ضرور ہے پر استحاضے میں ہر نماز کو لیے غسل
کرنا ضرور نہیں ہے وضو کرنا کافی ہے) **عن** عائشة ان فاطمة بنت ابي حبيش اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقالت يا رسول الله اني استحاض فلا اطهر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما ذلك عرق
وليست بالحيضة فاذا اقبلت الحيضة فامسكي عن الصلوة فاذا ادبرت فاغسلي عنك الدم و
صلي **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے فاطمہ بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ
مجھے استحاضہ ہے میں پاک نہیں ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ
کر پھر جب حیض ختم ہو تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھ **عن** عائشة قالت قالت فاطمة بنت ابي حبيش لرسول
الله صلى الله عليه وسلم لا اطهر افادع الصلوة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما
ذلك عرق وليست بالحيضة فاذا اقبلت الحيضة فدعي الصلوة واذا ذهب قدرها

فَاغْتَسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي **ترجمہ** حضرت عائشہ رض نے کہا فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں پاک نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے جب حیض کے دن گزر جاویں تو خون دہو ڈال اور نماز پڑھ

بابُ الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ زردی یا تیرگی (خاکی رنگ) حیض میں داخل نہیں ہیں

عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا لَا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ شَيْئًا **ترجمہ** محمد سے روایت ہے ام عطیہ نے کہا ہم زردی اور تیرگی کو کچھ نہ سمجھتے تھے **ف** یعنی حیض میں جب سرخی اور سیاہی موقوف ہو جاتی تو سمجھتے کہ حیض سے پاک ہو گئی اور زردی یا تیرگی خاکی رنگ کا خون حیض میں داخل نہ جانتے بعض علما کا یہی قول ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ حیض کی مدت میں یہ سب رنگ حیض میں داخل ہیں یہانتک کہ سفیدی خالص کی دکھلائی دیوے اور حضرت عائشہ سے ایسا ہی منقول ہے

بابُ مَا يَنَالُ مِنَ الْحَائِضِ وَتَأْوِيلِ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ الْآيَةَ حائضہ عورت سے کیا فائدہ اوٹھانا درست ہے اور تفسیر آیہ کریمہ ویسئلونک عن المحیض کی

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَلَا يُشَارِبُوهُنَّ وَلَا يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى الْآيَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ وَيُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَصْنَعُوا بِهِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْجِمَاعَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے یہودی لوگ جب اون میں کسی عورت کو حیض آتا تو اپنے ساتھ اوسکو نہ کھلاتے اور نہ پلاتے نہ ایک گھر میں اوسکے ساتھ رہتے صحابہ نے اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری ویسئلونک عن المحیض آخر تک پھر حکم کیا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ کھلانے اور پلانے کا اور ایک کوٹھری میں رہنے کا اور سب باتیں کرنے کا (جیسے بوسہ اور کنار وغیرہ) سوا جماع کے

ذکر مَا يَجِبُ عَلَى مَنْ أَتَى حَلِيلَتَهُ فِي حَالِ حَيْضِهَا مَعَ عِلْمِهِ بِنَهْيِ اللّٰهِ تَعَالَى جو شخص اپنی عورت سے جماع کرے حیض کی حالت میں حالانکہ وہ جانتا ہو کہ اللہ نے منع کیا ہے اس سے تو اوسکا کفارہ کیا ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماع کرے اپنی عورت سے حیض کی حالت میں تو ایک دینار تصدق کرے یا آدھا دینار

مُضَاجَعَةُ الْحَائِضِ فِي ثِيَابِ حَيْضَتِهَا حائضہ عورت کو اوسکے حیض کے کپڑوں میں اپنے ساتھ لٹانا درست ہے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی یکایک نکل گئی اور میں نے اپنے حیض کے کپڑے اوٹھائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حیض رخصت دونوں

گیا تجھکو حیض آگیا میں نے کہا ہاں آپنے مجھے بلایا پھر میں آپکے ساتھ لیٹی چادر میں **باب** نوم الرجل مع حليلته في
الشعار الواحد وهي حائض کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ ایک لحاف میں سووے اور وہ حائضہ ہو **عن**
عائشة قالت كنت انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم نبيت في الشعار الواحد وانا طامث حائض
فان اصابه شيء غسل مكانه لم يعده وصلى فيه **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایک لحاف میں سوتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی اگر آپکے کچھ بھر جاتا تو اوتنا ہی دھو ڈالتے اوس سے زیادہ نہ دہوتے اور نماز پڑھتے
اوسی کپڑے میں **مباشرة الحائض** حائضہ کے ساتھ لیٹنا اور اوسکو بوسہ دینا **عن** عائشة قالت كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يأمر احدنا اذا كانت حائضا ان تشد ازارها ثم يباشرها **ترجمہ** حضرت
عائشہ سے روایت ہے جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو حکم کرتے مضبوط تہبند باندھنے کا پھر اُس
سے مباشرت کرتے **عن** عائشة قالت احدانا اذا حاضت امرها رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
تتزر ثم يباشرها **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ہم میں سے جب کسی عورت کو حیض آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اوسکو حکم کرتے تہبند باندھنے کا پھر مباشرت کرتے اوس سے **ذکر** ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يصنع اذا حاضت احدى نسائه جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی کو حیض آتا تو آپ کیا کرتے **عن**
جميع بن عمير قال دخلت على عائشة مع امي وخالتي فسألتاها كيف كان النبي صلى الله عليه وسلم
يصنع اذا حاضت احداكن قالت كان يأمرنا اذا حاضت احدانا ان تتزر بازار واسع ثم
يلتزم صدرها وثدييها **ترجمہ** جمیع بن عمیر سے روایت ہے میں اپنی ماں اور خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ پاس
گیا اونہوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے جب تم میں سے کسی کو حیض آتا حضرت عائشہ
نے کہا جب ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو آپ اوسکو حکم کرتے اچھی بڑی تہبند باندھنے کا پھر چمٹتے اوسکے سینہ اور چھاتیوں سے **عن**
ميمونة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يباشر المرأة من نسائه وهي حائض اذا كان
عليها ازار يبلغ انصاف الفخذين والركبتين تحتجز به **ترجمہ** ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیوں میں سے کسی بی بی سے مباشرت کرتے اور وہ حائضہ ہوتی جب وہ ازار پہنے ہوتی جو آدھی ران
یا گھٹنے تک پہنچتی اوسکی آڑ کر لیتی **باب** مواكلة الحائض والشرب من سؤرها حائضہ کو اپنے ساتھ کھلانا
اور اوسکا جوٹھا پانی پینا **عن** شريح انه سأل عائشة هل تأكل المرأة مع زوجها وهي طامث قالت
نعم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعوني فآكل معه وانا عارك كان يأخذ العرق
فيقسم علي فيه فاعترق منه ثم اضعه فيأخذه فيعترق منه ويضع فمه حيث وضعت فمي
من العرق ويدعو بالشراب فيقسم علي فيه من قبل ان يشرب منه فآخذه فاشرب منه

ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فِيَّ مِنَ الْقَدَحِ ترجمہ شریح سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ سے پوچھا گیا عورت اپنے خاوند کے ساتھ کہاوے حیض کی حالت مین انہون نے کہا ہان کہاوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجہکو بلاتے تھے مین آپکے پاس کہاتی اور مین حیض سے ہوتی آپ ہڈی اوٹہاتے اور میرا حصہ بھی اوس مین لگاتے پہلے مین اوسکو چوستی پہر رکہہ دیتی بعد اوس کے آپ اوسکو چوستے اور وہین منہ لگاتے جہان مین نے لگایا تہا ہڈی پر آپ پانی منگواتے اوسمین بھی میرا حصہ لگاتے پہلے مین لیکر پیتی پھر رکھہ دیتی پھر آپ اوسکو اوٹہاکر پیتے اور پیالی پر وہین منہ لگاتے جہان مین نے لگایا تہا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي أَشْرَبُ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ شَرَابِي وَأَنَا حَائِضٌ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ اوسی جگہہ رکھتے جہان سے مین پیتی اور میرا جھوٹا پانی پیتے اور مین حائضہ ہوتی

الانتفاع بفضل الحائض

حائضہ کا جھوٹا کام مین لانا درست ہے عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاوِلُنِي الْإِنَاءَ فَأَشْرَبُ مِنْهُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُعْطِيهِ فَيَتَحَرَّى مَوْضِعَ فَمِي فَيَضَعُهُ عَلَى فِيهِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے برتن دیتے مین اوس مین سے پانی پیتی اور مین حیض سے ہوتی پہر مین وہ برتن آپکو دیتی آپ ڈہونڈہ کر اوسی جگہہ منہ لگاتے جہان مین نے منہ لگایا تہا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الْقَدَحِ وَأَنَا حَائِضٌ فَأُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَأَتَعَرَّقُ مِنَ الْعَرْقِ وَأَنَا حَائِضٌ وَأُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے مین پانی پیتی تہی حیض کی حالت مین پہر وہ برتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ اپنا منہ اوسی مقام پر لگاتے جہان مین نے لگایا تہا اور مین ہڈی چوستی حیض کی حالت مین پہر وہ ہڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ اپنا منہ اوسی مقام پر لگاتے جہان مین نے لگایا تہا

بَابُ الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

ایک شخص اپنے بی بی کی گود مین سر رکہکر قرآن پڑہے اور وہ حائضہ ہو تو کیسا ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَأْسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک ہم مین سے کسی کی گود مین ہوتا اور وہ حائضہ ہوتی آپ قرآن پڑہا کرتے

بَابُ سُقُوطِ الصَّلَاةِ عَنِ الْحَائِضِ

حائضہ کے ذمہ سے نماز اوتر جاتی ہے عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ عَائِشَةَ أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نَقْضِي وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ ترجمہ معاذہ عدویہ سے روایت ہے ایک عورت نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا حائضہ نماز کی قضا کرے انہون نے کہا کیا تو حروریہ ہے

ف حروریہ نسبت ہے حروراء کی طرف جو ایک گانؤن ہے کوفہ سے دو میل پر پہلے خارجی لوگ وہان جمع ہوئے تہے حضرت عائشہ کا مطلب یہ تہا کہ کیا تو بھی خارجی ہے کیونکہ خارجی لوگ حائضہ

نماز کی قضا واجب نہیں اور نہ خلاف ہوا اجماع کے ف ہم کو حیض آتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر نماز کی قضا نہ کرتی تھیں نہ ہم کو حکم ہوتا تھا قضا کرنیکا

باب استخدام الحائض حائضہ عورت سے کام خدمت لینے کا بیان

عن أبي هريرة بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد إذ قال يا عائشة ناوليني الثوب فقالت إني لا أصلي فقال إنه ليس في يدك فناولته ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے آپ نے فرمایا اے عائشہ مجھکو کپڑا اٹھا دو انہوں نے کہا میں نماز نہیں پڑھتی ہوں یعنی حائضہ ہوں یہ عمدہ اشارہ ہے حیض کا آپ نے فرمایا وہ تیرے ہاتھ میں نہیں ہے تب انہوں نے کپڑا اٹھا دیا

عن عائشة قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ناوليني الخمرة من المسجد فقالت إني حائض فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليست حيضتك في يدك ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے بوریا اٹھا دے مسجد سے میں نے کہا میں حائضہ ہوں آپ نے فرمایا تیرا حیض ہاتھ میں نہیں کہا ہے

باب بسط الحائض الخمرة في المسجد حائضہ عورت مسجد میں بوریا بچھاوے تو کیسا ہے

عن ميمونة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع رأسه في حجر إحدانا فيتلو القرآن وهي حائض وتقوم إحدانا بخمرته إلى المسجد فتبسطها وهي حائض ترجمہ میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک ہم میں سے کسی کی گود میں رکھتے اور قرآن پڑھتے وہ حائضہ ہوتی اور ہم میں سے کوئی اٹھکر مسجد میں بوریا بچھا دیتی اور وہ حائضہ ہوتی

باب ترجيل الحائض رأس زوجها وهو معتكف في المسجد حائضہ عورت اپنے خاوند کے سر میں کنگھی کرے اور وہ مسجد میں اعتکاف سے ہو

عن عائشة أنها كانت ترجل رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي حائض وهو معتكف فيناولها رأسه وهي في حجرتها ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کیا کرتی تھیں اور حائضہ ہوتیں اور آپ اعتکاف میں ہوتے آپ اپنا سر نکال دیتے اور وہ اپنے حجرے میں ہوتیں یعنی حجرہ تو مسجد سے ملا ہوا تھا آپ مسجد سے سر حجرے کی طرف کر دیتے حضرت عائشہ کنگھی کر دیتیں

باب غسل الحائض رأس زوجها حائضہ عورت اپنے خاوند کا سر دھووے

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدني إلي رأسه وهو معتكف فأغسله وأنا حائض ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری طرف جھکا دیتے اور آپ اعتکاف میں ہوتے میں آپکا سر دھو دیتی اور میں حائضہ ہوتی

عن عائشة قالت كنت أرجل رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا حائض ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کرتی تھی اور میں حائضہ ہوتی

باب شهود الحيض العيدين ودعوة المسلمين حائضہ عورتیں عیدگاہ میں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں

عن حفصة قالت كانت أم عطية لا تذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا قالت بأبا فقلت أسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كذا وكذا فقالت نعم

بابًا قال لتخرج العواتق وذوات الخدور والحيض فيشهدن الخير ودعوة المسلمين وتعتزل الحيض المصلى **ترجمہ** حفصہ سے روایت ہے ام عطیہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتین تو بابا کہتین یعنی بابا قسم ہے میرے باپ کی (یعنی قسم ہے میری باپ کی) مین نے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ایسا ایسا فرماتے تھے ام عطیہ نے کہا ہان بابا (یعنی قسم ہے میری باپ کی) آپنے فرمایا نکلنا چاہیے جوان لڑکیون اور پردے والیون اور حیض والی عورتون کو (عیدگاہ کیطرف تاکہ مسلمانونکا مجمع زیادہ معلوم ہو اور نماز کی رونق ہو اور خوشی پیدا ہو) تو حاضر ہون یہ عورتین نیکی مین اور شریک ہون مسلمانون کی دعا مین لیکن حیض والی عورتین الگ رہین مسجد سے (یعنی نماز مین شریک نہ ہون اور مسجد کے اندر نہ آوین بلکہ باہر رہے دعا میں شریک رہین) **ف** اس حدیث سے نماز عیدین کیلیے جوان عورتون کو نکلنے کی اجازت ہوئی بلکہ حکم ہوا بعضون نے یہ کہا ہے کہ یہ حکم ابتدا ہی اسلام مین تھا جب مسلمانون کی تعداد کم تھی تو آپنے عورتونکو بھی نکلنے کے لیے حکم کیا تھا اس لیے کہ اون کی تعداد زیادہ معلوم ہو اب مسلمان بہت ہو گئے مردونکا نکلنا کافی ہے عورتونکا نکلنا ضرور نہیں ہے مگر یہہ صرف قیاس ہے نماز عید سے مقصود عبادت الٰہی اور شکر اور اظہار تجمل اور شوکت اسلام ہے اور یہ اوسی صورت مین زیادہ ہوگا جب مجمع زیادہ ہو اس لیے علی العموم سب کا نکلنا مناسب ہے مگر عورتین اچھا ہے پردہ پوش لباس پہنکر نکلین جیسے دوسری روایت مین ہے ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ کسی عورت پاس چادر نہین ہوتی وہ کیونکر نکلے آپنے فرمایا اوسکو دوسری عورت اپنی فاضل چادر دیدے **المرأة تحيض** بعد الافاضة طواف الافاضہ (یعنی طواف الزیارۃ) کے بعد عورت کو حیض آوے تو کیا کرے **عن** عائشة انها قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ان صفية بنت حيي قد حاضت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلها تحبسنا الم تكن طافت معكن بالبيت قالت بلى قال فاخرجن **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ صفیہ بنت حیی کو حیض آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید انہون نے ہم کو روک رکھا ہے کیا انہون نے طواف نہین کیا خانہ کعبہ کا (یعنی طواف الزیارۃ جو رکن ہے حج کا) حضرت عائشہ نے کہا طواف کر چکین ہین آپنے فرمایا تو پھر نکلو **ف** یعنی طواف الزیارۃ فرض ہے وہ ادا ہو چکا اب طواف الوداع کی لیے حائضہ کو ٹہرنا ضرور نہین ہے **ما تفعل النفساء عند الاحرام** احرام کیوقت حائضہ عورت کیا کرے **عن** جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لابي بكر مرها ان تغتسل ثم تهل **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے اسماء بنت عمیس کو جب نفاس ہوا ذو الحلیفہ مین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اونکے خاوند) ابوبکر صدیق سے کہا حکم کرو اونکو غسل کر لے اور احرام باندھ لے **ف** یعنی حیض یا نفاس کا ہو جانا احرام کو مانع نہین ہے جس عورت کو میقات پر حیض یا نفاس ہو جاوے تو وہ غسل کرکے احرام باندھ لے لبیک کہے لیکن دوگانہ احرام نہ پڑھے نہ طواف کرے خانہ کعبہ کا باقی سب ارکان ادا کرے **باب** الصلوة على النفساء نفاس والی عورت پر نماز جنازہ پڑھنے کا **عن** سمرة قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على ام كعب ماتت في نفاسها فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصلوة في وسطها **ترجمہ**

سمرہ سے روایت ہی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نماز پڑہی ام کعب پر اور وہ مر گئین تہین نفاس مین تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے اون کی کمر کے سامنی **باب دم الحیض یصیب الثوب** حیض کا خون کپڑے مین لگجاوے تو کیا کرنا
چاہیے عن اسماء بنت ابی بکر ان امرأۃ استفتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن دم الحیض یصیب
الثوب فقال حتیہ واقرصیہ وانضحیہ وصلی فیہ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہی ایک عورت نی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض کا خون کپڑے مین لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے آپنے فرمایا مل ڈال پہر چہیل ڈال پہر دہو ڈال اوسکو اور نماز پڑہ
اوس کپڑے مین عن ام قیس بنت محصن انہا سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن دم الحیض یصیب
الثوب قال حکیہ بضلع واغسلیہ بماء وسدر ترجمہ ام قیس بنت محصن سے روایت ہی اونہون نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض کا خون کپڑے مین لگجاوے تو کیا کرنا چاہیے آپنے فرمایا کہرچ ڈال اوسکو ایک پسلی سے اور دہو ڈال پانی
اور بیری سے

کتاب الغسل والتیمم من المجتبی

کتاب غسل اور تیمم کی سنن مجتبی سے

باب ذکر نہی الجنب عن الاغتسال فی الماء الدائم جنب کو تہمے ہوئے پانی مین غسل کرنیکی ممانعت عن ابی ہریرۃ یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغتسل احدکم فی الماء الدائم وہو جنب ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ غسل کرے کوئی تم مین سے تہمے ہوئے پانی مین جب وہ جنب ہو عن ابی ہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبولن الرجل فی الماء الدائم ثم یغتسل فیہ او یتوضأ ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پیشاب کرے کوئی شخص تم مین سے تہمے ہوئے پانی مین پہر غسل کرے اوسمین
یا وضو کرے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یبال فی الماء الدائم ثم یغتسل
فیہ من الجنابۃ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تہمے ہوئے پانی مین پیشاب کرنے سے
پہر اوسمین غسل جنابت کرنے سے عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یبال فی الماء الراکد
ثم یغتسل منہ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی تہمے ہوئے پانی مین پیشاب کرنے سے پہر اوسمین
غسل کرنے سے عن ابی ہریرۃ قال لا یبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لا یجری ثم یغتسل منہ ترجمہ
ابو ہریرہ رض سے روایت ہی انہون نے کہا نہ پیشاب کرے کوئی تم مین سے تہمے ہوئے پانی مین جو بہتا نہین ہی پہر اوس مین غسل کرے

باب الرخصۃ فی دخول الحمام حمام مین جانیکی اجازت عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یدخل الحمام الا بمئزر ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یقین رکہتا ہی اللہ پر اور قیامت کے دن پر وہ حمام مین نہ جاوے بغیر تہبند باندہے ہوئے یعنے
اپنا ستر دوسرونکے سامنے نہ کہولے ف پس وہ جو حنفیہ کے بعض فتاوے مین لکہا ہی کہ حمامی کی عورت کہولنا درست ہی غلط
لغو ہوگیا **باب الاغتسال بالثلج والبرد** برف اور اولون سے غسل کرنیکا بیان عن عبد اللہ بن ابی اوفی

محمد عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يدعو اللهم طهرني من الذنوب والخطايا اللهم نقني منها كما ينقى الثوب الابيض من الدنس اللهم طهرني بالثلج والبرد والماء البارد ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ پاک کر دے مجھکو گناہوں سے اور خطاؤں سے یا اللہ صاف کر دے مجھکو ان سے جیسے صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے یا اللہ پاک کر مجھکو برف اور اولے اور ٹھنڈے پانی سے

باب الاغتسال قبل النوم سونے سے پہلے غسل کرنیکا بیان عن عبد الله بن ابي قيس قال سألت عائشة كيف كان نوم رسول الله صلى الله عليه وسلم في الجنابة أيغتسل قبل أن ينام أو ينام قبل أن يغتسل قالت كل ذلك قد كان يفعل ربما اغتسل فنام وربما توضأ فنام ترجمہ عبد اللہ بن ابی قیس سے روایت ہے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں کیونکر سوتے تھے کیا سونے سے پہلے غسل کرتے تھے یا غسل سے پہلے سو جاتے تھے حضرت عائشہ نے کہا سب طرح کرتے تھے کبھی غسل کر کے سوتے تھے کبھی وضو کر کے سو جاتے (اور غسل نہ کرتے لیکن وضو ضرور کر لیتے)

باب الاغتسال اول الليل پہلی رات کو غسل کرنا عن غضيف بن الحارث قال دخلت على عائشة فقلت أكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغتسل من أول الليل أو من آخره قالت كل ذلك كان ربما اغتسل من أوله وربما اغتسل من آخره قلت الحمد لله الذي جعل في الأمر سعة ترجمہ غضیف بن حارث سے روایت ہے میں حضرت عائشہ کے پاس گیا اور ان سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اول حصے میں غسل کرتے تھے یا اخیر رات میں انہوں نے کہا ہر طرح سے کرتے تھے اول رات میں غسل کرتے اور کبھی اخیر رات میں غسل کرتے میں نے کہا شکر ہے اوس خدا کا جس نے دین میں گنجائش رکھی

باب الاستتار عند الاغتسال غسل کے وقت آڑ کرنا عن يعلى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يغتسل بالبراز فصعد المنبر فحمد الله وأثنى عليه وقال إن الله عز وجل حليم حيي ستير يحب الحياء والستر فإذا اغتسل أحدكم فليستتر ترجمہ یعلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نہاتے ہوئے دیکھا سامنے (بغیر آڑ کے) تو آپ منبر پر چڑھے اور اللہ کا شکر کیا اور اوسکی تعریف بیان کی پھر فرمایا بیشک اللہ حلیم اور شرم والا ہے پردے میں رہتا ہے اور دوست رکھتا ہے شرم اور پردے کو تو جب کوئی تم میں سے غسل کرے تو پردہ کر لے عن يعلى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله عز وجل ستير فإذا أراد أحدكم أن يغتسل فليتوار بشيء ترجمہ یعلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ عز وجل پردہ پوش ہے تو جب کوئی تم میں سے غسل کرنا چاہے تو چاہیے کہ آڑ کر لے کسی چیز کی عن ميمونة قالت وضعت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ماء قالت فسترته فذكر الغسل قالت ثم أتيته بخرقة فلم يردها ترجمہ میمونہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی رکھا نہانے کو اور پردہ کیا

پردہ کیا آپ پر بعد اوسکے غسل کو بیان کیا پھر کہا میں ایک کپڑا لیکر آئی ربدن پونچھنے کو آپنے اوسکا خیال نہ کیا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما ایوب علیہ السلام یغتسل عریانا خر علیہ جراد من ذھب فجعل یحثی فی ثوبہ قال فناداہ ربہ عز وجل یا ایوب الم اکن اغنیتک قال بلی یا رب ولکن لا غنی بی عن برکاتک **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایوب علیہ السلام ننگے نہاتے تھے تو مین اون کے اوپر سونے کی ٹڈی گری تو وہ اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے اوسوقت اللہ تعالے نے اونکو پکارا اور فرمایا اے ایوب کیا میں نے تجھکو غنی نہیں کیا ایوب نے عرض کیا کیون نہیں اے رب میرے (یعنی تو نے مجھکو بیشک غنی کیا ہے) لیکن مین تیری برکتوں سے غنی نہیں ہو سکتا (یعنی میں کتنا ہی غنی ہو جاؤن تو بھی تیری نعمتوں کا محتاج رہونگا)

باب الدلالۃ علی ان لا توقیت فی الماء للغسل

پانی مین کوئی حد مقرر نہونا **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل فی الاناء وھو الفرق وکنت اغتسل انا وھو من اناء واحد **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک برتن سے جو فرق تھا (فرق ایک پیمانہ ہے جس میں سولہ رطل پانی آتا ہے) اور میں اور آپ ایک ہی برتن سے غسل کرتے (یعنی دونوں ہاتھ ڈالکر اوس میں سے پانی لیتے جاتے

باب اغتسال الرجل والمرأۃ من نسائہ

مرد اور عورت ملکر غسل کرین **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل وانا من اناء واحد نغترف منہ جمیعا وقال سوید قالت کنت انا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ایک برتن سے غسل کیا کرتے دونوں اوس میں سے چلو لیتے جاتے **عن** عائشۃ قالت کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد من الجنابۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک برتن سے غسل کرتے جنابت کا **عن** عائشۃ قالت لقد رایتنی انازع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاناء اغتسل انا وھو منہ **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا تو نے مجھکو دیکھا ہوتا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھینا جھپٹی کرتی برتن میں آپ اور میں دونوں ایک برتن سے غسل کرتے

باب الرخصۃ فی ذلک

مرد اور عورت کو ایک برتن سے غسل کرنیکی اجازت **عن** عائشۃ قالت کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد ابادرہ ویبادرنی حتی یقول دعی لی قال سوید یبادرنی وابادرہ فاقول دع لی دع لی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک برتن سے غسل کرتے تھے میں چاہتی تھی کہ جھٹ پٹ آپ سے پہلے غسل کرلوں اور آپ چاہتے تھے کہ جھٹ پٹ مجھ سے پہلے غسل کر لیں یہانتک کہ آپ فرماتے تھے میرے لیے پانی رہنے دو تو میں نے کہا آپ چاہتے تھے جلدی غسل کرلیں اور میں چاہتی تھی میں جلدی غسل کرلوں تو میں کہتی دیکھو میرے لیے پانی رہنے دو پانی رہنے دو

باب الاغتسال فی قصعۃ فیھا اثر العجین

جس برتن میں آٹا لگا ہوا ہو اوس میں پانی بھر کر غسل کرنا **عن** ام ھانی انھا دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ وھو یغتسل قد سترتہ

فَاطِمَةُ بِثَوْبٍ دُونَهُ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ قَالَتْ فَصَلَّى الضُّحَى فَمَا أَدْرِي كَمْ صَلَّى حِينَ قَضَى غُسْلَهُ

ترجمہ ام ہانی سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئین جس دن مکہ فتح ہوا آپ غسل کر رہے تھے اور حضرت فاطمہ پردہ کئے آپ پر آڑ کیے ہوئے تھین ایک کپڑے کی اور آپ غسل کر رہے تھے ایک کونڈے سے جس مین آٹے کا لگاؤ تھا پھر آپ نے چاشت کی نماز پڑھی لیکن ام ہانی کہتی ہین مجھے یاد نہین ہے آپ نے کتنی رکعتین پڑہین جب غسل کر چکے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی پاک چیز پانی مین ملجاوے بشرطیکہ پانی کی رقت قائم ہے تو اوس سے وضو اور غسل درست ہے

باب تَرْكِ الْمَرْأَةِ نَقْضَ رَأْسِهَا عِنْدَ الْاغْتِسَالِ غسل کے وقت عورت کو اپنا سر کھولنا جب چوٹیان گندھی ہوئی ہون ضرور نہین ہے

عن عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا فَإِذَا تَوْرٌ مَوْضُوعٌ مِثْلُ الصَّاعِ أَوْ دُونَهُ فَنَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي بِيَدَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَمَا أَنْقُضُ لِي شَعْرًا

ترجمہ عبید بن عمیر سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا تم نے دیکھا مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونون اس برتن سے غسل کرتے تھے وہان ایک کٹرہ رکھا تھا صاع کے برابر یا اوس سے کم ہم دونون شروع کرتے تھے ایک ساتھ لیکر مین اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتی اپنے ہاتھ سے اور بال نہ کھولتی

باب إِذَا تَطَيَّبَ وَاغْتَسَلَ وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيبِ اگر کسی شخص نے احرام کے لیے غسل کیا اور خوشبو لگائی پھر بعد احرام کے اوس خوشبو کا اثر رہ گیا ہے

عن ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَحُ طِيبًا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْتَشِرِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا

ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے اگر مین گندہک لگا کر صبح کرون تو مجھے بھلا معلوم ہوتا ہے اس سے کہ مین احرام مین ہون اور صبح کرون اوس حال مین کہ خوشبو پھیلاتا ہون یعنی میرے بدن یا کپڑے سے خوشبو آتی ہو محمد بن المنتشر نے کہا یہ سنکر مین حضرت عائشہ پاس گیا اور اون سے بیان کیا انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی آپ اپنی عورتون پاس گئے پھر اوسکی صبح کو احرام باندہا اور تو خوشبو کا اثر احرام کی حالت مین تھا پس معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن عمر کا یہ قول از راہ قیاس تھا اور صحیح خوشبو کا اثر احرام کے بعد باقی رہے اوسکا لگانا احرام سے پہلے درست ہے

باب إِزَالَةِ الْجُنُبِ الْأَذَى عَنْهُ قَبْلَ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَيْهِ جنب اپنے سارے بدن پر پانی ڈالنے سے پہلے جو نجاست بدن مین لگی ہو اوسکو دور کرے

عن مَيْمُونَةَ قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ نَحَّى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا قَالَتْ هٰذِهِ غُسْلَةٌ مِنَ الْجَنَابَةِ

ترجمہ میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا جیسے نماز کے لیے وضو کرتے تھے لیکن پاؤن نہ دہوئے اور شرمگاہ دہوئی اور جو اوس مین لگا تھا اوسکو دہویا پھر پانی اپنے بدن پر بہایا بعد اوسکے اپنے پاؤن کو وہان سے سرکایا اور دونون پاؤن دہوئے میمونہ نے کہا یہ غسل جنابت کا تھا

باب مَسْحِ الْيَدِ بِالْأَرْضِ بَعْدَ غَسْلِ الْفَرْجِ شرمگاہ دہونے کے بعد زمین پر ہاتھ پھیرنا

عن

مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ
مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ
ثُمَّ يَمْسَحُهَا ثُمَّ يَغْسِلُهَا ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ وَعَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ يَتَنَحَّى
فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ۔ ترجمہ میمونہ بنت حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل کرتے تو پہلے دونوں ہاتھ
دھوتے پھر اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور شرمگاہ کو دھوتے پھر اپنا ہاتھ زمین پر مارتے اور اسپر رگڑتے پھر اسکو دھوتے اور جیسے
نماز کا وضو ہوتا ہے ویسے ہی وضو کرتے پھر اپنے سر پر اور سارے بدن پر پانی ڈالتے بعد اسکے اس جگہ سے سرک جاتے اور دونوں پاؤں
دھوتے

بَابُ الْابْتِدَاءِ بِالْوُضُوءِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ غسل جنابت وضو سے شروع کرنا

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ
ثُمَّ يَغْتَسِلُ ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهِ شَعْرَهُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوَى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ ۔ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے
تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتے پھر جیسے نماز کا وضو ہوتا ہے ویسے وضو کرتے پھر غسل کرتے پھر اپنے ہاتھوں سے بالوں میں خلال کرتے
جب یقین ہو جاتا کہ جسم میں پانی پہنچ گیا اسوقت تین بار پانی اپنے اوپر ڈالتے پھر سارا بدن دھوتے

بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُورِ طہارت میں داہنی جانب سے شروع کرنا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ
التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَقَالَ بِوَاسِطٍ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ ۔ ترجمہ ام المومنین
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے جہانتک ہو سکتا اپنی طہارت میں اور
جوتا پہننے میں اور کنگھی کرنے میں ۔ مسروق جو اس حدیث کے راوی ہیں انہوں نے واسط (ایک قریہ ہے مضافات بصرہ میں)
میں اس حدیث کو روایت کرتے وقت اتنا زیادہ کیا کہ آپ ہر کام میں داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے

بَابُ تَرْكِ مَسْحِ الرَّأْسِ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْجَنَابَةِ جنابت کے غسل میں وضو کرے تو سر پر مسح کرنا ضرور نہیں (کیونکہ سر کو دھونا ضروری ہے
اور وہ کافی ہے)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ
وَاتَّسَقَتِ الْأَحَادِيثُ عَلَى هٰذَا يَبْدَأُ فَيُفْرِغُ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُمْنَى
فِي الْإِنَاءِ فَيَصُبُّ بِهَا عَلَى فَرْجِهِ وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى فَرْجِهِ فَيَغْسِلُ مَا هُنَالِكَ حَتَّى يُنْقِيَهُ ثُمَّ يَضَعُ
يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى التُّرَابِ إِنْ شَاءَ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى حَتَّى يُنْقِيَهَا ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا
وَيَسْتَنْشِقُ وَيُمَضْمِضُ وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ رَأْسَهُ لَمْ يَمْسَحْ وَأَفْرَغَ
عَلَيْهِ الْمَاءَ فَهٰكَذَا كَانَ غُسْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا ذُكِرَ ۔ ترجمہ عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل جنابت کو پوچھا (کیونکر کرنا چاہیے) اور بہت روایتیں اسی مضمون کی

اپنے پہلے اپنا داہنا ہاتہہ پہر دو یا تین بار پانی ڈالے پہر اپنا داہنا ہاتہہ برتن مین ڈالے اور پانی لیکر اپنی شرمگاہ پر بہاوے اور بائین
ہاتہہ سے شرمگاہ دہووے یہانتک کہ جو اوس مین لگا ہو وہ صاف ہو جاوے پہر بائین ہاتہہ کو اگر چاہے مٹی سے رگڑے بعد اوسکے بائین
ہاتہہ پہ پانی ڈالے یہانتک کہ صاف ہو جاوے پہر دونون ہاتہونکو تین بار دہووے اور کلی کرے اور ناک مین پانی ڈالے اور منہ دہووے
اور دونون ہاتہہ تین تین بار جب سر کی باری آوے تو اوسپر مسح نہ کرے بلکہ پانی بہالے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غسل
حضرت علی نے بیان کیا **باب** استبراء البشرة فی الغسل من الجنابة غسل جنابت مین بدن کو صاف کرنا عن
عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابة غسل یدیه ثم توضأ
وضوءه للصلاة ثم یخلل رأسه باصابعه حتی اذا خیل الیه انه قد استبرأ البشرة غرف
علی رأسه ثلاثا ثم غسل سائر جسده **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل
جنابت کرتے تو دونو ہاتہون کو دہوتے پہر نماز کا سا وضو کرتے پہر سر کے بالون کا خلال کرتے انگلیوں سے یہانتک کہ یقین ہو جاتا
سر کو صاف ہونیکا اوسوقت دونون چلو بہر کر سر پر تین بار پانی ڈالتے پہر سارے بدن پر پانی ڈالتے عن عائشة قالت
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابة دعا بشیء نحو الحلاب فاخذ بکفه
بدأ بشق رأسه الایمن ثم الایسر ثم اخذ بکفیه فقال بهما علی رأسه **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے جنابت کا تو ایک برتن منگواتے حلاب کیموافق **ف** حلاب بکسر
حاے مہملہ وتخفیف لام ایک برتن ہے جسمین دودہ دوہا جاتا ہے خطابی نے کہا حلاب وہ برتن جسمین ایک اونٹنی کا دودہ سماوے
یہی مشہور ہے اور صحیح ہے روایت مین ازہری نے کہا یا لفظ جلاب ہے بضم جیم معجمہ اور تشدید لام مراد اوس سے گلاب ہے یعنی خوشبو کے
لیے آپ گلاب منگواتے سر مین لگانے کو اور بخاری نے شاید یہی سمجہا کیونکہ انہون نے ترجمہ باب یون کیا ہے باب اوس شخص
کے بیان مین جسنے حلاب اور خوشبو سے غسل شروع کیا بعضون نے کہا یا لفظ حلاب ہے بکسر حاے مہملہ یعنی ظرف اور مراد خوشبو کا
ظرف ہے اور یہی صحیح ہے **ت** اور ہاتہہ مین لیکے پہلے داہنی طرف سے شروع کرتے پہر بائین طرف پہر دونون ہاتہون سے لیتے اور
سر پر ملتے **باب** ما یکفی الجنب من افاضة الماء علی رأسه جنب کو سر پر کتنا پانی ڈالنا کافی ہے عن جبیر
بن مطعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر عنده الغسل فقال اما انا فافرغ علی رأسی ثلاثا
ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین غسل کا ذکر کیا آپنے فرمایا مین تو اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتا
ہون عن جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل افرغ علی رأسه ثلاثا
ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے تو اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے **باب** العمل فی
الغسل من الحیض حیض سے غسل کرتے وقت کیا کرے عن عائشة ان امرأة سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قالت یا رسول اللہ کیف اغتسل عند الطهور قال خذی فرصة ممسكة فتوضئی بها قالت

كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا قَالَ تَوَضَّئِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا قَالَتْ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ وَأَعْرَضَ عَنْهَا فَفَطِنَتْ عَائِشَةُ لِمَا يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَأَخَذْتُهَا إِلَيَّ فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ میں حیض سے پاک ہو کر کیونکر غسل کروں آپ نے فرمایا ایک ٹکڑا کپڑے کا لے جس میں مشک لگی ہو اوس سے طہارت کر وہ عورت بولی یا رسول اللہ میں کیونکر اوس سے طہارت کروں آپ نے فرمایا طہارت کر اوس سے وہ بولی میں کیونکر طہارت کروں یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہا اور اوسکی طرف سے منہ پھیر لیا حضرت عائشہ سمجھ گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد کو انہوں نے کہا میں نے اوس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا پھر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد تھا اوسے بتلا دیا (آپکا مقصد یہ تھا کہ غسل کے بعد اوس مشک کو شرمگاہ میں رکھے تاکہ بدبو رفع ہو)

بَابُ الْغُسْلِ مَرَّةً وَاحِدَةً ایک ایک بار سب اعضا کو دہونا غسل میں

عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَدَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ أَوِ الْحَائِطِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ وَسَائِرِ جَسَدِهِ **ترجمہ** ام المومنین میمونہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا جنابت کا تو اپنی شرمگاہ کو دہویا اور زمین پا ہاتھ رگڑا یا دیوار پر پھر نماز کا سا وضو کیا بعد اوس کے سر اور تمام بدن پر پانی ڈالا

بَابُ اغْتِسَالِ النُّفَسَاءِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ جو عورت جنی ہو وہ احرام کیونکر باندہے

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ فَقَالَ اغْتَسِلِي ثُمَّ اسْتَثْفِرِي ثُمَّ أَهِلِّي **ترجمہ** امام جعفر صادق سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے والد ماجد امام محمد باقرؓ سے اونہوں نے کہا ہم جابر بن عبد اللہ پاس گئے اور اون سے پوچھا حجۃ الوداع کا حال انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے نکلے جب ذی قعدہ کے پانچ روز رہ گئے تھے اور ہم بھی آپکے ساتھ نکلے جب ذو الحلیفہ میں پہنچے تو اسماء بنت عمیس (ابوبکر صدیق کی بی بی) جنیں محمد بن ابی بکر کو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کسیکو بہیجا کہ اب میں کیا کروں آپنے فرمایا غسل کر پھر لنگوٹ باندہ لے بعد اوس کے لبیک پکار (یعنی احرام باندھ لے)

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ غسل کے بعد وضو نہ کرنا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد پھر وضو نہ کرتے تھے (اسلئے کہ غسل کافی ہے وضو کیطرف سے بھی)

بَابُ الطَّوَافِ عَلَى النِّسَاءِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ کئی عورتوں سے صحبت کرنا پہر ایکبار غسل کر لینا

عَنْ عَائِشَةَ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فيطوف على نسائه ثم يصبح محرما ينضخ طيبا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی
آپ اپنی عورتوں پاس ہو آتے پھر صبح کو احرام باندھے ہوتے اور خوشبو آپ میں سے مہکتی ہوتی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کئی عورتوں
پاس ہو کر ایک دفعہ غسل کر سکتے ہیں۔ دوسرے یہ نکلا کہ احرام باندھنے کے بعد اگر خوشبو کا اثر رہ جاوے جو قبل احرام کے لگائی ہو تو کچھ
قباحت نہیں ہے

باب التيمم بالصعيد مٹی پر تیمم کرنا

عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطيت خمسا لم يعطهن احد قبلي نصرت بالرعب مسيرة شهر وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا فايما ادرك الرجل من امتي الصلوة يصلي واعطيت الشفاعة ولم يعط نبي قبلي وبعثت الى الناس كافة وكان النبي يبعث الى قومه خاصة **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ باتیں عنایت ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملی تھیں۔ ایک تو مدد کیا گیا میں ساتھ رعب کے ایک مہینے کی راہ سے (یعنی میں کافروں سے ایک مہینے کی راہ پر ہوتا ہوں لیکن میری ہیبت انکے دلوں میں پڑ جاتی ہے) دوسری زمین میرے لیے مسجد بنائی گئی (یعنی ہر جگہ نماز درست ہے) تیسری میں میرے لیے طہارت بنائی گئی (یعنے تیمم مٹی سے درست ہوا) اب میری امت میں سے جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آجاوے نماز پڑھ لے چوتھی مجھکو شفاعت عنایت ہوئی (یعنی شفاعت عظمی مخصوص ہے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ لوگوں کو راحت اور آرام دینے کے لیے اور بلوائے روز حشر سے خلاص ہونے کے لیے ہوگی) پانچویں میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا مجھ سے پہلے ہر ایک نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا

باب التيمم لمن يجد الماء بعد الصلوة ایک شخص تیمم کرکے نماز پڑھ لیوے پھر پانی ملے اور وقت باقی ہو

عن ابي سعيد ان رجلين تيمما وصليا ثم وجدا ماء في الوقت فتوضأ احدهما وعاد لصلوته ما كان في الوقت ولم يعد الآخر فسألا النبي صلى الله عليه وسلم فقال للذي لم يعد اصبت السنة واجزأتك صلوتك وقال للآخر اما انت فلك مثل سهم جمع **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے دو شخصوں نے تیمم کیا اور نماز پڑھ لی پھر وقت کے اندر پانی پایا ایک نے وضو کیا اور نماز کو لوٹایا اور دوسرے نے نہیں لوٹایا پھر دونوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اوس شخص سے جس نے نماز نہیں لوٹائی تھی تو سنت پر چلا (یعنے شریعت کا حکم یوں ہی ہے کہ نماز کا لوٹانا ضرور نہیں) اور تیری نماز ہو گئی اور دوسرے سے فرمایا تیرے لیے دونا حصہ ہے یا تیرے لیے ایک لشکر کا حصہ ہے (یعنے جیسے لشکر کو مال غنیمت میں سے حصہ ملتا ہے اوتنا ثواب تجھکو ہے)

عن عطاء بن يسار ان رجلين وساق الحديث **ترجمہ** عطا بن یسار سے مرسلاً ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری

باب الوضوء من المذي مذی سے وضو کرنا۔

عن ابن عباس قال تذاكر علي والمقداد وعمار فقال علي اني امرأ مذاء واني استحيي ان اسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم لمكان ابنته مني فيسأله احدكما فذكر لي ان احدهما ونسيت سأله فقال النبي صلى الله عليه وسلم ذاك المذي اذا وجده احدكم فليغسل ذلك منه وليتوضأ

وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوۃِ اَوْ کَوُضُوْءِ الصَّلٰوۃِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی حضرت علی اور مقداد اور عمار نے آپسمین گفتگو کی تو
حضرت علی نے کہا مجھے مذی بہت آتی ہے اور مین شرم کرتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا مسئلہ پوچھنے مین کیونکہ آپ کے
صاحبزادی میری نکاح مین ہین لیکن تم دونون مین سے کوئی پوچھ لے تو مین نے سنا کہ ان دونون مین سے (یعنے مقداد اور عمار مین
سے) کسی نے آپسے پوچھا لیکن مین بھول گیا کہ وہ کون تھا (یعنے مقداد تھے یا عمار) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مین
سے کسیکو ایسا اتفاق ہو (یعنے مذی نکلے) تو اوسکو دہو ڈالے پھر نماز کا سا وضو کرلے عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ
رَجُلًا فَسَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِیْہِ الْوُضُوْءُ ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے مجھے بہت مذی آتی
تھی مینے ایک شخص سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کرو اوس نے ذکر کیا آپنے فرمایا مذی مین وضو کافی ہے عَنْ
عَلِیٍّ قَالَ اسْتَحْیَیْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْیِ مِنْ اَجْلِ فَاطِمَۃَ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ
فَسَاَلَہٗ فَقَالَ فِیْہِ الْوُضُوْءُ ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے مین نے شرم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا مسئلہ
پوچھنے مین بسبب فاطمہ رضی اللہ عنہا کے تو مین نے مقداد سے کہا انہون نے پوچھا آپنے فرمایا اوسمین وضو ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
عَلِیٌّ اَرْسَلْتُ الْمِقْدَادَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُہٗ عَنِ الْمَذْیِ فَقَالَ تَوَضَّاْ وَانْضَحْ فَرْجَکَ
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے مین نے مقداد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا مذی کا مسئلہ پوچھنے کو آپنے فرمایا وضو کر
ڈال اور شرمگاہ دہو ڈال عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ اَرْسَلَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ الْمِقْدَادَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَسْاَلُہٗ عَنِ الرَّجُلِ یَجِدُ الْمَذْیَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْسِلُ ذَکَرَہٗ ثُمَّ لْیَتَوَضَّاْ
ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے حضرت علیؓ نے مقدادؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا مذی کا حکم پوچھنے کو آپنے فرمایا اپنے
ذکر کو دہو ڈالے پھر وضو کر لیوے عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَمَرَہٗ
اَنْ یَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنَ الْمَرْاَۃِ فَخَرَجَ مِنْہُ الْمَذْیُ فَاِنَّ
عِنْدِیْ ابْنَتَہٗ وَاَنَا اَسْتَحْیِیْ اَنْ اَسْاَلَہٗ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِذَا وَجَدَ
اَحَدُکُمْ ذٰلِکَ فَلْیَنْضَحْ فَرْجَہٗ وَلْیَتَوَضَّاْ وُضُوْءَہٗ لِلصَّلٰوۃِ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے حضرت علیؓ
نے مقداد بن الاسود سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو جب کوئی شخص اپنی عورت کے نزدیک جاوے اور اوسکی مذی نکل آوے
تو کیا کرے میرے پاس آپکی صاحبزادی ہین اسلیے مین شرم کرتا ہون آپ سے یہ مسئلہ پوچھنے مین مقداد نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا جب کسیکو تم مین سے ایسا اتفاق ہو تو اپنی شرمگاہ کو دہو ڈالے پھر وضو کرے جیسے نماز کیلیے کرتا ہے باب
الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ جب سو کر اوٹھے تو وضو کرے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَلَا یُدْخِلْ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یُفْرِغَ عَلَیْھَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا فَاِنَّ
اَحَدَکُمْ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُہٗ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی

رات کو اوٹھے تو اپنا ہاتھ برتن کے اندر نہ ڈالدے جبتک اوسپر دو یا تین بار پانی نہ بہالے کیونکہ معلوم نہین کہان ہاتھ اوسکا

عن ابن عباس قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فقمت عن يساره فجعلني عن يمينه فصلى ثم اضطجع ورقد فجاءه المؤذن فصلى ولم يتوضأ مختصر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک رات مین نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو مین آپکے بائین طرف کھڑا ہوا آپنے مجھے داہنی طرف کر لیا پھر آپنے نماز پڑھی اور لیٹ کر سو گئے بعد اوسکے موذن آیا آپنے نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا **ف** یہہ خاصہ آپکا تھا کہ آپ سوتے مین بھی ہوشیار رہتے اور سونے سے آپکا وضو نہ جاتا یا صرف آپ لیٹے ہونگے اور سوئے نہ ہون گو ابن عباس یہہ سمجھے کہ سو گئے

عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا نعس احدكم في صلوته فلينصرف وليرقد ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم مین سے نماز مین اونگھنے لگے تو چلا جاوے اور سو رہے (اونگھ کی حالت مین نماز پڑھنا بہتر نہین اسلیے کہ معلوم نہین زبان سے کیا نکلے اور اوسکو خبر نہ ہو دعا کی بدلی بد دعا کرنے لگے)

باب الوضوء من مس الذكر ذکر کے چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا

عن بسرة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مس فرجه فليتوضأ ترجمہ بسرہ بنت صفوان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھووے وہ وضو کرے

عن بسرة بنت صفوان ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا افضى احدكم بيده الى فرجه فليتوضأ ترجمہ بسرہ بنت صفوان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی اپنا ہاتھ شرمگاہ تک پہونچاوے تو وضو کرے

عن عروة بن الزبير عن مروان بن الحكم انه قال الوضوء من مس الذكر فقال مروان اخبرتنيه بسرة بنت صفوان فارسل عروة قالت ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يتوضأ منه فقال ومن مس الذكر ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ مروان بن الحکم نے کہا ذکر چھونے سے وضو لازم آتا ہے اور کہا مجھسے بسرہ بنت صفوان نے اسکو بیان کیا عروہ نے بسرہ کے پاس کسیکو بھیجا بسرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا اون باتون کا جن سے وضو لازم آتا ہے تو فرمایا ذکر کے چھونے سے بھی وضو لازم آتا ہے

عن بسرة بنت صفوان ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من مس ذكره فلا يصلي حتى يتوضأ ترجمہ بسرہ بنت صفوان سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص اپنے ذکر کو چھووے وہ نماز نہ پڑھے جبتک وضو کر لے **ف** یہہ روایت منقطع ہے اسلیے کہ روایت کیا اسکو ہشام نے عروہ سے ابو عبد الرحمن نسائی نے کہا ہشام بن عروہ نے اس حدیث کو اپنے باپ سے نہین سنا

آخر كتاب الغسل والتيمم من المجتبى تمام ہوئی کتاب غسل اور تیمم کی سنن مجتبی سے

كتاب الصلوة

شروع ہوئی کتاب نماز کے بیان مین

فرض الصلوة وذكر اختلاف الناقلين في اسناد حديث انس بن مالك عن مالك بن صعصعة ان

واختلاف الفاظهم نماز کیونکر فرض ہوئی اوسکا بیان عن انس بن مالك

النبي صلى الله عليه وسلم قال بينا انا عند البيت بين النائم واليقظان اذ اقبل احد الثلاثة بين الرجلين
فاتيت بطست من ذهب ملآن حكمة وايمانا فشق من النحر الى مراق البطن فغسل القلب بماء زمزم ثم ملئ
حكمة وايمانا ثم اتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار ثم انطلقت مع جبريل عليه السلام فاتينا
السماء الدنيا فقيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه مرحبا به و
نعم المجيء جاء فاتيت على آدم عليه السلام فسلمت عليه قال مرحبا بك من ابن ونبي ثم اتينا الى السماء
الثانية قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد مثل ذلك فاتيت على يحيى وعيسى فسلمت
عليهما فقالا مرحبا بك من اخ ونبي ثم اتينا الى السماء الثالثة قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك
قال محمد فمثل ذلك فاتيت على يوسف فسلمت عليه قال مرحبا بك من اخ ونبي ثم اتينا الى السماء
الرابعة فمثل ذلك فاتيت على ادريس عليه السلام فسلمت عليه قال مرحبا بك من اخ ونبي ثم اتينا
الى السماء الخامسة فمثل ذلك فاتيت على هارون عليه السلام فسلمت عليه قال مرحبا بك من اخ ونبي
ثم اتينا السماء السادسة فمثل ذلك ثم اتيت على موسى عليه السلام فسلمت عليه قال مرحبا بك من
اخ ونبي فلما جاوزته بكى قيل ما يبكيك قال يا رب هذا الغلام الذي بعثته بعدي يدخل من
امته الجنة اكثر وافضل مما يدخل من امتي ثم اتينا السماء السابعة فمثل ذلك فاتيت على
ابراهيم عليه السلام فسلمت عليه قال مرحبا بك من ابن ونبي ثم رفع الي البيت المعمور فسألت
جبريل فقال هذا البيت المعمور يصلي فيه كل يوم سبعون الف ملك فاذا خرجوا منه لم
يعودوا فيه آخر ما عليهم ثم رفعت الى السدرة المنتهى فاذا نبقها مثل قلال هجر واذا
ورقها مثل آذان الفيلة واذا في اصلها اربعة انهار نهران باطنان ونهران ظاهران
فسألت جبريل فقال اما الباطنان ففي الجنة واما الظاهران فالفرات والنيل ثم فرضت على
خمسون صلوة فاتيت على موسى فقال ما صنعت قلت فرضت على خمسون صلوة قال اني اعلم
بالناس منك اني عالجت بني اسرائيل اشد المعالجة وان امتك لن يطيقوا ذلك فارجع الى ربك
فاسأله ان يخفف عنك فرجعت الى ربي فسألته ان يخفف عني فجعلها اربعين ثم رجعت
الى موسى عليه السلام فقال ما صنعت قلت جعلها اربعين فقال لي مثل مقالته الاولى
فرجعت الى ربي عز وجل فجعلها ثلاثين فاتيت على موسى عليه السلام فاخبرته فقال لي مثل
مقالته الاولى فرجعت الى ربي فجعلها عشرين ثم عشرة ثم خمسة فاتيت على موسى عليه السلام
فقال لي مثل مقالته الاولى فقلت اني استحيي من ربي عز وجل ان ارجع اليه فنودي ان قد

قَدْ اَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ وَاَجْزِيْ بِالْحَسَنَةِ عَشْرَ اَمْثَالِهَا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے سنا مالک بن صعصعہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خانہ کعبہ کے پاس تھا سوتے اور جاگتے کے بیچ میں اتنے میں ایک شخص دو شخصوں کے بیچ میں آیا (یعنی فرشتہ) اور ایک طشت سونے کا لایا گیا جو بھرا ہوا تھا حکمت اور ایمان سے **ف** حکمت کہتے ہیں اوس علم کو جسکی وجہ سے انسان کا قول اور فعل درست اور ٹھیک ہو اوسکی دو قسمیں ہیں ایک حکمت عملیہ دوسری حکمت نظریہ حکمت عملیہ کے شعبے تدبیر منزل تہذیب اخلاق سیاست مدن وغیرہ حکمت نظریہ کے شعبے الٰہیات ریاضیات طبعیات آنحضرتؐ دونو قسم کی حکمتوں کی تکمیل کے لیے بھیجی گئی تھی اوسکے ساتھ ایمان اور یقین بھی اللہ کے احکام پر لگا ہوا تھا جس نے صرف حکمت اختیار کی اور ایمان چھوڑ دیا وہ بھی گمراہ ہے بڑی حکمت یہہ ہے کہ حکیم مطلق کا کہنا مانے اوسکے احکام بجا لاوے بعضوں نے کہا ہے کہ مراد حکمت سے وہی علم شریعت اور احکام ہے واللہ اعلم **ت** تو چاک کیا گیا سینہ جگہ سے پیٹ تک اور دہویا گیا دل آب زمزم کے پانی سے پھر بھر دیا گیا حکمت اور ایمان سے بعد اوسکے میرے سامنے ایک جانور آیا جو خچر سے چھوٹا اور گدہے سے بڑا تھا اور میں جبرئیلؑ کے ساتھ چلا تو پہلے آسمان پر جو دنیا سے دکھلائی دیتا ہے پہونچا وہان کے دربانون نے کہا کون ہے جبرئیل نے کہا میں ہون جبرئیل انہون نے پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انہون نے کہا کیا بلائے گئے ہیں مرحبا (یہ عرب کا لفظ ہے جب کوئی مہمان آتا ہے تو کہتے ہیں مرحبا اہلاً وسہلاً یعنی تم اچھی کشادہ وسیع جگہہ میں پہنچے) اچھی آمد سے آئے پھر میں آدمؑ کے پاس آیا اور اونکو سلام کیا انہون نے کہا مرحبا اے بیٹے اور نبی پھر ہم دوسرے آسمان پر گئے وہان بھی پوچھا گیا کون ہے کہا جبرئیل پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پھر ایسا ہی کہا (یعنی پوچھا کہ وہ بلائے گئے ہیں جبرئیل نے کہا ہان بلائے گئے ہیں پھر انہون نے مرحبا کہا اور کہا اچھا آنا آئے) پھر میں یحیےٰ اور عیسیٰ علیہما السلام پاس آیا اور اون کو سلام کیا انہون نے کہا مرحبا اے بھائی اور نبی پھر ہم تیسرے آسمان پر گئے وہان بھی پوچھا کون ہے کہا جبرئیل کہا تمہارے ساتھ کون ہے کہا محمد صلعم ایسا ہی کہا میں یوسفؑ علیہ السلام پاس گیا اور اونکو سلام کیا انہون نے کہا مرحبا بھائی اور نبی پھر ہم چوتھے آسمان پر گئے وہان بھی ایسا ہی ہوا میں ادریس علیہ السلام پاس گیا اور اون کو سلام کیا انہون نے کہا مرحبا اے بھائی اور نبی پھر ہم پانچویں آسمان پر گئے وہان بھی ایسا ہی ہوا اور میں ہارون علیہ السلام پاس گیا اونکو سلام کیا انہون نے کہا مرحبا اے بھائی اور نبی پھر ہم چھٹے آسمان پر گئے وہان بھی ایسا ہی ہوا میں موسیٰ علیہ السلام پاس گیا اور اونکو سلام کیا انہون نے کہا مرحبا اے بھائی اور نبی جب میں آگے چلا تو وہ رونے لگے اون سے پوچھا گیا کیون روتے ہو کہا اے پروردگار یہ لڑکا جسکو تو نے میرے بعد دنیا میں بھیجا اسکی امت میں سے میری امت سے زیادہ اور بہتر لوگ جنت میں جاوینگے **ف** یہ رونا حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کا بطور حسد کے نہ تھا کیونکہ انبیا علیہم السلام حسد سے پاک ہیں بلکہ بافسوس رنج سے تھا کہ میری امت نے بقدر میری پیروی نہیں کی اور بہت مخالفت کی اللہ کے احکام کی **ت** یہانتک کہ ہم ساتوین آسمان پر پہونچے وہان بھی ایسا ہی سوال جواب ہوا پھر میں حضرت ابراہیمؑ پاس گیا اور اونکو سلام کیا انہون نے کہا مرحبا اے بیٹے اور نبی پھر دکھلایا گیا مجھے بیت معمور (آباد گھر) میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کیا ہے جبرئیل نے کہا

یہ بیت معمور ہے اسمین ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑہتے ہین پہر جب نماز پڑہ کر باہر جاتے ہین تو کبہی اوس مین نہین آتے (یعنے ہر روز نئے فرشتے ستر ہزار آیا کرتے ہین اس سے کثرت فرشتونکی خیال کرنا چاہیے) پہر دکہلایا گیا مجہکو سدرۃ المنتہی (یعنے بیری کا درخت جو ساتوین آسمان کے اوپر ہے اور منتہی اوسکو اسلیے کہتے ہین کہ وہان پہونچکر رہجاتی ہین ارواح فرشتے اور کوئی اوس سے آگے بڑہنے نہین پاتا بدون اجازت الٰہی کے) تو بیر اوسکی بیر (ایک قسم بیری) کی مشکون کو برابر تہیں اور پتے اوسکے ہاتہی کے کانون کے برابر تہے اور اوسکی جڑ سے چار نہرین نکلین تہین دو چہپی ہوئین اور دو کہلی ہوئین مینے جبرئیل سے پوچہا انہون نے کہا چہپی ہوئین نہرین تو جنت مین گئین ہین اور کہلی ہوئین نہرین فرات اور نیل ہین **ف** یعنی جنت مین بہی دو نہرین کہلی ہین جنکو فرات اور نیل کہتے ہین یا مراد دنیا کی فرات اور نیل ہین اس صورت مین یہ کلام بطریق تشبیہ ہے یعنی ان دو نہرون کا پانی مشابہ ہے جنت کے پانی سے لطافت اور شیرینی مین واللہ اعلم **ف** پہر مجہپر پچاس نمازین فرض ہوئین جب مین لوٹ کر موسی علیہ السلام پاس آیا تو انہون نے کہا تم نے کیا کیا مینے بیان کیا کہ مجہپر پچاس نمازین فرض ہوئین موسی علیہ السلام نے کہا مین لوگون کا حال تم سے زیادہ جانتا ہون مین نے بہت کوشش کی بنی اسرائیل کے درستی مین اور تمہاری امت اسقدر نمازین ادا نہ کرسکیگی تو تم پہر جاؤ اپنے پروردگار پاس اور تخفیف چاہو اوس سے مین پہر اپنے پروردگار پاس گیا اور تخفیف چاہی پروردگار نے چالیس نمازین کردین جب مین لوٹ کر موسی پاس آیا انہون نے پوچہا تم نے کیا کیا مینے کہا پروردگار نے پچاس کی چالیس نمازین کردین موسی علیہ السلام نے پہر ویسا ہی کہا (یعنے تمہاری امت اتنی ادا نہ کرسکیگی تم اپنے پروردگار پاس جاؤ اور تخفیف کراؤ) مین پہر لوٹ کر اپنے پروردگار پاس گیا اوسنے تیس نمازین کردین جب مین لوٹ کر موسی علیہ السلام پاس آیا اور اون سے بیان کیا انہون نے پہر ویسا ہی کہا پہر مین لوٹ کر اپنے پروردگار پاس گیا اوس نے بیس نمازین کردین پہر اسیطرح دس ہوئین پہر پانچ ہو گئین تب مین موسی علیہ السلام پاس آیا انہون نے پہر ویسا ہی کہا (یعنے جاؤ اور تخفیف کراؤ) مینے کہا مجہے شرم آتی ہے اب پہر پروردگار پاس جانے مین اوسوقت پکارا گیا پروردگار کیطرف سے کہ جاری کیا مینے فرض اپنا اور تخفیف کی مینے اپنے بندون سے اور بدلہ دونگا ایک نیکی کا دس گنا اوسکا دتو پانچ نمازون کا ثواب پچاس نماز کے برابر ہوگا

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فرض الله عز وجل على امتي خمسين صلوة فرجعت بذلك حتى اتيت موسى عليه السلام فقال ما فرض ربك على امتك قلت فرض عليهم خمسين صلوة قال لي موسى فراجع ربك عز وجل فان امتك لا تطيق ذلك فراجعت ربي عز وجل فوضع شطرها فرجعت الى موسى فاخبرته فقال راجع ربك فان امتك لا تطيق ذلك فراجعت ربي عز وجل فقال هي خمس وهي خمسون لا يبدل القول لدي فرجعت الى موسى فقال راجع ربك فقلت اني استحييت من ربي عز وجل **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے میری امت پر پچاس نمازین فرض کین مین لوٹ کر آیا تو موسی علیہ السلام پاس سے گزرا انہون نے کہا کیا فرض کیا تمہارے رب نے تمہاری امت پر مینے کہا پچاس نمازین فرض کین حضرت موسی نے کہا پہر جاؤ اپنے پروردگار پاس کیونکہ امت تمہاری اتنی نمازون کی طاقت نہ رکہیگی مین اپنے پروردگار پاس گیا اور اوس سے عرض کیا پروردگار نے آدہی معاف کردین پہر مین لوٹ کر

موسی علیہ السلام پاس آیا اور اون سے بیان کیا انہوں نے کہا پھر جاؤ اپنے پروردگار پاس کیونکہ تمہاری امت اتنی نمازوں کی طاقت نہ رکھیگی میں
پھر لوٹ آیا پروردگار پاس گیا اوس نے فرمایا پانچ نمازیں ہیں اور وہ پچاس کے برابر ہیں میرے یہاں بات نہیں بدلتی میں لوٹ کر
موسی علیہ السلام پاس آیا اور اون سے بیان کیا حضرت موسی نے کہا پھر جاؤ اپنے پروردگار پاس میں نے کہا اب مجھے شرم آتی ہے اپنے پروردگار
سے عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اتيت بدابة فوق الحمار ودون البغل
خطوها عند منتهى طرفها فركبت ومعي جبرئيل عليه السلام فسرت فقال انزل فصل ففعلت
فقال اتدري اين صليت صليت بطيبة واليها المهاجر ثم قال انزل فصل فصليت فقال اتدري
اين صليت صليت بطور سيناء حيث كلم الله موسى عليه السلام ثم قال انزل فصل فصليت فقال
اتدري اين صليت صليت ببيت لحم حيث ولد عيسى عليه السلام ثم دخلت الى بيت المقدس
فجمع لي الانبياء عليهم السلام فقدمني جبرئيل حتى اممتهم ثم صعد بي الى السماء الدنيا
فاذا فيها ادم عليه السلام ثم صعد بي الى السماء الثانية فاذا فيها ابنا الخالة عيسى ويحيى
عليهما السلام ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاذا فيها يوسف عليه السلام ثم صعد بي الى
السماء الرابعة فاذا فيها هارون عليه السلام ثم صعد بي الى السماء الخامسة فاذا فيها
ادريس عليه السلام ثم صعد بي الى السماء السادسة فاذا فيها موسى عليه السلام ثم صعد بي
الى السماء السابعة فاذا فيها ابراهيم عليه السلام ثم صعد بي فوق سبع سموت فاتينا سدرة المنتهى
فغشيتني ضبابة فخررت ساجدا فقيل لي اني يوم خلقت السموت والارض فرضت عليك و
على امتك خمسين صلوة فقم بها انت وامتك فرجعت الى ابراهيم فلم يسالني عن شيء ثم
اتيت على موسى فقال كم فرض عليك وعلى امتك قلت خمسين صلوة قال فانك لا تستطيع
ان تقوم بها انت ولا امتك فارجع الى ربك فاساله التخفيف فرجعت الى ربي فخفف عني عشرا
ثم اتيت الى موسى فامرني بالرجوع فرجعت فخفف عني عشرا ثم ردت الى خمس صلوة قال
فارجع الى ربك فاساله التخفيف فانه فرض على بني اسرائيل صلوتين فما قاموا بهما فرجعت
الى ربي عز وجل فسالته التخفيف فقال اني يوم خلقت السموت والارض فرضت عليك وعلى
امتك خمسين صلوة فخمس بخمسين فقم بها انت وامتك فعرفت انها من الله عز وجل صرى
فرجعت الى موسى عليه السلام فقال ارجع فعرفت انها من الله صرى يقول حتم فلم ارجع

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو گدہے سے بڑا تہا اور خچر
سے چہوٹا تہا اوسکا قدم جہاں تک اوسکی نگاہ پہونچتی تھی پڑتا تہا میں اوسپر سوار ہوا اور میرے ساتھ جبرئیل علیہ السلام تھے تو میں چلا

جبرئیل علیہ السلام نے کہا اوترو اور نماز پڑہو مین اوترا اور نماز پڑہی جبرئیل نے کہا تم جانتے ہو تم نے کہان نماز پڑہی تم نے نماز پڑہی
طیبہ (لقب ہے مدینہ منورہ کا) مین اسطرف ہجرت ہوگی پہر جبرئیل نے کہا اوترو اور نماز پڑہو مین نے نماز پڑہی جبرئیل نے پوچھا
تم جانتے ہو تم نے کہان نماز پڑہی بیت اللحم ہے جہان پر عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے تہے پہر مین بیت المقدس مین پہونچا وہان تمام
پیغمبر اکٹہا کیے گئے جبرئیل نے مجہے آگے کیا مین سب کا امام بنا پہر جبرئیل مجہکو چڑہا کر پہلے آسمان پر لیگئے وہان پر آدم علیہ السلام ملے پہر
دوسرے آسمان پر لیگئے وہان پر دونو خالہ زاد بہائی حضرت عیسی اور یحیی علیہما السلام ملے پہر تیسرے آسمان پر لیگئے وہان پر یوسف ع
ملے پہر چوتہے آسمان پر لیگئے وہانپر ہارون علیہ السلام ملے پہر پانچوین آسمان پر لیگئے وہانپر ادریس علیہ السلام ملے پہر چہٹے آسمان پر لیگئے
وہان پر موسی علیہ السلام ملے پہر ساتوین آسمان پر لیگئے وہانپر ابراہیم علیہ السلام ملے پہر ساتون آسمانون کے اوپر لیگئے یہانتک کہ ہم
سدرۃ المنتہی کے پاس پہونچے وہانپر مجہکو ایک ابر کے ٹکڑے نے ڈہانپ لیا (اوسمین خاص تجلی الہی تہی) مین سجدہ مین گرا پہر مجہسے فرمایا
گیا کہ جسدن مینے آسمان و زمین پیدا کیا تہا اوسی دن تجہپر اور تیری امت پر پچاس نمازین فرض کین تہین اب تو ادا کر اونکو اور تیری امت
بہی ادا کرے مین لوٹ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام پاس آیا اونہون نے مجہسے کچہہ نہین پوچہا پہر مین حضرت موسی علیہ السلام پاس آیا
اونہون نے کہا کتنی نمازین فرض ہوئین تجہپر اور تمہاری امت پر مینے کہا پچاس نمازین حضرت موسی نے کہا اتنی طاقت نہ تم مین ہے
نہ تمہاری امت مین ہے تو پہر لوٹ کر جاؤ اپنے پروردگار پاس اور تخفیف کراؤ مین لوٹ کر اپنے پروردگار پاس آیا اوس نے دس نمازین کم
کردین پہر موسی علیہ السلام پاس آیا اونہون نے کہا لوٹ جاؤ اور تخفیف کراؤ مین لوٹ گیا پہر پروردگار نے دس کم کردین یہانتک کہ
پانچ نمازین رہ گئین موسی علیہ السلام نے کہا لوٹ جاؤ اور تخفیف کراؤ کیونکہ بنی اسرائیل پر دو نمازین فرض ہوئین تہین وہ اوسکو ادا
نہ کرسکے مین پہر گیا اپنے پروردگار پاس اور اوس سے تخفیف چاہی پروردگار نے فرمایا مینے جسدن آسمان و زمین پیدا کیا اوسی دن تجہپر اور
تیری امت پر پچاس نمازین فرض کین تہین اب پانچ پچاس کے برابر ہین تو تو اونکو ادا کر اور تیری امت بہی ادا کرے (یعنی پانچ سے کم نہین
ہوسکتین) اوسوقت مینے جان لیا کہ اللہ کا یہ حکم قطعی ہے (اسمین کمی بیشی نہ ہوگی) پہر مین لوٹ کر موسی علیہ السلام پاس آیا اونہون نے
کہا جاؤ پہر جاؤ (اللہ پاس) مین سمجہ چکا تہا کہ یہ حکم قطعی ہے اسلیے نہین گیا عن عبد اللہ قال لما اسری برسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم انتہی بہ الی سدرۃ المنتہی وہی فی السماء السادسۃ والیہا ینتہی ما عرج بہ
من تحتہا والیہا ینتہی ما اہبط بہ من فوقہا حتی یقبض منہا قال اذ یغشی السدرۃ ما یغشی قال
فراش من ذہب فاعطی ثلاثا الصلوات الخمس وخواتیم سورۃ البقرۃ ویغفر لمن مات من امتہ لا
یشرک باللہ شیئا المقحمات ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تو آپکو سدرۃ المنتہی
تک لیگئے اور وہ چہٹے آسمان مین ہے جو چیزین زمین سے اوپر چڑہتی ہین وہ وہان پر تہم جاتی ہین اسیطرح جو چیزین اوپر سے اترتی ہین
وہ بہی وہان آکر تہم جاتی ہین یہانتک کہ لیجاتی ہین (یعنی ملائکہ وہان سے لیکر جہان حکم ہوتا ہے وہان پہونچاتے ہین) پہر
عبد اللہ نے اس آیت کو اذ یغشی السدرۃ ما یغشی جب ڈہانپ لیا سدرۃ المنتہی کو جس چیز نے ڈہانپا عبد اللہ نے کہا مراد اس سے

پروا لے ہین سونیکی (انوار الٰہی کو تشبیہ دی سونے کے تیز تنکیون سے ایک روایت مین ہی جبرا دمنتی ہے سب بغیر شریان کی) تو دی گئین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات مین تین چیزین ایک تو پانچون نمازین دوسری اخیر آیتین سورہ بقر کی (یعنی آمن الرسول سے اخیر تک) تیسرے یہ جو شخص آپکی امت مین سے مرجاوے لیکن اللہ کے ساتھ اوس نے کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو اوسکے کبیرہ گناہ بخشدیے جاوینگے)

باب اَیْنَ فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ نماز کہان پر فرض ہوئی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ الصَّلَوٰاتِ فُرِضَتْ بِمَکَّۃَ وَاَنَّ مَلَکَیْنِ اَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَھَبَا بِہٖ اِلٰی زَمْزَمَ فَشَقَّا بَطْنَہٗ وَاَخْرَجَا حَشْوَہٗ فِیْ طَسْتٍ مِّنْ ذَھَبٍ فَغَسَلَاہُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ کَبَسَا جَوْفَہٗ حِکْمَۃً وَّعِلْمًا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی نمازین فرض ہوئین مکے مین اور دو فرشتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ کو لیگئے زمزم پر وہان آپکا پیٹ چاک کیا اور آنتین باہر نکالکر سونے کے طشت مین رکھین پہر اونکو دہویا زمزم کے پانی سے پہر بہر دیا اون کے اندر حکمت اور علم کو

باب کَیْفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ نماز کیونکر فرض ہوئی **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ اَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ رَکْعَتَیْنِ فَاُقِرَّتِ الصَّلٰوۃُ السَّفَرِ وَاُتِمَّتْ صَلٰوۃُ الْحَضَرِ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی پہلی نماز دو ہی رکعتین تہین پہر سفر کی نماز تو اپنے حال پر ہی (یعنی سفر مین وہی دو رکعتین ہین ظہر اور عصر اور عشا اور فجر کی) اور پوری کی گئی حضر کی نماز (یعنی اوس مین چار رکعتین ظہر اور عصر اور عشا مین لیکن مغرب تو وہ برابر ہی سفر اور حضر مین اسیطرح فجر)

عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو یَعْنِی الْاَوْزَاعِیَّ اَنَّہٗ سَاَلَ الزُّھْرِیَّ عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ قَبْلَ الْھِجْرَۃِ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ فَرَضَ اللّٰہُ الصَّلٰوۃَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ مَا فَرَضَھَا رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اُتِمَّتْ فِی الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَاُقِرَّتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ عَلَی الْفَرِیْضَۃِ الْاُوْلٰی **ترجمہ** ابو عمرو اوزاعی سے روایت ہی انہون نے پوچہا ابن شہاب زہری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہجرت سے پہلے مکے مین کیونکر تہی انہون نے کہا مجہہ سے بیان کیا عروہ نے انہون نے سنا حضرت عائشہ سے کہ اللہ جل جلالہ نے پہلے اپنے رسول پر دو دو رکعتین فرض کین پہر حضر مین چار پوری کردین اور سفر مین وہی دو رکعتین رہین

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ وَزِیْدَ فِیْ صَلٰوۃِ الْحَضَرِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی نماز کی دو دو رکعتین فرض ہوئین تہین پہر سفر کی نماز اپنی حال پر رہی اور حضر کی نماز بڑہا دی گئی

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ عَلٰی لِسَانِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَّفِی السَّفَرِ رَکْعَتَیْنِ وَفِی الْخَوْفِ رَکْعَۃً **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اللہ تعالی نے حضر مین چار رکعتین فرض کین اور سفر مین دو رکعتین اور خوف مین ایک رکعت **ف** ایک طائفہ علما نے اس حدیث کے ظاہر پر عمل کیا ہی اور خوف مین ایک ہی رکعت پڑہنا تجویز کیا ہے یہی قول ہی حسن بصری اور ضحاک اور اسحاق بن راہویہ کا اور شافعی اور مالک اور جمہور علما کے نزدیک صلوۃ الخوف برابر ہی صلوۃ الامن کے رکعتون کی تعداد مین اور اس حدیث کی تاویل یون کی ہی کہ امام کے ساتہہ ایک ہی رکعت پڑہی جاتی ہی

عَنْ اُمَیَّۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّہٗ

اسيد انه قال لابن عمر كيف تقصر الصلوة وانما قال الله عز وجل ليس عليكم جناح ان تقصروا
من الصلوة ان خفتم فقال ابن عمر يا ابن اخي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتانا ونحن ضلال
فعلمنا فكان فيما علمنا ان الله عز وجل امرنا ان نصلي ركعتين في السفر **ترجمہ** امیہ بن عبداللہ سے روایت
ہے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے کہا تم کیونکر قصر کرتے ہو نماز کا حالانکہ اللہ تعالے فرماتا ہے تم پر گناہ نہیں ہے نماز کا قصر کرنا اگر خوف ہو فرو
کی فساد کا (تو قصر موقوف ٹھیرا خوف پر اور اب خوف نہیں ہے) عبداللہ بن عمر نے جواب دیا اے بھتیجے میرے بھائی کے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہمارے پاس اس حالت میں آئے جب ہم گمراہ تھے (دین کی کوئی بات نہ جانتے تھے) آپ نے ہم کو سکھلایا تو آپ ہی نے یہ بھی سکھلایا
کہ اللہ جل جلالہ کا حکم یہی ہے کہ دو رکعتیں پڑھو سفر میں (خواہ خوف ہو یا نہ ہو) تو کلام اللہ سے قصر حالت خوف میں ثابت ہوتا ہے
اور حدیث سے سفر میں قصر ثابت ہوتا ہے پس جیسے عمل کلام اللہ پر ضرور ہے ویسے ہی حدیث شریف پر بھی ضرور ہے **باب**
كم فرضت في اليوم والليلة کتنی نمازیں رات دن میں فرض ہیں **عن** طلحة بن عبيد الله يقول جاء رجل
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم من اهل نجد ثائر الرأس نسمع دوي صوته ولا نفقه ما يقول
حتى دنا فاذا هو يسأل عن الاسلام فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات في
اليوم والليلة قال هل علي غيرهن قال لا الا ان تطوع قال وصيام شهر رمضان قال هل علي
غيره قال لا الا ان تطوع وذكر له رسول الله صلى الله عليه وسلم الزكوة قال هل علي غيرها
قال لا الا ان تطوع فادبر الرجل وهو يقول والله لا ازيد على هذا ولا انقص منه قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم افلح ان صدق **ترجمہ** طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے ایک شخص نجد کا رہنے والا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا جسکے بال پریشان تھے اوسکی آواز کی بھنبھناہٹ ہم سنتے تھے لیکن اوسکی بات نہ سمجھتے تھے یہانتک کہ نزدیک
آیا معلوم ہوا کہ اسلام کو پوچھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے پانچ نمازیں پڑھنا دن اور رات میں
اوس نے کہا اسکے سوا اور کوئی نماز مجھ پر ضرور نہیں ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل تو چاہے تو پڑھ اور روزے رکھنا رمضان کے اوس نے کہا
اوسکے سوا کوئی روزہ مجھ پر نہیں ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل تیرا جی چاہے تو رکھ پھر آپ نے زکوۃ کو بیان کیا اوس نے کہا اسکے سوا
تو اور کچھ مجھکو دینا ضرور نہیں آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل طور سے تیرا جی چاہے تو دے پھر وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا اور کہتا جاتا تھا قسم خدا کی
میں اس سے نہ زیادہ کرونگا نہ کم کرونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نجات پائی اس نے (جہنم سے) اگر سچ بولا **عن**
انس قال سأل رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كم افترض الله عز وجل على عباده
من الصلوة قال افترض الله على عباده صلوات خمسا قال يا رسول الله هل قبلهن او بعدهن شيئا
قال افترض الله على عباده صلوات خمسا فحلف الرجل لا يزيد عليه شيئا ولا ينقص منه شيئا
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان صدق ليدخلن الجنة **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک شخص نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ نے اپنے بندون پر کتنی نمازین فرض کین ہین آپنے فرمایا اللہ نے اپنے بندون پر پانچ نمازین فرض کین ہین وہ شخص بولا یا رسول اللہ ان نمازون کے آگے یا پیچھے اور کوئی نماز فرض ہے آپنے فرمایا اللہ نے اپنے بندون پر پانچ نمازین فرض کین ہین اوس شخص نے قسم کھائی کہ مین ان نمازون مین نہ بڑہا ونگا نہ گھٹا ونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے سچ کہا تو جنت مین جا دیگا

بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ پانچون نمازون کے ادا کرنے پر بیعت کرنا

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّدَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدَّمْنَا أَيْدِيَنَا فَبَايَعْنَاهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ بَايَعْنَاكَ فَعَلَامَ قَالَ عَلَى أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً أَنْ لَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا **ترجمہ** عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپنے تین بار یہی ارشاد فرمایا کیا تم بیعت نہین کرتے اللہ کے رسول سے ہمنے اپنے ہاتھ بڑہائے اور آپ سے بیعت کی پھر ہم نے کہا یا رسول اللہ بیعت تو ہم آپسے کر چکے لیکن یہ بیعت کس کام پر ہے آپنے فرمایا اس بات پر کہ اللہ کو پوجو اوس کے ساتھ کسیکو شریک مت کرو اور پانچون نمازین ادا کرو اور آہستہ سے ایک کلمہ کہا کسی سے سوال مت کرو **ف** کیونکہ سوال نہایت ذلت اور بہت بری بات ہے نیچا ہاتھ ہے کہا وہ

بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ پانچون نمازون کی محافظت کرنا

عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي كِنَانَةَ يُدْعَى الْمُخْدَجِيَّ سَمِعَ رَجُلًا بِالشَّامِ يُكْنَى أَبَا مُحَمَّدٍ يَقُولُ الْوِتْرُ وَاجِبٌ قَالَ الْمُخْدَجِيُّ فَرُحْتُ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَاعْتَرَضْتُ لَهُ وَهُوَ رَائِحٌ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ فَقَالَ عُبَادَةُ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ مَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ **ترجمہ** ابن محیریز سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بنی کنانہ مین سے جسکو مخدجی کہتے تھے سنا ایک شخص سے شام مین جسکی کنیت ابو محمد تھی وہ کہتے تھے وتر واجب ہے مخدجی نے کہا مین یہ سنکر عبادہ بن صامت پاس گیا مین اون کے سامنے آگیا وہ مسجد کو جا رہے تھے مین نے ابو محمد کا قول بیان کیا عبادہ نے کہا غلط کہا ابو محمد نے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پانچ نمازین ہین جنکو اللہ نے فرض کیا ہے بندون پر جو شخص انکو ادا کریگا اور ان پانچون نمازون مین سے کسی کو ہلکا سمجھکر نہ چھوڑیگا تو اللہ جل جلالہ نے اوسکے لیے عہد کر رکھا ہے اوسکو جنت مین لیجاویگا اور جو شخص انکو ادا نہ کرے تو اللہ پاس اوسکا کچھ عہد نہین ہے چاہے اوسکو عذاب دیوے چاہے جنت مین لیجاوے **ف** تو حدیث سے معلوم ہو گیا کہ وتر واجب نہین ہے بلکہ نفل ہے مثل اور نوافل کے اور غلط ہو گیا قول ابو محمد کا

فَضْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ پانچون نمازون کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ

بِهِ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَكَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتلاؤ مجھکو اگر تم مین سے کسی کے دروازے پہ نہر ہو اور وہ اوسمین ہر روز پانچ بار نہایا کرے کیا اوسپر کچھ میل رہیگا صحابہ نے عرض کیا نہین کچھ میل نہین رہیگا آپنے فرمایا بس یہی مثال ہے پانچون نمازون کی اللہ ان کی وجہ سے گناہون کو مٹاتا ہے

بَابُ الْحُكْمِ فِي تَارِكِ الصَّلٰوةِ تارک نماز کا کیا حکم ہے

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَهْدَ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور منافقون کے درمیان جو عہد ہے (کہ ہم اونکو قتل نہین کرتے اسلام کے احکام اون پر جاری کرتے ہین) وہ نماز ہے جسنے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہوگیا (اب اونکا شمار کافرون مین ہوگا اور اوسکا قتل کرنا درست ہو جاویگا)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلٰوةِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ مین اور کفر مین ملاپ کی کوئی چیز نہین ہے مگر نماز چھوڑ دینا (یعنی نماز ہی آڑ ہے کفر تک نہین پہنچنے دیتی جب نماز کو چھوڑ دیا آڑ جاتی رہی کفر سے ملاپ ہوگیا) ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نمازیون کی تکفیر بوجہ اختلافات کے خوب نہین ہے،

بَابُ الْمُحَاسَبَةِ عَلَى الصَّلٰوةِ نماز پر محاسبہ ہونا

عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَجَلَسْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي دَعَوْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلٰوتِهِ فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ قَالَ هَمَّامٌ لَا أَدْرِي هٰذَا مِنْ كَلَامِ قَتَادَةَ أَوْ مِنَ الرِّوَايَةِ فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهِ مَا نَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى نَحْوِ ذٰلِكَ ترجمہ حریث بن قبیصہ سے روایت ہے مین مدینہ مین آیا اور مین نے کہا یا اللہ تو عنایت فرما مجھے ایک نیک ہمنشین (نیک صحبت صاحب اور ساتھی) تو مین بیٹھا ابوہریرہ پاس اور مین نے کہا مین نے اللہ سے دعا کی تھی کہ مجھے نیک صحبت ساتھی دیوے پس مجھسے کوئی حدیث بیان کرو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو شاید اللہ اوسکی وجہ سے مجھکو نفع دیوے کہا انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سب سے پہلے (قیامت کے روز) نماز کا محاسبہ ہوگا اگر نماز اچھی نکلی (یعنی موافق شرائط اور ارکان کے اپنے وقت پہ) تو اوسنے چھٹکارا پایا اور مطلب پہونچا اگر نماز بری نکلی تو ٹوٹے مین پڑا اور برباد ہوا اگر فرض نماز مین کچھ کمی ہوگی تو کہا جاویگا دیکھو میرے بندہ پاس کچھ نفل نمازین ہین اون مین سے فرض کو پورا کرینگے پھر باقی اعمال کا بھی یہی حال ہوگا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَلٰوتُهُ فَإِنْ وُجِدَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ تَامَّةً وَإِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ لَهُ مِنْ تَطَوُّعٍ يُكَمِّلُ لَهُ مَا ضَيَّعَ مِنْ فَرِيضَةٍ مِنْ تَطَوُّعِهِ ثُمَّ

سَائِرُ الْأَعْمَالِ تَجْرِي عَلَى حَسَبِ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلی قیامت کے روز بندے سے نماز کا حساب لیا جاویگا اگر وہ پوری نکلی تو پوری لکھی جاوے گی اور جو ادھوری نکلی تو کہا جاویگا دیکھو آیا اسکے پاس نفل نماز ہے اوسمین سے فرض کا نقصان پورا کیا جاویگا پھر باقی عملوں کا بدلہ بھی اسیطرح ہوگا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلَاتُهُ فَإِنْ كَانَ أَكْمَلَهَا وَإِلَّا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوا لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَإِنْ وُجِدَ لَهُ تَطَوُّعٌ قَالَ أَكْمِلُوا بِهِ الْفَرِيضَةَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے بندے کو نماز کا حساب دینا ہوگا اگر وہ پوری ہے تو بہتر نہیں تو پروردگار فرماویگا دیکھو میرے بندے کے پاس کچھ نفل نماز ہے پھر اگر نفل نماز ہوگی تو اس سے فرض پوری کیجاویگی

بَابُ ثَوَابِ مَنْ أَقَامَ الصَّلٰوةَ نماز قائم کرنیوالے کا ثواب

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ **ترجمہ** ابوایوب سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتلایئے جو جنت مین لیجاوے آپ نے فرمایا اللہ کو پوج اور کسیکو اوسکا شریک مت بنا اور ادا کر نماز کو اور زکوٰۃ کو اور ملا ناتے کو چھوڑ دے اونٹنی کی باگ کو آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے **ف** سفر مین جا رہے تھے اتنے مین ایک اعرابی سامنے آگیا اور اونٹنی کی باگ تھام کر آپ سے یہ پوچھا جب آپ جواب دے چکے تو فرمایا باگ چھوڑ دے

بَابُ عَدَدِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ فِي الْحَضَرِ حضر مین ظہر کے کتنی رکعتین ہین

عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے مین ظہر کی چار رکعتین پڑھین اور ذوالحلیفہ (جو ایک مقام ہے مدینے سے تین کوس پر) مین عصر کی دو رکعتین پڑھین (یعنے قصر کیا بوجہ سفر کے)

بَابُ صَلٰوةِ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ سفر مین ظہر کی کتنی رکعتین ہین

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى إِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ **ترجمہ** ابوجحیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو بطحا کیطرف گئے وہاں آپنے وضو کیا اور ظہر کی دو رکعتین اور عصر کی دو رکعتین پڑھین اور آپ کے سامنے ایک لکڑی گڑی تھی (سترے کی)

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ عصر کی نماز کی فضیلت

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَلِجَ النَّارَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا **ترجمہ** عمارہ بن رویبہ ثقفی سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کبھی جہنم مین نہ جاویگا وہ شخص جسنے نماز پڑھی آفتاب نکلنے سے پہلے (یعنی فجر کی) اور آفتاب ڈوبنے سے پہلے (یعنی عصر کی)

بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عصر کی نماز کی محافظت

عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا فَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ

هٰذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ ثُمَّ قَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابو یونس سے روایت ہے جو مولی تھے ام المومنین حضرت عائشہؓ کے عائشہ نے مجھے حکم کیا ایک مصحف لکھنے کا اور کہا جب اس آیت پر پہنچنا حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی تو مجھے خبر کر دینا جب میں اس آیت تک پہنچا میں نے کہہ دیا انہوں نے یوں لکھوایا حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وصلوۃ العصر وقوموا للہ قانتین یعنے محافظت کرو نمازوں پر اور بیچ والی نماز پر اور عصر کی نماز پر پھر کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے اس آیت کو یون سنا ہے **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بیچ والی نماز عصر کی نماز نہیں ہے بلکہ اور کوئی نماز ہے اور تاکید نکلی عصر کی نماز کی البتہ اگر عطف تفسیری ہو یا بغیر واو کی ہو جیسے بعض روایات میں منقول ہے تو عصر کی نماز مراد ہو سکتی ہے **عَنْ** عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَغَلُونَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ **ترجمہ** امیر المومنین علی مرتضےٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خندق میں) فرمایا باز رکھا ہم کو کافرون نے بیچ والی نماز سے یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا اس حدیث سے نکلا کہ بیچ والی نماز عصر ہے جیسا اکثر علما کا قول ہے

بَاب مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے

عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ **ترجمہ** ابو الملیح سے روایت ہے ہم بریدہ کے ساتھ تھے ایک دن ابر تھا تو انہوں نے کہا جلدی کرو نماز میں اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے چھوڑ دی عصر کی نماز اسکے اعمال لغو ہو گئے یعنے اور اعمال صالحہ کا بھی ثواب نہ ملیگا معاذ اللہ

بَاب عَدَدِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فِي الْحَضَرِ حضر میں عصر کی کتنی رکعتیں ہیں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزِرُ قِيَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً قَدْرَ سُورَةِ السَّجْدَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیام کا اندازہ کیا کرتے تھے ظہر اور عصر میں ایک بار ہم نے آپ کے کھڑے ہونے کا اندازہ کیا ظہر کی نماز میں تو پہلے دو رکعتوں میں تیس ۳۰ آیتوں کے موافق جیسے سورہ سجدہ ہے تھا اور دوسری رکعتوں میں اسکا آدھا اور اندازہ کیا ہم نے آپکے قیام کا عصر میں تو پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کی برابر تھا اور پچھلی دو رکعتوں میں اسکا آدھا تھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ ظہر اور عصر کی حضر میں چار رکعتیں ہیں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ يَقُومُ فِي الظُّهْرِ فَيَقْرَأُ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ يَقُومُ فِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر میں کھڑے ہوتے تھے تو تیس آیتوں کے موافق ہر رکعت میں پڑھتے پھر عصر کی پہلی دو رکعتوں میں پندرہ آیتوں کے موافق پڑھتے

بَاب صَلٰوةِ الْعَصْرِ

فِي السَّفَرِ سفر مین عصر کی نماز کتنی رکعتین ہین عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین چار رکعتین پڑہین ظہر کی پھر ذو الحلیفہ مین (جو مدینہ سے تین میل ہے) جاکر عصر کی دو رکعتین پڑہین (یعنی قصر کی) عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَاتَتْهُ صَلٰوةٌ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ ترجمہ نوفل بن معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص کی ایک نماز جاتی رہے تو گویا اوسکا گہر بار لٹ گیا۔ اس حدیث کے راوی عراک بن مالک کہتے ہین أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَاتَتْهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ یعنی بیان کیا مجہ سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جس شخص کی عصر کی نماز قضا ہوجاوے تو گویا اوسکا گہر بار لٹ گیا عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ ترجمہ عراک بن مالک سے روایت ہے نوفل بن معاویہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نمازون مین ایک نماز ایسی ہے اگر کسی کی وہ نماز قضا ہوجاوے تو گویا اوسکا گہر بار لٹ گیا ابن عمر نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وہ عصر کی نماز ہے

بَابُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مغرب کی نماز کا بیان

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى يَعْنِي الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ بِهِمْ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ ترجمہ سلمہ بن کہیل سے روایت ہے مین نے سعید بن جبیر کو مزدلفہ مین دیکہا انہون نے تکبیر کہی اور مغرب کی تین رکعتین پڑہین پھر تکبیر کہی اور عشا کی دو رکعتین پڑہین پھر بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمر نے ایسا ہی کیا تہا اسجگہہ مین اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تہا اسجگہہ مین (یعنی مزدلفہ مین)

بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ عشا کی نماز کی فضیلت

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ رضی اللہ عنہ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ يُصَلِّي غَيْرُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیر کی عشا کی نماز مین یہانتک کہ پکارا آپکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہون نے کہا سو گئے بچے اور عورتین تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا سوا تمہارے اس نماز کو کوئی نہین پڑہتا (کیونکہ اوس وقت تک اسلام پہیلا نہ تہا صرف مدینہ مین تہا) اور لوگون مین کہین کوئی نماز نہین پڑہتا تہا سوا مدینہ والون کے)

بَابُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ سفر مین عشا کی نماز کا بیان

عَنِ الْحَكَمِ قَالَ صَلّٰى بِنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا

بِإِقَامَةٍ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذَلِكَ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ **ترجمہ** حکم سے روایت ہے سعید بن جبیر نے ہمارے ساتھ مزدلفہ میں مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں تکبیر کے ساتھ پھر سلام پھیرا پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں پھر بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر نے ایسا ہی کیا اور انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ صَلَّى بِجَمْعٍ فَأَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي هَذَا الْمَكَانِ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر کو دیکھا انہوں نے نماز پڑھی مزدلفہ میں تو تکبیر کہی اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں بعد اسکے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اسجگہہ ایسا ہی کرتے تھے

باب فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ جماعت کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدل بدل کر تمہارے فرشتے آتے جاتے ہیں کچھ رات کو کچھ دن کو اور اکٹھا ہو جاتے ہیں فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں پھر جو فرشتے رات کو تمہارے پاس رہتے تھے وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں جب پروردگار اون سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا وہ کہتے ہیں جب ہم نے اونکو چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے (فجر کی) اور جب ہم اون کے پاس گئے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے (عصر کی)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْضُلُ صَلَاةُ الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا وَيَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلی کی نماز پر پچیس حصے زیادہ ہوتی ہے **ف** یعنی جماعت میں پچیس گنا ثواب زیادہ ہے ایک روایت میں ہے کہ ستائیس درجے زیادہ ہوتی ہے **ف** اور رات اور دن کے فرشتے اکٹھا ہو جاتے ہیں فجر کی نماز میں اگر تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا **ف** پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے کھڑی رکھ نماز سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور قرآن پڑھنا فجر کا بیشک قرآن پڑھنا فجر کا ہوتا ہے روبرو (یعنی اوسوقت تمام فرشتے رات اور دن کے جمع ہوتے ہیں)

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَلِجُ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ **ترجمہ** عمارہ بن رویبہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص نماز پڑھا کریگا آفتاب نکلنے سے پہلے (یعنی فجر کی) اور آفتاب ڈوبنے سے پہلے (یعنی عصر کی) وہ جہنم میں نہ جاویگا

باب فَرْضِ الْقِبْلَةِ قبلہ کیطرف منہ کر کے نماز پڑھنا

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ

الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا شَكَّ سُفْيَانُ وَصُرِفَ إِلَى الْقِبْلَةِ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے ہم نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہی بیت المقدس کیطرف سولہ مہینے تک یا سترہ مہینے تک سفیان کو شک ہے پہر آپ قبلہ کیطرف یعنی خانہ کعبہ کیطرف موہنہ کرنیکا حکم ہوا)

عن الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ إِنَّهُ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَانْحَرَفُوا إِلَى الْكَعْبَةِ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو بیت المقدس کیطرف سولہ مہینے تک نماز پڑہا کیے پہر آپ کو حکم ہوا کعبے کیطرف منہ کرنیکا ایک شخص انصاری رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہ کر انصار کی ایک جماعت پاس گیا اور وہ نماز پڑہ رہے تہے اوس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کو حکم ہو گیا کعبے کیطرف منہ کرنیکا وہ لوگ اوسی وقت کعبے کیطرف پہر گئے

باب الْحَالُ الَّتِي يَجُوزُ فِيهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ کس حال میں کعبے کے سوا اور کسی طرف منہ کر سکتا ہے

عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ **ترجمہ** عبد اسد بن عمر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نفل نماز اونٹنی پر پڑہا کرتے تہے قبل اسکے کہ کعبے کیطرف حکم ہوا منہ کرنے کا اور وتر بہی اوسی پر پڑہ لیتے تہے مگر فرض نہیں پڑہتے تہے

عن ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى دَابَّتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَفِيهِ أُنْزِلَتْ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ **ترجمہ** عبد اسد بن عمر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم جب مکے سے مدینے کو آرہے تہے تو اپنے جانور پر نماز پڑہ لیتے اور اسی باب میں یہ آیت اوتری فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ جدہر تم منہ پہیرو اوسی طرف اسد کا منہ ہے

عن ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ **ترجمہ** عبد اسد بن عمر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نماز پڑہتے سفر میں جدہر وہ رخ کرتی مالک نے کہا عبد اسد بن دینار نے کہا ابن عمر بہی ایسا ہی کرتے تہے

باب اسْتِبَانَةُ الْخَطَإِ بَعْدَ الِاجْتِهَادِ (اگر کسی شخص نے سوچ سمجھکر ایک طرف منہ کیا پہر معلوم ہوا کہ اوس طرف قبلہ نہ تہا تو نماز ہو جاویگی)

عن ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ **ترجمہ** عبد اسد بن عمر سے روایت ہے ایکبار لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑہ رہے تہے اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا کہ رات کو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پر اسد کا کلام اوترا اور آپ کو حکم ہوا کعبے کیطرف منہ کرنیکا پس ان لوگوں نے اوسی وقت نماز ہی کی حالت میں کعبے کیطرف منہ کر لیا اور پہلے اون کے منہ شام کیطرف تہے سو گہوم گئے کعبے کیطرف **ف** مدینہ سے بیت المقدس اوتر کیطرف ہے اور کعبہ دکہن کیطرف تو وہ

لوگ اوپر سے دکھن کو گھوم گئے

عن ابن شہاب كتاب المواقيت نماز کے وقتوں کا بیان

أنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ

ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے عمر بن عبد العزیز نے عصر کی نماز میں دیر کی تو عروہ بن الزبیر نے اونسے کہا تم نہیں جانتے کہ جبرئیل اوترے اور انہوں نے نماز پڑھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے **ف** دو دن تک ایک دن سب نمازیں اول وقت پڑھیں اور دوسرے دن اخیر وقت پھر بیان کر دیا کہ نماز کا وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان میں ہے جیسے ابو داؤد و ترمذی کی روایت میں ہے۔ اگرچہ اس روایت میں وقت کا ذکر نہیں ہے مگر چونکہ وہ حدیث مشہور تھی عمر بن عبد العزیز کو بھی معلوم ہوگی اسلیے عروہ نے صرف اوس حدیث کیطرف اشارہ کر دیا ایک شبہ یہ ہے کہ عروہ کا استدلال اس حدیث سے کیونکر پورا ہوگا کیونکہ خود اسی حدیث سے نماز کی تاخیر جائز ہوتی ہے جواب اسکا یہ ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے عصر کی نماز میں دوسرے وقت سے بھی زیادہ دیر کی ہوگی یعنی سایہ دو مثل ہو گیا ہوگا **ف** عمر بن عبد العزیز نے کہا سمجھو اے عروہ کیا کہتے ہو عروہ نے کہا میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو مسعود سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام اوترے انہوں نے میری امامت کی میں نے اون کے ساتھ نماز پڑھی پھر نماز پڑھی دوسری پھر تیسری پھر چوتھی پھر پانچویں آپ نے اپنی انگلیوں پر پانچوں نماز کا شمار کیا فقط

أَوَّلُ وَقْتِ الظُّهْرِ ظہر کا اول وقت کیا ہے

عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ أَبَا بَرْزَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ كَمَا أَسْمَعُكَ السَّاعَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِهَا يَعْنِي الْعِشَاءَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ يَذْهَبُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ لَا أَدْرِي أَيَّ حِينٍ ذَكَرَ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَسَأَلْتُهُ قَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ جَلِيسِهِ الَّذِي يَعْرِفُهُ فَيَعْرِفُهُ قَالَ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ

ترجمہ شعبہ سے روایت ہے مجھسے بیان کیا سیار بن سلامہ نے انہوں نے کہا میں نے سنا اپنے باپ سے وہ پوچھتے تھے ابا برزہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال شعبہ نے کہا میں نے سیار سے کہا تم نے اوسکو سنا انہوں نے کہا ہاں سنا جیسے میں تم کو سناتا ہوں پھر کہا میں نے سنا اپنے باپ سے وہ پوچھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا حال تو کہا ابو برزہ نے آپ نہیں پرواہ کرتے تھے عشا میں کچھ دیر کرنے کی یعنی آدھی رات تک لیکن نہیں پسند کرتے تھے سو جانیکو عشا سے پہلے اور نہ عشا کے بعد باتیں کرنے کو شعبہ نے

کہا پھر مین سیّار پاس گیا اور ان سے پوچھا انہون نے کہا آپ ظہر پڑھتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا اور عصر اوس وقت پڑھتے کہ آدمی عصر پڑھ
کر مدینہ کے کنارے پہونچ جاتا اور آفتاب زندہ ہوتا (یعنی زرد نہ ہوتا) اور مغرب کا وقت مین نہین جانتا کیا بیان کیا پھر مین ان
سے ملا اور پوچھا انہون نے کہا فجر کی نماز اوس وقت پڑھتے کہ نماز پڑھ کر ایک شخص جاتا اپنے دوست کے پاس اور اوسکا منہ دیکھتا تو پہچان لیتا اور اس
مین ساٹھ آیتون سے لیکر سو آیتون تک پڑھتے عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج حين زاغت الشمس
فصلى بهم صلوة الظهر ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جس وقت آفتاب ڈھلا پھر نماز پڑھی اون کے ساتھ
ظہر کی عن خباب قال شكونا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم حر الرمضاء فلم يشكنا قيل لابي اسحاق
في تعجيلها قال نعم ترجمہ خباب سے روایت ہے ہم نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین جلنے کی اپنے اوپر لحاظ
نکیا (یعنی ظہر مین دیر کرنیکی اجازت نہ دی)

باب تعجيل الظهر في السفر

سفر مین ظہر جلدی پڑھنا عن انس
بن مالك يقول كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا نزل منزلا لم يرتحل منه حتى يصلي الظهر فقال
رجل وان كانت بنصف النهار قال وان كانت بنصف النهار ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب سفر مین کسی مقام پر اوترتے تو وہان سے کوچ نہ کرتے جبتک ظہر پڑھ نہ لیتے ایک شخص نے کہا اگرچہ دوپہر ہوتی انہون نے کہا اگرچہ
دوپہر ہوتی (یعنی دوپہر ڈھلتے ہی ظہر پڑھ لیتے پھر کوچ کرتے)

تعجيل الظهر في البرد

جاڑے مین ظہر کی نماز جلد
پڑھنا عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان الحر ابرد بالصلوة
واذا كان البرد عجل ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گرمی ہوتی تو ظہر کو ٹھنڈے وقت
پڑھتے اور جب سردی ہوتی تو جلدی پڑھتے

الابراد بالظهر اذا اشتد الحر

جب گرمی بہت ہو تو ظہر ٹھنڈے وقت
پڑھنا عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوة
فان شدة الحر من فيح جهنم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی بہت ہو تو
ٹھنڈا کرو نماز کو اسلیے کہ گرمی کا زور جہنم کے جوش مارنے سے ہے ف اختلاف کیا ہے علما نے کہ جب گرمی زیادہ ہو تو ظہر کی تاخیر کرنا بہتر ہے
یا جلدی پڑھنا اکثر علما اس طرف ہین کہ تاخیر بہتر ہے بدلیل احادیث صحیحہ کے اور بعضون نے کہا کہ جلدی پڑھنا بہتر ہے لیکن ٹھنڈے
وقت پڑھنا رخصت ہے بدلیل حدیث خباب کے جو اوپر گزری عن ابي موسى يرفعه قال ابردوا بالظهر فان الذي
تجدون من الحر من فيح جهنم ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈے وقت پڑھو ظہر کو
یہ جو تم گرمی دیکھتے ہو جہنم کا جوش ہے

آخر وقت الظهر

ظہر کا اخیر وقت کیا ہے عن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا جبريل عليه السلام جاءكم يعلمكم دينكم فصلى الصبح حين
طلع الفجر وصلى الظهر حين زاغت الشمس ثم صلى العصر حين راى الظل مثله ثم صلى المغرب حين
غربت الشمس وحل فطر الصائم ثم صلى العشاء حين ذهب شفق الليل ثم جاءه الغد فصلى بي

الصُّبْحَ حِيْنَ اَسْفَرَ قَلِيْلًا ثُمَّ صَلَّى بِهِ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى
الْمَغْرِبَ بِوَقْتٍ وَّاحِدٍ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ
قَالَ الصَّلٰوةُ مَا بَيْنَ صَلٰوتِكَ اَمْسِ وَصَلٰوتِكَ الْيَوْمَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یہ جبرئیل ہیں جو تم کو دین سکھلانے آئے ہیں پھر نماز پڑھی انہوں نے فجر کی جب صبح صادق ہوئی یعنی ایک عریض روشنی جو مشرق
کی طرف آسمان کے کنارے دکھلائی دیتی ہے اور ظہر کی نماز پڑھی جب آفتاب ڈھل گیا پھر عصر کی نماز پڑھی جب ہر ایک چیز کا سایہ
اوسکے برابر دیکھ لیا (سوا سایہ زوال کے) پھر مغرب کی نماز پڑھی جب آفتاب ڈوب گیا اور روزہ کھولنے کا وقت آگیا پھر عشا کی نماز پڑھی
جب شفق غائب ہو گئی پھر دوسرا دن ہوا تو فجر کی نماز پڑھی جب ذرا اوجالا ہو گیا تھا پھر ظہر کی نماز پڑھی جب سایہ ہر چیز کا اوس
کے برابر ہوا (سایہ اصلی سمیت) پھر عصر کی نماز پڑھی جب ہر ایک چیز کا سایہ اوسکا دونا ہو گیا پھر مغرب کی نماز اوسی وقت پڑھی جب
آفتاب ڈوبا اور روزہ کھولنے کا وقت آگیا پھر عشا کی نماز پڑھی جب ایک حصہ رات کا گزر گیا بعد اوسکے کہا کہ نمازوں کا وقت یہی ہے
کل اور آج کی نمازوں کے بیچ میں **ف** تو ہر ایک نماز کا اول اور آخر وقت بتلا دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ظہر کا اخیر وقت ایک
مثل سایہ تک ہے سوا سایہ اصلی کے اور یہی قول ہے تمام علما اور صحابہ کرام کا اور نہیں مخالفت کی اسمیں کسی نے مگر ایک روایت ہے ابو حنیفہ سے
کہ ظہر کا اخیر وقت دو مثل تک ہے اور عصر کا وقت دو مثل کے بعد شروع ہوتا ہے اور رد کرتی ہین اسکا احادیث صحیحہ پس وہ قابل اعتماد کے
نہیں ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ
ثَلٰثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کا اندازہ گرمیوں میں تین قدم سے پانچ قدم تک اور جاڑوں میں پانچ قدم سے سات قدم تک تھا **ف**
قدم ساتواں حصہ ہے آدمی کے قد کا اور گرمی میں سایہ کم ہونیکی وجہ یہ ہے کہ سایہ اصلی گرمی میں کم پڑتا ہے کیونکہ آفتاب قریب سمت الراس
کے ہوتا ہے گرمیوں میں اون ملکوں میں جو اقلیم دوم میں واقع ہیں جیسے مکہ معظمہ وغیرہ میں اور جاڑوں میں سمت الراس سے ہٹا ہوا
ہے پس سایہ اصلی جاڑوں میں زیادہ ہوگا اسوجہ سے جاڑے اور گرمی کی ظہر ایک ہی وقت میں قریب قریب ہوگی اور حاصل حدیث کا
یہ ہے کہ آپ ظہر جاڑے اور گرمی میں جب ہر چیز کا سایہ اوسکے برابر ہو جانے سے پہلے پڑھتے تھے اور دیر باعتبار بعد و قرب کے ہے خط استوا سے اور اسی
اقالیم میں اسکا لحاظ نہیں ہو سکتا کیونکہ اقلیم سوم یا چہارم میں جاڑے کے دنوں میں جب آفتاب قوس یا جدی میں ہو سایہ اصلی ۸ یا ۹ قدم
کے برابر ہوتا ہے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہر اقلیم یا ملک کا سایہ اصلی دریافت کرکے جب دو قدم یا تین قدم اوس سے زیادہ سایہ ہو تو نماز ظہر کی پڑھے
اس صورت میں حدیث کی پیروی ہو جاوے گی کیونکہ مکے میں سایہ اصلی کے مقدار کم سے کم گرمیوں میں نصف قدم تک ہو جاتی ہے بلکہ دو نیم
سرطان کو معدوم ہو جاتا ہے اور آپ تین قدم سایہ تک نماز پڑھتے تو ۲ یا ۲ یا ۳ قدم زیادہ سایہ سے پڑھتے اسیطرح جاڑوں میں کم سے کم
مقدار سایہ اصلی کے مکے میں ۳ قدم ہوتی ہے اور آپ پانچ قدم پہ نماز پڑھتے پس اگر اول وقت پڑھے تو سایہ اصلی سے دو قدم پر پڑھی اور جو
دیر کری تو چار پانچ قدم تک دیر کر سکتا ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ سوا سایہ اصلی کے ایک مثل سے زیادہ دیر کرے اگر اتنی دیر کریگا تو عصر کا وقت

آجاویگا **أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ** عصر کا اول وقت کیا ہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ مَعِي فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ حِينَ كَانَ
فَيْءُ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَالْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِينَ كَانَ
فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَهُ وَالْعَصْرَ حِينَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَيْهِ وَالْمَغْرِبَ حِينَ كَانَ قُبَيْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ ثُمَّ قَالَ فِي الْعِشَاءِ أُرَى إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ایک شخص نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نماز کے وقتونکو آپنے فرمایا میرے ساتھ نماز پڑھ پھر آپنے ظہر کی نماز پڑھی جب آفتاب ڈھل گیا
اور عصر کی نماز پڑھی جب سایہ ہر چیز کا اوسکے برابر ہوگیا (سوا سایہ اصلی کے جو عین دوپہر کو ہوتا ہے) اور مغرب کی نماز پڑھی جب آفتاب
ڈوب گیا اور عشا کی نماز پڑھی جب شفق ڈوب گئی راوی نے کہا پھر دوسری روز آپنے ظہر کی نماز پڑھی جب آدمی کا سایہ اوس کے
برابر ہوگیا (تو سایہ اصلی سمیت ایک مثل پر پڑھی) اور عصر کی نماز پڑھی جب سایہ آدمی کا اوسکا دونا ہوگیا (سایہ اصلی سمیت یعنی دو
مثل سایہ کے بعد پڑھی) اور مغرب کی نماز پڑھی شفق ڈوبنے سے کچھ پہلے عبداللہ بن الحارث نے کہا میں سمجھتا ہوں راوی نے کہا
عشا کی نماز پڑھی جب تہائی رات گزر گئی **ف** تو عصر کی نماز میں یہ فرق ہوا کہ پہلے روز سوا سایہ اصلی کے جب ایک مثل سایہ
ہوگیا تو پڑھی فرض کرین کہ گرمیوں میں ایک قدم سایہ اصلی تہا تو جب آٹھ قدم سایہ ہوگیا اوسوقت عصر کی نماز پڑھی اور دوسرے روز
جب چودہ قدم سایہ ہوگیا تو پڑھی **تَعْجِيلُ الْعَصْرِ** عصر کی نماز جلدی پڑھنا **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی اور دہوپ حجرے کے اندر تہی ابہی سایہ حجرے کا اوپر دیوار پر نہیں
چڑہا تہا **ف** نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ جلدی نماز پڑھے عصر کی یعنی اول وقت میں جب سایہ ایک مثل ہو سوا سایہ زوال کے
کیونکہ حجرہ کی اندر کی زمین تنگ تہی اور اوسکی دیواریں بھی چہوٹی تہیں اسقدر کہ دیوار کا طول زمین سے کچھ کم تہا پس جب
دیوار کا سایہ اوسکے برابر ہوگیا تو عصر کا وقت آگیا اوسوقت دہوپ زمین کے کنارے پر ہوگی اور سایہ مشرقی دیوار پر چڑہا نہوگا
عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءٍ فَيَأْتِيهِمْ
وَهُمْ يُصَلُّونَ أَوْ يَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے
پہر جانیوالا قبا کو جاتا اور وہان کے لوگوں سے ملتا تو وہ نماز پڑہتے ہوتے یا آفتاب بلند ہوتا (حالانکہ قبا مدینے سے تین میل کے
فاصلے پر ہے) **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ
مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ وَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھ چکتے اور آفتاب بلند اور روشن ہوتا اور جانیوالا جاتا (نماز پڑھ کر) عوالی کو اور آفتاب بلند رہتا
ف یعنی جانیوالا عوالی کو پہونچ جاتا اور آفتاب بلند رہتا جیسے بخاری و مسلم کی روایت میں ہے عوالی جمع ہے عالیہ کی اور وہ ان

سے وہ گانوں اور دیہات ہیں جو مدینے سے بلندی پر واقع ہیں نووی نے کہا ان گانوں اور دیہات میں وہ جو سب سے دور ہے وہ آٹھ میل ہیں
مدینے سے اور نزدیک سے نزدیک دو میل پر ہیں اور بعضے تین میل پر ہیں عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یصلی بنا العصر والشمس بیضاء محلقة ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہمارے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے اور آفتاب سفید اور بلند ہوتا عن ابی امامة بن سهل يقول صلينا مع عمر بن
عبد العزيز الظهر ثم خرجنا حتى دخلنا على انس بن مالك فوجدناه يصلي العصر قلت يا عم ما هذه
الصلوة التي صليت قال العصر وهذه صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم التي كنا نصلي
ترجمہ ابو امامہ بن سہل سے روایت ہے وہ کہتے تھے ہمنے نماز پڑھی ظہر کی عمر بن عبد العزیز کے ساتھ پھر گیا میں انس بن مالک
پاس دیکھا تو وہ عصر پڑھ رہے ہیں میں نے کہا اے چچا میرے یہ کونسی نماز پڑھی انہوں نے کہا عصر کی اور یہی وقت ہے اس نماز کا جس
وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے عن ابی سلمة قال صلينا في زمان عمر بن عبد العزيز ثم
انصرفنا الى انس بن مالك فوجدناه يصلي فلما انصرف قال لنا اصليتم قلنا صلينا الظهر
قال اني صليت العصر فقالوا له عجلت فقال انما اصلي كما رايت اصحابي يصلون ترجمہ ابو سلمہ سے
روایت ہے ہم نے عمر بن عبد العزیز کے زمانے میں نماز پڑھی پھر ہم گئے انس بن مالک پاس ان کو نماز پڑھتے دیکھا جب وہ پڑھ چکے تو انہوں نے
پوچھا تم نماز پڑھ چکے ہم نے کہا ہاں ظہر پڑھ چکے انہوں نے کہا میں عصر پڑھ چکا لوگوں نے کہا آپ نے جلدی پڑھی انہوں نے کہا
میں تو اسی وقت پڑھتا ہوں جس وقت اپنے ساتھیوں کو پڑھتے دیکھا (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو)

باب التشديد في تاخير العصر

عصر کی نماز میں دیر کرنا کیسا ہے عن العلاء انه دخل على انس بن مالك في داره بالبصرة حين
انصرف من الظهر وداره بجنب المسجد فلما دخلنا عليه قال اصليتم العصر قلنا لا انما انصرفنا الساعة
من الظهر قال فصلوا العصر قال فقمنا فصلينا فلما انصرفنا قال سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول تلك صلوة المنافق جلس يرقب العصر حتى اذا كانت بين قرني الشيطان قام فنقر
اربعا لا يذكر الله عز وجل فيها الا قليلا ترجمہ علا بن عبد الرحمن سے روایت ہے ہم انس بن مالک پاس بصرے
میں ان کے گھر گئے جب ظہر کی نماز سے فارغ ہو چکے تھے اور ان کا گھر مسجد سے ملا تھا تو جب انس پاس پہنچے انہوں نے کہا تم نے عصر کی نماز
پڑھی ہم نے کہا نہیں ابھی تو ہم ظہر پڑھ کر آئے ہیں انس نے کہا تو عصر کی نماز پڑھ لو ہم کھڑے ہوئے اور عصر کی نماز پڑھی جب پڑھ چکے
تو انس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا انتظار کرتا ہے عصر کا انتظا
ر کر رہا ہے سورج کا جب سورج شیطان کے دونوں چوٹیوں میں ہو گیا ف یعنی غروب کے وقت شیطان آفتاب پاس جاتا ہے اور اپنا سر
رکھتا ہے تو آفتاب اوسکے سر کے دونوں کناروں یا دونوں سینگوں کے بیچ میں آ جاتا ہے اب جو لوگ آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں وہ گویا شیطان کو
سجدہ کرتے ہیں۔ اور بعضوں نے کہا مراد شیطان سے خود وہی شخص ہے جو آفتاب کو پوجتا ہے اسلیے کہ آفتاب پوجنے والے غروب کے قریب

اوسکی پرستش کرتا ہے اور اوسوقت آفتاب اوسکی زلفون کے یا سر کے دونوں کناروں کے درمیان مین ہوتا ہے تو اوٹھا اور چار ٹھونگین لگا لین
یعنی جلدی سے چار رکعتین پڑھ لین اور دونو سجدون کے درمیان اچھی طرح سے بیٹھا بھی نہین تو ہر ایک رکعت مین گویا ایک ہی سجدہ
ہوا اور پھر ہر ایک سجدہ ہی مین ٹھہرا بھی نہین تو سجدہ کیا ہوا جانور کی ٹھونگ ہوئی اللہ کی یاد نہین کی اون مین مگر تھوڑی عن

ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الذي تفوته صلوة العصر فكانما وتر اهله وماله

ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز جاتی رہے گویا اوسکا گھر بار لٹ گیا

آخر وقت العصر

عصر کا اخیر وقت کیا ہے عن جابر بن عبد الله ان جبريل اتى
النبي صلى الله عليه وسلم يعلمه مواقيت الصلوة فتقدم جبريل ورسول الله صلى الله عليه وسلم
خلفه والناس خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى الظهر حين زالت الشمس واتاه حين
كان الظل مثل شخصه فصنع كما صنع فتقدم جبريل ورسول الله صلى الله عليه وسلم خلفه
والناس خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى العصر ثم اتاه حين وجبت الشمس فتقدم
جبريل ورسول الله صلى الله عليه وسلم خلفه والناس خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم
فصلى المغرب ثم اتاه حين غاب الشفق فتقدم جبريل ورسول الله صلى الله عليه وسلم خلفه
والناس خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى العشاء ثم اتاه حين انشق الفجر فتقدم
جبريل ورسول الله صلى الله عليه وسلم خلفه والناس خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم
فصلى الغداة ثم اتاه اليوم الثاني حين كان ظل الرجل مثل شخصه فصنع كما صنع
بالامس صلى الظهر ثم اتاه حين كان ظل الرجل مثل شخصيه فصنع كما صنع بالامس فصلى
العصر ثم اتاه حين وجبت الشمس فصنع كما صنع بالامس فصلى المغرب فنمنا ثم قمنا ثم نمنا
ثم قمنا فاتاه فصنع كما صنع بالامس فصلى العشاء ثم اتاه حين امتد الفجر واصبحت
والنجوم بادية مشتبكة فصنع كما صنع بالامس فصلى الغداة ثم قال ما بين هاتين الصلوتين
وقت

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس نماز کا وقت بتلانے کو آئے
تو جبرئیل آگے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پیچھے اور لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو نماز پڑھی انہون
نے ظہر کی جب آفتاب ڈھل گیا پھر جبرئیل آئے جب سایہ ہر چیز کا اوسکے برابر ہوگیا (سوا سایہ اصلی کے) اور ویسا ہی کیا جیسے پہلے کیا جبرئیل آگے بڑھے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پیچھے اور لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو نماز پڑھی انہون نے عصر کی پھر جبرئیل آئے
جب آفتاب ڈوب گیا اور جبرئیل آگے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پیچھے اور لوگ آپ کے پیچھے تو نماز پڑھی مغرب
کی پھر جبرئیل آئے جب شفق ڈوب گئی تو جبرئیل آگے کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پیچھے اور لوگ آپ کے پیچھے

تو نماز پڑہائی عشا کی پہر جبرئیل آئے صبح صادق ہوتی ہی اور وہ آگے کہڑے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پیچھے اور لوگ آپ کے پیچھے تو نماز پڑہائی فجر کی پہر دوسرے روز جبرئیل اوس وقت آئے جب سایہ ہر چیز کا اوسکے برابر ہوگیا (سایہ اصلی سمیت) اور ویسا ہی کیا جیسے کل کیا تہا ظہر کی نماز پڑہائی پھر اوس وقت آئے جب سایہ ہر چیز کا اوس کے دونا ہوگیا اور جیسے کل کیا تہا ویسے ہی کیا عصر کی نماز پڑہائی پہر اوس وقت آئے جب آفتاب ڈوب گیا اور جیسے کل کیا تہا ویسے ہی کیا مغرب کی نماز پڑہائی پھر ہم گئے اور سو رہے پہر اوٹہے (رات گئی) تو جبرئیل آئے اور جیسے کل کیا تہا ویسے ہی کیا عشا کی نماز پڑہائی پہر اوس وقت آئے جب فجر کی روشنی پہیل گئی اور صبح ہوگئی لیکن تارے صاف گہنے ہوئے تہے اور ویسا ہی کیا جیسے کل کیا تہا صبح کی نماز پڑہائی بعد اوسکے فرمایا اندونوں نمازوں کے بیچ میں وقت ہے نماز کا (یعنی ایک دن اول وقت پڑہیں اور دوسرے دن آخر وقت بس یہی وقت ہے نمازوں کا)

من ادرک رکعتین من العصر جس شخص نے آفتاب ڈوبنے سے پہلے دو رکعتیں عصر کی پڑہ لیں تو عصر کی نماز اوس نے پالی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَوْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے عصر کی دو رکعتیں پالیں آفتاب ڈوبنے سے پہلے یا ایک رکعت فجر کی پالی آفتاب نکلنے سے پہلے تو اوس نے پالیا عصر اور فجر کو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَوْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایک رکعت پالی عصر کی آفتاب ڈوبنے سے پہلے یا ایک رکعت پالی فجر کی آفتاب نکلنے سے پہلے تو اوس نے پالیا نماز کو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ أَوَّلَ سَجْدَةٍ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ وَإِذَا أَدْرَكَ أَوَّلَ سَجْدَةٍ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پالیوے تم میں سے کوئی پہلا سجدہ عصر کی نماز کا آفتاب ڈوبنے سے پہلے تو پورا کرلیوے اپنی نماز کو اور جب پالیوے پہلا سجدہ فجر کی نماز کا آفتاب نکلنے سے پہلے تو پورا کرلیوے اپنی نماز کو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے فجر کی نماز کی ایک رکعت پالی آفتاب نکلنے سے پہلے تو اوس نے فجر کی نماز پالی اور جس شخص نے عصر کی ایک رکعت پالی آفتاب ڈوبنے سے پہلے تو اوس نے عصر کی نماز

پالی **ف** یعنی وہ نماز اوسکی ادا ہو گی نہ قضا ان حدیثون سے صاف معلوم ہو گیا کہ جس شخص نے نماز فجر کی شروع کی یا عصر کی اور ایک رکعت پڑھی تہی کہ آفتاب نکل آیا یا ڈوب گیا تو نماز اوسکی صحیح ہو گئے وہ پوری کر لیوے اور یہی قول ہی مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علما کا اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک عصر مین یہی حکم ہے اور فجر کی نماز مین کہتے مین کہ وہ باطل ہو جاوے گی اگر حدیث ہی اوسپر کوئی دلیل نہین رکہتے اور جو وجہ قیاسی بیان کرتے ہین وہ صریح حدیث کے مقابلے مین مقبول نہین ہو سکتی

عن مُعَاذٍ أَنَّهُ طَافَ مَعَ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ فَلَمْ يُصَلِّ فَقُلْتُ أَلَا تُصَلِّي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيبَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ **ترجمہ** معاذ سے روایت ہی انہون نے طواف کیا معاذ بن عفراء کے ساتھ تو انہون نے دوگانہ طواف کا نہین پڑہا معاذ نے کہا تم نے کیون نہین پڑہا معاذ بن عفراء نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عصر کے بعد کوئی نماز نہین ہے جبتک آفتاب ڈوب نہ جاوے اور فجر کے بعد کوئی نماز نہین ہی جبتک آفتاب نکل نہ آوے

اول وقت المغرب مغرب کا اول وقت کیا ہی **عن** بُرَيْدَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ أَقِمْ مَعَنَا هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ عِنْدَ الْفَجْرِ فَصَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ حِينَ رَأَى الشَّمْسَ بَيْضَاءَ فَأَقَامَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ حِينَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَمَرَهُ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَمَرَهُ مِنَ الْغَدِ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ أَبْرَدَ بِالظُّهْرِ وَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ وَأَخَّرَ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَصَلَّاهَا ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَقْتُ صَلَاتِكُمْ مَا بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے ہر ایک نماز کا وقت پوچہا آپ نے فرمایا دو دن تک ہمارے ساتھ نماز پڑہ (تجہ اول اور آخر ہر نماز کے وقت کا اچہی طرح معلوم ہو جاویگا) اور آپ نے حکم دیا بلال رض کو انہون نے تکبیر کہی فجر ہوتی ہی پہر نماز پڑہی آپ نے فجر کی بعد اونکو حکم دیا اونکو جب آفتاب ڈہل گیا ظہر کی نماز پڑہی پہر حکم اونکو اوس وقت تک آفتاب سفید تہا اسمین زردی نہ تہی اور عصر کی نماز پڑہی پہر حکم دیا اونکو جب آفتاب ڈوب گیا اور مغرب کی نماز پڑہی پہر حکم دیا اونکو جب شفق ڈوب گئی اور عشا پڑہی پہر دوسرے دن حکم کیا اونکو تو فجر روشنی مین پڑہی اور ظہر کو بہی ٹہنڈے وقت پڑہا اور بہت ٹہنڈے وقت پڑہا پہر عصر کی نماز پڑہی اور آفتاب سفید تہا لیکن پہلے دن سے دیر کی پہر مغرب کی نماز پڑہی شفق ڈوبنے سے پہلے پہر حکم کیا تو انہون نے تکبیر کہی عشا کی جب تہائی رات گزر گئی اور عشا کی نماز پڑہی بعد اوسکے فرمایا کہان ہی وہ شخص جو نماز کے وقت پوچہتا تہا دیکہو تمہاری نمازون کے وقت انہین کے بیچ مین ہین

تعجیل المغرب مغرب کی نماز مین جلدی کرنا **عن** رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُونَ إِلَى أَهَالِيهِمْ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَرْمُونَ وَيُبْصِرُونَ مَوَاقِعَ سِهَامِهِمْ **ترجمہ** ایک شخص سے روایت ہے جو قبیلہ اسلم سے تھا اور صحابہ میں سے تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھ کر اپنے گھروں کو جاتے تھے شہر کے کنارے تیر مارتے تھے اور جہاں تیر گرتا تھا اوسکو دیکھ لیتے تھے **ف** یعنی اسقدر روشنی میں آپ مغرب کی نماز پڑھتے تھے - نووی نے کہا یہ اجماع ہے کہ مغرب کی نماز آفتاب ڈوبتے ہی پڑھنا چاہیے اور یہی افضل وقت ہے اور وہ جو بعض حدیثوں میں شفق ڈوبنے تک مغرب کی تاخیر مذکور ہے تو بیان جواز کیلئے ہے

تَأْخِيرُ الْمَغْرِبِ
مغرب کی نماز میں دیر کرنا

عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوهَا وَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ **ترجمہ** ابو بصرہ غفاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی ہمارے ساتھ مخمص میں (ایک مقام کا نام ہے) پھر فرمایا کہ یہ نماز پیش کی گئی اگلے لوگوں پر جو تم سے پہلے گزر گئے انہوں نے اوسکو ضائع کیا (یعنی ادا نہ کر سکے) جو شخص محافظت کریگا اس نماز کی اوسکو دوہرا ثواب ملیگا اور کوئی نماز اس کے بعد نہیں یہاں تک کہ تارہ نہ نکلے **ف** مراد وہ تارہ ہے جو غروب کے کچھ دیر بعد دکھلائی دیتا ہے بہت چمکتا ہوا مقصود یہ ہے کہ ستارہ نکلے اوّلین اسکی کو روایت کیا ابو داؤد نے ابو ایوب سے اور دارمی نے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میری امت خیریت سے رہیگی یا فطرۃ پر رہیگی جبتک دیر نہ کریگی مغرب کی نماز میں یہانتک کہ گھس جاویں ستارے

آخِرُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ
مغرب کا اخیر وقت کیا ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو (قَالَ شُعْبَةُ كَانَ قَتَادَةُ يَرْفَعُهُ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا لَا يَرْفَعُهُ) قَالَ وَقْتُ صَلَاةِ الظُّهْرِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ مَا لَمْ يَنْتَصِفِ اللَّيْلُ وَوَقْتُ الصُّبْحِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے شعبہ نے کہا کہ قتادہ نے کبھی حدیث کو مرفوع کیا (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ بیان کیا) اور کبھی مرفوع نہیں کیا ظہر کی نماز کا وقت جبتک ہے کہ عصر کا وقت نہ آوے اور عصر کا وقت جبتک ہے کہ آفتاب زرد نہ ہو اور مغرب کا وقت جبتک ہے کہ شفق کی تیزی جاتی نہ رہے اور عشا کا وقت جبتک ہے کہ آدہی رات نہ گزر جاوے اور فجر کا وقت جبتک ہے کہ آفتاب نہ نکلے

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَائِلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ بِالْفَجْرِ حِينَ انْشَقَّ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ أَعْلَمُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعِشَاءِ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتَّى انْصَرَفَ

وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى قَرِيْبٍ مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتَّى
انْصَرَفَ وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ ثُمَّ أَخَّرَ
الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ **ترجمہ** ابو موسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس ایک شخص نماز کیوقت پوچھتا ہوا آیا آپ نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور حکم کیا بلال کو انہوں نے تکبیر کہی فجر کی جب صبح
صادق ہوئی پھر حکم کیا اون کو اونہوں نے تکبیر کہی ظہر کی جب آفتاب ڈہل گیا اور کہنے والا کہتا تہا ابہی دوپہر ہے لیکن
آپ خوب جانتے تہے کہ آفتاب ڈہل گیا ہے پھر حکم کیا اونکو اونہوں نے تکبیر کہی عصر کی اور آفتاب بلند تہا پہر حکم کیا اون کو اونہوں
نے تکبیر کہی مغرب کی جب آفتاب ڈوب گیا پہر حکم کیا اونکو اونہوں نے تکبیر کہی عشا کی جب شفق غائب ہوگئی پھر
حکم کیا اونکو دوسرے دن فجر کی نماز کا اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تہا آفتاب نکل آیا (یعنی بہت دیر
کر کی پڑہی) پھر دیر کی ظہر مین یہانتک کہ کل جسوقت عصر پڑہی تہی اوسکے قریب ہوگیا پہر دیر کی عصر مین یہانتک
کہ جب عصر پڑہ چکے تو کہنیوالا کہتا تہا آفتاب سرخ ہوگیا پہر دیر کی مغرب مین یہانتک کہ شفق ڈوبنے کا وقت قریب
آگیا پھر دیر کی عشا مین تہائی رات تک پھر فرمایا کہ نماز کا وقت ان دونون وقتون کے بیچ مین ہے **عن بشیر**
بْنِ سَلَامٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْنَا لَهُ أَخْبِرْنَا
عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ زَمَنَ الْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ الْفَيْءُ قَدْرَ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى
الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ الْفَيْءُ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَظِلِّ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ
صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْغَدِ الظُّهْرَ
حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ طُوْلَ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَيْهِ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ
سَيْرَ الْعَنَقِ إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ
أَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ شَكَّ زَيْدٌ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ **ترجمہ** بشیر بن سلام سے روایت ہے مین اور امام محمد باقر
بن علی بن حسین جابر بن عبد اللہ انصاری پاس گئے اور اون سے کہا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتلاؤ اور وہ
زمانہ تہا حجاج بن یوسف (ظالم) کا جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ نے ظہر کی نماز ادا کی جب آفتاب
ڈہل گیا اور سایہ (اصلی) جوتی کے تسمے برابر تہا پہر نماز پڑہی عصر کی جب سایہ آدمی کا اوسکے برابر ہوگیا سوا اوس سایہ کے جو
تسمے کے برابر تہا پھر نماز پڑہی مغرب کی جب آفتاب ڈوب گیا پھر نماز پڑہی عشا کی جب شفق ڈوب گئی پھر نماز پڑہی فجر
کی جب صبح صادق نکلی پہر دوسرے دن ظہر کی نماز پڑہی جب سایہ آدمی کا اوس کے برابر ہوگیا (سایہ اصلی سمیت) پہر نماز
پڑہی عصر کی جب سایہ آدمی کا اوسکے دوبرابر ہوگیا اتنا دن تہا کہ اگر آدمی یہان سے اونٹ پر سوار ہو کر متوسط چال سے چلے

تو شام تک ذو الحلیفہ پہونچ جاوی (ذوالحلیفہ مدینہ سے چھ میل ہے) پھر نماز پڑہی مغرب کی جب آفتاب ڈوب گیا پھر نماز پڑہی
عشا کی تہائی رات کو یا آدہی رات کو شک ہو راوی کو پھر نماز پڑہی فجر کی روشنی میں

کراھیۃ النوم بعد صلوۃ المغرب مغرب کی نماز پڑھ کر سو جانا (عشا سے پہلے) مکروہ ہے

عن سیار بن سلامۃ قال دخلت علی ابی برزۃ فسألہ ابی کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی المکتوبۃ
قال کان یصلی الہجیر التی تدعونها الاولی حین تدحض الشمس وکان یصلی العصر حین
یرجع احدنا الی رحلہ فی اقصی المدینۃ والشمس حیۃ ونسیت ما قال فی المغرب وکان یستحب
ان یؤخر العشاء التی تدعونها العتمۃ وکان یکرہ النوم قبلها والحدیث بعدها وکان
ینفتل من صلوۃ الغداۃ حین یعرف الرجل جلیسہ وکان یقرأ بالستین الی المائۃ

ترجمہ سیار بن سلامہ سے روایت ہے میں ابو برزہ پاس گیا تو میری باپ نے ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز میں
کیونکر پڑہتے تہے انہوں نے کہا ظہر کی نماز جسکو تم پہلی نماز کہتے ہو اوس وقت پڑہتے جب آفتاب ڈہل جاتا اور عصر اوس وقت پڑہتے
کہ ہم میں سے کوئی اپنے مکان کو پہونچ جاتا اور وہ کنارے میں ہوتا مدینہ کی عصر پڑہ کر اور آفتاب صاف اور بلند رہتا اور میں بہول گیا
میں جو ابو برزہ نے مغرب کے باب میں کہا اور آپ پسند کرتے تہے عشا میں دیر کرنا جسکو تم عتمہ کہتے ہو اور برا جانتے تہے عشا سے
پہلے سو جانے کو اور عشا کی نماز کے بعد باتیں کرنے کو اور صبح کی نماز سے آپ اوس وقت پڑہ چکتے جب ایک ہر شخص اپنے دوست کو پہچاننے
لگتا اور پڑہتے اوس میں ساٹھ آیتوں سے سو آیتوں تک

اول وقت العشاء عشا کا اول وقت کیا ہے

عن جابر بن عبد اللہ قال جاء جبریل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین زالت الشمس فقال
قم یا محمد فصل الظہر حین مالت الشمس ثم مکث حتی اذا کان فیء الرجل مثلہ جاءہ فقال (للعصر)
قم یا محمد فصل العصر ثم مکث حتی اذا غابت الشمس جاءہ فقال قم فصل المغرب فقام فصلا
ھا حین غابت الشمس سواء ثم مکث حتی اذا ذھب الشفق جاءہ فقال قم فصل العشاء فقام
فصلاھا ثم جاءہ حین سطع الفجر فی الصبح فقال قم یا محمد فصل فقام فصلی الصبح ثم
جاءہ من الغد حین کان فیء الرجل مثلہ فقال قم یا محمد فصل فصلی الظہر ثم جاءہ جبریل
علیہ السلام حین کان فیء الرجل مثلیہ فقال قم یا محمد فصل فصلی العصر ثم جاءہ للمغرب
حین غابت الشمس وقتا واحدا لم یزل عنہ فقال قم فصل فصلی المغرب ثم جاءہ للعشاء
حین ذھب ثلث اللیل الاول فقال قم فصل فصلی العشاء ثم جاءہ حین اسفر جدا فقال
قم فصل فصلی الصبح فقال ما بین ھذین وقت کلہ

ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے
حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے جب آفتاب ڈہل گیا اور کہا اٹھو اے محمد ظہر کی نماز پڑہو

أَحَدُنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ
أَنْ يُؤَخِّرَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ
يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ **ترجمہ** سیار بن سلامہ

سے روایت ہے کہ میں اور میرے باپ دونوں ابوبرزہ اسلمی پاس گئے میرے باپ نے ان سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازیں
کیسے پڑھتے تھے انہوں نے کہا ظہر کی نماز جسے تم پہلی نماز کہتے ہو وہ آفتاب ڈھلے پڑھتے تھے اور عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے
کہ ہم میں سے کوئی شخص عصر پڑھ کر اپنے گھر جاتا مدینہ کے کنارے پر پہنچ جاتا اور آفتاب صاف اور تیز رہتا سیار نے کہا میں بھول گیا
ابوبرزہ نے مغرب کو کیا کہا پھر سیار نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اچھا جانتے تھے عشا کی نماز میں دیر کرنا جسکو تم عتمہ
کہتے ہو اور برا جانتے تھے عشا کی نماز سے پہلے سونے کو اور عشا کی نماز کے بعد باتیں کرنے کو اور صبح کی نماز آپ اس وقت پڑھ چکتے کہ آدمی اپنے
پاس والے کو پہچان لیتا اور ساٹھ آیتوں سے ستر آیتوں تک اس میں پڑھتے

عن ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ حِينٍ
أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أُصَلِّيَ الْعَتَمَةَ إِمَامًا أَوْ خِلْوًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعَتَمَةِ حَتَّى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ
الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ
يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى شِقِّ رَأْسِهِ قَالَ وَأَشَارَ فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَأَوْمَأَ إِلَيَّ كَمَا أَشَارَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ بِشَيْءٍ مِنْ
تَبْدِيدٍ ثُمَّ وَضَعَهَا فَانْتَهَى أَطْرَافُ أَصَابِعِهِ إِلَى مُقَدَّمِ الرَّأْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يَمُرُّ بِهَا كَذَلِكَ عَلَى الرَّأْسِ
حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ ثُمَّ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطُشُ
شَيْئًا إِلَّا كَذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لَا يُصَلُّوهَا إِلَّا هَكَذَا **ترجمہ** ابن

جریج سے روایت ہے میں نے عطا سے کہا تمہارے نزدیک کونسا وقت بہتر ہے عشا پڑھنے کے لیے خواہ میں امام ہو کر پڑھوں یا اکیلے پڑھوں
عطا نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز میں دیر کی یہاں تک
کہ لوگ سو گئے اور جاگے پھر سو گئے اور جاگے تو عمر بن خطاب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے الصلوۃ الصلوۃ عطا نے کہا ابن عباس نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ آواز سنکر) نکلے گویا میں اب دیکھ رہا ہوں آپکو آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور ایک ہاتھ اپنا
آپ اپنے سر پر ایک طرف رکھے ہوئے تھے ابن جریج نے کہا میں نے اور مضبوطی سے دریافت کیا عطا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کیونکر ہاتھ اپنا سر پر رکھا تھا انہوں نے بتلایا جیسے ابن عباس نے بتلایا تھا تو عطا نے اپنی انگلیوں کو ذرا کھول کر سر پر رکھا
یہاں تک کہ انگلیوں کے سرے سر کے آگے کے کنارے پر آگئے پھر انگلیوں کو ملا کر ہاتھ کو پھیرا سر پر یہاں تک کہ دونوں انگوٹھے کان کے اوپر
کنارے پر آگئے جو منہ سے قریب ہے پھر کنپٹی پر اور پیشانی اور داڑھی کے کنارے پر مسلم کی روایت میں ہی کے ایسا کو لے پہنچے

اونگلیونکو) لیکن بالونکو انگلیونسے پکڑا نہین (یعنی صرف بالون کو دبا کر پانی نکال دیا) بس ایسی ہی کیا (یعنی دبا یا) پہر آپ نے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا اگر میری اُمت پر مشکل نہ گزرتا تو مین اونکو حکم دیتا اسی وقت نماز پڑہنے کا (یعنی عشا کی نماز اتنی رات گئی پڑہا کرین)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ عُمَرُ رضي الله عنه فَنَادَى الصَّلٰوةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَاءُ يَقْطُرُ مِنْ رَأْسِهِ وَيَقُولُ إِنَّهُ الْوَقْتُ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی نماز مین دیر کی یہانتک کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا تب عمر رضی اللہ عنہ کہڑے ہوئے اور پکارا الصلوۃ یا رسول اللہ سو گئے بچے اور عورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر نکلے اور پانی آپکے سر سے ٹپک رہا تہا آپ فرماتے تہے یہی وقت ہے نماز کا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیر کرتے تہے عشا کی نماز مین

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مشکل نہ گزرتا میری اُمت پر تو مین اونکو حکم کرتا عشا کی نماز مین دیر کرنیکا اور ہر نماز کے لیے مسواک کرنیکا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعَتَمَةِ فَنَادَاهُ عُمَرُ رضي الله عنه نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ صَلُّوهَا فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات عشا کی نماز مین دیر کی تو عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو پکارا اور عرض کیا یا رسول اللہ بچے اور عورتین سو گئے آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا اس نماز کا انتظار (روئے زمین پر رہنے والون مین) سوا تمہارے کوئی نہین کرتا اور دنون مین سوا مدینہ کے اور کہین نماز نہین ہوتی تہی (کیونکہ اسلام پہیلا نہین تہا) پہر آپ نے فرمایا پڑہا کرو اس نماز کو شفق ڈوبنے سے تہائی رات تک

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَحَتّٰى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى وَقَالَ إِنَّهُ لَوَقْتُهَا لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی نماز مین دیر کی یہانتک کہ زیادہ رات گزر گئی اور مسجد کے لوگ سو رہے پہر آپ نکلے اور نماز پڑہائی اور فرمایا کہ یہ نماز کا یہی وقت ہے اگر میری اُمت پر شاق نہوتا (تو مین عشا کا یہی وقت مقرر کرتا)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ فَقَالَ حِينَ خَرَجَ إِنَّكُمْ تَنْتَظِرُونَ صَلٰوةً مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا أَنْ يَثْقُلَ عَلٰى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ

هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ ثُمَّ صَلّٰى **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی ایک رات ہم ٹھہرے رہے مسجد میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے تھے عشا کی نماز کے لیے آپ تشریف لائے جب تہائی رات گزر گئی یا زیادہ پھر آپنے
فرمایا تم لوگ جس نماز کا انتظار کرتے ہو اوسکا انتظار کوئی مذہب والا نہیں کرتا سوا تمہارے اور اگر میری امت پر بار نہ گزرتا
تو مین انکے ساتھ اسی وقت یہ نماز پڑھا کرتا بعد اوسکے آپنے حکم دیا مؤذن کو اوس نے تکبیر کہی آپ نے نماز پڑھائی **عن**
اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ لَمْ يَخْرُجْ
اِلَيْنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَخَرَجَ فَصَلّٰى بِهِمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَاَنْتُمْ لَمْ
تَزَالُوا فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسَقَمُ السَّقِيمِ لَاَمَرْتُ بِهٰذِهِ
الصَّلٰوةِ اَنْ تُؤَخَّرَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی
ہمارے ساتھ مغرب کی پھر آپ نکلے یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی اوس وقت آپ نکلے اور نماز پڑھائی اور فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ چکے اور سو رہے
اور تم کو نماز کا ثواب ملا کرتا ہی ریعنی گویا نماز ہی پڑھ رہے ہو) جبتک نماز کا انتظار کرتے رہو اور اگر مجھکو ضعیف کے ضعف کا اور بیمار
کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو مین حکم کرتا اس نماز کو آدھی رات کیوقت پڑھنے کا **عن** حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ نَعَمْ اَخَّرَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِلٰى قَرِيبٍ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ
فَلَمَّا اَنْ صَلّٰى اَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ اِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا
قَالَ اَنَسٌ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيصِ خَاتَمِهِ فِي حَدِيثِ عَلِيٍّ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ **ترجمہ** حمید سے روایت ہی انس بن مالک سے
سوال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی ہے انہوں نے کہا ہان آپنے ایک رات عشا کی نماز مین دیر کی قریب
آدھی رات کے پھر جب نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا تم گویا نماز ہی مین ہو جبتک نماز کا انتظار کرتے رہو انس نے
کہا گویا مین دیکھ رہا ہون آپکی انگوٹھی کی چمک کو علی بن حجر کی روایت مین ہی کہ آپ نے عشا کی نماز مین دیر کی آدھی رات
تک **اَلرُّخْصَةُ فِي اَنْ يُّقَالَ لِلْعِشَاءِ الْعَتَمَةُ** عشا کی نماز کو عتمہ کہنے کی اجازت **ف** عرب کے گنوار مغرب کی
نماز کو عشا اور عشا کو عتمہ کہا کرتے تھے عتمہ کہتے ہیں تاریکی کو وہ لوگ اس نماز کو اندھیری اور تاریکی مین پڑھتے کیونکہ بعد شفق ڈوبنے
کے اپنی جانوروں کا دودھ دوہتے ایک حدیث مین ہی کہ آپنے منع کیا عشا کی نماز کو عتمہ کہنے سے کیونکہ یہ گنواروں کی اصطلاح ہے اور
جاہلونکی پس کیا ضرور ہی کہ اہل علم بھی اون کی اصطلاح پر عمل کرین بلکہ عشا کی نماز کہیں جیسے اللہ اور رسول نے کہا ہے من
بعد صلوٰة العشاء کلام اللہ مین وارد ہی اب جو بعض حدیثوں مین اس نماز کو عتمہ کہا ہے اوسکی تاویل کئی طور پر کی ہے ایک تو یہ کہ یہ
اطلاق نہی سے پہلے ہوگا دوسری یہ کہ نہی تنزیہی ہے پس جائز ہی اطلاق عتمہ کا عشا پر تیسری یہ کہ یہ اطلاق اون گنواروں کے سمجھانے
کو ایسے ہوگا جو عشا کو عتمہ کہتے تھے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا
فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي

التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جانتے کیا کچھ ثواب ہے اذان دینے میں اور اول صفوں میں کھڑے
ہونے میں پھر نہ پاتے اندونوں کو (یعنے اذان دینا نہ ہو سکتا یا صف اول میں نہ مل سکتے) بغیر قرعہ ڈالے (بوجہ ہجوم اور کثرت
کے) تو ضرور قرعہ ڈالتے (یعنی اسقدر جھگڑا کرتے کہ اوسکا فیصلہ بغیر قرعے کے نہیں ہو سکتا اور جس کے نام پر قرعہ نکلتا وہ
اذان دیتا اور اول صفوں میں شریک ہوتا) اور اگر لوگ جانتے کہ ظہر (یا جمعہ) کے لیے سویرے جانے میں جو کچھ ثواب ہے (یا نماز کے
اول وقت پڑھنے میں) تو جلدی کرتے اوسطرف اور اگر جانتے جو کچھ ثواب ہے عتمہ (یعنے عشا کی نماز) اور فجر کی نماز میں آنے کا
البتہ آتے سرین گھسیٹتے ہوئے (یعنے اگر پاؤں سے نہ ہو سکتا اور چلنے کی طاقت نہ ہوتی تو چوتڑوں کے بھل آتے) **اَلْكَرَاهِيَةُ**
فِي ذٰلِكَ عشا کی نماز کو عتمہ کہنا مکروہ ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ
الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ هٰذِهِ فَإِنَّهُمْ يُعْتِمُونَ عَلَى الْإِبِلِ وَإِنَّهَا الْعِشَاءُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غالب آوین تم پر گنوار اس نماز کے نام میں (یعنی ایسا نہ ہو وہ اس نماز کو عتمہ کہتے ہیں تم بھی
اون کی پیروی کر کے عتمہ کہنے لگو یہ نہ کرو بلکہ تم عشا کی نماز کہا کرو) وہ تو اندھیرا کردیتے ہیں اپنے اونٹوں پر (یعنے اونٹوں کو دوہنے میں
مصروف رہتے ہیں) اس نماز کا نام عشا ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
عَلَى الْمِنْبَرِ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ أَلَا إِنَّهَا الْعِشَاءُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ منبر پر فرماتے تھے دیکھو غالب نہ آجاویں تم پر گنوار اس نماز کے نام میں اسکا نام عشا ہے
أَوَّلُ وَقْتِ الصُّبْحِ صبح کی نماز کا اول وقت کیا ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
صبح کی نماز اوسوقت پڑھی جب معلوم ہو گیا آپ کو کہ صبح ہو گئی (یعنی روشنی صبح صادق کی دکھلائی دی) **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ
رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الْغَدَاةِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا مِنَ الْغَدِ أَمَرَ حِينَ انْشَقَّ
الْفَجْرُ أَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَسْفَرَ ثُمَّ أَمَرَ فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا ثُمَّ
قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ ترجمہ انس سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا اور صبح کی نماز کا وقت پوچھا جب دوسرے دن صبح ہوئی تو آپ نے حکم کیا فجر نکلتے ہی نماز کا اور آپ نے نماز پڑھائی
پھر دوسرے دن جب روشنی ہو گئی تو آپ نے حکم کیا نماز کا اور نماز پڑھائی بعد اوس کے فرمایا کہاں ہے وہ شخص جو نماز کا وقت پوچھتا
تھا ان دونوں وقتوں کے بیچ میں نماز کا وقت ہے **اَلتَّغْلِيسُ فِي الْحَضَرِ** جب سفر نہ ہو تو صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ النِّسَاءُ يُصَلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ثُمَّ يَنْصَرِفْنَ
مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی

نماز پڑہتی تہے پہر عورتین اپنی چادرین لپیٹی جاتین تہین (نماز پڑہ کر) پہچانی نہ جاتین اندہیری سے عن عائشة قالت كن النساء يصلين مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبح متلففات بمروطهن فيرجعن فما يعرفهن أحد من الغلس ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے عورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نماز پڑہتی تہین صبح کی اپنی چادرین لپیٹی ہوئین پہر لوٹ کر جاتین تو اونکو کوئی پہچانتا نہ تہا اندہیرے کے سبب

التغليس في السفر

سفر مین فجر کی نماز اندہیرے منہہ پڑہنا عن أنس قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر صلوة الصبح بغلس وهو قريب منهم فأغار عليهم وقال الله أكبر خربت خيبر مرتين إنا إذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز (یعنی جسدن خیبر پر حملہ کیا تہا) صبح کی نماز اندہیرے منہ پڑہی اور آپ قریب تہے خیبر والون سے پہر حملہ کیا اون پر اور فرمایا اللہ بہت بڑا ہے خراب ہوگیا خیبر دو بار ہم جب اوترینگے کسی قوم کے میدان مین تو بری ہوگی صبح اون لوگون کی جو ڈرائے گئے (یعنی خراب اور تباہ ہونگے اور ہم فتح پاوینگے ایسا ہی ہوا اللہ تعالی نے خیبر فتح کرا دیا اور تمام مال اسباب کافرون کا مسلمانون کو ہاتہہ لگا اور کچہہ کافر قتل کیے گئے کچہہ جلاوطن ہوگئے کچہہ وہین مسلمانون کی رعایا بنکر رہنے لگے)

باب الإسفار

فجر کی نماز روشنی مین پڑہنا عن رافع بن خديج عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أسفروا بالفجر ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روشن کرو فجر کی نماز کو ف امام طحاوی حنفی نے اسکے یہ معنی بیان کیے ہین کہ شروع کرو نماز فجر کی اندہیرے مین لیکن اوسمین قرات اتنی کرو کہ نماز تمام ہوتے ہوتے روشنی ہو جاوے اور یہ توجیہ اچہی ہے واسطے مطابقت کے اون حدیثون کے ساتہہ جنمین فجر کی نماز اندہیرے مین پڑہنا منقول ہے عن محمود بن لبيد عن رجال من قومه من الأنصار أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما أسفرتم بالفجر فإنه أعظم للأجر ترجمہ محمود بن لبید نے اپنی قوم کے کئی انصاریون سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا روشن کروگے تم فجر کی نماز کو اوتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا

باب من أدرك ركعة من صلوة الصبح

جس شخص نے فجر کی ایک رکعت پائی کہ آفتاب نکل آیا اوسکا کیا حکم ہے عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أدرك سجدة من الصبح قبل أن تطلع الشمس فقد أدركها ومن أدرك سجدة من العصر قبل أن تغرب الشمس فقد أدركها ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے فجر کی نماز کا ایک سجدہ پالیا سورج نکلنے سے پہلے تو اوس نے پالیا فجر کی نماز کو اور جس شخص نے عصر کی نماز کا ایک سجدہ پالیا سورج ڈوبنے سے پہلے تو اوس نے پالیا عصر کی نماز کو عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أدرك ركعة من الفجر قبل أن تطلع الشمس فقد أدركها ومن أدرك ركعة من العصر قبل أن تغرب الشمس فقد أدركها ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جس نے فجر کی ایک رکعت پائی آفتاب نکلنے سے پہلے تو اوس نے فجر کی نماز پالی اور جس نے عصر کی ایک رکعت پائی سورج ڈوبنے سے پہلے تو اوس نے عصر کی نماز پالی

آخر وقت الصبح

صبح کا اخیر وقت کیا ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ اِذَا دَلَكَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ بَيْنَ صَلٰوتَيْكُمْ هَاتَيْنِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ قَالَ عَلٰى اِثْرِهٖ وَيُصَلِّي الصُّبْحَ اِلٰى اَنْ يَنْفَسِحَ الْبَصَرُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز اوس وقت پڑھتے تھے جب آفتاب ڈہل جاتا اور عصر کی نماز تمہارے ظہر اور عصر کے بیچ میں پڑھتے تھے (یعنے عصر تم سے پہلے پڑھتے تھے) اور مغرب آفتاب ڈوبتے ہی پڑھتے تھے اور عشا جب شفق ڈوب جاتی تو پڑہتے اور فجر کی نماز یہانتک پڑھتے کہ نگاہ پھیل جاتی (یعنے روشنی ہوجاتی اور سب چیزیں دکھلائی دینے لگتیں)

مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ

جس نے ایک رکعت کسی نماز کی پائی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اوس شخص نے وہ نماز پالی **ف** اس حدیث سے کئی مسائل نکلے ہیں۔ ایک یہ کہ جس نے نماز کا وقت ایک رکعت کے موافق پالیا جیسے حائضہ پاک ہوگئی یا لڑکا بالغ ہوگیا یا دیوانہ ہوشیار ہوگیا تو وہ نماز اوسکو ادا کرنا لازم ہوگی دوسری یہ جسنے ایک رکعت وقت کے اندر پڑھ لی پھر وقت گذر گیا جیسے فجر کی ایک رکعت پڑھ چکا تہا کہ آفتاب نکل آیا یا عصر کی ایک رکعت پڑھ چکا تہا کہ آفتاب ڈوب گیا تو وہ اپنی نماز پوری کرلیوے اور نماز اوسکی ادا ہوگی نہ قضا تیسری یہ کہ جو شخص امام کو ساتھ ایک رکعت پالیوے تو اوس نے جماعت کا ثواب پالیا) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جسنے ایک رکعت کسی نماز کی پالی تو اوسنے وہ نماز پالی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی اوسنے وہ نماز پالی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَهَا **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی اوس نے نماز پالی عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْجُمُعَةِ اَوْ غَيْرِهَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعے کی یا اور کسی نماز کی ایک رکعت پالی تو اوسکی نماز پوری ہوگئی (یعنے وہ نماز اوسکو ملگئی اب اگر ایک جمعہ کی ایک رکعت پائی تو گویا جمعہ ملگیا ایک رکعت اور پڑھ لیوے) عَنْ سَالِمٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا اِلَّا اَنَّهٗ يَقْضِيْ مَا فَاتَهٗ **ترجمہ** سالم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے

ایک رکعت پالی گی نماز کی تو اوس نے وہ نماز پالی مگر جسقدر رہ جاتی رہی وہ اوسکو ادا کر لے **السَّاعَاتُ الَّتِي** نُهِيَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيهَا

جن اوقات مین نماز پڑہنا منع ہی اونکا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي تِلْكَ السَّاعَاتِ **ترجمہ** عبداللہ صنابحی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آفتاب نکلتا ہے اور اوس کے ساتھ شیطان کی چوٹیان ہوتی ہین (یعنی شیطان اپنا سر اوسپر رکہہ دیتا ہی تو چوٹیان اوسکی آفتاب کے دونون طرف ہوتی ہین غرض اوسکی یہ ہوتی ہے کہ جو لوگ آفتاب کو پوجتے ہین اونکا یہ سجدہ اور سجدہ میری لیے ہو) پہر جب آفتاب بلند ہوجاتا ہی تو شیطان الگ ہوجاتا ہی پہر جب سیدہا ہوتا ہی دوپہر کو تو شیطان اوسکی نزدیک ہوجاتا ہی پہر جب ڈہلجاتا ہے تو الگ ہوجاتا ہے پہر جب ڈوبنے لگتا ہی تو اوسکے نزدیک ہوجاتا ہی پہر جب ڈوب جاتا ہے تو الگ ہوجاتا ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان وقتون مین نماز پڑہنے سے **ف** یعنی طلوع اور غروب اور دوپہر کو اب یہ ممانعت عام ہے ہر ایک نماز کو لیے فرض ہو یا نفل بشرطیکہ وہ فرض نہ ہو جسکا وقت جاتا ہو تو بالاتفاق درست ہی یہ امام ابوحنیفہ کا قول ہی اور شافعی اور ایک طائفہ علما کا یہ قول ہی کہ ان سب وقتون مین نماز پڑہنا جائز ہی بلا کراہت کے اور امام احمد کے نزدیک طواف کا دوگانہ ادا کرنا جائز ہی بدلیل حدیث جبیر بن مطعم کے جو آگے آتی ہی **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ يَقُوْلُ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ **ترجمہ** عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو منع کرتے تھے تین وقتون مین نماز پڑہنے سے یا جنازہ دفن کرنے سے **ف** بعضون نے کہا ہی کہ مراد دفن کرنے سے نماز جنازہ ہے ورنہ دفن ہر وقت جائز ہی اور **نووی** نے کہا یہ تاویل بہی ضعیف ہی اسلیے کہ نماز جنازہ ان اوقات مین جائز ہے بلا کراہت بالاجماع بیشک یہ ہی کہ مقصود ممانعت ہو دفن سے ان اوقات مین جب قصداً ان اوقات کا انتظار کیا جاوے لیکن اگر بغیر قصد کے اتفاقی یہ اوقات آجاوین تو دفن مین کوئی کراہت نہین ہی مین کہتا ہون کہ حنفیہ کے نزدیک نماز جنازہ بہی ان اوقات مین مکروہ ہے جب قصداً ہو پس دعوی اجماع کا مسلم نہین **ف** یہ تین وقت ہوئے ایک جب آفتاب نکلے یہانتک کہ بلند ہوجاوے دوسرے جب ٹھیک دوپہر ہو یہانتک کہ آفتاب ڈہل جاوے تیسرے جس وقت آفتاب جہک جاوے ڈوبنے کو یہانتک کہ ڈوب جاوے **النَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ** صبح کے بعد نماز **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑہنے سے عصر کے بعد یہانتک کہ آفتاب ڈوب جاوے اور فجر کے بعد یہانتک کہ آفتاب نکل آوے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ

وَكَانَ مِنْ اَحَبِّهِمْ اِلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب سے سنا ان میں عمر بھی تھے اور وہ سب سے زیادہ چہیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے منع کیا نماز پڑھنے سے بعد فجر کے یہاں تک کہ آفتاب نکل آوے اور بعد عصر کے یہاں تک کہ آفتاب ڈوب جاوے

باب النَّهْيِ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ آفتاب نکلتے نماز پڑھنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی قصداً نماز نہ پڑھے جب آفتاب نکلتا ہو یا ڈوبتا ہو

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُصَلّٰى مَعَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَوْ غُرُوْبِهَا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑھنے سے آفتاب نکلتے یا ڈوبتے

النَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ ٹھیک دوپہر کو نماز پڑھنے کی ممانعت

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يَقُوْلُ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے تین وقتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو منع کرتے تھے نماز پڑھنے سے یا مردوں کو دفنانے سے ایک تو جب آفتاب نکلے یہاں تک کہ بلند ہو جاوے دوسرے جب ٹھیک دوپہر ٹھہرے یہاں تک کہ جھک جاوے آفتاب تیسرے جب ڈوبنے کو ہو یہاں تک کہ ڈوب جاوے

النَّهْيُ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى الطُّلُوْعِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى الْغُرُوْبِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے بعد صبح کے آفتاب نکلنے تک اور نماز سے بعد عصر کے آفتاب ڈوبنے تک

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَبْزُغَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فجر کے بعد نماز نہیں ہے جب تک آفتاب نکلے اور عصر کے بعد نماز نہیں ہے جب تک آفتاب ڈوبے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز سے بعد عصر کے

عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اَوْهَمَ عُمَرُ رض اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے وہم ہو گیا حضرت عمر کو کہ منع کرنے لگے عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے سے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس بات سے کہ قصداً تم اپنی نماز کو آفتاب نکلتے یا ڈوبتے

نہ پڑھو کیونکہ وہ نکلتا ہے شیطان کے دو زلفون مین عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
طلع حاجب الشمس فأخروا الصلوة حتى تشرق فاذا غاب حاجب الشمس فأخروا الصلوة حتى تغرب
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت نکلے آدہی کنارہ آفتاب کا تو دیر کرو نماز پڑھنے
مین یہانتک کہ بلند اور روشن ہو جاوے اور جب ڈوب جاوے کنارہ آفتاب کا تو دیر کرو نماز مین یہانتک کہ بالکل ڈوب جاوے

عن عمرو بن عبسة يقول قلت يا رسول الله هل من ساعة اقرب من الاخرى او هل من ساعة
يبتغى ذكرها قال نعم ان اقرب ما يكون الرب عز وجل من العبد جوف الليل الآخر فان استطعت ان
تكون ممن يذكر الله عز وجل في تلك الساعة فكن فان الصلوة محضورة مشهودة الى طلوع الشمس
فانها تطلع بين قرني شيطان وهي ساعة صلوة الكفار فدع الصلوة حتى ترتفع قيد رمح ويذهب
شعاعها ثم الصلوة محضورة مشهودة حتى تعتدل الشمس اعتدال الرمح بنصف النهار فانها
ساعة تفتح فيها ابواب جهنم وتسجر فدع الصلوة حتى يفيء الفيء ثم الصلوة محضورة مشهودة
حتى تغيب الشمس فانها تغيب بين قرني شيطان وهي صلوة الكفار ترجمہ عمرو بن عبسہ سے روایت
ہے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی وقت ایسا ہی جسمین اللہ سے نزدیکی زیادہ ہو یا اوس وقت مین اللہ کی یاد کیجاوے آپنے فرمایا ہان
سب وقتون سے زیادہ بندہ اللہ کے نزدیک ہوتا ہے پچھلی رات کو (کیونکہ اوسوقت پروردگار عالم جلشانہ اوترتا ہے پہلے آسمان پر) پس
اگر تجھسے ہو سکے کہ تو اللہ کی یاد کرنیوالون مین سے ہو اسوقت مین تو ہو جا کیونکہ اسوقت فرشتے حاضر ہوتے ہین نماز مین (تو امید
ہے کہ وہ جلدی قبول ہو) آفتاب نکلنے تک اسلیے کہ آفتاب نکلتا ہے شیطان کی دو چوٹیون کی بیچ مین اور یہ وقت ہے کافرون کی نماز
کا تو اوسوقت (جب آفتاب نکل رہا ہو) نماز نہ پڑھ یہانتک کہ ایک نیزے کے برابر بلند ہو جاوے اور اوسکی شعاع جاتی رہے پھر فرشتے
حاضر ہوتے ہین اور شریک رہتے ہین نماز مین یہانتک کہ آفتاب سیدھا ہو جاتا ہے دوپہر کو (یعنی کسی طرف اوسکا سایہ نہین پڑتا)
جیسے نیزہ سیدھا ہو جاتا ہے اوسوقت جہنم کے دروازے کہولے جاتے ہین اور وہ بہڑکایا جاتا ہے تو اسوقت نماز چھوڑ دے یہانتک کہ سایہ
پڑنے لگے (آفتاب کے ڈہل جانے سے) پھر نماز مین فرشتے حاضر اور شریک رہتے ہین آفتاب ڈوبنے تک کیونکہ وہ ڈوبتا ہے شیطان کے
دو چوٹیون کے بیچمین اور یہ وقت کافرون کی نماز کا ہے

الرخصة في الصلوة بعد العصر
عصر کے بعد نماز پڑھنے کی اجازت

عن علي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلوة بعد العصر الا ان تكون
الشمس بيضاء نقية مرتفعة ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز
پڑھنے سے مگر جب آفتاب سفید صاف اور اونچا ہو عن عائشة ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم السجدتين
بعد العصر عندي قط ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتین جو میرے پاس انکو
پڑھا کرتے تھے کبھی ناغہ نہین کین عن عائشة قالت ما دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد العصر الا

صلاهما ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کے بعد میرے پاس آتے تو دو رکعتیں
پڑھتے عن عائشة انها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان عندي بعد العصر صلاهما
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کے بعد میرے ہاں ہوتے تو دو رکعتیں پڑھتے عن عائشة قالت
صلاتان ما تركهما رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتي سرا ولا علانية ركعتان قبل الفجر وركعتان
بعد العصر ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا دو نمازوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ناغہ نہیں کیا میرے گھر میں چھپے اور کھلے
دو رکعتیں فجر سے پہلے اور دو رکعتیں عصر کے بعد عن ابي سلمة انه سأل عائشة عن السجدتين اللتين كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يصليهما بعد العصر فقالت انه كان يصليهما قبل العصر ثم انه شغل عنهما
او نسيهما فصلاهما بعد العصر وكان اذا صلى صلاة اثبتها ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہے انہوں نے پوچھا
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اون دو رکعتوں کو جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد پڑھا کرتے
تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ اون دو رکعتوں کو عصر سے پہلے پڑھا کرتے تھے ایک بار
آپکو کچھ کام ہو گیا یا آپ بھول گئے تو اون رکعتوں کو عصر کے بعد پڑھ لیا اور آپ جب کوئی نماز پڑھتے تو مضبوطی سے پڑھتے تھے (یعنی ہمیشہ اوسکو پڑھا
کرتے) عن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى في بيتها بعد العصر ركعتين مرة واحدة
وانها ذكرت ذلك له فقال هما ركعتان كنت اصليهما بعد الظهر فشغلت عنهما حتى صليت العصر
ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے گھر میں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اونہوں نے آپ سے
ذکر کیا (کہ یہ رکعتیں خلاف معمول آپنے کیسی پڑھیں) آپنے فرمایا یہ وہ دو رکعتیں ہیں جنکو ظہر کے بعد میں پڑھتا تھا آج میں اونکو
پڑھ نہ سکا یہانتک کہ عصر پڑھ لی (تو میں نے عصر کے بعد اون رکعتوں کو پڑھ لیا) عن ام سلمة قالت شغل رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن الركعتين قبل العصر فصلاهما بعد العصر ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو کام ہو گیا آپ عصر کے پہلے دو رکعتیں پڑھ نہ سکے تو آپ نے عصر کے بعد پڑھ لیں

الرخصة في الصلوة قبل غروب الشمس

آفتاب ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھنے کی اجازت عن عمران بن حدير قال سألت لاحقا
عن الركعتين قبل غروب الشمس فقال كان عبد الله بن الزبير يصليهما فارسل اليه معاوية ما
هاتان الركعتان عند غروب الشمس فاضطر الحديث الى ام سلمة فقالت ام سلمة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان يصلي ركعتين قبل العصر فشغل عنهما فركعهما حين غابت الشمس فلم اره
يصليهما قبل ولا بعد ترجمہ عمران بن حدیر سے روایت ہے میں نے لاحق سے پوچھا اون دو رکعتوں کو جو پڑھی جاتی ہیں آفتاب
ڈوبنے سے پہلے انہوں نے کہا عبد اللہ بن زبیر انکو پڑھا کرتے تھے تو معاویہ نے اون سے کہلا بھیجا یہ دو رکعتیں کیسی آفتاب ڈوبنے کی
وقت (یعنی تم کیوں پڑھتے ہو) انہوں نے ام سلمہ سے کہا ام سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتی تھے

ایک روز آپ کو کام ہو گیا تو آپ نے آفتاب ڈوبے اُنکو پڑھا پھر میں نے اُنکو پڑھتے نہیں دیکھا اُنکے بعد اور نہ اس سے پہلے **الرخصة**
في الصلوة قبل المغرب مغرب سے پہلے نماز پڑھنا **عن** ابي الخير ان ابا تميم الجيشاني قام ليركع ركعتين
قبل المغرب فقلت لعقبة بن عامر انظر الى هذا اي صلوة يصلي فالتفت اليه فراه فقال هذه
صلوة كنا نصليها على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** ابو الخیر سے روایت ہے ابو تمیم جیشانی
کھڑے ہوئے مغرب سے پہلے دو رکعت (نفل) پڑھنے کو میں نے عقبہ بن عامر سے کہا دیکھو یہ کونسی نماز پڑھتے ہیں انہوں نے دیکھا تو
انہوں نے کہا یہ وہ نماز ہے جسکو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پڑھا کرتے تھے **الصلوة بعد**
طلوع الفجر بعد فجر ہو جانیکے نماز پڑھنا **عن** حفصة انها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
طلع الفجر لا يصلي الا ركعتين خفيفتين **ترجمہ** ام المومنین حفصہ رض سے روایت ہے جب فجر ہو جاتی تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہیں پڑھتے مگر دو رکعتیں ہلکی پھلکی (یعنے فجر کی سنتیں پڑھتے تھے اور کوئی نفل نہیں پڑھتے تھے
اباحة الصلوة الى ان يصلي الصبح بعد فجر ہو جانے کے نماز پڑھنا (یعنے نفل) فرض پڑھنے تک **عن** عمرو بن
عبسة قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله من اسلم معك قال حر و
عبد قلت هل من ساعة اقرب الى الله عز وجل من اخرى قال نعم جوف الليل الآخر فصل ما بدا
لك حتى تصلي الصبح ثم انته حتى تطلع الشمس وما دامت وقال ايوب فما دامت كانها حجفة حتى
تنتشر ثم صل ما بدا لك حتى يقوم العمود على ظله ثم انته حتى تزول الشمس فان جهنم تسجر
نصف النهار ثم صل ما بدا لك حتى تصلي العصر ثم انته حتى تغرب الشمس فانها تغرب بين
قرني شيطان وتطلع بين قرني شيطان **ترجمہ** عمرو بن عبسہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آیا اور عرض کیا کہ آپ کے ساتھ کون کون لوگ اسلام لائے آپنے فرمایا ایک آزاد شخص یعنے ابو بکر صدیق (رض) اور ایک غلام یعنے
بلال (رض) میں نے عرض کیا کیا کوئی گھڑی ایسی ہے جسمیں دوسری وقتوں سے زیادہ اللہ کا قرب ہو آپنے فرمایا ہاں رات کا اخیر حصہ
اوس وقت جتنی مناسب سمجھے نفل نماز پڑھ فجر کی نماز تک پھر ٹھہر جا یہانتک کہ آفتاب نکلے اور ڈھال کی طرح رہے (یعنے اوسکی روشنی پہلے
یہانتک کہ پھیل جاوے پھر جتنی تجھسے ہو سکیں نفل پڑھ یہانتک کہ ستون اپنے سایہ پر کھڑا ہو (یعنے اوسکا سایہ نہ پڑے اور ٹھیک دوپہر
ہو ٹھیک دوپہر کو بعض ملکوں میں بلکہ مکے میں ایسا ہو جاتا ہے) پھر ٹھہر جا یہانتک کہ آفتاب ڈھل جاوے کیونکہ جہنم سلگایا جاتا
ہے دوپہر کو پھر نماز پڑھ (نفل) عصر کی نماز تک پھر ٹھہر جا یہانتک کہ آفتاب ڈوب جاوے کیونکہ وہ ڈوبتا ہے شیطان کے
دو چوٹیوں میں اور نکلتا ہے شیطان کی دو چوٹیوں میں **اباحة الصلوة في الساعات كلها** مکے
میں ہر وقت نماز کا درست ہونا (خواہ دوپہر ہو یا آفتاب نکلتا ہو یا ڈوبتا ہو) **عن** جبير بن مطعم ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال يا بني عبد مناف لا تمنعوا احدا طاف بهذا البيت وصلى اي ساعة شاء من

لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اولاد عبد مناف کے مت منع کرو کسی کو اس گھر کی طواف کرنے سے اور نماز پڑھنے سے جس وقت چاہے رات یا دن کو ف اسی حدیث سے استدلال کیا ہے امام شافعی رح نے نماز کے جائز ہونے پر ہر وقت میں خواہ طلوع کا وقت ہو یا غروب کا یا دوپہر کا **اَلْوَقْتُ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ الْمُسَافِرُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ** یعنی مسافر ظہر اور عصر کو کس وقت جمع کرے ف امام شافعی اور اکثر علما کے نزدیک ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا میں جمع کرنا جائز ہے دور دراز سفر میں اور مختصر سفر میں اون کے دو قول میں اور دور دراز سفر کی مقدار اڑتالیس میل ہے یعنی چوبیس کوس جسکی معتدل دو منزلیں ہوتی ہیں اور افضل یہ ہے کہ اگر منزل میں اترا ہو تو ظہر کے وقت عصر بھی پڑھ لیوے اور جو چل رہا ہو تو ظہر میں دیر کرے اور عصر کے وقت دونوں کو پڑھ لیوے اور جائز ہے جمع کرنا بارش کی حالت میں ظہر عصر اور مغرب عشا میں لیکن امام مالک کے نزدیک فقط مغرب اور عشا میں جمع درست ہے کیونکہ بارش میں تکلیف ہوتی ہے عشا اور مغرب علحدہ علحدہ پڑھنے میں نہ ظہر اور عصر علحدہ علحدہ پڑھنے میں اور مریض یعنی بیمار کو جمع کرنا شافعی اور اکثر علما کے نزدیک درست نہیں اور امام احمد اور ایک جماعت شافعیہ کے نزدیک درست ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جمع بالکل درست نہیں ہے سفر میں نہ بارش میں نہ بیماری میں مگر مزدلفہ میں اور عرفات میں حج کے دنوں میں اور احادیث صحیحہ حجت ہیں اون کے اوپر جن سے جائز ہونا جمع کا سفر میں معلوم ہوتا ہے اور ایک جماعت اہل حدیث کے نزدیک جائز ہے جمع کرنا حضر میں بھی کسی حاجت دینی یا دنیوی کیلئے بشرطیکہ عادت نہ کر لیوے فقط **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ**

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سفر میں) جب کوچ کرتے آفتاب ڈھلنے سے پہلے تو دیر کرتے ظہر کی نماز میں عصر کے وقت تک پھر اوترتے اور دونوں نمازوں کو ملا کر پڑھ لیتے اگر آفتاب کوچ کرنے سے پہلے ہی ڈھل جاتا تو ظہر پڑھ لیتے پھر سوار ہوتے **عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ** أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَأَخَّرَ الظُّهْرَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ نکلے جس سال تبوک کی لڑائی ہوئے تو آپ جمع کرتے تھے ظہر عصر اور مغرب عشا کو ایک روز آپ نے ظہر کی نماز میں دیر کی پھر نکلے تو ظہر اور عصر ملا کر پڑھی پھر اندر گئے پھر نکلے تو مغرب اور عشا ملا کر پڑھی **بَيَانُ ذٰلِكَ** جمع کرنیکا بیان **عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَارَوَنْدَا** قَالَ سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَلَاةِ أَبِيهِ فِي السَّفَرِ وَسَأَلْنَاهُ هَلْ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ فِي سَفَرِهِ فَذَكَرَ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ كَانَتْ تَحْتَهُ فَكَتَبَتْ إِلَيْهِ وَهُوَ فِي زَرَّاعَةٍ لَهُ أَنِّي فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ فَرَكِبَ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى إِذَا حَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ فَصَلَّى ثُمَّ رَكِبَ

حَتّٰی اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ كَفِعْلِكَ فِیْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ سَارَ حَتّٰی اِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُوْمُ نَزَلَ ثُمَّ قَالَ لِلْمُؤَذِّنِ اَقِمْ فَاِذَا سَلَّمْتُ فَاَقِمْ فَصَلّٰی ثُمَّ انْصَرَفَ فَالْتَفَتَ اِلَیْنَا فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْاَمْرُ الَّذِیْ یَخَافُ فَوْتَهٗ فَلْیُصَلِّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ

ترجمہ کثیر بن قاوندا سے روایت ہے مین نے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے پوچھا اونکے باپ کی نماز کا حال اور یہ پوچھا کہ وہ کبھی جمع کرتے تھے نماز ونکو سفر مین انہون نے کہا کہ صفیہ بنت ابی عبید میرے باپ (عبد اللہ بن عمر) کی نکاح مین تہین انہون نے لکھا میرے باپ کو اور وہ انکو کہتی مین تھی کہ مین دنیا کی اخیر روز مین ہون اور آخرت کے پہلے روز مین ہون (یعنی قریب موت کے ہو رہی ہون) یہ دیکھکر عبد اللہ بن عمر سوار ہوئے اور جلدی چلے جب ظہر کا وقت آیا تو مؤذن نے اون سے کہا الصلوٰۃ (یعنی نماز کا وقت آگیا) اونہون نے کچھ خیال نہین کیا جب وہ وقت آگیا جو ظہر اور عصر کے درمیان مین ہوتا ہے (یعنے ظہر کا آخر وقت جسکے بعد عصر کا وقت شروع ہوتا ہے) تو اوترے اور مؤذن سے کہا تکبیر کہہ (ظہر کی) پہر جب مین سلام پہیرون تو تکبیر کہہ (عصر کی) پہر دونون نمازین پڑہین جب آفتاب ڈوب گیا تو مؤذن نے کہا الصلوٰۃ انہون کہا ایسا ہی کہ جیسے ظہر اور عصر مین کیا تہا اور چلے گئے جب تارے گہنے گئے تو اوترے اور مؤذن سے کہا تکبیر کہہ (مغرب کی) پہر جب مین سلام پہیرون تو تکبیر کہہ (عشا کی) پہر دونون نمازین پڑہین اور فراغت پاکر ہماری طرف منہ کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم مین سے کسی کو ایسا کام درپیش ہو جسکے بگڑ جانے کا خوف ہو تو اسطرح نماز پڑہے

اَلْوَقْتُ الَّذِیْ یَجْمَعُ فِیْهِ الْمُقِیْمُ

جس وقت مقیم بہی جمع کر سکتا ہے اسکا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَةِ ثَمَانِیًا جَمِیْعًا وَسَبْعًا جَمِیْعًا اَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نماز پڑہی مدینے مین آٹہہ رکعتین (ظہر اور عصر کی) ملاکر دیر کی آپ نے ظہر مین اور جلدی کی عصر مین اور سات رکعتین (مغرب اور عشا کی) ملاکر دیر کی آپنے مغرب مین اور جلدی کی عشا مین **ف** صحیح مسلم مین ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاکر پڑہا ظہر اور عصر کو مدینے مین بغیر خوف اور سفر کے اور ایک روایت مین ہے کہ بغیر خوف اور بارش کے سعید بن جبیر نے ابن عباس سے اسکی وجہ پوچہی انہون نے کہا آپ کی غرض یہ تہی کہ میری امت پر حرج نہو (عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ ابن عباس نے ایک دن عصر کے بعد ہم کو خطبہ سنایا جبتک کہ آفتاب ڈوب گیا اور تارے نکل آئے لوگ نماز نماز پکارنے لگے ایک شخص بنی تمیم مین سے آیا جو نہ تہکتا تہا نہ جہکتا تہا اور الصلوٰۃ الصلوٰۃ کہے جاتا تہا ابن عباس نے کہا کیا تو مجہکو سنت کا طریقہ سکہلاتا ہے تیری ماں نہیں (یہ ایک افسوس کا کلمہ ہے عرب کہا کرتے ہین لا اُمَّ لَکَ لا اَبَ لَکَ جب کوئی جہالت اور حماقت کی بات کرتا ہے یعنی تیرا باپ نہین ہے جو تجہکو تربیت کرتا) مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپنے جمع کیا ظہر اور عصر مین اور جمع کیا مغرب اور عشا مین عبد اللہ بن شقیق نے کہا مجہکو شبہہ ہوا اس امر مین تو مین ابو ہریرہ پاس گیا انہون نے کہا سچ ہے۔ دوسری روایت مین ہے کہ ابن عباس نے کہا ہم جمع کیا کرتے تھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو نمازوں کو۔ نووی نے کہا علماء نے اس مقام پر کئی تاویلیں کی ہیں اور ترمذی نے اپنی
اخیر کتاب میں کہا ہے کہ میری کتاب میں کوئی حدیث ایسی نہیں ہے جسکی ترک پر امت نے اتفاق کیا ہو مگر حدیث ابن عباس کے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا مدینہ میں بغیر خوف کے اور بغیر بارش کے اور حدیث شراب پینے والے کی کہ چوتھی مرتبہ اسکو قتل کرو تو شراب
پینے والے کے قتل کی حدیث تو منسوخ ہے امت کا اتفاق ہوا لیکن حدیث ابن عباس کے تو نہیں اتفاق کیا ہے امت نے اوسکے ترک پر
بلکہ اون کے اقوال مختلف ہیں اس حدیث میں بعض کہتے ہیں کہ یہ جمع بارش کے عذر کی وجہ سے تھا اور باطل کرتی ہے اسکو دوسری روایت
جسمیں فی غیر خوف ولا مطر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ واقعہ ابر کی حالت کا تھا آپنے ظہر کی نماز پڑھی پھر ابر کھل گیا تو معلوم ہوا کہ عصر
کا وقت آگیا آپنے عصر کی بھی نماز پڑھ لی اور یہ باطل ہے اس وجہ سے کہ اسی حدیث میں ہے جمع کیا آپنے درمیان مغرب اور عشا کے پس کہاں ابر کی
دہوکا ہوا مغرب اور عشا میں بھی حالانکہ دہوکا مغرب اور عشا میں ممکن نہیں ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد جمع صوری ہے یعنی ظہر کو آخر وقت پڑھا اور عصر کو اول
وقت اور ایسا ہی مغرب اور عشا میں کیا جیسا کہ نسائی کی روایت میں ہے کہ آپنے ظہر کی نماز میں دیر کی اور عصر کی نماز میں جلدی کی پس ظاہر جمع ہوا اور
فی الحقیقت جمع نہ تھا لیکن یہ تاویل بھی ضعیف ہے یا باطل ہے اسلیے کہ ظاہر کے مخالف ہے اور ابن عباس کا قول جب انہوں نے خطبہ پڑھا
اور دلیل لانا اونکا حدیث سے اور تصدیق کرنا ابوہریرہ کا اون کے قول کو رد کرتا ہے اس تاویل کو علاوہ اسکے ابن عباس کا یہ کہنا کہ مقصود
اس جمع سے یہ تھا کہ آپ کی امت پر حرج نہ ہو اوسی وقت بن سکتا ہے جب جمع حقیقی مراد ہو اور اگر جمع صوری مراد ہو تو بلا شک رفع حرج کی
زیادتی حرج لازم آتی ہے اسلیے کہ پہچاننا آخر اور اول وقت کا اسطرح سے کہ جیسا ایک نماز کا سلام پھیرے تو دوسری نماز کا وقت آجاوے عوام
پر کیا خواص پر بھی دشوار ہے اور بعضوں نے یہ تاویل کی ہے کہ یہ حدیث محمول ہے بیماری کی حالت پر یا اور کسی عذر پر اور یہی قول ہے امام احمد اور
قاضی حسین کا اور اسی کو اختیار کیا ہے خطابی اور متولی اور رویانی نے اور یہی مختار ہے تاویل میں لیکن رد کرتا ہے اسکو فعل ابن عباس کا اور اگر
مرض یا عذر مسلم بھی ہو اعلیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو ثبوت اسکا اور صحابہ کے لیے جو جمع میں شریک تھے دشوار ہے تو نووی نے کہا
ایک جماعت ائمہ دین کی اسطرف گئی ہے کہ جمع کرنا دو نمازوں میں جائز ہے حضر میں بشرطیکہ اسکی عادت نہ کرلے اور یہی قول ہے
ابن سیرین اور اشہب کا اصحاب میں سے امام مالک کے اور نقل کیا ہے اسکو خطابی نے قفال شاشی سے اونہوں نے ابو اسحاق مروزی سے
انہوں نے ایک جماعت سے اہل حدیث کے اور اسی کو اختیار کیا ہے ابن منذر نے اور تائید ہوتی ہے اسکو ظاہر قول ابن عباس کا کہ حرج نہ ہو آپ کی امت
پر تو نہیں بیان کیا مرض اور غیر مرض کو (نووی مع زیادۃ)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ صَلَّى بِالْبَصْرَةِ الْاُوْلٰى وَالْعَصْرَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ شُغْلٍ وَزَعَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْاُوْلٰى وَالْعَصْرَ ثَمَانِيَ سَجَدَاتٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے بصرہ میں پہلی نماز یعنی ظہر کی نماز اور عصر کی نماز پڑھی بیچ میں کوئی نماز نہیں پڑھی یعنی نفل نہیں پڑھا
اور مغرب اور عشا کی اسی طرح پڑھی بیچ میں کوئی نماز نہیں پڑھی کسی کام کی وجہ سے ایسا کیا ابن عباس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ پڑھیں ظہر اور عصر کی آٹھ رکعتیں بیچ میں ان کے کوئی نماز نہ تھی

الوقت الذی ۲۸

يَجْمَعُ فِيْهِ الْمُسَافِرُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مسافر مغرب اور عشا کس وقت جمع کرے عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ شَيْخٍ مِنْ
قُرَيْشٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ اِلَى الْحِمٰى فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هِبْتُ اَنْ اَقُوْلَ لَهُ الصَّلٰوةَ فَسَارَ حَتّٰى ذَهَبَ بَيَاضُ
الْاُفُقِ وَفَحْمَةُ الْعِشَاءِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ عَلٰى اِثْرِهَا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا
رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ترجمہ اسمعیل بن عبدالرحمن سے روایت ہے مین عبداللہ بن عمر کے
ساتھہ حمی تک (حمی ایک مقام کا نام ہے) قریب پہنچے جب آفتاب ڈوب گیا تو مین ڈرا اون سے یہ کہنے مین کہ نماز کا وقت آ
گیا وہ چلے گئے یہانتک کہ سفیدی آسمان کے کنارے کی جاتی رہی اور سیاہی ہوگئی عشا کی اوسوقت اوترے اور مغرب کی تین
رکعتین پڑھین پھر (عشا کی) دو رکعتین اوسکے بعد پڑھین بعد اوسکے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے
دیکھا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ
يُؤَخِّرُ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے مین نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو جب جلدی ہوتی چلنے کی سفر مین تو آپ دیر کرتے مغرب کی نماز مین یہانتک کہ جمع کرتے مغرب
اور عشا کو عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ
بِسَرِفَ ترجمہ جابر سے روایت ہے آفتاب ڈوب گیا اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین تھے پھر جمع کیا دونون
نمازون کو سرف مین جاکر (سرف ایک موضع ہے مکے سے دس میل کے فاصلہ پر) عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا اَعْجَلَ بِهِ
السَّيْرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی ہوتی چلنے کی تو آپ دیر کرتے ظہر مین عصر کے وقت تک پھر جمع کر لیتے اون دونون کو اور دیر کرتے
مغرب مین پھر جمع کر لیتے مغرب اور عشا کو جب شفق ڈوب جاتی عَنْ نَافِعٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ سَفَرٍ يُرِيْدُ اَرْضًا لَهُ
فَاَتَاهُ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ لِمَا بِهَا فَانْظُرْ اَنْ تُدْرِكَهَا فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُسَايِرُهُ
وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ وَكَانَ عَهْدِيْ بِهِ وَهُوَ يُحَافِظُ عَلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا اَبْطَاَ قُلْتُ الصَّلٰوةَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ
فَالْتَفَتَ اِلَيَّ وَمَضٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ الْعِشَاءَ وَقَدْ تَوَارَى الشَّفَقُ فَصَلّٰى بِنَا ثُمَّ
اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ صَنَعَ هٰكَذَا ترجمہ نافع سے روایت ہے مین عبداللہ
بن عمر کے ساتھ نکلا ایک سفر مین اپنی زمین پر جاتے تھے اتنے مین ایک شخص آیا اور کہنے لگا صفیہ بنت ابی عبید بیمار ہین کہ قریب مرنے کے ہو رہی ہین تو تم جلد چلکر
زندگی مین اونسے ملو (وہ بی بی تھین عبداللہ بن عمر کی) یہ سنتے ہی وہ جلدی جلدی چلے اور اونکے ساتھ ایک شخص تھا قریش مین سے جو برابر اونکے چلتا
تھا تو آفتاب ڈوب گیا اور اونہون نے نماز نہین پڑھی اور مین سمجھتا تھا کہ نماز کا بہت خیال رکھتے ہین جب اونہون نے دیر کی تو مین نے کہا الصلوۃ یرحمک اللہ
اونہون نے میری طرف دیکھا اور چلے گئے (یعنی چلنا موقوف نہ کیا) یہانتک کہ شفق ڈوبنے کو ہو گئی اوسوقت اوترے اور مغرب کی نماز پڑھی پھر عشا کی نماز پڑھی
اوسوقت شفق ڈوب گئی تھی پھر ہماری طرف متوجہ ہوے اور کہا کہ رسول اللہ کو جب جلدی ہوتی چلنے کی تو ایسا ہی کرتے عَنْ نَافِعٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ مِنْ

اللَّيْلَةَ سَارَ بِنَا حَتَّى أَمْسَيْنَا فَظَنَنَّا أَنَّهُ نَسِيَ الصَّلَاةَ فَقُلْنَا لَهُ الصَّلَاةُ فَسَكَتَ وَسَارَ حَتَّى كَادَ الشَّفَقُ
أَنْ يَغِيبَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى وَغَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ هَكَذَا كُنَّا نَصْنَعُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ہم عبداللہ بن عمر کے ساتھ مکے
سے آئے جب شام ہوئی تو وہ چلتے رہے یہانتک کہ رات ہوگئی ہم سمجھے وہ نماز کو بھول گئے تو ہم نے کہا الصلوۃ وہ چپ رہے اور چلتے رہے
یہانتک کہ شفق قریب ہوگئی ڈوبنے کے پھر وہ اترے اور نماز پڑھی اتنے میں شفق غائب ہوگئی تو عشا کی نماز پڑھی بعد اسکے ہماری
طرف متوجہ ہوئے اور کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے تھے جب آپ کو جلدی چلنا ہوتا

عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَارَوَنْدَا قَالَ سَأَلْنَا سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ فَقُلْنَا أَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ
فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَا إِلَّا بِجَمْعٍ ثُمَّ انْتَبَهَ فَقَالَ كَانَتْ عِنْدَهُ صَفِيَّةُ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنِّي فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ
الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ فَرَكِبَ وَأَنَا مَعَهُ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى حَانَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ
يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَسَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ لِلْمُؤَذِّنِ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ مِنَ الظُّهْرِ
فَأَقِمْ مَكَانَكَ فَأَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقَامَ مَكَانَهُ فَصَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ
فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ كَفِعْلِكَ الْأَوَّلِ فَسَارَ حَتَّى
إِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُومُ نَزَلَ فَقَالَ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَقَامَ مَكَانَهُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ
الْآخِرَةَ ثُمَّ سَلَّمَ وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمْ
أَمْرٌ يَخْشَى فَوْتَهُ فَلْيُصَلِّ هَذِهِ الصَّلَاةَ **ترجمہ** کثیر بن قاروندا سے روایت ہے ہم نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے پوچھا سفر
کی نماز کو تو ہم نے کہا کیا عبداللہ بن عمر جمع کرتے تھے نمازوں کو سفر میں انہوں نے کہا نہیں مگر مزدلفے میں (جمع کے دنوں میں مغرب اور
عشا کو جمع کرتے تھے) پھر آگاہ ہوئے تو کہا کہ عبداللہ بن عمر کے نکاح میں صفیہ بنت ابی عبید تھیں انہوں نے
کہلا بھیجا عبداللہ بن عمر کو کہ میرا دنیا میں آخری دن ہے اور آخرت کا پہلا دن ہے (یعنی مر رہی ہوں) یہ سنکر عبداللہ بن عمر
سوار ہوئے میں بھی ان کے ساتھ تھا بہت جلد چلے جب نماز کا وقت آیا تو مؤذن نے کہا الصلوۃ یا ابا عبدالرحمن (یہ ابو عبدالرحمن
کنیت تھی عبداللہ بن عمر کی) وہ چلتے رہے جب دونوں نمازوں کے بیچ کا وقت آگیا (یعنی وہ وقت جسکے بعد دوسری نماز
کا وقت تھا) تو اترے اور مؤذن سے کہا تکبیر کہہ پھر جب میں سلام پھیروں ظہر کا تو اسی جگہہ تکبیر کہہ انہوں نے تکبیر کہی عبداللہ بن عمر
نے ظہر پڑھی دو رکعتیں پھر سلام پھیرا مؤذن نے اسی جگہہ تکبیر کہی عبداللہ بن عمر نے عصر کی دو رکعتیں پڑھیں بعد اسکے
سوار ہوئے اور جلدی چلے یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا پھر مؤذن نے کہا نماز اے ابا عبدالرحمن انہوں نے کہا جیسے پہلے کیا ویسا ہی
کرو (یعنی پہلی نماز میں دیر کرو جب اخیر وقت آجاوے تو دونوں کو ایک ساتھ پڑھ لو) پھر چلا کیے جب تارے گھن کر نکل آئے تو اترے
اور کہا تکبیر کہہ پھر جب سلام پھیروں تو تکبیر کہہ بعد اسکے انہوں نے مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں پھر اسی جگہہ ٹھہرے ہو کر عشا کی نماز پڑھی

اور فقط ایک بسلام کیا اپنے مونھ کے سامنے (یعنی ایک ہی بار السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہدیا اور منہ داہنی بائیں نہ پھیرا) عبید اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین کسیکو ایسا کام پیش آوے جسکے بگڑ جانیکا ڈر ہو تو اسی طرح نماز پڑھے

الْحَالُ الَّتِي يُجْمَعُ فِيهَا بَيْنَ الصَّلَوتَيْنِ نمازونکو کسحالت مین جمع کرے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو جمع کر لیتے مغرب اور عشا کو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَوْ حَزَبَهُ أَمْرٌ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی ہوتی چلنے کی یا کوئی ضرورت پیش آتی تو ملا کر پڑھ لیتے مغرب اور عشا کو **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپکو جلدی چلنا ہوتا تو ملا کر پڑھ لیتے مغرب اور عشا کو۔

الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلوتَيْنِ فِي الْحَضَرِ حضر مین نمازونکا ملا کر پڑھنے کا بیان **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور مغرب اور عشا ملا کر پڑھی نہ کچھ ڈر تھا نہ سفر تھا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِالْمَدِينَةِ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلوتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ قِيلَ لَهُ لِمَ قَالَ لِئَلَّا يَكُونَ عَلَى أُمَّتِهِ حَرَجٌ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین ملا کر پڑھتے تھے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو نہ کچھ ڈر ہوتا نہ مینہ برستا تھا لوگون نے کہا پھر کیا باعث ہے ابن عباس نے کہا اسی وجہ سے کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آٹھ رکعتین ملا کر پڑھین (ظہر اور عصر کی) اور سات رکعتین ملا کر پڑھین (مغرب اور عشا کی)

الْجَمْعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ عرفات مین ظہر اور عصر ملا کر پڑھنے کا بیان **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى بَطْنِ الْوَادِي خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (منا) سے چلے یہانتک کہ پہونچے عرفات کو (یعنی قریب عرفات کے) دیکھا تو خیمہ آپ کے لیے نمرہ مین لگا ہوا ہے (نمرہ ایک مقام ہے متصل عرفات کے لیکن عرفات مین داخل نہیں ہے اب وہان ایک مسجد بنگئی ہے) آپ وہین اترے جب آفتاب ڈھل گیا تو حکم کیا قصوا (آپ کی اونٹنی کا نام ہے) کے لیے وہ کسی گئی جب آپ

داخل ہوئے وادی مین (یعنی وادی عرفہ مین) تو خطبہ سنایا لوگونکو پھر بلال نے اذان دی پھر تکبیر کہی اُنہوں ظہر ادا کی پھر بلال نے تکبیر کہی
اُنہوں عصر ادا کی اور بیچ مین ان دونون کے کچھ نہین پڑہا یعنی سنتین نہین پڑہین **اَلْجَمْعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ**
الْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ مزدلفہ مین مغرب اور عشا کو جمع کرنیکا بیان **عَنْ** اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا **ترجمہ** ابو ایوب انصاری سے
روایت ہے اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع مین اور مغرب اور عشا کو ملا کر پڑہا مزدلفہ مین **عَنْ** سَعِيْدِ
بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَيْثُ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا اَتٰى جَمْعًا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ
فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ مِثْلَ هٰذَا **ترجمہ** سعید بن جبیر سے
روایت ہے مین عبد اللہ بن عمر کے ساتھ تہا جب وہ لوٹے عرفات سے تو مزدلفہ مین آئے اور مغرب اور عشا کو ملا کر پڑہا جب پڑھ چکے
تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیجگہہ ایسا ہی کیا تہا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ
وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ مین مغرب اور عشا کو ملا کر پڑہا۔
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ اِلَّا بِجَمْعٍ وَصَلَّى
الصُّبْحَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ وَقْتِهَا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکہا
دو نمازونکو ملا کر پڑہتے مگر مزدلفہ مین (کہ وہان مغرب اور عشا کو ملا کر پڑہا) اور اسدن فجر کی نماز کو بہی معمولی وقت سے پہلے
پڑہا (یعنی صبح صادق نکلتی ہی اندہیرے منہ نماز پڑہ لی تاکہ فراغت ہو جاوے اور کامون کے لیے) **ف** حنفیہ اسی حدیث سے
استدلال کرتے ہین جمع بین الصلوتین کی ممانعت پر سفر اور حضر مین حالانکہ یہ استدلال تام نہین ہے کہ نہ دیکھنا عبد اللہ بن
مسعودؓ کا مستلزم نہین ہے نفی جمع کو خصوصًا جب عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر اور اکابر صحابہ سے بروایات صحیحہ جمع
منقول ہو **كَيْفَ الْجَمْعُ** جمع کیونکر کرے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْدَفَهٗ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا اَتَى الشِّعْبَ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ اَهْرَاقَ الْمَاءَ قَالَ
فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ اِدَاوَةٍ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءًا خَفِيْفًا فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَلَمَّا
اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ نَزَعُوْا رِحَالَهُمْ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے اُنہون نے
سنا اسامہ بن زید سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اپنے ساتھ بٹہا لیا عرفات سے جب آپ گہاٹی مین گئے تو اوترے اور پیشاب کیا
(راوی نے پانی سے استنجا کرنیکا ذکر نہین کیا) اسامہ نے کہا پہر مین نے چھاگل سے پانی ڈالا اوپر آپ کے آپ نے ایک ہلکا سا وضو کیا مین نے
عرض کیا یا رسول اللہ نماز آپ نے فرمایا نماز آگے چلکر جب آپ مزدلفہ مین پہونچے تو مغرب کی نماز پڑہی پہر لوگون نے اپنے کجاوے اونٹون پر سے اوتارے **فَضْلُ**
الصَّلٰوةِ لِمَوَاقِيْتِهَا نماز اپنے وقت پر پڑھنے کی فضیلت **عَنْ** اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ
الدَّارِ وَاَشَارَ اِلٰى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ

قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ابو عمرو شیبانی سے روایت ہے مجھ سے
اس گھر والے نے بیان کیا اور اشارہ کیا عبد اللہ بن مسعود رض کے گھر کی طرف کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
کونسا عمل زیادہ پسند ہے اللہ جل جلالہ کو آپ نے فرمایا ایک تو نماز پڑھنا اپنے وقت پر (یعنے اول وقت پر) دوسرے ماں باپ کے ساتھ
سلوک کرنا (یعنے اون سے محبت کرنا اور اون کی اطاعت کرنا بشرطیکہ وہ شرع کے خلاف حکم نہ کریں) تیسرے اللہ جل جلالہ کی
راہ میں جہاد کرنا (یعنے کافروں سے لڑنا دین کیواسطے نہ دنیا کے طمع سے) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ إِقَامُ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ
وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
کونسا کام اللہ جل جلالہ کو بہت پسند ہے آپ نے فرمایا نماز اپنے وقت پر پڑھنا اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا اور اللہ کی راہ میں جہاد
کرنا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَجَعَلُوا يَنْتَظِرُونَهُ
فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أُوتِرُ قَالَ وَسُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ الْأَذَانِ وِتْرٌ قَالَ نَعَمْ وَبَعْدَ الْإِقَامَةِ وَحَدَّثَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى ترجمہ محمد بن المنتشر
سے روایت ہے وہ عمرو بن شرحبیل کے مسجد میں تھے اتنے میں نماز کی تکبیر ہوئی لوگ اونکا انتظار کرنے لگے انہوں نے کہا میں وتر
پڑھ رہا تھا اور کہا عبد اللہ سے پوچھا گیا جب اذان ہو جاوے تو وتر پڑھنا درست ہے انہوں نے کہا ہاں اذان کیا تکبیر کے
بعد بھی درست ہے اور حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ سو گئے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا پھر نماز پڑھی

فِيمَنْ نَسِيَ صَلٰوةً جو شخص نماز بھول جاوے عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
بھول جاوے نماز کو تو پڑھ لے اوسکو جب یاد کرے

فِيمَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوةٍ جو شخص سو جاوے نماز سے یا غافل ہو
جاوے اوس سے آپ نے فرمایا کفارہ اوسکا یہ ہے کہ جب یاد آوے تو پڑھ لیوے عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ
فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلٰوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے صحابہ نے بیان
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا سو جانا اور نماز کا وقت گزر جانا آپ نے فرمایا سونے میں کچھ قصور نہیں قصور تو جاگتے میں ہے
(کہ نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ وقت گزر جاوے) جب تم میں سے کوئی نماز بھول جاوے یا سوتا رہے اور نماز کا وقت گزر جاوے تو
جب یاد آوے اوسی وقت پڑھ لیوے عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي
النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِيمَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْأُخْرٰى حِينَ يَنْتَبِهُ
لَهَا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے میں کچھ قصور نہیں ہے (اگر نماز میں ہو جاوے

یا قضا ہوجاوی) قصد تو یہ ہو کہ نماز نہ پڑہی یہانتک کہ دوسری نماز کا وقت آجاوے اور ہوشیار ہو رہے جاگتا ہوا **اِعَادَۃُ**
مَا نَامَ عَنْہُ مِنَ الصَّلٰوۃِ لِوَقْتِہَا مِنَ الْغَدِ جو نماز سوتے مین قضا ہوجاوی تو اوسکو دوسرے روز وقت پر پڑہ لیوی **عَنْ**
اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَامُوْا عَنِ الصَّلٰوۃِ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلْیُصَلِّہَا اَحَدُکُمْ مِنَ الْغَدِ لِوَقْتِہَا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ سو گئے تہے فجر کی نماز سے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا کہ پڑہ لینا اس نماز کو کل اپنے وقت پر **عَنْ**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَسِیْتَ الصَّلٰوۃَ فَصَلِّ اِذَا ذَکَرْتَ فَاِنَّ
اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
تو بہول جاوے نماز کو تو پڑہ لے جب یاد آوی کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے پڑہ نماز کو جب میری یاد آوے **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ**
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً فَلْیُصَلِّہَا اِذَا ذَکَرَہَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ
اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بہولجاوے نماز کو تو پڑہ
لیوے اوسکو جب یاد کرے کیونکہ اللہ تعالے ارشاد فرماتا ہے اقم الصلوۃ لذکری یعنے پڑہ نماز کو میری یاد کیوقت **عَنْ**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً فَلْیُصَلِّہَا اِذَا ذَکَرَہَا فَاِنَّ اللّٰہَ
تَعَالٰی یَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِلذِّکْرٰی قُلْتُ لِلزُّھْرِیِّ ھٰکَذَا قَرَاَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ نَعَمْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بہول جاوے کسی نماز کو تو پڑہ لیوی اوسکو
جب یاد آوے اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اقم الصلوۃ للذکری یعنے قائم کر نماز کو جب یاد آوے معمر نے کہا مین نے زہری سے پوچہا
(جو اس حدیث کے راوی ہین کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو یون ہی پڑہا ہے یعنے للذکری انہون نے کہا ہان (اور
قرأت مشہورہ لذکری ہے) **کَیْفَ یُقْضَی الْفَائِتُ مِنَ الصَّلٰوۃِ** جو نماز قضا ہوجاوے اوسکو کیونکر پڑہے
عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَسْرَیْنَا
لَیْلَۃً فَلَمَّا کَانَ فِیْ وَجْہِ الصُّبْحِ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَامَ وَنَامَ النَّاسُ فَلَمْ یَسْتَیْقِظْ
اِلَّا بِالشَّمْسِ قَدْ طَلَعَتْ عَلَیْنَا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنَ فَاَذَّنَ ثُمَّ صَلَّی الرَّکْعَتَیْنِ
قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ ثُمَّ حَدَّثَنَا بِمَا ھُوَ کَائِنٌ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ ترجمہ یزید بن
ابی مریم سے روایت ہے انہون نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے ایک سفر مین تو رات بہر
ہم چلے جب صبح ہونے لگی تو آپ اوترے اور سو رہے لوگ بہی سو گئے پہر جاگے نہین مگر آفتاب نکلا تو اوسکی تیزی سے جاگ اوٹہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا مؤذن کو اوس نے اذان دی پہر دو رکعتین فجر کی سنتین پڑہین بعد اوسکے حکم کیا مؤذن کو
اوس نے تکبیر کہی پہر آپ نے نماز پڑہائی بعد اوسکے بیان کیا ہم سے جو جو ہونیوالا تہا قیامت تک **عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ**

قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُبِسْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَا
شْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَمَرَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ
ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ عِصَابَةٌ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُكُمْ

ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (غزوہ احزاب میں جسکو غزوہ خندق بھی کہتے ہیں جو سنہ ۵ ہجری میں واقع ہوا) تو روکے گئے ہم (یعنی کافروں نے مہلت نہ دی) ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا سے (ظہر اور عصر اور مغرب کا وقت تو گزر گیا اور عشا کا معمولی وقت گزر گیا) میرے دل پر یہ بہت سخت گزرا (یعنی نمازوں کا قضا ہونا) لیکن میں نے اپنے جی میں کہا ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں اور اللہ کے راہ میں ہیں (مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالی جل شانہ ہم پر مواخذہ نہ کریگا) پھر آپ نے حکم کیا بلال کو انہوں نے تکبیر کہی آپ نے ظہر کی نماز پڑہی پھر انہوں نے تکبیر کہی آپ نے عصر کی نماز پڑہی پھر انہوں نے تکبیر کہی آپ نے مغرب کی نماز پڑہی پھر انہوں نے تکبیر کہی آپ نے عشا کی نماز پڑہی بعد اسکے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اسوقت زمین پر کوئی جماعت ایسی نہیں ہے جو اللہ کی یاد کرتی ہوں سوا تمہارے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَرَّسْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَأْخُذْ
كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ فَإِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ قَالَ فَفَعَلْنَا فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ
ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کو اترے سفر میں تو نہیں جاگے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے چاہیے ہر شخص کو کہ اپنے اونٹ کا سر تھامے (اور اس مقام سے آگے چلا جاوے) کیونکہ یہ وہ مقام ہے جہاں شیطان ہمارے پاس آیا (اور اوس نے نماز قضا کرائی) ابو ہریرہ نے کہا ہم نے ایسا ہی کیا (یعنے وہاں سے ہٹ گئے) پھر آپنے پانی منگوایا اور وضو کیا اور دو رکعتیں پڑہیں (یعنی فجر کی سنتیں) پھر تکبیر ہوئی آپنے فجر کی نماز پڑہی **ف** اگر کوئی کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے نماز سے غافل ہو گئے حالانکہ آپ نے فرمایا دوسری حدیث میں سوتی ہیں آنکھیں میری اور نہیں سوتا ہے دل میرا تو جواب اوسکا یہ ہے کہ دل ادراک کرتا ہے معقولات کا اور اون محسوسات کا جنکا اثر دل پر ہو جیسے خوشی اور رنج وغیرہ نہ اون محسوسات کا جنکا ادراک صرف آنکھ کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے جیسے فجر نکلنا دن ہونا شام ہونا یہ امور تو آنکھ ہی سے معلوم ہو سکتے ہیں اور آنکھ آپ کی نیند کی حالت میں غافل ہوتی ہے اور بعضوں نے یہ جواب دیا ہے کہ سونا آپکا دو طرح کا تھا ایک یہ کہ دل غافل نہ ہو دوسری یہ کہ دل بھی غافل ہو جاوے پس اسوقت میں دوسری طرح کا سونا ہوگا لیکن یہ جواب ضعیف ہے اور صحیح وہی پہلا جواب ہے (نووی)

عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي سَفَرٍ لَهُ مَنْ
يَكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ لَا نَرْقُدُ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ بِلَالٌ أَنَا فَاسْتَقْبَلَ مَطْلَعَ الشَّمْسِ فَضُرِبَ عَلَى آذَانِهِمْ
حَتّٰى أَيْقَظَهُمْ حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوا فَقَالَ تَوَضَّؤُوا ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ

الفجر ثم صلوا الفجر ترجمہ نافع بن جبیر سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں فرمایا دیکھو آج رات کو کون حفاظت کریگا ہماری یعنی ایسا نہ ہو کہ ہم فجر کی نماز کو نہ جاگیں بلال نے کہا میں خیال رکھونگا پھر انہوں نے منہ کیا پورب کیطرف (جدھر سے آفتاب نکلتا تھا) تو ان کے کان ٹھیک دیے گئے (یعنی غافل ہو کر سو رہے) جب آفتاب گرم ہوا تو جاگے اور کھڑے ہوئے آپنے فرمایا وضو کرو پھر بلال نے اذان دی آپنے دو رکعتیں پڑھیں اور سب لوگوں نے دو دو رکعتیں پڑھیں (فجر کی سنتیں) پھر فجر کی نماز پڑھی

عن ابن عباس قال ادلج رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم عرس فلم يستيقظ حتى طلعت الشمس او بعضها فلم يصل حتى ارتفعت الشمس فصلى وهي صلوة الوسطى ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی رات کو چلے پھر اتر پڑے (تو لوگ سو گئے) پھر جاگے نہیں یہانتک کہ آفتاب نکل آیا پورا یا کچھ حصہ اسکا آپنے نماز نہیں پڑھی یہانتک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر نماز پڑھی اور یہی صلوۃ الوسطے ہے جسکا ذکر کلام اللہ میں ہے حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ الوسطی فجر

كتاب الاذان

کتاب اذان کے بیان میں

عن عبد الله بن عمر انه كان يقول كان المسلمون حين قدموا المدينة يجتمعون فيتحينون الصلوة وليس ينادي بها احد فتكلموا يوما في ذلك فقال بعضهم اتخذوا ناقوسا مثل ناقوس النصارى وقال بعضهم بل قرنا مثل قرن اليهود وقال عمر رض اولا تبعثون رجلا ينادي بالصلوة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بلال قم فناد بالصلوة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے مسلمان جب مدینہ میں آئے تو وقت کا اندازہ کر کے نماز کے لیے آتے تھے کوئی نماز کے لیے پکارتا نہ تھا ایک روز انہوں نے گفتگو کی اس باب میں تو بعضوں نے کہا ایک ناقوس بنا لو جیسے نصاری کا ناقوس ہوتا ہے (ناقوس ایک بڑی سی لکڑی ہے جو چھوٹی لکڑی سے ماری جاتی ہے اور اس میں سے آواز پیدا ہوتی ہے) اور بعضوں نے کہا یہود کیطرح ایک سینگھ بنا لو حضرت عمر نے کہا اسکی ضرورت کیا ہے کیا تم نہیں بھیج سکتے ایک شخص کو جو پکار دے نماز کے لیے یہ سنکر رسول اللہ نے فرمایا اے بلال اٹھو اور پکار دو نماز کے لیے

عن انس قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بلالا ان يشفع الاذان ويوتر الاقامة ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا بلال کو کہ اذان کے کلموں کو دو دو بار کہیں اور تکبیر کے کلموں کو ایک ایک بار کہیں مگر قد قامت الصلوۃ کے کہ وہ دو بار کہنا چاہیے جیسے دوسری روایت میں ہے

عن ابن عمر قال كان الاذان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم مثنى مثنى والاقامة مرة مرة الا انك تقول قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو دو بار تھی اور تکبیر ایک ایک بار مگر قد قامت الصلوۃ کو دو بار کہنا چاہیے ف امام شافعی اور احمد اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ تکبیر میں گیارہ کلمے

ہین اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح
قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اور امام مالک کے نزدیک قد قامت الصلوۃ
کو بھی ایک بار کہے تو دس کلمے ہوئے اور بعضون کے نزدیک اللہ اکبر کو بھی ایک ایک بار کہے تو آٹھ کلمے ہوئے اور بعضون کے نزدیک سب کلمون کو
ایک ایک بار کہے مگر قد قامت الصلوۃ دو بار کہے تو نو کلمے ہوئے اور ابو حنیفہ کے نزدیک تکبیر مین سترہ کلمے ہین نووی نے کہا صحیح اور مختار قول
اول ہے کہ تکبیر مین گیارہ کلمے ہین

خفض الصوت فی الترجیع فی الاذان

اذان مین شہادتین کو پھیر کر آہستہ سے کہنا **ف** یعنی پہلے اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کو آہستہ کہنا پھر ان چار کلمون کو
پکار کر کہنا اسکو ترجیع کہتے ہین اور یہ سنت ہے نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علما کے سوا امام ابو حنیفہ کے کہ اون کے نزدیک
اذان مین ترجیع نہین ہے بدلیل حدیث عبد اللہ بن زید کے اور جمہور کی دلیل حدیث ابو محذورہ کی ہے جس مین ترجیع موجود ہے اور وہ
متاخر ہے حدیث سے عبد اللہ بن زید کے کیونکہ وہ سنہ ۸ ہجری کی حکایت ہے اور عبد اللہ بن زید کی روایت اوائل ہجرت کی ہے علاوہ
اسکے زیادت ثقہ کی مقبول اور واجب العمل ہے خصوصا اس صورت مین کہ عمل اہل مکہ اور مدینہ کا اوسپر ہو نووی

عن أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْعَدَهُ وَأَلْقَى عَلَيْهِ الْأَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ إِبْرَاهِيمُ
هُوَ مِثْلُ أَذَانِنَا هٰذَا قُلْتُ لَهُ أَعِدْ عَلَيَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ بِصَوْتٍ دُونَ ذٰلِكَ الصَّوْتِ يُسْمِعُ مَنْ حَوْلَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا
إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ
اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ **ترجمہ** ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو بٹھایا اور حرفا حرفا
اذان سکھلائی ابراہیم نے کہا جو حدیث کے راوی ہین کہ وہ ایسی ہی اذان تھی جیسے ہمارے وقت مین ہوتی ہے بشر بن معاذ کہتے ہین مین نے
ابراہیم سے کہا دوبارہ مجھکو پھر سنا دو انہون نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ دوبارہ اشہد ان محمدا رسول اللہ دوبارہ پھر
دوسری آواز سے جسکو پاس والے سن لین اشہد ان لا الہ الا اللہ دوبارہ اشہد ان محمدا رسول اللہ دوبارہ حی علی الصلوۃ دوبارہ
حی علی الفلاح دوبارہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ **ف** اس طور سے اذان کے سترہ کلمے ہوئے لیکن صحیح مختار یہ ہے کہ شروع
مین اللہ اکبر چار بار کہے تو انیس کلمے ہون گے اور یہی قول ہے شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علما کا لیکن امام مالک کے نزدیک
دو بار کہے

کم الاذان من کلمۃ

اذان کے کتنے کلمے ہین

عن أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً ثُمَّ عَدَّهَا أَبُو مَحْذُورَةَ
تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَسَبْعَ عَشْرَةَ **ترجمہ** ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اذان سکھلائی انیس
کلمے اور تکبیر کے سترہ کلمے پھر گنا اونکو ابو محذورہ نے یعنی انیس اور سترہ کلمون کو **ف** اذان مین انیس کلمے جب ہی ہونگے کہ شہادتین
مین ترجیع ہو پس یہ حدیث حجت ہے حنفیہ پر

کیف الاذان

اذان کیونکر دینا چاہیے **عن** أَبِي مَحْذُورَةَ

قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاذان فقال اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول
اللہ ثم یعود فیقول اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول
اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح
اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ **ترجمہ** ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اذان سکھلائی
اس طرح پر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہدان لا الہ الا اللہ اشہدان لا الہ الا اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ اشہدان محمدا
رسول اللہ پھر کہی پکارکر) اشہدان لا الہ الا اللہ اشہدان لا الہ الا اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ اشہدان محمدا رسول
اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ **عن** عبد اللہ
بن محیریز وکان یتیما فی حجر ابی محذورۃ حتی جہزہ الی الشام قال قلت لابی محذورۃ انی
خارج الی الشام واخشی ان اسأل عن تاذینک فاخبرنی ان ابا محذورۃ قال لہ خرجت فی نفر
فکنا ببعض طریق حنین مقفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حنین فلقینا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض الطریق فاذن مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصلوۃ
عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمعنا صوت المؤذن ونحن عنہ متنکبون فظللنا نحکیہ
ونھزأ بہ فسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصوت فارسل الینا حتی وقفنا بین یدیہ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکم الذی سمعت صوتہ قد ارتفع فاشار القوم الی وصدقوا
فارسلہم کلہم وحبسنی فقال قم فاذن بالصلوۃ فقمت فالقی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
التاذین ھو بنفسہ فقال قل اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ
اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ ثم قال
ارجع فامدد من صوتک ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا
رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی
علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ثم دعانی حین قضیت التاذین فاعطانی صرۃ فیہا
شیء من فضۃ فقلت یا رسول اللہ مرنی بالتاذین بمکۃ فقال قد امرتک بہ فقدمت علی عتاب
بن اسید عامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ فاذنت معہ بالصلوۃ عن امر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن محیریز سے روایت ہے وہ یتیم تھے اور پرورش پاتے تھے گود میں ابو محذورہ کی یہانتک
کہ ابو محذورہ نے اونکو شام کیطرف بھیجا انہوں نے کہا میں شام کو جاتا ہوں مجھے ڈر ہے کہ لوگ مجھسے پوچھیں تمہاری اذان کو

اور مین نہ سنا سکون۔ تو ابو محذورہ نے کہا مین چند ساتھیون کے ساتھ نکلا تو حنین کے رستے مین پہونچے اور رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم حنین سے آرہے تھے (حنین ایک مقام کا نام ہے نواح طائف مین) راہ مین ہم کو ملے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کے موذن نے اذان دی آپکے سامنے ہم نے جو موذن کی آواز سنی اور ہم وہان سے دور تھے تو اوسکے نقل کرنے لگے ٹھٹھے سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آواز سنکر ہم کو بلا بھیجا ہم آپکے سامنے کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا وہ کون ہے تم مین جسکی آواز مین نے
سنی تھی لوگون نے میری طرف اشارہ کردیا اور وہ سچ کہا (کیونکہ مین ہی چلایا تھا اور مین نے نقل کیے تھے) آپ نے سب
لوگونکو چھوڑ دیا اور مجھے روک لیا پھر فرمایا اوٹھ اور اذان دے نماز کی مین اوٹھا آپ نے مجھے اذان سکھلائی اپنی ذات سے فرمایا کہہ
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ
پھر فرمایا بلند آواز کر اور فرمایا اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ
حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ پھر جب مین اذان دے چکا تو مجھے
بلایا اور ایک تھیلی دی جسمین چاندی تھی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے مقرر کیجیے مکے مین اذان کہنے پر آپنے فرمایا مین نے مقرر کیا
تو مین عتاب بن اسید پاس گیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل تھے مکے مین اور اون کے ساتھ اذان دی نماز کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے **ف** یہ آپکا کمال اخلاق تھا اور نہایت عمدہ تعلیم تھی کہ نادان شخص کو جسنے دین کی بات پر ہنسی
ٹھٹھا کیا احسان کے بوجھ سے شرمندہ کردیا اور اوسکو دین کی بات بتلا دی اور کوئی ہوتا تو بجز تنگ کرتا اس مین مطلب نہ نکلتا

الاذان فی السفر سفر مین اذان دینے کا بیان

عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَیْنٍ خَرَجْتُ عَاشِرَ عَشَرَۃٍ مِّنْ اَھْلِ مَکَّۃَ نَطْلُبُھُمْ فَسَمِعْنَاھُمْ یُؤَذِّنُوْنَ بِالصَّلٰوۃِ فَقُمْنَا نُؤَذِّنُ نَسْتَھْزِئُ بِھِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعْتُ فِیْ ھٰؤُلَاءِ تَاْذِیْنَ اِنْسَانٍ حَسَنِ الصَّوْتِ فَاَرْسَلَ اِلَیْنَا فَاَذَّنَّا رَجُلٌ رَجُلٌ وَکُنْتُ اٰخِرَھُمْ فَقَالَ حِیْنَ اَذَّنْتُ تَعَالَ فَاَجْلَسَنِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ فَمَسَحَ عَلٰی نَاصِیَتِیْ وَبَرَّکَ عَلَیَّ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اذْھَبْ فَاَذِّنْ عِنْدَ الْبَیْتِ الْحَرَامِ قُلْتُ کَیْفَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَعَلَّمَنِیْ کَمَا تُؤَذِّنُوْنَ الْاٰنَ بِھَا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فِی الْاُوْلٰی مِنَ الصُّبْحِ قَالَ وَعَلَّمَنِی الْاِقَامَۃَ مَرَّتَیْنِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ

الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے
نکلے تو ہم دس آدمی مکہ سے نکلے آپکی تلاش میں ہم نے دیکھا آپ کے ساتھ جو لوگ تھے وہ اذان دیتے تھے نماز کی ہم بھی کھڑے ہوکر اذان دینے
لگے اون سے ٹھٹھا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں میں سے ایک شخص کی اذان میں نے سنی اوسکی آواز اچھی
ہے آپنے ہم کو بلا بھیجا تو ہر ایک شخص نے باری باری اذان کہی میں سب کے اخیر میں تھا جب میں اذان دے چکا تو آپنے بلایا اوپر آ
پھر مجھکو اپنے سامنے بٹھلایا اور میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا دی تین بار بعد اوسکے فرمایا جا اور اذان دے کعبہ کے پاس میں نے
کہا کیونکر اذان دون یا رسول اللہ آپ ہی مجھکو اذان سکھلائی جیسے تم اب اذان دیا کرتے ہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ
اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح
حی علی الفلاح (اور فجر کی اذان میں اتنا زیادہ) الصلوة خیر من النوم الصلوة خیر من النوم اور تکبیر مجھکو دو دو بار بتلائی اللہ اکبر
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی
علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ

اَذَانُ الْمُنْفَرِدِيْنَ فِي السَّفَرِ جو لوگ سفر میں تنہا ہوں وہ بھی اذان کہیں عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِّيْ وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَنَا وَصَاحِبٌ لِّيْ فَقَالَ اِذَا سَافَرْتُمَا
فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا
اور میرے ساتھ میرا چچازاد بھائی یا اور کوئی ساتھی تھا آپ نے فرمایا جب تم سفر کرو تو اذان دو اور تکبیر کہو (نماز کے لیے سفر میں)
اور چاہیے کہ امامت وہ کرے جو تم دونوں میں بڑا ہو **اِجْتِزَاءُ الْمَرْءِ بِاَذَانِ غَيْرِهِ** دوسرے کی اذان پر قناعت
کرنا عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا
عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اِلٰى اَهْلِنَا
فَسَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ اَهْلِنَا فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَاَقِيْمُوْا عِنْدَهُمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ
اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور سب کے سب جوان ہم سن تھے تو بیس راتوں تک رہے آپ بڑے رحم کرنیوالے اور نہایت نرم دل
تھے آپ سمجھے کہ ہم کو اپنے گھر جانے کا اشتیاق ہوگا تو آپنے پوچھا تم اپنے گھر میں اپنے کون کون لوگوں کو چھوڑ کر آئے ہو ہم نے بیان کیا
آپ نے فرمایا تم اپنے گھر کو جاؤ اور وہیں رہو اور لوگوں کو سکھلاؤ (دین کی باتیں) اور کہو اون سے کہ جب نماز کا وقت آئے تو ایک
شخص اذان کہہ دیوے اور جو سب میں بڑا ہو وہ امامت کرے عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ فَقَالَ لِيْ
اَبُوْ قِلَابَةَ هُوَ حَيٌّ اَفَلَا تَلْقَاهُ قَالَ اَيُّوْبُ فَلَقِيْتُهُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ لَمَّا كَانَ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ

قومٍ بإسلامهم فذهب أبي بإسلام أهل حوائنا فلما قدم استقبلناه فقال جئتكم والله من عند
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صلوا صلوة كذا في حين كذا وصلوة كذا في حين كذا
فإذا حضرت الصلوة فليؤذن لكم أحدكم وليؤمكم أكثركم قرآنا ترجمہ ایوب سے روایت ہے
انہوں نے سنا ابو قلابہ سے انہوں نے سنا عمرو بن سلمہ سے ابو قلابہ نے کہا عمرو بن سلمہ زندہ ہیں تم اون سے نہیں ملتے ایوب نے کہا میں نے اون سے
جاکر ملا انہوں نے کہا جب مکہ فتح ہو گیا تو ہر ایک قوم نے اسلام لانے میں جلدی کی میرے باپ ہماری قوم کیطرف سے گئے تھے اسلام کی خبر
لیکر جب لوٹ کر آئے تو ہم سب اون کے استقبال کو گئے انہوں نے کہا قسم خدا کی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آتا ہوں انہوں نے
فرمایا فلانی نماز فلانے وقت میں پڑھو اور یہ نماز اوس وقت میں پڑھو پھر جب نماز کا وقت آجاوے تو تم میں سے ایک شخص اذان دیوے
اور امامت وہ کرے جسکو قرآن زیادہ یاد ہو

المؤذنان للمسجد الواحد ایک مسجد کے لیے دو موذن کا ہونا

عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى
ينادي ابن أم مكتوم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال تو رات رہتے اذان دیتے ہیں
تو تم کھایا پیا کرو جبتک ام مکتوم کا بیٹا اذان دیوے کیونکہ وہ اندھے تھے اوسی وقت اذان دیتے جب لوگ کہنے لگتے فجر ہو گئی
فجر ہو گئی عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى
تسمعوا تأذين ابن أم مكتوم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال رات رہتے اذان
دیدیا کرتے ہیں تو تم کھاؤ اور پیو یہانتک کہ ام مکتوم کے بیٹے کی اذان سنو

هل يؤذنان جميعا أو فرادى اگر دو موذن ہوں تو ایک ساتھ ملکر اذان دیوین یا ایک کے بعد دوسرا اذان دیوے

عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
إذا أذن بلال فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن أم مكتوم قالت ولم يكن بينهما إلا أن ينزل هذا
ويصعد هذا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بلال اذان دیوین تو کھاؤ اور پیو
یہانتک کہ ام مکتوم کا بیٹا اذان دیوے حضرت عائشہ نے کہا اون دونوں کی اذانوں میں بہت فاصلہ نہ تھا مگر اتنا ہی کہ ایک اذان
دیکر اوترتا تو دوسرا اذان کو چڑھتا عن أنيسة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أذن ابن
أم مكتوم فكلوا واشربوا وإذا أذن بلال فلا تأكلوا ولا تشربوا ترجمہ انیسہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب ام مکتوم کا بیٹا اذان دیوے تو کھاؤ اور پیو اور جب بلال اذان دیوے تو نہ کھاؤ نہ پیو (اس حدیث سے معلوم
ہوتا ہے کہ بلال کی اذان اخیر میں تھی) اور پہلی روایتوں سے معلوم ہوا کہ بلال کی اذان اول میں ہوتی تھی ابن مکتوم کی اور وہی صحیح ہے

الأذان في غير وقت الصلوة نماز کا وقت نہ ہو اور اذان دیوے تو کیسا

عن ابن مسعود عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال إن بلالا يؤذن بليل ليوقظ نائمكم وليرجع قائمكم وليس أن يقول
هكذا يعني في الصبح ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات کو اذان دیتے ہیں تاکہ سوتے

کو جگا دین اور تہجد پڑھنے والے کو تو دین کھانا کھانے کے لیے) اور فجر ہوئی پر اذان نہین دیتے (پس تم اونکی اذان پر کھانا نہ چھوڑو)

وَقْتُ أَذَانِ الصُّبْحِ فجر کی اذان کا وقت **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصُّبْحِ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَخَّرَ الْفَجْرَ حَتَّى أَسْفَرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَقْتُ الصَّلَاةِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا فجر کی نماز کا وقت آپ نے حکم دیا بلال کو انہوں نے اذان دی جب صبح کی روشنی دکھلائی دی پھر دوسرے دن دیر کی نماز مین یہانتک کہ اوجالا ہو گیا بعد اوس کے حکم کیا بلال کو انہون نے تکبیر کہی آپ نے نماز پڑھائی پھر فرمایا یہ وقت ہے نماز کا

كَيْفَ يَصْنَعُ الْمُؤَذِّنُ فِي أَذَانِهِ اذان دیتے وقت کیا کرے **عَنْ** أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي أَذَانِهِ هَكَذَا يَنْحَرِفُ يَمِينًا وَشِمَالًا **ترجمہ** ابو جحیفہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو بلال نکلے اور انہوں نے اذان دی وہ اذان دیتے وقت داہنے اور بائین پھرتے تھے

بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْأَذَانِ اذان دیتے وقت آواز کو بلند کرنا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ الْمَازِنِيِّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عبد الرحمان سے روایت ہے ابو سعید خدری نے ان سے کہا مین دیکھتا ہون تم بہت چاہتے ہو جنگل کو اور بکریون کو تو جب تم جنگل مین اپنے بکریون مین ہو اور نماز کے لیے اذان دو تو بلند آواز سے دو کیونکہ موذن کی آواز جہانتک پہونچتی ہے وہانتک کے جن اور آدمی اور جتنے چیز اوسکی گواہ ہونگے قیامت کے روز ابو سعید نے کہا مین نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا **ف** یعنی جن اور آدمی اور جہانتک موذن کی آواز پہونچیگی وہانتک کی سب چیزین موذن کی ایمان کی گواہی دین گی قیامت کے دن اسی واسطے مستحب ہے کہ خوب زور سے بلند آواز سے اذان کہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ بِمَدَى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنا آپ فرماتے تھے موذن کی بخشش کیجاتی ہے جہانتک اوسکی آواز پہونچے (یعنی جتنی آواز بلند کریگا اوتنی مغفرت زیادہ ہوگی اگر اپنی طاقت بھر آواز بلند کر دی تو مغفرت پوری ہوگی) اور گواہی دینگی اوس کے لیے ہر تر اور خشک (یعنی زندہ اور مردہ درخت اور آدمی وغیرہ)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَالْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ بِمَدِّ صَوْتِهِ وَيُصَدِّقُهُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلَّى مَعَهُ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی رحمت بھیجتا ہے اور اوسکے فرشتے دعا کرتے ہین پہلی صف کے لیے اور موذن کی بخشایش ہوتی ہے جہانتک اوسکی آواز بلند ہو اور سچا کہتے ہین اوسکو جو سنتا ہے اوسکی اذان کو تر اور

خشک اور اسکو ثواب ملتا ہی ہر ایک نمازی کے برابر جو اسکے ساتھ نماز پڑھے **التثويب في اذان الفجر** فجر کی اذان مین تثویب کا بیان **ف** یہان تثویب سے مراد الصلوة خیر من النوم کا کہنا ہی دو بار بعد حی علے الفلاح کی فجر کی اذان مین ✦

عن ابی محذورة قال كنت اؤذن لرسول الله صلى الله عليه وسلم وكنت اقول في اذان الفجر الاول حي على الفلاح الصلوة خير من النوم الصلوة خير من النوم الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله **ترجمہ** ابو محذورہ سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان کہتا تھا تو فجر کے پہلے اذان مین (پہلی اذان سے اذان مراد ہے اور تکبیر کو دوسری اذان کہتے ہین) بعد حی علے الفلاح کے مین کہتا الصلوة خیر من النوم الصلوة خیر من النوم اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

آخر الاذان اذان کے اخیر مین کیا کلمہ ہین عن بلال قال آخر الاذان الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله **ترجمہ** بلال سے روایت ہی انہون نے کہا اذان کا آخر یہ ہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

عن الاسود قال كان آخر اذان بلال الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله **ترجمہ** اسود سے روایت ہی بلال کی اذان کا اخیر یہ تھا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ عن ابی محذورة ان آخر الاذان لا اله الا الله **ترجمہ** ابو محذورہ سے روایت ہی انہون نے کہا اذان کا آخری کلمہ لا الہ الا اللہ ہے

الاذان في التخلف عن شهود الجماعة في الليلة المطيرة اگر رات کو بارش ہو رہی ہو تو جماعت مین آنا ضرور نہین ہے عن عمرو بن اوس يقول اخبرنا رجل من ثقيف انه سمع منادي النبي صلى الله عليه وسلم يعني في ليلة مطيرة في السفر يقول حي على الصلوة حي على الفلاح صلوا في رحالكم **ترجمہ** عمرو بن اوس سے روایت ہی مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا جو ثقیف کے قبیلے کا تھا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منادی کو سنا ایک رات سفر مین اور پانی برس رہا تھا وہ کہتا تھا حی علے الصلوة حی علی الفلاح پڑھو لو نماز اپنی اپنی ٹھکانون مین

عن نافع ان ابن عمر اذن بالصلوة في ليلة ذات برد وريح فقال الا صلوا في الرحال فان النبي صلى الله عليه وسلم كان يأمر المؤذن اذا كانت ليلة باردة ذات مطر يقول الا صلوا في الرحال **ترجمہ** نافع سے روایت ہی عبد اللہ بن عمر نے اذان دی نماز کی ایک رات کو جسمین سردی بہت تھی اور ہوا چل رہی تھی انہون نے پکار دیا سب لوگ نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے موذن کو جب ٹھنڈی رات ہوتی اور پانی برستا کہ پکار دیوے سب لوگ نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین

الاذان لمن يجمع بين الصلوتين في وقت الاولى منهما جو شخص دو نماز کو ملا کر پڑھے پہلی نماز کے وقت مین تو وہ اذان دیوے عن جابر بن عبد الله قال سار رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اتى عرفة فوجد القبة قد ضربت له بنمرة فنزل بها حتى اذا زاغت الشمس امر بالقصواء فرحلت له حتى اذا انتهى الى بطن الوادي خطب الناس ثم اذن بلال ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر ولم يصل بينهما شيئا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے جب عرفات

میں پہونچے تو دیکھا آپ کے لیے خیمہ لگا دیا گیا ہے نمرہ میں آپ اترے اسمیں جب آفتاب ڈھل گیا تو حکم کیا قصوا (آپ کی اونٹنی کا نام ہے) کے
کسنے کا جب وادی کے اندر پہونچے تو خطبہ پڑھا لوگوں کے سامنے پھر بلال نے اذان دی اور ظہر کی نماز پڑھی پھر تکبیر کہی تو عصر کی نماز پڑھی اور بیچ
میں کوئی نماز نہیں پڑھی (یعنے نفل یا سنت نہیں پڑھی) **الاذان لمن جمع بین الصلوتین بعد ذہاب وقت الاولی منہما** جو شخص دو نمازوں کو ملا کر پڑھے پہلے نماز کے وقت گزر جانے کے بعد تو وہ اذان دیوے

عن جابر بن عبد اللہ قال دفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انتہی الی المزدلفۃ فصلی بہا المغرب والعشاء باذان واقامتین ولم یصل بینہما شیئا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے جب مزدلفہ میں آئے تو وہاں مغرب اور عشا ملا کر پڑھی ایک اذان اور دو تکبیر سے اور بیچ میں کچھ نماز نہیں پڑھی

عن سعید بن جبیر عن ابن عمر قال کنا معہ بجمع فاذن ثم اقام فصلی بنا المغرب ثم قال الصلوۃ فصلی بنا العشاء رکعتین فقلت ما ہذہ الصلوۃ قال ہکذا صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذا المکان ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن عمر کے ساتھ تھے مزدلفہ میں انہوں نے اذان دی پھر تکبیر کہی اور مغرب کی نماز پڑھائی پھر کہا الصلوۃ اور عشا کی دو رکعتیں پڑھیں میں نے کہا یہ کیسی نماز ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس مقام میں اسی طرح نماز پڑھی

الاقامۃ لمن جمع بین الصلوتین جو شخص دو نمازیں ملا کر پڑھے تو تکبیر ایک بار کہے یا دو بار

عن سعید بن جبیر انہ صلی المغرب والعشاء بجمع باقامۃ واحدۃ ثم حدث عن ابن عمر انہ صنع مثل ذلک وحدث ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صنع مثل ذلک ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے انہوں نے مغرب اور عشا کی نماز پڑھی مزدلفہ میں ایک تکبیر سے پھر نقل کیا عبد اللہ بن عمر سے کہ انہوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا اور ابن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا

عن ابن عمر انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجمع باقامۃ واحدۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مزدلفہ میں ایک تکبیر سے نماز پڑھی (یعنے دونوں نمازیں ادا کیں)

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع بینہما بالمزدلفۃ صلی کل واحدۃ منہما باقامۃ ولم یتطوع قبل واحدۃ منہما ولا بعد ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں نمازیں ملا کر پڑھیں مزدلفے میں ہر ایک نماز کے لیے ایک تکبیر کہی اور نفل نہیں پڑھا کسی نماز سے پہلے اور نہ کسی نماز کے بعد

الاذان للفائت من الصلوۃ جو نماز قضا ہو جاوے اسکے لیے اذان کہنے کا بیان

عن ابی سعید قال شغلنا المشرکون یوم الخندق عن صلوۃ الظہر حتی غربت الشمس وذلک قبل ان ینزل فی القتال ما نزل فانزل اللہ عز وجل وکفی اللہ المؤمنین القتال فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلالا فاقام لصلوۃ الظہر فصلاہا کما کان یصلیہا لوقتہا ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ

ہم کو مشرکون نے خندق کی لڑائی مین ظہر عصر کی نماز سے یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا اور یہ اوسوقت کا ذکر ہے جبتک لڑائی کی نماز مین تعین نہین اوتری تہین یعنے صلوۃ الخوف کا حکم پہر اسد تعالی نے یہ آیت اوتاری وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ یعنے آپ اوٹہا لے اسد نے مسلمانون کی لڑائی **ف** اسد جل جلالہ نے ایک پروائی ہوا بہیجی جس سے کافرون کے خیمون کی رسیان ٹوٹ گئین میخین اوکہڑ گئین گہوڑون نے لشکر مین چہوٹ کر دند مچایا ہانڈیان اولٹ گئین سردی کی شدت جدا تہی کافر گہبراکر بہاگ نکلے **ف** توحکم کیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے بلال کو انہون نے تکبیر کہی ظہر کی اور آپ نے اوسکو جسطرح وقت پر پڑہتے تہی **الاجتزاء لِذٰلِكَ كُلِّهٖ بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَالْاِقَامَةِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا** اگر کئی نمازین قضا ہوگئی ہون تو ایک اذان سب کے لیے کافی ہے اور تکبیر ہر ایک نماز کے لیے جدا جدا کہی **عَنْ** اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ شَغَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ **ترجمہ** ابو عبیدہ سے روایت ہے عبداسد بن مسعود نے کہا مشرکون نے باز رکہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کو چار نمازون سے خندق کے روز پہر آپ نے حکم کیا بلال کو انہون نے اذان دی پہر تکبیر کہی آپ نے ظہر کی نماز پڑہی پہر تکبیر کہی آپ نے عصر کی نماز پڑہی پہر تکبیر کہی آپ نے مغرب کی نماز پڑہی پہر تکبیر کہی آپ نے عشا کی نماز پڑہی **الاكتفاء بِالْاِقَامَةِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ** ہر نماز کے لیے صرف تکبیر کہہ لینا بھی کافی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا فِيْ غَزْوَةٍ فَحَبَسَنَا الْمُشْرِكُوْنَ عَنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الْمُشْرِكُوْنَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ فَصَلَّيْنَا وَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَصَلَّيْنَا وَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَصَلَّيْنَا وَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَصَلَّيْنَا ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ عِصَابَةٌ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُكُمْ **ترجمہ** عبداسد بن مسعود نے کہا ہم ایک لڑائی مین تہے تو مشرکون نے روک دیا ہم کو ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی نماز سے جب وہ بہاگ گئے تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے حکم دیا اذان دینے والے کو اوس نے تکبیر کہی ظہر کی نماز کی ہم نے ظہر کی نماز پڑہی پہر تکبیر کہی عصر کی نماز کی ہمنے عصر کی نماز پڑہی پہر تکبیر کہی مغرب کی نماز کی ہم نے مغرب کی نماز پڑہی پہر تکبیر کہی عشا کی نماز کی ہم نے عشا کی نماز پڑہی بعد اوس کے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ زمین پر کوئی جماعت ایسی نہین ہے جو اسد کی یاد کرتی ہو (اسوقت مین) سوا تمہاری **الْاِقَامَةُ لِمَنْ نَّسِيَ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةٍ** جو شخص ایک رکعت بہول گیا (اور سلام پہیر کر چلدیا) پہر اوس ایک رکعت کو ادا کرنا چاہے تو تکبیر کہی **عَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمًا فَسَلَّمَ وَقَدْ بَقِيَتْ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةٌ فَاَدْرَكَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ نَسِيْتَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ رَكْعَةً فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ النَّاسَ فَقَالُوْا لِيْ اَتَعْرِفُ الرَّجُلَ قُلْتُ لَا اِلَّا اَنْ اَرَاهُ فَمَرَّ بِيْ فَقُلْتُ هٰذَا هُوَ قَالُوْا هٰذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ **ترجمہ** معاویہ بن حدیج سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز پڑھی تو ایک رکعت باقی تھی آپ نے سلام پھیر دیا (اور مسجد سے باہر چلے گئے) ایک شخص نکلا اور کہا یا رسول اللہ آپ ایک رکعت بھول گئے آپ مسجد کے اندر آئے اور بلال کو حکم کیا انہوں نے تکبیر کہی آپ نے ایک رکعت ادا کی میں نے لوگوں سے یہ قصہ بیان کیا انہوں نے کہا تم پہچانتے ہو اس شخص کو جس نے لیک کر آپ سے کہا تھا کہ آپ ایک رکعت بھول گئے میں نے کہا میں جانتا نہیں مگر دیکھوں تو البتہ پہچان لوں وہ شخص میرے سامنے سے نکلا میں نے کہا وہی ہے لوگوں نے کہا یہ طلحہ بن عبید اللہ ہیں

اذان الراعی چرواہا جنگل میں اذان دیوے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَسَمِعَ صَوْتَ رَجُلٍ يُؤَذِّنُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ إِنَّكُمْ لَمْ تَسْمَعُوا هٰذَا مِنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا الرَّاعِيَ غَنَمٍ أَوْ رَجُلٌ عَازِبٌ عَنْ أَهْلِهِ فَهَبَطَ الْوَادِيَ فَإِذَا هُوَ بِرَاعِي غَنَمٍ فَإِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ قَالَ أَتَرَوْنَ هٰذِهِ هَيِّنَةً عَلَى أَهْلِهَا قَالُوا نَعَمْ قَالَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ إِلَى أَهْلِهَا

ترجمہ عبد اللہ بن ربیعہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں آپ نے ایک شخص کی آواز سنی جو اذان دے رہا تھا جب اشہد ان محمدا رسول اللہ پر پہونچا تو آپ نے فرمایا یہ بکری کا چرواہا ہے یا اپنے گھر بار سے جدا ہے آپ وادی میں اترے دیکھا تو وہ بکری کا چرواہا ہے پھر آپ نے ایک بکری دیکھی جو مری ہوئی پڑی تھی آپ نے فرمایا دیکھو اس کے مالک کے نزدیک کسقدر ذلیل ہے صحابہ نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے

الاذان لمن یصلی وحدہ جو شخص اکیلے نماز پڑھے وہ اذان دیوے عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَظِيَّةِ الْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَيُصَلِّي فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ الصَّلٰوةَ يَخَافُ مِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ

ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعجب کرتا ہے اس شخص سے جو بکریاں چراتا ہے پہاڑ کی چوٹی کے کنارے میں اذان دیتا ہے نماز کے لیے اور نماز پڑھتا ہے پروردگار فرماتا ہے دیکھو میرے اس بندہ کو اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے میرے ڈر سے میں نے اسکو بخشدیا اور جنتی کر دیا

الاقامة لمن یصلی وحدہ جو شخص اکیلے نماز پڑھے وہ تکبیر کہے عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ فِي صَفِّ الصَّلٰوةِ الْحَدِيثَ **ترجمہ** رفاعہ بن رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے نماز کی صف میں

کیف الاقامة تکبیر کیونکر کہنا چاہیے عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى مُؤَذِّنِ مَسْجِدِ الْجَامِعِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْأَذَانِ فَقَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنَى مَثْنَى وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً إِلَّا أَنَّكَ إِذَا قُلْتَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ فَإِذَا سَمِعْنَا قَدْ قَامَتْ

الصَّلٰوةُ تَوَضَّأْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ ترجمہ ابو المثنیٰ سے روایت ہے جو جامع مسجد کے مؤذن تھے کہ میں نے عبد اللہ
بن عمر سے اذان کو پوچھا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اذان کے کلمے دو دو بار کہے جاتے اور تکبیر کے ایک ایک بار
مگر قد قامت الصلوۃ کو دو بار کہہ جب ہم قد قامت الصلوۃ سنتے تو وضو کرتے اور نماز کے لیے باہر نکلتے اِقَامَةُ كُلِّ وَاحِدٍ لِنَفْسِهِ
ہر شخص اپنے لیے جدا جدا تکبیر کہے عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلِصَاحِبٍ لِي إِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا ترجمہ مالک بن الحویرث
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اور میری ایک رفیق سے فرمایا جب نماز کا وقت آوے تو تم دونوں اذان دو
پھر تکبیر کہنا پھر نماز وہ پڑھاوے جو تم دونوں میں بڑا ہو (عمر میں) **فَضْلُ التَّأْذِيْنِ** اذان کی فضیلت عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ
حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ
أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ
الْمَرْءُ إِنْ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان ہوتی ہے نماز
کے لیے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا ہوا بھاگتا ہے اس لیے کہ اذان کی آواز نہ سنے پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے جب تکبیر
ہوتی ہے پھر بھاگ جاتا ہے جب تکبیر ہو چکتی ہے پھر لوٹ آتا ہے یہاں تک کہ خطرے ڈالتا ہے آدمی اور اوس کے دل کے بیچ میں (یس الگ
کر دیتا ہے آدمی کو دل سے یعنی ظاہر میں جسم آدمی کا نماز میں ہوتا ہے لیکن دل سے دھیان نہیں ہوتا دل اور خیالات میں
پھنس جاتا ہے) تو وہ باتیں یاد دلاتا ہے جنکا نماز سے پہلے خیال نہ تھا یہاں تک کہ بھول جاتا ہے آدمی کتنی رکعتیں پڑھیں
الْاِسْتِهَامُ عَلَى التَّأْذِيْنِ اذان کہنے پر قرعہ ڈالنا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَا
سْتَهَمُوا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا
وَلَوْ حَبْوًا ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اگر لوگ جانیں جتنا ثواب ہے اذان دینے اور جماعت کے اول صف میں ہے پھر اسکے فیصل ہونیکا کوئی
رستہ نہ پاویں سوائے قرعہ ڈالنے کے البتہ قرعہ ڈالیں اور اگر جانیں کیا ثواب ہے ظہر کو اول وقت پڑھنے میں تو جلدی کریں آنے میں اسکے اور اگر جانیں کیا ثواب ہے عشاء
فجر کی جماعت کا تو اون میں آویں سرین کے بل گھسٹتے ہوئے (یعنی اگر چلنے کی طاقت نہ ہو تب بھی چوتڑوں کے بل گھسٹتے آویں
اِتِّخَاذُ الْمُؤَذِّنِ الَّذِي لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا مؤذن ایسے شخص کو کرنا چاہیے جو اذان پر اجرت نہ لیوے
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اجْعَلْنِي إِمَامَ قَوْمِي فَقَالَ أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ
وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
مجھ کو امام بنا دیجیے اپنی قوم کا آپ نے فرمایا تو امام ہے اپنی قوم کا لیکن اقتدا کر اوس شخص کی جو سب سے زیادہ ضعیف ہو اون میں

العین رعایت کر ضعیف اور بیمار کی اتنا نماز کو طول مت دو کہ یہ لوگ جماعت سے گھبرا جاویں) اور مقرر کر ایسے موذن کو جو اذان پر اجرت نہ لیوی

ثواب ذلک اذان کا ثواب عن ابی ہریرۃ یقول کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام بلال ینادی فلما سکت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال مثل ہذا یقینا دخل الجنۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو بلال کھڑے ہوئے اذان دینے کو جب اذان دے چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایسا ہی کہا دل سے یقین کر کے وہ جنت میں جاویگا

القول مثل ما یتشہد المؤذن جو موذن کہے وہی سننے والا بھی کہے عن مجمع بن یحیی الانصاری قال کنت جالسا عند ابی امامۃ بن سہل بن حنیف فاذن المؤذن فقال اللہ اکبر اللہ اکبر فکبر اثنتین فقال اشہد ان لا الہ الا اللہ فتشہد اثنتین فقال اشہد ان محمدا رسول اللہ فتشہد اثنتین ثم قال حدثنی معاویۃ بن ابی سفیان عن قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** مجمع بن یحیی انصاری سے روایت ہے میں بیٹھا تھا ابوامامہ بن سہل کے پاس اتنے میں موذن نے اذان دی تو اللہ اکبر اللہ اکبر کہا انہوں نے بھی دو بار اللہ اکبر کہا پھر موذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا انہوں نے بھی دو بار اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا پھر موذن نے اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کہا انہوں نے بھی دو بار اشہد ان محمدا رسول اللہ کہا پھر کہا مجھ سے معاویہ بن ابی سفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کیا

عن ابی امامۃ بن سہل قال سمعت معاویۃ یقول سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسمع المؤذن فقال مثل ما قال **ترجمہ** ابوامامہ بن سہل سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے معاویہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے موذن کو اذان دیتے سنا تو جیسا موذن کہتا جاتا تھا ویسا ہی آپ بھی کہتے جاتے تھے

القول الذی یقال اذا قال المؤذن حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح جب موذن حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کہے تو سننے والا کیا کہے عن عبد اللہ بن علقمۃ بن وقاص قال کنت عند معاویۃ اذ اذن مؤذنہ فقال معاویۃ کما قال المؤذن حتی اذا قال حی علی الصلوۃ قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ فلما قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ وقال بعد ذلک ما قال المؤذن ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثل ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن علقمہ بن وقاص سے روایت ہے میں معاویہ بن ابی سفیان کے پاس تھا اتنے میں ان کے موذن نے اذان دی تو معاویہ نے بھی ویسا ہی کہا جیسے موذن نے کہا جب موذن نے حی علی الصلوۃ کہا تو انہوں نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا جب موذن نے حی علی الفلاح کہا تو انہوں نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا پھر وہی کہا جو موذن نے کہا بعد اس کے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا آپ بھی ایسا ہی کہا کرتے تھے

باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد الاذان اذان کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا عن عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ
أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم اذان سنو تو جو اذان دینے والا کہے وہ تم بھی کہو اور میرے اوپر درود
بھیجو کیونکہ جو کوئی میرے اوپر ایک بار درود بھیجیگا اللہ جل جلالہ اوس پر دس بار رحمت بھیجیگا پھر مانگو اللہ سے اپنے
لیے وسیلہ کو اسواسطے کہ وسیلہ ایک درجہ ہے جنت میں جو کسیکو لائق نہیں ہے سوا ایک بندہ کے اللہ کے بندوں میں سے اور مجھے
امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہونگا تو جو شخص میرے لیے وسیلہ کو مانگیگا ضرور ہوجاویگی اوس کے لیے میری شفاعت **ف**
وسیلہ مانگنے کی دعا آگے آتی ہے **الدُّعَاءُ عِنْدَ الْأَذَانِ** اذان کی دعا کا بیان **عَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَ
بِمُحَمَّدٍ رَسُولًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
اذان سنتے وقت یہ کہے میں بھی گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک
نہیں ہے اور بیشک محمد اوس کے بندے اور بھیجے ہوئے ہیں راضی ہوں میں اللہ جل جلالہ کے رب ہونے پر اور اسلام دین ہونے
پر اور محمد کے رسول ہونے پر تو اوسکے گناہ بخشے جاوینگے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ
مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ إِلَّا حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي
يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سنکر یہہ کہے اللهم رب هذه الدعوة التامة
والصلوة القائمة آت محمدا الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاما محمودا الذی وعدته تو ضرور ہوجاویگی شفاعت اوسکی پہر **ف**
اس دعا کے معنے یہ ہیں یا اللہ رب اس پوری پکار کا (یعنی اذان کا) اور رب اس نماز کا جو قائم ہونیوالی ہے قیامت تک دے تو
محمد کو وسیلہ اور بزرگی اور پہنچا اونکو مقام محمود میں (یعنی اوس مقام میں جہاں سب تعریف کرتے ہیں اور وہ مقام شفاعت ہے
جہاں پر کسی کی پہنچ نہوگی) جسکا تو نے وعدہ کیا ہے (اس آیت میں عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا) بیہقی کی روایت
میں اتنا زیادہ ہے انک لا تخلف المیعاد (تیرا وعدہ خلاف نہیں ہوتا) اور یہہ لفظ جو بعد فضیلہ کے بڑہاتے ہیں والدرجة الرفیعة
اور اخیر میں وارزقنا شفاعته یوم القیامة حدیث میں نہیں ہیں **الصَّلَاةُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ**
اذان اور اقامت (تکبیر) کے بیچ میں نماز پڑہنا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ ترجمہ عبداللہ

بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دو اذانوں کے بیچ میں نماز ہے ہر دو اذانوں کے بیچ میں نماز ہے ہر دو اذانوں کے بیچ میں نماز ہے جس کا جی چاہے (وہ نفل پڑھے اذان اور تکبیر کے بیچ میں) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ يُصَلُّونَ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذَلِكَ يُصَلُّونَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے مؤذن جب اذان دے چکتا تو بعضے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستونوں کی طرف چلے جاتے اور نماز پڑھا کرتے رہتے (سنتیں) یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لاتے اسی طرح مغرب سے پہلے بھی وہ لوگ نماز پڑھتے رہتے (یعنے نفل) اور مغرب کے اذان اور اقامت میں کچھ فاصلہ نہ ہوتا

اَلتَّشْدِيدُ فِي الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ جب مسجد میں اذان ہو جاوے تو بغیر نماز پڑھے نکلنا کیسا ہے

عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ النِّدَاءِ حَتَّى قَطَعَهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو الشعثا سے روایت ہے میں نے ابو ہریرہ کو دیکھا ایک شخص مسجد میں سے جانے لگا اذان کے بعد یہاں تک کہ باہر چلا گیا انہوں نے کہا اس شخص نے تو نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی کیونکہ آپ کا فرمان تھا کہ جب مسجد میں اذان ہو جاوے تو بغیر نماز پڑھے باہر نہ جاوے عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو الشعثا سے روایت ہے ایک شخص مسجد سے نکلا جب اذان ہو چکی تھی ابو ہریرہ نے کہا اس نے نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی

إِيذَانُ الْمُؤَذِّنِينَ الْأَئِمَّةَ بِالصَّلَاةِ مؤذن امام کو آگاہ کریں جب نماز ہونے لگے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ بِالْإِقَامَةِ فَيَخْرُجُ مَعَهُ ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز سے فارغ ہو کر فجر تک گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے ہر دو رکعتوں کے بیچ میں سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت وتر کی پڑھتے تھے اور ایک سجدہ کرتے تھے جتنی دیر تک تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھے پھر سر اٹھاتے تھے جب مؤذن فجر کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا اور آپ کو معلوم ہو جاتا کہ فجر ہو گئی تو ہلکی ہلکی دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آپ پاس آتا تکبیر کہنے کو تب آپ اس کے ساتھ نکلتے (نماز کو) (بعد اذان کے بعد مؤذن آپ کو آ کر خبر کرتا کہ اب تکبیر ہوتی ہے اس حدیث سے یہ بات نکلی کہ مؤذن امام یعنی حاکم کو دوبارہ مطلع کر دیوے نماز کو اٹھنے کی وجہ سے کہ وہ مشغول رہتے ہیں اور کاموں میں) عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلْتُ

ابن عباس انه سئل كيف كانت صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فوصف انه صلى احدى
عشرة ركعة بالوتر ثم نام حتى استثقل فرأيته ينفخ وأتاه بلال فقال الصلوة يا رسول الله
فقام فصلى ركعتين وصلى بالناس ولم يتوضأ ترجمہ کریب سے روایت ہے جو مولی تھے عبد اللہ بن عباس کے انہوں نے
ابن عباس سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کیونکر نماز پڑھتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ آپ نے گیارہ رکعتیں پڑھیں
وتر سمیت پھر سو رہے یہاں تک کہ استغراق ہو گئی اور میں نے دیکھا آپ کو خراٹے لیتے ہوئے اتنے میں بلال آئے اور عرض کیا نماز یا رسول
اللہ آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر نماز پڑھائی لوگوں کے ساتھ اور وضو نہیں کیا ف اسواسطے کہ آپ کا ظاہر سوتا
ہے لیکن دل ہوشیار رہتا اور یہ خاصہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

اقامة المؤذن عند خروج الامام

جب امام باہر نکلے تو مؤذن تکبیر کہے عن ابی قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقيمت
الصلوة فلا تقوموا حتى تروني خرجت ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو
مت کھڑے ہو یہاں تک کہ دیکھو مجھ کو نکلتے ہوئے

كتاب المساجد

کتاب مسجدوں کے بیان میں

الفضل في بناء المسجد

مسجد بنانے کی فضیلت عن عمرو بن عبسة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من بنى مسجدا
يذكر الله عز وجل فيه بنى الله له بيتا في الجنة ترجمہ عمرو بن عبسہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد بنا کر اسکی یاد واسطے کرے (یا مسجد بنا دیوے اور اوس میں اسکی یاد کیجاوے) تو اللہ
اوسکے لیے ایک گھر بناویگا جنت میں ف مگر یہ فضیلت اوس حالت میں ہے جب نمازیوں کو تکلیف ہو اور مکان کی ہو اور مسجد
نہ ہو اگر اور مسجدیں موجود ہوں تو اونہی کی مرمت اور درستی کرنا نئی مسجد بنانے سے بہتر ہے اور جو اون مسجدوں میں مرمت کی
حاجت نہ ہو تو نئی مسجد نہ بناوے بلکہ وہ روپیہ ضروری کاموں میں دین کے صرف کرے جیسے مدرسہ بنانا کنواں بنانا سرا بنانا
دینی کتابیں چھپوانا

المباهاة في المساجد

مسجد بنانے میں فخر اور بڑائی کرنا کیسا ہے عن انس ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال من اشراط الساعة ان يتباهى الناس في المساجد ترجمہ انس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانی یہ بھی ہے کہ لوگ فخر کرینگے مسجدوں میں ف یعنی اپنی ناموری اور
بڑائی کی نیت سے مسجدیں بناوینگے اور ایک دوسرے کی حرص سے اوسکی آراستگی اور زینت کرینگے مطلب یہ ہے کہ نیک کاموں میں
خدا کی مرضی کا خیال کم ہوگا

ذكر أي مسجد وضع اولا

کون سی مسجد پہلے بنائی گئی ہے عن الاعمش
ان ابراهيم قال كنت اقرأ على ابي القرآن في السكة فاذا قرأت السجدة سجد فقلت يا ابت اتسجد
في الطريق فقال اني سمعت ابا ذر يقول سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم اي مسجد وضع
اولا قال المسجد الحرام قلت ثم اي قال المسجد الاقصى قلت وكم بينهما قال اربعون عاما
والارض لك مسجد فحيث ما ادركت الصلوة فصل ترجمہ اعمش سے روایت ہے ابراہیم نے مجھ سے کہا میں پڑھتا تھا

سامنے قرآن پڑھ رہا تھا سکہ میں (ایک مقام کا نام ہے) جب میں سجدہ کی آیۃ پڑھتا تو وہ سجدہ کرتے میں نے کہا اے باوا تم راہ میں سجدہ کرتے ہو انہوں نے کہا میں نے ابو ذر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سی مسجد پہلی بنائی گئی ہے انہوں نے کہا مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ) میں نے کہا پھر کون سی آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) میں نے کہا ان دونوں مسجدوں میں کتنا فاصلہ تھا آپ نے فرمایا چالیس برس اور ساری زمین تیرے لیے مسجد ہے جہاں تجھے نماز کا وقت آجاوے وہاں پڑھ

فَضْلُ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کعبہ میں نماز پڑھنے کی فضیلت

عَنْ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَنْ صَلّٰى فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الصَّلٰوةُ فِيْهِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ **ترجمہ** ابراہیم بن عبد اللہ سے روایت ہے ام المؤمنین میمونہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میری مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں نماز پڑھنا اور مسجدوں میں ہزار نماز پڑھنے سے زیادہ ہے مگر خانہ کعبہ کی مسجد میں (وہاں نماز پڑھنا مسجد نبوی سے بھی افضل ہے)

اَلصَّلٰوةُ فِي الْكَعْبَةِ خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَاَغْلَقُوْا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَسَاَلْتُهُ هَلْ صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلّٰى بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر گئے اور آپ کے ساتھ اسامہ بن زید اور بلال اور عثمان بن طلحہ تھے دروازہ بند کر لیا جب دروازہ آپ نے کھولا تو سب سے پہلے میں اندر گیا اور بلال سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی انہوں نے کہا ہاں نماز پڑھی میان دونوں ستونوں یمانی کی

بَابُ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَالصَّلٰوةِ فِيْهِ بیت المقدس کے مسجد کا بیان اور اس میں نماز پڑھنے کا ذکر

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا بَنٰى بَيْتَ الْمَقْدِسِ سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خِلَالًا ثَلٰثَةً سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ فَاُوْتِيَهُ وَسَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهِ فَاُوْتِيَهُ وَسَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ اَنْ لَا يَاْتِيَهُ اَحَدٌ لَا يَنْهَزُهُ اِلَّا الصَّلٰوةُ فِيْهِ اَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے جب بیت المقدس کو بنایا (یعنی اوسکی مرمت کی اور وہاں عمارت بنائی اسلیے کہ بنا بیت المقدس اور کعبہ کی حضرت آدم علیہ السلام ڈال چکے تھے) تو اللہ جل جلالہ سے تین باتوں کے لیے دعا کی ایک تو یہ کہ اللہ جل جلالہ اونکو ایسی حکومت عنایت فرماوے (کہ ہوا اور پانی اور جانور اور جن سب مسخر اور تابعدار ہوں) اللہ نے ایسی ہی حکومت دی دوسری یہ کہ اللہ اونکو ایسی سلطنت دیوے جو بعد اون کے کسی کو نہ ملے اللہ نے ایسی ہی سلطنت اون کو دی

تیسری یہ کہ جب مسجد بنانے سے فارغ ہوئے تو اللہ سے دعا کی کہ یا اللہ جو کوئی اس مسجد مین نماز ہی کے لیے آوے تو اوسکو گناہون سے ایسا پاک کر دے جیسے وہ پاک تہا پیدا ہونے کے وقت

فضل مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم والصلوۃ فیہ

مسجد نبوی مین نماز پڑہنے کی فضیلت

عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن وابی عبد اللہ الاغر مولی الجہنیین وکانا من اصحاب ابی ہریرۃ انہما سمعا ابا ہریرۃ یقول صلوۃ فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل من الف صلوۃ فیما سواہ من المساجد الا المسجد الحرام فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء ومسجدہ آخر المساجد

ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور ابو عبد اللہ اغر سے روایت ہے اور وہ دونون ابو ہریرہ کے رفیقون مین سے تہے اون دونون نے ابو ہریرہ سے سنا وہ کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین ایک نماز پڑہنا اور مسجدون مین ہزار نمازین پڑہنے سے بہتر ہے مگر مسجد حرام سے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبرون کے بعد ہین اور آپ کی مسجد سب مسجدون کے بعد ہے (یعنی جیسے آپ سب پیغمبرون سے افضل ہین ایسی ہی آپ کی مسجد بہی اگلے تمام پیغمبرون کی مسجدون سے افضل ہے)

قال ابو سلمۃ وابو عبد اللہ لم نشک ان ابا ہریرۃ کان یقول عن حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمنعنا ان نستثبت ابا ہریرۃ فی ذلک الحدیث حتی اذا توفی ابو ہریرۃ ذکرنا ذلک وتلاومنا ان لا نکون کلمنا ابا ہریرۃ فی ذلک حتی یسندہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کان سمعہ منہ فبینا نحن علی ذلک جالسنا عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ فذکرنا ذلک الحدیث والذی فرطنا فیہ من نص ابی ہریرۃ فقال لنا عبد اللہ بن ابراہیم اشہد انی سمعت ابا ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی آخر الانبیاء وانہ آخر المساجد

ترجمہ ابو سلمہ اور ابو عبد اللہ نے کہا ہم کو اسمین کچہ شک نہ تہی کہ ابو ہریرہ ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے تہے اسوجہ سے ہم نے اون سے صاف نہ کیا اس حدیث کو (کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یا تمہارا قول ہے) جب ابو ہریرہ مر گئے تو ہم نے اسکا ذکر کیا اور ایک نے دوسرے کو ملامت کی اس بات پر کہ ابو ہریرہ سے کیون نہ پوچہا تاکہ وہ نسبت کر دیتے اس حدیث کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اگر انہون نے سنا ہوتا آپ سے تو ہم اسی تردد مین تہے کہ عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ کے پاس بیٹہے اور اون سے بیان کیا اس حدیث کو اور ذکر کیا اپنے قصور کا جو ابو ہریرہ سے نہ پوچہنے مین ہوا عبد اللہ بن ابراہیم نے کہا مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ مین نے ابو ہریرہ سے سنا وہ کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اسی حدیث کو) اس لیے کہ مین سب پیغمبرون کے آخر مین ہون اور میری مسجد بہی سب مسجدون کے اخیر مین ہے

عن عبد اللہ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے

اور منبر کے درمیان بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے **ف** بعض روایتوں میں گھر ہے اور بعض میں حجرہ اور بعض میں قبر سب روایتوں کا ایک ہی مطلب ہے کیونکہ آپکا گھر حضرت عائشہ کا حجرہ تھا آپ اسی میں رہتے اور وہیں دفن ہوئے حضرت کی قبر شریف اور منبر کے درمیان چند گز کا فاصلہ ہے مطلب یہ ہے کہ اتنی جگہ بہشت میں اوٹھ کر ایک کیاری ہو جاوے گی یا جو کوئی وہاں عبادت کریگا وہ بہشت میں جاویگا اور ایک کیاری پاویگا یا درحقیقت اتنی زمین بہشت میں سے آئی ہے یا خود بہشت ہے علی اختلاف الاقوال **عن** ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان قوائم منبري هذا رواتب في الجنة ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے منبر کے پاؤں جنت میں گڑے ہوئے ہیں

ذكر المسجد الذي اسس على التقوى

وہ کون سی مسجد ہے جسکا ذکر کلام اللہ میں ہے کہ وہ بنائی گئی ہے پرہیزگاری پر **عن** ابي سعيد الخدري قال تمارى رجلان في المسجد الذي اسس على التقوى من اول يوم فقال رجل هو مسجد قباء وقال الآخر هو مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو مسجدي هذا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے دو شخصوں نے بحث کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سامنے اوس مسجد میں جسکی شان میں اللہ تعالی نے فرمایا لمسجد اسس على التقوى من اول يوم احق ان تقوم فيه یعنی جو مسجد کہ اوسکی بنیاد رکھی گئی پرہیزگاری پر پہلے دن سے وہ لائق ہے کہ تو کھڑا ہو اوس میں۔ ایک شخص بولا وہ مسجد قبا ہے جو مدینہ کے باہر بنی ہوئی ہے اور جب آپ پہلے ہجرت کر کے گئے تھے تو وہیں اترے تھے دوسرا بولا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے آپ نے فرمایا وہ میری مسجد ہے یعنی مسجد نبوی

فضل مسجد قباء والصلوة فيه

مسجد قبا میں نماز پڑھنے کی فضیلت **عن** ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي قباء راكبا وماشيا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں سوار ہو کر اور پیدل آتے **ف** صحیح روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ ہر ہفتہ کو مسجد قبا میں آتے اور وہاں دو رکعتیں پڑھتے **عن** سهل بن حنيف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خرج حتى يأتي هذا المسجد مسجد قباء فصلى فيه كان له عدل عمرة ترجمہ سہل بن حنیف سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے نکلے پھر مسجد قبا میں آوے اور وہاں نماز پڑھے تو اوسکو ایک عمرہ کا ثواب ملیگا

ما تشد الرحال اليه من المساجد

کن کن مسجدوں کیطرف سفر کرنا درست ہے

عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تشد الرحال الا الى ثلثة مساجد مسجد الحرام ومسجدي هذا ومسجد الاقصى ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ باندھے جاویں پالان (یعنی سفر نہ کیا جاوے) مگر تین مسجدوں کیطرف ایک مسجد الحرام (یعنی خانہ کعبہ کے لیے) دوسری میری مسجد (یعنی مسجد نبوی جو مدینہ میں ہے) تیسری مسجد الاقصی (یعنی بیت المقدس) کیطرف **ف** مراد وہ سفر ہے جو بطریق تقرب الی اللہ اور عبادت کو ہو نہ مطلق سفر اس لیے کہ فرض ہے سفر واسطے تحصیل علم کے جب اسکی احتیاج ہو اسی طرح مباح ہے سفر واسطے

تجارت کے اور عزیزون اور دوستون کی ملاقات کے۔ پس ان تین مسجدون کے سوا اور مسجدون کیطرف سفر کرنا بالاتفاق
ممنوع ہے کیونکہ سوا ان تین مسجدون کے باقی سب مسجدین فضیلت اور ثواب مین برابر ہین اور سفر کرنا انبیا اور اولیا کی قبرون
کی زیارت کے لیے اوسمین اختلاف ہے ایک جماعت محققین کا یہ قول ہے کہ وہ ناجائز ہے اسلیے کہ حدیث مطلق ہے ممانعت سفر مین سوا
ان تین مسجدون کے اور ایک جماعت علما کا یہ قول ہے کہ مراد حدیث مین خاص ہے یعنے سفر مساجد جیسا احمد کی روایت مین ہے
لا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰی مَسْجِدٍ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ مین اول قول کو اختیار کیا
ہے اور روایت احمد کی ضعیف ہے بسبب شہر بن حوشب کے واللہ اعلم

باب اِتِّخَاذُ الْبِيَعِ مَسَاجِدَ نصاری کی گرجا کو مسجد بنا لینا درست ہے

عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا
مَعَهُ وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيْعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَ
تَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهٗ فِي اِدَاوَةٍ وَاَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَيْتُمْ اَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ
وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ وَالْحَرَّ شَدِيْدٌ وَالْمَاءَ
يَنْشَفُ فَقَالَ مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا طِيْبًا فَخَرَجْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا بَلَدَنَا فَكَسَرْنَا بِيْعَتَنَا
ثُمَّ نَضَحْنَا مَكَانَهَا وَاتَّخَذْنَاهَا مَسْجِدًا فَنَادَيْنَا فِيْهِ بِالْاَذَانِ قَالَ وَالرَّاهِبُ رَجُلٌ مِنْ طَيِّءٍ فَلَمَّا
سَمِعَ الْاَذَانَ قَالَ دَعْوَةُ حَقٍّ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ تَلْعَةً مِنْ تِلَاعِنَا فَلَمْ نَرَهٗ بَعْدُ ترجمہ طلق بن علی سے
روایت ہے ہم اپنی قوم کیطرف سے پیام لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ سے بیعت کی اور آپکے ساتھ نماز پڑہی
اور ہم نے بیان کیا آپ سے کہ ہماری بستی مین ایک گرجا ہے پھر ہم نے مانگا آپ سے وضو کا بچا ہوا پانی (برکت کے لیے) آپ
نے پانی منگوایا اور ہاتھ دہوئے اور کلی کی پھر اوس پانی کو ایک ڈول مین ڈالدیا اور فرمایا جاؤ جب تم اپنی بستی کو پہونچو تو گرجا
کو توڑ ڈالو اور اوس جگہ پر یہ پانی چھڑک دو اور اوس کو مسجد بنالو ہم نے کہا یا رسول اللہ ہمارا شہر دور ہے اور گرمی بہت پڑتی
ہے اور پانی سوکھ جاتا ہے آپ نے فرمایا اوسکو مدد دیتے رہو اور پانی سے (یعنے ڈول کو دوسرے پانی مین تر کر لیا کرو یا تھوڑا پانی اور اوسمین
ڈالدیا کرو جتنا سوکھے اوسکا بدل ہو جاوے) کیونکہ جتنا پانی اوسکو پہونچیگا اسکی خوشبو اور خوبی زیادہ ہوگی خیر ہم روانہ ہوئے
یہانتک کہ اپنی شہر پہونچے اور گرجا کو توڑا پھر اوس جگہ وہ پانی چھڑکا اور وہان مسجد بنائی پھر ہم نے اذان دی تو وہان ایک پادری
تہا بنی طے مین سے اوس نے جب اذان سنی تو کہنے لگا یہ سچی پکار ہے پھر ایک طرف بلندی پر چلا گیا اوس دن سے دکھلائی نہین دیا

باب نَبْشُ الْقُبُوْرِ وَاتِّخَاذُ اَرْضِهَا مَسَاجِدَ قبرون کو کھود کر وہان مسجد بنا لینا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي عُرْضِ الْمَدِيْنَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ
فَاَقَامَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَى الْمَلَاءِ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاؤُا مُتَقَلِّدِيْ سُيُوْفِهِمْ
كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَدِيْفُهٗ وَمَلَاءٌ مِنْ بَنِي

النجار حوله حتی القی بفناء ابی ایوب وکان یصلی حیث ادرکته الصلوة یصلی فی مرابض الغنم ثم
امر بالمسجد فارسل الی ملاء من بنی النجار فجاؤا فقال یا بنی النجار ثامنونی بحائطکم هذا قالوا
والله ما نطلب ثمنه الا الی الله عز وجل قال انس وکانت فیه قبور المشرکین وکانت فیه خرب
وکان فیه نخل فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم بقبور المشرکین فنبشت وبالنخل فقطعت
وبالخرب فسویت فصفوا النخل قبلة المسجد وجعلوا عضادتیه الحجارة وجعلوا ینقلون الصخر
وهم یرتجزون ورسول الله صلی الله علیه وسلم معهم وهم یقولون اللهم لا خیر الا خیر
الآخرة فانصر الانصار والمهاجرة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے میں تشریف
لائے تو ایک کنارے اوترے ایک محلے میں جسکا نام بنو عمرو بن عوف تھا اور چودہ راتوں تک وہیں رہے پھر آپنے بنو النجار کے لوگوں کو بلا
بھیجا وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے آئے گویا میں اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ آپکے خواصی میں تھے اور بنو نجار کے لوگ آپکے گرداگرد تھے یہانتک کہ آپ اوترے ابو ایوب کے زمین میں (یعنی اونکے
مکان میں جو صحن تھا) اور آپ نماز پڑھ لیتے تھے جہاں پر وقت آجاتا نماز کا یہانتک کہ پڑھ لیتے تھے بکریوں کی رہنے کی جگہہ میں پھر آپنے
حکم کیا یا آپ کو حکم ہوا مسجد بنانے کا آپنے بنو نجار کے چند رئیسوں کو بلا بھیجا وہ آئے آپنے اون سے فرمایا تم مجھسے اس زمین کی قیمت
لے لو انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم کبھی اوسکی قیمت نہ لینگے مگر خدا سے (یعنی خدا سے اوسکا ثواب لینگے) انس نے کہا اوس میں
مشرکوں کی قبریں تھیں اور کھنڈر تھے اور ایک درخت تھا کھجور کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تو مشرکوں کی قبریں کھود
ڈالی گئیں اور درخت کاٹ ڈالا گیا اور کھنڈر برابر کی گئی پھر درخت قبلے کیجانب رکھا گیا اور چوکھٹ پتھر کی بنائی گئی صحابہ سب
پتھر ڈھوتے تھے اور شعر پڑھتے جاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اونکے ساتھ تھے وہ کہتے تھے اللهم لا خیر الا خیر
الآخرة فاغفر الانصار والمهاجرة یا اللہ خوبی نہیں ہے مگر آخرت کی خوبی تو بخشدے انصار اور مہاجرین کو **النهی
عن اتخاذ القبور مساجد** قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت **عن** عائشة وابن عباس قالا لما نزل
برسول الله صلی الله علیه وسلم فطفق یطرح خمیصة له علی وجهه فاذا اغتم کشفها عن وجهه
قال وهو کذلك لعنة الله علی الیهود والنصاری اتخذوا قبور انبیائهم مساجد **ترجمہ** حضرت عائشہ
اور ابن عباس سے روایت ہے دونوں نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے (یعنے قریب وفات کے) تو آپ ایک چادر
ڈال لیتے اپنے منہ پر پھر جب دم گھٹنے لگتا تو منہ کھول لیتے اور فرماتے اسی حال میں لعنت ہو اللہ کی یہود اور نصاری پر انہوں نے اپنے پیغمبروں
کی قبروں کو مسجد بنا لیا **ف** یعنے وہاں پر عبادت کرنا شروع کیا جیسے مسجد میں عبادت کرتے ہیں یا اوسطرف سجدہ شروع کیا یا
وہاں روشنی اور آرایش کی جیسے مسجدوں کی کرتے ہیں واللہ اعلم **عن** عائشة ان ام حبیبة وام سلمة ذکرتا
کنیسة رأتاها بالحبشة فیها تصاویر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اولئك اذا کان

فِيهِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ام حبیبہ اور ام سلمہ نے ذکر کیا ایک گرجا کا ملک حبش مین جسمین تصویرین تہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگونکا قاعدہ تہا (یعنی یہود اور نصاری کا) جب اونمین کوئی نیک بخت آدمی مر جاتا تو اوسکی قبر پر ایک مسجد بنا دیتے اور اوس کے مورتین بنا کر رکہتے یہ لوگ بری ہون گے سب مخلوقات مین اللہ کے نزدیک قیامت کے روز ✦

اَلْفَضْلُ فِي إِتْيَانِ الْمَسْجِدِ مسجد مین آنے کا ثواب **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ يَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى مَسْجِدِهِ فَرِجْلٌ تَكْتُبُ حَسَنَةً وَرِجْلٌ تَمْحُو سَيِّئَةً ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اپنے گہر سے مسجد کی طرف نکلتا ہے ہر ایک قدم رکہتا ہے تو ایک نیکی لکہی جاتی ہے پہر دوسری قدم پر ایک برائی معاف ہوتی ہے **اَلنَّهْيُ** عَنْ مَنْعِ النِّسَاءِ مِنْ إِتْيَانِهِنَّ الْمَسَاجِدَ عورتون کو مسجد مین جانے سے منع نکرنا چاہیے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کی عورت مسجد مین (نماز کے لیے) جانے کی اجازت مانگے تو اوسکو منع نکرے (دوسری روایت ہے کہ اجازت دو اونکو بخاری) **مَنْ يُمْنَعُ مِنَ الْمَسْجِدِ** مسجد مین آنا کب منع ہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ الثُّومِ ثُمَّ قَالَ الثُّومِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبْنَا فِي مَسَاجِدِنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسُ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت مین سے کہاوے پہلے لہسن کو فرمایا پہر فرمایا لہسن یا پیاز یا گندنا تو وہ ہماری مسجدون مین نہ آوے اس لیے کہ فرشتے تکلیف پاتے ہین اوس چیز سے جس سے آدمی تکلیف پاتے ہین **ف** پیاز لہسن کا کچا کہانا اس لیے علما نے مکروہ رکہا ہے اور اوسکو کہا کر مسجد مین جانا برا ہے امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ مولی بہی پیاز لہسن کے برابر ہے اوسکی ڈکار بدبو پیدا کرتی ہے اگر ان چیزونکو پکا کر کہاوے یا سرکہ مین ڈال کر ان کی بو دور کرے تو کہانا درست ہے **مَنْ يُخْرَجُ مِنَ الْمَسْجِدِ** کونسا شخص مسجد سے نکالا جاوے **عَنْ** مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ مَا أُرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هَذَا الْبَصَلُ وَالثُّومُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ أَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا ترجمہ معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا اے لوگو تم اندو ناپاک درختون مین سے کہاتے ہو یعنی پیاز اور لہسن کو اور مین نے دیکہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپ کسی کے منہ سے ان کی بو پاتے تو حکم کرتے وہ نکالا جاتا بقیع کی طرف پہر جو کوئی کہاوے انکو تو اچہی طرح پکا کر کہاوے **ضَرْبُ الْخِبَاءِ فِي الْمَسْجِدِ** مسجد مین خیمہ لگانے کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّعْتَکِفَ صَلَّی الصُّبْحَ ثُمَّ دَخَلَ فِی الْمَکَانِ الَّذِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَّعْتَکِفَ فِیْهِ فَاَرَادَ اَنْ یَّعْتَکِفَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَاَمَرَ فَضُرِبَ لَهٗ خِبَاءٌ وَاَمَرَتْ حَفْصَةُ فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ فَلَمَّا رَاَتْ زَیْنَبُ خِبَاءَهَا اَمَرَتْ فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آلْبِرَّ تُرِدْنَ فَلَمْ یَعْتَکِفْ فِیْ رَمَضَانَ وَاعْتَکَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ

ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا قصد کرتے تو فجر کی نماز پڑھ کر اوس مقام میں جاتے جہاں اعتکاف کرتے آپ نے رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کا ارادہ کیا تو حکم کیا ایک ڈیرہ لگانیکا (مسجد میں) ڈیرہ لگایا گیا اور ام المومنین حفصہؓ نے بھی حکم کیا اون کے لیے بھی ڈیرہ لگایا گیا جب ام المومنین زینب نے یہ دیکھا تو اونہوں نے بھی حکم کیا اون کے لیے بھی ڈیرہ لگایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ دیکھا (کہ مسجد میں تین ڈیرے ہیں) تو آپ نے فرمایا کیا ان کی نیت ثواب کی ہے (ظاہر تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک نے دوسری کی دیکھا دیکھی اور حرص سے یہ ڈیرے لگائے ہیں) پھر آپ نے رمضان میں اعتکاف نہ کیا اور شوال میں دس دن اعتکاف کیا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُصِیْبَ سَعْدٌ یَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ رَمْیَةً فِی الْاَکْحَلِ فَضَرَبَ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْمَةً فِی الْمَسْجِدِ یَعُوْدُهٗ مِنْ قَرِیْبٍ

ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے سعد بن ابی وقاص کو خندق کی جنگ میں زخم ہوا ایک تیر کا جو قریش کے ایک شخص نے مارا تھا اکحل میں (اکحل ایک رگ ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکا خیمہ مسجد میں لگایا تاکہ اونکی عیادت (بیمار پرسی) قریب سے کر لیا کریں

اِدْخَالُ الصِّبْیَانِ فِی الْمَسَاجِدِ لڑکوں کا مسجد میں لانا

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ بَیْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ فِی الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْمِلُ اُمَامَةَ بِنْتَ اَبِی الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیْعِ وَاُمُّهَا زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ صَبِیَّةٌ یَحْمِلُهَا فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ عَلٰی عَاتِقِهٖ یَضَعُهَا اِذَا رَکَعَ وَیُعِیْدُهَا اِذَا قَامَ حَتّٰی قَضٰی صَلٰوتَهٗ یَفْعَلُ ذٰلِکَ بِهَا

ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے امامہ بنت ابی العاص کو لیے ہوئے اور اون کی ماں زینب تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور وہ (یعنی امامہ) بچہ تھیں آپ اون کو اوٹھائے ہوئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور امامہ آپ کے کاندھے پر تھیں جب آپ رکوع (اور سجدہ) کرتے تو اونکو زمین پر بٹھا دیتے پھر جب کھڑے ہوتے تو اونکو اوٹھا لیتے (اور کاندھے پر بٹھا لیتے) ایسا ہی کرتے رہے نماز کے ختم ہونے تک

رَبْطُ الْاَسِیْرِ بِسَارِیَةِ الْمَسْجِدِ قیدی کو مسجد کے ستون سے باندھ دینا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ حَنِیْفَةَ یُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَیِّدُ اَهْلِ الْیَمَامَةِ فَرُبِطَ بِسَارِیَةٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ (مختصر)

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سواروں کو نجد کی طرف بھیجا وہ بنی حنیفہ میں سے ایک شخص کو پکڑ لائے جسکو ثمامہ بن اثال

لیتے تھے اور وہ سردار تھا یمامہ کا تو وہ باندھا گیا مسجد کے ایک ستون سے یہ حدیث مختصر ہے اور پوری حدیث طویل ہے **اِدْخَالُ الْبَعِيْرِ الْمَسْجِدَ** اونٹ کو مسجد کے اندر لیجانا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَافَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ عَلٰی بَعِیْرٍ یَسْتَلِمُ الرُّکْنَ بِمِحْجَنٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا حجۃ الوداع میں ایک اونٹ پر آپ چھوتے تھے حجر اسود کو ایک لکڑی سے

اَلنَّهْيُ عَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ مسجد میں خرید و فروخت کی ممانعت اور جمعہ سے پہلے حلقہ باندھ کر بیٹھنے کی ممانعت

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ التَّحَلُّقِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ وَعَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَیْعِ فِی الْمَسْجِدِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے جمعہ کی روز نماز سے پہلے اور منع کیا خریدنے اور بیچنے سے مسجد میں

اَلنَّهْيُ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ مسجد میں شعر پڑھنے کی ممانعت **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِی الْمَسْجِدِ **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا شعر پڑھنے سے مسجد میں **ف** مراد وہی شعر ہیں جن میں مبالغہ اور کذب ہو یا فحش ہو ورنہ سچی اور عمدہ مضمون کی شعر مسجد میں پڑھنا درست ہے اور دلیل اوس کی وہ حدیث ہے جو آگے آتی ہے

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَھُوَ یُنْشِدُ فِی الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ اِلَیْہِ فَقَالَ قَدْ اَنْشَدْتُ وَفِیْہِ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنْکَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰی اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَقَالَ اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَجِبْ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ اَللّٰھُمَّ نَعَمْ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے حضرت عمرؓ گذری حسان بن ثابت پر اور وہ شعر پڑھ رہے تھے مسجد میں تو حضرت عمرؓ نے اونکی طرف دیکھا (یعنی نگاہ سے) انہوں نے کہا میں نے تو مسجد میں اوسوقت شعر پڑھے ہیں جب اوس میں تم سے بہتر شخص موجود تھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پھر حسان نے ابوہریرہ کیطرف دیکھا اور کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا جب میں شعر پڑھتا تھا آپ کی تعریف میں) آپ فرماتے تھے یا اللہ قبول کر میری طرف سے یا اللہ مدد کر اون کی جبرئیل سے ابوہریرہؓ نے کہا ہاں

اَلنَّهْيُ عَنْ اِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ گمی ہوئی چیز مسجد میں ڈھونڈھنے کی ممانعت **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ یَنْشُدُ ضَالَّۃً فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتَ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ایک شخص آیا مسجد میں اپنی گمی ہوئی چیز ڈھونڈھتا ہوا آپ نے فرمایا خدا کرے تو نہ پاوے **ف** مسلم کی روایت میں ہے کہ اوس کا اونٹ گم ہوگیا تھا وہ پوچھتا پھرتا مسجد میں کہ کوئی ہے جو میرے سرخ اونٹ کا پتا لگا دے تو آپ نے فرمایا خدا کرے تو نہ پاوے مسجد میں تو بنائی گئی ہیں جس لیے بنائی گئی ہیں یعنی مسئلے بتلانے اور دین کے کام کے لیے

اِظْهَارُ السِّلَاحِ فِي الْمَسْجِدِ مسجد میں ہتیار نکالنا کیسا ہے **عَنْ** سُفْیَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو اَسَمِعْتَ جَابِرًا یَقُوْلُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِھَامٍ

فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ بِنِصَالِهَا قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** سفیان سے روایت ہے
یعنی عمرو سے کہا کیا تم نے جابر سے سنا ہے وہ کہتے تھے ایک شخص تیر لیکر مسجد میں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکی پیکانیں
پکڑلے انہوں نے کہا ہاں **ف** مقصود یہ تہا کہ کسی کے لگ نہ جاوے کیونکہ مسجد میں لوگ جمع ہوتے ہیں پس ہاں ہتیار نکالنا تعلیم
کے خلاف ہے **تَشْبِيكُ الْأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ** انگلیاں انگلیوں میں ڈالنا مسجد میں **عَنِ** الْأَسْوَدِ قَالَ
دَخَلْتُ أَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَنَا أَصَلَّى هٰؤُلَاءِ قُلْنَا لَا قَالَ قُومُوا فَصَلُّوا
فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ خَلْفَهُ فَجَعَلَ أَحَدَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ فَصَلَّى بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ
فَجَعَلَ إِذَا رَكَعَ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَجَعَلَهَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ **ترجمہ** اسود سے روایت ہے میں اور علقمہ دونوں عبد اللہ بن مسعود پاس گئے انہوں نے کہا کیا نماز پڑھ چکے
ہم نے کہا نہیں انہوں نے کہا کھڑے ہو اور نماز پڑہو ہم چلے اون کے پیچھے کھڑے ہونیکو انہوں نے ایک آدمی کو اپنے دہنی طرف
کیا اور ایک کو بائیں طرف سے نماز پڑہی بغیر اذان اور تکبیر کے جب وہ رکوع کرتے تو ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کے
انگلیوں میں ڈال لیتے دونوں گھٹنوں کے بیچ میں اور کہتے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکہا **الْاِسْتِلْقَاءُ**
فِي الْمَسْجِدِ مسجد میں چت لیٹنا **عَنْ** عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى **ترجمہ** عباد بن تمیم سے روایت ہے انہوں نے اپنے چچا (عبد اللہ
بن زید بن عاصم) سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکہا آپ پیر پر پیر رکہے تہے **النَّوْمُ**
فِي الْمَسْجِدِ مسجد میں سونیکا بیان **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ عَزَبٌ لَا أَهْلَ لَهُ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہے وہ جوان تہے اور مجرد تو سویا کرتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں **الْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ** مسجد میں تہوکنے
کا بیان **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا
دَفْنُهَا **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تہوکنا گناہ ہے اور کفارہ اوسکا یہ ہے کہ اوسکو زمین
میں داب دیوے (یعنی مٹی اوپر سے ڈالکر دبا دیوے) **النَّهْيُ عَنْ أَنْ يَتَنَخَّمَ الرَّجُلُ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ** مسجد میں
قبلہ کیطرف تہوکنے کی ممانعت **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارِ
الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار پر تہوک (بلغم) دیکہا آپ نے
اوسکو چہیل ڈالا پہر متوجہ ہوئے لوگوں کی طرف اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑہتا ہو تو اپنے منہ کے سامنے نہ تہوکے اسلیے کہ اللہ جل جلالہ اوسکے
منہ کے سامنے ہوتا ہے جب وہ نماز پڑہتا ہے یعنی اوسکیطرف متوجہ ہوتا ہے پس سامنے تہوکنا بڑی بے ادبی ہے **ذِكْرُ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَنْ يَبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ ترجمہ نماز میں سامنے یا داہنی
طرف تھوکنے سے حضرت نبی ممانعت کی **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً
فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ وَنَهَى أَنْ يَبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ يَبْصُقُ
عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں
قبلے کی طرف بلغم دیکھا آپ نے اوسکو کنکریوں سے مل دیا اور منع کیا تھوکنے سے سامنے اور داہنی طرف اور فرمایا تھوکے بائیں طرف
یا بائیں قدم کے تلے **اَلرُّخْصَةُ لِلْمُصَلِّيْ** أَنْ يَبْصُقَ خَلْفَهُ أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِهِ نمازی کو اجازت ہے پیچھے یا
بائیں طرف تھوکنے کی **عَنْ** طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
كُنْتَ تُصَلِّي فَلَا تَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ وَلَا عَنْ يَمِينِكَ وَابْصُقْ خَلْفَكَ أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ إِنْ كَانَ
فَارِغًا وَإِلَّا فَهٰكَذَا وَبَزَقَ تَحْتَ رِجْلِهِ وَدَلَكَهُ ترجمہ طارق بن عبد اللہ محاربی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نماز پڑھتا ہو تو نہ تھوک سامنے اپنے اور نہ داہنی طرف لیکن تھوک پیچھے اپنے یا بائیں تو اسطرح کر اپنے
اپنے پاؤں کے تلے تھوکا پھر اوسکو مل دیا **بِأَيِّ الرِّجْلَيْنِ** يَدْلُكُ بُصَاقَهُ کس پاؤں سے تھوک کو ملے **عَنْ**
الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَخَّعَ فَدَلَكَ بِرِجْلِهِ الْيُسْرَى ترجمہ علاء
بن شخیر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے تھوکا پھر اوسکو مل دیا بائیں پیر سے **تَخْلِيقُ الْمَسَاجِدِ**
مسجدوں میں خوشبو لگانا **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ
الْمَسْجِدِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَحَكَّتْهَا وَجَعَلَتْ مَكَانَهَا خَلُوقًا فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْسَنَ هٰذَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مسجد میں قبلے کیجانب بلغم دیکھا آپ غصے ہوئے یہانتک کہ چہرہ آپکا سرخ ہو گیا ایک عورت انصار میں سے کھڑی ہوئی اوسکو
رگڑکر اوسکی جگہہ خوشبو لگادی آپ نے فرمایا یہ کیا اچھا کام ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجدوں میں خوشبو لگانا اور عود و
لوبان جلانا عمدہ کام ہے علاوہ مسنون ہونے کے ایک یہ فائدہ ہے کہ جہاں مجمع ہو وہاں لوبان جلانے سے ہوا کی سمیت دفع ہوتی ہے
اَلْقَوْلُ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَعِنْدَ الْخُرُوجِ مِنْهُ مسجد میں جاتے اور نکلتے وقت کیا کہے **عَنْ** أَبِي حُمَيْدٍ وَ
أَبِي أُسَيْدٍ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ
لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ترجمہ ابو حمید اور ابو اسید سے روایت ہے
دو نوں کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں جاوے تو کہے یا اللہ کھولدے مجھپر اپنی رحمت کے دروازے اور
جب مسجد سے نکلے تو کہے یا اللہ میں مانگتا ہوں فضل تیرا **اَلْأَمْرُ بِالصَّلٰوةِ** قَبْلَ الْجُلُوسِ جب مسجد میں جاوے تو
بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیوے **عَنْ** أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ

قسم خدا کی جب میں آپ کے سامنے نہ گیا تو مجھ سے زیادہ کوئی زور آور اور مالدار نہ تھا یعنی مجھے کچھ عذر نہ تھا نہ میں بیمار تھا نہ مفلس تھا
مگر شامت نفس سے رہ گیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا اب جا یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کرے تیرے باب میں
میں کھڑا ہوا اور چلا گیا (یہ حدیث مختصر ہے) آگے اور قصہ اس کا طویل ہے **ف** تو کعب مسجد میں آئے اور پھر مسجد میں بغیر نماز پڑھے
بیٹھ گئے اور یہی مقصود ہے اس باب کا **صلوٰۃ الذی یمر علی المسجد** جو شخص مسجد پر سے گزرے تو دو رکعت نماز وہاں
پڑھنا چاہیے اگر ہو سکے **عن** ابی سعید بن المعلی قال کنا نغدو الی السوق علی عهد رسول الله صلى
الله عليه وسلم فنمر على المسجد فنصلي فيه **ترجمہ** ابو سعید بن معلی سے روایت ہے ہم صبح کو بازار جایا کرتے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو مسجد پر گزرتے وہاں نماز پڑھتے **الترغيب في الجلوس في المسجد وانتظار
الصلوة** مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنا کیسا ہے **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
ان الملائكة تصلي على احدكم ما دام في مصلاه الذي صلى فيه ما لم يحدث اللهم اغفر له
اللهم ارحمه **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک فرشتے دعا کرتے ہیں تم میں سے اس شخص
کے لیے جو بیٹھا رہتا ہے اس جگہ جہاں اس نے نماز پڑھی جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے وہ کہتے ہیں یا اللہ بخش دے اس کو یا اللہ رحم
کر اس پر **عن** سهل الساعدي يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كان في المسجد
ينتظر الصلوة فهو في الصلوة **ترجمہ** سہل ساعدی سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
تھے جو شخص مسجد میں نماز کا انتظار کر رہا ہے وہ گویا نماز ہی میں ہے **ف** یعنی اس کو نماز کا ثواب ملتا رہے گا **ذکر نهي
النبي صلى الله عليه وسلم عن الصلوة في اعطان الابل** جہاں پر اونٹ پانی پی کر بیٹھتے ہیں وہاں نماز پڑھنے کی
ممانعت **عن** عبد الله بن مغفل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلوة في اعطان الابل
ترجمہ عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑھنے سے اونٹوں کے پانی پینے کی جگہ میں **ف**
یہ ممانعت نجاست کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس واسطے کہ وہاں اونٹ پانی پیتے ہیں وہاں ہجوم ہوتا ہے [illegible] نمازی کو صدمہ پہنچنے کا
الرخصة في ذلك ہر جگہ نماز پڑھنے کی اجازت **عن** جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم جعلت لي الارض مسجدا وطهورا ايما ادرك رجل من امتي الصلوة صلى **ترجمہ** جابر
بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لیے ساری زمین مسجد بنائی گئی اور پاک کرنے والی (تیمم میں) بنائی
گئی سو جہاں کوئی شخص میری امت میں سے نماز کو پالے (یعنی نماز کا وقت آ جاوے) تو نماز پڑھ لیوے (اگرچہ وہ جگہ اونٹوں کے
پانی پینے کی ہو کیونکہ حدیث میں کوئی قید نہیں ہے) **الصلوة على الحصير** بورئیے پر نماز پڑھنے کا بیان **عن**
انس بن مالك ان ام سليم سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يأتيها فيصلي في بيتها
فتتخذه مصلى فاتاها فعمدت الى حصير فنضحته بماء فصلى عليه وصلوا معه **ترجمہ** انس بن مالک سے

روایت ہے ام سلیم (ان کی ماں) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چاہا کہ آپ میرے گھر پر آوین اور نماز پڑھیں تو وہیں جگہ نماز بنا لوں (برکت کو لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر پر تشریف لائے انھوں نے ایک بوریا اور پایا پچھا دیا اسکو پانی سے دھو دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر نماز پڑھی اور آپکے ساتھ انس اور ام سلیم نے بھی پڑھی

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْخُمْرَةِ سجدہ گاہ پر نماز پڑھنا

عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ **ترجمہ** ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے خمرہ پر **ف** خمرہ اوس چیز کو کہتے ہیں جسپر آدمی سجدہ کرتا ہے نماز میں اور وہ ایک ٹکڑا ہوتا ہے بوریے کا یا کھجور کی چھال کا اور کسی گھانس کا مجمع البحار میں ہے کہ خمرہ وہ سجدہ گاہ ہے جسپر [illegible] شیعہ سجدہ کیا کرتے ہیں دوسری حدیث میں ہے کہ چوہے نے بتی گھسیٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خمرہ پر ڈالدی پس [illegible] میں سے ایک روپیہ برابر جل گیا اس سے معلوم ہوا ہے کہ وہ خمرہ بڑا نہ ہوتا جیسے سجدہ گاہ ہوتی ہے واللہ اعلم

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْمِنْبَرِ منبر پر نماز پڑھنے کا بیان

عَنْ اَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ رِجَالًا اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِنْ اَيِّ عُوْدٍ هُوَ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ مِمَّا هُوَ وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ اَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ وَاَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فُلَانَةَ امْرَاَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ اَنْ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ اَنْ يَّعْمَلَ لِيْ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ اِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَاَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هٰهُنَا ثُمَّ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ فِيْ اَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِيْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِيْ **ترجمہ** ابو حازم بن دینار سے روایت ہے کہ [illegible] لوگ سہل بن سعد ساعدی پاس آئے اور وہ بحث کر رہے تھے منبر میں (رسول اللہ صلعم کے) کہ وہ کس لکڑی کا ہے آخر انہوں نے سہل سے پوچھا سہل نے کہا قسم خدا کی میں خوب جانتا ہوں جس لکڑی کا وہ ہے اور میں نے دیکھا ہے اوسے پہلے دن جب منبر رکھا گیا اور جب پہلے [illegible] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسپر بیٹھے میں آپ نے ایک عورت پاس جسکا نام سہل نے لیا کہلا بھیجا کہ تو اپنے غلام سے جو بڑھی ہے کہہ کہ میرے لیے چند لکڑیاں بنا دے جنپر میں بیٹھا کروں لوگوں سے باتیں کرنیکو (یعنی نصیحت کرنیکو) اوس عورت نے اپنے غلام کو حکم کیا اوس نے بنایا منبر کو غابہ (ایک مقام کا نام ہے) کے جھاؤ سے وہ اوس عورت پاس لے آیا اوس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجدیا آپنے حکم دیا وہ یہاں رکھا گیا پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اوسپر چڑھے پھر نماز پڑھی اور تکبیر کہی پھر رکوع کیا اوسی پر پھر اوتری الٹے پانوں اور سجدہ کیا منبر کی جڑ پاس پھر جب سجدے سے فارغ ہوئے تو منبر پر چلیگئے جب نماز پڑھ چکے تو لوگوں کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو میں نے یہ کام اس لیے کیا تاکہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سیکھ لو

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْحِمَارِ گدھے پر نماز پڑھنے کا بیان **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى خَيْبَرَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گدہے پر نماز پڑھتے ہوئے اور آپ کا مونہہ خیبر کیطرف تہا اور رکوع اور سجود اشارے سے کرتے خیبر مدینے
سے شمال کیجانب میں ہے اور قبلہ مدینے میں جنوب کیطرف ہے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ رَاكِبٌ يُصَلِّي إِلَى خَيْبَرَ وَالْقِبْلَةُ خَلْفَهُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت
ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گدہے پر نماز پڑھتے ہوئے آپ سوار تھے اور نماز پڑھ رہے تھے منہ آپکا خیبر کیطرف تہا
اور قبلہ اونکے پیچھے تہا

كِتَابُ الْقِبْلَةِ

کتاب قبلے کے بیان میں

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ
إِنَّهُ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَانْحَرَفُوا إِلَى الْكَعْبَةِ
ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو بیت المقدس کیطرف سولہ مہینے تک نماز پڑہی
پھر کعبے کیطرف منہ کیا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر انصار کے ایک قوم پاس گیا (اور وہ نماز پڑھ رہے
تھے بیت المقدس کیطرف) اوس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کیطرف منہ کیا
وہ لوگ (رہتے ہی نماز ہی میں) کعبے کیطرف پھر گئے

بَابُ الْحَالِ الَّتِي يَجُوزُ عَلَيْهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ

کس حالت میں قبلے کیطرف منہ کرنا ضرور نہیں ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ
عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نماز پڑھتے سفر میں جدہر
اوسکا منہ ہوتا عبد اللہ بن دینار نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے ف نفل سواری پر پڑہنا سفر میں باجماع علما درست
ہے اگرچہ منہ قبلے کیطرف نہو لیکن شہر میں سواری پر نفل پڑہنا درست نہیں ہے شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک اور ایک روایت میں
درست ہے اور یہی قول ہے انس بن مالک اور ابو یوسف کا اور فرض نماز سواری پر پڑہنا درست نہیں ہے اکثر علما کے نزدیک مگر عذر
سے جیسے خوف ہو چور کا یا درندے کا یا لٹ جانے کا یا قافلے چلے جانے کا عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ بِهِ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا
الْمَكْتُوبَةَ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہا کرتے تھے اونٹنی پر چاہے جدہر منہ ہوتا اوسکا
اور وتر بھی اوسی پر پڑھ لیتے مگر فرض نہ پڑھتے تھے اوس پر

اسْتِبَانَةُ الْخَطَأِ بَعْدَ الِاجْتِهَادِ

اگر ایک شخص نے سوچ کر قبلے کیطرف نماز پڑہی پھر معلوم ہوا کہ اوسطرف قبلہ نہ تہا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ
جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ

أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے لوگ مسجد قبا میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اترا اور حکم ہوا آپ کو کعبے کی طرف منہ کرنے کا یہ سنکر وہ لوگ (نماز ہی میں) کعبے کی طرف پھر گئے پہلے ان کے منہ شام کی طرف تھے پھر گھوم گئے کعبے کی طرف **ف** اور جسقدر نماز پڑھ چکے تھے اوسکا اعادہ نہ کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر سوچ بچار کر قبلہ کی طرف نماز پڑھے پھر معلوم ہو کہ قبلہ اس طرف نہ تھا تو نماز کا لوٹانا ضرور نہیں

سُتْرَةُ الْمُصَلِّي
نمازی کے سترے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تبوک کی لڑائی میں کہ نماز کے سترہ کس قدر ہونا چاہیے آپنے فرمایا جتنی پالان کی لکڑی ہوتی ہے یعنی ایک ہاتھ کی برابر اگر اس قدر سترہ نمازی کے سامنے ہو تو اس پار سے آدمی کا گزرنا منع نہیں ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَرْكُزُ الْحَرْبَةَ ثُمَّ يُصَلِّي إِلَيْهَا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے نیزہ گاڑ لیتے پھر نماز پڑھتے اوس طرف

الْأَمْرُ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ
سترے سے نزدیک ہونا چاہیے تاکہ کوئی گزرنے والا نمازی اور سترے کے بیچ میں سے نہ گزر سکے

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے سترہ لگا کر تو سترے سے نزدیک رہے ایسا نہ ہو کہ شیطان (یعنی وہ آدمی یا گدہا یا کتا جو نمازی کے سامنے سے گزرے) اوسکی نماز توڑ دیوے

مِقْدَارُ ذٰلِكَ
سترے سے کتنے فاصلے پر کھڑا ہو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى وَجَعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے اندر تشریف لیگئے اور آپکے ساتھ اسامہ بن زید اور بلال اور عثمان بن طلحہ تھے آپ نے دروازہ بند کر لیا عبداللہ بن عمر نے کہا جب آپ نکلے تو میں نے بلال سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا بلال نے کہا آپنے ایک ستون کو بائیں طرف کیا اور دو ستون داہنی طرف اور تین ستون پیچھے اور ان دنوں میں خانہ کعبہ چھ ستون پر تھا پھر آپنے نماز پڑھی دیوار سے تین ہاتھ کے فاصلے پر (یعنی اسی قدر سترے سے فاصلہ چاہیے)

ذِكْرُ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَمَا لَا يَقْطَعُ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي سُتْرَةٌ
جب نمازی کے سامنے سترہ نہ ہو تو کس چیز کے سامنے جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور کس سے نہیں ٹوٹتی

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ قَائِمًا يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ

إذا كان بين يديه مثل آخرة الرحل فإن لم يكن بين يديه مثل آخرة الرحل فإنه يقطع صلوته
المرأة والحمار والكلب الأسود قلت ما بال الأسود من الأصفر من الأحمر فقال سألت رسول
الله صلى الله عليه وسلم كما سألتني فقال الكلب الأسود شيطان ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی کھڑے ہوکے نماز پڑہتا ہو تو اوہ چاہیے کہ اوس کے لیے کوئی چیز اوسکی سامنے جو پالان
کی لکڑی برابر ہو اگر اوس کے سامنے اتنی بڑی کوئی چیز نہ ہو تو توڑ دین گے اوس کی نماز کو عورت اور گدہا اور کالا کتا (جب سامنے سے
نکلجاوین) عبد اللہ بن صامت نے کہا مین نے ابوذر سے پوچھا کالی کتی کی کیا خصوصیت ہے اگر زرد کتا یا لال کتا ہو انھون نے
کہا مین نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جسطرح تم نے مجھ سے پوچھا آپ نے فرمایا کالا کتا شیطان ہوتا ہے عن
قتادة قال قلت لجابر بن زيد ما يقطع الصلوة قال كان ابن عباس يقول المرأة الحائض
والكلب قال يحيى رفعه شعبة ترجمہ قتادہ نے کہا مین نے جابر بن زید سے پوچھا نماز کس چیز کے سامنے نکلجانے
سے ٹوٹ جاتی ہے اونھون نے کہا ابن عباس کہتے ہین حائضہ عورت اور کتے کے سامنے نکلجانے سے ٹوٹ جاتی ہے یحیی نے کہا
شعبہ نے اس حدیث کو مرفوع کیا (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کیا) عن ابن عباس قال جئت أنا
والفضل على أتان لنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بالناس بعرفة ثم ذكر كلمة
معناها فمررنا على بعض الصف فنزلنا وتركناها ترتع فلم يقل لنا رسول الله صلى الله عليه
وسلم شيئا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ہم اور فضل بن عباس دو تو ایک گدہی پر سوار ہوکر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نماز پڑہا رہے تہے تو ہم گزر گئے تہوڑے سے صف کے سامنے پھر اوترے اور گدہی کو چھوڑ دیا وہ چرتی رہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہم کو کچھ نہ کہا عن الفضل بن عباس قال زار رسول الله صلى الله عليه وسلم عباسا في
بادية لنا ولنا كليبة وحمارة ترعى فصلى النبي صلى الله عليه وسلم العصر وهما بين يديه
فلم يزجرا ولم يؤخرا ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس کے ملاقات کو
آئے ایک جنگل مین جو ہم لوگون کا تہا ہماری پاس ایک گدہی تہی اور ایک کتیا تھی گدہے چر رہی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
نے عصر کی نماز پڑہی اور وہ دونون آپ کے سامنے تہین ونکو ہنکایا یا ہٹایا نہین عن ابن عباس أنه حدث أنه مر
بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم هو وغلام من بني هاشم على حمار بين يدي رسول الله
صلى الله عليه وسلم وهو يصلي فنزلوا ودخلوا معه فصلوا ولم ينصرف فجاءت جاريتان
تسعيان من بني عبد المطلب فأخذتا بركبتيه ففرع بينهما ولم ينصرف ترجمہ عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہے وہ اور ایک لڑکا بنی ہاشم مین سے گدہے پر سوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرے اور آپ نماز
پڑہ رہے تہے پھر اوترے اور نماز مین شریک ہوگئے سب لوگ نماز پڑہا کیے اور آپ بھی پڑہا کیے اتنے مین دو لڑکیان بنی عبد المطلب کی

اولاد میں سے دو ڈرتے ہوئین اور آپکے گھٹنون سے لپٹ گئین آپنے اون دونکو چھڑایا اور نماز نہ توڑی اس سے معلوم ہوا کہ گدہی اور عورت کے سامنے نکلجانے سے نماز نہیں ٹوٹتی **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَإِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُومَ كَرِهْتُ أَنْ أَقُومَ فَأَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ انْسَلَلْتُ انْسِلَالًا

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتی تھی اور آپ نماز پڑھا کرتے تھے تو جب میں اوٹھنا چاہتی تو مجھے برا معلوم ہوتا کہ اوٹھ کر آپکے سامنے سے نکلون میں آہستہ سے نکل جاتی

التَّشْدِيدُ فِي الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَبَيْنَ سُتْرَتِهِ

سترے کے اور نمازی کے بیچ میں سے نکل جانے کی برائی **عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ** أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

ترجمہ بسر بن سعید سے روایت ہے زید بن خالد نے اونکو ابو جہیم کے پاس بھیجا یہ پوچھنے کو کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے اوس شخص کے باب میں جو نمازی کے سامنے سے گزر جاوے ابو جہیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نمازی کے سامنے سے گزرتا ہے اگر وہ جانے جو اوسپر عذاب ہوگا تو چالیس دن یا برس تک کھڑا رہنا اچھا سمجھے سامنے نکلجانے سے **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ** أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ

ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے نکلنے نہ دے اگر وہ نہ مانے تو اوس سے لڑے **ف** اسلیے کہ وہ شیطان ہے کیونکہ دانستہ باوجود ممانعت کے خلاف شرع کرتا ہے

الرُّخْصَةُ فِي ذٰلِكَ

اس امر کی اجازت کا بیان **عَنْ كَثِيرِ** بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بِحِذَائِهِ فِي حَاشِيَةِ الْمَقَامِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطُّوَافِ أَحَدٌ

ترجمہ کثیر سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے خانہ کعبہ کا سات بار طواف کیا پھر دو رکعتیں بیت اللہ کے سامنے مقام ابراہیم کے کنارے پڑھیں اور آپکے اور طواف کے بیچ میں کوئی حائل نہ تھا یعنی لوگ طواف کرتے تھے اور سامنے سے گزر جاتے تھے ف اس حدیث سے بعضونکا قول ہے کہ مسجد الحرام میں نمازی کے سامنے سے گزرنا منع نہیں ہے بوجہ عذر کے

الرُّخْصَةُ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ النَّائِمَةِ

سوتے کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے **عَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھا کرتے اور میں آپکے سامنے قبلے کیطرف لیٹی رہتی آپکے بستر پر جب آپ وتر پڑھنے لگتے تو مجھکو جگا دیتے

میں وتر پڑھے یعنی **النهي عن الصلوة الى القبر** قبر کیطرف نماز پڑھنے کی ممانعت **عن** ابي مرثد
الغنوي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصلوا الى القبور ولا تجلسوا عليها
ترجمہ ابو مرثد غنوی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نماز پڑھو قبروں کی طرف اور مت بیٹھو
قبروں پر **الصلوة الى ثوب** فيه تصاوير جس کپڑے میں تصویریں ہوں اودھر نماز پڑھنے **عن**
عائشة قالت كان في بيتي ثوب فيه تصاوير فجعلته الى سهوة في البيت فكان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصلي اليه ثم قال يا عائشة اخريه عني فنزعته فجعلته
وسائد ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میرے گھر میں ایک کپڑا تھا جس میں مورتیں تھیں میں نے اسکو دھر دیا
طاق میں رکھ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اودھر نماز پڑھا کرتے تھے آپ نے فرمایا اے عائشہ ہٹا دے اس کپڑے کو میں نے
اوسکو اوتار کر اوس کے تکیے بنا ڈالے **المصلي يكون** بينه وبين الامام سترة نمازی اور امام
کے بیچ میں آڑ ہو تو کیا ہے **عن** عائشة قالت كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم حصير يبسطها
بالنهار ويحتجرها بالليل فيصلي فيها ففطن له الناس فصلوا بصلوته وبينه وبينهم الحصيرة
فقال اكلفوا من العمل ما تطيقون فان الله لا يمل حتى تملوا وان احب الاعمال الى الله
ادومه وان قل ثم ترك مصلاه ذلك فما عاد له حتى قبضه الله تعالى وكان اذا عمل عملا
اثبته ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک بوریا تھا آپ دن کو اوسکو بچھاتے اور رات
کو اوسکی آڑ کر لیتے اور نماز پڑھا کرتے لوگوں کو معلوم ہوا تو وہ آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے اور اون کے اور آپ کے درمیان میں بوریا
تھا آپ نے فرمایا اوتنا عمل کرو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ جل جلالہ ثواب دینے سے نہیں تھکتا اور تم ہی تھک جاتے
ہو بیشک اللہ کو وہ عمل بہت پسند ہے جو ہمیشہ کیا جاوے اگرچہ تھوڑا ہو پھر آپ نے وہاں نماز پڑھنا چھوڑ دی اور کبھی پھر
یہانتک کہ اللہ نے آپ کو دنیا سے اوٹھا لیا اور آپ جب کوئی کام کرتے تو استقلال اور مضبوطی سے کرتے (یہ نہیں کہ جاری
کیا پھر چھوڑ دیا **الصلوة** في الثوب الواحد ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان **عن** ابي هريرة ان
سائلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصلوة في الثوب الواحد فقال اولكلكم
ثوبان ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا ایک کپڑے یعنی فقط
تہبند میں نماز درست ہے (اگر چادر نہ ہو) آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہیں (اور نماز سب کو پڑھنا چاہیے
پھر ایک کپڑے سے بھی نماز درست ہوگی) **عن** عمر بن ابي سلمة انه راى رسول الله صلى الله عليه وسلم
يصلي في ثوب واحد في بيت ام سلمة واضعا طرفيه على عاتقيه ترجمہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے
انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ام سلمہ کے گھر میں دیکھا ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے اور اوس کے دونوں کنارے

آپ کے کندھے پر پڑے تھے **الصلوة في قميص واحد** فقط کرتے میں نماز پڑھنے کا بیان جب نیچا ہو اور اس سے کو ستر چھپا رہے عن سلمة بن الأكوع قال قلت يا رسول الله إني لأكون في الصيد وليس علي إلا القميص أفأصلي فيه قال وازرره عليك ولو بشوكة ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں شکار میں فقط کرتا پہنے ہوتا ہوں کیا اسی طرح نماز پڑھ لوں آپ نے فرمایا ٹانک لے (اور اسکے تکمے نہ ہوں تو لگا لے اگرچہ ایک کانٹے کا ہو تاکہ ستر نہ کھلے)

الصلوة في الإزار تہبند میں نماز پڑھنا

عن سهل بن سعد قال كان رجال يصلون مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عاقدين أزرهم كهيئة الصبيان فقيل للنساء لا ترفعن رؤوسكن حتى يستوي الرجال جلوسا ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں پڑھا کرتے تھے تہبند باندھے ہوئے لڑکوں کی طرح (یعنی جب سجدہ میں جاتے تو پیچھے سے انکا ستر نظر آتا) تو حکم ہوا عورتوں کو کہ سر نہ اٹھاویں (سجدے سے) جب تک مرد سیدھے نہ کھڑے ہو جاویں عن عمرو بن سلمة قال لما رجع قومي من عند النبي صلى الله عليه وسلم قالوا إنه قال ليؤمكم أكثركم قراءة للقرآن قال فدعوني فعلموني الركوع والسجود فكنت أصلي بهم وكانت علي بردة مفتوقة فكانوا يقولون لأبي ألا تغطي عنا است ابنك ترجمہ عمرو بن سلمہ سے روایت ہے جب میری قوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے پاس سے لوٹ کر آئی انہوں نے کہا آپ نے فرمایا ہے تمہاری امامت کرے وہ شخص جو قرآن زیادہ جانتا ہو لوگوں نے مجھے بلایا (کیونکہ مجھکو قرآن سب سے زیادہ یاد تھا) اور رکوع سجدہ سکھلایا میں نماز پڑھایا کرتا تھا اسوقت میرے بدن پر ایک پھٹی چادر تھی لوگ میرے باپ سے کہا کرتے تم اپنے بیٹے کا ستر ہم سے نہیں چھپاتے

صلوة الرجل في ثوب بعضه على امرأته ایک کپڑا کچھ نمازی کے بدن پر ہو اور کچھ اس کی عورت پر

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بالليل وأنا إلى جنبه وأنا حائض وعلي مرط بعضه على رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور میں آپ کے بازو پر حیض کی حالت میں اور ایک چادر مجھ پر تھی جس میں سے کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ہوتی

صلوة الرجل في الثوب الواحد ليس على عاتقه منه شيء ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھنا جب کاندھوں پر کچھ نہ ہو مکروہ ہے

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلين أحدكم في الثوب الواحد ليس على عاتقه منه شيء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز نہ پڑھے کوئی تم میں سے ایک کپڑے میں جب اس کے کاندھے پر کچھ نہ ہو

الصلوة في الحرير ریشمی کپڑے میں نماز پڑھنا

عن عقبة بن عامر قال أهدي لرسول الله صلى الله عليه وسلم فروج حرير فلبسه ثم صلى فيه ثم انصرف فنزعه نزعا شديدا كالكاره له ثم قال لا ينبغي هذا للمتقين ترجمہ عقبہ بن عامر سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے حریر (نرم ریشمی کپڑے) کی ایک قبا تحفہ بھیجی آپ نے اوسکو پہنکر نماز پڑھی پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو زور سے اوسکو اوتار کر پھینکا جیسے کوئی برا جانتا ہے پھر فرمایا اسکا پہننا پرہیزگاروں کو نہیں چاہیے (کیونکہ یہ لباس عیش و تکلف ہے یا اون مردوں کا جو عورتوں کی طرح بناؤ سنگار میں مصروف اور خدا سے غافل رہتے ہیں)

الرخصة فی الصلوة فی خمیصة لها اعلام جس چادر میں نقش و نگار بنے ہوں (یعنے بیل بوٹے) اوسکو اوڑھ کر نماز پڑھنا درست ہے

عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صلی فی خمیصة لها اعلام ثم قال شغلتنی اعلام هذه اذهبوا بها الی ابی جهم وائتونی بانبجانیته ترجمہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ایک چادر میں جس میں بیل بوٹے تھے پھر (نماز پڑھ کر) فرمایا باز رکھا مجھکو ان بوٹوں نے (نماز میں دل لگنے سے) لیجاؤ یہ ابوجہم پاس اور لے آؤ اس کے بدلے میں) کمبل اونکا

الصلوة فی الثیاب الحمر لال کپڑے پہنکر نماز پڑھنا

عن ابی جحیفة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج فی حلة حمراء فرکز عنزة فصلی الیها یمر من ورائها الکلب والمرأة والحمار ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لال جوڑا پہنکر نکلے اور ایک برچھی سامنے گاڑ دی پھر نماز پڑھی اور اوس برچھی کے اوس پار سے کتا اور گدھا نکلتا تھا اور عورت بھی نکلتی تھی

الصلوة فی الشعار اوس کپڑے میں نماز پڑھنا جو بدن سے لگا رہتا ہے

عن عائشة تقول کنت انا ورسول الله صلی الله علیه وسلم ابوالقاسم فی الشعار الواحد وانا حائض طامث فان اصابه منی شیء غسل ما اصابه لم یعده الی غیره وصلی فیه ثم یعود معی فان اصابه منی شیء فعل مثل ذلک لم یعده الی غیره ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک چادر اوڑھ کر سوتے اور میں حائضہ ہوتی اگر آپ کے کپڑے میں میری طرف سے کچھ لگ جاتا تو آپ اوتنا ہی مقام (جہاں لگ جاتا) دہو ڈالتے اوس سے زیادہ نہ دہوتے پھر نماز پڑھتے اوس میں پھر آکر میری پاس لیٹ رہتے اگر کچھ لگ جاتا تو اوتنا ہی مقام دہو ڈالتے اوس سے زیادہ نہ دہوتے

الصلوة فی الخفین موزے پہنے ہوئے نماز پڑھنا

عن همام قال رأیت جریرا بال ثم دعا بماء فتوضأ ومسح علی خفیه ثم قام فصلی فسئل عن ذلک فقال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم صنع مثل هذا ترجمہ ہمام سے روایت ہے میں نے جریر کو دیکھا انہوں نے پیشاب کیا پھر پانی منگوایا اور وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی کسی نے اون سے پوچھا (کہ تم نے موزوں سے نماز پڑھی) انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا

الصلوة فی النعلین جوتے پہنکر نماز پڑھنا

عن سعید بن یزید البصری قال سألت انس بن مالک اکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی فی النعلین قال نعم ترجمہ سعید بن یزید سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتی پہنے ہوئی نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہاں **أَيْنَ يَضَعُ** الْإِمَامُ نَعْلَيْهِ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ جب امام نماز پڑھاوے تو اپنے جوتے کہاں رکھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفَتْحِ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن السائب سے روایت ہی جس دن مکہ فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو جوتیاں اپنی بائیں طرف رکھیں

كِتَابُ الْإِمَامَةِ

کتاب امامت کے بیان میں

إِمَامَةُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ

علم اور بزرگی والے لوگون کو امامت کرنا چاہیے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَأَتَاهُمْ عُمَرُ فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَيُّكُمْ تَطِيبُ نَفْسُهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ نَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو انصار نے کہا ایک امیر ہم لوگون میں سے ہونا چاہیے اور ایک امیر تم میں سے (یعنی مہاجرین میں سے) تو عمر رض ان کے پاس آئے اور کہا کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تھا ابوبکر رض کو نماز پڑھانے کا پھر تم میں سے کسکا جی خوش ہوگا ابوبکر سے آگے بڑھنے پر انصار نے کہا ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ کی ابوبکر سے آگے بڑھنے پر **ف** بعد اس کے انصار بھی راضی ہوگئے ابوبکر صدیق کی امامت پر اور خلافت ان کی باجماع مہاجرین و انصار منعقد ہوئی اگرچہ اس حدیث میں ذکر ہی امامت کبری یعنے خلافت کا مگر امامت صغری یعنی نماز کی امامت وہ بھی فرع ہی امامت کبری کی تو اس سے یہ نکلا کہ اپنے میں جو شخص زیادہ علم اور فضیلت رکھتا ہو اسکو پیش نماز بناوین

الصَّلٰوةُ مَعَ أَئِمَّةِ الْجَوْرِ

ظالم حاکمون کے پیچھے نماز پڑھنا

عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ أَخَّرَ زِيَادٌ الصَّلٰوةَ فَأَتَانِي ابْنُ صَامِتٍ فَأَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَذَكَرْتُ لَهُ صُنْعَ زِيَادٍ فَعَضَّ عَلَى شَفَتَيْهِ وَضَرَبَ عَلَى فَخِذِي وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ إِنِّي صَلَّيْتُ فَلَا أُصَلِّي **ترجمہ** ابو العالیہ سے جنکا نام براء ہی روایت ہی کہ زیاد نے (جو حاکم تھے) ایک بار دیر کی نماز میں تو ابن صامت میری پاس آئے میں نے انکو کرسی دی وہ اوس پر بیٹھے پھر میں نے ان سے زیاد کا حال بیان کیا (کہ وہ نماز میں دیر کرتا ہے) انہون نے انگلی دانتون کے تلے رکھی اور میری ران پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے ابوذر سے یہ بات پوچھی تھی جیسے تو نے مجھ سے پوچھی انہون نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تیری ران پر ہاتھ مارا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو پوچھا جیسے تو نے مجھ سے پوچھا آپ نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تیری ران پر ہاتھ مارا آپ نے فرمایا تو اپنی نماز وقت پر پڑھ لیا کر (مستحب اول وقت) پھر اگر ان کے ساتھ ہو اور نماز کھڑی ہو تو پھر پڑھ لے (وہ نفل ہوجاوے گی) اور یہ نہ کہہ کہ میں پڑھ چکا

پہنچا نہیں سکونگا اس لیے کہ وہ ظالم حاکم مجھے ایذا پہونچاوینگے **عن** زر عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلکم ستدرکون اقواما یصلون الصلوۃ لغیر وقتہا فان ادرکتموہم فصلوا الصلوۃ لوقتہا وصلوا معہم واجعلوہا سبحۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بیشک ایسے لوگون کو پاؤگے جو نماز کو اوسکے وقت پر ادا نہ کرینگے پھر اگر تم ایسے لوگون کو پاؤ تو نماز اپنے وقت پر پڑہ لو اور ان کے ساتہہ بھی پڑہ لو اوسکو نفل کر لو **من احق بالامامۃ** امامت کا زیادہ مستحق کون ہے **عن** ابی مسعود الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم القوم اقرؤہم لکتاب اللہ فان کانوا فی القراءۃ سواء فاقدمہم فی الہجرۃ فان کانوا فی الہجرۃ سواء فاعلمہم بالسنۃ فان کانوا فی السنۃ سواء فاقدمہم سنا ولا یؤم الرجل فی سلطانہ ولا تقعد علی تکرمتہ الا ان یاذن لک **ترجمہ** ابو مسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امامت کرے لوگون کی وہ شخص جو سب سے بہتر کلام اللہ کو پڑھتا ہو اگر کلام اللہ کے پڑھنے میں برابر ہون تو جس نے پہلی ہجرت کی ہو وہ امامت کرے اگر ہجرت میں بھی برابر ہون تو جو شخص سنت کو یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو زیادہ جانتا ہو وہ امامت کرے اگر اس میں بھی برابر ہون تو جس شخص کا سن زیادہ ہو وہ امامت کرے اور کسی شخص کو نہیں چاہیے کہ وہ دوسرے کی امامت کی جگہہ میں جا کر امامت کرے یا اوس کی عزت کی جگہہ پر جا کر بیٹھ جاوے مگر اوسکی اجازت سے **تقدیم** ذوی السن جسکی عمر زیادہ ہو اوسکو امامت کرنا چاہیے **عن** مالک بن الحویرث قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وابن عم لی وقال مرۃ انا وصاحب لی فقال اذا سافرتما فاذنا واقیما ولیؤمکما اکبرکما **ترجمہ** مالک بن الحویرث سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے ساتہہ میرے چچا کا بیٹا تہا اور کبھی یہہ کہا کہ میرا ایک ساتھی تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سفر کرو تو اذان دو اور تکبیر کہو اور امامت تم دونون میں وہ کرے جو عمر میں بڑا ہو **اجتماع** القوم فی موضع ہم فیہ سواء جب چند لوگ برابر کے جمع ہون تو کون امامت کرے **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کانوا ثلثۃ فلیؤمہم احدہم واحقہم بالامامۃ اقرؤہم **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی اکٹھے ہون تو ایک امام ہو جاوے اور سب سے زیادہ حقدار امامت کا وہ ہے جو کلام اللہ زیادہ پڑھا ہوا یا اچھا پڑھتا ہو **اجتماع القوم** وفیہم الوالی جب چند آدمی جمع ہون اور ان مین وہ شخص بھی ہو جو سب کا حاکم ہو **عن** ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤم الرجل فی سلطانہ ولا یجلس علی تکرمتہ الا باذنہ **ترجمہ** ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ امامت کرو دوسرے کی حکومت مین اور نہ بیٹھو اوس کے عزت کے

جگہہ پر گر اوس کے اجازت سی

إِذَا تَقَدَّمَ الرَّجُلُ مِنَ الرَّعِيَّةِ ثُمَّ جَاءَ الْوَالِي هَلْ يَتَأَخَّرُ

جب رعیت مین سے کوئی شخص نماز پڑہاتا ہو پھر حاکم آجاوے تو کیا پیچھے چلا آوے (یعنے امامت چھوڑکر مقتدیون مین شامل ہو جاوے) یا امامت کرتا رہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ اَنَّ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ
عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فِيْ اُنَاسٍ مَعَهُ
فَحُبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَانَتِ الْاُوْلٰى فَجَاءَ بِلَالٌ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ يَا
اَبَا بَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ اَنْ تَؤُمَّ
النَّاسَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَاَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ فَكَبَّرَ بِالنَّاسِ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ وَاَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيْقِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ
لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ
اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهٗ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى
بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ اَخَذْتُمْ
فِي التَّصْفِيْقِ اِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا يَسْمَعُهٗ
اَحَدٌ حِيْنَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِلَّا الْتَفَتَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ
قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچی کہ بنی عمرو بن عوف آپس مین لڑ رہے ہین تو آپ
تشریف لے گئے اونہین صلح کرانیکو اور کئی آدمی آپکے ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان رک گئے (یعنے آپکو دیر
ہوگئی) اور ظہر کا وقت آگیا تو بلال ابوبکر صدیق رض پاس آئے اور کہا اے ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیر ہو گئے اور نماز
کا وقت آگیا تم نماز پڑہا سکتے ہو ابوبکر نے کہا ہان اگر تم چاہو بلال نے تکبیر کہی اور ابوبکر آگے بڑہے لوگون نے بھی تکبیر کہی اتنے مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے صفون کے اندر آپ چلے آتے تھے یہانتک کہ صف مین کھڑے ہو گئی (اور آپنے قصد
کیا کہ نماز مین شریک ہو جاوین ابوبکر صدیق کے پیچھے) لوگون نے دستک دینا شروع کی لیکن ابوبکر نماز مین کسی طرف خیال نہین کرتے
تھے جب بہت دستکین دین تو اونہون نے دیکھا تو معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہین آپنے اونکو اشارہ کیا کہ نماز
پڑہاؤ اوسوقت ابوبکر نے اپنے دونون ہاتہہ اوٹہائے اور اللہ جل جلالہ کا شکر کیا (اس بات پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو
امامت کے لائق سمجہا) پہر اولٹے پاؤن پیچھے چلے آئے یہانتک کہ صف مین لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑہ گئے آپنے
نماز پڑہائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگون کیطرف مخاطب ہوئے اور فرمایا اے لوگو تمہارا کیا حال ہے جب تم کو کوئی حادثہ پیش آتا ہے

نماز مین تو دستک دینی لگتی ہو دستک تو عورتون کے لیے ہے اب جب کوئی حادثہ پیش آوے تو سبحان اللہ کہا کرو کیونکہ جب کوئی
سبحان اللہ سنیگا وہ دہر خیال کریگا پہر ابوبکر صدیق رضی سے فرمایا تم نے نماز کیون نہ پڑہائی جب مین نے تم کو اشارہ کیا تھا
انہون نے کہا ابو قحافہ کے بیٹے کو لائق نہ تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے نماز پڑہاوے (ابو قحافہ ابوبکر صدیق
کے باپ کا نام تہا ابوبکر نے تواضع سے اپنا نام ہی نہ لیا اور ابو قحافہ کا بیٹا کہا اس حدیث سے ابوبکر صدیق رضہ کا درجہ اور
انکا سچا خلوص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ظاہر ہوتا ہے) **صَلوٰةُ الامام خلفَ رجلٍ من رعیتہٖ**
امام اپنی رعیت مین سے کسی کے پیچھے نماز پڑہے تو درست ہے **عن** عائشة ان ابا بكر صلى للناس ورسول الله صلى
الله عليه وسلم في الصف ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق نے نماز پڑہائی اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صف مین تہے **اِمَامَةُ الزائر** جو شخص کسی قوم کی ملاقات کو جاوے تو بدون انکی اجازت کے
انکی امامت نہ کرے **عن** مالك بن الحويرث قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا
زار احدكم قوما فلا يصلين بهم ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تہے جب تم مین سے کوئی شخص کسی قوم سے ملنے کو جاوے تو نماز نہ پڑہاوے **اِمَامَةُ الاعمٰی** اندہے کو امامت
کرنا درست ہے **عن** محمود بن الربيع ان عتبان بن مالك كان يؤم قومه وهو اعمى وانه قال لرسول
الله صلى الله عليه وسلم انها تكون الظلمة والمطر والسيل وانا رجل ضرير البصر فصل
يا رسول الله في بيتي مكانا اتخذه مصلى فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اين تحب
ان اصلي فاشار الى مكان من البيت فصلى فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ محمود بن
الربیع سے روایت ہے عتبان بن مالک اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تہے اور وہ اندہے تہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کبہی اندہیرا ہوتا ہے اور مینہ برستا ہے اور نالے چلتے ہین مین اندہا آدمی ہون تو آپ میرے گہر
مین کسی جگہہ نماز پڑہ دیجیے مین وہین نماز پڑہا کرونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہان تم چاہتے ہو مین
نماز پڑہون انہون نے گہر مین ایک جگہہ بتلائی آپ نے اوسجگہہ نماز پڑہی **اِمَامَةُ الغُلام قبل ان یحتلم**
لڑکا نابالغ امامت کرسکتا ہے **عن** عمرو بن سلمة الجرمي قال كان يمر علينا الركبان فنتعلم منهم
القرآن فاتى ابي النبي صلى الله عليه وسلم فقال ليؤمكم اكثركم قرآنا فجاء ابي فقال ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليؤمكم اكثركم قرآنا فنظروا فكنت اكثرهم قرآنا
فكنت اؤمهم وانا ابن ثمان سنين ترجمہ عمرو بن سلمہ جرمی سے روایت ہے ہمپر سوار گذرا کرتے تہے ہم ان سے
قرآن سیکہا کرتے تہے تو میرے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے آپ نے فرمایا تمہاری امامت کرے وہ شخص جو قرآن
زیادہ جانتا ہو جب میرے باپ لوٹ کر آئے تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے امامت وہ شخص کرے جسکو قرآن

زیادہ یاد ہو پھر لوگون نے دیکھا تو سب سے زیادہ مجھکو قرآن یاد نکلا میں ان کے امام بنایا گیا اوس وقت میری عمر آٹھ برس کی
تھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امامت نابالغ کی جائز ہے جب صاحب علم ہو اور یہی قول ہے اہل حدیث
کا مگر فقہا نے فرض نماز میں نابالغ کی امامت کو ناجائز کہا ہے ونفل میں بعضون نے جائز کہا ہے

قیام الناس اذا رای الامام

جب امام باہر نکلے نماز کے لیے اوس وقت لوگ کھڑے ہوں **عن** ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا نودی للصلوۃ فلا تقوموا حتی ترونی ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو کھڑے مت ہو جبتک مجھکو نہ دیکھو

الامام تعرض له الحاجة بعد الاقامة

اگر تکبیر ہونے کے بعد امام کو کوئی ضرورت پیش آوے **عن** انس قال اقیمت الصلوۃ
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجی لرجل فما قام الی الصلوۃ حتی نام القوم ترجمہ انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز کی تکبیر ہوئی آپ ایک شخص سے کان میں باتیں کر رہے تھے پھر نہیں کھڑے ہوئے
آپ نماز میں یہانتک کہ بعض لوگ سو گئے (یعنی اونگھنے لگے) اتنی اپنے دیر کی

الامام یذکر بعد قیامه فی مصلاه انه علی غیر طهارة

جب امام اپنی جگہہ میں نماز پڑھانے کو کھڑا ہو جاوے پھر اوسکو معلوم ہو کہ وضو نہیں ہے
عن ابی هریرۃ قال اقیمت الصلوۃ فصف الناس صفوفهم وخرج رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حتی اذا قام فی مصلاہ ذکر انه لم یغتسل فقال للناس مکانکم ثم رجع
الی بیته فخرج علینا ینطف راسه فاغتسل ونحن صفوف ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے نماز کی تکبیر ہوئی
لوگون نے صفیں باندھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے جب اپنی جگہہ میں اگر کھڑے ہو گئے اوس وقت آپ کو یاد آیا کہ
غسل نہیں کیا ہے آپ نے لوگون سے فرمایا یہیں ٹھہرے رہو پھر آپ اپنے گھر میں گئے اور باہر نکلے سر آپ کے پانی ٹپک رہا تھا
تو آپ نے غسل کیا جب ہم صفیں باندھے ہوئے تھے

استخلاف الامام اذا غاب

جب امام کہیں جانے
لگے تو کسی کو اپنا خلیفہ کر جاوے **عن** سهل بن سعد قال کان قتال بین بنی عمرو بن عوف فبلغ ذلک
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلی الظهر ثم اتاهم یصلح بینهم ثم قال لبلال یا بلال اذا
حضر العصر ولم آت فمر ابا بکر فلیصل بالناس فلما حضرت اذن بلال ثم اقام فقال
لابی بکر تقدم فتقدم ابو بکر فدخل فی الصلوۃ ثم جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فجعل یشق الناس حتی قام خلف ابی بکر وصفح القوم وکان ابو بکر اذا دخل فی الصلوۃ
لم یلتفت فلما رای ابو بکر التصفیح لا یمسک عنه التفت فاومی الیه رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بیده فحمد اللہ عز وجل علی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم له امضه ثم مشی ابو بکر
القهقری علی عقبیه فتاخر فلما رای ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقدم فصلی بالناس فلما قضی

صلوته قال یا ابا بکر ما منعک اذ اومأت الیک ان لا تکون مضیت فقال لم یکن لابن ابی قحافة ان یتقدم بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال للناس اذا نابکم شیء فلیسبح الرجال ولیصفح النساء

ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ بنی عمرو بن عوف میں کچھ لڑائی ہوئی یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ ظہر پڑھ کر ان کے پاس گئے صلح کرنے کو اور بلال سے فرمایا اے بلال جب عصر کا وقت آوے اور میں نہ آؤں تو ابو بکر سے کہنا وہ نماز پڑھا دیں جب عصر کا وقت آیا بلال نے اذان دی پھر تکبیر کہی اور ابو بکر سے کہا آگے بڑھو (نماز پڑھانے کے لیے) ابو بکر آگے بڑھے اور نماز شروع کر دی جب وہ نماز شروع کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگوں سے آگے بڑھ کر ابو بکر کے پیچھے کھڑے ہوئے لوگوں نے دستک دینا شروع کی ابو بکر کا یہ قاعدہ تھا کہ جب وہ نماز میں ہوتے تو کسی طرف دھیان نہ کرتے مگر جب انہوں نے دیکھا کہ برابر دستکیں ہو رہی ہیں کسی طرح نہیں تھمتی تو انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا (کہ اپنی جگہ پر رہو اور نماز پڑھاؤ) ابو بکر نے اللہ جل جلالہ کا شکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس فرمانے پر کہ نماز پڑھاؤ پھر الٹے پاؤں پیچھے آگئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو آپ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا اے ابو بکر جب میں نے تم کو اشارہ کیا تو تم اپنی جگہ پر نماز کیوں نہیں پڑھاتے رہے ابو بکر نے کہا ابو قحافہ کے بیٹے کی یہ مجال نہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرے پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا جب تم کو نماز میں کچھ حادثہ پیش آوے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں دستک دیں

الائتمام بالامام
امام کی پیروی کرنا چاہیے

عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سقط من فرس علی شقه الایمن فدخلوا علیه یعودونه فحضرت الصلوة فلما قضی الصلوة قال انما جعل الامام لیؤتم به فاذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا سجد فاسجدوا واذا قال سمع اللہ لمن حمده فقولوا ربنا لک الحمد

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گرے داہنی کروٹ پر تو صحابہ آپ کی عیادت کو گئے نماز کا وقت آگیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اسی لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو

الائتمام بمن یأتم بالامام
جو شخص امام کی پیروی کرتا ہو اوسکی اور لوگ پیروی کریں

عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی فی اصحابه تأخرا فقال لهم تقدموا فأتموا بی ولیأتم بکم من بعدکم لا یزال قوم یتأخرون حتی یؤخرهم اللہ عز وجل

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دیکھا کہ وہ پیچھے کھڑے ہوتے ہیں (اول صف میں شریک نہیں ہوتے) آپ نے فرمایا آگے بڑھو اور میری پیروی کرو اور تمہارے بعد جو لوگ ہیں وہ تمہاری پیروی کریں اور ہمیشہ لوگ ایسے ہیں جو پیچھے رہا کریں گے یہانتک کہ اللہ جل جلالہ بھی ان کو پیچھے ڈالدیگا (یعنی قیامت میں جب لوگ جنت میں جاویں گے تو وہ سب کے پیچھے رہ جاویں گے)

عن عائشة رضی اللہ عنها ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ابا بکر ان یصلی

بِالنَّاسِ قَالَتْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ فَصَلَّى قَاعِدًا وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَالنَّاسُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو حکم دیا نماز پڑھانے کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کے سامنے تھے اور بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے اور ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے سب لوگ ابوبکر کے پیچھے تھے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَأَبُو بَكْرٍ خَلْفَهُ فَإِذَا كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ أَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُنَا **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اور ابوبکر آپ کے پیچھے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تو ابوبکر بھی تکبیر کہتے ہم کو سنانے کے لیے (تو ہم ابوبکر کی پیروی کرتے اور ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی)

مَوْقِفُ الْإِمَامِ إِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً وَالْاِخْتِلَافُ فِيْ ذٰلِكَ

جب تین آدمی ہوں تو بعضوں کے نزدیک امام بیچ میں کھڑا ہو اور ایک مقتدی کو داہنی طرف کرے ایک کو بائیں طرف اور بعضوں کے نزدیک امام آگے بڑھ جاوے اور دونوں مقتدی ملکر اوس کے پیچھے کھڑے ہوں **عَنْ** الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ نِصْفَ النَّهَارِ فَقَالَ إِنَّهُ سَيَكُوْنُ أُمَرَاءُ يَشْتَغِلُوْنَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَصَلُّوْا لِوَقْتِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ فَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ **ترجمہ** اسود اور علقمہ سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعود پاس دوپہر کو گئے انہوں نے کہا قریب ہے وہ زمانہ جب امیر لوگ نماز کے وقت اور کاموں میں مشغول ہوں گے تو تم اپنے وقت پر نماز پڑھ لینا پھر عبداللہ بن مسعود کھڑے ہوئے اور علقمہ اور اسود کے بیچ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی بعد اوس کے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے **عَنْ** مَسْعُوْدٍ قَالَ مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لِيْ أَبُو بَكْرٍ يَا مَسْعُوْدُ ائْتِ أَبَا تَمِيْمٍ يَعْنِيْ مَوْلَاهُ فَقُلْ لَهُ يَحْمِلُنَا عَلٰى بَعِيْرٍ وَيَبْعَثُ إِلَيْنَا بِزَادٍ وَدَلِيْلٍ يَدُلُّنَا فَجِئْتُ إِلٰى مَوْلَايَ فَأَخْبَرْتُهُ فَبَعَثَ مَعِيْ بِبَعِيْرٍ وَوَطْبٍ مِنْ لَبَنٍ فَجَعَلْتُ اٰخُذُ بِهِمْ فِيْ إِخْفَاءِ الطَّرِيْقِ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَقَامَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِيْنِهِ وَقَدْ عَرَفْتُ الْإِسْلَامَ وَأَنَا مَعَهُمَا فَجِئْتُ فَقُمْتُ خَلْفَهُمَا فَدَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَدْرِ أَبِيْ بَكْرٍ فَقُمْنَا خَلْفَهُ **ترجمہ** مسعود سے روایت ہے میرے سامنے سے ابوبکر نے کہا تم اپنے مالک ابوتمیم پاس جاؤ اور اون سے کہو ہمیں ایک اونٹ سواری کو اور توشہ دے اور ایک شخص راہ بتلانے والا دیوے (جو ہم کو مدینے کی راہ بتلادے) میں اپنے مالک پاس آیا اور اون سے کہا انہوں نے میرے ساتھ ایک اونٹ اور ایک کپّہ دودھ کا کردیا پھر میں اون کو لیچلا پوشیدہ رستوں میں (تا کافروں کو بتا نہ ملے) اور نماز کا وقت آگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی داہنی طرف کھڑے ہوئے اوس زمانے میں میں دین اسلام کو جان چکا تھا اور آپ کے ساتھ تھا اس وجہ سے میں بھی آیا اور دونوں کے پیچھے کھڑا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق کے سینے پر ہاتھ مارا (وہ پیچھے چلے آئے) پھر ہم دونوں آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے

إذا كانوا ثلثة وامرأة جب امام سمیت تین مرد ہوں اور ایک عورت ہو تو کیونکر کھڑے ہوں

عن أنس بن مالك أن جدته مليكة دعت رسول الله صلى الله عليه وسلم لطعام قد صنعته له فأكل منه ثم قال قوموا فلأصلي بكم قال أنس فقمت إلى حصير لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحته بماء فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم وصففت أنا واليتيم وراءه والعجوز من ورائنا فصلى لنا ركعتين ثم انصرف **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ان کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا کھانا کھلانے کے لیے جسکو انہوں نے تیار کیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا پھر فرمایا کھڑے ہو میں تم کو نماز پڑھا دوں انس نے کہا میں اٹھا اور ایک بوریا جو بچھاتے بچھاتے کالا ہو گیا تھا اسکو پانی سے دھویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور میں اور یتیم آپ کے پیچھے تھے اور بڑھیا (یعنی ملیکہ) ہماری پیچھے تھی آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا

إذا كانوا رجلين وامرأتين جب دو مرد اور دو عورتیں ہوں تو کیسے صف باندھیں

عن أنس قال دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وما هو إلا أنا وأمي واليتيم وأم حرام خالتي فقال قوموا فلأصلي بكم قال في غير وقت صلاة قال فصلى بنا **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف لائے اسوقت کوئی نہ تھا مگر میں اور میری ماں اور یتیم لڑکا اور ام حرام میری خالہ آپ نے فرمایا کھڑے ہو میں تمہارے ساتھ نماز پڑھونگا اسوقت نماز کا وقت نہ تھا پھر آپ نے نماز پڑھائی (یعنے نفل نماز برکت کے لیے)

عن أنس أنه كان هو ورسول الله صلى الله عليه وسلم وأمه وخالته فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل أنسا عن يمينه وأمه وخالته خلفهما **ترجمہ** انس سے روایت ہے وہ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انس کی ماں اور خالہ تو آپ نے انس کو اپنی داہنی طرف کھڑا کیا اور ماں اور خالہ کو ان دونوں کے پیچھے کھڑا کیا **ف** ان حدیثوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نفل نماز جماعت سے پڑھنا درست ہے اگرچہ دن کو ہو

موقف الإمام إذا كان معه صبي وامرأة جب ایک لڑکا اور ایک عورت ہو تو امام کہاں کھڑا ہو

عن ابن عباس قال صليت إلى جنب النبي صلى الله عليه وسلم وعائشة خلفنا تصلي معنا وأنا إلى جنب النبي صلى الله عليه وسلم أصلي معه **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں اور عائشہ ہمارے پیچھے تھیں تو آپ نے نماز پڑھی میں بھی آپکے پہلو میں تھا آپکے ساتھ نماز پڑھتا جاتا تھا

عن أنس قال صلى بي رسول الله صلى الله عليه وسلم وبامرأة من أهلي فأقامني عن يمينه والمرأة خلفنا **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ نماز پڑھی اور ہمارے گھر کی ایک عورت اور تھی آپ نے مجھے داہنی طرف کھڑا کیا اور عورت کو پیچھے کھڑا کیا

موقف الإمام والمأموم صبي جب ایک لڑکا امام کے ساتھ ہو تو امام کہاں کھڑا ہو

عن ابن عباس قال بت عند

خالتي ميمونة فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل فقمت عن شماله فقال بي هكذا فاخذ برأسي فاقامني عن يمينه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں رات کو بنت حارث میمونہ کے پاس رہا جو بی بی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کو اٹھے میں بھی اٹھا اور بائیں طرف آپ کے کھڑا ہوا آپ نے میرا سر پکڑ کے مجھے اپنی داہنی طرف کھڑا کیا

من يلي الامام ثم الذي يليه

امام سے کون لوگ نزدیک ہوں

عن ابي مسعود قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح مناكبنا في الصلوة ويقول لا تختلفوا فتختلف قلوبكم ليليني منكم اولو الاحلام والنهى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم قال ابو مسعود فانتم اليوم اشد اختلافا ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے نماز میں اور فرماتے تھے آگے پیچھے مت ہو تو نہیں تمہاری دلوں میں پھوٹ ہو جاوے گی اور میرے نزدیک (یعنی اول صف میں) وہ لوگ رہیں جو عقل والے ہیں (یعنی ہوشیار لوگ یا بڑی عمر کے) پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں ابو مسعود نے کہا آجکل تو تم میں بہت اختلاف ہے

عن قيس بن عباد قال بينا انا في المسجد في الصف المقدم فجبذني رجل من خلفي جبذة فنحاني وقام مكاني فوالله ما عقلت صلوتي فلما انصرف فاذا هو ابي بن كعب فقال يا فتى لا يسوءك الله ان هذا عهد من النبي صلى الله عليه وسلم الينا ان نليه ثم استقبل القبلة فقال هلك اهل العقد ورب الكعبة ثلثا ثم قال والله ما عليهم آسى ولكن آسى على من اضلوا قلت يا ابا يعقوب ما تعني باهل العقد قال الامراء ترجمہ قیس بن عباد سے روایت ہے میں مسجد میں تھا پہلی صف میں اتنے میں ایک شخص نے مجھے پیچھے سے پکڑ کر کھینچا اور آپ میری جگہ کھڑا ہو گیا سو قسم خدا کی مجھے نماز کا خیال ہی نہ رہا (یعنی اسقدر غصہ مجھکو آیا کہ میں نماز کو بھول گیا) جب نماز سے فراغت ہوئی تو معلوم ہوا وہ ابی بن کعب ہیں انہوں نے کہا اے جوان اللہ تم کو رنج نہ دے یہ وصیت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم لوگوں کو کہ ہم آپ کے نزدیک رہیں پھر انہوں نے قبلہ کیطرف منہ کیا اور کہا مر گئے اہل عقد (سردار) قسم ہے کعبہ کے پروردگار کی (یعنی وہ سردار جو نماز کا اہتمام کرتے تھے اور صفوں کا خیال رکھتے تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ) یہ تین بار کہا پھر کہا قسم خدا کی میں ان پر رنج نہیں کرتا لیکن رنج کرتا ہوں ان پر جنہوں نے لوگوں کو گمراہ کیا میں نے کہا اے ابو یعقوب اہل عقد کون لوگ مراد ہیں انہوں نے کہا سردار اور حاکم

اقامة الصفوف قبل خروج الامام

امام کے باہر آنے سے پہلے صفوں کا قائم ہو جانا

عن ابي هريرة يقول اقيمت الصلوة فقمنا فعدلت الصفوف قبل ان يخرج الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا قام في مصلاه قبل ان يكبر ذكر فانصرف فقال لنا مكانكم فلم نزل قياما ننتظر

حتی خرج الینا قد اغتسل ینطف راسہ ماء فکبر وصلی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے نماز کی تکبیر ہوئی ہم لوگ کھڑے ہوئے اور صفیں جم گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف لانے سے پہلے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جب اپنے مقام پر کھڑے ہوئے تو تکبیر نہ کہی اور لوٹے لوگوں سے فرمایا تم اپنی جگہ پر رہو ہم لوگ کھڑے رہے آپکا انتظار کرتے رہے یہانتک کہ آپ باہر نکلے غسل کر کے آپکے سر سے پانی ٹپک رہا تھا پھر آپ نے تکبیر کہی اور نماز پڑھی

کیف یقوم الامام الصفوف کیونکر امام صفیں جوڑے

عن النعمان بن بشیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم الصفوف کما تقوم القداح فابصر رجلا خارجا صدرہ من الصف فلقد رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لتقیمن صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوھکم ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو ایسا برابر کرتے جیسے تیر برابر کیے جاتے ہیں ایک تیر دوسرے تیر کے برابر ہوتا ہے۔ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ صفوں کو آپ ایسا برابر کرتے کہ تیروں کو ان سے برابر کر سکیں اور یہ مبالغہ ہے صف کی درستی میں) آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنا سینہ صف سے باہر نکالے ہوئے تھا میں نے دیکھا آپ نے فرمایا تم اپنی صفوں کو برابر کرو نہیں تو اللہ خلاف ڈالدیگا تمہارے بیچ میں

عن البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخلل الصفوف من ناحیۃ الی ناحیۃ یمسح مناکبنا وصدورنا ویقول لا تختلفوا فتختلف قلوبکم وکان یقول ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الصفوف المتقدمۃ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کے اندر ایک طرف سے دوسری طرف جاتے تھے اور ہماری ٹھوڑیوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرتے تھے آپ فرماتے تھے اختلاف مت کرو نہیں تو تمہارے دلوں میں پھوٹ ہو جاویگی اور آپ فرماتے تھے کہ اللہ جل جلالہ اپنی رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہیں آگے والی صفوں کے لیے

ما یقول الامام اذا تقدم فی تسویۃ الصفوف ترجمہ جب امام آگے بڑھے تو صفوں کو برابر کرنے کے لیے کیا کہے

عن ابی مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح عواتقنا ویقول استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم ولیلینی منکم اولو الاحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے برابر ہو جاؤ آگے پیچھے مت ہو نہیں تو تمہارے دلوں میں پھوٹ ہو جاوے گی اور نزدیک رہیں میرے تم میں سے وہ لوگ جو عقل اور شعور والے ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں

کم مرۃ یقول استووا امام کتنی بار کہے برابر ہو جاؤ

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول استووا استووا استووا فوالذی نفسی بیدہ انی لاراکم من خلفی کما اراکم من بین یدی ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے برابر ہو جاؤ برابر ہو جاؤ برابر ہو جاؤ قسم اوس شخص کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم کو پیچھے سے اسطرح دیکھتا ہوں جیسے آگے سے

حث الامام علی رص الصفوف

وَلْتُقَارِبُوا بَيْنَهَا امام لوگون کو عبث بوے صفین برابر کرنے کی اور ملکر کہڑی ہونے کی عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يُكَبِّرَ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاۤءِ ظَهْرِيْ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کہڑے ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوے تکبیر تحریمہ سے پہلے اور فرمایا برابر کرو صفین اپنی اور ملکر کہڑے ہو کیونکہ مین تم کو پیچہے سے دیکھتا ہون عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَى الشَّيَاطِيْنَ تَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملی ہوئی رکہو صفونکو اور نزدیک نزدیک صفین کہڑی کرو (یعنے بیچ مین اتنا فاصلہ نہ ہو کہ دوسری صف کہڑی ہو جاوے) اور برابر رکہو گردنین قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے مین شیطان کو دیکھتا ہون وہ صفون کے بیچ مین گہس آتا ہے گویا سیاہ بچہ ہے بکری کا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰۤئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوْا وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰۤئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ يُتِمُّوْنَ الصَّفَّ الْاَوَّلَ ثُمَّ يَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور فرمایا تم فرشتون کیطرح صف نہین باندہتے اپنے پروردگار کے سامنے لوگون نے کہا یا رسول اللہ فرشتے کیونکر صف باندہتے ہین اپنے رب کے سامنے آپنے فرمایا پورا کرتے ہین پہلی صف کو (یعنے آگے کی صف کو جب بہر جاتی ہے تو پہر پیچہے دوسری صف باندہتے ہین) اور صف مین ملکر کہڑے ہوتے ہین **فَضْلُ الصَّفِّ الْاَوَّلِ عَلَى الثَّانِيْ** صف اول کو دوسری صف پر کیا فضیلت ہے عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ ثَلٰثًا وَّعَلَى الثَّانِيْ وَاحِدَةً ترجمہ عرباض بن ساریہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے لیے تین بار دعا کرتے تھے اور دوسری صف کے لیے ایک بار **اَلصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ** پچھلے صف کا بیان عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْاَوَّلَ ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ فَاِنْ كَانَ نَقْصٌ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرو پہلی صف کو پہر جو اوس سے نزدیک ہے اوسکو پورا کرو اگر کچہہ کمی ہے تو پچہلی صف مین رہے (نہ پہلی صف مین) **مَنْ وَصَلَ صَفًّا** جو شخص صف کو بہر دیوے (یعنے خالی جگہہ مین کہڑا ہو جاوے) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صف کو ملاویگا اللہ بہی اوسکو ملاویگا (اپنی رحمت سے) اور جو شخص صف کاٹیگا اللہ بہی اوسکو کاٹ دیگا **ذِكْرُ خَيْرِ صُفُوْفِ النِّسَاۤءِ وَشَرِّ صُفُوْفِ الرِّجَالِ** مردونکے صف کون سی بری ہے اور عورتونکی صف کون سی بہتر ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردون کی صفون مین بہتر وہ صف ہے جو سب سے آگے ہو (امام کے قریب) اور بدتر وہ صف ہے جو سب کے بعد ہو (عورتون کے قریب) اور عورتون کی صفون مین بہتر وہ صف ہے جو سب کے بعد ہو اور بدتر وہ ہے جو سب سے آگے ہو (مردون کے قریب)

الصَّفُّ بَيْنَ السَّوَارِي

ستونون کے بیچ مین صف باندھنا عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ أَنَسٍ فَصَلَّيْنَا مَعَ أَمِيرٍ مِنَ الْأُمَرَاءِ فَدَفَعُونَا حَتَّى قُمْنَا وَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَجَعَلَ أَنَسٌ يَتَأَخَّرُ وَقَالَ قَدْ كُنَّا نَتَّقِي هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد الحمید بن محمود سے روایت ہے ہم انس کے ساتھ تھے تو ہم نے نماز پڑھی ایک حاکم کے ساتھ لوگون نے ہم کو ڈھکیلا یہانتک کہ ہم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی دو ستونون کے بیچ مین تو انس پیچھے ہٹتے تھے اور کہتے تھے ہم اس بات سے بچتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین (یعنی ستونون کے درمیان نہین کھڑے ہوتے تھے بلکہ پچھلی صف علیحدہ کرتے تھے)

الْمَكَانُ الَّذِي يُسْتَحَبُّ مِنَ الصَّفِّ

صف مین کون سی جگہ کھڑی ہونا بہتر ہے عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْتُ أَنْ أَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ ترجمہ براء سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو مین چاہتا تھا کہ آپ کے داہنی طرف ہون

مَا عَلَى الْإِمَامِ مِنَ التَّخْفِيفِ

امام کو نماز مین کسقدر تخفیف کرنا چاہیے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی لوگون کو نماز پڑھا دے تو ہلکی نماز پڑھے اسواسطے کہ جماعت مین بیمار بھی ہے ناتوان بھی ہے اور بوڑھا بھی ہے اور جب آپ اکیلی نماز پڑھے تو جتنا چاہے طول کرے (یعنی جتنی چاہے لمبی لمبی سورتین پڑھے) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَهُمُّ بِالصَّلَاةِ فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأُوجِزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نماز مین کھڑا ہوتا ہون پھر بچے کے رونیکی آواز سنتا ہون تو نماز کو مختصر کر دیتا ہون (یعنی چھوٹی چھوٹی سورتین پڑھتا ہون) کیونکہ مجھکو برا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکی ماں پر تکلیف ہو

الرُّخْصَةُ لِلْإِمَامِ فِي التَّطْوِيلِ

امام کو لمبی سورتین پڑھنے کی اجازت عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالتَّخْفِيفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے نماز ہلکی پڑھنے کا اور آپ پڑھتے تھے سورہ والصافات کو (جسمین ایکسو بیاسی آیتین مین)

مَا يَجُوزُ لِلْإِمَامِ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ

امام کو نماز مین کونسا کام کرنا درست ہے عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ مِنْ سُجُودِهِ
أَعَادَهَا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ امامت کرتے تھے اور اپنی کاندھے
پر (اپنی نواسی) امامہ بنت ابی العاص کو اوٹھائے ہوئے تھے جب آپ رکوع کرتے تو اوسکو زمین پر بٹھا دیتے پھر جب سجدے سے اوٹھتے
تو اوسکو اوٹھا لیتے (اور کاندھے پر بٹھا لیتے)

مُبَادَرَةُ الْإِمَامِ

امام سے آگے رکوع یا سجدہ کرنا یا امام سے پہلے
رکوع اور سجدے سے سر اوٹھا لینا کیسا ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا يَخْشَى الَّذِي
يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کیا ڈرتا نہیں وہ شخص جو اپنا سر امام سے پہلے اوٹھا لیتا ہے کہ اللہ اوسکا سر گدھے کا سر کر دیوے عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّهُمْ
كَانُوا إِذَا صَلَّوْا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامُوا قِيَامًا حَتَّى
يَرَوْهُ سَاجِدًا ثُمَّ سَجَدُوا ترجمہ براء سے روایت ہے صحابہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو جب آپ
رکوع سے اپنا سر اوٹھاتے تو وہ سیدھے کھڑے رہتے جب دیکھتے کہ آپ سجدے میں جا چکے اوس وقت سجدہ کرتے عَنْ حِطَّانَ بْنِ
عَبْدِ اللهِ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسَى فَلَمَّا كَانَ فِي الْقَعْدَةِ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ أُقِرَّتِ الصَّلَوٰةُ
بِالْبِرِّ وَالزَّكَوٰةِ فَلَمَّا سَلَّمَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ
قَالَ يَا حِطَّانُ لَعَلَّكَ قُلْتَهَا قَالَ لَا وَقَدْ خَشِيتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُنَا صَلَوٰتَنَا وَسُنَّتَنَا فَقَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ غَيْرِ
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللهُ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَقَالَ
سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللهُ لَكُمْ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا رَفَعَ
فَارْفَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ ترجمہ
حطان بن عبداللہ سے روایت ہے ابو موسی اشعری نے نماز پڑہائی جب بیٹھے (نماز میں) تو ایک شخص آیا اور بولا قائم کی گئی
نماز نیکی اور پاکی سے جب ابو موسی نے سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف مخاطب ہوئے اور بولے کس نے تم میں سے یہ بات کہی تھی سب
لوگ چپ ہو رہے انہوں نے کہا اے حطان شاید تم نے یہ بات کہی انہوں نے کہا نہیں مجھے ڈر ہے کہیں تم غصے ہو مجھ پر ابو موسی نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز اور اوسکے طریقے سکھلاتے تھے آپ نے فرمایا امام اس لئے ہے کہ اوسکی اطاعت پیروی کیجاوے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ اوسکی دعا قبول کریگا پھر جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سر اوٹھاوے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم
ربنا لک الحمد کہو اللہ سنیگا تمہارے کہنے کو اور جب سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور جب سر اوٹھاوے تم بھی سر اوٹھاؤ کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور سر اوٹھاتا ہے (اور تمہارا اٹھانا
رکن ادا کرنے میں اوسکے بعد ہوگا) یہ برابر ہو گیا (دیر کی کسر اودہر نکل جاویگی)

خُرُوجُ الرَّجُلِ مِنْ صَلَوٰةِ الْإِمَامِ

وَفَرَاغُهُ مِنْ صَلَوٰتِهِ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ایک شخص امام کے ساتھ سے نماز توڑ کر الگ نماز پڑہے عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ

رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى خَلْفَ مُعَاذٍ فَطَوَّلَ بِهِمْ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَمَّا قَضٰى مُعَاذُ نِ الصَّلٰوةَ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ فُلَانًا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُعَاذٌ لَئِنْ اَصْبَحْتُ لَاَذْكُرَنَّ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى مُعَاذٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِيْ صَنَعْتَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلْتُ عَلٰى نَاضِحِيْ مِنَ النَّهَارِ فَجِئْتُ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ مَعَهٗ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَاَ سُوْرَةَ كَذَا وَكَذَا فَطَوَّلَ فَانْصَرَفْتُ فَصَلَّيْتُ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ

ترجمہ جابر سے روایت ہے ایک شخص انصار میں سے آیا اور نماز کھڑی تھی مسجد میں گیا اور معاذ بن جبل کے پیچھے جماعت میں شریک ہوا معاذ نے لمبا کیا رکعت کو (یعنی لمبی سورت پڑھنا شروع کی) اوس شخص نے نماز توڑ کر ایک کونے میں جاکر الگ نماز پڑھی پھر چلا گیا جب معاذ نماز سے فارغ ہوچکے تو لوگوں نے آکر بیان کیا کہ فلان شخص نے ایسا کیا معاذ نے کہا صبح ہو تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور بیان کرونگا معاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ سے سب حال بیان کیا آپ نے اوس شخص کو بلا بھیجا اور پوچھا کہ یہ تو نے کیا کیا اور کیوں کیا اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ساری دن پانی کھینچا پھر آیا تو نماز ہو رہی تھی میں مسجد میں گیا اور جماعت میں انکے ساتھ شریک ہوا انہوں نے فلان فلان سورت پڑھنا شروع کی اور بہت طول کیا میں نے نماز توڑ کر ایک کونے میں الگ نماز پڑھ لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا اے معاذ کیا تو لوگوں کو تکلیف دینے والا ہے اے معاذ کیا تو تکلیف دینے والا ہے اے معاذ کیا تو تکلیف دینے والا ہے **ف** یعنی لوگوں کو پریشان کرتا ہے کہ وہ مجبور ہوکر نماز اور روزہ چھوڑ دیویں جہانتک ہوسکے وہیں تک تکلیف اوٹھانیکا حکم ہے جو امر ہماری قوت سے باہر ہے اللہ نے اوسکی تکلیف نہیں دی

الْاِئْتِمَامُ بِالْاِمَامِ يُصَلِّيْ قَاعِدًا

امام اگر بیٹھکر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھکر پڑھیں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے آپ گر پڑے تو داہنا حصہ بدن کا چھل گیا اسوجہ سے آپنے ایک نماز بیٹھکر پڑھی ہم لوگوں نے بھی آپکے پیچھے بیٹھکر نماز پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اسلیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب وہ کھڑے ہوکر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہوکر پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھکر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھکر نماز پڑھو **ف** بعض علماء

کا عمل اسی پر ہی لیکن اکثر علماء کے نزدیک اگر امام کو کچھ عذر ہو اور وہ بیٹھ کر نماز پڑہے تو مقتدی کھڑے ہو کر پڑہیں اور دلیل
اسکی یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں بیٹھ کر نماز پڑہی اور صحابہ نے آپکے پیچھے کھڑے ہو کر پڑہی آپ نے ان کو
بیٹھنے کا حکم نہیں دیا عن عائشة قالت لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء بلال يؤذنه
بالصلوة فقال مروا ابا بكر فليصل بالناس قالت قلت يا رسول الله ان ابا بكر رجل اسيف وانه
متى يقوم في مقامك لا يسمع الناس فلو امرت عمر فقال مروا ابا بكر فليصل بالناس فقلت
لحفصة قولي له فقالت له فقال انكن لانتن صواحبات يوسف مروا ابا بكر فليصل بالناس قالت
فامروا ابا بكر فلما دخل في الصلوة وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم من نفسه خفة قالت
فقام يهادى بين رجلين ورجلاه تخطان في الارض فلما دخل المسجد سمع ابو بكر حسه فذهب
ليتاخر فاومى اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان قم كما انت قالت فجاء رسول الله صلى
الله عليه وسلم حتى قام عن يسار ابي بكر جالسا فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي
بالناس جالسا وابو بكر قائما يقتدي ابو بكر برسول الله صلى الله عليه وسلم والناس يقتدون
بصلوة ابي بكر ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت بیمار ہوئے تو بلال آئے
آپ کو نماز کی خبر دینے کو آپنے فرمایا حکم کرو ابوبکر کو نماز پڑہانے کا میں نے کہا یا رسول اللہ ابوبکر نرم دل ہیں وہ جب آپ کے
جگہ کھڑے ہونگے (اور آپ کو یاد کرینگے) تو لوگوں کو ان کی آواز نہ سنائی دیگی (یعنی قرآن پڑہنے کی بوجہ گریہ و زاری کے) کاش
آپ عمر کو حکم کرتے آپنے فرمایا حکم کرو ابوبکر کو وہ نماز پڑہاویں میں نے حفصہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو آپنے
فرمایا تم تو یوسف کی ساتھیاں ہو (کہ اپنا ہی کہی جاتی ہو دوسرے کی نہیں سنتی) حکم کرو ابوبکر کو وہ نماز پڑہاویں آخر لوگوں نے
ابوبکر سے کہا نماز پڑہانے کو جب انہوں نے نماز شروع کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طبیعت کو ذرا ہلکا پایا (یعنی مرض
کی شدت کم دیکھی) آپ کھڑے ہوئے اور دو شخصوں پر تکیہ لگا کر چلے اور آپکے پاؤں گھسٹتے تھے زمین پر (بوجہ ناطاقتی کے) جب
آپ مسجد میں آئے ابوبکر نے آپ کی آہٹ پاکر پیچھے ہٹنے کا قصد کیا آپنے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لائے اور ابوبکر کے بائیں جانب بیٹھ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز بیٹھ کر پڑہتے تھے اور ابوبکر کھڑے کھڑے
آپکی پیروی کرتے تھے اور لوگ سب ابوبکر کی پیروی کرتے تھے عن عبيد الله بن عبد الله قال دخلت على عائشة
فقلت الا تحدثيني عن مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت لما ثقل رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال اصلى الناس قلنا لا وهم ينتظرونك يا رسول الله فقال ضعوا لي ماء في المخضب ففعل
فاغتسل ثم ذهب لينوء فاغمي عليه ثم افاق فقال اصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله
فقال ضعوا لي ماء في المخضب ففعلنا فاغتسل ثم ذهب لينوء ثم اغمي عليه ثم قال في الثالثة

مِثْلَ قَوْلِهِ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ

فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ صَلِّ بِالنَّاسِ فَجَاءَهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا رَقِيْقًا فَقَالَ يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ

فَقَالَ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ

مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَجَاءَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ

لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ وَاَمَرَهُمَا فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِهِ

فَجَعَلَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُصَلِّيْ قَاعِدًا فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ فَحَدَّثْتُهُ فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ

كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ رض **ترجمہ** عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے میں حضرت عائشہؓ پاس گیا
اور اون سے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا حال مجھ سے بیان نہیں کرتیں اونہوں نے کہا جب آپ پر بیماری
کی شدت ہوئی تو آپنے پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے کہا نہیں وہ آپکا انتظار کر رہے ہیں آپنے فرمایا اچھا میرے لیے پانی
رکھو طشت میں پانی رکھا آپ نے غسل کیا پھر اوٹھنے لگے تو بیہوش ہوگئے پھر ہوش میں آئے تو پوچھا لوگ نماز پڑھ چکے ہم نے کہا نہیں
وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپنے فرمایا اچھا میرے لیے پانی رکھو طشت میں پانی رکھا آپ نے غسل کیا پھر ارادہ کیا اوٹھنے کا تو بیہوش
ہوگئے پھر تیسری بار ایسا ہی فرمایا اور لوگ جمع تھے مسجد میں آپکا انتظار کر رہے تھے عشا کی نماز کے لیے آخر آپنے ابوبکرؓ کو
کہلا بھیجا تم نماز پڑہا دو جب اون کے پاس پیام لانے والا آیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو حکم کرتے ہیں نماز پڑھانیکا
وہ نرم دل آدمی تھے انہوں نے کہا اے عمر تم نماز پڑہا دو عمر نے کہا تم زیادہ حقدار ہو امامت کے پھر اون دنوں ابوبکر نماز پڑہایا کیے
ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض میں ذرا تخفیف دیکھی تو آپ باہر تشریف لائے دو آدمیوں پر ٹیکا دیے ہوئے ایک
اون میں سے عباس تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور دوسرے علی بن ابی طالبؓ تھے لیکن حضرت عائشہ نے اونکا
نام نہیں لیا جب ابوبکر نے آپکو دیکھا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ نہیں پیچھے ہٹو اور اون
دونوں آدمیوں کو جنپر ٹیکا لگائے ہوئے تھے حکم کیا انہوں نے آپ کو بٹھا دیا ابوبکر کے پہلو میں ابوبکر کھڑے کھڑے نماز پڑھتے رہے اور لوگ
اون ہی کی پیروی کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھکر نماز پڑھ رہے تھے۔ عبید اللہ نے کہا میں یہ حدیث سنکر
عبد اللہ بن عباس پاس گیا اور اون سے کہا میں تجھسے بیان کروں جو حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا
حال بیان کیا ہے انہوں نے کہا ہاں میں نے سب بیان کیا انہوں نے کسی بات میں انکار نہیں کیا مگر اتنا کہا کہ کیا نام لیا حضرت عائشہؓ نے
دوسرے شخص کا جو عباس کے ساتھ تھے میں نے کہا نہیں ابن عباس نے کہا وہ حضرت علیؓ تھے **اختلاف** بنیۃ الامام ف

ائتمام اگر امام و مقتدی کی نیت مین اختلاف ہو عن جابر بن عبد اللہ یقول کان معاذ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یرجع الی قومہ یؤمہم فاخر ذات لیلۃ الصلوۃ وصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم رجع الی قومہ فقرأ سورۃ البقرۃ فلما سمع رجل من القوم تأخر فصلی ثم خرج فقالوا نافقت یا فلان فقال واللہ ما نافقت ولآتین النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان معاذا یصلی معک ثم یاتینا فیؤمنا وانک اخرت الصلوۃ البارحۃ فصلی معک ثم رجع فامنا فاستفتح بسورۃ البقرۃ فلما سمعت ذلک تأخرت فصلیت انما نحن اصحاب نواضح نعمل بایدینا فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ افتان انت اقرأ بسورۃ کذا وکذا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے معاذ بن جبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے پھر اپنی قوم مین جاتے اور نماز پڑھاتے ایک روز نماز مین دیر ہوئی تو معاذ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پھر اپنی قوم مین گئے اور امامت کی اور سورہ بقرہ شروع کی ایک شخص نے مقتدیون مین سے جب یہ دیکھا تو صف سے نکل کر الگ نماز پڑھی اور چلا گیا لوگون نے کہا تو منافق ہو گیا اوس نے کہا قسم خدا کی مین منافق نہین ہوا اور البتہ مین ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤنگا اور آپ سے کہونگا پھر وہ رسول اللہ صلعم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ معاذ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ہین پھر یہان سے نماز پڑھ کر ہم لوگون پاس آتے ہین اور امامت کرتے ہین تو کل رات کو خود نماز مین دیر کی تھی معاذ آپکے ساتھ نماز پڑھ کر ہمارے یہان آئے اور امامت کی اور سورہ بقرہ شروع کی جب مین نے یہ سنا تو مین پیچھے نکل گیا اور نماز پڑھ لی (یعنی الگ پڑھ لی) ہم لوگ تو پانی بھرنے والے ہین (سارے دن) اپنے ہاتھ سے محنت کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ تو فتنہ کریگا (یعنی فساد پھیلادیگا) ایسی ایسی سورتین پڑھ کر (سبح اسم ربک اور والشمس وغیرہ) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر امام و مقتدی کی نیت مین اختلاف ہو تو مقتدی کی نماز ہو جاویگی اس لیے کہ معاذ نماز پڑھ کر امامت کرتے تھے تو وہ نفل کی نیت کرتے تھے اور مقتدی فرض کی نیت کرتے تھے اور بعض علما کے نزدیک فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست نہین ہے

عن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی صلوۃ الخوف فصلی بالذین خلفہ رکعتین وبالذین جاؤا رکعتین فکانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعا ولہؤلاء رکعتین رکعتین ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی تو جو لوگ آپکے پیچھے تھے اون کے ساتھ دو رکعتین پڑھین پھر وہ چلے گئے اور جو لوگ اونکی جگہہ آئے اون کے ساتھ دو رکعتین پڑھین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتین ہوئین اور اون لوگون کی دو دو رکعتین

فضل الجماعۃ جماعت کے فضیلت کا بیان

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ الجماعۃ تفضل علی صلوۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز

اکیلی نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِکُمْ وَحْدَهٗ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ جُزْءًا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس حصے زیادہ فضیلت رکھتی ہے عَنْ

عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَزِیْدُ عَلٰی صَلٰوةِ الْفَذِّ خَمْسًا وَّ

عِشْرِیْنَ دَرَجَةً ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے

نماز پڑھنے سے پچیس حصے زیادہ فضیلت رکھتی ہے **اَلْجَمَاعَةُ اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَةً** جب تین آدمی ہوں تو جماعت

کریں عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْیَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ

وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ ترجمہ ابوسعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی ہوں

تو ایک اون میں سے امامت کرے اور زیادہ حقدار امامت کا وہ شخص ہے جو قرآن کو خوب پڑھا ہو **اَلْجَمَاعَةُ**

اِذَا کَانُوْا ثَلٰثَةً رَجُلٌ وَّصَبِیٌّ وَّامْرَاَةٌ جب تین آدمی ہوں ایک مرد اور ایک لڑکا اور ایک عورت تو جماعت کریں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّیْتُ اِلٰی جَنْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّیْ مَعَنَا وَاَنَا

اِلٰی جَنْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُصَلِّیْ مَعَهٗ ترجمہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے پہلو میں نماز پڑھی اور ہمارے پیچھے حضرت عائشہؓ تھیں وہ بھی ہمارے ساتھ نماز میں شریک تھیں (اوس زمانے میں

ابن عباس لڑکے تھے) **اَلْجَمَاعَةُ اِذَا کَانُوْا اثْنَیْنِ** جب دو آدمی ہوں تو جماعت کریں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَنْ یَّسَارِهٖ فَاَخَذَنِیْ بِیَدِهِ الْیُسْرٰی فَاَقَامَنِیْ عَنْ

یَّمِیْنِهٖ ترجمہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو میں آپ کے بائیں طرف

کھڑا ہوا آپ نے بائیں ہاتھ سے مجھے پکڑ کے داہنی طرف کھڑا کر لیا عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ یَقُوْلُ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَالَ اَشَاهِدٌ فُلَانٌ الصَّلٰوةَ قَالُوْا لَا قَالَ فَفُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ

اِنَّ هَاتَیْنِ الصَّلٰوتَیْنِ مِنْ اَثْقَلِ الصَّلٰوةِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

وَالصَّفُّ الْاَوَّلُ عَلٰی مِثْلِ صَفِّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ فَضِیْلَتَهٗ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ

مَعَ الرَّجُلِ اَزْکٰی مِنْ صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلَیْنِ اَزْکٰی مِنْ صَلٰوتِهٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا کَانُوْا

اَکْثَرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ابی بن کعبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فجر

کی نماز پڑھی پھر فرمایا کیا فلاں شخص حاضر تھا جماعت میں لوگوں نے کہا نہیں آپ نے پوچھا اور فلاں شخص لوگوں نے کہا نہیں

آپ نے فرمایا یہ دونوں نمازیں (فجر اور عشا) بہت بھاری ہوتی ہیں منافقوں پر اور اگر جانیں جو ان میں فضیلت ہے تو چوتڑ پر

گھسٹتے ہوئے اوس میں پہلی صف گویا فرشتوں کی صف ہے اگر تم اوسکی بزرگی جانو تو جلدی کرو پہلی صف میں شریک ہونے کی (اور

نماز پڑہنا ایک شخص کا دوسری شخص کے ساتھہ ملکر جماعت سی بہتر ہی اکیلے نماز پڑہنے سے اور دو شخصون کے ساتھہ ملکر پڑہنا بہتر ہی ایک شخص کے ساتھہ ملکر پڑہنی سی اسی طرح جتنی جماعت زیادہ ہو اللہ کو زیادہ پسند ہی **الجماعۃ للنافلۃ** نفل کے لیے جماعت کرنیکا بیان **عن** عتبان بن مالك انه قال یا رسول اللہ ان السیول لتحول بینی وبین مسجد قومی فاحب ان تاتینی فتصلی فی مکان من بیتی اتخذہ مسجدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنفعل فلما دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال این ترید فاشرت الی ناحیۃ من البیت فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصففنا خلفہ فصلی بنا رکعتین **ترجمہ** عتبان بن مالک سی روایت ہی انہون نے کہا یا رسول اللہ میری گہر سی مسجد تک ندیان ہین (جو برسات مین بہتی ہین) مین چاہتا ہون آپ میری گہر تشریف لی چلیں اور ایک جگہہ نماز پڑہ دیجیو تو مین اوس جگہہ مسجد بنالون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر ہم چلینگی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو پوچہا کہان تم کو منظور ہی مین نے کہا اس جگہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوے اور ہم لوگون نے آپکے پیچہے صف باندہی پہر آپ نے دو رکعتین پڑہین (نفل جماعت سی) **الجماعۃ للفائت من الصلوۃ** جو نماز قضا ہو جاوی اوسکے لیے جماعت کرنیکا بیان **عن** انس قال اقبل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوجہہ حین قام الی الصلوۃ قبل ان یکبر فقال اقیموا صفوفکم وتراصوا فانی اراکم من وراء ظہری **ترجمہ** انس سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوے جب نماز کو کہڑے ہونے لگے اللہ اکبر کہنے سی پہلے اور فرمایا درست کرو اپنی صفوں کو اور ملکر کہڑے ہو کیونکہ مین تمکو پیٹہ کے پیچہے سے دیکہتا ہون (جیسا سامنے سی دیکہتا ہون یہ خاصہ تہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا) **عن** ابی قتادۃ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال بعض القوم لو عرست بنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فانی اخاف ان تناموا عن الصلوۃ قال بلال انا احفظکم فاضطجعوا فناموا واسند بلال ظہرہ الی راحلتہ فاستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد طلع حاجب الشمس فقال یا بلال این ما قلت قال ما القیت علی نومۃ مثلہا قط فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل قبض ارواحکم حین شاء فردہا حین شاء قم یا بلال فاذن الناس بالصلوۃ فقام بلال فاذن فتوضؤا یعنی حین ارتفعت الشمس ثم قام فصلی بہم **ترجمہ** ابو قتادہ سی روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے تو بعض لوگون نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ ہمکو سونیدیں (کیونکہ چلتے چلتے سب لوگ تہک گئی تہے) آپ نے فرمایا مین ڈرتا ہون کہین تم سو جاؤ اور نماز جاتی رہی بلال نے کہا مین اسکا بندوبست کرونگا لوگ لیٹے اور سو رہی بلال نے اپنی پیٹہ اونٹہ سی لگالی (وہ بھی سو گئے) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے جب آفتاب کا ایک کنارہ نکل آیا اور بلال سی فرمایا تم نے کیا کہا تہا کہ مین بندوبست کرونگا بلال نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسی نیند مجہکو کبہی نہین آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ نے تمہاری

رہین قبض کرلین پھر جب اوسکو منظور ہوا تو پھیرین اونہون نے بلال اور اذان دو نماز کی بلال کھڑے ہوئے اور اذان دی پھر سب لوگون نے وضو کیا اوس وقت آفتاب بلند ہو گیا تھا بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائے

اَلتَّشْدِیْدُ فِیْ تَرْکِ الْجَمَاعَةِ جماعت مین نہ آنا کیسا ہے

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ ثَلٰثَةٍ فِیْ قَرْیَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِیْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطَانُ فَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا یَاْکُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِیَةَ. قَالَ السَّائِبُ یَعْنِیْ بِالْجَمَاعَةِ الْجَمَاعَةَ فِی الصَّلٰوةِ

ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تین آدمی کسی بستی یا جنگل مین ہون اور وہ جماعت نہ کرین نماز کی تو سمجھو کہ شیطان ان پر غالب آگیا اور لازم کر لو اپنے اوپر جماعت کو اسلیے کہ بھیڑیا اوس بکری کو کہاتا ہے جو گلے سے الگ ہو سائب نے کہا مراد جماعت سے نماز کی جماعت ہے

اَلتَّشْدِیْدُ فِی التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ جماعت مین شریک نہونا کیسا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَیُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَیُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ یَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ یَجِدُ عَظْمًا سَمِیْنًا اَوْ مِرْمَاتَیْنِ حَسَنَتَیْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے قبضے مین میری جان ہے مین نے قصد کیا کہ حکم کرون لکڑیان جلانے کا پھر حکم کرون نماز کے لیے اذان ہو کا اور ایک شخص کو حکم کرون وہ نماز پڑھا دے اور مین جاؤن اون لوگون کے گھر پر جو جماعت مین نہین آتے پھر جلا دون اونکے گھرون کو قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اگر تم مین سے کسی کو معلوم ہو کہ مسجد مین ایک موٹی گوشت کی ہڈی یا دو عمدہ کھر ملین گے تو عشا کی جماعت مین آوے

اَلْمُحَافَظَةُ عَلَی الصَّلَوَاتِ حَیْثُ یُنَادٰی بِهِنَّ جہان اذان ہوتی ہے جماعت مین شریک ہونا ضروری ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَلْقَی اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَدًا مُسْلِمًا فَلْیُحَافِظْ عَلٰی هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَیْثُ یُنَادٰی بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ شَرَعَ لِنَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدٰی وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰی وَاِنِّیْ لَا اَحْسَبُ مِنْکُمْ اَحَدًا اِلَّا لَهٗ مَسْجِدٌ یُصَلِّیْ فِیْهِ فِیْ بَیْتِهٖ فَلَوْ صَلَّیْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَتَرَکْتُمْ مَسَاجِدَکُمْ لَتَرَکْتُمْ سُنَّةَ نَبِیِّکُمْ وَلَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّةَ نَبِیِّکُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یَتَوَضَّاُ فَیُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ یَمْشِیْ اِلَی الصَّلٰوةِ اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ بِکُلِّ خُطْوَةٍ یَخْطُوْهَا حَسَنَةً اَوْ یَرْفَعُ لَهٗ بِهَا دَرَجَةً اَوْ یُکَفِّرُ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةً وَلَقَدْ رَاَیْتُنَا نُقَارِبُ بَیْنَ الْخُطَا وَلَقَدْ رَاَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمٌ نِفَاقُهٗ وَلَقَدْ رَاَیْتُ الرَّجُلَ یُهَادٰی بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ حَتّٰی یُقَامَ فِی الصَّفِّ

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے اونہون نے کہا جس شخص کو قیامت کے روز اللہ سے ملنا مسلمان ہو کر منظور ہو تو وہ ان پانچون نمازون کی محافظت کرے جہان اذان ہوتی ہو (یعنی اذان سنکر جماعت مین آوے) اس لیے کہ اللہ

جل جلالہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدایت کی راہیں بتائے اونہی رستون مین سے ایک نماز بھی ہے مین سمجھتا ہون تم مین سے کوئی ایسا نہوگا جسکی ایک مسجد اوسکے گہر مین نہو جہان وہ نماز پڑہتا ہے پس اگر تم نماز پڑہا کرو گے اپنے گہرون مین اور مسجدون کو چھوڑ دوگے تو تم چھوڑ دوگے اپنے پیغمبر کے طریقے کو اور جب چھوڑ دیا تم نے اپنے پیغمبر کے طریقے کو تو تم گمراہ ہوگئے اور جو بندہ مسلمان اچھے طرح وضو کرتی پھر نماز کے لیے (گہر سے) چلے تو اسد تعالی اوسکو لیے قدم پر ایک نیکی لکہیگا یا ایک درجہ اوسکا بلند کریگا یا ایک گناہ اوسکا معاف کردیگا اور تم دیکھتے ہو کہ ہم (جب نماز کو جاتے ہین) ہونچے چھوٹے قدم رکہتے ہین (تاکہ نیکیان زیادہ ہون) اور تم دیکھتے ہو کہ جماعت مین وہی شریک نہین ہوتا ہے کہ کہلم کہلا نفاق رکہتا ہو اور مین نے دیکھا ہے کہ (رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے زمانے مین) ایک شخصکو دو آدمی سنبہالکر لاتے یہانتک کہ وہ صف مین کہڑا کردیا جاتا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَآءَ اَعْمٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ لَیْسَ لِیْ قَائِدٌ یَقُوْدُنِیْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَسَاَلَهٗ اَنْ یُّرَخِّصَ لَهٗ اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ بَیْتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاهُ قَالَ لَهٗ اَتَسْمَعُ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک اندہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یارسول اسد میرا کوئی لانیوالا نہین ہے جو مسجد تک پہونچا دے تو اجازت دیجیے مجھکو گہر مین نماز پڑہنے کی آپ نے اجازت دی جب وہ پیٹہ پہیر کر چلا آپ نے پہر اوسکو بلایا اور فرمایا تجہکو اذان کی آواز آتی ہے اندہے نے کہا ہان آپنے فرمایا پہر قبول کر (مؤذن کی دعوت کو جب وہ کہتا ہے حی علی الصلوۃ اور نماز کے لیے) **عَنْ** اِبْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَدِیْنَةَ کَثِیْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَیَّ هَلًا وَلَمْ یُرَخِّصْ لَهٗ **ترجمہ** ابن ام مکتوم سے روایت ہے انہون نے کہا یارسول اسد مدینہ مین کیڑے اور درندے بہت ہین تو مجھے اجازت دیجیے گہر مین نماز پڑہنے کی آپنے فرمایا تو حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح سنتا ہے انہون نے کہا ہان سنتا ہون آپنے فرمایا پہر حاضر ہو اور نہین اجازت دی انکو جماعت چھوڑنے کی **اَلْعُذْرُ فِیْ تَرْکِ الْجَمَاعَةِ** جماعت کا چھوڑنا عذر سے درست ہے **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَرْقَمَ کَانَ یَؤُمُّ اَصْحَابَهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ یَوْمًا فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمُ الْغَائِطَ فَلْیَبْدَاْ بِهٖ قَبْلَ الصَّلٰوةِ **ترجمہ** عروہ بن زبیر سے روایت ہے عبد اسد بن ارقم اپنے لوگون کی امامت کیا کرتی تھی ایک بار نماز کا وقت آیا تو وہ حاجت کو گئی پھر لوٹ کر آئے اور فرمایا مین نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سنا ہے آپ فرماتی تھے جب تم مین کسی کو پاخانے کی حاجت ہو تو نماز سے پہلے پہر لیوے (اگرچہ جماعت فوت ہونے کا ڈر ہو) **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَآءُ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَآءِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کا کہانا سامنے آوے اور ہر نماز کہڑی ہو (یعنی عشا کی) تو پہلے کہانا کہالو **عَنْ** اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحُنَیْنٍ فَاَصَابَنَا

مَطَرٌ فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ ترجمہ ابو الملیح سے روایت ہے انہون نے اپنے باپ سے سنا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے حنین مین وہان پانی برسنے لگا تو آپ کے موذن نے پکارا نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین

حَدُّ اِدْرَاكِ الْجَمَاعَةِ جماعت کا ثواب بغیر جماعت کے کب ملتا ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ حَضَرَهَا وَلَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کے قصد سے نکلا جب مسجد مین گیا دیکھا لوگ نماز پڑھ چکے تو اوسکو اتنا ہی ثواب ہوگا جتنا اوس شخص کو ہوا ہے جو جماعت مین شریک تھا اور جماعت والون کا ثواب کچھہ کم نہ ہوگا

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ لِلصَّلٰوةِ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ اَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ اَوْ فِي الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ ترجمہ عثمان بن عفان سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص نماز کے لیے پورا وضو کرے (موافق سنت کے) پھر فرض نماز کو (مسجد مین جاوے) اور لوگون کے ساتھہ نماز پڑھے یا جماعت سے پڑھے یا مسجد مین پڑھے (یعنی پہلی جماعت مین شریک ہو یا دوسری جماعت مین یا اکیلے پڑھے بہر حال) اللہ اوسکے گناہون کو بخشدیگا

اِعَادَةُ الصَّلٰوةِ مَعَ الْجَمَاعَةِ بَعْدَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ لِنَفْسِهٖ اگر کوئی شخص اکیلے نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت ہو تو جماعت مین دوبارہ پڑھ لیوے

عَنْ مِحْجَنٍ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِيْ مَجْلِسِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ اَهْلِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ ترجمہ محجن سے روایت ہے وہ ایک مجلس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ بیٹھے ہوئے تھے اتنے مین نماز کی اذان ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھے پھر نماز پڑھ کر آئے دیکھا تو محجن وہین بیٹھے ہین آپ نے فرمایا تم نے نماز کیون نہین پڑھی کیا تم مسلمان نہین ہو انہون نے کہا کیون نہین مین مسلمان ہون لیکن مین نماز پڑھ چکا تھا اپنے گھر مین آپ نے فرمایا جب تم آؤ تو لوگون کے ساتھہ نماز مین شریک ہو جاؤ اگرچہ پڑھ چکے ہو

اِعَادَةُ الْفَجْرِ مَعَ الْجَمَاعَةِ لِمَنْ صَلّٰى وَحْدَهٗ جو شخص فجر کی نماز اکیلا پڑھ چکا ہو پھر جماعت ہو تو دوبارہ پڑھ لیوے

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ الْعَامِرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ اِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهٗ قَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَاُتِيَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا قَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

إِنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ **ترجمہ** یزید بن اسود (عامری) سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا فجر کی نماز میں مسجد خیف میں (جو منا میں ہے) جب آپ نماز پڑھ چکے دیکھا تو دو شخص پیچھے بیٹھے ہیں انہوں نے نماز نہیں پڑھی آپ نے فرمایا ان دونوں شخصوں کو میرے پاس لاؤ لوگ اونکو لیکر آئے اور اون کی گردنیں رگیں پھڑک رہیں (ڈر کے مارے) آپ نے فرمایا تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنی جگہ پڑھ چکے تھے آپ نے فرمایا ایسا مت کیا کرو جب تم اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو پھر اوس مسجد میں آؤ جہاں جماعت ہوتی ہے تو دوبارہ پڑھ لو وہ نفل ہو جاوے گی

إِعَادَتُهَا الصَّلٰوةَ بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا مَعَ الْجَمَاعَةِ

اگر فضیلت کا وقت گزرنے کے بعد جماعت ہو تب بھی دوبارہ شریک ہو جاوے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ فَخِذِي كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ مَا تَأْمُرُ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ فَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میری ران پر ہاتھ مارا تم کیا کرو گے جب ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز میں دیر کرینگے اوسکے وقت سے (یعنے مکروہ وقت میں پڑھینگے) میں نے کہا آپ کیا حکم فرماتے ہیں (ایسے وقت میں) آپنے فرمایا وقت پر نماز پڑھ لے پھر اپنے کام کو جا اگر تو مسجد میں ہو اور جماعت تیرے سامنے کھڑی ہو تو شریک ہو جا۔

سُقُوطُ الصَّلٰوةِ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ فِي الْمَسْجِدِ

جو شخص امام کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو اوسکو دوسری جماعت میں شریک ہونا ضرور نہیں ہے عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُونَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا عَلَى الْبَلَاطِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا لَكَ لَا تُصَلِّي قَالَ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُعَادُ الصَّلٰوةُ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ **ترجمہ** سلیمان سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر کو بلاط (ایک جگہ کا نام ہے مدینہ منورہ میں) پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے میں نے کہا اے ابا عبدالرحمن تم کیوں نہیں نماز پڑھتے انہوں نے کہا میں پڑھ چکا اور میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ایک نماز کو دن میں دوبار نہیں پڑھنا چاہیے (یعنی جب جماعت سے امام کے ساتھ نماز پڑھ لی اب پھر اوسکو پڑھنا ضرور نہیں ہے)

السَّعْيُ إِلَى الصَّلٰوةِ

نماز کو کس طرح جانا چاہیے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم نماز کو آؤ تو دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ معمولی چال سے آؤ اور اطمینان رکھو جتنی نماز تمکو جماعت سے ملے اوتنی جماعت سے پڑھو اور جس قدر نہ ملے اوسکو (سلام کے بعد) پڑھ لو

الْإِسْرَاعُ إِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ غَيْرِ سَعْيٍ

نماز کے لیے جلدی چلنا بغیر دوڑے عن ابی رافع قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی العصر
ذهب الی بنی عبد الاشهل فیتحدث عندهم حتی ینحدر للمغرب قال ابو رافع فبینا النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یسرع الی المغرب مررنا بالبقیع فقال اف لک اف لک قال فکبر ذلک فی ذرعی فاستاخرت
وظننت انه یریدنی فقال ما لک امش فقلت احدثت حدثا قال ما ذاک قلت اففت بی قال
لا ولکن هذا فلان بعثته ساعیا علی بنی فلان فغل نمرة فدرع الآن مثلها من نار ترجمہ ابو رافع
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھ چکتے تو بنی عبد الاشہل کے لوگوں میں جاتے اور ان سے باتیں
کیا کرتے یہاں تک کہ مغرب کی نماز کے لیے لوٹتے ابو رافع نے کہا ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی جلدی مغرب کی نماز
کو جا رہے تھے اور ہم بقیع کے سامنے سے نکلے آپ نے فرمایا اف اف (یہ کلمہ زجر اور افسوس کا ہے زبان عرب میں جب کسی کو گھرکتے
یا جھڑکتے ہیں تو اف لک کہتے ہیں) میرے دل میں آپ کے اس فرمانے سے ایک خوف پیدا ہوا میں پیچھے ہٹ گیا اور سمجھا کہ آپ
نے مجھ ہی پر اف کیا آپ نے فرمایا کیا ہے آگے چلتا نہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا مجھ سے کوئی قصور ہوا آپ نے
فرمایا کیسے معلوم ہوا میں نے کہا کہ آپ نے مجھکو اف کہا آپ نے فرمایا میں نے تجھکو نہیں کہا میں نے اس شخص پر کہا جسکو میں نے
صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا اوس نے ایک کمبل چرا لی اب ویسی ہی کمبل اسکے لیے جہنم میں آگ کی بنائی گئی ہے التهجیر
الی الصلوة نماز کے لیے اول وقت نکلنا کیسا ہے عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما
مثل المهجر الی الصلوة کمثل الذی یهدی البدنة ثم الذی علی اثره کالذی یهدی البقرة
ثم الذی علی اثره کالذی یهدی الکبش ثم الذی علی اثره کالذی یهدی الدجاجة
ثم الذی علی اثره کالذی یهدی البیضة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص سب سے پہلے (مسجد میں) نماز کو آوے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک اونٹ قربانی کو بھیجا پھر جو اوسکے
بعد آوے وہ ایسا ہی جیسے کسی نے ایک بیل یا گائے کو قربانی کے لیے بھیجا پھر جو اوسکے بعد آوے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے ایک
مینڈھا بھیجا پھر جو اوس کے بعد آوے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے مرغی بھیجی پھر جو اوس کے بعد آوے وہ ایسا ہے جیسا کسی نے
ایک انڈا بھیجا ما یکره من الصلوة عند الاقامة جب جماعت کے لیے تکبیر ہو تو نفل یا سنت
پڑھنا منع ہے عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوة فلا
صلوة الا المکتوبة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فرض کی تکبیر ہو تو کوئی
نماز نہیں ہے سوا فرض کے (یعنی سنت اور نفل کچھ نہ پڑھنا چاہیے بلکہ فرض میں شریک ہونا چاہیے البتہ اگر تکبیر سے پہلے شروع
کر چکا ہو تو اوسکو تمام کر لیوے) عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت
الصلوة فلا صلوة الا المکتوبة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فرض نماز

کی تکبیر ہو تو کوئی نماز نہیں پڑہنا چاہیے سوا فرض کے عن ابن بحینة قال اقیمت صلوة الصبح فرأى رسول
اللہ صلی اللہ علیه وسلم رجلا یصلی والمؤذن یقیم فقال اتصلی الصبح اربعا ترجمہ عبد اللہ بن مالک سے
روایت ہے تکبیر ہوئی صبح کی نماز کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا نماز پڑھتے ہوئے اور مؤذن تکبیر کہہ رہا
تھا آپ نے فرمایا کیا تو فجر کی چار رکعتیں پڑھتا ہے **فیمن یصلی رکعتی الفجر والامام فی الصلوة** جو شخص فجر کے
سنتیں پڑھتا ہو اور امام فرض پڑھ رہا ہو عن عبد اللہ بن سرجس قال جاء رجل ورسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم فی صلوة الصبح فرکع الرکعتین ثم دخل فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم صلاته
قال یا فلان ایهما صلوتك التی صلیت معنا او التی صلیت لنفسك ترجمہ عبد اللہ بن سرجس سے
روایت ہے ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھا رہے تھے تو اوس نے دو رکعتیں (سنت کی) پڑھیں پھر فرض
میں شریک ہوا آپ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اے فلانے تیری نماز کون سی تھی وہ جو ہمارے ساتھ پڑھی یا وہ جو تو نے اکیلی
پڑھی (یعنی جب فرض ہو رہی تھی تو سنت پڑھنا درست نہ تھا اب تو نے فرض ہے پڑھی ہوگی پھر جو اکیلی پڑھی وہ فرض ہے یا
جو جماعت سے پڑھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب فرض کی جماعت کھڑی ہو تو کوئی سنت نہیں پڑھنا چاہیے اگرچہ فجر کی
سنت ہو) **المنفرد خلف الصف** جو کوئی صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھے عن انس قال اتانا رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم فی بیتنا فصلیت انا ویتیم لنا خلفه وصلت ام سلیم خلفنا ترجمہ انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے تو میں نے اور یتیم نے آپ کے پیچھے (صف باندھ کر) نماز پڑھی
اور ام سلیم نے ہمارے پیچھے پڑھی عن ابن عباس قال کانت امرأة تصلی خلف رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم حسناء من احسن الناس قال وکان بعض القوم یتقدم فی الصف الاول لئلا یراها
ویستاخر بعضهم حتی یکون فی الصف المؤخر فاذا رکع یعنی نظر من تحت ابطه فانزل اللہ عز وجل
ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستاخرین ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک نہایت
خوبصورت عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی تو بعضے لوگ اول صف میں چلے جاتے تاکہ وہ دکھلائی
نہ دیوے اور بعضے اخیر صف میں رہتے اور جب رکوع کرتے تو بغلوں میں سے اوسکو جھانکتے جب اللہ تعالے نے یہ آیت اوتاری۔
لقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستاخرین ہم خوب جانتے ہیں اون لوگوں کو جو آگے رہتے ہیں اور ہم خوب جانتے ہیں اون
لوگوں کو جو پیچھے رہتے ہیں **الرکوع دون الصف** صف میں ملنے سے پہلے رکوع کرنا عن ابی بکرة انه
دخل المسجد والنبی صلی اللہ علیه وسلم راکع فرکع دون الصف فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم
زادك اللہ حرصا ولا تعد ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے وہ مسجد میں آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تھے
انہوں نے صف میں ملنے سے پہلے رکوع کر لیا (جلدی کے مارے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تجھ کو زیادہ حرص دے نماز کی

جس میں یہ سنت ظہر ادا کیا کرتا عن ابی ہریرۃ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما ثم انصرف
فقال یا فلان الا تحسن صلوتک الا ینظر المصلی کیف یصلی لنفسہ فانی ابصر من ورائی
کما ابصر بین یدی ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر نماز سے فارغ
ہوکر فرمایا اے فلانے تو اپنی نماز کو درست نہیں کرتا کیا نمازی خود نہیں پہچان سکتا کیونکر نماز پڑھنا چاہیے (اور سے) پیچھے
کو اور میں پیچھے بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں جیسے سامنے دیکھتا ہوں

الصلوۃ بعد الظہر بعد ظہر کے کتنی سنتیں پڑھے

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی قبل الظہر رکعتین وبعدھا
رکعتین وکان یصلی بعد المغرب رکعتین فی بیتہ وبعد العشاء رکعتین وکان لا یصلی بعد
الجمعۃ حتی ینصرف فیصلی رکعتین ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے
پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور بعد ظہر کے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور بعد مغرب کے دو رکعتیں اپنے گھر میں اکثر پڑھتے تھے اور بعد عشا
کے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور بعد جمعہ کے کچھ نہیں پڑھتے تھے جب لوٹ کر آتے تو دو رکعتیں پڑھتے **ف** سنتوں کے باب مختلف
حدیثیں وارد ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ چار ظہر سے پہلے پڑھے اور چار بعد ظہر کے اور چار عصر سے پہلے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد
عشاء کے پڑھے

الصلوۃ قبل العصر عصر کی پہلی سنتوں کا بیان

عن عاصم بن ضمرۃ قال سألنا
علیا عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایکم یطیق ذلک قلنا ان لم نطقہ سمعنا
قال کان اذا کانت الشمس من ھھنا کھیئتھا من ھھنا عند العصر صلی رکعتین فاذا کانت من
ھھنا کھیئتھا من ھھنا عند الظہر صلی اربعا ویصلی قبل الظہر اربعا وبعدھا ثنتین ویصلی
قبل العصر اربعا ویفصل بین کل رکعتین بتسلیم علی الملائکۃ المقربین والنبیین ومن تبعھم
من المؤمنین والمسلمین ترجمہ عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے ہم نے حضرت علی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پوچھی
انہوں نے کہا تم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے ہم نے کہا خیر اگر طاقت نہ رکھیں تو سن تو لیں انہوں نے کہا جب آفتاب یہاں ہوتا
یعنی عصر کے وقت تو آپ دو رکعتیں پڑھتے اور جب یہاں آتا یعنی ظہر کے وقت تو چار رکعت پڑھتے اور ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے
اور بعد ظہر کے دو رکعتیں پڑھتے اور عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے لیکن دو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور سلام کی نیت
کرتے مقرب فرشتوں اور پیغمبروں پر اور جو ان کے پیرو ہیں مومنین اور مسلمین سے یعنی یوں فرماتے السلام علی الملائکۃ المقربین
والانبیاء والصالحین

عن عاصم بن ضمرۃ قال سألت علی بن ابی طالب عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی النھار قبل المکتوبۃ قال من یطیق ذلک ثم اخبرنا قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصلی حین تزیغ الشمس رکعتین وقبل نصف النھار اربع رکعات یجعل التسلیم فی آخرہ ترجمہ
عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے میں نے حضرت علی سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن کو فرض سے پہلے کتنی رکعتیں پڑھتے

تھی انہوں نے کہا کس کی طاقت ہے کہ ادتنی رکعتیں پڑھے پھر کہا کہ آپ جب آفتاب بلند ہوتا تو دو رکعتیں پڑھتے اور دو پھر سے پہلے چار رکعتیں

پڑھتے اخیر میں سلام پھیرتے بیچ دو دو رکعت کے بعد نہ پھیرتے

كتاب الافتتاح

نماز شروع کرنے کا بیان عن ابن عمر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا افتتح التكبير في الصلوة رفع يديه حين يكبر حتى يجعلهما حذو منكبيه وإذا كبر للركوع فعل مثل ذلك ثم قال سمع الله لمن حمده فعل مثل ذلك وقال ربنا ولك الحمد ولا يفعل ذلك حين يسجد ولا حين يرفع رأسه من السجود ترجمه عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ جب تکبیر کہتے نماز شروع کرنے کے تو دونوں ہاتھ اوٹھاتے تکبیر کے وقت یہاں تک کہ مونڈھوں کے برابر آجاتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے تب بھی ایسا ہی کرتے (یعنی دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک) پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ایسا ہی کرتے (یعنی دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک) اور ربنا لک الحمد کہتے پھر جب سجدے کو جاتے تو ہاتھ نہ اوٹھاتے اسی طرح جب سجدے سے سر اوٹھاتے تب بھی ہاتھ نہ اوٹھاتے

باب رفع اليدين قبل التكبير

جب تکبیر کہے تو پہلے ہاتھ اوٹھاوے عن ابن عمر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قام إلى الصلوة رفع يديه حتى تكونا حذو منكبيه ثم يكبر قال وكان يفعل ذلك حين يكبر للركوع ويفعل ذلك حين يرفع رأسه من الركوع ويقول سمع الله لمن حمده ولا يفعل ذلك في السجود ترجمه ابن عمر سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ جب کھڑے ہوتے نماز کی طرف اوٹھاتے دونوں ہاتھ یہاں تک کہ مونڈھوں کے برابر ہو جاتے پھر تکبیر کہتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے تب بھی ایسا ہی کرتے (یعنی دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک) اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ایسا ہی کرتے (یعنی مونڈھوں تک ہاتھ اوٹھاتے) اور جب سجدے میں جاتے نہ اوٹھاتے

رفع اليدين حذو منكبين

مونڈھوں تک ہاتھ اوٹھانا عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا افتتح الصلوة رفع يديه حذو منكبيه وإذا ركع وإذا رفع رأسه من الركوع رفعهما كذلك وقال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد وكان لا يفعل ذلك في السجود ترجمه عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو شروع کرتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اوٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اوٹھاتے تو دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک اور کہتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد پھر سجدوں میں ایسا نہ کرتے (یعنی ہاتھ نہ اوٹھاتے)

رفع اليدين حيال الأذنين

کانوں تک ہاتھ اوٹھانا عن وائل بن حجر قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما افتتح الصلوة كبر ورفع يديه حتى حاذتا أذنيه ثم يقرأ بفاتحة الكتاب فلما فرغ منها قال آمين يرفع بها صوته ترجمه وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے جب نماز شروع کی تو تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اوٹھائے کانوں تک پھر سورہ فاتحہ پڑھی جب اس سے فارغ ہوئے تو بلند آواز سے آمین کہی عن مالك بن الحويرث وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم

كَانَ إِذَا صَلَّى رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حِيَالَ أُذُنَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ
ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اوٹھاتے اور جب
رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اوٹھاتے اسی طرح جب رکوع سے سر اوٹھاتے **عَنْ** مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحِينَ رَكَعَ وَحِينَ رَفَعَ
رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتَّى حَاذَتَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکھا آپ نے جب نماز شروع کی تو دونوں ہاتھ اوٹھائے اور جب رکوع کیا تو دونوں ہاتھ اوٹھائے پھر جب رکوع سے سر
اوٹھایا تو دونوں ہاتھ اوٹھائے کانوں کی لو تک

بَابُ مَوْضِعِ الْإِبْهَامَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ جب ہاتھ اوٹھاوے تو انگوٹھوں کو کہاں تک لاوے

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ
حَتَّى تَكَادَ إِبْهَامَاهُ تُحَاذِي شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکھا آپ نے جب نماز شروع کی تو دونوں ہاتھ اوٹھائے یہاں تک کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کے لو تک پہونچے

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ مَدًّا دونوں ہاتھ بڑھا کر اوٹھانا

عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي
زُرَيْقٍ فَقَالَ ثَلَاثٌ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي
الصَّلٰوةِ مَدًّا وَيَسْكُتُ هُنَيْهَةً وَيُكَبِّرُ إِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ ترجمہ سعید بن سمعان سے روایت ہے ابوہریرہ
بنی زریق کی مسجد میں آئے اور کہا تین باتیں ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو کرتے تھے اور لوگوں نے اونکو چھوڑ
دیا ہے آپ دونوں ہاتھ اوٹھا کر نماز میں اوٹھاتے تھے پھر تھوڑی دیر چپ رہتے تھے اور جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور سجدے سے
سر اوٹھاتے وقت بھی تکبیر کہتے

بَابُ فَرْضِ التَّكْبِيرَةِ الْأُولٰى نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہنا فرض ہے جسکو تکبیر اولی اور تکبیر تحریمہ بھی کہتے ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى
ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ
ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى كَمَا صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ
الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا فَعَلِّمْنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ
مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ
سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف
لائے تھے ایک شخص آیا اور اوس نے نماز پڑھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سلام کیا آپ نے جواب دیا اور فرمایا جا
نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ گیا اور جیسے پہلے پڑھی تھی ویسی ہی پڑھ کر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سلام کیا

آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی ایسا ہی تین بار ہوا جب تو اوس شخص نے کہا قسم ہے اوسکی جسنے آپکو سچا پیغمبر کرکے بھیجا میں تو اس سے اچھی نماز نہیں جانتا آپ مجھکو سکھلا دیجیے آپنے فرمایا جب تو نماز کو کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہہ پھر جسقدر قرآن ہوسکے پڑھ پھر رکوع کر خاطر جمعی سے پھر سر اوٹھا اور سیدھا کھڑا ہو پھر سجدہ کر خاطر جمعی سے پھر سر اوٹھا اور خاطر جمعی سے بیٹھ پھر اسیطرح ساری نماز کو ادا کر

القول الذي يفتتح به الصلوٰة نماز کے شروع میں پڑھنے کا بیان

عن عبد الله بن عمر قال قام رجل خلف نبي الله صلى الله عليه وسلم فقال الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيلا فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم من صاحب الكلمات فقال رجل انا يا نبي الله فقال لقد ابتدرها اثنا عشر ملكا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہوا اوس نے کہا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا رسول اللہ نے پوچھا یہ کون بولا اوس شخص نے کہا میں نے یا رسول اللہ آپنے فرمایا اس کلمے پر بارہ فرشتے دوڑے ہر ایک چاہتا تھا کہ اسکو پہلے اللہ جل جلالہ کے پاس لیجاوے **عن** ابن عمر قال بينما نحن نصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رجل من القوم الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيلا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من القائل كلمة كذا وكذا فقال رجل من القوم انا يا رسول الله قال عجبت لها فذكر كلمة معناها فتحت لها ابواب السماء قال ابن عمر ما تركته منذ سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوله **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص بولا (اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا) آپنے فرمایا کس نے یہ کلمہ کہا وہ شخص بولا میں نے کہا یا رسول اللہ آپنے فرمایا مجھے تعجب ہوا اس کلمے کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے عبد اللہ بن عمر نے کہا اوس روز سے میں نے اس کلمے کو نہیں چھوڑا جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا

وضع اليمين على الشمال في الصلوٰة نماز میں داہنا ہاتھ بائیں پر رکھنا

عن وائل بن حجر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان قائما في الصلوٰة قبض بيمينه على شماله **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر باندھتے

في الامام اذا رأى الرجل قد وضع شماله على يمينه اگر امام کسی کو بایاں ہاتھ داہنے کے اوپر باندھے دیکھے

عن ابن مسعود قال رأني النبي صلى الله عليه وسلم وقد وضعت شمالي على يميني في الصلوٰة فاخذ بيميني فوضعها على شمالي **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا میں نے بایاں ہاتھ داہنے کے اوپر باندھا تھا آپنے میرا داہنا ہاتھ پکڑکے بائیں کے اوپر کر دیا

باب موضع اليمين من الشمال في الصلوٰة داہنا ہاتھ بائیں کے اوپر کہاں رکھے

عن وائل بن حجر قال قلت لانظرن الى صلوٰة رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف يصلي فنظرت اليه فقام فكبر ورفع يديه حتى حاذتا باذنيه

ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى كَفِّهِ الْيُسْرَى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا

قَالَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ

بِحِذَاءِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ

الْيُسْرَى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً

ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے کہا میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھونگا۔ آپ کسطرح نماز پڑھتے ہیں میں نے دیکھا آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی پھر دونوں ہاتھ
اوٹھائے کانوں تک پھر داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا یعنے ایک پہونچا دوسرے پہونچے پر یا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ
پر جب رکوع کرنیکا قصد کیا تو دونوں ہاتھ اوٹھائے اوسی طرح (یعنی کانوں کے برابر) اور دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے پھر
جب سر اوٹھایا رکوع سے تو دونوں ہاتھ اوٹھائے اوسی طرح (یعنی کانوں کے برابر) پھر سجدہ کیا اور دونوں ہاتھوں
کو اپنے کانوں کے برابر رکھا پھر بیٹھے بایاں پاؤں بچھاکر اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی اپنے بائیں ران پر اور گھٹنے پر رکھی اور داہنے
ہاتھ کی کہنی داہنی ران پر جمائی پھر دو انگلیوں کو بند کرلیا اور ایک حلقہ باندہ لیا (بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے)
اور کلمے کی انگلی کو اوپر اوٹھایا تو میں نے دیکھا آپ کلمے کی انگلی کو ہلاتے تھے اور اوس سے دعا کرتی تہے

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّخَصُّرِ فِي الصَّلٰوةِ کوکہ پہ ہاتھ رکھکر نماز پڑھنا منع ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُتَخَصِّرًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کوکہ پر ہاتھ رکھکر نماز پڑھنے سے

عَنْ زِيَادِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلَى خَصْرِي فَقَالَ لِي هٰكَذَا
ضَرْبَةً بِيَدِهِ فَلَمَّا صَلَّيْتُ قُلْتُ لِرَجُلٍ مَنْ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا رَابَكَ
مِنِّي قَالَ إِنَّ هٰذَا الصَّلْبُ وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْهُ **ترجمہ** زیاد بن صبیح سے
روایت ہے میں نے نماز پڑھی عبد اللہ بن عمر کے پہلو میں تو میں نے اپنا ہاتھ کمر پر رکھا انہوں نے اپنے ہاتھ کو مارا (اشارہ کیا) جب میں
نماز پڑھ چکا تو میں نے ایک شخص سے پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے کہا یہ عبد اللہ بن عمر ہیں میں نے کہا اے ابا عبد الرحمن تم کو
کیا برا معلوم ہوا میری طرف سے انہوں نے کہا یہ سولی پر چڑھنے والے کی شکل ہے (یعنے کمر پر ہاتھ رکھنا) بیشک رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ہمکو اس سے

بَابُ الصَّفِّ بَيْنَ الْقَدَمَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ نماز میں دونوں پاؤں ملاکر کھڑے ہونا کیسا ہے

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ
خَالَفَ السُّنَّةَ وَلَوْ رَاوَحَ بَيْنَهُمَا كَانَ أَفْضَلَ **ترجمہ** ابو عبیدہ سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے ایک شخص کو
دیکھا پاؤں جوڑے ہوئے کھڑا تھا نماز میں تو کہا اس نے خلاف کیا سنت کے اگر ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں سے جدا رکھتا تو
بہتر ہوتا (یعنے دونو قدم کے بیچ میں کچھ فاصلہ رکھتا اور کبھی ایک پاؤں پر زور دیتا دوسرے پاؤں کو آرام دیتا پھر اوس پاؤں پر)

پر رکھ دیتا اور دوسرا آرام دیتا تو بہتر ہوتا **عن** عبد الله انه رای رجلا یصلی قد صف بین قدمیه فقال اخطأ السنة ولو
راوح بینهما کان اعجب الی ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا دونوں پاؤں ملا کر نماز پڑھتا ہوا تو کہا اس نے خلاف
کیا سنت کو اگر فاصلہ رکھتا تو بہتر ہوتا **سکوت** الامام بعد افتتاحه الصلوة تکبیر تحریمہ کے بعد تھوڑی دیر تک چپ رہنا **عن**
ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کانت له سکتة اذا افتتح الصلوة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر چپ رہتے نماز شروع کرنیکے بعد **باب** الدعاء بین التکبیر والقراءة تکبیر تحریمہ اور قرأت
کے بیچ میں کیا دعا پڑھنا چاہیے **عن** ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا افتتح الصلوة سکت هنیهة
فقلت بابی انت وامی یا رسول الله ما تقول فی سکوتک بین التکبیر والقراءة قال اقول اللهم باعد بینی
وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللهم نقنی من خطایای کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللهم
اغسلنی من خطایای بالثلج والماء والبرد ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شروع کرتے نماز تو تھوڑی دیر
چپ رہتے میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر سے قربان ہوں آپ کیا کہا کرتے ہیں اس سکوت میں جو درمیان تکبیر تحریمہ اور قرأت کے ہوتا ہے
سے آپ نے فرمایا میں یہ کہتا ہوں اللهم باعد بینی وبین خطایای الخ یعنی یا اللہ مجھ کو میرے گناہوں سے اتنا دور کر دے جتنا دور کیا تو نے پورب و پچھم کو
کر دے مجھکو گناہوں سے جیسے سفید کپڑا صاف ہوتا ہے میل سے یا اللہ میرے گناہ دھو ڈال برف اور پانی اور اولوں سے **نوع من**
الدعاء بین التکبیر والقراءة دوسری دعا درمیان تکبیر تحریمہ و قرأت کے **عن** جابر بن عبد الله قال کان النبی صلی الله
علیه وسلم اذا استفتح الصلوة کبر ثم قال ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لا شریک له
وبذلک امرت وانا من المسلمین اللهم اهدنی لاحسن الاعمال واحسن الاخلاق لا یهدی لاحسنها الا انت وقنی
سیء الاعمال وسیء الاخلاق لا یقی سیئها الا انت ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شروع
کرتے تکبیر کہتے پھر فرماتے ان صلاتی ونسکی اخیر تک یعنی میری نماز اور قربانی اور زندگی اور موت سب اللہ کے لیے ہے جو پالنے والا ہے سارے جہان کا
اسکا کوئی ساجھی نہیں مجھ کو یہی حکم ہوا اور میں سب سے پہلے تابعدار ہوں اللہ کے حکم کا یا اللہ مجھ کو لگا دے اچھے کام اور اچھے اخلاق میں کوئی نہیں
لگانیوالا انمیں سوا تیرے اور بچا دے مجھکو برے کاموں اور بری خلاق سے کوئی نہیں بچانیوالا انسے سوا تیرے **نوع آخر** من الذکر والدعاء
بین التکبیر والقراءة تیسری دعا درمیان تکبیر تحریمہ اور تلاوت کے **عن** علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا استفتح
الصلوة کبر ثم قال وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای
ومماتی لله رب العالمین لا شریک له وبذلک امرت وانا من المسلمین اللهم انت الملک لا اله الا انت انا عبدک ظلمت
نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی جمیعا لا یغفر الذنوب الا انت واهدنی لاحسن الاخلاق لا یهدی لاحسنها
الا انت واصرف عنی سیئها لا یصرف عنی سیئها الا انت لبیک وسعدیک والخیر کله فی یدیک والشر لیس الیک
انا بک والیک تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب الیک ترجمہ امیر المومنین علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شروع

تو کہتے پہر فرماتے وجہت وجہی للذی آخر تک یعنی منہ کیا مینے اوس شخص کے سامنے جسنے بنایا آسمانون اور زمین کو اوس حال مین
کہ مین سچے دین کا تابعدار ہون اور جہوٹے دین سے بیزار ہون اور مین اون لوگون مین سے نہین ہون جو اللہ کے ساتھہ دوسرے کسیکو ساجہی بناتے
ہین بیشک میری نماز و عبادتین اور زندگی اور موت سب اللہ کے لیے ہے جو پالنے والا ہے سارے جہان کا اوسکا کوئی ساجہی نہین ہے مجہکو بہی
اسی کا حکم ہوا ہے اور مین پہلا تابعدار ہون یا اللہ تو بادشاہ ہے سوا تیرے کوئی سچا معبود نہین ہے مین تیرا بندہ ہون مینے اپنی جان پر ظلم
کیا اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہون تیرے [illegible] نہین بخشتا گناہونکو سوا تیرے اور بتلا مجہکو اچہی عادتون اور خصلتون مین
سوا تیرے کوئی اونمین بتلانیوالا نہین ہے اور دور کر مجہسے بری عادتون اور خصلتون کو سوا تیرے کوئی دور کرنیوالا نہین ہے مین
حاضر ہون تیری خدمتمین اور تابعدار ہون بہلائی سب تیرے اختیار مین ہے اور برائی تیری طرف نہین ہے مین تیری وجہ سے ہون اور تیری
طرف [illegible] ہونگا تو برکت والا اور بلند ہے مین بخشش چاہتا ہون گناہونکی اور توبہ کرتا ہون تیرے سامنے عن محمد بن مسلمة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قام يصلي تطوعا قال الله اكبر وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض
حنيفا مسلما وما انا من المشركين ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك امرت
وانا اول المسلمين اللهم انت الملك لا اله الا انت سبحانك وبحمدك ثم يقرأ ترجمہ محمد بن مسلمہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل پڑہنے کو کہڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے پہر فرماتے وجہت وجہی آخر تک پہر قرات کرتے

نوع آخر من الذكر بين افتتاح الصلوة وبين القراءة

دوسری ثنا درمیان مین تکبیر اور قرات کے عن ابي سعيد ان النبي صلى الله عليه وسلم
كان اذا افتتح الصلوة قال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك ترجمہ ابو سعید سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو فرماتے سبحانک اللہم اخیر تک یعنی پاک ہے تو اے اللہ ہے تیری برکت والا نام تیرا اور بلند
ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہین ہے سوا تیرے

نوع آخر من الذكر بعد التكبير

ایک اور ذکر درمیان مین تکبیر تحریمہ اور قرات کے
عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي اذ جاء رجل قد حفزه النفس فقال
الله اكبر الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوته قال ايكم الذي
تكلم بالكلمات فارم القوم قال انه لم يقل بأسا فقال انا يا رسول الله جئت وقد حفزني النفس فقلتها فقال النبي صلى الله عليه
وسلم لقد رأيت اثني عشر ملكا يبتدرونها ايهم يرفعها ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نماز پڑہتے تہے اتنے مین ایک شخص آیا اوسکی
سانس پہول گئی تہی تو اوسنے کہا اللہ اکبر الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب رسول اللہ صلعم نماز پڑہ چکے تو فرمایا تم مین سے کسنے یہ کلمے پڑہے لوگ چپ ہو رہے تب
فرمایا اوسنے کچہہ بری بات نہین کہی وہ شخص بولا یا رسول اللہ مینے کہے جب مین آیا تو میری سانس پہول گئی اسوجہ سے مینے یہ کلمے کہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے بارہ فرشتونکو دیکہا سب جلدی کر رہے تہے کون ان کلمونکو اوٹہا کر لیجاوے

باب البداءة بفاتحة الكتاب قبل السورة

پہلے فاتحہ (یعنی الحمد) پڑہے پہر سورت پڑہے عن انس
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر يستفتحون القراءة بالحمد لله رب العالمين

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما قرارت کو شروع کرتے تھے الحمد للہ رب العالمین سے (یعنی الحمد پڑھتے تھے پہر سورت) عن انس قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ومع ابي بكر وعمر رضي الله عنهما فافتتحوا بالحمد لله رب العالمين ترجمہ انس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر کے ساتھ نماز پڑھی انہون نے قرارت شروع کی الحمد للہ رب العالمین سے

قراءة بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کا بیان عن انس بن مالك قال بينما ذات يوم بين اظهرنا يريد النبي صلى الله عليه وسلم اذ اغفى اغفاءة ثم رفع راسه متبسما فقلنا له ما اضحكك يا رسول الله قال نزلت علي آنفا سورة بسم الله الرحمن الرحيم انا اعطيناك الكوثر فصل لربك وانحر ان شانئك هو الابتر ثم قال هل تدرون ما الكوثر قلنا الله ورسوله اعلم قال انه نهر وعدنيه ربي في الجنة آنيته اكثر من عدد الكواكب ترده علي امتي فيختلج العبد منهم فاقول يا رب انه من امتي فيقول لي انك لا تدري ما احدث بعدك ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگون مین بیٹھے ہوئے تھے ایک ہی ایکا ایک آپ ذرا اونگھ گئے پھر آپ نے اپنا سر اوٹھایا ہنستے ہوئے ہم نے پوچھا آپ کیون ہنستے ہین یا رسول اللہ آپنے فرمایا ابھی مجھپر ایک سورت اوتری ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ہو الابتر (ہم نے تجھکو کوثر دیا تو نماز پڑہ اپنے رب کے لیے اور قربانی کر بیشک تیرا دشمن جو ہے وہی کٹا ہے) تم جانتے ہو کوثر کیا ہے ہم نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتے ہین آپنے فرمایا وہ ایک نہر ہے جسکا وعدہ کیا ہے میرے رب نے جنت مین اوسکے برتن (یعنی آبخورے) تارون سے زیادہ ہین امت میری اوس پر آویگی پھر ایک شخص اونمین سے باہر کھینچا جاویگا مین کہونگا اے پروردگار یہ تو میری امت مین سے ہے پروردگار فرماویگا تم نہین جانتے جو اس نے کیا بعد تمہارے (یعنی شریعت اسلام کے برخلاف کیا اور بدعتی ہوگیا مراد وہ لوگ ہین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئی اور ابوبکر صدیق رض نے اونکو قتل کیا)

عن نعيم المجمر قال صليت وراء ابي هريرة رضي فقرأ بسم الله الرحمن الرحيم ثم قرأ بام القرآن حتى اذا بلغ غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقال آمين فقال الناس آمين ويقول كلما سجد الله اكبر واذا قام من الجلوس في الاثنتين قال الله اكبر واذا سلم قال والذي نفسي بيده اني لاشبهكم صلوة برسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ نعیم مجمر سے روایت ہے مین ابوہریرہ کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا انہون نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی پہر سورہ فاتحہ پڑہی جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پر پہونچے تو انہون نے آمین کہی لوگون نے بہی آمین کہی اور وہ جب سجدہ کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب دو رکعتین پڑھکر اوٹھتے تو اللہ اکبر کہتے پہر جب سلام پھیرا تو کہا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے مین تم سب سے زیادہ مشابہ ہون نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ترک الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر نہ کہنا عن انس بن مالك قال صلى بنا رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُسْمِعْنَا قِرَاءَۃَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلّٰی بِنَا اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ فَلَمْ نَسْمَعْھَا مِنْھُمَا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو بسم اللہ کی آواز ہم نے نہیں سنی اور ابوبکر اور عمر نے نماز پڑھی ان سے بھی ہم نے بسم اللہ کی آواز نہیں سنی (یعنی یہ سب لوگ بسم اللہ آہستہ پڑھتے تھے)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْھُمْ یَجْھَرُ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان کے پیچھے پھر کسی کو میں نے نہیں سنا بسم اللہ پکار کر پڑھتے ہوئے

عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُغَفَّلٍ اِذَا سَمِعَ اَحَدَنَا یَقْرَاُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَقُوْلُ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا مِّنْھُمْ قَرَاَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مغفل کے بیٹے سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مغفل جب کسی کو سنتے بسم اللہ الرحمن الرحیم (پکار کر) پڑھتے ہوئے تو کہتے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر کے پیچھے نماز پڑھی اور کسی کو بسم اللہ الرحمن الرحیم (پکار کر) پڑھتے نہیں سنا

تَرْکُ قِرَاءَۃِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فِیْ فَاتِحَۃِ الْکِتَابِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم سورہ فاتحہ میں نہ پڑھنا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَمْ یَقْرَاْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَھِیَ خِدَاجٌ ھِیَ خِدَاجٌ ھِیَ خِدَاجٌ غَیْرُ تَمَامٍ فَقُلْتُ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ اِنِّیْ اَحْیَانًا اَکُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ فَغَمَزَ ذِرَاعِیْ وَقَالَ اقْرَاْ بِھَا یَا فَارِسِیُّ فِیْ نَفْسِکَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلٰوۃَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ فَنِصْفُھَا لِیْ وَنِصْفُھَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا یَقُوْلُ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ یَقُوْلُ الْعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ یَقُوْلُ الْعَبْدُ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ یَقُوْلُ الْعَبْدُ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ فَھٰذِہِ الْاٰیَۃُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ یَقُوْلُ الْعَبْدُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَھٰؤُلَاءِ لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے وہ ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے ہرگز پوری نہیں ابو السائب نے کہا میں نے ابوہریرہ سے پوچھا کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں (تو کیونکر سورہ فاتحہ پڑھوں) انہوں نے میرا ہاتھ دبایا اور کہا اے فارسی اپنے دل میں پڑھ لے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے نماز بٹ گئی ہے میرے اور بندے کے بیچ میں آدھوں آدھ تو آدھی میرے لیے ہوا اور آدھی

میری بندی کے لیے ہے اور میرا بندہ جو مانگے وہ اوسکے لیے موجود ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو جب بندہ کہتا ہے
الحمد للہ رب العالمین سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو مالک ہے ساری جہان کا تو اللہ فرماتا ہے میری بندے نے میری تعریف کی
پھر بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم بہت مہربان نہایت رحم والا اللہ فرماتا ہے سراہا مجکو میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین
مالک بدلے کے دن کا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے بزرگی بیان کی میری میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین
ہم تجھی کو پوجتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں یہ آیت میری اور بندے کے بیچ میں ہے ف کیونکہ آدھی آیت یعنی ایاک نعبد
میں اقرار ہے اوسکی عبادت کا اور آدھی آیت یعنی ایاک نستعین میں بندہ حاجت طلب کرتا ہے اپنے پروردگار سے اور یہ بندے کا
کا کام ہے ت اور میرے بندے کے لیے جو مانگے موجود ہے پھر بندہ کہتا ہے اہدنا الصراط المستقیم یعنے دکھلا ہم کو سیدھی راہ صراط
الذین انعمت علیہم اون لوگون کی راہ جن پر تو نے اپنا فضل کیا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین نہ اون لوگون کی راہ جن
پر تو غصے ہوا یا وہ گمراہ ہو گئے یہ تینوں آیتیں بندے کے لیے ہیں اور میرے بندے کے لیے جو مانگے موجود ہے ف پس اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورہ فاتحہ کا جزو نہیں ہے اور صراط الذین انعمت علیہم ایک آیت ہے اور غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین دوسری آیت اس طرح اس سورت میں سات آیتیں ہونگے اور جو لوگ بسم اللہ کو سورہ فاتحہ کا جزو کہتے ہیں
اون کے نزدیک ایک آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے اور صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ایک آیت ہے

قراءة فاتحة الكتاب في الصلوٰة

سورہ فاتحہ نماز میں پڑھنا ضروری ہے خواہ اکیلے پڑھتا ہو یا امام کے پیچھے ہو

عن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑھے اوسکی نماز ہی نہیں ہے

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا

ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس شخص کی نماز ہی نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے پھر اوس سے زیادہ یعنی سورت وغیرہ

فضل فاتحة الكتاب

سورہ فاتحہ کی فضیلت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جِبْرِيْلُ إِذْ سَمِعَ نَقِيْضًا فَوْقَهُ فَرَفَعَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ قَدْ فُتِحَ مِنَ السَّمَاءِ مَا فُتِحَ قَطُّ قَالَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ أُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَمْ تَقْرَأْ حَرْفًا مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيْتَهُ

ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور جبرئیل علیہ السلام آپکے پاس بیٹھے تھے میں جبرئیل نے آسمان کے اوپر دروازہ کھلنے کی آواز سنی تو اونہوں نے اپنی آنکھ اوپر اٹھا کر دیکھا پھر کہا یہ دروازہ ہے آسمان کا جو کبھی نہیں کھلا تھا پھر اوس میں سے ایک فرشتہ اترا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہا مبارک ہون تم کو دو نور جو تم کو دیے گئے اور تم سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے

ایک تو سورہ فاتحہ دوسری اخیر آیتین سورہ بقرہ کی (یعنی آمن الرسول سے اخیر تک) اگر ان مین سے ایک حرف بھی پڑھو گے تو اوسکا ثواب ملیگا

تاویل قولہٖ عزّ وجلّ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي تفسیر اس آیت کی وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ

عن اَبِیْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَدَعَاهُ قَالَ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُجِيْبَنِيْ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ قَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَذَهَبَ لِيَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْلُكَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ الَّذِيْ اُوْتِيْتُ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ **ترجمہ** ابو سعید بن معلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے سامنے سے گئے وہ نماز پڑھ رہے تھے آپنے اونکو بلایا وہ نماز پڑھ کر گئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے جواب کیون نہین دیا اونھون نے کہا مین نماز پڑھتا تھا آپنے فرمایا کیا اللہ نے نہین فرمایا ای ایمان والو جواب دو اللہ اور اوسکے رسول کو جب بلاوے تم کو اونکاموں کیلیے جن سے تمہاری زندگی ہو (یعنی آخرت مین زندگی کا لطف اوٹھے) **ف** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو پکارین اوسکو جواب دینا چاہیے اگرچہ نماز مین ہو مین تم کو ایک ایسی سورت بتاونگا مسجد سے باہر جانے سے پہلے جو بہت بڑی ہے درشان اور مرتبے مین اگرچہ چھوٹی ہے الفاظ مین) پھر آپ مسجد سے نکلنے لگے مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے کیا فرمایا تھا آپنے فرمایا وہ سورت الحمد للہ رب العالمین ہے اور یہی سورت سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے (جسکا ذکر دوسری آیت مین ہے **ف** سورہ فاتحہ کو سبع مثانی کہتے ہین اس لیے کہ اوسمین سات آیتین ہین اور وہ دو دو بار پڑھی جاتی ہے ہر نماز مین یا دو بار اوتری ہے ایک بار مکے مین اور دوسری بار مدینے مین

عن اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ مِثْلَ اُمِّ الْقُرْاٰنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَهِيَ مَقْسُوْمَةٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے توراۃ مین اور نہ انجیل مین کوئی سورت مثل سورہ فاتحہ کی اوتاری وہ ام القرآن ہے یعنی جڑ ہے قرآن کی اور وہ سبع مثانی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سورت بٹی ہوئی ہے تیرے اور میرے بندے کے بیچ مین اور میرے بندے کو ملے جو مانگے سو موجود ہے

عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُوْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي الطُّوَلَ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سبع مثانی ملین یعنی سات سورتین جو بڑی ہین (تو مراد سبع مثانی سے یہ سات سورتین ہین اور مثانی اونکو اسلیے کہا کہ ایک سورت کے مضامین دوسری سورت مین موجود ہین اور وہ بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ اور اعراف اور ہود اور یونس ہین)

عن ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ قَالَ السَّبْعُ الطُّوَلُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے کہا سبع مثانی سے اور وہ سات سورتین ہین جو بہت لمبی ہین

ترک

الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا لَمْ يَجْهَرْ فِيهِ امام کے پیچھے مقتدی (سوا سورہ فاتحہ کے) اور کوئی سورت نہ پڑھے
اگرچہ سری نماز ہو عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ
سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَنْ قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ
أَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيهَا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی ایک
شخص نے آپ کے پیچھے سبح اسم ربک الاعلی پڑھا جب آپ نماز پڑھ چکے تو پوچھا کس نے اس سورت کو پڑھا ایک شخص بولا میں نے
آپ نے فرمایا میں سمجھا کوئی مجھ سے قرآن چھینے لیتا ہے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى صَلَاةَ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ وَرَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى
قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ
بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيهَا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز
پڑھی ایک شخص آپ کے پیچھے پڑھ رہا تھا جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا تم میں سے کسی نے پڑھا سبح اسم ربک الاعلی ایک شخص
بولا میں نے پڑھا اور میری نیت ثواب کی سوا کچھ نہ تھی آپ نے فرمایا میں سمجھا کہ تم میں سے کوئی قرآن مجھ سے چھینے لیتا ہے۔

تَرْكُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا جَهَرَ بِهِ جہری نماز میں امام کے پیچھے قرات نہ کرنا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ
مَعِي أَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ فَانْتَهَى النَّاسُ
عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِينَ سَمِعُوا
ذَلِكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نماز سے فارغ ہوئے جس میں پکار کر آپ نے قرات کی
تو فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرآن پڑھا ایک شخص بولا ہاں میں نے پڑھا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جبھی میں کہتا
تھا مجھ کو کیا ہوا ہے قرآن کوئی چھینے لیتا ہے مجھ سے جب لوگوں نے یہ سنا تو جس نماز میں آپ پکار کر قرات کرتے کوئی آپ کے
پیچھے قرات نہ کرتا (یعنی سورت نہ پڑھتا مگر سورہ فاتحہ ضرور پڑھ لیتا کیونکہ اوسکی بغیر نماز ہی نہیں ہوتی) قِرَاءَةُ
أُمِّ الْقُرْآنِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا جَهَرَ بِهِ الْإِمَامُ جب امام جہری نماز میں قرات کرے تو مقتدی کچھ نہ پڑھیں مگر سورہ فاتحہ
پڑھیں عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي
يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ لَا يَقْرَأَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ ترجمہ
عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی جہری نماز پڑھائی پھر فرمایا جب میں پکار کر قرات کروں
تو کوئی کچھ نہ پڑھے مگر سورہ فاتحہ تَأْوِيلُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَ
أَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ تفسیر اس آیت کی واذا قرئ القرآن الآیۃ یعنی جب قرآن پڑھا جاوے تو سنو اور سکوت کرو جب ہو

تاکہ تم رحم کیے جاؤ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوس کی پیروی کرو جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تم چپ رہو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوس کی پیروی کیجاوے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تم چپ رہو اور سنو معلوم ہوا کہ یہہ آیت نماز کے باب میں اوتری ہے

اِکْتِفَاءُ الْمَامُوْمِ بِقِرَاءَۃِ الْاِمَامِ امام کی قراءت مقتدی کو کافی ہے

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ یَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفِیْ کُلِّ صَلٰوۃٍ قِرَاءَۃٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ ھٰذِہٖ فَالْتَفَتَ اِلَیَّ وَکُنْتُ اَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْہُ فَقَالَ مَا اَرَی الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ کَفَاھُمْ۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ھٰذَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَاءٌ اِنَّمَا ھُوَ قَوْلُ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَلَمْ یَقْرَأْ ھٰذَا مَعَ الْکِتَابِ ترجمہ ابوالدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کیا ہر نماز میں قراءت ہے آپنے فرمایا ہاں ایک شخص انصاری بولا یہ بات واجب ہوگئی آپنے میری طرف دیکھا اور میں سب لوگوں سے زیادہ آپ سے نزدیک تھا آپ نے فرمایا میں جانتا ہوں جب امام لوگوں کی امامت کرے تو اوسکی قراءت اونکو کافی ہے۔ ابوعبدالرحمان نسائی (اس کتاب کے مؤلف) نے کہا کہ اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول قرار دینا غلط ہے یہہ ابوالدرداء کا قول ہے۔

مَا یُجْزِئُ مِنَ الْقِرَاءَۃِ لِمَنْ لَّا یُحْسِنُ الْقُرْاٰنَ جو شخص قرآن نہ پڑھ سکے تو اوسکا بدل کیا ہے

عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اٰخُذَ شَیْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَعَلِّمْنِیْ شَیْئًا یُجْزِئُنِیْ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ترجمہ عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے قرآن یاد نہیں ہو سکتا تھوڑا سا بھی تو آپ مجھے سکھلا دیجیے ایسی چیز جو قرآن کا بدل ہو جاوے آپنے فرمایا کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ **ف** اگر کسی شخص کو قرآن کے ایک صورت بھی یاد نہ ہو یا صرف سورہ فاتحہ یاد ہو تو بجائے قراءت کے نماز میں یہ کلمات کہہ لیا کرے

جَھْرُ الْاِمَامِ بِاٰمِیْنَ امام آمین پکار کر کہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جب کہے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین یعنی امام، آمین کہو تو تم بھی آمین کہو اسلیے کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور اسکو یعنی آمین قبول کر۔ پھر جس شخص کے آمین فرشتوں کے آمین کے برابر ہو جاوے گی اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین فان الملائکۃ تقول آمین وان الامام یقول آمین فمن وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے پھر جسکی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جاوے گی اسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا امّن الامام فامّنوا فمن وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اسلیے کہ جسکی آمین فرشتوں کے آمین سے لڑجاوے گی یعنی اوسی وقت ہوگی اوس کے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **الجہر بالتامین خلف الامام** امام کے پیچھے آمین کہنا چاہیے **عن** ابی ہریرۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہہ چکے تو تم آمین کہو اسلیے کہ جسکا آمین کہنا فرشتوں کی آمین کے برابر ہو جاویگا اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **فضل التامین** آمین کہنے کی فضیلت **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال احدکم آمین قالت الملائکۃ فی السماء آمین فوافقت احدھما الاخری غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں پھر اگر تمہاری آمین اونکی آمین کے برابر ہو گئی تو تمہارے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **قول الماموم اذا عطس خلف الامام** اگر مقتدی کو چھینک آوے نماز میں تو کیا کہے **عن** رفاعۃ بن رافع قال صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعطست فقلت الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف فقال من المتکلم فی الصلوۃ فلم یکلمہ احد ثم قالہا الثانیۃ من المتکلم فی الصلوۃ فقال رفاعۃ بن رافع بن عفراء انا یا رسول اللہ قال کیف قلت قال قلت الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لقد ابتدرہا بضعۃ وثلاثون ملکا ایہم یصعد بہا **ترجمہ** رفاعہ بن رافع سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو مجھ کو چھینک آئی میں نے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی جب آپ نماز پڑھ چکے تو پوچھا کس نے بات کی تھی نماز میں مگر کسی نے جواب نہ دیا آپ نے پھر پوچھا تب تو میں نے کہا میں یا رسول اللہ میں نے بات کی تھی آپ نے پوچھا تو نے کیا کہا تھا میں نے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی رسول اللہ صلعم

نے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے البتہ دوڑکر اوٹھایا اسکو کئی اوپر تیس فرشتون نے اور
سبقت کرتے تھے اس بات کی کون اوپر لیکر جاوے ان کلمون کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز مین چھینک کا
شکر کرنا درست ہے اور بعضون نے کہا یہ عمل ابتدای اسلام مین تھا اب ممانعت ہوگئی **عن وائل بن حجر**
قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ أَسْفَلَ مِنْ أُذُنَيْهِ
فَلَمَّا قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ فَسَمِعْتُهُ وَأَنَا خَلْفَهُ فَسَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا
أَرَدْتُ بِهَا بَأْسًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا فَمَا نَهْنَهَهَا شَيْءٌ دُونَ
الْعَرْشِ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ نے تکبیر کہی
تو دونون ہاتھ اوٹھائے ذرا نیچے کانون سے پھر جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہہ چکے تو آمین کہی مین نے
آمین کو سنا اور مین آپ کے پیچھے تھا اتنے مین آپ نے ایک شخص کو کہتے سنا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب آپ نے سلام پھیرا
تو پوچھا یہ کس نے کہا تھا ایک شخص بولا مین نے یا رسول اللہ اور میری نیت بری نہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بارہ فرشتے اسپر دوڑے پھر کہین نہ رکے یہ کلمے عرش تک یعنی خداوند کریم جلشانہ تک چلے گئے ف اس حدیث سے معلوم
ہوتا ہے کہ عرش مقدس خاص محل ہے انوار الٰہی حقسبحانہ وتعالے کا **جامع ما جاء فی القرآن**
کا بیان **عن عائشة** قَالَتْ سَأَلَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ
الْوَحْيُ قَالَ فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ وَأَحْيَانًا
يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صُورَةِ الْفَتَى فَيَنْبِذُهُ إِلَيَّ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر وحی کیونکر آتی ہے آپ نے فرمایا کبھی وحی آتی ہے جیسے گھنٹی کی جھنکار پھر موقوف
ہوجاتی ہے جب اوسکو یاد کرلیتا ہون اور یہ طرح نہایت سخت گزرتی ہے مجھپر اور کبھی وحی کا فرشتہ ایک آدمی کی صورت
بنکر آتا ہے وہ مجھسے کہہ جاتا ہے **عن عائشة** أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ
وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي
مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ
جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا آپ پر وحی کیونکر آتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی تو وحی اسطرح آتی ہے جیسے گھنٹی کے جھنکار اور

مجھپر نہایت سخت گزرتی ہے پھر موقوف ہوجاتی ہے جب مین یاد کرلیتا ہون اور کبھی فرشتہ ایک مرد کی صورت بنکر میرے
پاس آتا ہے وہ مجھسے بات کرتا ہے مین اوسکو یاد کرلیتا ہون حضرت عائشہ نے کہا مین نے دیکھا جب کڑاکے جاڑے مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اوترتی پھر موقوف ہوجاتی توآپکے پیشانی سے پسینا پھوٹ نکلتا (وحی کی شدت اور
زور سے) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ قَالَ اللهُ
عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعَهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ
تَقْرَأُهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ قَرَأَهُ كَمَا أَقْرَأَهُ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر
مین لا تحرک به لسانک لتعجل به ان علینا جمعه وقرانه کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلام اللہ اوترنے سے تکلیف اوٹھاتے
اور اپنے ہونٹونکو ہلایا کرتے اوسکو اوترتے وقت پڑھا کرتے اس خیال سے کہ کہین بھول نہ جاوے تب اللہ تعالی نے فرمایا لا تحرک
لسانک الآیۃ نہ چلا تو اوسکی پڑھنے پر اپنی زبان جلدی سیکھنے کے لیے وہ تو ہمارا ذمہ ہے اوسکو اکٹھا کرنا اور پڑھنا (یعنی یہ ہمارا
کام ہے کہ تیری دلمین اوسکو اکٹھا کردینگے پھر تو اوسکو پڑھنے لگے گا) تو جب ہم پڑھنے لگین تو اوسکی پیروی کر (یعنی جب اوسنا کر
جب سے یہ آیت اوتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آتے آپ سنا کرتے (اور وہ پڑھا
کرتے) پھر جب جبرئیل چلے جاتے آپ ویسا ہی پڑھ دیتے جیسا جبرئیل نے پڑھایا تھا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ
هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَرَأَ فِيهَا حُرُوفًا لَمْ يَكُنْ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا قُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ كَذَبْتَ
مَا كَذَا أَقْرَأَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ وَإِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ فِيهَا حُرُوفًا
لَمْ تَكُنْ أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ كَمَا كَانَ يَقْرَأُ فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے
مین نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان پڑھتے سنا اونھون نے کچھ الفاظ اسطرح پڑھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو
اسطرح نہیں پڑھائی تھی مین نے کہا تم کو یہ سورت کسنے پڑھائی اونھون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے کہا تم جھوٹ
بولتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح کبھی نہیں پڑھائی ہے پھر مین اونکا ہاتھ پکڑ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
کھینچ لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپنے مجھے سورہ فرقان پڑھائی ہے اور مین نے اونکو پڑھتے سنا اوسمین وہ الفاظ مین جو آپنے

نہین پڑہائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہشام سے کہا پڑھو اونھون نے پڑہا جسطرح پہلے پڑہا تہا آپ نے فرمایا
یہی اوتری ہی یہ سورہ پھر فرمایا اے عمر تم پڑھو مین نے پڑہا آپ نے فرمایا اسیطرح اوتری ہے پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن سات بولیون مین اوترا ہے
عرب کے قریش اور ہذیل اور ہوازن اور یمن اور ثقیف اور بنی تمیم کے۔ یا یون ہی مین ہر مقصد اختلاف جو کسی لفظ
کے اعراب یا اشتقاق مین ہو صرر نہین کرتا اس حدیث کے معنی کئی اقوال ہین جو اپنے مقام مین مذکور ہین عن عمر

بن الخطاب يقول سمعت هشام بن حكيم يقرأ سورة الفرقان على غير ما اقرأها عليه وكان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأنيها فكدت ان اعجل عليه ثم امهلته حتى انصرف
ثم لببته بردائه فجئت به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله اني
سمعت هذا يقرأ سورة الفرقان على غير ما اقرأتنيها فقال له رسول الله صلى الله عليه
وسلم اقرأ فقرأ القراءة التي سمعته يقرأ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هكذا انزلت
ثم قال لي اقرأ فقرأت فقال هكذا انزلت ان هذا القرآن انزل على سبعة احرف فاقرؤا
ما تيسر منه

ترجمہ عمر بن خطاب سے روایت ہے وہ کہتے تھے مین نے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان اور ہی طرح سے پڑہتے سنا
سوا اس طرح کے جسطرح مین پڑہتا تہا اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو یہ سورت پڑہائی تھی تو قریب تہا کہ
مین جلدی کرون اونپر (یعنی اون سے گفتگو کرون اسباب مین) مگر مین نے مہلت دی اونکو جب وہ پڑہ چکے تو اونہی کی
چادر اون کے گردن مین ڈالکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے انکو سورہ
فرقان پڑہتے سنا اور طرح سوا اوس طرح کے جسطرح آپ نے مجھے پڑہائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا پڑہو
انہون نے اوسی طرح پڑہا جسطرح مین نے اون سے سنا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح اوتری ہے پھر مجھسے فرمایا تم پڑہو
مین نے پڑہا آپ نے فرمایا اسی طرح اوتری ہے اور قرآن سات بولیون مین اوتارا گیا ہے تو جسطرح آسان ہو پڑہو عن عمر بن الخطاب

يقول سمعت هشام بن حكيم يقرأ سورة الفرقان في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستمعت
لقراءته فاذا هو يقرأها على حروف كثيرة لم يقرئنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فكدت
اساوره في الصلوة فصبرت حتى سلم فلما سلم لببته بردائه فقلت من اقرأك هذه السورة
التي سمعتك تقرأها فقال اقرأنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت كذبت فوالله ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم هو اقرأني هذه السورة التي سمعتك تقرأها فانطلقت به اقوده الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله اني سمعت هذا يقرأ سورة الفرقان على حروف
لم تقرئنيها وانت اقرأتني سورة الفرقان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسله يا عمر
اقرأ يا هشام فقرأ عليه القراءة التي سمعته يقرأها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هكذا

أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ترجمہ امیر المومنین عمرؓ سے روایت ہے میں نے ہشام بن حکیم سے سنا فرقان کو پڑھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں میں نے اونکو پڑھتے سنا اور لفظوں کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو نہیں پڑھائی تھی تو قریب تھا کہ میں حملہ کروں اون پر نماز ہی میں لیکن میں نے صبر کیا یہانتک کہ انہوں نے سلام پھیرا جب سلام پھیر چکے تو اونکی چادر میں نے اونکے گلے میں ڈالی اور پوچھا تمکو کس نے یہ سورت پڑھائی ہے جو میں نے ابھی تم سے سنی انہوں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے میں نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو قسم خدا کی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ سورت پڑھائی ہے پھر تم اوسکو اس طرح کیونکر کہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو پڑھائی ہے آخر میں اونکو پکڑ کر لے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے انکو سورہ فرقان اور طرح پر پڑھتے اور ایسے لفظوں میں پڑھتے سنا جس طرح آپنے مجھے نہیں پڑھائی اور مجھکو تو آپنے یہ سورت پڑھائی ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دے اوسکو اے عمر پھر فرمایا اے ہشام پڑھو انہوں نے اسی طرح پڑھی جیسے میں نے انکو پڑھتے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سورت اسی طرح اتری ہے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا اے عمر تم پڑھو میں نے اوس طرح پڑھا جس طرح آپنے مجھے پڑھایا تھا آپ نے فرمایا یہ سورت اسی طرح اتری ہے پھر آپنے فرمایا قرآن سات طرح پر اترا ہے جس طرح آسان ہو پڑھو ف یعنی جسکے معنی اور مطلب میں تغیر نہ ہو جیسے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین مشہور قراءت ہے اور غیر مشہور یوں ہے غیر المغضوب علیہم وغیر الضالین یا صراط الذین انعمت علیہم یا صراط کو کوئی صاد پڑھتا ہے کوئی سین سے یا ملک یوم الدین کو کوئی مالک یوم الدین پڑھتا ہے کوئی ملک یوم الدین اور اسی طرح بہت سے مقاموں میں اختلاف ہے قراءت کا اور اعراب اور اشتقاق اور بعضی کلمات کا اگرچہ علما نے تصریح کر دی ہے سبعات کی کہ قراءت مشہور سبعہ ہیں جو قراءت چاہے پڑھے مگر غیر مشہور کا پڑھنا ٹھیک نہیں ہے عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ قَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ فَقَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا ترجمہ ابی بن کعبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی غفار کے تالاب پر بیٹھے تھے اتنے میں جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اللہ جل جلالہ آپ کو حکم کرتا ہے کہ امت آپکی ایک حرف پر قرآن پڑھا کرے (یعنی باوجودیکہ عرب میں سات

قومین ہین اور ہر ایک کے لہجے اور محاورے جدا ہین مگر قرآن کو سب ایک لہجہ اور زبان پر پڑہین) آپ نے فرمایا مین اللہ جل جلالہ
سے معافی چاہتا ہون اور اوسکی بخشش چاہتا ہون کیونکہ میری اُمت اسکی طاقت نہین رکہتی پہر حضرت جبرئیل دوسری بار آئے
اور کہا کہ اللہ جل جلالہ حکم کرتا ہے آپکو کہ امت آپ کی قرآن کو دو طرح پڑہا کرے آپ نے فرمایا مین اللہ کی بخشش اور مغفرت
چاہتا ہون میری اُمت کو اتنی طاقت نہین ہے پہر تیسری بار حضرت جبرئیل آئے اور کہنے لگے کہ اللہ جل جلالہ حکم کرتا ہے آپ
کی امت کو کہ قرآن تین طرح پڑہا کرین آپ نے فرمایا مین اللہ کی بخشش اور مغفرت چاہتا ہون میری اُمت مین اتنی طاقت
نہین ہے پہر چوتہی بار حضرت جبرئیل آئے اور کہنے لگے اللہ جل جلالہ حکم کرتا ہے کہ آپ کی امت قرآن کو سات طرح پڑہا کرین
(یعنی عرب کی ساتون زبانون والے اپنی اپنی زبان مین پڑہین) اور جسطرح پڑہینگے صحیح ہوگا **عن** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ
قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةً فَبَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ جَالِسٌ إِذْ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقْرَؤُ
هَا يُخَالِفُ قِرَاءَتِي فَقُلْتُ لَهُ مَنْ عَلَّمَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
لَا تُفَارِقْنِي حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هٰذَا خَالَفَ
قِرَاءَتِي فِي السُّورَةِ الَّتِي عَلَّمْتَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا أُبَيُّ فَقَرَأْتُهَا فَقَالَ لِي
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ اقْرَأْ فَخَالَفَ قِرَاءَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُبَيُّ إِنَّهُ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى
سَبْعَةِ أَحْرُفٍ كُلُّهُنَّ شَافٍ كَافٍ **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو ایک سورت پڑہائی
ایک روز مین مسجد مین بیٹہا تہا ایک شخص نے وہی سورت پڑہی لیکن اوس نے اور طرح پڑہی مین نے کہا تجہکو یہ سورت کس نے
سکہلائی وہ بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکہلائی مین نے کہا اچہا جانا نہین جبتک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے نہ ملین پہر مین آپ پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ شخص میرے خلاف پڑہتا ہے اوس سورت کو جو آپ نے مجہکو سکہلائی
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ابی پڑہو مین نے پڑہا آپ نے فرمایا تم نے اچہا پڑہا پہر آپ نے اوس شخص سے فرمایا
تو پڑہ اوس نے میرے خلاف پڑہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اچہا پڑہا پہر آپ نے فرمایا اسی طرح قرآن سات طرح
پر اوترا ہے اور ہر ایک طرح صحیح اور کافی ہے **عن** أُبَيٍّ قَالَ مَا حَاكَ فِي صَدْرِي مُنْذُ أَسْلَمْتُ إِلَّا أَنِّي قَرَأْتُ آيَةً
وَقَرَأَهَا آخَرُ غَيْرَ قِرَاءَتِي فَقُلْتُ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ أَقْرَأَنِيهَا
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ أَقْرَأْتَنِي آيَةَ كَذَا
وَكَذَا قَالَ نَعَمْ وَقَالَ الْآخَرُ أَلَمْ تُقْرِئْنِي آيَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
أَتَيَانِي فَقَعَدَ جِبْرَئِيلُ عَنْ يَمِينِي وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِي فَقَالَ جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلَى
حَرْفٍ قَالَ مِيكَائِيلُ اسْتَزِدْهُ اسْتَزِدْهُ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ **ترجمہ** ابی بن کعب سے

روایت ہے میرے دل مین کبھی کوئی ایسی بات نہین آئی جب سے مسلمان ہوا جیسے یہ بات آئی کہ مین نے ایک آیت ایک طرح پڑھی
اور دوسرے نے اور طرح پڑہی مین نے کہا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا ہے اور وہ
بولا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا ہے آخر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور مین نے عرض کیا
یا رسول اللہ مجھے یہ آیت اسطرح پڑھائی ہے آپ نے فرمایا ہان دوسرا بولا آپ نے مجھکو یہ آیت اسطرح پڑھائی ہے آپنے فرمایا
ہان جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام میرے پاس آئے تو جبرئیل میری داہنی طرف بیٹھے اور میکائیل میری بائین طرف بیٹھے جبرئیل نے
کہا قرآن ایک طرح پڑھا کر میکائیل نے کہا زیادہ کرا و زیادہ کرا و یہانتک کہ سات طرح تک پہونچے اور کہا کہ ہر ایک طرح شافی

کافی ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ
الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِذَا عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کے حافظ کی مثال ایسی ہے جیسے اونٹ والے کی ہو جسکے اونٹ رسی سے بندہے ہیں
اگر انکی حفاظت کریگا تو وہ رہین گے اور اگر چھوڑ دیگا تو چلے جاوینگے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ يَقُوْلُ هُوَ نُسِّيَ اِسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ
فَاِنَّهُ اَسْرَعُ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بری بات ہے کوئی کہے مین فلان آیت بھول گیا بلکہ یہ کہے بھلایا گیا (کیونکہ اسمین حسرت اور
قصور ظاہر ہوتا ہے اور بھول گیا مین بے پروائے نکلتی ہے) یاد کرتے رہو قرآن کو کیونکہ قرآن جلدی نکل جاتا ہے
سینوں سے اون جانوروں سے بھی زیادہ جو رسی سے بندے ہون اَلْقِرَاءَةُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فجر کی
سنتون مین کیا پڑہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي
الْاُوْلٰى مِنْهُمَا الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ وَفِي الْاُخْرٰى
اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتون مین
پہلی رکعت مین قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا اخیر آیت تک جو سورہ بقر مین ہے پڑھتے اور دوسری رکعت مین آمنا باللہ واشہد
بانا مسلمون پڑہتے بَابُ الْقِرَاءَةِ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
فجر کی سنتون مین کافرون اور اخلاص پڑہنے کا بیان عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَرَاَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی سنتون مین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑہا تَخْفِيْفُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ
فجر کی سنتین ہلکی پڑہنا یعنی قرات کو اون مین طول نہ دینا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَيُخَفِّفُهُمَا حَتّٰى اَقُوْلَ اَقَرَاَ فِيْهِمَا بِاُمِّ الْكِتَابِ ترجمہ

ام المومنین عائشہ سے روایت ہی مین دیکھتی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتون کو اتنا ہلکا پڑھتے تھے کہ مین کہتی تھی کیا سورہ فاتحہ بھی پڑھی یا نہین

اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالرُّوْمِ

فجر کی نماز مین سورہ روم پڑھنا

عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلَّى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَاَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ فَاِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ اُولٰئِكَ ترجمہ ایک صحابی سے روایت ہی انہون نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی آپ نے سورہ روم پڑھی اور مین بھول گئے جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کیا حال ہے لوگونکا نماز پڑھتے ہین ہمارے ساتھ اور طہارت اچھی طرح نہین کرتے وہی لوگ قرآن بھلا دیتے ہین

اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ

فجر کی نماز مین ساٹھ آیتون سے لیکر سو آیتون تک پڑھنا

عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ ترجمہ ابو برزہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز مین ساٹھ آیتون سے لیکر سو آیتون تک پڑھتے

اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِقٓ

فجر کی نماز مین سورہ قاف پڑھنا

عَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اِلَّا مِنْ وَرَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهَا فِي الصُّبْحِ ترجمہ ام ہشام بنت حارثہ سے روایت ہی مین سورہ قاف نہین سیکھی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ پڑھ کے آپ پڑھا کرتے تھے اسکو فجر کی نماز مین

عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّيْ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَاَ فِيْ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ فَلَقِيْتُهُ فِي السُّوْقِ فِي الزِّحَامِ فَقَالَ قٓ ترجمہ زیاد بن علاقہ سے روایت ہی مین نے اپنے چچا سے سنا وہ کہتے تھے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی آپ نے ایک رکعت مین والنخل باسقات لہا طلع نضید پڑھا شعبہ نے کہا مین زیاد سے بازار مین ہجوم مین ملا انہون نے کہا سورہ قاف پڑھی

اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

فجر کی نماز مین اذا الشمس کورت پڑھنا

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ترجمہ عمرو بن حریث سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فجر کے نماز مین اذا الشمس کورت پڑھتے تھے

اَلْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

فجر کی نماز مین قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنا

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ قَالَ عُقْبَةُ فَاَمَّنَا بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہی انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معوذتین کو پوچھا آپ نے فجر کے نماز مین انھی دونون سورتون کو پڑھا

بَابُ الْفَضْلِ فِيْ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی فضیلت کا بیان

عَنْ

عقبة بن عامر قال اتبعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو راكب فوضعت يدي على قدمه فقلت
اقرئني يا رسول الله سورة هود وسورة يوسف فقال لن تقرأ شيئا ابلغ عند الله من قل اعوذ
برب الفلق ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوا آپ سوار تھے تو میں نے اپنا ہاتھ آپ کے
پاؤں پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے سورہ ہود اور سورہ یوسف سکھلائیے آپ نے فرمایا تو نہیں پڑھ سکیگا کوئی
سورت بہتر اللہ کے نزدیک قل اعوذ برب الفلق سے عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم آيات انزلت على الليلة لم ير مثلهن قط قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس
ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا چند آیتیں مجھ پر اتریں آج رات ویسی کبھی نہیں دیکھیں ایک قل اعوذ برب الفلق اور دوسری قل
اعوذ برب الناس **القراءة في الصبح يوم الجمعة** جمعہ کے روز فجر کی نماز میں کونسی سورت پڑھنا عن ابي هريرة ان رسول الله كان
يقرأ في صلوة الصبح يوم الجمعة الم تنزيل وهل اتى ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ فجر کی نماز میں جمعہ کے دن الم تنزیل السجدہ اور ہل اتی علی
الانسان حين من الدهر پڑھتے تھے عن ابن عباس ان النبي كان يقرأ في صلوة الصبح يوم الجمعة تنزيل السجدة وهل اتى على الانسان
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ فجر کی نماز میں جمعہ کے دن تنزیل السجدہ اور ہل اتی علی الانسان پڑھتے تھے **باب سجود القرآن** قرآن
شریف کے سجدوں کا بیان **السجود في ص** سورہ ص میں سجدہ کا بیان عن ابن عباس عن النبي صلى
الله عليه وسلم سجد في ص وقال سجدها داود توبة ونسجدها شكرا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا سورہ ص میں اور فرمایا داؤد علیہ السلام نے یہ سجدہ کیا تھا توبہ کے
لیے اور ہم سجدہ کرتے ہیں شکر کے لیے (کہ اللہ جل جلالہ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی) **السجود
في النجم** سورہ نجم میں سجدے کا بیان عن المطلب بن ابي وداعة قال قرأ رسول الله صلى الله عليه و
سلم بمكة سورة النجم فسجد وسجد من عنده فرفعت رأسي وابيت ان اسجد ولم يكن يومئذ
اسلم المطلب ترجمہ مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے میں سورہ نجم پڑھی تو آپ نے سجدہ
کیا اور جتنے لوگ آپ کے پاس بیٹھے تھے سب نے سجدہ کیا میں نے اپنا سر اٹھایا اور سجدہ نہیں کیا ان دنوں میں میں مسلمان
نہ تھا عن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ النجم فسجد فيها ترجمہ عبد اللہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم پڑھی تو سجدہ کیا اس میں **ترك السجود في النجم** سورہ نجم میں سجدہ
نہ کرنا عن عطاء بن يسار انه سأل زيد بن ثابت عن القراءة مع الامام فقال لا قراءة مع الامام في
شيء وزعم انه قرأ على رسول الله صلى الله عليه وسلم والنجم اذا هوى فلم يسجد ترجمہ عطاء بن
یسار نے زید بن ثابت سے پوچھا کہ امام کے پیچھے قراءت کرنا چاہیے انہوں نے کہا امام کے پیچھے کبھی قراءت نہیں کرنا چاہیے
اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ والنجم پڑھی تو آپ نے سجدہ نہیں کیا **باب**

السُّجُودُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ اذا السماء انشقت مین سجدہ کرنیکا بیان عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ بِهِمْ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيهَا ترجمہ ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہو ابوہریرہ نے اذا السماء انشقت پڑہا تو سجدہ کیا اوسمین پھر جب پڑہ چکے تو لوگون سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم نے سجدہ کیا اوسمین عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اذا السماء انشقت مین عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی ہمنی سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک مین عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمَا ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہو ابوبکر اور عمر نے سجدہ کیا اذا السماء انشقت مین اور اون شخص نے جو اون دونون سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمَا فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی ابوبکر اور عمر نے سجدہ کیا اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک مین عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک مین

بَابٌ السُّجُودُ فِي الْفَرِيضَةِ

فرض نماز مین سجدہ تلاوت کرنیکا بیان عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ يَعْنِي الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ سُورَةَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا فَرَغَ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذِهِ سَجْدَةٌ مَا كُنَّا نَسْجُدُهَا قَالَ سَجَدَ بِهَا أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا خَلْفَهُ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابورافع سے روایت ہی مینی ابوہریرہ کے پیچہے عشا کی نماز پڑہی انہون نے سورہ اذا السماء انشقت پڑہی اوس مین سجدہ کیا جب فارغ ہوئے تو مین نے کہا اے ابا ہریرہ یہ سجدہ نیا ہم نے کبہی سجدہ نہین کیا اس سورت مین انہون نے کہا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اس سورت مین اور مین آپکے پیچہے تہا تو مین سجدہ کرتا رہونگا ہمیشہ اس مین یہانتک کہ ملون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

قِرَاءَةُ النَّهَارِ

دن کو قرارت نماز مین آہستہ کرنا چاہیے عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كُلُّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ فِيهَا فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى مِنَّا أَخْفَيْنَا مِنْكُمْ ترجمہ عطا سے روایت ہی ابوہریرہ نے کہا ہر نماز مین قرارت ہوتی ہی لیکن جس نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو قرارت سنائی اوسمین ہم تمکو سناتے ہین (یعنی پکار کے پڑہتے ہین) اور جس نماز مین آپنے آہستہ کے اوسمین ہم بہی آہستہ پڑہتے ہین

القراءة في الظهر ظہر کی قرات کا بیان **عن البراء** قال كنا نصلي خلف النبي صلى الله عليه وسلم
الظهر فنسمع منه الآية بعد الآيات من سورة لقمان والذاريات **ترجمہ** براء سے روایت ہے ہم رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھتے تھے تو کوئی ایک آدہ آیت کئی آیتوں کے بعد سنائی دیتی سورہ لقمان اور
والذاریات کی **ف** یعنی آپ آہستہ سے قرات کرتے ظہر کی نماز میں **عن ابي بكر بن النضر** قال كنا
بالطف عند انس فصلى بهم الظهر فلما فرغ قال اني صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
صلوة الظهر فقرأ لنا بهاتين السورتين في الركعتين بسبح اسم ربك الاعلى وهل اتاك حديث
الغاشية **ترجمہ** ابوبکر بن النضر سے روایت ہے ہم طف میں انس بن مالک کے پاس تھے انہوں نے ظہر کی نماز پڑہائی جب
فارغ ہوئے تو کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑہی آپ نے یہہ دو سورتیں پڑہیں دو رکعتوں میں
سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ **ف** انس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوں گے اس وجہ سے ان کو
سنائی دیا آہستہ پڑہنے کے یہہ معنی ہیں کہ خود سنے اور پاس والا نہ سنے یہہ معنے نہیں ہیں کہ فقط زبان کو حرکت دیوے حروف بھی
اور نہ آپ سنے نہ دوسرا اس جیسی بعض لوگ خیال کرتے ہیں اگر اتنا آہستہ پڑہے گا تو نماز نہ ہوگی **تطويل القيام**
في الركعة الاولى من صلوة الظهر ظہر کی پہلی رکعت میں لمبی سورت پڑہنا **عن ابي سعيد الخدري**
قال لقد كانت صلوة الظهر تقام فيذهب الذاهب الى البقيع فيقضي حاجته ثم يتوضأ ثم يجيء
ورسول الله صلى الله عليه وسلم في الركعة الاولى يطولها **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے ظہر
کی نماز شروع ہو جاتی تہی پھر جانے والا بقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر وضو کرتا پھر آتا اوس وقت تک رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں ہوتے اتنی لمبی رکعت کرتے **عن ابي قتادة** عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كان
يصلي بنا الظهر فيقرأ في الركعتين الاوليين يسمعنا الآية كذلك وكان يطيل الركعة في صلوة
الظهر والركعة الاولى يعني في صلوة الصبح **ترجمہ** ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی
نماز پڑہاتے تھے تو پہلی دو رکعتوں میں قرات کرتے تھے اور کبھی ایک آدہ آیت سنا دیتے تہی (جسکو وہ آپ پکار کر پڑہتے
تھے) اور پہلی رکعت ظہر اور فجر کی آپ لمبی پڑہتے تھے (بہ نسبت دوسری رکعت کے بخاری) **باب**
اسماع الامام الآية في الظهر ظہر کی نماز میں امام کا آیت پڑہنا سنائی دیے **عن ابي قتادة** ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان يقرأ بام القرآن وسورتين في الركعتين الاوليين من صلوة
الظهر وصلوة العصر ويسمعنا الآية احيانا وكان يطيل في الركعة الاولى **ترجمہ** ابوقتادہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑہتے تھے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں اور عصر کی اور کبھی
ایک آدہ آیت ہم کو سنائی دیتی اور پہلی رکعت کو آپ لمبی کرتے **تقصير القيام في الركعة الثانية من**

الظُّهْرِ ظہر کی دوسری رکعت میں قرأت کم کرنا پہلی رکعت سے عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَ
يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلٰى
وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ يُطَوِّلُ الْاُوْلٰى
وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے پہلے دو رکعت میں قرأت کرتے کبھی
ایک آدھ آیت ہم سن لیتے اور پہلی رکعت کو آپ دوسری رکعت سے لمبی کرتے اور صبح کی نماز میں بھی ایسا ہی کرتے پہلی
رکعت کو دوسری سے لمبی کرتے اور عصر کی نماز میں بھی آپ پہلے دو رکعتوں میں قرأت کرتے لیکن پہلی رکعت کو دوسرے
سے لمبی پڑھتے اور دوسری کو چھوٹی کرتے اَلْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ظہر کی پہلی
دو رکعتوں میں قرأت کرنا عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ
وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَكَانَ
يُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيْلُ اَوَّلَ رَكْعَةٍ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کے پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف
سورہ فاتحہ پڑھتے تھے اور کبھی ایک آدھ آیت اس طرح پڑھتے کہ ہم سن لیتے اور پہلی رکعت ظہر کی لمبی پڑھتے اَلْقِرَاءَةُ
فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ عصر کے پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ
سُوْرَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيْلُ الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى فِي الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَ
كَذٰلِكَ فِي الصُّبْحِ ترجمہ ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کے پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ
اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور ایک آدھ آیت اس طرح سے پڑھتے کہ ہم سن لیتے اور ظہر کے پہلی رکعت بڑی کرتے اور دوسری
چھوٹی اور ایسا ہی صبح کی نماز میں کرتے عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي
الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَنَحْوِهِمَا ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور ان کے برابر سورتیں پڑھتے تھے عَنْ
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ
ذٰلِكَ وَفِي الصُّبْحِ بِاَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر میں واللیل اذا یغشیٰ
پڑھتے اور عصر میں اسی سورت کے برابر اور صبح میں اس سے لمبی سورت پڑھتے تھے (جیسے سورۂ دہر یا والمرسلات یا قاف
یا رحمان) تَخْفِيْفُ الْقِيَامِ وَالْقِرَاءَةِ قیام اور قرأت کو ہلکا کرنا عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ دَخَلْنَا

عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ صَلَّيْتُمْ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ يَا جَارِيَةُ هَلُمِّي لِي وَضُوْءًا مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ اَشْبَهَ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِمَامِكُمْ هٰذَا قَالَ زَيْدٌ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَيُخَفِّفُ الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے ہم انس بن مالک پاس گئے انہون نے کہا تم نماز پڑھ چکے تھے کہا ہان انہون نے اپنی لونڈی سے کہا پانی لا پھر کہا مین نے کسی امام کے پیچھے نماز نہین پڑھی جو زیادہ مشابہت رکھتا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز سے تمہاری امام سے زیادہ زید نے کہا عمر بن عبد العزیز (جو اوسوقت کے امام اور خلیفہ تھے) رکوع اور سجود کو اچھی طرح سے ادا کرتے اور قیام اور قعود کو ہلکا کرتے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ اَشْبَهَ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ كَانَ يُطِيْلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْاُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَاُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَاُ فِي الصُّبْحِ بِطُوَلِ الْمُفَصَّلِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے مین نے کسی کے پیچھے نماز نہین پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل نماز پڑھتا ہو مگر فلان شخص (وہ البتہ مشابہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز مین) سلیمان نے کہا وہ لنبا کرتے تھے ظہر کی پہلی دو رکعتونکو اور ہلکا پڑھتے تھے پچھلی دو رکعتون کو اور ہلکا کرتے تھے عصر کو اور مغرب مین مفصل کے چھوٹی سورتونکو پڑھتے تھے (مفصل کہتے ہین سورہ حجرات سے اخیر تک کو) اور عشا مین مفصل کے متوسط سورتونکو پڑھتے تھے اور صبح مین مفصل کے لنبی سورتین پڑھتے تھے

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ

مغرب کی نماز مین مفصل کے چھوٹی سورتین پڑھنا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ اَشْبَهَ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَ ذٰلِكَ الْاِنْسَانِ وَكَانَ يُطِيْلُ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ فِي الْعَصْرِ وَيَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَاُ فِي الْعِشَاءِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَاَشْبَاهِهَا وَيَقْرَاُ فِي الصُّبْحِ بِسُوْرَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے مین نے کسی کے پیچھے ایسی نماز نہین پڑھی جو رسول اللہ صلعم کی نماز سے بہت مشابہ ہو مگر فلان شخص کے پیچھے سلیمان بن یسار نے کہا ہم نے اوس شخص کے پیچھے نماز پڑھی وہ ظہر کی پہلی دو رکعتون کو لنبا پڑھتا اور پچھلی دو رکعتون کو ہلکا اور عصر کے نماز کو ہلکا پڑھتا اور مغرب مین مفصل کے چھوٹی سورتین پڑھتا اور عشا مین والشمس وضحٰہا پڑھتا اور اسکے برابر جو سورتین ہین اور صبح مین دو سورتین لنبی پڑھتا

الْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى

مغرب مین سبح اسم ربک الاعلی پڑھنا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِنَاضِحَيْنِ عَلٰی مُعَاذٍ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَصَلَّى الرَّجُلُ ثُمَّ ذَهَبَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَلَا قَرَأْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَنَحْوِهِمَا ترجمہ جابر سے روایت ہے ایک شخص انصاری (ناضحین مین یعنی پانی کھینچنے والون مین) معاذ بن جبل پر سے گذرا اور وہ مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے۔ انہون نے سورہ بقر شروع

تو وہ شخص نماز پڑھ کے چلا گیا پھر یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا ای معاذ تو فتنہ کرتا ہے کیا تو فتنہ ڈالنا چاہتا ہے (کہ لوگ نماز سے گھبرا کر جماعت میں آنا چھوڑ دیں) کیوں نہیں پڑھتا ہے سبح اسم ربک الاعلی اور والشمس وضحٰہا اور انکے برابر سورتیں

القراءۃ فی المغرب بالمرسلات مغرب میں سورہ والمرسلات پڑھنا **عن** ام الفضل بنت الحارث قالت صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتہ المغرب فقرأ المرسلات ما صلی بعدھا صلوۃ حتی قبض صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ام فضل بنت حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی مرض موت میں) گھر میں مغرب کی نماز پڑھی تو سورہ والمرسلات پڑھی پھر اوس کے بعد آپ نے کوئی نماز نہیں پڑھی یہانتک کہ آپکی وفات ہو گئی **عن** ابن عباس عن امہ انھا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی المغرب بالمرسلات ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اُنہوں نے اپنی ماں سے سنا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی المرسلات مغرب میں

القراءۃ فی المغرب بالطور مغرب کی نماز میں سورہ والطور پڑھنا **عن** جبیر بن مطعم قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی المغرب بالطور ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سورہ طور پڑھتے تھے مغرب میں

القراءۃ فی المغرب بحم الدخان مغرب میں سورہ حم دخان پڑھنا **عن** عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ فی صلوۃ المغرب بحم الدخان ترجمہ عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورہ حم دخان پڑھی

القراءۃ فی المغرب بالمص مغرب میں سورہ المص پڑھنا **عن** زید بن ثابت انہ قال لمروان یا ابا عبد الملک اتقرأ فی المغرب بقل ھو اللہ احد وانا اعطیناک الکوثر قال نعم قال فمحلوفۃ لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فیھا باطول الطولیین المص ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے اُنہوں نے مروان سے کہا ای ابا عبد الملک تم مغرب میں قل ھو اللہ احد اور انا اعطیناک الکوثر پڑھتے ہو انہوں نے کہا ہاں زید نے کہا یعنی بات یا یوں کہا میں قسم کہاتا ہوں بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس میں لنبی سورت پڑھتے دیکھا یعنی المص سورہ اعراف **عن** مروان عن زید بن ثابت قال مالی اراک تقرأ فی المغرب بقصار المفصل وقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فیھا باطول الطولیین قلت یا ابا عبد اللہ ما اطول الطولیین قال الاعراف ترجمہ مروان سے روایت ہے زید بن ثابت نے مجھسے کہا کیا وجہ ہے کہ تم مغرب میں چھوٹی سورتیں پڑھا کرتے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لنبی سورت دونوں لنبی سورتوں میں پڑھتے دیکھا میں نے کہا ای عبد اللہ لنبی سورت کون سی اونہوں نے کہا اعراف **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ فی صلوۃ المغرب بسورۃ الاعراف فرقھا فی رکعتین ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورہ اعراف پڑھی دو رکعتوں میں

القراءۃ فی الرکعتین بعد المغرب مغرب کی سنتوں میں

کون سی سورت پڑہنا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِشْرِیْنَ مَرَّۃً یَقْرَأُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کو بیس مرتبہ دیکھا مغرب کے سنتوں اور فجر کی سنتوں میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑہتے ہوئے

الفَضْلُ فِی قِرَاءَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ قل ہو اللہ احد پڑہنے کی فضیلت

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰی سَرِیَّۃٍ فَکَانَ یَقْرَأُ لِاَصْحَابِہٖ فِی صَلٰوتِہِمْ فَیَخْتِمُ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَکَرُوْا ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْہُ لِاَیِّ شَیْءٍ فَعَلَ ذٰلِکَ فَسَاَلُوْہُ فَقَالَ لِاَنَّھَا صِفَۃُ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَأَ بِھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْہُ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یُحِبُّہٗ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بہیجا ایک ٹکڑیکا سردار کر کے وہ اپنی لوگوں کے ساتہہ نماز میں قرآن پڑہا کرتا پہر ختم کرتا قل ہو اللہ احد پر جب پہرے لوگون نے یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا اوس سے پوچہو وہ کیون ایسا کرتا ہے لوگون نے پوچہا اوس نے کہا قل ہو اللہ احد میں صفت ہے اللہ جل جلالہ کی اسوجہ سے مجہے اچہا معلوم ہوتا ہے پڑہنا اوسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہہ دو اوس سے کہ اللہ جل جلالہ دوست رکہتا ہے اوسکو عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ اَقْبَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا یَقْرَأُ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ فَسَاَلْتُہٗ مَاذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْجَنَّۃُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا آپنے ایک شخص کو قل ہو اللہ احد پڑہتے ہوئے سنا تو آپنے فرمایا ضرور ہوگئی میں نے کہا یا رسول اللہ کیا چیز ضرور ہوگئی آپنے فرمایا جنت عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا یَقْرَأُ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ یُرَدِّدُھَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّھَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے ایک شخص نے ایک شخص کو بار بار قل ہو اللہ پڑہتے دیکہا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپسے بیان کیا آپنے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتہہ میں میری جان ہے قل ہو اللہ تہائی قرآن کے برابر ہے عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے (ثواب میں)

اَلْقِرَاءَۃُ فِی الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی عشاء کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی پڑہنا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ مُعَاذٌ فَصَلَّی الْعِشَاءَ الْاٰخِرَۃَ فَطَوَّلَ فَقَالَ النَّبِیُّ اَفَتَّانٌ یَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ یَا مُعَاذُ اَیْنَ کُنْتَ عَنْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَالضُّحٰی وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ترجمہ جابر سے روایت ہے معاذ بن جبل کہڑے ہوئے اونہوں نے عشا کی نماز پڑہائی اور لمبی پڑہائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کیا فتنہ کریگا اے معاذ کدہر گیا سبح اسم ربک الاعلی اور والضحی اور اذا السماء انفطرت (یعنی ان سورتون کو کیون نہ پڑہا)

القراءة في العشاء الآخرة بالشمس وضحٰها عشا کی نماز مین والشمس وضحٰہا پڑہنا **عن** جابر قال صلى
معاذ بن جبل لاصحابه العشاء فطول عليهم فانصرف رجل منا فاخبر معاذ عنه فقال انه منافق
فلما بلغ ذلك الرجل دخل على النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره بما قال معاذ فقال له النبي صلى
الله عليه وسلم اتريد ان تكون فتانا يا معاذ اذا اممت الناس فاقرأ بالشمس وضحٰها وسبح اسم
ربك الاعلى والليل اذا يغشى واقرأ باسم ربك **ترجمہ** جابر سے روایت ہی معاذ بن جبل نے اپنے لوگون کے ساتھ عشا
کی نماز پڑہی اور اوسکو طول دیا ایک شخص نماز توڑ کر چلا گیا معاذ نے کہا یہ منافق ہے اوس شخص کو جب یہ خبر ہوئی تو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور بیان کیا معاذ کا کہنا آپنے معاذ سے فرمایا کیا تم فتنہ کرنا چاہتے ہو جب امامت کرو تو والشمس وضحٰہا
اور سبح اسم ربک الاعلے اور واللیل اذا یغشے اور اقرا باسم ربک پڑہو **عن** بريدة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان يقرأ في صلوة العشاء الآخرة بالشمس وضحٰها واشباهها من السور **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز مین والشمس وضحٰہا پڑہتے تہے اور مانند اس کے اور سورتین پڑہتے تہے

القراءة فيها بالتين والزيتون والتین والزیتون پڑہنا عشا کی نماز مین **عن** البراء بن عازب قال صليت مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم العتمة فقرأ فيها بالتين والزيتون **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہی مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ عشا کی نماز پڑہی آپنے اوس مین التین والزیتون پڑہی

القراءة في الركعة الاولى من صلوة العشاء الآخرة عشا کی پہلی رکعت مین التین والزیتون پڑہنا **عن** البراء بن عازب قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فقرأ في العشاء في الركعة الاولى بالتين والزيتون
ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین تہے تو عشا کی پہلی رکعت مین والتین والزیتون
پڑہی

الركود في الركعتين الاوليين پہلے دو رکعتون کو لنبا پڑہنا **عن** جابر بن سمرة يقول
قال عمر لسعد قد شكاك الناس في كل شيء حتى في الصلوة فقال سعد اتئد في الاوليين واحذف
في الاخريين وما آلو ما اقتديت به من صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذاك الظن
بك **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہی حضرت عمرؓ نے سعد کو کہا ہر بات مین لوگ تمہاری شکایت کرتے ہین یہانتک کہ نماز مین
بہی سعد نے کہا مین پہلے دو رکعتون مین قرأت کو طول دیتا ہون اور پچھلی دو رکعتون مین قرأت نہین کرتا اور مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی مین کسی طرح کمی نہین کرتا حضرت عمر نے کہا تمہارے ساتھ یہی گمان ہے **عن** جابر
بن سمرة قال وقع ناس من اهل الكوفة في سعد عند عمر فقالوا والله ما يحسن الصلوة فقال اما انا
فاصلي بهم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم لا اخرم عنها اركد في الاوليين واحذف

فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کوفہ کے چند لوگون نے حضرت عمرؓ پاس شکایت کی سعدؓ کی اور کہا قسم خدا کی وہ نماز اچھی نہیں پڑھتے سعد نے کہا مین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھتا ہون اوس مین کچھ کمی نہین کرتا پہلے دو رکعتون کو لمبا کرتا ہون اور پچھلی دو رکعتون کو مختصر کرتا ہون حضرت عمرؓ نے کہا مین بھی یقین تم سے رکھتا تمہاری شکایت بیجا ہے اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہو

قراءۃ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ ایک رکعت مین دو سورتین پڑھنا

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِينَ سُورَةً فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلْقَمَةَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا عَلْقَمَةُ فَسَأَلْنَاهُ فَأَخْبَرَنَا بِهِنَّ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے اُنہون نے کہا مین جانتا ہون اون سورتون کو جو ایک دوسرے کے مشابہ ہین اور وہ بیس سورتین ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو دس رکعتون مین پڑھتے تھے پھر اونہون نے علقمہ کا ہاتھ پکڑا اور اندر گئے بعد اوس کے علقمہ باہر نکلے شقیق نے کہا ہم نے اون سے پوچھا اون سورتون کو اونہون نے بیان کیا

عَنْ أَبِي وَائِلٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ قَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَتَيْنِ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ ترجمہ ابو وائل سے روایت ہے ایک شخص نے عبد اللہ بن مسعود کے سامنے کہا مین نے مفصل کو (یعنی اوسکی سب سورتون کو حجرات سے اخیر تک) ایک رکعت مین پڑہا اونہون نے کہا یہ تو شعر کا جلدی جلدی پڑہنا ہوا۔ مین پہچانتا ہون اون سورتون کو جو ایک دوسرے کی مشابہ ہین جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑہتے تھے پھر بیان کین اُنھون نے بیس سورتین مفصل کی ہر ایک رکعت مین دو دو سورتین آپ پڑہتے تھے

عَنْ عَبْدِ اللهِ وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي قَرَأْتُ اللَّيْلَةَ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَكِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ النَّظَائِرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ مِنْ آلِ حم ترجمہ عبد اللہ بن مسعود پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا مین نے رات کو ایک رکعت مین ساری مفصل کو پڑہا اونہون نے کہا کیا شعر کی طرح تو اوڑا گیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جوڑ کی سورتون کو پڑہا کرتے تھے اور وہ بیس سورتین ہین مفصل کے قسم سے (اخیر تک مفصل کے ابتدا مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین حجرات سے بعض قاف سے بعض سورہ صف سے بعض تبارک سے بعض سبح اسم سے واللہ اعلم)

قراءۃ بَعْضِ السُّورَةِ سورت کا ایک حصہ پڑھنا

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَصَلَّى فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَعِيسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ ترجمہ عبد اللہ بن سائب سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تہا جس دن مکہ فتح ہوا تو آپ نے نماز پڑھی کعبہ کے سامنے تو دونون جوتیان اوتار کر بائین طرف رکہین اور سورہ مومنون شروع کی جب موسی اور عیسی علیہما السلام

کے ذکر پہ پہنچے (اس آیت پر ثم ارسلنا موسیٰ واخاہ ہارون بآیاتنا وسلطان مبین) آپ کو کھانسی آگئی آپ نے رکوع کر دیا

تعوذ القارئ إذا مر بآية عذاب جب نماز میں آیت عذاب کی آوے تو اللہ سے پناہ مانگنا

عن حذيفة أنه صلى إلى جنب النبي صلى الله عليه وسلم ليلة فقرأ فكان إذا مر بآية عذاب وقف وتعوذ وإذا مر بآية رحمة وقف فدعا وكان يقول في ركوعه سبحان ربي العظيم وفي سجوده سبحان ربي الأعلى ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے انہوں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو دیکھا کہ آپ قرآن پڑھتے جب عذاب کی آیت آتی ٹھہر جاتے اور اللہ کی پناہ مانگتے اور جب رحمت کی آیت آتی تو ٹھہر جاتے اور دعا کرتے اور رکوع میں سبحان ربی العظیم کہتے اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ کہتے

مسألة القارئ إذا مر بآية رحمة قاری جب رحمت کی آیت پڑھے تو اللہ سے رحمت مانگے

عن حذيفة أن النبي صلى الله عليه وسلم قرأ البقرة وآل عمران والنساء في ركعة لا يمر بآية رحمة إلا سأل ولا بآية عذاب إلا استجار ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ اور آل عمران اور نساء ایک رکعت میں پڑھی جب رحمت کی آیت پڑھتے تو اللہ سے رحمت مانگتے اور جب عذاب کی آیت پڑھتے تو اسکی پناہ مانگتے......

ترديد الآية ایک آیت کو کئی بار پڑھنا

عن أبي ذر يقول قام النبي صلى الله عليه وسلم حتى أصبح بآية والآية إن تعذبهم فإنهم عبادك وإن تغفر لهم فإنك أنت العزيز الحكيم ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہوئے اور ایک آیت میں صبح کر دی وہ آیت یہ تھی (جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت میں اللہ جل جلالہ سے عرض کریں گے) ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم اگر تو عذاب کرے انکو تو تیرے بندے ہیں اور جو بخشدے تو تو غالب ہے حکمت والا

قوله عز وجل ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها اس آیت کی تفسیر ولا تجہر بصلوتک ولا تخافت بہا

عن ابن عباس في قوله عز وجل ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها قال نزلت ورسول الله صلى الله عليه وسلم مختف بمكة وكان إذا صلى بأصحابه رفع صوته وقال ابن منيع يجهر بالقرآن وكان المشركون إذا سمعوا صوته سبوا القرآن ومن أنزله ومن جاء به فقال الله عز وجل لنبيه صلى الله عليه وسلم ولا تجهر بصلاتك أي بقراءتك فيسمع المشركون فيسبوا القرآن ولا تخافت بها عن أصحابك فلا يسمعوا وابتغ بين ذلك سبيلا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں ولا تجہر بصلوتک ولا تخافت بہا میں روایت ہے جب یہ آیت اوتری ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں چھپے ہوئے تھے جب اپنے یاروں کے ساتھ نماز پڑھتے تو کلام اللہ بلند آواز سے پکار کر پڑھتے مشرک جب آپکی آواز سنتے تو کلام اللہ کو (معاذ اللہ) برا کہتے اور جس نے اوتارا اور جو لیکر آیا اسکو بھی برا کہتے تب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام پہونچانے والے سے فرمایا مت پکار اپنی نماز میں یعنے کلام اللہ بہت

پکار کے مت پڑھ ایسا نہ ہو کہ مشرک سنیں تو قرآن کو برا کہیں اور نہ بہت آہستہ پڑھ کہ تیرے ساتھی نہ سنیں بلکہ بیچ بیچ کا طریقہ اختیار کر وہ یہ ہے کہ تیرے ساتھی سنیں اور باہر والے کافر نہ سنیں) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا صَوْتَهُ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْفِضُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ مَا كَانَ يَسْمَعُهُ أَصْحَابُهُ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قرآن کو پڑھتے اور مشرکین جب آپ کی آواز سنتے تو قرآن کو برا کہتے اور جو شخص قرآن کو لیکر آیا اسکو بھی برا کہتے اس لیے آپ قرآن کو آہستہ پڑھنے لگے اتنا کہ آپکے ساتھیوں کو بھی سنائی نہ دیتا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری ولا تجہر بصلوتک ولا تخافت بہا وابتغ بین ذلک سبیلا

بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

قرآن کو بلند آواز سے پڑھنا عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى عَرِيشِي ترجمہ ام ہانی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کو سنتی تھی رسجد میں) اور میں اپنی چھت کے اوپر ہوتی

بَابُ مَدِّ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ

قرآن بلند آواز سے پڑھنا عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَمُدُّ صَوْتَهُ مَدًّا ترجمہ قتادہ سے روایت ہے میں نے انس سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر قرآن پڑھتے تھے انہوں نے کہا آپ آواز کھینچ کر پڑھتے تھے

تَزْيِينُ الْقُرْآنِ بِالصَّوْتِ

قرآن کو خوش آوازی سے پڑھنا عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زینت دو تم قرآن کو اپنی آوازوں سے ف یعنی خوش الحانی سے پڑھو مگر حروف کو اپنی مقدار سے گھٹاؤ بڑھاؤ نہیں ہر ایک مد کو اسکی موافق ادا کرو عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ قَالَ ابْنُ عَوْسَجَةَ كُنْتُ نَسِيتُ هَذِهِ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ حَتَّى ذَكَّرَنِيهِ الضَّحَّاكُ بْنُ مُزَاحِمٍ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زینت دو قرآن کو اپنی آوازوں سے ابن عوسجہ نے کہا میں اسکو بھول گیا تھا مجھے یاد دلا دیا ابن مزاحم نے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ کسی چیز کو ایسی توجہ اور محبت سے نہیں سنتا جیسے قرآن کو سنتا ہے اس پیغمبر کی زبان سے جو خوش آواز ہو اور پکار کر پڑھے کلام اللہ کو خوش آوازی سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَذِنَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِشَيْءٍ يَعْنِي أَذَنَهُ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کسی چیز کو اسطرح نہیں سنتا جیسے کلام اللہ کو سنتا ہے پیغمبر کی زبان سے جو خوش آوازی سے پڑھے عَنْ

أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سمع قراءة أبي موسى فقال لقد أوتي مزمارا من مزامير آل داود عليه السلام ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسے کی قراءت سنی تو فرمایا تو داؤد علیہ السلام کے خاندان کی بانسری دیا گیا ہے ف داؤد علیہ السلام بانسری بجا کر اللہ جل جلالہ کی یاد کرتے تھے اور نہایت خوش آواز تھے حضرت نے ابوموسی اشعری رضی کی خوش آوازی کو دیکھ کر فرمایا انکو بھی حضرت داؤد کے خاندان کی ایک بانسری ملی ہے یعنے ویسا ہی گلا ملا ہے اور تو خوش آواز ہے **عن** عائشة قالت سمع النبي صلى الله عليه وسلم قراءة أبي موسى فقال لقد أوتي هذا من مزامير آل داود عليه السلام ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسے کی قراءت سنی تو فرمایا یہ داؤد علیہ السلام کے خاندان کی ایک بانسری دیا گیا ہے **عن** عائشة قالت سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم قراءة أبي موسى فقال لقد أوتي هذا من مزامير آل داود عليه السلام ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام نے ابوموسی کی قراءت سنی تو فرمایا اسکو حضرت داؤد کے گھرانے کی ایک بانسری ملی ہے **عن** يعلى بن مملك أنه سأل أم سلمة عن قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم وصلاته فقالت ما لكم وصلاته ثم نعتت قراءته فإذا هي تنعت قراءة مفسرة حرفا حرفا ترجمہ یعلی بن مملک سے روایت ہے انہوں نے ام سلمہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت اور نماز کو انہوں نے کہا تم کو آپ کی نماز سے کیا [illegible] پھر بیان کیا انہوں نے آپ کی قراءت کو وہ صاف تھی ایک ایک حرف الگ الگ معلوم ہوتا تھا

باب التكبير للركوع رکوع کرتے وقت تکبیر کہنا

عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أن أبا هريرة حين استخلفه مروان على المدينة كان إذا قام إلى الصلاة المكتوبة كبر ثم يكبر حين يركع فإذا رفع رأسه من الركعة قال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد ثم يكبر حين يهوي ساجدا ثم يكبر حين يقوم من الثنتين بعد التشهد يفعل مثل ذلك حتى يقضي صلاته فإذا قضى صلاته وسلم أقبل على أهل المسجد فقال والذي نفسي بيده إني لأشبهكم صلاة برسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے ابوہریرہ کو جب مروان نے خلیفہ کیا مدینے میں تو وہ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے پھر رکوع کرتے وقت تکبیر کہتے پھر جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہتے پھر تکبیر کہتے جب سجدے کی لیے جھکتے پھر جب دو رکعتوں کے بعد تشہد پڑھ کر اوٹھتے تکبیر کہتے ایسا ہی ساری نماز میں کرتے پھر جب نماز پڑھ چکتے اور سلام پھیرتے تو لوگوں کی طرف مخاطب ہوتے اور کہا قسم اوس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں

رفع اليدين للركوع حذاء فروع الأذنين رکوع کرتے وقت ہاتھ کانوں تک اوٹھانا

عن مالك بن الحويرث قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع يديه إذا كبر وإذا ركع وإذا رفع

رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتَّى يَبْلُغَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے دونوں ہاتھ اوٹھاتے تھے جب تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے کانوں کی لو تک

باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِلَى حَذْوِ الْمَنْكِبَيْنِ مونڈھوں تک ہاتھ اوٹھانا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب نماز شروع کرتے دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک اسیطرح جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے

تَرْكُ ذَلِكَ نہ اوٹھانا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يُعِدْ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کیا میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتاؤں پھر وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے دونوں ہاتھ اوٹھائے پہلی بار میں (یعنی جب نماز شروع کی) پھر نہ اوٹھائے

إِقَامَةُ الصُّلْبِ فِي الرُّكُوعِ رکوع میں پیٹھ برابر رکھنا

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ترجمہ ابی مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اپنی پیٹھ برابر نہ کرے رکوع اور سجدے میں

الِاعْتِدَالُ فِي الرُّكُوعِ رکوع کسطرح کرے

عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درست اور ٹھیک ہو جاؤ رکوع اور سجدے میں اور نہ بچھاوے کوئی تم میں سے اپنے دونوں ہاتھوں کو کتے کی طرح **ف** یعنے زمین پر نہ لگا دے کہنیوں کو بلکہ الگ رکھے اور رکوع کا اعتدال یہ ہے کہ پیٹھ کو برابر کرے اور سر کو اوسکے برابر نہ اونچا نہ نیچا اور دونوں ہاتھ سیدھے کر کے گھٹنوں پر رکھے اور سجدے کا اعتدال یہ ہے کہ کہنیوں کو زمین سے اور پیٹ کو رانوں سے جدا رکھے

التَّطْبِيقُ دونوں ہاتھ ملا کر دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھ لینا رکوع میں

عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا كَانَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ فِي بَيْتِهِ فَقَالَ أَصَلَّى هَؤُلَاءِ قُلْنَا نَعَمْ فَأَمَّهُمَا وَقَامَ بَيْنَهُمَا بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ قَالَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَاصْنَعُوا هَكَذَا وَإِذَا كُنْتُمْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَفْرِشْ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ علقمہ اور اسود سے روایت ہے ہم دونوں عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ تھے اون کے گھر میں انہوں نے کہا کیا یہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں ہم نے کہا ہاں پھر عبد اللہ بن مسعود نے امامت کی اور ہم دونوں کے بیچ میں کھڑے ہوئے نہ اذان کہی نہ اقامت اور کہا جب تم تین ہوے ہو تو ایسا ہی کرو (یعنی امام بیچ میں کھڑا ہو اور دو مقتدی داہنے بائیں کھڑے ہوں) اور جب تین سے زیادہ ہو تو کوئی تم میں سے امامت کرے اور چاہیے کہ بچھا لے اپنے دونوں ہتھیلیوں کو اپنے رانوں پر گویا میں دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے اختلاف کو

عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا صَلَّيْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي بَيْتِهِ فَقَامَ بَيْنَنَا فَوَضَعْنَا أَيْدِيَنَا

بين ركبتينا فنزعهما فخالف بين اصابعنا وقال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعله ترجمہ
اسود اور علقمہ سے روایت ہے دونوں نے کہا ہم نے عبداللہ بن مسعود کے ساتھ نماز پڑھی اونکے گھر میں وہ ہمارے بیچ میں کھڑے
ہوئے تو ہم نے اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھا انہوں نے ہمارے ہاتھ وہاں سے اوٹھا دیے اور انگلیوں کو ایک دوسرے کے اندر کر دیا
اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے **عن** عبد الله قال علمنا رسول الله صلى الله عليه
وسلم الصلوة فقام فكبر فلما اراد ان يركع طبق يديه بين ركبتيه وركع فبلغ ذلك سعدا فقال
صدق اخي قد كنا نفعل هذا ثم امرنا بهذا يعني الامساك بالركب ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز سکھلائی آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی جب آپ رکوع کرنے لگے تو دونوں ہاتھ ملا کر اپنے
گھٹنوں کے بیچ میں رکھ لیے اور رکوع کیا جب یہ حدیث سعد کو پہونچی تو انہوں نے کہا سچ کہا میرے بھائی نے پہلے ایسا ہی حکم
تھا پھر گھٹنوں کے پکڑنے کا حکم ہوا رکوع میں **نسخ ذلك** اس حکم کا منسوخ ہونا **عن** مصعب بن سعد قال
صليت الى جنب ابي وجعلت يدي بين ركبتي فقال اضرب بكفيك على ركبتيك قال ثم فعلت
ذلك مرة اخرى فضرب يدي وقال انا قد نهينا عن هذا وامرنا ان نضرب بالاكف على الركب
ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے میں نے اپنے باپ کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے بیچ میں رکھا
رکوع میں میرے باپ نے کہا اپنی دونوں ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھ پھر میں نے دوسری بار ایسا ہی کیا (یعنی دونوں ہاتھ
ملا کر گھٹنوں کے بیچ میں رکھے) میرے باپ نے میرے ہاتھ پر مارا اور کہا ہم کو ممانعت ہوئی اس سے اور حکم ہوا ہاتھ گھٹنوں
پر رکھنے کا **عن** مصعب بن سعد قال ركعت فطبقت فقال ابي ان هذا شيء كنا نفعله ثم ارتفعنا
الى الركب ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے میں نے رکوع میں دونوں ہاتھ جوڑے تو میرے باپ (سعد بن ابی وقاص) نے کہا
ہم بھی ایسا ہی کرتے تھے پھر حکم ہوا گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا **الامساك بالركب في الركوع** رکوع میں
گھٹنوں کو پکڑنا **عن** عمر قال سنت لكم الركب فامسكوا بالركب ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے انہوں
نے کہا گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا سنت ہے رکوع میں تو گھٹنوں کو پکڑو **عن** ابي عبد الرحمن السلمي قال قال عمر انما
السنة الاخذ بالركب ترجمہ ابو عبد الرحمن سلمی سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا گھٹنوں کو پکڑنا ہی سنت ہے
(رکوع میں) **مواضع الراحتين في الركوع** رکوع میں اپنی دونوں ہتھیلیاں کہاں رکھے **عن** سالم قال
اتينا ابا مسعود فقلنا له حدثنا عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام بين ايدينا
وكبر فلما ركع وضع راحتيه على ركبتيه وجعل اصابعه اسفل من ذلك وجافى بمرفقيه
حتى استوى كل شيء منه ثم قال سمع الله لمن حمده فقام حتى استوى كل شيء منه ترجمہ
سالم سے روایت ہے ہم ابو مسعود کے پاس گئے اور ان سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے تھے بیان کرو وہ ہمارے سامنے

وخاتم الذهب وان اقرأ وانا راكع وقال مرة اخرى وان اقرأ راكعا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی (ایک کپڑا ہے ریشمی منسوب ہے قس کی طرف جو ایک مقام کا نام ہے) اور حریر (جو کپڑا سراسر ریشمی ہو) اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں کلام اللہ پڑھنے سے

عن علي قال نهاني النبي صلى الله عليه وسلم عن خاتم الذهب وعن القراءة راكعا وعن القسي والمعصفر ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرأت سے اور قسی اور کسم میں رنگے کپڑے پہننے سے

عن علي قال نهاني رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا اقول نهاكم عن تختم الذهب وعن لبس القسي وعن لبس المفدم والمعصفر وعن القراءة في الركوع ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہیں کہتا ہوں میں کہ منع کیا تمکو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی اور لال ڈھڈھاتی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے اور رکوع میں قرأت سے

عن علي يقول نهاني رسول الله صلى الله عليه وسلم عن خاتم الذهب وعن لبس القسي والمعصفر وقراءة القرآن وانا راكع ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے اور قسی کے پہننے اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے اور قرآن کے پڑھنے سے رکوع میں

عن علي قال نهاني رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبس القسي والمعصفر وعن تختم الذهب وعن القراءة في الركوع ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا مجھکو قسی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے

تعظیم الرب فی الرکوع رکوع میں پروردگار کی تعظیم کرنا

عن ابن عباس قال كشف رسول الله صلى الله عليه وسلم الستارة والناس صفوف خلف ابي بكر فقال ايها الناس انه لم يبق من مبشرات النبوة الا الرؤيا الصالحة يراها المسلم او ترى له ثم قال الا اني نهيت ان اقرأ راكعا او ساجدا فاما الركوع فعظموا فيه الرب واما السجود فاجتهدوا في الدعاء فقمن ان يستجاب لكم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اوٹھایا (اپنے حجرے کا) اور لوگ صف باندھے ہوئے تھے (نماز کے لیے) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے آپنے فرمایا اے لوگو البتہ پیغمبری کے خوشخبری دینے والوں میں سے کچھ نہیں رہا مگر سچا خواب کہ اوسکو مسلمان دیکھے یا اوسکو کوئی اوس کے لیے دیکھے پھر فرمایا خبردار ہو جاؤ مجھکو منع ہوا رکوع یا سجدے میں کلام اللہ پڑھنا لیکن رکوع میں تو اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور سجدے میں دعا کی کوشش کرو کیونکہ سزاوار ہے دعا قبول ہونا اوس میں اسلیے کہ سجدہ انتہا کی عاجزی ہے اپنے مالک کے سامنے تو امید ہے کہ مالک اپنے بندے پر رحم کرے اور جو مانگے سو دیوے

باب الذکر فی الرکوع رکوع میں کیا کہے

عن حذيفة قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فركع فقال في ركوعه سبحان ربي العظيم وفي سجوده سبحان ربي الاعلى ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپنے رکوع کیا اور رکوع میں سبحان ربی العظیم کہا اور سجدے میں سبحان ربی الاعلی کہا

نوع آخر من الذکر فی الرکوع رکوع میں دوسرا کلمہ

عن عائشة قالت كان رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول فی رکوعہ وسجودہ سبحانک ربنا وبحمدک اللہم اغفر لی ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے رکوع و سجدہ میں سبحانک ربنا وبحمدک اللہم اغفر لی کہتے تھے

نوع اخر رکوع میں تیسرا کلمہ **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی رکوعہ سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کہتے تھے

نوع اخر رکوع میں چوتھا کلمہ **عن** عوف بن مالک یقول قمت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رکع مکث قدر سورۃ البقرۃ یقول فی رکوعہ سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ ترجمہ عوف بن مالک کی روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑا ہوا جب آپ نے رکوع کیا تو ٹھہرے بقدر سورہ بقرہ کے (یعنی اتنی دیر تک رکوع میں رہے) آپ کہتے تھے سبحان ذی الجبروت والملکوت الخ

نوع اخر رکوع میں پانچویں طرح کا کلمہ **عن** علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رکع قال اللہم لک رکعت ولک اسلمت وبک آمنت خشع لک سمعی وبصری وعظامی ومخی وعصبی ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو فرماتے اللہم لک رکعت ولک اسلمت وبک آمنت خشع لک سمعی وبصری وعظامی ومخی وعصبی

نوع اخر ایک اور طرح کا کلمہ رکوع میں **عن** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رکع قال اللہم لک رکعت وبک آمنت ولک اسلمت وعلیک توکلت انت ربی خشع سمعی وبصری ودمی ولحمی وعظمی وعصبی للہ رب العالمین ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو فرماتے اللہم لک رکعت وبک آمنت ولک اسلمت وعلیک توکلت انت ربی خشع سمعی وبصری ودمی ولحمی وعظمی وعصبی للہ رب العالمین

عن محمد بن مسلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام یصلی تطوعا یقول اذا رکع اللہم لک رکعت وبک آمنت ولک اسلمت وعلیک توکلت انت ربی خشع سمعی وبصری ولحمی ودمی ومخی وعصبی للہ رب العالمین ترجمہ محمد بن مسلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل نماز پڑھتے تھے تو رکوع میں کہتے تھے۔ اللہم لک رکعت وبک آمنت الخ یعنی رکوع کیا میں نے تیرے لیے اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے سامنے گردن رکھ دی اور تجھ پر بھروسا کیا تو میرا پالنے والا ہے میری کان اور آنکھ اور گوشت اور خون اور مغز اور پٹھے سب اللہ کے سامنے جھکے ہیں جو پالنے والا ہے ساری جہان کا

باب الرخصۃ فی ترک الذکر فی الرکوع

رکوع میں کچھ نہ پڑھنا **عن** رفاعۃ بن رافع وکان بدریا قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ دخل رجل المسجد فصلی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمقہ ولا یشعر ثم انصرف فاتی رسول اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علیہ فرد علیہ السلام ثم قال ارجع فصل فانک لم تصل قال لا ادری

فی الثانیۃ او فی الثالثۃ قال والذی انزل علیک الکتاب لقد جہدت فعلمنی وارنی قال اذا اردت

الصلوۃ فتوضأ فاحسن الوضوء ثم قم فاستقبل القبلۃ ثم کبر ثم اقرأ ثم ارکع حتی تطمئن راکعا

ثم ارفع حتی تعتدل قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع راسک حتی تطمئن قاعدا ثم اسجد

حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع فاذا صنعت ذلک فقد قضیت صلوتک وما انتقصت من ذلک فانما تنتقصہ

من صلوتک ترجمہ رفاعہ بن رافع سے روایت ہے وہ بدری تھے یعنی جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ شریک تھے ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو مین ایک شخص مسجد میں آیا اور اوس نے نماز پڑہی آپ اوسکو دیکھ رہے تھے

لیکن اوسکو خبر نہ تھی جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا

پھر فرمایا جا تو نے نماز نہیں پڑہی پھر نماز پڑہ اوس نے دوسری یا تیسری بار میں کہا قسم اوسکی جسنے آپ پر قرآن اوتارا میں تھک

گیا اب آپ مجھکو سکھلا دیجئے اور بتلا دیجئے (کیونکر نماز پڑہوں) آپنے فرمایا جب تو نماز پڑہنا چاہے تو اچھی طرح وضو کر پھر کھڑا ہو

قبلہ کیطرف منہ کر کے تکبیر کہہ پھر قرآن پڑہ (یعنے سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ) پھر رکوع کر اچھی طرح اطمینان سے پھر سر اوٹہا اور

سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اسی طرح اطمینان سے جب تو ایسا کریگا (ہر رکعت میں) تو نماز کو ادا کریگا اور جتنی اسمیں سے کمی

کریگا اپنی نماز میں کمی کریگا ف اس سے معلوم ہوا کہ طمانیت اور تعدیل ارکان فرض ہے نماز کا اور رکن ہے باب

الامر باتمام الرکوع رکوع کو اچھی طرح پورا ادا کرنا عن انس یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

اتموا الرکوع والسجود اذا رکعتم وسجدتم ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا

کرو رکوع اور سجدہ کو جب تم رکوع اور سجدہ کرو باب رفع الیدین عند الرفع من الرکوع رکوع سے سر اوٹہاتے

وقت ہاتہوں کو اوٹہانا عن وائل بن حجر قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرأیتہ

یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوۃ واذا رکع واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ ہکذا واشار قیس الی نحو

الاذنین ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑہی تو میں نے دیکھا آپ دونوں

ہاتہ اوٹہاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے قیس نے کہا کانوں تک رفع

الیدین حذو فروع الاذنین عند الرفع من الرکوع دونوں ہاتہ کانوں کے لو تک اوٹہانا جب رکوع سے

اوٹہاوے عن مالک بن الحویرث انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا رکع واذا رفع راسہ

من الرکوع حتی یحاذی بہما فروع اذنیہ ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو دیکھا دونوں ہاتہ اوٹہاتے ہوئے رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اوٹہاتے وقت کانوں کے لو تک رفع الیدین

حذو المنکبین عند الرفع من الرکوع جب رکوع سے سر اوٹہاوے تو ہاتہوں کا مونڈہوں تک اوٹہانا عن

ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه اذا دخل الصلوة حذو منكبيه واذا اراد ان يركع واذا رفع رأسه من الركوع فعل مثل ذلك واذا قال سمع الله لمن حمده قال ربنا لك الحمد وكان لا يرفع يديه بين السجدتين ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھوں کو اوٹھاتے تھے مونڈھوں تک جب نماز شروع کرتے اور جب سر اوٹھاتے رکوع سے تو ایسا ہی کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ربنا لک الحمد کہتے اور دونوں سجدوں کے بیچ میں ہاتھ نہ اوٹھاتے

الرخصة في ترك ذلك ہاتھ نہ اوٹھانے کی اجازت رکوع سے سر اوٹھاتے وقت

عن عبد الله انه قال الا اصلي بكم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى فلم يرفع يديه الا مرة ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے اونہوں نے کہا میں تمہارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز پڑھتا ہوں پھر اونہوں نے نماز پڑھی تو نہیں اوٹھائے ہاتھ مگر ایک بار یعنی جب نماز شروع کی اس حدیث سے رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اوٹھاتے وقت ہاتھ اوٹھانے کی رخصت نکلی یعنی یہ ثابت ہوا کہ ہاتھ اوٹھانا واجب اور لازم نہیں ہے جیسا کہ صاحب کتاب نے اس باب کو یوں ہی لکھا کہ رفع یدین نہ کرنے کی رخصت ہے جو لوگ اس حدیث سے دلیل لاتے ہیں رفع یدین کے منسوخ ہونے پر ان کی دلیل تمام نہیں ہے

ما يقول الامام اذا رفع رأسه من الركوع جب امام رکوع سے سر اوٹھاوے تو کیا کہے **عن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا افتتح الصلوة رفع يديه حذو منكبيه واذا كبر للركوع واذا رفع رأسه من الركوع رفعهما كذلك ايضا وقال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد وكان لا يفعل ذلك في السجود ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اوٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہتے اور سجدوں میں ہاتھ نہ اوٹھاتے **عن** ابي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا رفع رأسه من الركوع قال اللهم ربنا ولك الحمد ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو اللہم ربنا ولک الحمد کہتے

باب ما يقول المأموم مقتدی جب رکوع سے سر اوٹھاوے تو کیا کہے **عن** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم سقط من فرس على شقه الايمن فدخلوا عليه يعودونه فحضرت الصلوة فلما قضى الصلوة قال انما الامام ليؤتم به فاذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمد ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے دہنی پہلو کے بل گر پڑے تو صحابہ آپ کو پوچھنے کو گئے نماز کا وقت آگیا جب آپ نماز پڑھ چکے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوس کی پیروی کی جاوے جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اوٹھاوے تم بھی سر اوٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو **عن** رفاعة بن رافع قال كنا يوما نصلي وراء رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما رفع رأسه من الركعة قال سمع الله لمن حمده قال رجل وراءه ربنا ولك الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه فلما انصرف

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من المتكلم آنفا فقال الرجل انا يا رسول الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد رأيت بضعة وثلاثين ملكا يبتدرونها ايهم يكتبها اولا ترجمہ

رفاعہ بن رافع سے روایت ہے ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو کہا سمع اللہ لمن حمدہ ایک شخص آپ کے پیچھے بولا ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کس نے نماز میں یہ کلمہ کہا تھا ایک شخص بولا میں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میں نے کئی اور تیس فرشتوں کو دیکھا ہر ایک لپک رہا تھا کہ پہلے کون اس کلمہ کو لکھے

باب قوله ربنا ولك الحمد

ربنا ولک الحمد کہنے کا بیان

عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمد فانه من وافق قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا ولک الحمد کہو جسکا کہنا فرشتوں کے کہنے کے برابر ہو جاوے گا اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے

عن ابی موسى قال ان نبي الله صلى الله عليه وسلم خطبنا وبين لنا سنتنا وعلمنا صلوتنا فقال اذا صليتم فاقيموا صفوفكم ثم ليؤمكم احدكم فاذا كبر الامام فكبروا واذا قرأ غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين يجبكم الله واذا كبر وركع فكبروا واركعوا فان الامام يركع قبلكم ويرفع قبلكم قال نبي الله صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا ولك الحمد يسمع الله لكم فان الله قال على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم سمع الله لمن حمده فاذا كبر وسجد فكبروا واسجدوا فان الامام يسجد قبلكم ويرفع قبلكم قال نبي الله صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك واذا كان عند القعدة فليكن من اول قول احدكم التحيات الطيبات الصلوات لله سلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته سلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله سبع كلمات وهي تحية الصلوة ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور ہم کو طریقے بتلائے اور نماز سکھلائے پھر فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفیں کھڑی کرو اور تم میں سے ایک امامت کرے جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ تعالیٰ قبول کریگا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور پیچھے کسر وہ ہیں نکل آوے گی یعنی تم اوس کے بعد رکوع کروگے تو وہ تم سے پہلے سر اوٹھاویگا [illegible] تمہارا رکوع بھی اوس کے رکوع کے برابر ہو جاویگا) اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم اللہم ربنا ولک الحمد کہو [illegible] سن لیگا تمہارا کہنا اس لیے کہ اللہ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ یعنی سن [illegible]

تکبیر کہو اور سجدہ کریں تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور سر اوٹھاتا ہے۔ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اوہر کی کسر اودہر نکل آوے گی اور جب امام بیٹھے تو ہر ایک تم میں سے بیٹھنے سے پہلے یہ کہے۔ التحیات الطیبات
الصلوٰۃ للہ سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد
ان محمد عبدہ ورسولہ یہ ساتوں کلمے تحیۃ میں نماز کے

قَدْرُ الْقِيَامِ بَيْنَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ رکوع

کے بعد کتنی دیر تک کھڑا ہو عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رُكُوْعُهُ وَاِذَا
رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَسُجُوْدُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور رکوع سے سر اوٹھانا اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا یہ سب برابر برابر
ہوتے

بَابُ مَا يَقُوْلُ فِيْ قِيَامِهِ

جب رکوع سے کھڑا ہو تو کیا کہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ
وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ
کہتے تو اوس کے بعد کہتے اللھم ربنا لک الحمد ملاء السموت وملاء الارض وملاء ما شئت من شیء بعد۔ یعنی اے اللہ اے پالنے والے
ہمارے تیری تعریف کرتا ہوں آسمان اور زمین بھر اور اوسکے سوا جس قدر تو چاہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ السُّجُوْدَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ
وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کر کے سجدہ
کرنا چاہتے تو فرماتے اللھم ربنا لک الحمد ملاء السموت وملاء الارض وملاء ما شئت من شیء بعد عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ
وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ خَيْرُ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا
اَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر
فرماتے ربنا لک الحمد اخیر تک یعنی اے پالنے والے ہمارے تیری تعریف ہے آسمانوں اور زمین بھر اور اسکے بعد جس قدر تو چاہے اے
تعریف اور بڑائی کے لائق بہتر جو بندے نے کہا اور ہم سب تیرے بندے ہیں کوئی روکنے والا نہیں تیری دی کو تیرے سامنے
مالدار کا مال کام نہیں آتا عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَسَمِعَهٗ
حِيْنَ كَبَّرَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ذُو الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ
رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ
رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَكَانَ قِيَامُهٗ وَرُكُوْعُهٗ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَسُجُوْدُهٗ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا
مِّنَ السَّوَاءِ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی جب آپ نے تکبیر

کہی تو فرمایا اللہ اکبر ذو الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ اور رکوع مین سبحان ربی العظیم کہا اور جب رکوع سے سر اوٹھایا تو لربی الحمد کہا اور سجدے مین سبحان ربی الاعلی کہا اور دونون سجدون کے بیچ مین رب اغفر لی اور آپکا قیام اور رکوع اور رکوع کے بعد قیام اور سجدہ اور دونون سجدون کے بیچ کا قعدہ قریب قریب تہے

باب القنوت بعد الرکوع رکوع کے بعد قنوت پڑہنا

عن انس بن مالک قال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہرا بعد الرکوع یدعو علی رعل وذکوان وعصیۃ عصت اللہ ورسولہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑہی آپ بد دعا کرتے تہے رعل اور ذکوان اور عصیہ پر جنہون نے نافرمانی کی تہی اللہ اور اوسکے رسول کی

باب القنوت فی صلوۃ الصبح فجر کی نماز مین قنوت پڑہنا

عن ابن سیرین ان انس بن مالک سئل ھل قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ الصبح قال نعم فقیل لہ قبل الرکوع او بعدہ قال بعد الرکوع ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے انس بن مالک سے سوال ہوا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑہی ہے فجر کے نماز مین انہون نے کہا ہان پڑہی ہے پوچہا رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد انہون نے کہا رکوع کے بعد عن ابن سیرین قال حدثنی بعض من صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الصبح فلما قال سمع اللہ لمن حمدہ فی الرکعۃ الثانیۃ قام ھنیۃ ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے مجہسے بیان کیا اوس شخص نے جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نماز پڑہی فجر کی اوس نے کہا جب آپنے سمع اللہ لمن حمدہ کہا دوسری رکعت مین تو تہوڑی دیر تک کہڑے رہے (قنوت پڑہنے کو) عن ابی ھریرۃ قال لما رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأسہ من الرکعۃ الثانیۃ من صلوۃ الصبح قال اللھم انج الولید بن الولید وسلمۃ بن ھشام وعیاش بن ابی ربیعۃ والمستضعفین بمکۃ اللھم اشدد وطأتک علی مضر واجعلھا علیھم سنین کسنی یوسف ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اوٹہایا رکوع سے فجر کی دوسری رکعت مین تو فرمایا یا اللہ نجات دے ولید بن ولید کو ف جو بہائی تہے خالد بن ولید کے وہ مسلمان ہوگئے تہے لیکن مکے مین کافرون کے ہاتہہ مین قید تہے ت اور سلمہ بن ہشام کو ف جو بہائی تہے ابوجہل کے اور کافرون کے ہاتہون گرفتار تہے ت اور عیاش بن ابی ربیعہ کو ف جو ابوجہل کے مادری بہائی تہے اور ابوجہل انکو فریب دیکر مکہ مین لیگیا تہا اور وہان جاکر قید کیا تہا اللہ تعالی نے دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبول کی اور یہ تینون شخص بہاگ کر مدینہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آگئے ت اور جو ضعیف لوگ مکے مین (کافرون کے ہاتہون مین پہنسے ہین) یا اللہ اپنا عذاب سخت کر مضر کی قوم پر اور اون پر برس ڈال جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے برس گذرے ف یعنی قحط اور خشک سالی اور پیر اللہ کی ایسا ہی ہوا سات برس تک مضر قحط کی بلا مین گرفتار رہے یہانتک کہ مردار کہانے لگے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو فی الصلوۃ حین یقول سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ثم یقول وھو قائم قبل ان

يسجد اللهم أنج الوليد بن الوليد وسلمة بن هشام وعياش بن أبي ربيعة والمستضعفين من المؤمنين اللهم اشدد وطأتك على مضر واجعلها عليهم كسني يوسف ثم يقول الله أكبر فيسجد وضاحية مضر يومئذ مخالفون لرسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے نماز میں سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کے بعد کھڑے کھڑے سجدہ سے پہلے آپ فرماتے تھے یا اللہ نجات دے ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور جو ضعیف لوگ وہاں رہ گئے ہیں مسلمانوں میں سے اونکو یا اللہ سخت کر اپنا عذاب مضر کی قوم پر اون کے سال ایسے ہوں جیسے یوسف کے سال گذرے تھے پھر فرماتے تھے اللہ اکبر اور سجدہ کرتے تھے اون دنوں میں مضر کا قبیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف تھا

باب القنوت في صلوة الظهر ظہر کی نماز میں قنوت پڑھنا

عن أبي هريرة قال لأقربن لكم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فكان أبو هريرة يقنت في الركعة الآخرة من صلوة الظهر وصلوة العشاء الآخرة وصلوة الصبح بعد ما يقول سمع الله لمن حمده فيدعو للمؤمنين ويلعن الكفرة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھلاؤں گا تو وہ اخیر رکعت میں ظہر اور عشا اور فجر کے سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد دعا کرتے مسلمانوں کے لیے اور لعنت کرتے کافروں پر

باب القنوت في صلوة المغرب مغرب کی نماز میں قنوت پڑھنا

عن البراء بن عازب أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقنت في الصبح والمغرب ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنوت پڑھتے تھے فجر اور مغرب کی نماز میں

اللعن في القنوت قنوت میں لعنت کرنا کافروں پر

عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قنت شهرا قال شعبة لعن رجالا وقال هشام يدعو على أحياء من أحياء العرب ثم تركه بعد الركوع هذا قول هشام وقال شعبة عن قتادة عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قنت شهرا يلعن رعلا وذكوان ولحيان ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک قنوت پڑھی چند آدمیوں پر یا چند قبیلوں پر عرب کے لعنت کی پھر چھوڑ دیا اسکو اور یہ قنوت آپنے رکوع کے بعد پڑھی ایک روایت میں ہے کہ آپنے ایک مہینے تک قنوت پڑھی آپ لعنت کرتے تھے رعل اور ذکوان اور لحیان پر (یہ قبیلوں کے نام ہیں)

باب لعن المنافقين في القنوت قنوت میں منافقوں پر لعنت کرنا

عن ابن عمر أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم حين رفع رأسه من صلوة الصبح من الركعة الآخرة قال اللهم العن فلانا وفلانا يدعو على أناس من المنافقين فأنزل الله عز وجل ليس لك من الأمر شيء أو يتوب عليهم أو يعذبهم فإنهم ظالمون ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے جب اوٹھایا فجر کی اخیر رکعت میں رکوع سے تو فرمایا یا اللہ لعنت کر فلانے اور فلانے پر آپ نے بددعا کی چند منافقوں کے لیے (جو ظاہر میں مسلمان تھے اور دل میں اونکے کفر بھرا تھا) تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری

لیس لک من الامر شیء الآیۃ یعنے تجھ کو کچھ اختیار نہیں اسد کو اختیار ہے چاہے اون کو بخشے اور چاہے عذاب کرے وہ گنہگار
ہین **ف** حق تعالے نے پیغمبر کو تربیت فرمائی کہ بندے کو اختیار نہیں اسد تعالی جو چاہے سو کرے اگرچہ کافر تمہارے دشمن ہین
اور ظالم ہین لیکن چاہیے اونکو ہدایت دے اور چاہے عذاب کرے اپنی طرف سے بد دعا نہ کرو (موضح القرآن) **ترک
القنوت** قنوت نہ پڑھنا عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قنت شهرا یدعو علی
حی من احیاء العرب ثم ترکه **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے ایک مہینے تک دعائے قنوت پڑھی
آپ بد دعا کرتے تھے عرب کے ایک قبیلے پر پھر چھوڑ دیا اوسکو عن ابی مالک الاشجعی عن ابیه قال صلیت خلف
رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم یقنت وصلیت خلف ابی بکر فلم یقنت وصلیت خلف عمر
فلم یقنت وصلیت خلف عثمان فلم یقنت وصلیت خلف علی فلم یقنت ثم قال یا بنی انها بدعة
ترجمہ ابو مالک اشجعی سے روایت ہے اونہون نے اپنے باپ (طارق بن اشیم) سے سنا مین نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پیچھے
نماز پڑھی آپ نے قنوت نہیں پڑھا اور ابو بکر صدیق کے پیچھے پڑھی اونہون نے قنوت نہیں پڑھا اور عمر فاروق کے پیچھے
پڑھی اونہون نے قنوت نہیں پڑھا اور عثمان ذو النورین کے پیچھے پڑھی اونہون نے قنوت نہیں پڑھا اور علی مرتضی کے
پیچھے پڑھی اونہون نے قنوت نہیں پڑھا پھر کہا اے بیٹا یہ نئی بات ہے (یعنی قنوت پڑھنا جو رسول اسد صلعم اور خلفا سے ہمیشہ
ثابت نہیں ہے) **تبرید الحصی** للسجود علیه کنکریونکو ٹھنڈا کرنا اون پہ سجدہ کرنے کے لیے عن جابر بن
عبد الله قال کنا نصلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم الظهر فآخذ قبضة من حصی فی کفی ابرده
ثم احوله فی کفی الاخری فاذا سجدت وضعته لجبهتی **ترجمہ** جابر بن عبد اسد سے روایت ہے ہم رسول اسد
صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے تھے تو مین (نماز ہی مین) ایک مٹھی کنکریون کی اوٹھا لیتا پھر اوسکو دوسرے ہاتھ کی
مٹھی مین رکھ لیتا ٹھنڈا کرنے کے لیے جب سجدہ کرتا تو اپنی پیشانی کے تلے اونکو رکھ لیتا **ف** اسلیے کہ گرمی کی شدت سے
زمین بہت گرم ہوتی اور سجدہ کرنا مشکل ہوتا **باب** التکبیر للسجود سجدہ کرتے وقت تکبیر کہنا عن مطرف
قال صلیت انا وعمران بن حصین خلف علی بن ابی طالب فکان اذا سجد کبر واذا رفع راسه من السجود
کبر واذا نهض من الرکعتین کبر فلما قضی صلوته اخذ عمران بیدی فقال لقد ذکرنی هذا قال
کلمة یعنی صلوة محمد صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** مطرف سے روایت ہے مین نے اور عمران بن حصین نے نماز پڑھی حضرت
علی کے پیچھے وہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب سجدے سے سر اوٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعتین پڑھ کر اوٹھتے تو تکبیر کہتے
جب وہ نماز پڑھ چکے تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ اونہون نے (یعنی حضرت علی نے) مجھکو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی نماز
یاد دلادی عن عبد الله بن مسعود قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یکبر فی کل خفض ورفع
ویسلم عن یمینه وعن یساره وکان ابو بکر وعمر یفعلانه **ترجمہ** عبد اسد بن مسعود سے روایت ہے رسول اسد

صلی اللہ علیہ وسلم ہر جھکنے اور اوٹھنے تکبیر کہتے تھے اور دائین بائین سلام پھیرتے اور ابوبکر اور عمر بھی ایسا ہی کرتی

باب كَيْفَ يَخِرُّ لِلسُّجُودِ سجدے میں کیونکر گری عَنْ حَكِيمٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَخِرَّ إِلَّا قَائِمًا ترجمہ حکیم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اس بات پر کہ نہ گرونگا سجدے میں مگر کھڑے کھڑے یعنی کھڑے کھڑے سجدے میں چلا جاؤنگا یہ نہ ہوگا کہ پہلے کھڑے سے بیٹھوں پھر سجدہ کروں یا یہ کہ رکوع کے بعد کھڑا ہو کر سجدہ کرونگا یہ نہیں کہ رکوع ہی سے سجدہ کرنے لگوں اسلیے کہ کھڑا ہونا رکوع کے بعد فرض ہے بعضوں نے اس حدیث کے یہ معنی لکھے ہیں کہ میں نہ مرونگا مگر اسلام پر قائم اور مضبوط رہ کر (مولانا شاہ ولی اللہ قدس سرہ)

باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلسُّجُودِ سجدے کے وقت ہاتھ اوٹھانا عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے اونھون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اوٹھاتے ہوئے نماز میں (یعنی نماز شروع کرتے وقت) اور جب رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اوٹھایا اور جب سجدہ کیا اور جب سجدے سے سر اوٹھایا کانوں کی لو تک عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اوٹھاتے ہوئے دیکھا پھر ویسا ہی بیان کیا عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہے اونھون نے دیکھا رسول اللہ کو جب نماز میں جاتے پھر ویسا ہی بیان کیا اتنا زیادہ ہے کہ جب رکوع کرتے تو ایسا ہی کرتے اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو ایسا ہی کرتے اور جب سجدے سے سر اوٹھاتے تو ایسا ہی کرتے (یعنی دونوں ہاتھ اوٹھاتے)

تَرْكُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ السُّجُودِ سجدے کے وقت ہاتھ نہ اوٹھانا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اوٹھاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے اور سجدہ میں ایسا نہ کرتے (یعنی ہاتھ نہیں اوٹھاتے)

اَوَّلُ مَا يَصِلُ إِلَى الْأَرْضِ مِنَ الْإِنْسَانِ فِي سُجُودِهِ سجدہ کرتے وقت پہلے زمین پر کونسا عضو لگے عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب سجدہ کرتے تو دونوں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب سجدے سے اوٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اوٹھاتے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيَبْرُكُ كَمَا يَبْرُكُ الْجَمَلُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک شخص نماز میں بیٹھنا چاہتا ہے پھر اس طرح بیٹھتا ہے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے

ف

کہ پہلے دونون ہاتھ زمین پر رکھتا ہے پہر پاؤن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نماز مین سجدہ کرنے لگے تو پہلے گھٹنے زمین پر رکھے جاوے
بعد اوسکے ہاتھ لگاوے اور اونٹ کیطرح پہلے ہاتھ نہ ٹیکے اور یہی قول ہے جمہور امۃ جیسے ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد کا عن

ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد احدکم فلیضع یدیہ قبل رکبتیہ
ولا یبرک بروک البعیر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین کوئی سجدہ کرے
تو پہلے دونون ہاتھ زمین پر لگادے پہر گھٹنے اور نہ بیٹھے اونٹ کیطرح **ف** اسطرح کہ پہلے گھٹنے ٹیکے کیونکہ انسان کے
گھٹنے اونٹ کے ہاتھون سے مشابہ ہین اسلیے کہ جانور کے گھٹنے اوسکے ہاتھ مین ہوتے ہین ظاہر یہ حدیث مشکل ہے کیونکہ اونٹ کا
سا بیٹھنا جب ہی ہوگا کہ پہلے دونون ہاتھ زمین پر رکھے اور اس حدیث مین ایسا ہی حکم ہے پہر ضرور ہی وہی تاویل کرنا جو بیان
ہوئی مالک اور اوزاعی اور ایک جماعت علما کا عمل ہے حدیث پر ہو۔ خطابی نے کہا کہ وائل بن حجر کی حدیث اس سے
زیادہ ثابت ہے اور لوگون نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور بعضون نے اسطرح تاویل کی ہے کہ مراد ہاتھون سے گھٹنے ہین جو گھٹنون
سے ملے ہین مگر یہ تاویل ضعیف ہے مولانا شاہ ولی اللہ نے لکہا ہے کہ مقصود حدیث کا تخصیص اور استثنا ہے کیونکہ اونٹ کے
بیٹھنے مین کئی باتین ہین ایک دونو ہاتھون کا پہلے رکھنا دوسرے دونون ہاتھون پر زور دینا تیسری دونون پاؤن کہڑے
رکھنا تو ممانعت ہوئی ان سب سے صاف سی باستثنا امر اول کے وہ بہی جب کہ زمین کے قریب ہوجاوے اور گھٹنے ہٹادے اوس وقت
ہاتھ پہلے رکھدیوے پہر گھٹنے واللہ اعلم

باب وضع الیدین مع الوجہ فی السجود

دونون ہاتھون کو منہ کے ساتھ زمین پر رکھنا

عن ابن عمر رفعہ قال ان الیدین تسجدان کما یسجد الوجہ فاذا وضع احدکم
وجہہ فلیضع یدیہ واذا رفعہ فلیرفعہما ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا
دونون ہاتھ اسطرح سجدہ کرتے ہین جیسے منہ سجدہ کرتا ہے تو جب کوئی تم مین سے اپنا منہ رکھے تو اپنے دونون ہاتھ بہی رکھے
اور جب منہ کو اوٹھادے تو ہاتھون کو بہی اوٹھادے

باب علی کم السجود

کتنے اعضا پر سجدہ کرے

عن ابن عباس قال امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یسجد علی سبعۃ اعظم ولا یکف شعرہ ولا ثیابہ
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سات ہڈیون پر سجدہ کرنے کا (ایک پیشانی
دوسری اور تیسری دونون ہاتھ چوتھی اور پانچوین دونو گھٹنے چھٹے اور ساتوین دونون پاؤن) اور حکم کیا کہ بالون کو اور کپڑون کو
نہ جوڑین **ف** بالونکا جوڑنا یہ ہے کہ اون سب کو اکٹھا کرکے جوڑا باندھ لے یا دستار مین کھولیوے اور کپڑون کا جوڑنا یہ ہے
کہ سجدے یا رکوع مین جاتے وقت کپڑونکو سمیٹے اس خیال سے کہ گرد نہ لگے

تفسیر ذلک

وہ سات اعضا کون ہین

عن العباس بن عبد المطلب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سجد العبد
سجد معہ سبعۃ آراب وجہہ وکفاہ ورکبتاہ وقدماہ ترجمہ عباس بن عبد المطلب سے روایت
ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اوسکے سات اعضا سجدہ کرتے ہین منہ

اور دونو ہتہیلیان اور دونو گہٹنے اور دونو پانون **السجود علی الجبین** سجدہ مین پیشانی زمین پر لگانا **عن** ابی سعید
الخدری قال فبصرت عیناي رسول الله صلى الله عليه وسلم على جبينه وانفه اثر الماء والطين من
صبح ليلة احدى وعشرين مختصر **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے (ایک طولانی حدیث مین یہ ہے) میری
آنکہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ کی پیشانی اور ناک پر کیچڑ کا نشان تہا اکیسوین رات کی صبح کو (اس سے
معلوم ہوا کہ سجدے مین پیشانی زمین سے لگانا ضرور ہے)

باب السجود علی الانف ناک زمین پر لگانا سجدے مین

عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال امرت ان اسجد على سبعة لا
اكف الشعر ولا الثياب الجبهة والانف واليدين والركبتين والقدمين **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجہے حکم ہوا سات اعضا پر سجدہ کرنیکا اور کپڑے یا بال نہ سمیٹنے کا (وہ سات اعضا
یہ ہین پیشانی اور ناک اور دونو ہاتہہ اور گہٹنے اور پانون)

السجود علی الیدین دونون ہاتہون پر سجدہ کرنا

عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال امرت ان اسجد على سبعة اعظم على الجبهة واشار
بيده على الانف واليدين والركبتين واطراف القدمين **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجہے حکم ہوا سات ہڈیون پہ سجدہ کرنے کا پیشانی اور اشارہ کیا اپنے ہاتہہ سے ناک کے طرف اور دونو
ہاتہہ اور دونون گہٹنے اور دونو پانون کے کنارے (یعنی انگلیون کی نوکین)

السجود علی الرکبتین سجدے مین دونون گہٹنے زمین پر لگانا

عن ابن عباس امر النبي صلى الله عليه وسلم ان يسجد على سبع ونهي ان يكف
الشعر والثياب على يديه وركبتيه واطراف اصابعه قال سفيان قال لنا ابن طاؤس ووضع
يديه على جبهته وامرها على انفه قال هذا واحد اللفظ لمحمد **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا سات چیزون پہ سجدہ کرنیکا اور ممانعت ہوئی بالون اور کپڑون کو جوڑنے کی دونون ہاتہون
پر اور دونون گہٹنون پر اور دونو پانون کے انگلیون کی سرون پر سفیان نے کہا (جو اس حدیث کے راوی ہین) ابن طاؤس نے
دونون ہاتہہ اپنی پیشانی پر رکہے اور ان کو ناک تک لائے اور کہا یہ سب ایک ہے (پیشانی اور ناک منہ مین داخل ہے اور وہ ایک
عضو ہے اور دونون ہاتہہ اور گہٹنے اور پانون چہ عضو ہوئے سب سات عضو ہو گئے) امام نسائی نے کہا مین نے یہ حدیث
دو آدمیون سے سنی ایک محمد بن منصور دوسرے عبد اللہ بن محمد سے اور یہ الفاظ محمد بن منصور کے ہین

باب السجود علی القدمین دونون پانون پر سجدہ کرنا

عن عباس بن عبد المطلب انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول اذا سجد العبد سجد معه سبعة آراب وجهه وكفاه وركبتاه وقدماه **ترجمہ** عباس بن عبد المطلب
سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اسکے ساتہہ سات عضو سجدہ کرتے
ہین ایک منہ اور دوسری تیسری دونون ہتہیلیان چوتہی پانچوین دونو گہٹنے چہٹے ساتوین دونون پانون **نصب**

الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُوْدِ سجدہ میں دونوں پاؤں کھڑے رکھنا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَقَدَمَاهُ مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَبِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر میں نہ دیکھا تو میں چلی دیکھا آپ سجدے میں ہیں اور دونوں پاؤں آپکے کھڑے ہیں اور آپ فرماتے تھے اللهم انی اعوذ برضاک اخیر تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری خوشی کے تیرے غصے سے اور تیری مغفرت کی تیرے عذاب سے اور تیری تجھ سے میں تعریف پوری نہیں کرسکتا تو ویسا ہے جیسے تو نے اپنی تعریف کی ہے

فَتْحُ أَصَابِعِ الرِّجْلَيْنِ فِي السُّجُوْدِ سجدے میں پاؤں کی انگلیاں کھلی رکھنا عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَهْوَى إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا جَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ وَفَتَخَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ مُخْتَصَرٌ ترجمہ ابوحمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تو اپنی بازو بغلوں سے جدا رکھتے اور انگلیاں پاؤں کی کھلے رکھتے

مَكَانُ الْيَدَيْنِ مِنَ السُّجُوْدِ جب سجدہ کرے تو دونوں ہاتھ کہاں رکھے عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ إِبْهَامَيْهِ قَرِيْبًا مِنْ أُذُنَيْهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَانَتْ يَدَاهُ مِنْ أُذُنَيْهِ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي اسْتَقْبَلَ بِهِمَا الصَّلَاةَ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں مدینہ میں آیا اور میں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کو دیکھونگا آپنے تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اوٹھائے یہانتک کہ انگوٹھے آپکے کانوں کے پاس دیکھے جب آپنے رکوع کا قصد کیا تو تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اوٹھائے پھر اوٹھایا سر اپنا اور فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا تو دونوں ہاتھ آپکے اوسی جگہ تھے جہاں نماز کے شروع میں تھے

النَّهْيُ عَنْ بَسْطِ الذِّرَاعَيْنِ فِي السُّجُوْدِ سجدے میں دونوں بازو زمین پر نہ بچھائے عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبْسُطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُوْدِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے بازو نہ بچھائے سجدے میں جیسے کتا بچھاتا ہے

صِفَةُ السُّجُوْدِ سجدے کی ترکیب عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ السُّجُوْدَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ بِالْأَرْضِ وَرَفَعَ عَجِيْزَتَهُ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے براء بن عازب نے سجدہ کو دکھلایا تو دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور سرین اوٹھا دی اور کہا کہ اسیطرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى جَخَّى ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے سجدے میں دونوں بازو پسلیوں سے جدا رکھتے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلُ ھٰذَا مَثَلُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ وَھُوَ مَکْتُوْفٌ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی اونہوں نے عبد اللہ بن حارث کو نماز پڑہتے ہوئے دیکہا اور وہ جوڑا باندہے ہوئے تہے اپنے سر کے پیچہے تو وہ کہڑے ہو کر کہولنے لگے جب عبد اللہ بن حارث نماز سے فارغ ہوئے تو ابن عباس پاس گئے اور کہا میرے سر سے تم کو کیا واسطہ تہا اونہوں نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے مثال اوس شخص کی جو جوڑا باندہ کر نماز پڑہتا ہی ایسی ہے جیسے کسیکے ہاتہ پیچہے بندہے ہوں اور وہ نماز پڑہے

بَابُ النَّھْیِ عَنْ کَفِّ الثِّیَابِ فِی السُّجُوْدِ

کپڑے جوڑنے کی ممانعت عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ وَنُہِیَ اَنْ یَّکُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّیَابَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنیکا اور منع کیا بال اور کپڑے جوڑنے سے

اَلسُّجُوْدُ عَلَی الثِّیَابِ

کپڑے پر سجدہ کرنا عَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالظَّھَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰی ثِیَابِنَا اِتِّقَاءَ الْحَرِّ ترجمہ انس سے روایت ہی ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے نماز پڑہتے دوپہر کو تو اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے گرمی کے سبب سے

اَلْاَمْرُ بِاِتْمَامِ السُّجُوْدِ

سجدہ پورا کرنے کا بیان عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتِمُّوا الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ خَلْفِ ظَھْرِیْ فِیْ رُکُوْعِکُمْ وَسُجُوْدِکُمْ ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] رکوع اور سجدے کو اسلیے کہ قسم خدا کی میں تمکو پیچہے سے دیکہتا ہوں رکوع اور سجدے میں

اَلنَّھْیُ عَنِ الْقِرَاءَۃِ فِی السُّجُوْدِ

سجدے میں کلام اللہ کی پڑہنے کی ممانعت عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ نَھَانِیْ حِبِّیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا اَقُوْلُ نَھَی النَّاسَ نَھَانِیْ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّھَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ الْمُفَدَّمَۃِ وَلَا اَقْرَأُ سَاجِدًا وَلَا رَاکِعًا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہی مجہکو منع کیا میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے میں یہ نہیں کہتا کہ لوگوں کو منع کیا مجہے منع کیا سونے کی انگوٹہی پہننے سے اور ریشمی قس کا کپڑا پہننے سے اور کسم کا کپڑا جو نہایت سرخ ہوتا ہے اور سجدے اور رکوع میں قرآن پڑہنے سے عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَأَ رَاکِعًا اَوْ سَاجِدًا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہی منع کیا مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدے میں کلام اللہ پڑہنے سے

اَلْاَمْرُ بِالْاِجْتِھَادِ فِی الدُّعَاءِ فِی السُّجُوْدِ

سجدے میں دعا کوشش سے کرنا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السِّتْرَ وَرَأْسُہٗ مَعْصُوْبٌ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ قَدْ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِنَّہٗ لَمْ یَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ یَرَاھَا الْعَبْدُ اَوْ تُرٰی لَہٗ اَلَا وَاِنِّیْ قَدْ نُھِیْتُ عَنِ الْقِرَاءَۃِ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فَاِذَا رَکَعْتُمْ فَعَظِّمُوْا رَبَّکُمْ وَاِذَا سَجَدْتُمْ فَاجْتَھِدُوْا فِی الدُّعَاءِ فَاِنَّہٗ قَمِنٌ اَنْ یُّسْتَجَابَ لَکُمْ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کہولا اور آپ کا سر بندہا ہوا تہا اوس بیماری کی وجہ سے جسمیں آپنے وفات پائی

یا اللہ میں نے پہونچادیا تیری حکمون کو یعنی اونکو تین باریہ فرمایا پہر فرمایا ای لوگو پیغمبری کی خوشخبریون میں سے کچہ نہیں
رہا مگر سچا خواب جسکو بندہ دیکہے یا اوس کے لیے کوئی اور دیکہے آگاہ ہو مجہے ممانعت ہوئی کہ میں رکوع اور سجدے میں قرآن پڑہنے
سے تو جب تم رکوع کرو تو بڑائی کرو اپنے پروردگار کی اور جب سجدہ کرو تو کوشش کرو دعا میں کیونکہ سزاوار ہے دعا قبول ہونا
اوسمین **الدعاء فی السجود** سجدے میں دعا کرنیکا بیان **عن** ابن عباس قال بت عند خالتی میمونة
بنت الحارث وبات رسول الله صلى الله عليه وسلم عندها فرأيته قام لحاجته فأتى القربة فحل
شناقها ثم توضأ وضوءا بين الوضوئين ثم أتى فراشه فنام ثم قام قومة أخرى فأتى القربة فحل شناقها ثم
توضأ وضوءا هو الوضوء ثم قام فصلى وكان يقول في سجوده اللهم اجعل في قلبي نورا واجعل
في سمعي نورا واجعل في بصري نورا واجعل من تحتي نورا واجعل من فوقي نورا وعن يميني نورا و
عن يساري نورا واجعل امامي نورا واجعل خلفي نورا واعظم لي نورا ثم نام حتى نفخ فأتاه بلال ف
فأيقظه للصلوة ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ میں اپنی خالہ میمونہ پاس رہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی
رات کو وہین سو رہے تو دیکہا آپ حاجت کو اوٹہے اور مشک پاس آنکر اوسکا بندہن کہولا اور وضو کیا دو ایک طرح کا یعنی ہاتہہ منہہ دہوئے
پہر اپنے بستر پر آئے اور سو رہے پہر اوٹہے اور مشک پاس آنکر اوسکا بندہن کہولا اور پورا وضو کیا جیسا نماز کے لیے وضو کرتے
ہیں پہر کہڑے ہوکر نماز شروع کی اور سجدہ میں فرمایا اللہم اجعل فی قلبی نورا اخیر تک یعنی یا اللہ میرے دل میں نور دے اور کان
میں نور دے اور آنکہہ میں نور دے اور میرے نیچے نور دے اور اوپر نور دے اور داہنے نور دے اور بائیں نور دے اور آگے نور دے
اور پیچہے نور دے اور بڑا کردے نور میرا پہر آپ سو رہے یہانتک کہ خراٹے لینے لگے پہر بلال آئے اور آپ کو نماز کیلئے جگایا **نوع**
اخر سجدے میں اور طرح کی دعا **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في ركوعه
وسجوده سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفر لي يتأول القرآن ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں سبحانک اللہم ربنا وبحمدک اللہم اغفرلی کہتے تہے پیروی کرتے تہے آپ قرآن کی کیونکہ قرآن میں ہے
فسبح بحمد ربک واستغفره **نوع اخر** سجدے میں اور طرح کی دعا **عن** عائشة قالت كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول في ركوعه وسجوده سبحانك اللهم وبحمدك اللهم اغفر لي يتأول
القرآن ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں سبحانک اللہم وبحمدک اللہم
اغفرلی قرآن کی تفسیر کرتے اس آیت کی فسبح بحمد ربک واستغفره یعنی مراد یہ ہے کہ رکوع میں اسکی تسبیح بیان کرو اور اوس سے
بخشش مانگو **نوع اخر** سجدے میں اور ایک طرح کی دعا **عن** عائشة فقدت رسول الله صلى الله عليه
وسلم من مضجعه فجعلت التمسه وظننت انه اتى بعض جواريه فوقعت يدي عليه وهو
ساجد وهو يقول اللهم اغفر لي ما اسررت وما اعلنت ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوابگاہ مین نہ ملے تو مین انکو ڈہونڈہنے لگی مین سمجہی کہ آپ کسی لونڈی پاس گئے ہین اتنے مین میرا
ہاتہ آپ پر جا پڑا آپ سجدہ مین تہے اور فرماتے تہے اللہم اغفرلی ما اسررت وما اعلنت **نوع اخر** سجدہ مین ایک طرح
کی دعا **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ اَتٰى بَعْضَ جَوَارِيْهِ
فَطَلَبْتُهُ فَاِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت
ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا ایک رات مین سمجہی آپ اپنی کسی لونڈی پاس گئے ہین پہر مین نے ڈہونڈہا
تو آپ سجدہ مین ملے فرماتے تہے رب اغفرلی ما اسررت وما اعلنت اے پروردگار بخشدے میری چہپی اور کہلے گناہ **نوع
اخر** ایک اور طرح کی دعا سجدہ مین **عن** عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ
لَكَ سَجَدْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَاَحْسَنَ صُوْرَتَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ
وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب سجدہ کرتے تو فرماتے
اللہم لک سجدت اخیر تک یعنی اے پروردگار مین نے تیرے لیے سجدہ کیا اور تیرے لیے گردن رکہدی اور تجہپر یقین لایا میرے منہ نے سجدہ
کیا اوس شخص کے لیے جسنے اوسکو بنایا اور صورت بنائی پہر اچہی صورت بنائی اور اوسکے کان اور آنکہ بنائے بہت برکت والا ہے اللہ
جو بہتر ہے سب بنانیوالون مین **نوع اخر** ایک اور طرح کی دعا سجدہ مین **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهِ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ
سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ مین فرماتے تہے یا اللہ مین نے تیرے لیے سجدہ کیا اور تجہپر یقین لایا اور تیرے سامنے
گردن رکہدی تو میرا مالک ہے سجدہ کیا میرے منہ نے اوس پروردگار کے لیے جسنے اوسے بنایا اور صورت بنائی اور اوسکے کان اور آنکہ
بنائی بڑی برکت اللہ کو ہے جو بہتر ہے سب پیدا کرنیوالون مین **نوع اخر** سجدہ مین اور ایک طرح کی دعا **عن** مُحَمَّدِ
بْنِ مَسْلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا قَالَ اِذَا سَجَدَ اَللّٰهُمَّ
لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ
وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ **ترجمہ** محمد بن مسلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات
کو اٹہتے تو نفل پڑہتے اور سجدہ مین کہتے اللہم لک سجدت اخیر تک **نوع اخر** سجدہ مین اور ایک طرح کی دعا **عن**
عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ
سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدۂ تلاوت
مین رات کو کہتے سجد وجہی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ **نوع اخر** سجدہ مین ایک اور طرح کی دعا **عن**
عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَوَجَدْتُهُ وَهُوَ سَاجِدٌ وَصُدُوْرُ

القيام ثم سجد فأطال السجود يقول في سجوده سبحان ربي الأعلى سبحان ربي الأعلى سبحان ربي
الأعلى لا يمر بآية تخويف أو تعظيم لله عز وجل إلا ذكره ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے میں نے ایک رات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے سورہ بقرہ شروع کی سو آیتیں پڑھ گئے لیکن رکوع نہ کیا میں سمجھا آپ دو رکعت میں
اس سورت کو ختم کریں گے آپ آگے بڑھ گئے جب میں سمجھا آپ اس سورت کو ختم کر کے رکوع کریں گے آپ آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ سورہ
نساء پڑھی پھر سورہ آل عمران پڑھی پھر رکوع کیا قریب قریب قیام کے دیر تک رکوع میں رہے (رکوع میں آپ کہتے
تھے سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم پھر سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہہ کر بڑی دیر تک کھڑے
رہے پھر سجدہ کیا بڑی دیر تک آپ سجدہ میں رہے کہتے سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلی جب کوئی آیت خوف کی
یا اللہ کی بڑائی کی آتی تو آپ اللہ کا ذکر کرتے یعنی اس کی حمد و ثنا کرتے **نوع آخر** سجدہ میں اور ایک طرح کی دعا

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في ركوعه وسجوده سبوح قدوس
رب الملائكة والروح ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں سبوح قدوس
رب الملائکۃ والروح کہتے تھے **عدد التسبيح في السجود** سجدہ میں کتنی بار تسبیح کہے **عن** انس بن مالك
يقول ما رأيت أحدا أشبه صلوة بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا الفتى يعني عمر
بن عبد العزيز فحزرنا في ركوعه عشر تسبيحات وفي سجوده عشر تسبيحات ترجمہ انس بن مالک سے
روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ اس جوان کی نماز سے زیادہ نہیں دیکھا یعنی عمر بن عبد العزیز
کی (جو خلیفہ عادل تھے) سعید بن جبیر نے کہا ہم نے اندازہ کیا ان کے رکوع کا تو دس تسبیحوں کے برابر تھا اسی طرح سجدے

الرخصة في ترك الذكر في السجود سجدہ میں اگر کچھ نہ کہے تو بھی سجدہ درست ہوگا **عن** رفاعة بن
رافع قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس ونحن حوله إذ دخل رجل فأتى القبلة فصلى
فلما قضى صلوته جاء فسلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى القوم فقال له رسول الله
صلى الله عليه وسلم وعليك اذهب فصل فإنك لم تصل فذهب فصلى فجعل رسول الله صلى
الله عليه وسلم يرمق صلوته ولا يدري ما يعيب منها فلما قضى صلوته جاء فسلم على رسول الله
صلى الله عليه وسلم وعلى القوم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليك اذهب فصل فإنك
لم تصل فأعادها مرتين أو ثلاثا فقال الرجل يا رسول الله ما عبت من صلاتي فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم إنها لم تتم صلوة أحدكم حتى يسبغ الوضوء كما أمره الله عز وجل فيغسل وجهه
ويديه إلى المرفقين ويمسح برأسه ورجليه إلى الكعبين ثم يكبر الله عز وجل ويحمده ويمجده قال
همام وسمعته يقول ويحمده ويكبره قال فكلاهما قد سمعته يقول قال ويقرأ ما تيسر

قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَنْفَعُنِي أَوْ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّي مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً

ترجمہ معدان بن طلحہ یعمری سے روایت ہے میں ثوبان سے ملا جو مولی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میں نے کہا مجھ کو ایسا کام بتاؤ جو جنت میں لیجاوے وہ تھوڑی دیر تک چپ ہو رہے پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا تم سجدہ کیا کرو اسلیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرے تو اللہ اوسکا ایک درجہ بلند کر دیگا اور اوسکا ایک گناہ میٹ دیگا معدان نے کہا پھر میں ابو الدرداء سے ملا اور اون سے بھی یہی بات پوچھی جو ثوبان سے پوچھی اونہوں نے کہا تم سجدہ کیا کرو اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو بندہ اللہ کے لیے ایک سجدہ کرے تو اوسکا ایک درجہ بلند کر دیگا اور ایک گناہ میٹ دیگا

بَاب مَوْضِعِ السُّجُودِ

سجدے میں جو اعضا زمین پر لگتے ہیں اونکی فضیلت

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ فَحَدَّثَ أَحَدُهُمَا حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ وَالْآخَرُ مُنْصِتٌ قَالَ فَتَأْتِي الْمَلَائِكَةُ فَتَشْفَعُ وَتَشْفَعُ الرُّسُلُ وَذَكَرَ الصِّرَاطَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ فَإِذَا فَرَغَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْقِسْطِ بَيْنَ خَلْقِهِ وَأَخْرَجَ مِنَ النَّارِ مَنْ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ أَمَرَ اللّٰهُ الْمَلَائِكَةَ وَالرُّسُلَ أَنْ تَشْفَعَ فَيُعْرَفُونَ بِعَلَامَاتِهِمْ إِنَّ النَّارَ تَأْكُلُ كُلَّ شَيْءٍ مِنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا مَوْضِعَ السُّجُودِ فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ مَاءِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ

ترجمہ عطاء بن یزید سے روایت ہے میں ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری پاس بیٹھا تھا اون دونوں میں سے ایک نے شفاعت کی حدیث بیان کی اور دوسرا چپ تھا بیان کیا کہ فرشتے آوینگے وہ شفاعت کرینگے اور پیغمبر بھی شفاعت کرینگے اور ذکر کیا پل صراط کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے میں اوس پل پر سے نکلجاؤنگا جب اللہ تعالی اپنی خلق کے انصاف سے فارغ ہوگا اور جن لوگوں کو آگ سے نکالنا چاہیگا اونکو نکال لیگا اوسوقت فرشتوں اور پیغمبروں کو شفاعت کا حکم دیگا وہ پہچانینگے اون لوگوں کو جو شفاعت کے قابل ہیں اونکی نشانیوں سے وہ یہ ہے کہ آگ آدمی کے ہر عضو کو کہا جاویگی مگر سجدہ کے مقام کو پھر اون پر چشمہ حیاۃ کا پانی ڈالا جاویگا اور وہ اسطرح اوگینگے جیسے دانہ اوگتا ہے پہاڑ کے کوڑے کرکٹ میں یعنی جس طرح وہ جلدی تر و تازہ ہو جاتا ہے ایسے ہی وہ لوگ بہی اس پانی کی برکت سے جلد اوگینگے اور بھلے ہو جاوینگے اور آگ کا نشان مٹ جاویگا

هَلْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ سَجْدَةٌ أَطْوَلَ مِنْ سَجْدَةٍ

کیا ایک سجدہ دوسرے سجدہ سے بڑا ہو سکتا ہے

عَنْ ... قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعِشَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا

عن حذیفة انه انتهى الى النبی صلی الله علیه وسلم فقام الى جنبه فقال الله اکبر ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمة ثم قرأ بالبقرة ثم رکع وکان رکوعه نحوا من قیامه فقال فی رکوعه سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم وقال حین رفع رأسه لربی الحمد لربی الحمد وکان یقول فی سجوده سبحان ربی الاعلی وکان یقول بین السجدتین رب اغفر لی رب اغفر لی ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپکے پاس کھڑے ہوئے آپنے فرمایا اللہ اکبر ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ پھر سورہ بقرہ پڑھی بعد اسکے رکوع کیا تو رکوع میں اوتنی دیر تک رہے جتنی دیر کھڑے رہے تھے اور سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم کہا کہی جب رکوع سے سر اوٹھایا تو فرمایا لربی الحمد لربی الحمد اور سجدہ میں کہا سبحان ربی الاعلی اور دونوں سجدوں کے بیچ میں کہا رب اغفر لی رب اغفر لی

رفع الیدین تلقاء الوجه منہ کے سامنے دونوں ہاتھ اوٹھانا

عن ابی سہل الازدی قال صلی الی جنبی عبد الله بن طاوس بمنی فی مسجد الخیف فکان اذا سجد السجدة الاولى فرفع رأسه منها رفع یدیه تلقاء وجهه فانکرت انا ذلك فقلت لوهیب بن خالد ان هذا یصنع شیئا لم ار احدا یصنعه فقال له وهیب تصنع شیئا لم ار احدا یصنعه فقال عبد الله بن طاوس رأیت ابی یصنعه وقال ابی رأیت ابن عباس یصنعه وقال عبد الله بن عباس رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصنعه ترجمہ ابو سہل ازدی نے کہا میری پاس عبد اللہ بن طاؤس نے نماز پڑہی منا میں مسجد خیف کے اندر تو جب اونہوں نی پہلے سجدے سے سر اوٹھایا تو دونوں ہاتھ منہ کے سامنے اوٹھائے میں نے اسکا انکار کیا اور وہیب بن خالد سے کہا یہ وہ کام کرتا ہے جو ہم نے کسیکو کرتے نہیں دیکھا عبد اللہ بن طاؤس نے کہا میں نے اپنے باپ کو ایسا کرتے دیکھا اور وہ کہتے تھے میں نے عبد اللہ بن عباس کو ایسا کرتے دیکھا ہے اور عبد اللہ بن عباس کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا

قدر الجلوس بین السجدتین دونوں سجدوں کے بیچ میں کتنی دیر بیٹھے

عن البراء قال کانت صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم رکوعه وسجوده وقیامه بعد ما یرفع رأسه من الرکوع وبین السجدتین قریبا من السواء ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑا ہونا اور رکوع اور سجدہ اور رکوع کے بعد کھڑا ہونا اور دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا برابر برابر ہوتا

کیف الجلوس بین السجدتین دونوں سجدوں کے بیچ میں کسطرح بیٹھے

عن میمونة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سجد خوى بیدیه حتى یرى وضح ابطیه من ورائه واذا قعد اطمأن على فخذه الیسرى ترجمہ میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ کہلے رکھتے یہانتک کہ آپ کے بغل کی چمک پیچھے سے معلوم ہوتی اور جب بیٹھتے تو بائیں ران پر تکا کر بیٹھتے

التکبیر للسجود سجدے کے لئے تکبیر کہنا

عن عبد الله قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یکبر فی کل رفع ووضع وقیام وقعود

وعمر وعثمان ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر اوٹھاتے اور جھکتے اور اٹھتے اور بیٹھتے تکبیر کہتے اور ابوبکر

اور عمر اور عثمان بھی ایسا ہی کرتے **عن ابی ھریرۃ** یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ

یکبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ حین یرفع صلبہ من الرکعۃ ثم

یقول وھو قائم ربنا لک الحمد ثم یکبر حین یھوی ساجدا ثم یکبر حین یرفع رأسہ ثم یکبر

حین یسجد ثم یکبر حین یرفع رأسہ ثم یفعل ذلک فی الصلوۃ کلھا حتی یقضیھا ویکبر حین یقوم

من الثنتین بعد الجلوس ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو اٹھتے تو تکبیر کہتے کھڑے

ہوتے وقت پھر تکبیر کہتے رکوع کرتے وقت پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ جب رکوع سے سر اوٹھاتے پھر کھڑے کھڑے کہتے ربنا لک الحمد پھر جب

سجدہ میں جاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدے سے سر اوٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدے میں جاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدے سے سر اوٹھاتے تو

تکبیر کہتے پھر ایسا ہی ساری نماز میں کرتے اخیر تک اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اوٹھتے تب بھی تکبیر کہتے

الاستواء للجلوس

عند الرفع من السجدتین یعنی جب دو سجدے کرکے اوٹھنے لگے تو پہلے سیدھا ہو کر بیٹھ جاوے پھر اوٹھے **عن ابی قلابۃ**

قال جاءنا ابو سلیمان مالک بن الحویرث الی مسجدنا فقال ارید ان اریکم کیف رأیت رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قال فقعد فی الرکعۃ الاولی حین رفع رأسہ من السجدۃ الاخرۃ ترجمہ ابو قلابہ

سے روایت ہے ابو سلیمان مالک بن حویرث ہماری مسجد میں آئے اور کہا میں چاہتا ہوں تم کو دکھلاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کیونکر نماز پڑھتے تھے (پھر اونہوں نے نماز پڑھی تو) بیٹھے پہلی رکعت پڑھ کے جب دوسرے سجدے سے سر اوٹھایا اس بیٹھنے کو جلسہ خفیفہ

ہوتا ہے اسکو جلسۂ استراحت کہتے ہیں) **عن مالک بن الحویرث** قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی

فاذا کان فی وتر من صلوتہ لم ینھض حتی یستوی جالسا ترجمہ مالک بن حویرث سے روایت ہے میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ جب طاق نماز میں ہوتے یعنی ایک رکعت یا تین رکعت پڑھ چکتے تو نہ اوٹھتے جب تک

سیدھے بیٹھ نہ جاتے

الاعتماد

علی الارض عند النھوض کھڑے ہوتے وقت ہاتھ ٹیک دینا **عن ابی قلابۃ** قال کان مالک

بن الحویرث یأتینا فیقول الا احدثکم عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلی فی غیر وقت صلوۃ

فاذا رفع رأسہ من السجدۃ الثانیۃ فی اول الرکعۃ استوی قاعدا ثم قام فاعتمد علی الارض ترجمہ ابو قلابہ

سے روایت ہے مالک بن الحویرث ہمارے پاس آتے تھے اور کہتے تھے کیا میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتلاؤں پھر وہ

نماز پڑھتے بے وقت نفل اور جب دوسرا سجدہ کرکے سر اوٹھاتے پہلی رکعت میں پہلے سیدھے بیٹھ جاتے پھر زمین پر ٹیکا

کر اوٹھتے

رفع الیدین

قبل الرکبتین پہلے دونوں ہاتھ اوٹھاوے پھر گھٹنے **عن وائل بن حجر** قال

رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ واذا نھض رفع یدیہ قبل

رکبتیہ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب سجدہ کرتے تو دونوں گھٹنے

ہے پہلے رکعت اور جب سجدے سے اوٹہنے لگتے تو پہلے دونون ہاتہونکو اوٹہاتے پہر گہٹنونکو **التكبير للنهوض**

جب سجدے سے اوٹہنے لگے تو تکبیر کہے **عن** ابي سلمة ان ابا هريرة كان يصلي بهم فيكبر كلما خفض

ورفع فاذا انصرف قال والله اني لاشبهكم صلوة برسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابوسلمہ سے

روایت ہے ابوہریرہ نماز پڑہایا کرتے تہے تو تکبیر کہتے تہے جہکتے اور اوٹہتے پہر جب فارغ ہوتے تو کہتے قسم خدا کی مین زیادہ

مشابہ ہون نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** ابي بكر بن عبد الرحمن وعن ابي سلمة بن عبد الرحمن

انهما صليا خلف ابي هريرة رض فلما ركع كبر فلما رفع رأسه قال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد

ثم سجد وكبر ورفع رأسه وكبر ثم كبر حين قام من الركعتين ثم قال والذي نفسي بيده اني

لاقربكم شبها برسول الله صلى الله عليه وسلم ما زالت هذه صلوته حتى فارق الدنيا ترجمہ ابوبکر بن

عبدالرحمن اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے اونہون نے نماز پڑہی ابوہریرہ رض کے پیچہے جب رکوع کیا تو تکبیر کہی

پہر جب سر اوٹہایا تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا پہر سجدہ کیا اور تکبیر کہی پہر سر اوٹہایا اور تکبیر کہی پہر جب رکعت

پڑہکر کہڑے ہوئے تو تکبیر کہی بعد اوسکے کہا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتہ مین میری جان ہے مین تم سب سے زیادہ مشابہ

ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز مین اور آپکی اسیطرح نماز رہی یہانتک کہ دنیا سے تشریف لے گئی **كيف**

الجلوس للتشهد الاول پہلے قعدے مین کیونکر بیٹہے **عن** عبد الله بن عمر انه قال من سنة الصلوة

ان تضجع رجلك اليسرى وتنصب اليمنى ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا نماز مین سنت ہے کہ بائین پیر کو بچہاوے اور داہنے

پیر کو کہڑا کرے قعدے مین **الاستقبال باطراف اصابع القدم القبلة عند القعود للتشهد**

وقت پاؤن کے اونگلیان قبلے کیطرف رکہے **عن** عبد الله بن عمر قال من سنة الصلوة ان ينصب القدم

اليمنى واستقباله باصابعها القبلة والجلوس على اليسرى ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا نماز کی سنت ہے کہ

داہنے پاؤن کو کہڑا کرے اور اونگلیان قبلے کیطرف کرے اور بائین پاؤن کو بچہا کر بیٹہے **موضع اليدين عند الجلوس**

بیٹہتے وقت ہاتہ کہان رکہے **عن** وائل بن حجر قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأيته يرفع يديه

اذا افتتح الصلوة حتى يحاذي منكبيه واذا اراد ان يركع واذا جلس في الركعتين اضجع اليسرى

ونصب اليمنى ووضع يده اليمنى على فخذه اليمنى ونصب اصبعه للدعاء ووضع يده اليسرى على

رجله اليسرى قال ثم اتيتهم من قابل فرأيتهم يرفعون ايديهم في البرانس ترجمہ وائل بن حجر سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا مین نے دیکہا آپ دونون ہاتہ اوٹہاتے تہے نماز کو شروع مین مونڈہون تک اسیطرح

رکوع کرتے اور جب دو رکعتون کے بیچ مین بیٹہتے بایان پاؤن بچہاتے اور داہنا کہڑا کرتے اور داہنا ہاتہ داہنی ران پر رکہتے اور انگلی

دعا کی کہڑی کرتے دعا کیلیے اور بایان ہاتہ بائین ران پر رکہتے وائل بن حجر نے کہا پہر مین صحابہ کے پاس دوسرے سال آیا دیکہا تو وہ

باب موضع البصر في التشهد

نماز میں جب بیٹھے تو نگاہ کہاں رکھے اپنی نگاہ ... تشہد کے اندر

عن عبد الله بن عمر أنه رأى رجلا يحرك الحصى بيده وهو في الصلوة فلما انصرف قال له عبد الله لا تحرك الحصى وأنت في الصلوة فإن ذلك من الشيطان ولكن اصنع كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع قال وكيف كان يصنع قال فوضع يده اليمنى على فخذه اليمنى وأشار بإصبعه التي تلي الإبهام في القبلة ورمى ببصره إليها أو نحوها ثم قال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع

ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو کنکریاں چھیڑتے دیکھا نماز میں جب نماز پڑھ چکا تو عبد اللہ نے کہا کنکریوں سے مت کھیلا کر نماز میں اس لیے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے (تاکہ نماز سے غافل کر دیوے) لیکن وہ کام کیا کر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اوس نے کہا آپ کیا کرتے تھے عبد اللہ نے داہنا ہاتھ اپنی ران پر رکھا اور کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا قبلے کی طرف اور اپنی آنکھ کو اوسی طرف رکھا پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا

الإشارة بالإصبع

انگلی سے اشارہ کرنا

عن عبد الله بن الزبير قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا جلس في الثنتين أو في الأربع يضع يديه على ركبتيه ثم أشار بإصبعه

ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتیں یا چار رکعتیں پڑھ کر بیٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے پھر انگلی سے اشارہ کرتے

كيف التشهد الأول

پہلا تشہد کیا ہے

عن عبد الله قال علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نقول إذا جلسنا في الركعتين التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھلایا کہ ہم جب دو رکعت پڑھ کر بیٹھیں تو یوں کہیں التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

عن عبد الله قال كنا لا ندري ما نقول في كل ركعتين غير أن نسبح ونكبر ونحمد ربنا وإن محمدا صلى الله عليه وسلم علم فواتح الخير وخواتمه فقال إذا قعدتم في كل ركعتين فقولوا التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله وليتخير أحدكم من الدعاء أعجبه إليه فليدع به الله عز وجل

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم کو معلوم نہ تھا ہم کیا کہیں ہر دو رکعت پڑھ کر بیٹھیں سوا اس کے کہ تسبیح کہیں اور تکبیر اور تعریف کریں اپنے پروردگار کی اور کہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ باتیں سکھا گئے ہیں جو اول آخر بھلائی کی ہیں تو انہوں نے فرمایا جب تم ہر دو رکعت پڑھ کر بیٹھو تو یوں کہو التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ...

دعا جو چاہے معلوم ہوا مانگو اسد جل جلالہ سے عن عبد الله قال علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم التشهد
في الصلوة والتشهد في الحاجة فاما التشهد في الصلوة التحيات لله والصلوات والطيبات السلام
عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله
واشهد ان محمدا عبده ورسوله ترجمہ عبد اسد بن مسعود سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے ہم کو نماز
کا تشہد اور حاجت کا تشہد بتلایا تو نماز کا تشہد یہی التحیات سد والصلوات والطیبات اخیر تک عن يحيى وهو ابن
آدم قال سمعت سفيان يتشهد بهذا في المكتوبة والتطوع ويقول حدثنا ابو اسحاق عن ابي الاحوص
عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم وحدثنا منصور وحماد عن ابي وائل عن عبد الله عن النبي
صلى الله عليه وسلم ترجمہ یحیی بن آدم سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے سفیان کو یہ تشہد پڑھتے دیکھا فرض و نفل میں
اور وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا یہ تشہد ابو اسحاق سے انہوں نے ابو الاحوص سے انہوں نے عبد اسد بن مسعود سے انہوں نے رسول
اسد صلی اسد علیہ وسلم سے عن عبد الله بن مسعود قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نعلم ما
نقول فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قولوا في كل جلسة التحيات لله والصلوات والطيبات السلام
عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا
الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ترجمہ عبد اسد بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ تھے
کچھ نہ جانتے تھے آپ نے فرمایا جب تم نماز میں بیٹھو تو یہ کہا کرو التحیات سد والصلوات اخیر تک یعنی سب بزرگیاں اسد کے لیے
ہیں اسیطرح سب نمازیں یا دعائیں اور پاک چیزیں سلامتی ہو تم پر اے نبی اور رحمت اسد کی اور برکتیں اوس کی سلامتی
ہو ہم پر اور اسد کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں اسبات کی کوئی لائق عبادت کے نہیں ہے سوا اسد کے اور گواہی دیتا
ہوں میں اسبات کی بیشک حضرت محمد اوس کے بندے ہیں اور اوس کے بھیجے ہوئے ہیں عن علقمة بن قيس عن عبد الله
قال كنا لا ندري ما نقول اذا صلينا فعلمنا نبي الله صلى الله عليه وسلم جوامع الكلم فقال لنا قولوا التحيات
لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد
الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله قال عبيد الله قال زيد
عن حماد عن ابراهيم عن علقمة قال لقد رأيت ابن مسعود يعلمنا هؤلاء الكلمات كما يعلمنا القرآن
ترجمہ علقمہ بن قیس سے روایت ہے عبد اسد بن مسعود نے کہا ہم نہیں جانتے تھے نماز میں کیا کہیں تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے
جامع کلمے ہم کو سکھلائے یعنی فرمایا کہو التحیات لله والصلوات اخیر تک علقمہ نے کہا عبد اسد بن مسعود ہم کو یہ کلمے اسطرح سکھلاتے
تھے جیسے قرآن سکھلاتے تھے عن ابن مسعود قال كنا اذا صلينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم نقول
السلام على الله السلام على جبريل السلام على ميكائيل فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقولوا

السلام على فلان فان الله هو السلام ولكن قولوا التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها
النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله وحده لا
شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ نماز پڑہتے تھے تو یوں کہتے تھے سلام اللہ پر سلام جبرئیل پر سلام میکائیل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مت کہو سلام اللہ پر کیونکہ اللہ خود سلام ہے **ف** یعنی سلام اوسکے ناموں میں سے ایک نام ہے یا وہ سالم ہے تمام برائیوں اور
آفتوں سے پہر اوس کے سلامتی چاہنا نادانی ہے **ت** لیکن یوں کہو التحیات للہ والصلوات اخیر تک **عن ابن مسعود**
قال كنا نصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فنقول السلام على الله السلام على جبريل السلام على
ميكائيل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقولوا السلام على الله فان الله هو السلام ولكن قولوا
التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى
عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہتے تھے تو یوں کہا کرتے تھے سلام اللہ پر سلام جبرئیل پر سلام میکائیل
پر تو فرمایا مت کہو سلام اللہ پر کیونکہ اللہ خود سلام ہے بلکہ یوں کہو التحیات للہ والصلوات اخیر تک **عن عبد الله**
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في التشهد التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك
ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله و
اشهد ان محمدا عبده ورسوله ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد میں بتلایا التحیات
للہ والصلوات اخیر تک **عن** عبد الله يقول علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم التشهد كما يعلمنا السورة
من القرآن وكفه بين يديه التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله
وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده
ورسوله ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو تشہد اس طرح سکہلایا جیسے قرآن کی سورت
سکہلاتے تہے آپکا ہاتھ سامنے تہا فرمایا التحیات للہ والصلوات اخیر تک

نوع آخر من التشهد

دوسری طرح کا تشہد **عن** الاشعري قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خطبنا فعلمنا سنتنا وبين لنا صلاتنا
فقال اقيموا صفوفكم ثم ليؤمكم احدكم فاذا كبر فكبروا واذا قال ولا الضالين فقولوا آمين يجبكم
الله واذا كبر الامام وركع فكبروا واركعوا فان الامام يركع قبلكم ويرفع قبلكم قال نبي الله صلى الله عليه وسلم
فتلك بتلك واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمد يسمع الله لكم فان الله عز وجل قال
على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم سمع الله لمن حمده ثم اذا كبر الامام وسجد فكبروا واسجدوا فان

فَاِنَّ الْاِمَامَ یَسْجُدُ قَبْلَکُمْ وَیَرْفَعُ قَبْلَکُمْ قَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتِلْکَ بِتِلْکَ فَاِذَا کَانَ عِنْدَ الْقَعْدَۃِ فَلْیَکُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِکُمْ اَنْ یَقُوْلَ اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ترجمہ ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور ہم کو طریقے بتلائے اور نماز سکھلائی پھر فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفیں کھڑے کرو اور تم میں سے ایک امامت کرے جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ تعالیٰ قبول کریگا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ادہر کی کسر ادہر نکل آویگی اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا ولک الحمد کہو اللہ سن لیگا تمہارے اسلیے کہ اللہ نے اپنی پیغمبر کے زبان پر فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ یعنی سن لیا اللہ نے جو کوئی اوسکی تعریف کرے پھر جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور سر اوٹھاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادہر کی کسر ادہر نکل آویگی جب بیٹھنے لگے تو ہر ایک تم میں سے بیٹھتے ہی پہلے یہ کہے التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّھُمْ صَلَّوْا مَعَ اَبِیْ مُوْسٰی فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ عِنْدَ الْقَعْدَۃِ فَلْیَکُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِکُمْ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ترجمہ حطان بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے نماز پڑھی ابو موسیٰ اشعری کے ساتھ تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں بیٹھے تو پہلے یہ کہے التحیات للہ الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

نوعٌ اٰخرُ مِنَ التَّشَہُّدِ ایک اور قسم کا تشہد

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا التَّشَھُّدَ کَمَا یُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ وَکَانَ یَقُوْلُ اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ سَلَامٌ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ سَلَامٌ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اسطرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن سکھلاتے تھے آپ فرماتے تھے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

نوعٌ اٰخرُ ایک اور قسم کا تشہد

عَنْ جابر کان

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا التشهد كما يعلمنا السورة من القرآن بسم الله وبالله التحيات
لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله
الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله اسال الله الجنة واعوذ بالله
من النار ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اسطرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے
بسم اللہ وباللہ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اسال اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار

تخفیف التشہد الاول

پہلا قعدہ ہلکا کرنا عن عبد الله بن مسعود قال كان النبي صلى الله عليه وسلم في الركعتين كانه
على الرضف قلت حتى يقوم قال ذلك يريد ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (چار رکعتی نماز میں) دو رکعت پر گویا ایسا بیٹھتے
جلتے پتھر پر بیٹھے ہیں (ابو عبیدہ نے کہا) میں نے کہا اٹھنے تک وہ بولے کہا ہاں یہی مراد ہے

ترك التشهد الاول

اگر پہلا قعدہ بھول جاوے تو کیا کرے عن ابن
بحينة ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى فقام في الشفع الذي كان يريد ان يجلس فيه فمضى في صلوته حتى اذا كان في آخر صلوته سجد سجدتين
قبل ان يسلم ثم سلم ترجمہ ابن بحینہ سے روایت ہے آپ نے نماز پڑھی تو پہلی دو رکعتوں کے بعد جب آپ بیٹھنے تھے بیٹھنا بھول گئے اور کھڑے ہو گئے پھر نماز کو پورا کیا جب
اخیر نماز میں سلام پھیرنے کو ہوئے تو سلام سے پہلے عن ابن بحينة ان النبي صلى الله عليه وسلم قام في الركعتين فسبحوا فمضى فلما فرغ من صلوته
سجد سجدتين ثم سلم ترجمہ ابن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے (اور بیٹھنا بھول گئے) صحابہ نے
سبحان اللہ کہا آپ نہیں ٹھیرے جب فارغ ہو کر پچھلی

التكبير للقيام الى الركعتين الاخريين

جب پہلے قعدہ سے فارغ ہو کر پچھلی
دو رکعتوں کے لیے اٹھنا چاہے تو تکبیر کہے عن عبد الرحمن بن الاصم قال سئل انس بن مالك عن التكبير
في الصلوة فقال يكبر اذا ركع واذا سجد واذا رفع راسه من السجود واذا قام من الركعتين فقال
حطيم عمن تحفظ هذا قال عن النبي صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر ثم سكت فقال له
حطيم وعثمان قال وعثمان ترجمہ عبد الرحمن بن اصم سے روایت ہے انس بن مالک سے پوچھا نماز میں تکبیر کہنے کو انہوں نے
کہا تکبیر کہے جب رکوع کرے اور جب سجدہ کرے اور جب سجدہ سے سر اٹھاوے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑا ہو حطیم نے کہا یہ تم نے
کہاں سے جانا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر سے پھر چپ ہو رہے حطیم نے کہا اور عثمان سے انس نے
کہا اور عثمان سے عن مطرف بن عبد الله قال صلى علي بن ابي طالب فكان يكبر في كل خفض ورفع يتم
التكبير فقال عمران بن حصين لقد ذكرني هذا صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ مطرف
بن عبد اللہ سے روایت ہے حضرت علی نے نماز پڑھی تو تکبیر کہتے تھے جھکتے اور اٹھتے وقت پوری تکبیر عمران بن حصین نے کہا انہوں نے یاد
دلا دیا اس نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

رفع اليدين للقيام الى الركعتين الاخريين

پچھلی
دو رکعتوں کے لیے اٹھے تو دونوں ہاتھ اٹھاوے عن ابي حميد انه سمعه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا

مِنَ التَّشَهُّدِ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتین پڑھکر اوٹھتے تو تکبیر کہتے اور دونون ہاتھ اوٹھاتے مونڈھون تک جیسے شروع نماز مین اوٹھاتے عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ حِذَاءَ الْمَنْكِبَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونون ہاتھ اوٹھاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے اور دو رکعتین پڑھکر اوٹھتے اسی طرح مونڈھون تک تھا اوٹھاتے

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ وَحَمْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ

دونون ہاتھ اوٹھانیکا اور نماز کے اندر خدا کی صفت اور تعریف کرنیکا بیان

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْمَعَ النَّاسَ وَيَؤُمَّهُمْ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَقَ الصُّفُوفَ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَصَفَّحَ النَّاسُ بِأَبِي بَكْرٍ لِيُؤْذِنُوهُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلِمَ أَنَّهُ قَدْ نَابَهُمْ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهِمْ فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ تُصَلِّيَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَؤُمَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ مَا بَالُكُمْ صَفَّحْتُمْ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ ثُمَّ قَالَ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِكُمْ فَسَبِّحُوا ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف مین صلح کرانے کو گئے نماز کا وقت آگیا موذن ابو بکر صدیق کے پاس گیا اور حکم کیا اونکو لوگون کی جماعت کے ساتھ امامت کرنے کا انہون نے امامت شروع کی اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صفون کو چیرتے ہوئے پہلی صف مین آنکر کھڑے ہوئے اور لوگون نے تالیان دینا شروع کین تاکہ ابو بکر کو معلوم ہوجاوے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہین لیکن ابو بکر نماز مین کسی طرف دہیان نہین کرتے تھے جب بہت تالیان بجائین تو اونکو معلوم ہوا کوئی حادثہ پیش آیا اونہون نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہین آپ نے ابو بکر کو اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو اونہون نے دونون ہاتھ اوٹھائے اور اللہ کی تعریف کی اور اوسکی ثنا بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فرمانے پر کہ تم امامت کرو اونہون نے اللہ کا شکر ادا کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز کے اندر ہاتھ اوٹھا کر دعا کرنا درست ہے پھر الٹے پاؤن پیچھے پھرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے گئے پھر آپ نے نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو ابو بکر صدیق سے فرمایا میں نے تم کو جب اشارہ کیا تو تم کیون نہین کھڑے رہے ابو بکر نے کہا جو کچھ ہوا ابو قحافہ یعنی ابو بکر کے باپ کی کنیت ہے کے بیٹے کو لائق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرے پھر آپ نے لوگون سے

فرمایا کیا ہوا تم کو تم تالیاں دیتے ہو یہ عورتوں کا کام ہے تم کو نماز میں جب کوئی حادثہ پیش ہو تو سبحان اللہ کہو

السلام بالایدی فی الصلوۃ نماز میں ہاتھ اٹھا کر سلام کرنا کیسا ہے **عن** جابر بن سمرۃ قال خرج علینا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن رافعوا ایدینا فی الصلوۃ فقال ما بالھم رافعین ایدیھم

فی الصلوۃ کانھا اذناب الخیل الشمس اسکنوا فی الصلوۃ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے ہم نماز میں ہاتھ اٹھاتے تھے (سلام کے لیے یعنی اشارہ سے ہاتھ اٹھا کر لوگوں کو سلام کرتے تھے یا

سلام کا جواب دیتے تھے) آپ نے فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا اپنے ہاتھ اس طرح اٹھاتے ہیں جیسے شریر گھوڑوں کی دمیں نماز میں سکون سے

کرو (یعنی بے ضرورت حرکت نہ کرو) **ف** اس حدیث سے سلام میں ہاتھ اٹھانے کی ممانعت نکلی نہ رکوع اور رکوع سے اٹھتے وقت

ہاتھ اٹھانے کی کیونکہ وہ سنت ہے اور نماز کے افعال میں سے ایک فعل ہے پھر جو شخص دلیل لایا اس حدیث سے رفع یدین کی ممانعت پر

کیونکہ اس کو عربی سے دیتے وقت وہ بےخبر اور ناواقف ہے **عن** جابر بن سمرۃ قال کنا نصلی خلف النبی صلی

اللہ علیہ وسلم فنسلم بایدینا فقال ما بال ھؤلاء یسلمون بایدیھم کانھا اذناب خیل شمس انما

یکفی احدکم ان یضع یدہ علی فخذہ ثم یقول السلام علیکم السلام علیکم **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت

ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہاتھوں کے اشارہ سے سلام کرتے تھے آپ نے فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں

ہاتھوں سے سلام کرتے ہیں گویا وہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں کیا تم میں سے ہر ایک کو یہ کافی نہیں کہ اپنا ہاتھ ران پر رکھے

پھر زبان سے السلام علیکم السلام علیکم کہے **ف** شاید یہ حکم نماز میں سلام کی ممانعت سے پہلے ہوگا **رد السلام**

بالاشارۃ فی الصلوۃ نماز میں سلام کا جواب اشارہ سے دینا **عن** صھیب صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم قال مررت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فسلمت علیہ فرد علی اشارۃ و

لا اعلم الا انہ قال باصبعہ **ترجمہ** صہیب سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ نماز پڑھ رہے

تھے میں نے سلام کیا آپ نے انگلی کے اشارہ سے جواب دیا **عن** زید بن اسلم قال قال ابن عمر دخل النبی صلی اللہ

علیہ وسلم مسجد قباء لیصلی فیہ فدخل علیہ رجال یسلمون علیہ فسألت صھیبا وکان معہ

کیف کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع اذا سلم علیہ قال کان یشیر بیدہ **ترجمہ** زید بن اسلم سے

روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں نماز پڑھنے کو گئے کچھ لوگ آپ کے سلام کو گئے صہیب بھی

ساتھ تھے میں نے ان سے پوچھا آپ کیا کرتے تھے سلام کے جواب میں صہیب نے کہا دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرتے تھے **عن**

عمار بن یاسر انہ سلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فرد علیہ **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے

صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نماز پڑھتے تھے آپ نے جواب دیا **عن** جابر قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لحاجۃ ثم ادرکتہ وھو یصلی فسلمت علیہ فاشار الی فلما فرغ دعانی فقال انک سلمت علی آنفا

وَاَنَا اُصَلِّیْ وَاِنَّمَا هُوَ مُوَجِّهٌ یَوْمَئِذٍ اِلَی الْمَشْرِقِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام کو بھیجا میں جب لوٹ کر آیا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے سلام کیا آپ نے میری طرف اشارہ کیا جب نماز سے فارغ ہوے مجھکو بلایا اور فرمایا تو نے مجھے سلام کیا تھا لیکن میں نماز پڑھ رہا تھا (اس وجہ سے جواب نہ دے سکا) اوس وقت آپکا منہ پورب کیطرف تھا (شاید آپ سفر میں سواری پر ہوں گے جیسے دوسری روایت میں ہے)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُهٗ وَهُوَ یَسِیْرُ مُشَرِّقًا اَوْ مُغَرِّبًا فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَاَشَارَ بِیَدِهٖ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَاَشَارَ بِیَدِهٖ فَانْصَرَفْتُ فَنَادَانِیْ یَا جَابِرُ فَنَادَانِی النَّاسُ یَا جَابِرُ فَاَتَیْتُهٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ سَلَّمْتُ عَلَیْكَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَیَّ فَقَالَ اِنِّیْ كُنْتُ اُصَلِّیْ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو کہیں بھیجا جب میں لوٹ کر آیا تو آپ سواری پر جا رہے تھے پورب یا پچھم کو میں نے سلام کیا آپنے ہاتھ سے اشارہ کیا پھر میں نے سلام کیا آپنے ہاتھ سے اشارہ کیا میں لوٹ گیا تو آپنے پکارا اے جابر لوگوں نے بھی پکارا اور جابر میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپکو سلام کیا آپنے جواب نہیں دیا آپنے فرمایا میں نماز پڑھ رہا تھا

اَلنَّهْیُ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰی فِی الصَّلٰوةِ نماز میں کنکریاں ہٹانے کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلَا یَمْسَحِ الْحَصٰی فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں ہو تو کنکریاں نہ ہٹاوے اپنے سامنے سے اس لیے کہ رحمت اللہ کی اوسکے سامنے ہوتی ہے ف پس یہ حدیث تفسیر ہے اوس حدیث کی جس میں یہ ہے کہ اللہ اوسکے سامنے ہے

اَلرُّخْصَةُ فِیْهِ مَرَّةً ایکبار کنکریاں ہٹانے کی اجازت

عَنْ مُعَیْقِیْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً ترجمہ معیقیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو ضرور کنکریاں ہٹاوے تو خیر ایک بار ہٹا دے یعنی اگر ایسی ضرورت واقع ہو کہ کنکریاں ہٹائے بغیر چارہ نہ ہو تو ایک بار ہٹا لو زیادہ نہیں

اَلنَّهْیُ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَی السَّمَآءِ فِی الصَّلٰوةِ نماز میں آسمان کیطرف دیکھنے کی ممانعت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَی السَّمَآءِ فِی الصَّلٰوةِ فَاشْتَدَّ قَوْلُهٗ فِیْ ذٰلِكَ حَتّٰی قَالَ لَیَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا نماز میں اپنی آنکھیں آسمان کیطرف اوٹھاتے ہیں پھر آپنے سختی کی اس باب میں اور فرمایا باز آویں لوگ اس حرکت سے نہیں تو اونکی بینائی جاتی رہے گی

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلَا یَرْفَعْ بَصَرَهٗ اِلَی السَّمَآءِ اَنْ یُّلْتَمَعَ بَصَرُهٗ ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے سنا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو اپنی آنکھ آسمان کیطرف نہ اوٹھاوے ایسا نہ ہو کہ اوسکی بینائی جاتی رہے

اَلتَّشْدِیْدُ فِی الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلٰوةِ نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ یَقُوْلُ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الله مقبلاً على العبد قائماً في صلوته ما لم يلتفت فاذا صرف
وجهه انصرف عنه ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ اللہ جل جلالہ متوجہ رہتا ہے بندے کی
کیطرف جبتک وہ نماز میں کھڑا رہتا ہے اور ادھر ادھر نہیں دیکھتا جب منہ پھیرتا ہے تو اللہ بھی اسکیطرف سے منہ پھیر لیتا ہے ف
التفات دو طرح کا ہے ایک منہ پھیر کر ادھر ادھر دیکھنا یہ درست نہیں نماز میں دوسرے بغیر منہ پھیرے آنکھوں کی کنکھیوں سے دیکھنا
یہ درست ہے عن عائشة قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الالتفات في الصلوة فقال اختلاس
يختلسه الشيطان من الصلوة ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نماز میں
التفات کرنیکو آپ نے فرمایا یہ ایک اچک ہے شیطان کی جو اچک لیتا ہے نماز میں سے عن ابي عطية قال قالت عائشة ان الالتفات
في الصلوة اختلاس يختلسه الشيطان من الصلوة ترجمہ ابو عطیہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا التفات نماز میں ایک اچک
ہے شیطان کی جو اچک لیتا ہے نماز میں سے

الرخصة في الالتفات في الصلوة يميناً وشمالاً

نماز میں داہنے بائیں دیکھنے کی اجازت عن جابر انه قال اشتكى رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلينا وراءه وهو قاعد وابو بكر
يسمع الناس تكبيره فالتفت الينا فرآنا قياماً فاشار الينا فقعدنا فصلينا بصلوته قعوداً فلما سلم
قال ان كدتم آنفاً تفعلون فعل فارس والروم يقومون على ملوكهم وهم قعود فلا تفعلوا ائتموا
بائمتكم ان صلى قائماً فصلوا قياماً وان صلى قاعداً فصلوا قعوداً ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بیمار ہوئے ہم نے انکے پیچھے نماز پڑھی (کھڑے ہو کر) اور آپ بیٹھے تھے اور ابوبکر تکبیر کی آواز لوگوں کو سناتے تھے آپ نے ہماری طرف
دیکھا (نماز ہی میں) تو ہم کو کھڑے دیکھا آپ نے اشارہ کیا ہم بیٹھ گئے اور بیٹھے بیٹھے آپ کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا تم
اس وقت فارس اور روم والوں کا کام کرتے تھے وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں ایسا مت کرو بلکہ
اپنے امام کی پیروی کرو اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جو وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو
عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يلتفت في صلوته يميناً وشمالاً ولا يلوي عنقه
خلف ظهره ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں داہنے بائیں دیکھتے لیکن گردن
اپنی پیچھے نہ پھیرتے

باب العمل في الصلوة

نماز میں کوئی کام کرنا درست ہے عن ابي هريرة قال امر رسول
الله صلى الله عليه وسلم بقتل الاسودين في الصلوة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا
سانپ اور بچھو کے مار ڈالنے کا نماز میں عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بقتل الاسودين في الصلوة
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سانپ اور بچھو کے مار ڈالنے کا نماز میں ف اگرچہ کئی بار جو
مارنا پڑے اور چلنا پڑے کیونکہ ایسی موذی کا مارنا ضروری ہے جس سے خلق اللہ کو تکلیف ہو اور نماز درست ہے فاسد نہیں ہوتی عن ابي قتادة
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي وهو حامل امامة فاذا سجد وضعها واذا قام رفعها ترجمہ

ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامہ اپنی نواسی کو جو زینب کے صاحبزادی تھیں اُٹھائے ہوئے تھے نماز میں جب سجدہ کرتے تھے اسکو بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تھے اسکو اٹھا لیتے عن ابی قتادة قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یؤم الناس وھو حامل امامة بنت ابی العاص علی عاتقه فاذا رکع وضعھا فاذا فرغ من سجودہ اعادھا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ امامت کرتے تھے لوگوں کی اور اٹھائے ہوئے تھے امامہ بنت ابی العاص کو اپنی کاندھے پر جب رکوع کرتے تو بٹھا دیتے پھر جب سجدے سے فارغ ہوتے تو اوٹھا لیتے عن عائشة قالت استفتحت الباب ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی تطوعا والباب علی القبلة فمشی عن یمینه او عن یسارہ ففتح الباب ثم رجع الی مصلاہ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے دروازہ کھلوایا آپ نفل نماز پڑھ رہے تھے اور دروازہ قبلے کی طرف تھا تو آپ داہنی طرف چلے یا بائیں طرف اور دروازہ کھولا پھر نماز پڑھنے لگے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل نماز میں دروازہ کھول دینا درست ہے اگر اور کوئی گھر میں کھولنے والا نہ ہو

التصفیق فی الصلوة نماز میں دستک دینا

عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التسبیح للرجال والتصفیق للنساء زاد ابن المثنی فی الصلوة ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے دستک ہے نماز میں (اگر کوئی حادثہ ہو یا امام بھول جاوے) عن ابی ھریرة یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التسبیح للرجال والتصفیق للنساء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کے لیے تسبیح ہے (یعنی سبحان اللہ کہیں) اور عورتوں کے لیے دستک

التسبیح فی الصلوة نماز میں سبحان اللہ کہنا

عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التسبیح للرجال والتصفیق للنساء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے دستک ہے عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التسبیح للرجال والتصفیق للنساء ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

التنحنح فی الصلوة نماز میں کھنکارنا کیسا ہے

عن علی قال لی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساعة آتیه فیھا فاذا اتیته استأذنت ان وجدته یصلی فتنحنح دخلت وان وجدته فارغا اذن لی ترجمہ حضرت علی نے کہا میرا ایک وقت مقرر تھا میں اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاتا جب میں جاتا تو آپ سے اجازت چاہتا اگر آپ نماز پڑھتے ہوتے تو سبحان اللہ کہتے تو میں اندر چلا جاتا اور جو خالی ہوتے تو اجازت دیتے عن ابن نجی قال قال علی کان لی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدخلان مدخل باللیل ومدخل بالنھار فکنت اذا دخلت باللیل تنحنح لی ترجمہ ابن نجی سے روایت ہے حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جانے کے لیے میرے دو وقت تھے ایک رات کو ایک دن کو تو جب میں رات کو جاتا آپ کھانس دیتے عن علی قال کانت لی منزلة من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم تکن لاحد من الخلائق فکنت

أتيه كل سحر فأقول السلام عليك يا نبي الله فإن تنحنح انصرفت إلى أهلي وإلا دخلت عليه ترجمہ حضرت علی
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس میرا ایسا مرتبہ تھا جو کسیکا نہ تھا میں ہر صبح کو آپ پاس حاضر ہوتا اور کہتا السلام علیک
یا نبی اللہ اگر آپ کھنکارتے تو میں اپنے گھر کو لوٹ جاتا نہیں تو اندر چلا جاتا **البكاء في الصلوة** نماز میں رونا
عن مطرف عن أبيه قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يصلي ولجوفه أزيز كأزيز المرجل
يعني يبكي ترجمہ مطرف نے اپنے باپ (عبداللہ بن شخیر) سے روایت کی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نماز
پڑھ رہے تھے آپکے سینے سے ایسی آواز آتی تھی جیسی ہنڈیا میں سے آواز آتی ہے (یعنی آپ روتے تھے خدا کے خوف سے اور ایسا رونا نماز
میں درست ہے) **باب** لعن إبليس في الصلوة نماز میں شیطان پر لعنت کرنا عن أبي الدرداء قال قام
رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي فسمعناه يقول أعوذ بالله منك ثم قال ألعنك بلعنة الله
ثلثا وبسط يده كأنه يتناول شيئا فلما فرغ من الصلوة قلنا يا رسول الله قد سمعناك تقول في الصلوة
شيئا لم نسمعك تقوله قبل ذلك ورأيناك بسطت يدك قال إن عدو الله إبليس جاء بشهاب من
نار ليجعله في وجهي فقلت أعوذ بالله منك ثلث مرات ثم قلت ألعنك بلعنة الله فلم يستأخر ثلث
مرات ثم أردت أن آخذه والله لولا دعوة أخينا سليمان لأصبح موثقا بها يلعب به ولدان
أهل المدينة ترجمہ ابو الدرداء رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے ہم نے سنا آپ نے فرمایا
میں پناہ مانگتا ہوں تجھسے خدا کی پھر فرمایا میں لعنت کرتا ہوں تجھپر اللہ کی لعنت تین بار اور ہاتھ پھیلایا جیسے کسی چیز کو
لیتے ہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آپ کو نماز میں ایسا کہتے سنا جو کبھی پہلے آپ کو کہتے نہ سنا
تھا اور ہم نے آپ کو ہاتھ پھیلاتے بھی دیکھا آپنے فرمایا اللہ کا دشمن ابلیس مردود ایک شعلہ آگ کا لیکر آیا میرے منہ میں لگانے کو
میں نے کہا میں تجھسے پناہ مانگتا ہوں اللہ کی تین بار پھر میں نے کہا میں تجھپر لعنت کرتا ہوں اللہ کی لعنت تین بار جب وہ پیچھے
نہ ہٹا تب تو میں نے چاہا اسکو پکڑوں قسم خدا کی اگر سلیمان علیہ السلام کی دعا کا مجھے خیال نہ ہوتا (انہوں نے دعا کی تھی یا اللہ
مجھکو ایسی سلطنت دے جو بعد میرے کسیکو نہ ہو تو شیطان اور ہوا اور پرندے سب ان کے تابع تھے) تو میں اسکو باندھ دیتا صبح
ہو جاتی مدینے کے لڑکے اس سے کھیلتے **الكلام في الصلوة** نماز میں بات کرنا عن أبي هريرة قال قام رسول
الله صلى الله عليه وسلم إلى الصلوة فقمنا معه فقال أعرابي وهو في الصلوة اللهم ارحمني ومحمدا
ولا ترحم معنا أحدا فلما سلم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال للأعرابي لقد تحجرت واسعا يريد
رحمة الله ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے لگے ہم بھی آپکے ساتھ کھڑے ہوئے ایک گنوار
بولا آپ نماز ہی میں تھے یا اللہ رحم کر مجھپر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور مت رحم کر کسی پر جب آپنے سلام پھیرا تو دیہاتی
سے فرمایا تو نے بڑی چیز کو تنگ کر دیا یعنی اللہ کی رحمت کو وہ عام تھی اسکو خاص کر دیا اپنی اور میرے لئے

مین بات کرنا درست نہین ہو اور آپ نماز ہی کے اندر ا وسکو فرماتے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی

رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک گنوار مسجد مین آیا اور دو رکعت پڑھکر دعا کرنے لگا یا اللہ رحم کر مجھپر اور

محمد پر اور مت رحم کر ہمارے ساتھہ کسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تو نے تنگ کر دیا کھلی چیز کو عَنْ مُعَاوِيَةَ

بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ فَجَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَاِنَّ رِجَالًا مِنَّا يَتَطَيَّرُوْنَ

قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهُ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ وَرِجَالٌ مِنَّا يَاْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتُوْهُمْ قَالَ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرِجَالٌ مِنَّا يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ قَالَ وَبَيْنَا اَنَا مَعَ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَحَدَّقَنِي الْقَوْمُ

بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ مَا لَكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ قَالَ فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ

يُسَكِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِيْ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ مَا هُوَ ضَرَبَنِيْ وَلَا

كَهَرَنِيْ وَلَا سَبَّنِيْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِنْهُ قَالَ اِنَّ صَلَاتَنَا هٰذِهِ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ

مِنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ قَالَ ثُمَّ اطَّلَعْتُ اِلٰى غُنَيْمَةٍ لِيْ تَرْعَاهَا جَارِيَةٌ لِيْ

فِيْ قِبَلِ اُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ وَاِنِّي اطَّلَعْتُ فَوَجَدْتُ الذِّئْبَ قَدْ ذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ وَاَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ اٰسَفُ

كَمَا يَاْسَفُوْنَ فَصَكَكْتُهَا صَكَّةً ثُمَّ انْصَرَفْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ

فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُعْتِقُهَا قَالَ ادْعُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي

السَّمَاءِ قَالَ فَمَنْ اَنَا قَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ فَاَعْتِقْهَا ترجمہ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے مین نے

کہا یا رسول اللہ ہمارا زمانہ ابھی گذرا ہے جاہلیت کا پھر اللہ تعالی لایا اسلام کو بعض لوگ ہم مین سے بدفالی لیتے ہین (یعنی شگون) آپنے فرمایا

یہ ان کے دل کا خیال ہے تو بد فالی کسی کام سے اونکو نہ روکے (پھر مین نے کہا) بعض لوگ ہم مین سے نجومیون (نجومیون) کے

پاس جاتے ہین آپنے فرمایا مت جاؤ اون کے پاس پھر مین نے کہا یا رسول اللہ بعض لوگ ہم مین سے لکیرین کہینچتے ہین یعنی زمین

پر یا کاغذ پر آئندہ کی بات بتانے کو) آپنے فرمایا ایک پیغمبر پیغمبرون مین لکیرین کہینچا کرتے تھے (وہ ادریس علیہ السلام یا دانیال علیہ السلام

تھے علم رمل انہی سے نکلا ہے) اب جسکی لکیرین اون کے مثل ہون تو صحیح ہے (اسواسطے اسکا سیکھنا مباح ہے لیکن معلوم نہین ہو

سکتا کہ مثل ہے یا نہین پس بیشک یہ کام کرنا بہتر نہین ہے) معاویہ نے کہا پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نماز مین

تھا ایک شخص چھینکا مین نے (نماز ہی مین) کہا یرحمک اللہ لوگ گھورکر مجھکو دیکھنے لگے مین نے کہا میری ماں مجھپر روئے تم کیون

مجھکو دیکھتے ہو یہ سنکر لوگون نے اپنے ہاتھہ رانون پر مارے مین سمجھا کہ مجھکو چپ کراتے ہین اسلیے مین چپ ہو رہا

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے میرے ماں باپ آپ پر قربان نہ مجھکو مارا نہ ڈانٹا نہ برا کہا مین نے کوئی معلم

والا آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ سے بہتر نہین دیکھا سکھلانے مین آپنے فرمایا یہ نماز مین ہماری کوئی بات لوگون کی نہ کرنا چاہیے یہ
تو تسبیح ہے یا تکبیر ہے یا قرآن کی تلاوت ہے معاویہ نے کہا پھر مین اپنی بکریون مین گیا جنکو میری لونڈی چراتی تھی احد پہاڑ اور جوانیہ
(وہ ایک موضع کا نام ہے احد کے پاس مدینہ سے شمال کیطرف ہے) کیطرف گئی دیکھا تو ایک بکری اون مین بھیڑیا لے گیا ہے آخر مین آدمی تھا جیسے
اور آدمیون کو غصہ آتا ہے مجھکو بھی غصہ آتا ہے مینے اوسکو ایک تھپڑ مارا پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا
اور یہ امر (یعنی لونڈی کا مارنا) مجھپر بہت گران گزرا مینے کہا یا رسول اللہ مین اوسی آزاد نہ کردون آپنے فرمایا اوسکو بلا لاؤ (مین بلا
لایا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا اللہ کہان ہے لونڈی نے کہا آسمان پر آپنے پوچھا مین کون ہون لونڈی نے کہا
آپ اللہ کے بھیجے ہوئے ہین آپنے فرمایا اسکو آزاد کردے یہ مسلمان ہے **ف** امام نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات مین سے
ہے اور اون مین دو مذہب ہین ایک تو ایمان لانا اون پر بغیر غور کے اون کے معنی مین اور اسبات کا اعتقاد کرکے کہ اللہ جل جلالہ کی
مثل کوئی چیز نہین ہے اور وہ پاک ہے مخلوقات کی نشانیون سے دوسرے تاویل کرنا اون کی جسطرح لایق ہے اللہ جل جلالہ کو تو جو شخص
تاویل کا قائل ہے وہ کہتا ہے کہ مقصود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس پوچھنے سے لونڈی کا امتحان لینا تھا کہ وہ موحد ہے اور لکھتی ہے
اسبات کا کہ سب چیزونکا پیدا کرنیوالا اور دنیا کا کام چلانے والا ایک اللہ ہے جسکی صفت یہ ہے کہ جب دعا کرنیوالا اوسکو بلاتا ہے تو
آسمان کیطرف منہ کرتا ہے جیسی نمازی نماز مین کعبے کیطرف منہ کرتا ہے اور یہ اس لیے نہین ہے کہ اللہ جل جلالہ کا رہنا آسمان مین ہے جیسے
وہ کعبے کیطرف رہنا نہین ہے بلکہ اس لیے ہے کہ آسمان قبلہ ہے دعا کرنے والونکا جیسے کعبہ قبلہ ہے نمازیونکا یا وہ بت پوجنے والون مین سے
ہے جب اوس لونڈی نے کہا کہ اللہ آسمان پر ہے تو معلوم ہوا کہ وہ موحد ہے اور بت پرست نہین ہے قاضی عیاض نے کہا مسلمانون
کے فقہا اور محدثین اور متکلمین اور مناظرین اور مقلدین سب کا اتفاق ہے اس امر پر کہ جتنی نصوص اللہ جل جلالہ کے آسمان مین ہونے کے
آئی ہین جیسے أأمنتم من في السماء وغیرہ وہ اپنے ظاہری معنے پر نہین ہین بلکہ اون مین تاویل ہے پس جو لوگ محدثین اور فقہا اور متکلمین
مین سے اللہ کے لیے جہت فوق ثابت کرتے ہین وہ کہتے ہین فی السماء سے علی السماء مراد ہے اور جو لوگ ناظرین اور متکلمین اور اصحاب
تنزیہ مین سے ہین نفی جہت کے قائل ہین بلکہ جہت کا محال ہونا اللہ جل جلالہ کے حق مین کہتے ہین وہ اوسطرح تاویل کرتے ہین مثلاً کہتے ہین
کہ آسمان مین اوسکی امر اور قدرت مراد ہے) [illegible]
باز رہے اللہ جل شانہ کی ذات مقدس مین غور اور خوض کرنیسے اور وہ اسی لیے باز رہے کہ عقل اس امر مین حیران ہے اور اتفاق کیا
ہے اوہون نے کیفیت اور شکل بیان کرنیکی حرمت پر اور یہ باز آنا اونکا اللہ جل جلالہ کے وجود مین شک نہین ہے [illegible] نہ اوسکی توحید مین
بلکہ یہی توحید اور وجود ہے پھر بعضون نے اسی خیال کیوجہ سے کہ کہین اوسکے وجود مین شک نہ پیدا ہو اوسکی لیے جہت ثابت
کی ہے لیکن کیفیت اور جہت مین کیا فرق ہے مگر جن الفاظ کا اطلاق شرع مین اللہ جل جلالہ پر آیا ہے جیسے وہ قاہر ہے اپنے بندون کے اوپر یا
وہ بیٹھا تخت کے اوپر ہی اون کا اطلاق کرنا پھر آیت جامعہ تنزیہ کے بموجب لیس کمثلہ شیء کے موافق اوسکی تنزیہ کے ہی قائل ہونا
بچاؤ ہے ہر آفت سے جسکو اللہ توفیق دیوے یہ کلام ہے قاضی عیاض کا انتہی عن زید بن ثابت [illegible]

فِي الصَّلٰوةِ بِالْحَاجَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے پہلے ہر شخص اپنے ملاقاتی سے باتیں کیا کرتا نماز میں جب حاجت ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہاں تک کہ یہ آیت اتری حافظوا علی الصلوات یعنی محافظت کرو نمازوں پر اور بیچ والی نماز پر اور کھڑے ہو اللہ کے لیے چپکے اوس وقت سے ہم کو حکم ہوا چپ رہنے کا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ اٰتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَاَتَيْتُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا سَلَّمَ اَشَارَ اِلَى الْقَوْمِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَعْنِيْ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا اَحْدَثَ فِي الصَّلٰوةِ اَنْ لَا تَكَلَّمُوْا اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا يَنْبَغِيْ لَكُمْ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کرتا آپ نماز پڑھتے ہوتے تو میں سلام کرتا آپ جواب دیتے ایک بار میں نے آپ کو سلام کیا آپ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے جواب نہ دیا جب سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے نیا حکم دیا نماز میں کہ نہ بات کرو مگر اللہ کی یاد کرو اور نہیں لائق ہے تم کو اور کوئی بات کرنا اور کھڑے ہو اللہ کے سامنے چپ با اطاعت سے عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا السَّلَامَ حَتّٰى قَدِمْنَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَاَخَذَنِيْ مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ فَجَلَسْتُ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَاِنَّهُ قَدْ اَحْدَثَ مِنْ اَمْرِهِ اَنْ لَا يُتَكَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے (نماز میں) آپ جواب دیا کرتے تھے جب ہم حبش سے لوٹ کر آئے تو آپ کو سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا مجھ کو نزدیک اور دور کی فکر پیدا ہوئی (یعنی طرح طرح کے پرانے اور نئے خیال گذرنے لگے اور سمجھا کہ آپ نے جواب کیوں نہیں دیا) جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا اللہ جل جلالہ جب چاہتا ہے نیا حکم دیتا ہے اب اوس نے یہ نیا حکم دیا ہے کہ نماز میں کلام نہ کیا جاوے

مَا يَفْعَلُ مَنْ قَامَ مِنِ اثْنَتَيْنِ نَاسِيًا وَلَمْ يَتَشَهَّدْ

جو شخص دو رکعتیں پڑھ کر بھولے سے کھڑا ہو جاوے اور بیچ کا قعدہ نہ کرے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيْمَهُ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ ثُمَّ سَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور بیچ کا قعدہ نہ کیا لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب آپ نماز پڑھ چکے اور ہم منتظر رہے آپ کے سلام کے تو بیٹھے بیٹھے آپ نے تکبیر کہی اور دو سجدے کیے سلام سے پہلے پھر سلام پھیرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَامَ فِي الصَّلٰوةِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ ترجمہ عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہو گئے اور ایک قعدہ آپ پر باقی تھا (یعنی بیچ کا قعدہ نہیں کیا) تو آپ نے دو سجدے کیے بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے

مَا يَفْعَلُ مَنْ سَلَّمَ مِنِ اثْنَتَيْنِ نَاسِيًا وَتَكَلَّمَ

جس شخص نے دو رکعتیں پڑھ کر بھولے سے سلام پھیر دیا اور باتیں بھی کیں پھر یاد کری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی صَلٰوتَیِ الْعَشِیِّ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَلٰکِنِّیْ نَسِیْتُ قَالَ

فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْطَلَقَ اِلٰی خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ بِیَدِهٖ عَلَیْهَا کَاَنَّهٗ غَضْبَانُ

وَخَرَجَتِ السَّرَعَانُ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا اُقْصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِی الْقَوْمِ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ فَهَابَاهُ اَنْ

یُّکَلِّمَاهُ وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ فِیْ یَدَیْهِ طُوْلٌ قَالَ کَانَ یُسَمّٰی ذَا الْیَدَیْنِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسِیْتَ اَمْ قُصِرَتِ

الصَّلٰوةُ فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلٰوةُ قَالَ وَقَالَ اَکَمَا یَقُوْلُ ذُو الْیَدَیْنِ قَالُوْا نَعَمْ فَجَاءَ فَصَلَّی

الَّذِیْ کَانَ تَرَکَهٗ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ کَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَکَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ

اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ کَبَّرَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی ابوہریرہؓ نے کہا مین بھول گیا تو دو رکعتین پڑھکر سلام پھیر دیا پھر آپ ایک لکڑی کیطرف چلے گئے جو مسجد مین لگی ہوئی تھی اور ہاتھ اوسپر رکھا آپ غصے مین تھے اور جلدی جانیوالے لوگ مسجد کے دروازون سے نکلے لوگون نے کہا شاید نماز کم ہوگئی (یعنی چار رکعتون کے عوض دو رکعتین رہ گئین) اوسوقت لوگون مین ابوبکر اور عمرؓ موجود تھے وہ بھی ڈرے اور آپ سے کہہ نہ سکے) اسوجہ سے کہ آپ غصے مین تھے) اور ایک شخص ایسا تھا جسکے دونون ہاتھ لمبے تھے اوسکو ذوالیدین (ہاتھون والا) کہا کرتے تھے اوس نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہوگئی آپ نے فرمایا نہ مین بھولا نہ نماز کم ہوگئی پھر آپ نے فرمایا کیا ایسا ہی ہوا جیسے ذوالیدین کہتا ہے لوگون نے عرض کیا ہان ایسا ہی ہوا یا رسول اللہ آپ پھر گئے (مصلے کیطرف) اور جتنی نماز رہ گئی تھی اوسکو ادا کیا پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا معمولی سجدے کے برابر یا اوس سے کچھ لمبا پھر سر اوٹھایا اور تکبیر کہی پھر سجدہ کیا معمولی سجدے کی برابر یا اوس سے کچھ لمبا پھر سر اوٹھایا اور تکبیر کہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھولے سے اگر کوئی نماز مین بات کرلے تو نماز باطل نہ ہوگی اور یہی قول ہے جمہور کا لیکن امام ابوحنیفہؒ اور اہل کوفہ کے نزدیک باطل ہوجاویگی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَیْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُو الْیَدَیْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْیَدَیْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ فَصَلَّی اثْنَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ کَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ

اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین پڑھکر رخ پھیرا (یعنی بھول سے) ذوالیدین نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہوگئی یا آپ بھول گئے آپ نے لوگون سے فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگون نے کہا ہان یا رسول اللہ پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتین پڑھین پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور ایک سجدہ کیا معمولی سجدے کی برابر یا اوس سے کچھ لمبا پھر سر اوٹھایا پھر سجدہ کیا معمولی سجدے کی برابر یا اوس سے کچھ لمبا پھر سر اوٹھایا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ صَلّٰی

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِیْ رَکْعَتَیْنِ فَقَامَ ذُو الْیَدَیْنِ فَقَالَ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِیْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ ذٰلِکَ لَمْ یَکُنْ فَقَالَ قَدْ کَانَ بَعْضُ ذٰلِکَ یَا

یا رسول اللہ فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الناس فقال اصدق ذو الیدین فقالوا نعم

فاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بقی من الصلوۃ ثم سجد سجدتین وھو جالس بعد التسلیم

ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا ذوالیدین کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بات نہیں ہوئی ذوالیدین نے کہا کوئی بات تو ہوئی یا رسول اللہ آپ لوگوں کیطرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی نماز پوری کی پھر دو سجدے کئے سلام کے بعد

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظھر رکعتین ثم سلم فقالوا اقصرت الصلوۃ فقام فصلی رکعتین ثم سلم ثم سجد سجدتین

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیر دیا لوگوں نے کہا کیا نماز گھٹ ہو گئی آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی یوما فسلم فی رکعتین ثم انصرف فادرکہ ذو الشمالین فقال یا رسول اللہ انقصت الصلوۃ ام نسیت فقال لم تنقص الصلوۃ ولم انس قال بلی والذی بعثک بالحق قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصدق ذو الیدین قالوا نعم فصلی بالناس رکعتین

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر آپ چلے ذوالیدین پہنچا اور عرض کیا یا رسول اللہ نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے آپ نے فرمایا نہ نماز گھٹی نہ میں بھولا ذوالیدین نے کہا ضرور ایک بات ہوئی ہے قسم اوس شخص کی جسنے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) پوچھا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں آپ نے دو رکعتیں اور پڑھائیں

عن ابی ھریرۃ قال نسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلم فی سجدتین فقال لہ ذو الشمالین اقصرت الصلوۃ ام نسیت یا رسول اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصدق ذو الیدین قالوا نعم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتم الصلوۃ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے اور دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا تو ذوالشمالین (یعنی ذوالیدین) نے کہا یا رسول اللہ نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اپنی نماز پوری کی۔

عن ابی ھریرۃ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظھر والعصر فسلم فی رکعتین وانصرف فقال لہ ذو الشمالین ابن عمرو اقصرت الصلوۃ ام نسیت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یقول ذو الیدین فقالوا صدق یا نبی اللہ فاتم بھم الرکعتین اللتین نقص

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی اور دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اصحاب سے ہوئی ذوالشمالین جو عمرو کا بیٹا تھا بولا نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے آپ نے لوگوں سے پوچھا ذوالیدین کیا کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا

سچ کہتا ہے سو اٹھے نبی اللہ کے اور پڑھیں دو رکعتیں جو رہ گئی تھیں عن سليمان بن ابي حثمة انه بلغه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى ركعتين فقال له ذو الشمالين نحوه ترجمہ سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے انکو پہنچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھولے سے دو رکعتیں پڑھیں پھر ذو الشمالین نے کہا بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری

ذكر الاختلاف على ابي هريرة في السجدتين

ابوہریرہ سے روایتوں کا اختلاف کہ انہوں نے سہو کے سجدے کیے یا نہیں عن ابي هريرة انه قال لم يسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ قبل السلام ولا بعده ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن یعنی ذو الیدین نے جب کہا کہ نماز گھٹ گئی یا آپ بھول گئے سجدۂ سہو کے نہیں کیے نہ سلام سے پہلے نہ سلام کے بعد عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سجد يوم ذي اليدين سجدتين بعد السلام ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذو الیدین کے روز سجدہ کیا بعد سلام کے عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله ترجمہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم سجد في وهمه بعد السلام ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھول میں سجدہ کیا بعد سلام کے عن عمران ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى بهم فسها فسجد سجدتين ثم سلم ترجمہ عمران سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو آپ بھول گئے پھر دو سجدے کیے سلام کے بعد عن عمران بن حصين قال سلم رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثلاث ركعات من العصر فدخل منزله فقام اليه رجل يقال له الخرباق فقال يعني نقصت الصلوة يا رسول الله فخرج مغضبا يجر رداءه فقال اصدق قالوا نعم فقام فصلى تلك الركعة ثم سلم ثم سجد سجدتين ثم سلم ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا (بھول سے) پھر اپنے گھر میں تشریف لے گئے ایک شخص جسکو خرباق کہتے تھے بولا یا رسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی آپ غصہ میں نکلے اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے اور پوچھا کیا یہ سچ کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں آپ کھڑے ہوئے اور ایک رکعت جو باقی تھی پڑھی پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا

اتمام المصلي على ما ذكر اذا شك

جب نماز میں شک ہو جاوے تو جو رکعتیں یقینی ہیں ان پر بنا کرے عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا شك احدكم في صلوته فليلغ الشك وليبن على اليقين فاذا استيقن بالتمام فليسجد سجدتين وهو قاعد ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو تو چاہیے کہ دور کرے شک کو اور بنا کرے یقین پر ف یعنی اگر شک ہو تین یا چار میں تو شک کو دور کر کے تین رکعتیں سمجھے اس لیے کہ تین کا یقین ہے ف جب یقین ہو جاوے نماز پورا ہونے کا تو دو سجدے کر لیوے بیٹھے بیٹھے عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا لم يدر احدكم صلى ثلاثا او اربعا فليصل ركعة ثم يسجد بعد ذلك سجدتين وهو جالس فان كان صلى

تُخْسًا شَفَعْتَا لَهُ صَلٰوتَهُ وَاِنْ صَلّٰى اَرْبَعًا كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطَانِ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسیکو یاد نہ رہے کہ اوس نے تین رکعتیں پڑہی ہیں یا چار تو ایک رکعت اور پڑہے
پھر دو سجدے کرے بیٹھے بیٹھے اب اگر اوس نے پانچ پڑہی ہیں تو ان دو سجدوں کی وجہ سے وہ ایک دوگانہ ہو گیا اور جو اوس نے
چار پڑہی ہیں تو یہ دو سجدے شیطان کے لیے ذلت ہوئی (کہ اوس کے بہلانے اور بہکانے سے کچھ بگاڑ نہیں ہوا بلکہ خدا کی
عبادت اور بڑہ گئی) **التحری** شک میں سوچنے کا بیان عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الَّذِيْ يَرٰى اَنَّهُ الصَّوَابُ فَيُتِمَّهُ ثُمَّ يَعْنِيْ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ
وَلَمْ اَفْهَمْ بَعْضَ حُرُوْفِهِ يَسْجُدُ كَمَا اَرَدْتُ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا فرمودہ بیان کیا جب کوئی نماز میں شک کرے تو سوچے ٹہیک کیا ہے پھر اوسکو اختیار کرے اور دو سجدے کر لیوے عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهِ فَلْيَتَحَرَّ وَلْيَسْجُدْ بَعْدَ
مَا يَفْرُغُ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں شک
کرے تو سوچے اور دو سجدے کر لیوے بعد فراغت کے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ اَوْ نَقَصَ
فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ لَوْ حَدَثَ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ اَنْبَأْتُكُمُوْهُ وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ
اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاَيُّكُمْ مَا شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهِ فَلْيَنْظُرْ اَحْرٰى ذٰلِكَ اِلَى الصَّوَابِ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ وَ
لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی تو زیادہ پڑہ گئے یا کم پڑہی
لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا کوئی نیا حکم ہوا آپ نے فرمایا اگر نیا حکم ہوتا تو میں تم کو بتا دیتا (اس لیے کہ میرا کام یہی ہے) لیکن
میں آدمی ہوں جیسے تم بہول جاتے ہو ویسے ہی میں بھی بہول جاتا ہوں جو کوئی تم میں سے نماز میں شک کرے تو چاہیے جو ٹہیک بات ہو اوسکو
سوچ کر نکالے اور اوسی حساب سے نماز کو پورا کرے پھر سلام پھیرے اور دو سجدے کر لیوے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَزَادَ فِيْهَا اَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ
وَمَا ذَاكَ فَذَكَرْنَا لَهُ الَّذِيْ فَعَلَ فَثَنٰى رِجْلَهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ
فَقَالَ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ لَاَنْبَأْتُكُمْ بِهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاَيُّكُمْ شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهِ
شَيْئًا فَلْيَتَحَرَّ الَّذِيْ يَرٰى اَنَّهُ هُوَ الصَّوَابُ ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی تو زیادہ پڑہ گئے یا کم پڑہی جب سلام پھیرا ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ
کیا نماز میں کوئی نیا حکم ہوا آپ نے فرمایا کیا ہم نے بیان کیا جو آپ نے کیا آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور قبلے کیطرف منہ کیا پھر دو سجدے
سہو کے کیے پھر ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا اگر نماز میں کوئی نیا حکم ہوتا تو میں تم کو بتا دیتا لیکن میں آدمی ہوں جیسے تم بہولتے
ہو میں بھی بہولتا ہوں جو کوئی تم میں سے نماز میں شک کرے تو سوچے صحیح کیا ہے پھر سلام پھیرے اور دو سجدے سہو کے کرے عَنْ

عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الظُّهْرِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالُوْا اَحَدَثَ فِي
الصَّلٰوةِ حَدَثٌ قَالَ مَاذَاكَ فَاَخْبَرُوْهُ بِصَنِيْعِهٖ فَثَنٰى رِجْلَهٗ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ اَقْبَلَ
عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَقَالَ لَوْكَانَ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ حَدَثٌ
اَنْبَأْتُكُمْ وَقَالَ اِذَا اَوْهَمَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ اَقْرَبَ ذٰلِكَ مِنَ الصَّوَابِ ثُمَّ لِيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی پھر لوگوں کیطرف مونھ کیا انہوں نے
کہا یا رسول اللہ نماز میں کوئی نیا حکم ہوا آپنے فرمایا کیا انہوں نے بیان کیا جو آپنے کیا تھا آپنے اپنا پاؤں موڑا اور قبلے کیطرف منھ
کیا پھر دو سجدے کیئے اور سلام پھیرا بعد اوس کے متوجہ ہوئے لوگوں کیطرف اور فرمایا میں آدمی ہوں بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو تو
جب میں بھول جاؤں مجھے یاد دلا دو اور فرمایا آپنے اگر نماز میں کوئی نیا حکم ہوتا تو میں تم کو بتا دیتا اور فرمایا جب تم میں سے کسی کو
نماز میں وہم ہو تو جو بات صحت کے نزدیک ہو اوسکو سوچے پھر اوسی حساب سے نماز کو پورا کرے اور دو سجدے کر لیوے عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ اَوْهَمَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ وَهُوَ جَالِسٌ ترجمہ ابو وائل سے
روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا جو شخص نماز میں وہم کرے تو چاہیے جو صحیح ہو اوسکو سوچ لیوے پھر دو سجدے کرے نماز سے فارغ ہو کر
بیٹھے بیٹھے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ شَكَّ اَوْ اَوْهَمَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن
مسعود نے کہا جو شخص شک یا وہم کرے نماز میں تو چاہیے کہ سوچ لیوے ٹھیک بات کو پھر دو سجدے کرے عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ
اِذَا اَوْهَمَ يَتَحَرَّى الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ترجمہ ابراہیم نخعی سے روایت ہے صحابہ کرام کہتے تھے جب کسی کو نماز میں وہم ہو تو ٹھیک
بات سوچ لیوے پھر دو سجدے کرے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ
فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے
نماز میں شک کرے تو سلام کے بعد دو سجدے کر لیوے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ
فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَالَ حَجَّاجٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَقَالَ رَوْحٌ
وَهُوَ جَالِسٌ ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شک کرے نماز میں دو سجدے کر لیوے حجاج نے کہا سلام کے بعد اور روح نے
کہا بیٹھے بیٹھے حجاج اور روح دونوں راوی ہیں اس حدیث کے ابن جریج سے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ
يُصَلِّيْ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ صَلٰوتَهٗ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تم میں سے جب کوئی نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آتا ہے [illegible]
[illegible] عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ [illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ [illegible]

ہوا بہلاتا ہے پھر جب تکبیر ہو چکتی ہے تو آجاتا ہے اور آدمی کے دل میں کہکر اوسکو وسوسے ڈالتا ہے یہانتک کہ اوسکو
یاد نہیں رہتا میں نے کتنی رکعتیں پڑہیں ہیں جب تم سے کوئی ایسا دیکھے تو دو سجدے کرے

مَا يَفْعَلُ مَنْ صَلَّى خَمْسًا

جو شخص پانچ رکعتیں پڑھ لیوے وہ کیا کرے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَثَنَى رِجْلَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑہیں لوگوں نے آپ سے عرض کیا کیا نماز زیادہ ہوگئی آپنے فرمایا کیسا لوگوں نے کہا آپنے پانچ رکعتیں پڑہیں آپنے اپنا پانوں موڑا اور دو سجدے کیے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالُوا إِنَّكَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑہائی تو پانچ رکعتیں پڑہ گئی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے پانچ رکعتیں پڑہیں آپنے دو سجدے کیے سلام کے بعد بیٹھے بیٹھے

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلَّى عَلْقَمَةُ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ مَا فَعَلْتُ قُلْتُ بِرَأْسِي بَلٰى قَالَ وَأَنْتَ يَا أَعْوَرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى خَمْسًا فَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ فَقَالُوا لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ لَا فَأَخْبَرُوهُ فَثَنَى رِجْلَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ

ترجمہ ابراہیم بن سوید سے روایت ہے علقمہ نے (بہولے سے) پانچ رکعتیں پڑہ لیں لوگوں نے اون سے کہا اونہوں نے کہا نہیں میں نے سر سے اشارہ کیا کہ پانچ پڑہیں انہوں نے کہا اور تو نے بہی اے کانے پانچ پڑہیں میں نے کہا ہاں علقمہ نے دو سجدے کیے پہر حدیث بیان کی عبد اللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ رکعتیں پڑہیں لوگوں نے کہسر پہسر کی یعنی آپس میں باتیں کرنا شروع کی آپسے کہا گیا نماز زیادہ ہوگئی آپنے فرمایا نہیں تب لوگوں نے بیان کیا کہ آپنے پانچ رکعتیں پڑہیں آپنے اپنا پانوں موڑا اور دو سجدے کیے پہر فرمایا میں آدمی ہوں جیسے تم بہولتے ہو میں بہی بہولتا ہوں

عَنِ الشَّعْبِيِّ يَقُولُ سَهَا عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ فِي صَلٰوتِهِ فَذَكَرُوا لَهُ بَعْدَ مَا تَكَلَّمَ فَقَالَ أَكَذٰلِكَ يَا أَعْوَرُ قَالَ نَعَمْ فَحَلَّ حُبْوَتَهُ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَقَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَمِعْتُ الْحَكَمَ يَقُولُ كَانَ عَلْقَمَةُ صَلَّى خَمْسًا

ترجمہ شعبی سے روایت ہے علقمہ بن قیس نے نماز میں سہو کیا لوگوں نے اون سے بیان کیا جب وہ باتیں کر چکے تہے اونہوں نے کہا کیا ایسا ہی ہوا اے کانے اوس نے کہا ہاں اونہوں نے اپنا کمربند کہولا پہر دو سجدے سہو کیے اور کہا ایسا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تہا شعبی نے کہا میں نے حکم سے سنا کہ علقمہ نے پانچ رکعتیں پڑہ لیں تہیں

عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلْقَمَةَ صَلَّى خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ يَا أَبَا شِبْلٍ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَقَالَ أَكَذٰلِكَ يَا أَعْوَرُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ

الیمنی علی فخذہ الیمنی وعقد ثنتین الوسطی والابہام واشار ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دونوں ہاتھ اوٹھاتے تھے جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے
اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے اور جب بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھاتے اور داہنا پاؤں کھڑا رکھتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران
پر رکھتے اور داہنا داہنی ران پر رکھتے اور بیچ کی اونگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھ لیتے اور اشارہ کرتے

موضع الیدین اذا قعد دونوں ہاتھیں کہاں رکھے

عن وائل بن حجر انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس فی الصلوۃ فافترش رجلہ الیسری ووضع ذراعیہ علی فخذیہ واشار بالسبابۃ یدعو بہا ترجمہ
وائل بن حجر سے روایت ہے اونہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نماز میں بیٹھے تو بایاں پاؤں بچھایا
اور دونوں ہاتھ پاؤں پر رکھے اور کلمہ کی اونگلی سے اشارہ کیا دعا مانگتے تھے اوس سے

موضع حد المرفقین دونوں کہنیاں بیٹھ میں کسطرح رکھے

عن وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستقبل القبلۃ فرفع یدیہ حتی حاذتا باذنیہ ثم اخذ شمالہ بیمینہ فلما اراد ان یرکع رفعہما مثل ذلک ووضع یدیہ علی رکبتیہ فلما رفع راسہ من الرکوع رفعہما مثل ذلک فلما سجد وضع راسہ بذلک المنزل من یدیہ ثم جلس فافترش رجلہ الیسری ووضع یدہ الیسری علی فخذہ الیسری وحد مرفقہ الایمن علی فخذہ الیمنی وقبض ثنتین وحلق ورایتہ یقول ہکذا واشار بشر بالسبابۃ من الیمنی وحلق الابہام والوسطی ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھونگا آپ کسطرح نماز پڑھتے
ہیں تو آپ کھڑے ہوئے اور قبلہ کیطرف منہ کیا پھر دونوں ہاتھ اوٹھائے کانوں کے برابر پھر داہنی ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو
پکڑا جب رکوع کا قصد کیا تو دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اوٹھایا (یعنی کانوں کے برابر) اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے
جب رکوع سے سر اوٹھایا تو دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اوٹھایا پھر جب سجدہ کیا تو سر کو اسی مقام پر ہاتھ سے رکھا
(یعنی جہانتک ہاتھ اوٹھایا تھا وہیں تک ہاتھ سجدے میں سر کے قریب رہے) پھر بیٹھے تو بایاں پاؤں بچھایا اور بایاں ہاتھ بائیں ران
پر رکھا اور داہنی کہنی کو داہنی ران سے اوٹھا رکھا (یعنی کہنی کو پہلو سے ملا نہیں دیا بلکہ الگ رکھا) اور دو انگلیوں کو بند
کر لیا (یعنی چھنگلیا کو اور اوس کے پاس والی اونگلی کو) اور حلقہ باندھا اس طرح جیسے بشر جو راوی ہے اس حدیث کا بیچ کے
کی اونگلی سے اشارہ کیا داہنی ہاتھ کی اور انگوٹھے اور بیچ کی اونگلی کا حلقہ بنایا

موضع الکفین دونوں ہتھیلیاں بیٹھنے میں کہاں رکھے

عن علی بن عبد الرحمن یقول صلیت الی جنب ابن عمر فقلبت الحصی فقال لی ابن عمر لا تقلب الحصی فان تقلیب الحصی من الشیطان وافعل کما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل قلت وکیف رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل قال ہکذا ونصب الیمنی

وَاَضْجَعَ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ

ترجمہ علی بن عبدالرحمان سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر کے پہلو میں نماز پڑھی اور انکے پہلو میں کنکریاں الٹنے لگا عبداللہ بن عمر نے (نماز کے بعد) مجھ سے کہا مت الٹ کنکریوں کو کیونکہ یہ کام شیطان کی طرف سے ہے (یعنی اسکا وسوسہ ہے) بلکہ ایسا کر جیسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا میں نے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسا کرتے دیکھا انہوں نے کہا اس طرح داہنی پانوں کو کھڑا کیا اور بائیں پانوں کو لٹا دیا اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھا اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا

قَبْضُ الْاَصَابِعِ مِنَ الْيَدِ الْيُمْنٰى دُوْنَ السَّبَّابَةِ

سوا کلمہ کی انگلی کے اور داہنی ہاتھ کی سب انگلیوں کو بند کر لینا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَاٰنِيْ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِيْ وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهٖ وَقَبَضَ يَعْنِيْ اَصَابِعَهٗ كُلَّهَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى

ترجمہ علی بن عبدالرحمان سے روایت ہے مجھکو عبداللہ بن عمر نے دیکھا اور میں کنکریوں سے کھیل رہا تھا نماز میں جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھکو منع کیا اور کہا ایسا کر جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے میں نے کہا آپ کسطرح کرتے تھے انہوں نے کہا آپ جب بیٹھتے نماز میں تو داہنی ہتھیلی کو ران پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے اور کلمہ کی انگلی سے جو انگوٹھے کے پاس ہے اشارہ کرتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھتے

قَبْضُ اثْنَتَيْنِ وَعَقْدُ الْوُسْطٰى وَالْاِبْهَامِ

دو انگلیوں کو بند کر لینا اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھ لینا

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّيْ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ فَوَصَفَ قَالَ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهٖ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْاَيْمَنِ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَبَضَ ثِنْتَيْنِ مِنْ اَصَابِعِهٖ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهٗ فَرَاَيْتُهٗ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْ بِهَا

ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھونگا پھر وائل بن حجر نے دیکھا اور بیان کیا کہ آپ بیٹھے اور بایاں پانوں بچھایا اور بائیں ہتھیلی بائیں ران اور گھٹنے پر رکھی اور داہنی ہاتھ کی کہنی داہنی ران کے پاس رکھی پھر دو انگلیاں بند کر لیں اور ایک حلقہ باندھا پھر انگلی اٹھائی تو میں نے دیکھا آپ اسکو ہلاتے تھے اور اس سے دعا کرتے

بَسْطُ الْيُسْرٰى عَلَى الرُّكْبَةِ

بائیں ہاتھ کو گھٹنے پر رکھنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَيَدُهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ بَاسِطُهَا عَلَيْهَا

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور کلمہ کی انگلی جو داہنے ہاتھ کی انگوٹھے کے پاس ہے اٹھاتے اس سے دعا کرتے

اور بایاں ہاتھ گھٹنے پر بچھانے کے بیچ **عن** عامر بن عبد اللہ بن الزبیر ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان
یشیر باصبعه اذا دعا ولا یحرکها قال ابن جریج وزاد عمرو قال اخبرنی عامر بن عبد اللہ
بن الزبیر عن ابیه انه رای النبی صلی اللہ علیه وسلم یدعو کذلک ویتحامل بیده الیسری
علی رجله الیسری **ترجمہ** عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی سے اشارہ
کرتے جب دعا کرتے لیکن اوسکو ہلاتے نہیں دوسری روایت میں عبد اللہ بن زبیر سے یہ ہے کہ انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اسی طرح دعا کرتے تھے اور بایاں ہاتھ بائیں پاؤں پر رکھتے تھے

الاشارة بالاصبع فی التشهد تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا

عن مالک وهو ابن نمیر الخزاعی عن ابیه قال
رایت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم واضعا یده الیمنی علی فخذه الیمنی فی الصلوة ویشیر
باصبعه **ترجمہ** مالک بن نمیر خزاعی سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکھا آپ داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے نماز میں اور انگلی سے اشارہ کرتے

النهی عن الاشارة باصبعین وبای اصبع یشیر دو انگلیوں سے اشارہ کرنے کی ممانعت اور بیان اس بات کا کہ کس انگلی سے اشارہ کرنا چاہیے

عن ابی هریرة ان رجلا کان یدعو باصبعیه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم احد
احد **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے ایک شخص دو انگلیوں سے اشارہ کرتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک
انگلی سے کر ایک انگلی سے کر کیونکہ یہ اشارہ ہے توحید کی طرف **عن** سعد قال مر علی رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم وانا ادعو باصابعی فقال احد واشار بالسبابة **ترجمہ** سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم گزرے میں دو انگلیوں سے دعا کر رہا تھا آپ نے فرمایا ایک انگلی سے دعا کر اور اشارہ کیا کلمے کی انگلی کی طرف

باب احناء السبابة فی الاشارة کلمے کی انگلی کو اشارہ میں جھکانا

عن مالک بن نمیر الخزاعی من اهل
البصرة ان اباه حدثه انه رای رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قاعدا فی الصلوة واضعا ذراعه
الیمنی علی فخذه الیمنی رافعا اصبعه السبابة قد احناها شیئا وهو یدعو **ترجمہ** مالک بن نمیر خزاعی
سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز میں بیٹھے تھے داہنا ہاتھ
داہنی ران پر رکھے تھے اور کلمے کی انگلی کو اٹھائے تھے اور اسکو کسی قدر خم کیا تھا اور آپ دعا کر رہے تھے

موضع البصر عند الاشارة اشارہ کرتے وقت نگاہ کہاں رکھنا

عن عبد اللہ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم کان اذا قعد فی التشهد وضع کفه الیسری علی فخذه الیسری واشار بالسبابة لا یجاوز
بصره اشارته **ترجمہ** عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھتے بایاں ہتھیلی بائیں
ران پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کی کلمے کی انگلی سے اشارہ کرتے اور نگاہ اپنی اشارہ پر رکھتے

النهی عن رفع البصر

إِلَى السَّمَاءِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ جب نماز میں دعا مانگے تو آسمان کیطرف نگاہ نہ اوٹھاوے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ
إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَيَخْطِفَنَّ اللّٰهُ أَبْصَارَهُمْ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ باز آنا
چاہیے لوگوں کو نماز میں دعا کرتے وقت آسمان کیطرف دیکھنے سے نہیں تو اللہ انکی بینائی اوڑا لیگا (اس لیے کہ یہ بے ادبی ہے
دعا میں) **باب التشہد** تشہد پڑھنا واجب ہے عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ
أَنْ يُفْرَضَ التَّشَهُّدُ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم نماز میں تشہد
فرض ہونے سے پہلے یوں کہتے تھے سلام اللہ پر سلام جبرئیل پر سلام میکائیل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کہو
اسلیے کہ اللہ خود سلام ہے لیکن یوں کہو۔ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ **تعلیم التشہد**
كَتَعْلِيمِ السُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ تشہد اسطرح سکھلانا جیسے قرآن کی سورت سکھلاتے ہیں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد ہم کو اسطرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے ہیں عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ
وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ
ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ خود سلام ہے [illegible]
کوئی تم میں سے نماز میں) بیٹھے تو کہے التحیات للہ والصلوات آخیر تک **نوع آخر من التشہد** ایک دوسری طرح کا
تشہد عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا
صَلٰوتَنَا فَقَالَ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا
وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ ثُمَّ إِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ
يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ
حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

ثُمَّ إِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ التَّحِيَّاتُ
الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ
اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ترجمہ ابو موسیٰ اشعری سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا تو ہمکو طریقے سکہلائے اور نماز بتلائی پہر فرمایا جب تم نماز کے لیے
کہڑے ہو تو صفیں درست کرو پہر تم میں سے کوئی امامت کرے جب امام تکبیر کہے تم بہی تکبیر کہو اور جب وہ ولا الضالین
کہے تو تم آمین کہو اللہ قبول کریگا پہر جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بہی تکبیر کہو اور رکوع کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے
رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اوٹہاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہر ادہر کی کسر ادہر نکل آویگی اور جب وہ
سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا ولک الحمد کہو اس لیے کہ اللہ جل جلالہ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر فرمایا سنا اللہ نے جسنے
اوسکی تعریف کری پہر جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تم بہی تکبیر کہو اور سجدہ کرو اس لیے کہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا
ہے اور تم سے پہلے سر اوٹہاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادہر کی کسر ادہر نکل آویگی اور جب وہ بیٹہے
تو یہ کہو التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ
الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ **ف** یہ حدیث کئی بار اوپر گزر چکی

نوع آخر من التشہد ایک اور طرح کا تشہد عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اسطرح سکہلاتے تہے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکہلاتے بسم اللہ
وباللہ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واسأل اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار امام نسائی نے کہا ہم نہیں جانتے
کسی کو اوس نے متابعت کی ہو ایمن بن نابل کے اس حدیث پر اور ہماری نزدیک ایمن بن نابل میں کوئی عیب نہیں
ہے مگر حدیث خطا ہے اور اللہ سے توفیق الکی میں ہم **ف** تقریب میں ہے کہ ایمن بن نابل سچا ہے مگر اوسکو وہم ہوتا ہے
اور روایت کیا اوس سے بخاری اور ترمذی اور نسائی نے اور قال ثنا یہ عبارت اسال الجنۃ واعوذ باللہ من النار تشہد میں
کہنا ایمن بن نابل کا وہم ہے

التسلیم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر سلام کرنا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ

يُبَلِّغُونِي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ کے فرشتے زمین میں پھرا کرتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ کو پہونچاتے ہیں ف جب نماز میں السلام علیک ایہا النبی کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود درود والوں کا سلام نہیں سنتے

فَضْلُ التَّسْلِيمِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرنے کی فضیلت

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرَى فِي وَجْهِهِ فَقُلْنَا إِنَّا لَنَرَى الْبُشْرَى فِي وَجْهِكَ فَقَالَ إِنَّهُ أَتَانِي الْمَلَكُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ أَمَا يُرْضِيكَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ترجمہ ابوطلحہ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے آپ کے چہرے پر خوشی تھی ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے چہرے پر خوشی پاتے ہیں آپ نے فرمایا بیشک میرے پاس فرشتہ آیا اور بولا اے محمد اللہ جل جلالہ فرماتا ہے کیا تم خوش نہیں ہوتے جو تم پر درود بھیجیگا ایک بار میں اس پر دس بار رحمت بھیجونگا اور جو تم پر سلام کریگا ایک بار میں اس پر دس بار سلام کرونگا

التَّمْجِيدُ وَالصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ نماز میں اللہ کی بزرگی بیان کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ لَمْ يُمَجِّدِ اللَّهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي ثُمَّ عَلَّمَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي فَمَجَّدَ اللَّهَ وَحَمِدَهُ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ تُجَبْ وَسَلْ تُعْطَ ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے سنا اس نے اللہ کی بزرگی بیان کی نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تب آپ نے فرمایا اے نمازی تو نے جلدی کی بعد اس کے آپ نے لوگوں کو سکھلایا (کہ پہلے اللہ جل جلالہ کی بزرگی بیان کیا کرو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرو بعد اس کے دعا کیا کرو تاکہ جلدی قبول ہو) پھر آپ نے ایک شخص کو نماز میں سنا اس نے اللہ کی بزرگی بیان کی اور اس کی تعریف کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجی تب آپ نے فرمایا اب تو دعا کر قبول ہوگی اور مانگ ملیگا

الْأَمْرُ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی تاکید

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللَّهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ ترجمہ

ابو مسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے سعد بن عبادہ کے مکان میں تو بشیر
بن سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ نے ہم کو حکم کیا آپ پر درود بھیجنے کا اس لیے کیونکر ہم آپ پر درود بھیجیں
یہانتک کہ ہم نے آرزو کی کاش اوس نے نہ پوچھا ہوتا پھر آپ نے فرمایا یوں کہو۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت
علی ابراہیم وبارک علی محمد کما بارکت علی آل ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید اور سلام تو تم جان چکے ہو یعنی تشہد
میں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیف الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکر درود بھیجنا چاہیے

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْنَا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ وَنُسَلِّمَ أَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَا فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ ترجمہ ابو مسعود
انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم کو حکم ہوا آپ پر درود بھیجنے کا اور سلام
بھیجنے کا تو سلام تو ہم کو معلوم ہو چکا لیکن درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا کہو اللھم صل علی محمد کما صلیت علی آل ابراہیم اللھم
بارک علی محمد کما بارکت علی آل ابراہیم یا اللہ رحمت بھیج اپنی محمد پر جیسی رحمت بھیجی تو نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر اور
برکت دے محمد کو جیسی برکت دی تو نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو

نوع آخر

ایک اور طرح کی درود

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَوٰةُ قَالَ قُولُوا ترجمہ کعب بن عجرہ
سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر سلام بھیجنا تو ہم معلوم کر چکے لیکن درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا کہو اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ابن ابی لیلیٰ نے کہا ہم بھی ساتھ کہتے تھے اور برابر کہتے ہیں
وعلینا معھم امام نسائی نے کہا یہ حدیث اوس نے اپنی کتاب میں بیان کی اور یہ خطا ہے

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَوٰةُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے
ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہو چکا لیکن درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا اس طرح اللھم صل علی محمد و
علی آل محمد اخیر تک۔ عبد الرحمن نے کہا ہم اتنا اور کہتے ہیں وعلینا معھم امام نسائی نے کہا یہ روایت پہلی سے اولیٰ ہے اور وہ
خطا ہے

عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ لِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَرَفْنَا
كَيْفَ السَّلَامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى
آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

مجید۔ ترجمہ ابن ابی لیلے سے روایت ہے کعب بن عجرہ نے مجھ سے کہا کہ میں تجھکو ایک ہدیہ دوں ہم لوگوں نے عرض کیا
یا رسول اللہ ہم سلام کرنا تو پہچان چکے لیکن درود کیونکر بھیجیں آپ پر آپ نے فرمایا کہو اللھم صل علی محمد اخیر تک **نوع دیگر**
ایک اور طرح کی درود **عن** طلحۃ قال قلنا یا رسول اللہ کیف الصلوۃ علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد
وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلی آل محمد
کما بارکت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید ترجمہ طلحہ سے روایت ہے ہمنے عرض کیا یا رسول
اللہ درود کیونکر بھیجیں آپ پر آپنے فرمایا کہو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید
وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید **عن** طلحۃ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال کیف نصلی علیک یا نبی اللہ قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما
صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم
انک حمید مجید ترجمہ طلحہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا نبی اللہ کیونکر
درود بھیجیں آپ پر آپنے فرمایا کہو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد اخیر تک **عن** زید بن خارجۃ قال انا سألت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صلوا علی واجتہدوا فی الدعاء وقولوا اللھم صل علی محمد وعلی
آل محمد ترجمہ زید بن خارجہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا درود بھیجو مجھ پر اور
کوشش کرو دعا میں اور کہو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد **نوع آخر** ایک اور طرح کی درود **عن**
ابی سعید الخدری قال قلنا یا رسول اللہ ھذا السلام علیک قد عرفناہ فکیف الصلوۃ علیک قال
قولوا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر سلام کرنا تو ہمیں معلوم ہو چکا اب درود
کیونکر بھیجیں آپ پر آپ نے فرمایا کہو اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک کما صلیت علی ابراہیم وبارک
علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم **نوع آخر** ایک اور طرح کی درود **عن** ابی حمید
الساعدی انھم قالوا یا رسول اللہ کیف نصلی علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا
ترجمہ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم کیونکر درود بھیجیں آپ پر آپ نے فرمایا کہو اللھم صل
علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی آل ابراہیم وبارک حارث کی روایت میں اتنا زیادہ ہے
علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی آل ابراہیم حارث اور قتیبہ دونوں کی روایت میں ہے
انک حمید مجید [illegible] نسائی نے کہا قتیبہ نے مجھ سے یہ حدیث دو بار بیان کی [illegible] ایک سطر [illegible] **الفضل**
فی الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم درود بھیجنے کی فضیلت **عن** ابی طلحۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جاء ذات یوم والبشری فی وجہہ فقال انہ جاءنی جبریل فقال ان ربک

اللہ اکبر کہہ دس بار بعد اوس کے دعا کرے اور اپنے مطلب سے مانگے وہ فرماویگا ہاں ہاں یعنی قبول کریگا دنیا یا آخرت میں باب

الدعاء بعد الذکر دعا ماثورہ کے بیان میں عن انس رضی اللہ عنہ قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا ورجل

قائم یصلی فلما رکع وسجد وتشهد دعا فقال فی دعائه اللهم انی اسالک بان لک الحمد لا اله

الا انت المنان بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم انی اسالک فقال النبی

صلی اللہ علیه وسلم لاصحابه تدرون بما دعا قالوا الله ورسوله اعلم قال والذی نفسی بیده

لقد دعا الله باسمه العظیم الذی اذا دعی به اجاب واذا سئل به اعطی ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس بیٹھا تھا اور ایک شخص کھڑا نماز پڑھ رہا تھا جب وہ رکوع اور سجدے اور تشہد سے فارغ ہوا تو

دعا مانگنے لگا اور کہنے لگا اللهم انی اسالک بان لک الحمد لا اله الا انت المنان بدیع السموات والارض

یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم انی اسالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم جانتے

ہو اس نے کن کلموں سے دعا کی اُنہوں نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا قسم اوس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری

جان ہے اسنے اللہ کو پکارا اوسکے اسم اعظم یعنی بڑے نام سے جب اللہ پکارا جاتا ہے اس نام سے تو قبول کرتا ہے اور جب کوئی کچھ مانگتا

اوس سے یہ نام لیکر تو دیتا ہے عن محجن بن الادرع ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم دخل المسجد اذا رجل

قد قضی صلوته وهو یتشهد فقال اللهم انی اسالک یا الله بانک الواحد الاحد الصمد الذی لم

یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد ان تغفر لی ذنوبی انک انت الغفور الرحیم فقال النبی صلی

الله علیه وسلم قد غفر له ثلثا ترجمہ محجن بن ادرع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے

ایک شخص نماز پڑھ کر تشہد میں تھا تو یوں کہنے لگا اللهم انی اسالک یا الله بانک الواحد الاحد الصمد الذی لم یلد ولم

یولد ولم یکن له کفوا احد ان تغفر لی ذنوبی انک انت الغفور الرحیم آپنے فرمایا تین بار بخش دیا گیا

عن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه انه قال لرسول الله صلی الله علیه وسلم علمنی دعاء ادعو به

فی صلوتی قال قل اللهم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرة من

عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم ترجمہ امیر المومنین ابوبکر صدیق سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے ایک دعا سکھلائیے جسکو میں نماز میں پڑھا کروں آپنے فرمایا کہہ اللهم انی ظلمت نفسی ظلما

کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرة من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم

عن معاذ بن جبل قال اخذ بیدی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انی لاحبک یا معاذ فقلت

وانا احبک یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فلا تدع ان تقول فی کل صلوة رب

اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا

انہوں نے پکڑا اور فرمایا مین تجھسے محبت رکھتا ہوں ائے معاذ مین نے کہا مین آپسے محبت رکھتا ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو بلا ناغہ ہر نماز مین کہا کر رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ التَّثَبُّتَ فِي الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَاَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین فرماتے اللھم انی اسالک التثبت فی الامر اخیر تک یعنی یا اللہ مین تجھسے مضبوطی چاہتا ہون ہر کام مین یعنے استقلال اور صبر اور عزم بالجزم ہدایت پر اور مانگتا ہون تجھسے شکر تیری نعمت پر اور خوبی تیری عبادت کی اور چاہتا ہون تجھسے سلامتی دل کی اور سچائی زبان کی اور مانگتا ہون تجھسے بہتری ہر چیز کی جسکو تو جانتا ہے اور پناہ مانگتا ہون تیری برائی سے ہر چیز کی جسکو تو جانتا ہے اور بخشش چاہتا ہون تیری ان سے جسکو تو جانتا ہی یعنی جو قصور مجھسے سرزد ہوا لا ہوے یا ہوا ہو نَوْعٌ اٰخَرُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلٰوةً فَاَوْجَزَ فِيْهَا فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ اَوْ اَوْجَزْتَ الصَّلٰوةَ فَقَالَ اَمَّا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ دَعَوْتُ فِيْهَا دَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هُوَ اُبَيٌّ غَيْرَ اَنَّهٗ كَنٰى عَنْ نَّفْسِهٖ فَسَأَلَهٗ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ فَاَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ اَللّٰهُمَّ وَاَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ يَعْنِيْ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَاَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ وَاَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَاَسْأَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَاَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَاَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ ایک اور طرح کی دعا ترجمہ عطا بن سائب نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عمار بن یاسر نے نماز پڑہائی تو مختصر نماز پڑہائی بعضون نے کہا تم نے نماز ہلکی یا مختصر پڑہی انہون نے کہا باوجود اسکے مین نے اوسمین کئی دعائین پڑہین جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی جب وہ کھڑے ہوے تو ایک شخص انکے پیچھے گئے (عطا نے کہا وہ میرے باپ تھے لیکن انہون نے اپنا نام پوشیدہ رکھا) اور وہ دعا اون سے پوچھی پھر لوٹ کر آئے اور لوگون کو بتائی وہ دعا یہ ہی اللھم بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق اخیر تک یعنی یا اللہ مین تجھسے دعا کرتا ہون تیرے علم غیب اور قدرت کے وسیلے سے جو تجھکو مخلوقات پر ہے جلا مجھکو جب تک میری زندگی بہتر ہے اور مار ڈال مجھکو جب موت میری بہتر جانے یا اللہ مین مانگتا ہون تیرا ڈر چھپے کھلے اور مانگتا ہون تجھسے حکمت بھری بات کہنی خوشی اور غصہ مین اور مانگتا ہون تجھسے میانہ روی محتاجی اور تونگری مین اور مانگتا ہون تجھسے وہ نعمت کہ جو تمام نہ ہوے

اور اس آنکھ کی ٹھنڈک کو جو ختم نہ ہو اور مانگتا ہوں تجھ سے رضامندی تیرے فیصلہ پر اور مانگتا ہوں تجھ سے راحت اور آسائش بعد موت کے اور مانگتا ہوں تجھ سے لذت تیرے منہ کو دیکھنے کی اور شوق تجھ سے ملنے کا اور پناہ مانگتا ہوں تیری اس مصیبت سے جس پر صبر نہ ہو سکے اور اس فساد سے جو گمراہ کر دیوے یا اللہ آراستہ کر دے ہم کو ایمان کی آرائش سے اور بنا دے ہم کو راہ دکھلانے والے (گمراہ نہ کریں) اور راہ پائے ہوئے

عن قيس بن عباد قال صلى عمار بن ياسر بالقوم صلوة اخفها فكانهم انكروها فقال الم اتم الركوع والسجود قالوا بلى قال اما اني دعوت فيها بدعاء كان النبي صلى الله عليه وسلم يدعو به اللهم بعلمك الغيب وقدرتك على الخلق احيني ما علمت الحيوة خيرا لي وتوفني اذا علمت الوفاة خيرا لي واسألك خشيتك في الغيب والشهادة وكلمة الاخلاص في الرضا والغضب واسألك نعيما لا ينفد وقرة عين لا تنقطع واسألك الرضاء بالقضاء وبرد العيش بعد الموت ولذة النظر الى وجهك والشوق الى لقائك واعوذ بك من ضراء مضرة وفتنة مضلة اللهم زينا بزينة الايمان واجعلنا هداة مهتدين ترجمہ قیس بن عبادہ سے روایت ہے عمار بن یاسر نے لوگوں کو ساتھ نماز پڑھائی اور ہلکی پڑھائی تو لوگوں نے انکار کیا (اس کو برا سمجھا) عمار نے کہا کیا میں نے رکوع اور سجدہ کو پورا نہیں کیا انہوں نے کہا کیوں نہیں عمار نے کہا میں نے تو نماز میں وہ دعا پڑھی جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے اللهم بعلمك الغيب وقدرتك على الخلق اخیر تک

التعوذ في الصلوة نماز میں پناہ مانگنا

عن فروة بن نوفل قال قلت لعائشة حدثيني بشيء كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو به في صلوته قالت نعم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اني اعوذ بك من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل ترجمہ فروہ بن نوفل سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے کہا مجھ کو وہ دعا بتلاؤ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھا کرتے تھے انہوں نے کہا اچھا آپ یہ دعا پڑھتے تھے اللهم اني اعوذ بك من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری برائی سے اس کام کے جو میں نے کیا ہے اور برائی سے اس کام کے جو میں نے نہیں کیا ہے (یعنی آئندہ کرنے لگوں)

نوع آخر ایک اور طرح پناہ مانگنا

عن عائشة قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عذاب القبر فقال نعم عذاب القبر حق قالت عائشة فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي صلوة بعد الا تعوذ من عذاب القبر ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قبر کے عذاب کو آپ نے فرمایا قبر کا عذاب سچ ہے حضرت عائشہ نے کہا پھر جو نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی اس میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگی

عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو في الصلوة اللهم اني اعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنة المسيح الدجال واعوذ بك من فتنة المحيا والممات اللهم اني اعوذ بك من المأثم

وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا مانگتے تھے اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اخیر تک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دجال کے فساد سے جو کانا ہوگا اور پناہ مانگتا ہوں تیری زندگی اور موت کے فتنے سے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں تیری گناہ کے کام سے اور قرضداری سے ایک شخص نے کہا کیا وجہ ہے جو آپ اکثر پناہ مانگتے ہیں قرضداری سے آپ نے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے تو جھوٹ کہتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے (یعنی گو قرض لینا گناہ نہیں ہے مگر ذریعہ ہے گناہوں کا اس لیے اوس سے پناہ مانگنا چاہیے)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ثُمَّ يَدْعُو لِنَفْسِهِ بِمَا بَدَا لَهُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھ چکے تو چار چیزوں سے پناہ مانگے ایک جہنم کے عذاب سے دوسری قبر کے عذاب سے تیسری زندگی اور موت کے فتنے سے چوتھی دجال کے شر سے پھر دعا کرے اپنے لیے جو مناسب معلوم ہو

نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ ایک اور طرح کی دعا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللَّهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تشہد کے بعد فرماتے تھے احسن الکلام کلام اللہ واحسن الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا

تَطْفِيفُ الصَّلَاةِ نماز گھٹانا

عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي فَطَفَّفَ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مُنْذُ كَمْ تُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ قَالَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ مَا صَلَّيْتَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَوْ مِتَّ وَأَنْتَ تُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ لَمِتَّ عَلَى غَيْرِ فِطْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُخَفِّفُ وَيُتِمُّ وَيُحْسِنُ ترجمہ حذیفہ رض نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی نماز کو گھٹاتا یعنی اوس کے شرائط اور ارکان میں کمی کی تو پوچھا کتنے دنوں سے تو ایسی نماز پڑھتا ہے اوس نے کہا چالیس برس سے حذیفہ نے کہا تو نے چالیس برس سے نماز نہیں پڑھی اور جو تو ایسی نماز پڑھتا ہوا مر جاوے تو مر جاویگا کسی اور دین پر نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر پھر کہا کہ آدمی ہلکا کرتے ہیں لیکن وہ شرائط و ارکان کو پورا اچھی طرح ادا کرتے ہیں ف نماز میں ایک تخفیف ہے وہ یہ کہ رکوع اور سجود اور قیام کو اچھی طرح ادا کرے لیکن بجائے لمبی سورتوں کے مختصر سورتیں پڑھے اس میں کچھ قباحت نہیں اور ایک تطفیف ہے یعنی رکوع اور سجود اور قیام [illegible] جب سر اٹھاوے دونوں سجدوں کے بیچ میں اچھی طرح نہ ٹھہرنا اسی طرح رکوع کے بعد سیدھا [illegible] [illegible] نماز میں وہ باطل ہے [illegible]

أَقَلُّ مَا يُجْزِئُ بِهِ الصَّلَاةُ [illegible]

عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمٍّ لَهُ بَدْرِيٍّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عليه وسلم يرمقه ونحن لا نشعر فلما فرغ اقبل فسلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ارجع
فصل فانك لم تصل فرجع فصلى ثم اقبل الى رسول الله فقال ارجع فصل فانك لم تصل مرتين او ثلاثا
فقال له الرجل والذي اكرمك يا رسول الله لقد جهدت فعلمني فقال اذا قمت تريد الصلوة
فتوضأ فاحسن وضوءك ثم استقبل القبلة فكبر ثم اقرأ ثم اركع فاطمئن راكعا ثم ارفع حتى
تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تطمئن قاعدا ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا
ثم ارفع ثم افعل كذلك حتى تفرغ من صلوتك ترجمہ علی بن یحیی سے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے انہوں نے
اپنے چچا سے جو بدری تھے (یعنی جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے) اونہوں نے بیان کیا کہ ایک
شخص مسجد میں آیا اور اوس نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو دیکھ رہے تھے لیکن ہم نہیں جانتے تھے جب وہ نماز
سے فارغ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سلام کیا آپنے فرمایا جا نماز پڑھ تونے نماز نہیں پڑھی وہ لوٹ گیا اور پھر
نماز پڑھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپنے فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی اسی طرح دو یا تین بار فرمایا وہ
شخص بولا یا رسول اللہ قسم اوس کی جسنے آپکو عزت دی (یعنی اللہ جل جلالہ کی) میں تھک گیا اب مجھے بتلا دیجئے (دکھلا
دیجئے) آپنے فرمایا جب تجھے نماز پڑھنی منظور ہو تو پہلے اچھی طرح وضو کر (یعنی تمامی شرائط اور ارکان کا خیال رکھ) پھر قبلے کی طرف
منہ کر اور تکبیر کہہ پھر قرآن شریف پڑھ (یعنی سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ) پھر رکوع کر اطمینان سے پھر سر اوٹھا یہانتک کہ سیدھا کھڑا ہو
پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر سر اوٹھا یہانتک کہ اطمینان سے بیٹھ پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر سر اوٹھا پھر اسیطرح کیا کر ساری
نماز میں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعدیل ارکان یعنی سجدہ اور رکوع اور قیام اور قعود کو اچھی طرح اطمینان سے ادا کرنا نماز
میں فرض ہے بغیر اسکے نماز درست نہیں ہوتی دلیل اوسکی یہ ہے کہ آپنے اوس سے فرمایا جا نماز پڑھ تونے نماز نہیں پڑھی **عن**
علي بن يحيى بن خلاد بن رافع بن مالك الانصاري قال حدثني ابي عن عم له بدري قال كنت مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم جالسا في المسجد فدخل رجل فصلى ركعتين ثم جاء فسلم على النبي صلى الله
عليه وسلم وقد كان النبي صلى الله عليه وسلم يرمقه في صلوته فرد عليه السلام ثم قال له ارجع
فصل فانك لم تصل فرجع فصلى ثم جاء فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم فرد عليه السلام ثم قال
له ارجع فصل فانك لم تصل حتى كان عند الثالثة او الرابعة فقال والذي انزل عليك الكتاب
لقد جهدت وحرصت فارني وعلمني قال اذا اردت ان تصلي فتوضأ فاحسن وضوءك ثم استقبل
القبلة فكبر ثم اقرأ ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن
ساجدا ثم ارفع حتى تطمئن قاعدا ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع فاذا اتممت صلوتك على
هذا فقد تمت وما انتقصت من هذا فانما تنقصه من صلوتك ترجمہ علی بن یحیی بن خلاد سے مروی ہے

مالک انصاری سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ سے اونہون نے سنا اپنے چچا رفاعہ بن رافع سے جو بدری تھے
کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد مین بیٹھا ہوا تھا اتنے مین ایک شخص آیا اور اوس نے دو رکعتین پڑھین
پھر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ اوسکو دیکھ رہے تھے جب وہ نماز پڑھ رہا تھا آپ نے سلام کا جواب
دیا پھر فرمایا جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہین پڑھی وہ لوٹ گیا اور نماز پڑھی پھر آیا اور آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا جا نماز
پڑھ تو نے نماز نہین پڑھی جب تیسری یا چوتھی مرتبہ ایسا ہی ہوا تو اوس نے عرض کیا قسم اوس شخص کی جسنے آپ پر کتاب
اوتاری مین تھک گیا اور مجھے حرص ہے تو آپ بتلایئے اور سکھلایئے آپنے فرمایا جب تو نماز پڑھنے کا قصد کرے تو اچھی طرح
وضو کر پھر قبلے کیطرف منہ کر اور تکبیر کہہ پھر قرآن پڑھ پھر رکوع کر اچھی طرح اطمینان سے پھر سر اوٹھا یہانتک کہ سیدھا کھڑا
ہو جا پھر سجدہ کر اور اطمینان سے پھر سر اوٹھا اور اطمینان سے بیٹھ پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر سر اوٹھا اگر تو نے اسطرح سے
نماز کو تمام کیا تو تیری نماز پوری ہو گئی اور جو تو نے اسمین سے گھٹایا تو اپنی نماز مین سے گھٹایا

باب السلام

سلام کا بیان عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ
وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَدْعُو ثُمَّ
يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ترجمہ سعد بن ہشام سے روایت ہے مین نے عرض کیا اے ام المومنین یعنی عائشہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا وتر بتلاؤ اونہون نے کہا ہم آپ کے لیے سامان رکھتے تھے یعنے مسواک اور وضو کا پانی رکھ دیتے تھے پھر جب
اللہ چاہتا تھا آپ کو اوٹھاتا رات کو آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور آٹھ رکعتین پڑھتے اور نہ بیٹھتے اون مین مگر آٹھوین
کے بعد پھر بیٹھتے اور اللہ کی یاد کرتے اور دعا کرتے پھر سلام پھیرتے اتنی آواز سے کہ ہم کو سنائی دیتا عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي
وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی اور بائین طرف سلام پھیرتے تھے عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ أَرَى رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ ترجمہ سعد سے روایت ہے مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تھا داہنی اور بائین طرف سے یہانتک کہ آپ کے گال کی سفیدی معلوم ہوتی یعنے سلام پھیرتے وقت

باب مَوْضِعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ السَّلَامِ

جب سلام پھیرے تو دونون ہاتھ کہان رکھے عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا
إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَأَشَارَ مِسْعَرٌ بِيَدِهِ
عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَرْمُونَ بِأَيْدِيهِمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمْسِ أَمَا يَكْفِي
أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمَ عَلَى أَخِيهِ مِنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمِنْ عَنْ شِمَالِهِ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے
ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو کہتے تھے السلام علیکم السلام علیکم مسعر نے کہا اور ہاتھ سے اشارہ کیا

اور کہتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہانتک کہ آپ کی گال کی سفیدی دہرے اور دہر نظر آتے

عن عبد الله بن مسعود ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یسلم عن یمینه السلام علیکم ورحمة الله حتی یری بیاض خده الایمن وعن یساره السلام علیکم ورحمة الله حتی یری بیاض خده الایسر ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف سلام پھیرتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہانتک کہ داہنی رخسارہ کی سفیدی نظر آتی پھر بائیں طرف سلام پھیرتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہانتک کہ بائیں رخسارہ کی سفیدی نظر آتے

السلام بالیدین ہاتھوں سے اشارہ کرنا سلام کے وقت

عن جابر بن سمرة قال صلیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فکنا اذا سلمنا قلنا بایدینا السلام علیکم السلام علیکم قال فنظر الینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ما بالکم تشیرون بایدیکم کانها اذناب خیل شمس اذا سلم احدکم فلیلتفت الی صاحبه ولا یومی بیده ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو ہم جب سلام پھیرتے ہاتھوں کو اوٹھاتے اور کہتے السلام علیکم السلام علیکم آپ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کیا حال ہے تمھارا اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو گویا وہ دمیں ہیں شریر گھوڑوں کی جب تم میں سے کوئی نماز کا سلام کرے تو اپنے پاس والے کی طرف دیکھے لیکن ہاتھ سے اشارہ نہ کرے

سلام المأموم حین یسلم الامام جب امام سلام کرے اوسی وقت مقتدی سلام کرے

عن عتبان بن مالک یقول کنت اصلی بقومی بنی سالم فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت انی قد انکرت بصری وان السیول تحول بینی وبین مسجد قومی فلوددت انک جئت فصلیت فی بیتی مکانا اتخذه مسجدا فقال النبی صلی الله علیه وسلم سافعل ان شاء الله فغدا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وابو بکر معه بعد ما اشتد النهار فاستاذن النبی صلی الله علیه وسلم فاذنت له فلم یجلس حتی قال این تحب ان اصلی من بیتک فاشرت له الی المکان الذی احببت ان اصلی فیه فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم وصففنا خلفه ثم سلم وسلمنا حین سلم ترجمہ عتبان بن مالک سے روایت ہے میں اپنی قوم بنی سالم کی امامت کیا کرتا تھا ایک بار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میری بینائی نے مجھے جواب دیا ہے اور برسات میں ندیاں نالے مجھکو روکتے ہیں اپنی قوم کی مسجد میں جانے سے تو میں چاہتا ہوں آپ میرے گھر تشریف لائیے اور کسی جگہ نماز پڑھ دیجیے میں اوسکو مسجد بنا لوں آپ نے فرمایا انشاء اللہ ایسا کرونگا صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابوبکر صدیق آپ کے ساتھ تھے دن چڑھ گیا تھا آپ نے اندر آنے کی اجازت چاہی میں نے اجازت دی آپ بیٹھے نہیں اور فرمایا تم کہاں چاہتے ہو نماز پڑھوں گھر میں کس جگہ میں نے ایک جگہ بتلائی جہاں میں چاہتا تھا آپ کا نماز پڑھنا آپ کھڑے ہوئے ہم نے آپکے پیچھے صف باندھی

نماز ادا کی پھر آپنے سلام پھیرا اور ہم نے بھی آپکے ساتھہ ہی سلام پھیرا **اَلسُّجُودُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلٰوۃِ**
نماز سے فارغ ہوکر سجدہ کرنا عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْمَا بَیْنَ اَنْ
یَفْرُغَ مِنْ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ اِلَی الْفَجْرِ اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً وَیُوْتِرُ بِوَاحِدَۃٍ وَیَسْجُدُ سَجْدَۃً قَدْرَ مَا یَقْرَأُ اَحَدُ
کُمْ خَمْسِیْنَ اٰیَۃً قَبْلَ اَنْ یَّرْفَعَ رَاْسَہٗ وَبَعْضُھُمْ یَزِیْدُ عَلٰی بَعْضٍ فِی الْحَدِیْثِ مُخْتَصَرٌ ترجمہ حضرت عائشہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا سے فراغت کے بعد فجر ہونے تک گیارہ رکعت پڑھتے تھے ان میں سے ایک رکعت وتر کی
ہوتی اور سجدہ کرتے جتنی دیر تک تم میں سے کوئی پچاس آئتیں پڑھے آپ کے سر اوٹھانے سے پہلے اور تم میں سے ایک دوسرے سے زیادہ کہتا ہے
پڑھ سکتا ہے یہ حدیث مختصر ہے بڑی حدیث سے **ف** مراد سجدے سے یہ ہے کہ ہر ایک سجدہ اس نماز کا اتنا بڑا ہوتا یا ایک سجدہ
ان سجدوں میں اتنا بڑا ہوتا مگر مولف علیہ نے جو باب قایم کیا ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سجدہ بعد نماز کے ہوتا پر اسکی تصریح
دوسری حدیثوں میں نہیں ملی **سَجْدَۃُ السَّھْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْکَلَامِ** سلام پھیرنے اور بات کرلینے کے
بعد سجدہ سہو کرنا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ ثُمَّ تَکَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّھْوِ
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا پھر بات کی بعد اس کے سجدہ سہو کے سجدے
کیے **اَلسَّلَامُ بَعْدَ سَجْدَتَیِ السَّھْوِ** سجدہ سہو کے بعد سلام پھیرنا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّھْوِ وَھُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دو سجدے کیے
بیٹھے بیٹھے پھر سلام پھیرا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی ثَلٰثًا ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ
الْخِرْبَاقُ اِنَّکَ صَلَّیْتَ ثَلٰثًا فَصَلّٰی بِھِمُ الرَّکْعَۃَ الْبَاقِیَۃَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّھْوِ ثُمَّ سَلَّمَ ترجمہ عمران
بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا خرباق نے جسکو ذوالیدین کہتے تھے
کہا یا رسول اللہ آپنے تین رکعتیں پڑھی ہیں آپنے جو رکعت باقی تھی اوسکو پڑھا پھر دو سجدے سہو کے کیے پھر سلام پھیرا **جَلْسَۃُ
الْاِمَامِ بَیْنَ التَّسْلِیْمِ وَالْاِنْصِرَافِ** سلام پھیر کے بعد امام کتنی دیر بیٹھ کر اوٹھے عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَوَجَدْتُ قِیَامَہٗ وَرَکْعَتَہٗ فَاعْتِدَالَہٗ بَعْدَ الرَّکْعَۃِ فَسَجْدَتَہٗ
فَجَلْسَتَہٗ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ فَسَجْدَتَہٗ فَجَلْسَتَہٗ بَیْنَ التَّسْلِیْمِ وَالْاِنْصِرَافِ قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَاءِ ترجمہ براء بن عازب سے
روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غور سے دیکھا تو آپ کا کھڑا ہونا نماز میں پھر رکوع کرنا پھر رکوع کرکے کھڑا ہونا
پھر سجدہ کرنا پھر سجدہ کرکے بیٹھنا پھر دوسرا سجدہ پھر سلام پھیرکے بیٹھنا سب قریب قریب تھا یعنی ہر ایک دوسرے کے برابر
برابر تھا عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النِّسَاءَ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الصَّلٰوۃِ قُمْنَ
وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰی مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰہُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ ترجمہ ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے

مین عورتین نماز سے سلام پھیرتی ہی اوٹھ جاتین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہین بیٹھے رہتے اور مرد بھی سب بیٹھے رہتے
جبتک اللہ کو منظور ہوتا پھر جب آپ اوٹھتے تو مرد بھی اوٹھتے **ف** اس انتظار مین بیٹھے رہتے کہ عورتین چلی جاوین تو اوٹھین
اس لیے کہ عورتونکو مردون کے ہجوم سے تکلیف نہو **الانحراف بعد التسلیم** سلام پھیرتے ہی اوٹھ جانا

عن یزید بن الاسود انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الصبح فلما صلی انحرف
ترجمہ یزید بن الاسود سے روایت ہے اوہنون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑہی آپ نماز پڑھتے ہی اوٹھ
گئے **ف** کیونکہ سلام کے بعد بیٹھنا کچھ واجب نہین ہے **التکبیر بعد تسلیم الامام** امام کے سلام
پھیر نیکے بعد تکبیر کہنا عن ابن عباس قال انما کنت اعلم انقضاء صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بالتکبیر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے مجھکو جب معلوم ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے
جب تکبیر ہوتی **الامر بقراءۃ المعوذات بعد التسلیم من الصلوۃ** نماز کے بعد معوذات (یعنی قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) پڑہنا عن عقبۃ بن عامر قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اقرأ المعوذات دبر کل صلوۃ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم کیا
معوذات پڑہنے کا ہر نماز کے بعد **الاستغفار بعد التسلیم** سلام کے بعد استغفار پڑہنا عن
ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا انصرف
من صلوتہ استغفر ثلثا وقال اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام
ترجمہ ثوبان سے روایت ہے جو مولی (آزاد کیے ہوئے غلام) تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑہتے (یعنی استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ) پھر فرماتے اللھم انت السلام
منک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام (یعنی اے اللہ تو سالم ہے ہر برائی اور عیب سے اور تیری طرف سے ہماری سلامتی ہے تو بڑی
برکت والا ہے تو اے بزرگی اور عزت والے) عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سلم
قال اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام ترجمہ ام المومنین عائشہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو فرماتے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا
الجلال والاکرام **الذکر بعد التسلیم** سلام کے بعد کیا ذکر کیا جائے عن عبد اللہ بن الزبیر
یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم یقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا حول ولا قوۃ الا باللہ لا نعبد الا ایاہ اھل النعمۃ والفضل
والثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے
وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ آخیر تک یعنی کوئی سچا

سوا اللہ جل جلالہ کے کوئی شریک نہیں ہے اوسی کی سلطنت ہے اور اوسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر بات پر قادر ہے نہیں بچاؤ
گناہوں سے اور نہ طاقت ہے عبادت کی مگر اللہ کی مدد سے ہم نہیں پوجتے کسیکو مگر اوسی کو اوسی کی نعمت ہے اور فضل اور اچھی
تعریف کے کوئی سچا معبود نہیں مگر اللہ ہم اوسی کے خاص اطاعت کرتے ہیں اگرچہ برا مانیں کافر

بَابُ التَّهْلِيلِ

وَالذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ سلام کے بعد تہلیل اور ذکر عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُهَلِّلُ
فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ
لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ
بِهِنَّ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ ترجمہ ابو الزبیر سے روایت ہے عبد اللہ بن الزبیر نماز کے بعد لا الہ الا اللہ اسطرح کہتے تھے لا الہ الا
اللہ وحدہ آخیر تک اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو کہا کرتے تھے نماز کے بعد

نَوْعٌ اٰخَرُ

مِنَ الْقَوْلِ عِنْدَ انْقِضَاءِ الصَّلٰوةِ ایک اور دعا نماز کے بعد عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُوْلُ كَتَبَ
مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ
ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ترجمہ وراد سے روایت ہے جو منشی تھا مغیرہ بن شعبہ کا کہ معاویہ بن ابی سفیان نے مغیرہ بن شعبہ کو لکھا
مجھے بتلاؤ وہ دعا جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو انہوں نے کہا آپ جب نماز پڑھ چکتے تو فرماتے لا الہ الا اللہ
وحدہ آخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں اوسی کی سلطنت ہے اور اوسی
کو تعریف زیب دیتی ہے اور وہ ہر چیز کو کرسکتا ہے یا اللہ جو تو دیوے اوسکا کوئی روکنیوالا نہیں ہے اور جسکو تو روک دیوے اوسکا
کوئی دینیوالا نہیں ہے اور تیرے عذاب سے مالدار کو اوسکا مال بچا نہیں سکتا عَنْ وَرَّادٍ كَتَبَ الْمُغِيْرَةُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اِذَا سَلَّمَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ
الْجَدُّ ترجمہ وراد سے روایت ہے مغیرہ بن شعبہ نے معاویہ بن ابی سفیان کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے
نماز کے بعد تو فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ آخیر تک

كَمْ مَرَّةً يَقُوْلُ ذٰلِكَ

کتنی بار یہ دعا پڑھے عَنْ وَرَّادٍ
كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ اِلَى الْمُغِيْرَةِ اَنِ اكْتُبْ اِلَيَّ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ الْمُغِيْرَةُ اِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ترجمہ وراد سے روایت ہے جو منشی

ابن شعبہ کے منشی تھے کہ معاویہ نے مغیرہ کو لکھا میرے پاس وہ دعا لکھ بھیجو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی
ہو مغیرہ نے اوسکا جواب لکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو آپ نماز پڑھ کر فرماتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر تین بار عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ
اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْ صَلّٰی تَکَلَّمَ بِکَلِمَاتٍ فَسَاَلَتْہُ عَائِشَۃُ عَنِ الْکَلِمَاتِ فَقَالَ اِنْ تَکَلَّمَ بِخَیْرٍ
کَانَ طَابِعًا عَلَیْہِنَّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَاِنْ تَکَلَّمَ بِغَیْرِ ذٰلِکَ کَانَ کَفَّارَۃً لَہٗ سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ وَبِحَمْدِکَ
اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز
پڑھتے تو چند کلمے کہتے حضرت عائشہ نے آپ سے ان کلموں کو پوچھا حضرت عائشہ نے کہا اگر وہ نیک باتیں کیا ہو تو یہ کلمے
قیامت تک مہر کی طرح ان پر قائم رہتے ہیں اور جو اور طرح کی باتیں کی ہو تو ان باتوں کا کفارہ ہو جاتی ہیں وہ کلمات یہ ہیں سبحانک
اللہم وبحمدک استغفرک واتوب الیک **نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّکْرِ وَالدُّعَاءِ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ** ایک اور طرح کی دعا بعد
سلام کے عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَیَّ امْرَاَۃٌ مِّنَ الْیَہُوْدِ فَقَالَتْ اِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ
فَقُلْتُ کَذَبْتِ فَقَالَتْ بَلٰی اِنَّا لَنَقْرِضُ مِنْہُ الْجِلْدَ وَالثَّوْبَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِلَی الصَّلٰوۃِ وَقَدِ ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا فَقَالَ مَا ہٰذَا فَاَخْبَرْتُہٗ بِمَا قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَتْ فَمَا صَلّٰی بَعْدَ
یَوْمَئِذٍ صَلٰوۃً اِلَّا قَالَ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ اَعِذْنِیْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَ
عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہو ایک عورت یہودی میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ عذاب قبر کا پیشاب
لگنے سے ہوتا ہے میں نے کہا تو جھوٹ بولتی ہو اوس نے کہا نہیں سچ ہے ہمکو حکم ہے کہ اگر پیشاب کھال یا کپڑے میں لگجاوے
تو اوسکو کاٹ ڈالیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو نکلے ہم آواز سے باتیں کر رہے تھے آپ نے فرمایا کیا ہو میں نے بیان
کیا جو یہودی عورت نے کہا تھا آپ نے فرمایا وہ سچ کہتی ہے پھر اوس روز سے آپنے کوئی نماز نہیں پڑھی مگر بعد نماز کے فرمایا رب
جبرئیل ومیکائیل واسرافیل اعذنی من حر النار وعذاب القبر اے پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے بچا
مجھکو جہنم کی گرمی اور قبر کے عذاب سے **نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ** ایک اور طرح کی دعا عَنْ مَرْوَانَ اَنَّ کَعْبًا حَلَفَ لَہٗ بِاللّٰہِ
الَّذِیْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰی اِنَّا لَنَجِدُ فِی التَّوْرٰىۃِ اَنَّ دَاوٗدَ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا انْصَرَفَ
مِنْ صَلٰوتِہٖ قَالَ اللّٰہُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ لِیْ عِصْمَۃً وَّاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْہَا
مَعَاشِیْ اللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ نِّقْمَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ
لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ کَعْبٌ اَنَّ صُہَیْبًا
حَدَّثَہٗ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُہُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِہٖ مِنْ صَلٰوتِہٖ ترجمہ مروان سے روایت
ہو کعب نے حلف کیا اون کے ساتھ قسم اوس اللہ کی جسنے چیر دیا دریا کو حضرت موسی علیہ السلام کے لیے ہم نے توریت میں لکھا پایا

کہ حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو کہتے اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَہٗ لِیْ عِصْمَۃً اخیر تک یعنی
یا اللہ درست کر دے دین میرا جس سے میرا بچاؤ ہے اور درست کر دے دنیا میری جس میں میری روزی ہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے
غصے سے تیری رضامندی کی اور پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے تیرے
دیے کو کوئی روکنے والا نہیں ہے اور تیرے روکے کو کوئی دینے والا نہیں ہے اور مالدار کا مال تجھ سے کچھ کام نہ دیگا مروان نے کہا
مجھ سے کعب نے بیان کیا صہیب نے اون سے بیان کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو ان کلمات
کو کہتے

اَلتَّعَوُّذُ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ نماز کے بعد پناہ مانگنا

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ کَانَ اَبِیْ
یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَکُنْتُ اَقُوْلُھُنَّ
فَقَالَ اَبِیْ عَمَّنْ اَخَذْتَ ھٰذَا قُلْتُ عَنْکَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُھُنَّ
فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ ترجمہ مسلم بن ابی بکرہ سے روایت ہے میرے باپ نماز کے بعد کہتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ
وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ میں بھی کہنے لگا میرے باپ نے پوچھا تو نے یہ کلمے کہاں سے سیکھے میں نے کہا تم ہی سے انہوں نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو نماز کے بعد کہا کرتے تھے

اَیْ بُنَیَّ

عَدَدُ التَّسْبِیْحِ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ سلام کے بعد کتنی تسبیح کہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا یُحْصِیْھِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ
اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَھُمَا یَسِیْرٌ وَمَنْ یَّعْمَلُ بِھِمَا قَلِیْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلَوٰتُ
الْخَمْسُ یُسَبِّحُ اللّٰہَ اَحَدُکُمْ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ عَشْرًا وَّیَحْمَدُ عَشْرًا وَّیُکَبِّرُ عَشْرًا فَھِیَ خَمْسُوْنَ وَمِائَۃٌ
عَلَی اللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَّخَمْسُمِائَۃٍ فِی الْمِیْزَانِ وَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْقِدُھُنَّ
بِیَدِہٖ وَاِذَا اَوٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی فِرَاشِہٖ اَوْ مَضْجَعِہٖ یُسَبِّحُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَیَحْمَدُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَیُکَبِّرُ
اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ فَھِیَ مِائَۃٌ عَلَی اللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِی الْمِیْزَانِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاَیُّکُمْ یَعْمَلُ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ بِاَلْفَیْنِ وَخَمْسِمِائَۃِ سَیِّئَۃٍ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ لَا یُحْصِیْھَا
قَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْتِیْ اَحَدَکُمْ وَھُوَ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَیَقُوْلُ اُذْکُرْ کَذَا اُذْکُرْ کَذَا وَیَ
اْتِیْہِ عِنْدَ مَنَامِہٖ فَیُنِیْمُہٗ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ہیں
جنکو اگر مسلمان اختیار کرے تو جنت میں جاویگا اور وہ آسان ہیں لیکن عمل کرنیوالے انپر تھوڑے ہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں ہیں تسبیح کرے ہر ایک تم سے ہر نماز کے بعد دس بار (یعنی سبحان اللہ کہے) اور دس بار الحمد للہ
کہے اور دس بار اللہ اکبر کہے تو سب ملاکر ڈیڑھ سو کلمے ہوئے زبان پر اور ایک ہزار پانسو ہوئے میزان پر (اس لیے کہ ہر ایک
نیکی کے بدلے اللہ جل جلالہ دس نیکیاں لکھتا ہے) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی انگلیوں پر ان
کلموں کو شمار کرتے اور جب تم میں سے کوئی اپنے بچھونے پر سونے کو جاوے تو تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے اور

خَصْلَتَانِ

چونتیس بار اللہ اکبر کہو تو یہ سو کلمے ہوے زبان پر اور ہزار ہوے میزان مین (اور یہ اوسوقت ملاکر ہر روز دو ہزار پانسو ہوئی میزان
مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کون تم مین سے ہر روز دو ہزار پانسو گناہ کر سکتا ہے (کیونکہ جب اتنی گناہ ہر روز کرے
تب البتہ گناہ اوسکی نیکیون سے بڑھ سکتے ہین نہین تو نیکیان ہی بڑھتی رہین گی) لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ان
دو خصلتون کا اختیار کرنا بڑا مشکل کیا ہے آپ نے فرمایا شیطان نماز مین آتا ہے اور کہتا ہے فلان بات یاد کر فلان بات یاد
کر (پس بھلا دیتا ہے ان کلمونکا کہنا) اسیطرح سوتے وقت آتا ہے اور سلا دیتا ہے (اور یہ کلمے نہین کہنے دیتا) **نوع اخر**

مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيحِ **عن** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ
يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيَحْمَدُهُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيُكَبِّرُهُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ **ترجمہ** کعب
بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کئی لفظ ہین نماز کے بعد کہنے کی جنکا کہنے والا نا امید اور محروم نہین
ہو سکتا سبحان اللہ تینتیس بار ہر نماز کے بعد اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار **عن** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اُمِرُوْا اَنْ يُّسَبِّحُوْا
دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيَحْمَدُوْا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيُكَبِّرُوْا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَاُتِيَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ
فَقَالَ اَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسَبِّحُوْا دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدُوْا
ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرُوْا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ
فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اجْعَلُوْهَا كَذٰلِكَ **ترجمہ** زید بن ثابت سے
روایت ہے صحابہ کرام کو حکم ہوا ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ کہنے کا اور ۳۳ بار الحمد للہ کہنے کا اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہنے کا
ایک شخص انصاری آیا اور بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو حکم کیا ہے ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ کہنے کا
اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہنے کا اونہون نے کہا ہان اوس شخص نے کہا تو تم پچیس پچیس بار ہر ایک کلمے کو کہو اور
۲۵ بار لا الہ الا اللہ کہو صبح کو اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا اچھا ایسا ہی کرو **عن**
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا رَاٰى فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ فَقِيْلَ لَهٗ بِاَيِّ شَيْءٍ اَمَرَكُمْ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَمَرَنَا اَنْ نُّسَبِّحَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنَحْمَدَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنُكَبِّرَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ مِائَةٌ قَالَ
سَبِّحُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاحْمَدُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَكَبِّرُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَهَلِّلُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ
فَتِلْكَ مِائَةٌ فَلَمَّا اَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوْا
كَمَا قَالَ الْاَنْصَارِيُّ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے خواب مین دیکھا اوس سے کسی نے پوچھا تم کو تمہارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حکم کیا ہے اونہون نے کہا ہم کو حکم کیا ہے ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر
کہنے کا سب سو بار ہوے اوس نے کہا ۲۵ بار سبحان اللہ کہو اور ۲۵ بار الحمد للہ کہو اور ۲۵ بار اللہ اکبر کہو اور ۲۵ بار لا الہ الا اللہ کہو
صبح کو اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب بیان کیا آپنے صحابہ سے فرمایا ایسا ہی کرو جیسا انصاری نے

بیان کیا معلوم ہوا وہ خواب سچا تھا اور اللہ جل جلالہ کی طرف سے تعلیم تھی ا **نَوعٌ آخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيحِ** ایک اور طرح کی تسبیح **عَنْ** جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِي الْمَسْجِدِ تَدْعُو ثُمَّ مَرَّ بِهَا قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا مَا زِلْتِ عَلَى حَالِكِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُولِينَهُنَّ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللهِ رِضَى نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللهِ رِضَى نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللهِ رِضَى نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ **ترجمہ** جویریہ بنت حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون پر سے گزرے دیکھا تو وہ مسجد میں بیٹھی ہوئے دعا کرتے ہیں پھر وہ دیکھ کر او دوپہر گئے اون سے فرمایا کیا تم اب تک اوسی حال میں ہو انہوں نے کہا ہاں آپنے فرمایا میں تم کو چند کلمے بتاتا ہوں اون کو کہا کرو سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ۳ بار سُبْحَانَ اللهِ رِضَى نَفْسِهِ تین بار سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ تین بار سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ تین بار **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْأَغْنِيَاءَ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ أَمْوَالٌ يَتَصَدَّقُونَ بِهَا وَيُنْفِقُونَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُولُوا سُبْحَانَ اللهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاللهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ عَشْرًا فَإِنَّكُمْ تُدْرِكُونَ بِذٰلِكَ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ مَنْ بَعْدَكُمْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے فقیر محتاج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مالدار لوگ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزہ رکھتے ہیں پھر اونکے پاس مال ہے اوس کو صدقہ دیتے ہیں اور اوس سے بردے خرید کر آزاد کرتے ہیں ہم کس طرح اونکی برابری کریں ا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۳ بار اور لا الہ الا اللہ دس بار کہا کرو تم برابر ہو جاؤ گے اون لوگوں سے جو تم سے آگے ہیں (درجوں میں) اور بڑھ جاؤ گے اون سے جو تمہارے بعد ہیں **نَوعٌ آخَرُ** ایک اور طرح کی تسبیح **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ وَهَلَّلَ مِائَةَ تَهْلِيلَةٍ غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز کے بعد سو بار سبحان اللہ کہے اور سو بار لا الہ الا اللہ کہے اوس کے گناہ بخشدیے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھین کے برابر ہوں **عَقْدُ التَّسْبِيحِ** تسبیح کا شمار کرنا **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسبیح گنتے دیکھا (انگلیوں پر) **تَرْكُ مَسْحِ الْجَبْهَةِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ** سلام کے بعد ماتھا پونچھنا **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الَّذِي فِي وَسَطِ

الشَّهْرِ فَإِذَا كَانَ مِنْ حِينِ تَمْضِي عِشْرُونَ لَيْلَةً وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ يَرْجِعُ إِلَى مَسْكَنِهِ وَيَرْجِعُ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ ثُمَّ إِنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرٍ جَاوَرَ فِيهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَمَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي كُنْتُ أُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَبِتْ فِي مُعْتَكَفِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَأُنْسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي كُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ مُطِرْنَا لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُبْتَلٌّ مِنْ مَاءٍ وَطِينٍ

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے رمضان کی بیچ دہے میں جب بیسویں رات گذر جاتی ہوتی اور اکیسویں رات آتی تو آپ گھر میں چلے جاتے اور جو لوگ آپکے ساتھ اعتکاف کرتے وہ بھی اپنے گھروں کو لوٹ جاتے پھر ایک مہینے میں آپ جس رات کو لوٹ آتے ٹھہرے رہے اور لوگوں کو خطبہ سنایا اور جو اللہ کو منظور تھا اوس کا لوگوں کو حکم دیا پھر فرمایا میں اعتکاف کیا کرتا تھا اس دہے میں اب مجھے بہتر معلوم ہوا اخیر دہے میں اعتکاف کرنا تو جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ اپنی جگہ میں جما رہے اور میں نے اس رات کو (یعنی شب قدر کو) دیکھا پھر میں بھول گیا اب تم اوس کو اخیر دہے میں ڈھونڈھو ہر طاق میں اور میں نے دیکھا کہ (اوس رات کو) میں سجدہ کرتا ہوں کیچڑ پانی میں۔ ابو سعید نے کہا اکیسویں رات کو پانی پڑا اور جہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں نماز پڑھا کرتے تھے وہیں پانی ٹپکا میں نے آنکھ سے دیکھا آپ صبح کی نماز پڑھ چکے تھے اور آپکا منہ تر تھا پانی اور مٹی سے (تو آپ نے اپنے موہنہ کو نہ پونچھا اور یہی مقصود ہے اس باب میں)

باب قُعُودِ الْإِمَامِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ سلام کے بعد امام کا بیٹھنا جہاں پر نماز پڑھی ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھتے تو نماز کی جگہ پر بیٹھے رہتے آفتاب نکلنے تک

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ كُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَيَتَحَدَّثُ أَصْحَابُهُ يَذْكُرُونَ حَدِيثَ الْجَاهِلِيَّةِ وَيُنْشِدُونَ الشِّعْرَ وَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ ترجمہ سماک بن حرب سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھا کرتے ہو انہوں نے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھتے تو وہی جگہ بیٹھے رہتے آفتاب نکلنے تک پھر آپکے اصحاب باتیں کرتے وہ جاہلیت کے زمانے میں ذکر کرتے اور شعر پڑھتے اور ہنستے اور آپ تبسم فرماتے

بَابُ الْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلٰوةِ نماز سے فارغ ہوکر کس طرف پھرنا

عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَيْفَ أَنْصَرِفُ إِذَا صَلَّيْتُ عَنْ يَمِينِي أَوْ عَنْ يَسَارِي قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ ترجمہ سدی سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے پوچھا جب میں نماز پڑھ چکوں تو کدہر طرف

اوٹھ کر چلوں داہنی طرف یا بائیں طرف اونہوں نے کہا مین نے تو اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنی طرف جاتے دیکھا ہے

عَنْ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ لَا یَجْعَلَنَّ اَحَدُکُمْ لِلشَّیْطَانِ مِنْ نَفْسِہٖ جُزْءًا یَرٰی اَنَّ حَتْمًا عَلَیْہِ اَنْ لَا یَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ یَمِیْنِہٖ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثَرُ انْصِرَافِہٖ عَنْ یَسَارِہٖ **ترجمہ** اسود سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا کوئی تم مین سے اپنے اوپر شیطان کا ایک حصہ نہ لگا دے (یعنی جو بات شرع مین ضروری نہیں ہے اوسکو ضروری نہ کر لیوے) یہ سمجھ کر جب نماز سے فارغ ہو تو داہنی طرف اوٹھ کر چلے حالانکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اکثر آپ بائین طرف اوٹھ کر جاتے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا وَیُصَلِّیْ حَافِیًا وَمُنْتَعِلًا وَیَنْصَرِفُ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پانی پیتے ہوئے کھڑے اور بیٹھے اور نماز پڑھتے ہوئے جوتے سمیت اور ننگے پاؤن اور نماز کے بعد داہنی اور بائین طرف اوٹھتے ہوئے (یعنی معلوم ہوا کہ یہ سب باتین درست ہین اب اگر کوئی ان مین سے کسی بات کو لازم یا ضروری جانے مثلاً نماز جوتی اتار کر ضروری جانے تو شیطان کی تقلید ہے)

بَابُ الْوَقْتِ الَّذِیْ یَنْصَرِفُ فِیْہِ النِّسَاءُ مِنَ الصَّلٰوۃِ عورتین کس وقت فارغ ہو جاوین

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النِّسَاءُ یُصَلِّیْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَکَانَ اِذَا سَلَّمَ انْصَرَفْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ فَلَا یُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے عورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھتین پھر آپ جب سلام پھیرتے تو لوٹ کر چلی آتین چادرین لپیٹے ہوئے پہچانی نہ جاتین اندھیرے سے (معلوم ہوا عورتون کو چاہیے کہ امام کے سلام پھیرتے ہی چلی جاوین) تاکہ مردون کے ہجوم کی وجہ اونکو تکلیف نہ ہو

بَابُ النَّھْیِ عَنْ مُبَادَرَۃِ الْاِمَامِ بِالْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلٰوۃِ امام سے جلدی کرنا اوٹھنے مین منع ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْہِہٖ فَقَالَ اِنِّیْ اِمَامُکُمْ فَلَا تُبَادِرُوْنِیْ بِالرُّکُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِیَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّیْ اَرَاکُمْ مِنْ اَمَامِیْ وَمِنْ خَلْفِیْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ رَاَیْتُمْ مَا رَاَیْتُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا قُلْنَا مَا رَاَیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَاَیْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا مین تمہارا امام ہون تو مت جلدی کرو مجھ سے رکوع اور سجدے اور قیام مین اور نماز سے فارغ ہو کر اوٹھنے مین کیونکہ مین تم کو آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہون پھر فرمایا قسم اوس شخص کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے اگر تم دیکھو جو مین نے دیکھا تو بہت کم ہنسو اور روؤ بہت ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے کیا دیکھا آپ نے فرمایا مین نے بہشت اور دوزخ کو دیکھا

بَابُ مَنْ یُصَلِّیْ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ جو شخص امام کے ساتھ نماز مین شریک رہے اوسکے اوٹھنے تک تو کتنا ثواب پاویگا

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ یَقُمْ بِنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَقِیَ سَبْعٌ مِّنَ الشَّھْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰی ذَهَبَ نَحْوٌ مِّنْ ثُلُثِ

اللَّيْلِ ثُمَّ كَانَتْ سَادِسَةٌ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرٌ مِنَ اللَّيْلِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ كَانَتِ الرَّابِعَةُ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ أَرْسَلَ إِلَى بَنَاتِهِ وَنِسَائِهِ وَحَشَدَ النَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ قَالَ دَاوُدُ قُلْتُ مَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ

ترجمہ ابوذر سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے آپنے تراویح نہین پڑھی یہانتک کہ سات راتین رہ گئین اوسوقت آپ کھڑے ہوئے تہائی رات تک پھر چوبیسوین کو نہین کھڑے ہوئے پھر پچیسوین رات کو کھڑے ہوئے آدہی رات تک ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ زیادہ کھڑے ہوتے آپنے فرمایا جب آدمی امام کے ساتھ نماز پڑہے اوس کے فارغ ہونے تک تو اوسکو ساری رات کھڑے رہنے کا ثواب ملیگا پھر چھبیسوین رات کو آپ نہین کھڑے ہوئے پھر جب تین راتین رہ گئین یعنی ستائیسوین شب کو کہلا بھیجا آپنے اپنی بیٹیون اور عورتون اور تمام لوگون کی جماعتون کو اور کھڑے ہوئے آپ یہانتک کہ ڈرے ہم فلاح کے جاتے رہنے سے پھر باقی راتون مین آپ کھڑے نہین ہوئے داؤد بن ابی ہند نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا مین نے ولید سے پوچھا فلاح کیا ہے انہون نے کہا سحری

باب الرُّخْصَةِ لِلْإِمَامِ فِي تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ امام کو لوگونکی گردنین پھاندکر جانا درست ہے **عن** عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ سَرِيعًا حَتَّى تَعَجَّبَ النَّاسُ لِسُرْعَتِهِ فَتَبِعَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَدَخَلَ عَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ إِنِّي ذَكَرْتُ وَأَنَا فِي الْعَصْرِ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَبِيتَ عِنْدَنَا فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ

ترجمہ عقبہ بن حارث سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑہی مدینہ مین آپ نماز سے فارغ ہوکر چلے لوگونکی گردنین پہاندتے ہوئے جلدی سے یہانتک کہ لوگون نے تعجب کیا آپ کی جلدی پر آپ کے ساتھ بعض صحابہ بھی ہو لیے آپ اپنی ایک بی بی کے پاس تشریف لیگئے پھر نکلے اور فرمایا مجھے عصر کی نماز مین خیال آیا ایک ڈلی کا (سونے کا تہا یا چاندی کا) تو مین نے برا سمجھا رات کو اوسکا رہنا اپنے پاس اسلیے مین نے حکم کیا اوسکے بانٹنے کا **ف** امام کے سوا اور لوگون کو یہ حکم ہے کہ وہ جب مسجد مین آوین تو جہان جگہ پاوین بیٹھ جاوین لوگون کی گردنین پھاندکر خواہ مخواہ آگے جانا منع ہے لیکن امام کو اجازت ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے ذرا بھی رغبت نہ تھی بلکہ بڑی نفرت تہی آپنے ایک رات بہی اوس ڈلی کا اپنے پاس رہنا گوارا نہ کیا اور فی الفور محتاجون کو تقسیم کر دیا یہ اخلاق پیغمبرون کی سوا اور لوگون مین بہت کم ہوتی ہین **باب** إِذَا قِيلَ لِلرَّجُلِ هَلْ صَلَّيْتَ هَلْ يَقُولُ لَا جب کسی شخص سے پوچھا جاوے تو نماز پڑہ چکا وہ کہہ سکتا ہی مین نے نہین پڑہی **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كِدْتُ

اِنْ اُصَلِّیْ حَتّٰی کَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ مَا صَلَّیْتُہَا فَنَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوۃِ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّی الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَہَا الْمَغْرِبَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے جنگ خندق کو روز جب آفتاب ڈوب گیا کافرونکو برا کہنا شروع کیا اور کہا یا رسول اللہ مین نماز نہ پڑھ سکا یہانتک کہ آفتاب ڈوبنے کو تھا آپ نے فرمایا قسم خدا کی مین نے تو اب تک نہین پڑھی پھر ہم اترے آپکے ساتھ بطحان مین اور وضو کیا آپنے نماز کے لیے ہم نے بھی وضو کیا پھر آپ نے عصر کی نماز پڑھی آفتاب ڈوبنے کے بعد پھر مغرب کی نماز پڑھی آخر کتاب التشہد والسلام والسہو تمام ہوئی کتاب تشہد اور سلام اور سہو کی

کِتَابُ الْجُمُعَۃِ

کتاب جمعہ کے بیان مین

اِیْجَابُ الْجُمُعَۃِ

جمعہ کا وجوب ہونا عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ بَیْدَ اَنَّہُمْ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِیْنَاہُ مِنْ بَعْدِہِمْ وَہٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ کَتَبَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَیْہِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِیْہِ فَہَدَانَا اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ یَعْنِیْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَالنَّاسُ لَنَا فِیْہِ تَبَعٌ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیچھے آئے ہین دنیا مین لیکن پہلے ہونگے قیامت مین (یہود اور نصاریٰ سے درجے اور مرتبے مین) صرف اتنی بات ہے کہ انکو ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہم کو بعد ملی یہ وہ دن ہے (یعنی جمعہ کا دن) کہ اللہ تعالیٰ نے اوس دن انپر عبادت فرض کی تھی مگر انہون نے اختلاف کیا اوس مین یہود نے ہفتے کا دن تجویز کیا اور نصاریٰ نے اتوار کا) اور اللہ نے ہم کو ہدایت کر دی اس دن کی اور لوگ تابع ہین ہمارے (اس لیے کہ جمعہ ابتدائی آفرینش کا روز ہے) اَلْیَہُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰی بَعْدَ غَدٍ یہود ایک دن ہمارے بعد ہین اور نصاریٰ ہمارے دو دن بعد مین

عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَضَلَّ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْجُمُعَۃِ مَنْ کَانَ قَبْلَنَا فَکَانَ لِلْیَہُوْدِ یَوْمُ السَّبْتِ وَکَانَ لِلنَّصَارٰی یَوْمُ الْاَحَدِ فَجَاءَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ بِنَا فَہَدَانَا لِیَوْمِ الْجُمُعَۃِ فَجَعَلَ الْجُمُعَۃَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَکَذٰلِکَ ہُمْ لَنَا تَبَعٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَنَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَہْلِ الدُّنْیَا وَالْاَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الْمَقْضِیُّ لَہُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گمراہ کر دیا اللہ نے اگلے لوگون کو جمعے سے تو یہودیون نے ہفتے کا دن مقرر کیا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن تجویز کیا پھر اللہ نے ہم لوگون کو پیدا کیا تو جمعے کا دن بتلایا اب پہلے جمعہ ہوا پھر ہفتہ پھر اتوار تو یہود اور نصاریٰ ہمارے تابع ہون گے قیامت کی روز اور ہم لوگ دنیا والون مین پیچھے ہین لیکن قیامت کے روز سب سے پہلے ہون گے یعنی سب مخلوقات سے پہلے ہمارا فیصلہ ہوگا

اَلتَّشْدِیْدُ فِی التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَۃِ

جمعے کو ترک کرنیکی سزا عَنْ اَبِی الْجَعْدِ الضَّمْرِیِّ وَکَانَتْ لَہٗ صُحْبَۃٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَکَ ثَلٰثَ جُمَعٍ تَہَاوُنًا بِہَا طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قَلْبِہٖ ترجمہ ابو الجعد ضمیری سے روایت ہے وہ

صحابی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چھوڑ دیوے تین جمعہ سستی سے اللہ تعالی مہر کر دیگا اوس کے دل پر
ف یعنی بند کر دیگا اوس کے دل کو خیر اور ہدایت کے قبول کرنے سے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلٰى اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَلَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ ترجمہ ابن عباس اور ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اپنے منبر کی لکڑیوں پر لوگوں کو باز آنا چاہیے جمعہ چھوڑنے سے نہیں تو اللہ ان کے دلوں پر مہر کر دیگا پھر ہو جاوینگے
غافلوں میں سے عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَوَاحُ
الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کو جانا واجب
ہے ہر بالغ مرد پر

بَابُ كَفَّارَةِ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

جو شخص جمعہ کو بغیر عذر کے ترک کرے اوسکا کفارہ
کیا ہے عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ
فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص جمعہ کو بغیر عذر کے ترک کرے تو ایک دینار صدقہ دیوے اگر ایک دینار نہ ملے تو آدھا دینار دیوے

بَابٌ فِيْ فَضْلِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی فضیلت کا بیان عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ [وَسَلَّمَ خَيْرُ]
يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر دن جمعہ کا دن ہے اوسی دن آدم علیہ السلام
پیدا ہوئے اوسی دن جنت میں پہنچائے گئے اوسی دن جنت سے نکالے گئے

بَابٌ فِيْ اِكْثَارِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود بھیجنا عَنْ اَوْسِ بْنِ
اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ يَقُوْلُوْنَ قَدْ بَلِيْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ترجمہ اوس بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دنوں میں تمہارے افضل جمعہ کا دن ہے اوسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اوسی دن انکی
روح قبض ہوئے اور اوسی دن صور پھونکا جاویگا اور لوگ بیہوش ہو جاوینگے تو اوس دن بہت درود بھیجو مجھ پر کیونکہ تم
جو درود بھیجو گے وہ میرے سامنے لائی جاویگی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیونکر ہماری درود آپ پر پیش کیجاویگی حالانکہ
آپ گل جاوینگے یعنی قبر میں آپ نے فرمایا اللہ عزوجل نے حرام کیا ہے زمین پر انبیا کے بدنوں کو یعنی زمین انکو نہیں کھا سکتی
وہ قبر میں زندہ رہینگے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاَمْرِ بِالسِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن مسواک کرنیکا حکم عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكُ وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ بُكَيْرًا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ فِي الطِّيبِ وَلَوْ مِنْ طِيبِ الْمَرْأَةِ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا غسل ہر بالغ پر ہے (مرد ہو یا عورت) اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا مقدور کے موافق ایک روایت میں ہے اگرچہ عورت کی خوشبو ہو **ف** یعنی جسمیں رنگ ہو اور بہتر مردوں کی خوشبو ہے جسمیں رنگ نہو جیسے عطر اور مشک اور گلاب وغیرہ

إِيجَابُ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جمعہ کا غسل واجب ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ میں آوے تو غسل کر کے آوے

بَابُ الْأَمْرِ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جمعہ کے دن غسل کرنیکا حکم

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے ہر بالغ پر **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ غُسْلُ يَوْمٍ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر ہر سات دن میں ایک دن غسل کرنا ضرور ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جمعہ کے دن اگر غسل نہ کرے تو کیا ہے

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يَسْكُنُونَ الْعَالِيَةَ فَيَحْضُرُونَ الْجُمُعَةَ وَبِهِمْ وَسَخٌ فَإِذَا أَصَابَهُمُ الرَّوْحُ سَطَعَتْ أَرْوَاحُهُمْ فَيَتَأَذَّى بِهَا النَّاسُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَوَلَا تَغْتَسِلُونَ **ترجمہ** قاسم بن محمد بن ابی بکر سے روایت ہے لوگوں نے ام المؤمنین عائشہ کے پاس جمعہ کے غسل کا ذکر کیا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں) لوگ عالیہ میں رہتے تھے (عالیہ وہ دیہات ہیں جو مدینہ سے قریب بلندی پہ واقع ہیں) اور وہ جمعہ میں آتے میلے کچیلے تو جب ہوا چلتی وہ انکے بدن کی بو پسینہ اڑا کر لیجاتی اوسکی وجہ سے لوگوں کو تکلیف ہوتی جب اسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا آپنے فرمایا تم غسل کیوں نہیں کرتے **عَنْ** سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَسَنُ عَنْ سَمُرَةَ كِتَابًا وَلَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ سَمُرَةَ إِلَّا حَدِيثَ الْعَقِيقَةِ وَاللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے وضو کیا جمعہ کی روز تو اچھا کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے) ۔ امام نسائی نے کہا حسن نے سمرہ سے اس حدیث کو سمرہ سے نقل کیا کتابت سے اسلیے کہ حسن نے سمرہ سے نہیں سنا مگر عقیقہ کی حدیث کو اور اللہ خوب جانتا ہے

فَضْلُ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ جمعہ کے غسل کی فضیلت

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا ترجمہ اوس بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی نہلاوے جمعے کو (اپنی عورت کو یعنی اوس سے صحبت کرے) اور خود بھی نہاوے اور سویرے جاوے اور امام سے نزدیک بیٹھے اور بیہودہ نہ بکے اوسکو ہر قدم کے بدلے ایک برس کے روزے اور عبادت کا ثواب ملیگا

بَابُ الْهَيْئَةِ لِلْجُمُعَةِ جمعے کے لباس کیسا چاہیے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى حُلَّةً فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهٖ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَاَعْطٰى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ اَخًا لَهٗ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے ایک جوڑا (بکتے) دیکھا (وہ ریشمی تھا جسکو عطارد بن حاجب بیچتا تھا) تو عرض کیا یارسول اللہ کاش آپ اسکو خرید لیوین اور جمعے کے دن اور جسدن باہر کے لوگ آپ پاس آیا کرین آپ اسکو پہنا کرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو وہ پہنیگا جسکو آخرت مین کچھ حصہ نہین ہے (وہان کی نعمتون مین) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اوسی قسم کے جوڑے آئے آپنے انمین سے ایک جوڑا حضرت عمر کو دیا حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھے یہ کپڑا پہناتے ہین اور پہلے آپنے عطارد کے جوڑے مین کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا مین نے تجھے یہ جوڑا پہننے کو تھوڑا دیا ہے پھر حضرت عمر نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو پہنا دیا جو مشرک تھا مکے مین

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكَ وَاَنْ يَمَسَّ مِنَ الطِّيْبِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعے کا غسل واجب ہے ہر بالغ پر اسی طرح مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اپنے مقدور کے موافق

فَضْلُ الْمَشْيِ اِلَى الْجُمُعَةِ جمعے کو جانیکی فضیلت

عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ ترجمہ اوس بن اوس سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غسل کرے جمعے کے دن اور غسل کراوے اپنی بی بی کو اور سویرے چلے اور پیدل چلے سوار نہ ہو اور امام سے نزدیک بیٹھے اور چپ رہے اور بیہودہ نہ بکے تو اوسکو ہر قدم پر ایک برس کی نیکی ملیگی

التَّبْكِيْرُ اِلَى الْجُمُعَةِ جمعے کو سویرے جانے کی فضیلت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَكَتَبُوْا مَنْ جَاءَ اِلَى الْجُمُعَةِ فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَتِ الْمَلَائِكَةُ الصُّحُفَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهَجِّرُ اِلَى الْجُمُعَةِ

كالمهدي يعني بدنة ثم كالمهدي بقرة ثم كالمهدي شاة ثم كالمهدي دجاجة ثم كالمهدي
بيضة ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا روز ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے
پر بیٹھتے ہیں اور جو کوئی جمعہ کے لیئے آتا ہے اوسکا نام لکھتے ہیں پھر جب امام نکلتا ہے (خطبہ پڑھنے کو) تو فرشتے کتابیں لپیٹ دیتے ہیں
آپنے فرمایا جو سب سے پہلے جمعہ کو آتا ہے وہ تو ایسا ہے جیسے کسی نے ایک اونٹ (مکہ میں) قربانی کو بھیجا پھر جیسے کسی نے گائے
بھیجی پھر جیسے کسی نے بکری بھیجی پھر جیسے کسی نے بطخ بھیجی پھر جیسے کسی نے مرغی بھیجی پھر جیسے کسی نے انڈا بھیجا عن

أبي هريرة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم إذا كان يوم الجمعة كان على كل باب من أبواب المسجد
ملائكة يكتبون الناس على منازلهم الأول فالأول فإذا خرج الإمام طويت الصحف فاستمعوا الخطبة
فالمهجر إلى الجمعة كالمهدي بدنة ثم الذي يليه كالمهدي بقرة ثم الذي يليه كالمهدي كبشا
حتى ذكر الدجاج والبيضة ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن آتا
ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے لوگوں کو لکھتے ہیں جو پہلے آتا ہے اوسکو پہلے پھر جو اوس کے بعد آتا ہے اوسکو بعد لکھتے ہیں اسی طرح
جب امام نکلتا ہے تو کتابیں لپیٹ دی جاتی ہیں اور فرشتے خطبہ سننے لگتے ہیں پھر جو کوئی سب سے پہلے جمعہ کو سویرے آتا ہے اوسکی
مثال ایسی ہے جیسے کسی نے ایک اونٹ قربانی کو لیے بھیجا پھر جو اوس کے بعد ہو وہ ایسا ہے جیسے کسی نے ایک گائے قربانی کو بھیجی پھر جو
اوس کے بعد ہے وہ ایسا ہے جیسے کسی نے ایک مینڈھا قربانی کے لیے بھیجا یہانتک کہ ذکر کیا آپ نے مرغی اور انڈے کا عن

أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تقعد الملائكة يوم الجمعة على أبواب المسجد
يكتبون الناس على منازلهم فالناس فيه كرجل قدم بدنة وكرجل قدم بدنة وكرجل قدم بقرة
وكرجل قدم بقرة وكرجل قدم شاة وكرجل قدم شاة وكرجل قدم دجاجة وكرجل قدم دجاجة
وكرجل قدم عصفورا وكرجل قدم عصفورا وكرجل قدم بيضة وكرجل قدم بيضة ترجمہ ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے جمعہ کے روز مسجد کے دروازوں پر بیٹھتے ہیں اور لوگوں کو اونکے
درجوں کے موافق (یعنی ترتیب سے) لکھتے ہیں بعضے لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک اونٹ قربانی کو لیے بھیجا ایک اونٹ قربانی کو بھیجا
اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک گائے قربانی کو لیے بھیجی ایک گائے قربانی کو لیے بھیجی اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے
ایک بکری قربانی کو لیے بھیجی ایک بکری قربانی کے لیے بھیجی اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک مرغی قربانی کو لیے بھیجی ایک مرغی
قربانی کے لیے بھیجی اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک چڑیا قربانی کے لیے بھیجی ایک چڑیا قربانی کو لیے بھیجی اور بعضے ایسے ہوتے
ہیں جیسے کسی نے ایک انڈا بھیجا ایک انڈا بھیجا

وقت الجمعة

جمعہ کو کس وقت جانا بہتر ہے عن أبي هريرة أن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اغتسل يوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح فكأنما قرب بدنة و
من راح في الساعة الثانية فكأنما قرب بقرة ومن راح في الساعة الثالثة فكأنما قرب كبشا ومن راح

فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن جنابت کا غسل کرے اور چلا جاوے زوال ہوتے ہی پہلی گہڑی مین) اوس نے گویا ایک اونٹ بہیجا (قربانی کی لیے) اور جو دوسری گہڑی مین جاوے اوس نے گویا ایک گائے بہیجی اور جو تیسری گہڑی مین جاوے اوس نے گویا ایک بکری بہیجی اور جو چوتھی گہڑی مین جاوے اوس نے گویا ایک مرغی بہیجی اور جو پانچوین گہڑی مین جاوے اوس نے گویا ایک انڈا بہیجا پہر جب امام خطبہ کو نکلتا ہے تو فرشتے آجاتے ہین اور خطبہ سنتے ہین عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً لَا يُوجَدُ عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ إِيَّاهُ فَالْتَمِسُوهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن بارہ گہنٹے کا ہے جو بندہ مسلمان اوس مین اللہ سے کچہ مانگے اللہ اوسکو دیگا تو ڈہونڈہو اوسکو اخیر گہنٹے مین بعد عصر کے **ف** کیونکہ یہ ساعت وہ ہے جسمین دعا قبول ہوتی ہے دوسری روایت مین یون ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ مین ایک ساعت ایسی ہے اگر کوئی بندہ مسلمان اللہ سے کچہ مانگے اوس ساعت مین تو اللہ اوسکو دیگا اور اختلاف ہے اوس ساعت مین بعضے کہتے ہین عصر سے غروب تک بعضے کہتے ہین جب سے نماز کے لیئے تکبیر ہو نماز سے فراغت تک بعضے کہتے ہین جب سے امام منبر پر بیٹہے نماز سے فارغ ہونے تک بعضے کہتے ہین اخیر ساعت جمعہ کے بعضے کہتے ہین زوال ہوتے ہی بعضے کہتے ہین زوال سے سایہ ایک ہاتہہ ہونے تک بعضے کہتے ہین وہ ساعت پوشیدہ ہے جمعہ مین جیسی شب قدر راتون مین بعضے کہتے ہین فجر سے طلوع آفتاب تک نووی نے کہا صحیح اور صواب یہ ہے کہ وہ ساعت امام کے خطبہ کے لیے بیٹہنے سے نماز سے فراغت تک ہے جیسے کہ مسلم نے ابو موسی سے روایت کیا واللہ اعلم عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيحُ نَوَاضِحَنَا قُلْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ قَالَ زَوَالَ الشَّمْسِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ جمعہ پڑہتے تھے پہر لوٹ کر آتے اور اپنے اونٹونکو آرام دیتے امام محمد باقر نے کہا مین نے جابر سے پوچھا کونسا وقت ہوتا اونہون نے کہا آفتاب ڈہلتے ہی عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ فَيْءٌ نَسْتَظِلُّ بِهِ ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ جمعہ کی نماز پڑہتے جب لوٹ کر آتے تو دیوارونکا سایہ نہ ہوتا کہ اون کے سایے مین ہم بیٹہین

بَابُ الْأَذَانِ لِلْجُمُعَةِ جمعہ کی اذان کا بیان

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ الْأَذَانَ كَانَ أَوَّلَ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ خِلَافَةُ عُثْمَانَ وَكَثُرَ النَّاسُ أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّالِثِ فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر کے زمانے مین پہلے اذان جمعہ کی اوسوقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹہتا جب حضرت عثمان کی خلافت ہوئی

اور لوگ بہت ہو گئی تو اونہون نے تیسری اذان کا جمعہ کے دن حکم کیا (تکبیر سمیت تین اذانین ہوئین) تو اذان دی گئی زوراپر (زورا
ایک مقام کا نام ہے مدینے مین) پھر ویسا ہی حکم قایم رہا **ف** اگرچہ اس اذان کو حضرت عثمان نے نکالا مگر اور صحابہ نے قبول کیا اور کسی
نے انکار نہین کیا پس اجماع ہو گیا اور اجماع حجت ہے شرع مین خصوصًا اجماع صحابہ کرام کا اور جو اجماع کا خیال نہ کرین تب بھی
خلفاء راشدین کا فعل سنت ہے بموجب حدیث تمسکوا بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین **عن** السائب بن یزید قال انما امر
بالتاذین الثالث عثمان حین کثر اهل المدینة ولم یکن لرسول الله صلی الله علیه وسلم غیر اذان واحد
وکان التاذین یوم الجمعة حین یجلس الامام ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے کہ تیسری اذان کا حکم حضرت عثمان نے
دیا جب شہر مین لوگ زیادہ ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک ہی اذان تھی (یعنی جب امام منبر پر بیٹھتا) **عن**
السائب بن یزید قال کان بلال یؤذن اذا جلس رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر یوم الجمعة فاذا
نزل اقام ثم کان کذلک فی زمن ابی بکر وعمر رض ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے بلال اذان دیتے تھے جمعہ کو جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھتے پھر جب آپ منبر پر سے اترتے تو تکبیر کہتے اور ایسا ہی تھا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے زمانے مین **باب**
الصلوة یوم الجمعة لمن جاء وقد خرج الامام امام خطبے کے لیے نکل چکا ہو اوس وقت کوئی مسجد مین آوے تو سنت پڑھے یا
نہین **عن** جابر بن عبد الله یقول ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا جاء احدکم وقد خرج
الامام فلیصل رکعتین قال شعبة یوم الجمعة ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب تم مین سے کوئی آوے اور امام نکل چکا ہو خطبے کو تو دو رکعتین پڑھ لیوے (تحیة المسجد کی) جمعہ کے دن **مقام الامام**
فی الخطبة امام خطبے کے لیے کہان کھڑا ہو **عن** جابر بن عبد الله یقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا
خطب یستند الی جذع نخلة من سواری المسجد فلما صنع المنبر واستوی علیه اضطربت تلک الساریة
کحنین الناقة حتی سمعها اهل المسجد حتی نزل الیها رسول الله صلی الله علیه وسلم فاعتنقها فسکتت
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو مسجد کے ایک ستون پر جو کھجور کی لکڑی کا تھا تکیہ لگا
لیتے جب منبر بن گیا اور آپ اوس پر چڑھ بیٹھے تو وہ ستون بیقرار ہوا اور اوس مین سے آواز پیدا ہوئی جیسے اونٹنی روتی ہے (وہ ستون آپ کے
جدا ہونے سے رونے لگا) یہانتک کہ اس آواز کو سب مسجد والون نے سنا آپ اوس کے پاس گئے اور اوسکو گلے سے لگایا وہ چپ ہو رہا
عن کعب بن عجرة انه دخل المسجد وعبد الرحمن بن ام الحکم یخطب قاعدا فقال انظروا الی هذا
یخطب قاعدا وقد قال الله عز وجل واذا راوا تجارة او لهوا انفضوا الیها وترکوک قائما ترجمہ کعب بن عجرہ
مسجد مین گئے عبد الرحمن بن ام الحکم کو دیکھا بیٹھ کر خطبہ پڑھ رہے ہین اونہون نے کہا دیکھو اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت مین ہے دیکھو اس شخص
کو بیٹھ کر خطبہ پڑھتا ہے حالانکہ اللہ تعالی فرماتا ہے جس وقت دیکھتے ہین سوداگری یا کھیل دوڑ جاتے ہین اوس طرف اور تجھے کھڑا چھوڑ
دیتے ہین (پس معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا چاہیے) **باب الفضل فی الدنو من الامام**

نزدیک ہونیکی فضیلت عن اوس بن اوس الثقفی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من غسل واغتسل وابتکر وغدا ودنا من الامام وانصت ثم لم یلغ کان لہ بکل خطوۃ کاجر سنۃ صیامہا وقیامہا ترجمہ اوس بن اوس ثقفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نہلادے یا نہاوے اور سویرے جاوے اور امام کے نزدیک بیٹھے اور چپ رہے بیہودہ نہ بکے اوسکو ہر قدم پر ایک برس کی روزے اور عبادت کا ثواب ملیگا

النہی عن تخطی رقاب الناس والامام علی المنبر یوم الجمعۃ امام جب منبر پر خطبہ پڑھ رہا ہو تو لوگوں کی گردنیں پھاندنا منع ہے

عن عبد اللہ بن بسر قال کنت جالسا الی جانبہ یوم الجمعۃ فقال جاء رجل یتخطی رقاب الناس فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس فقد اذیت ترجمہ عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص آیا لوگوں کی گردنیں پھاندتا ہوا آپنے فرمایا ارے بیٹھ جا تو نے ستایا لوگوں کو

باب الصلوۃ یوم الجمعۃ لمن جاء والامام یخطب امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور کوئی اوسوقت آوے تو نماز پڑھے یا نہیں

عن جابر بن عبد اللہ یقول جاء رجل والنبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر یوم الجمعۃ فقال لہ ارکعت رکعتین قال لا قال فارکع ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے جمعے کے روز آپنے فرمایا تو نے دو رکعتیں پڑہیں (تحیۃ المسجد یا جمعے کی) وہ بولا نہیں آپنے فرمایا پڑھ لے

باب الانصات للخطبۃ یوم الجمعۃ جب خطبہ ہوتا ہو تو چپ رہے کسی سے یہ بھی نہ کہے کہ چپ رہ

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال لصاحبہ یوم الجمعۃ والامام یخطب انصت فقد لغا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے ساتھی سے جمعے کے روز کہے چپ اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو اوس نے بھی بیہودہ کہا کیونکہ چپ رہنے کا حکم ہے نہ کسی بات کرنیکا پھر کسی سے یہ کہنا چپ رہ یہ بھی ایک بات ہے البتہ اگر اشارہ کرے چپ کرنے کو تو قباحت نہیں ہے

عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا قلت لصاحبک انصت یوم الجمعۃ والامام یخطب فقد لغوت ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تو خطبے کیوقت اپنے ساتھی سے کہے چپ رہ تو تو نے بیہودہ بکا

باب فضل الانصات وترک اللغو یوم الجمعۃ چپ رہنے کی فضیلت

عن سلمان قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل یتطہر یوم الجمعۃ کما امر ثم یخرج من بیتہ حتی یاتی الجمعۃ وینصت حتی یقضی صلوتہ الا کان کفارۃ لما قبلہ من الجمعۃ ترجمہ سلمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جو شخص جمعے کے روز طہارت کرے جیسے حکم کیا گیا پھر اپنے گھر سے نکلے اور جمعے کو آوے اور چپ رہے نماز ہونے تک اوسکے اگلے جمعے کے گناہ معاف ہوجاوینگے

باب کیف الخطبۃ خطبہ کیونکر پڑھنا چاہیے

عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علمنا خطبۃ الحاجۃ الحمد للہ نستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا من یہدہ اللہ

فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبۂ حاجت کا (یعنی نکاح وغیرہ کا) یوں سکھلایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ آخیر تک یعنی سب تعریف ہے اللہ کو اوسی سے ہم مدد چاہتے ہیں اور اوسی سے بخشش مانگتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں ہم اپنے اللہ کی اور اپنے دلوں کی برائی سے جسکو اللہ راہ بتلا دے اوسکو بھٹکانیوالا کوئی نہیں اور جسکو وہ بھٹکا دے اوسکو بتلانے والا کوئی نہیں گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ حضرت محمد اوسکے بندے ہیں اور اوسکے بھیجے ہوئے ہیں پھر تین آیتیں پڑھی۔ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے جیسے چاہیے اوس سے ڈرنا اور مت مرو مگر اسلام پر۔ اے ایمان والو ڈرو اپنے پروردگار سے جسنے تمکو ایک جان سے پیدا کیا پھر اوسی سے اوسکا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں اور ڈرو اللہ سے جسکے نام پر تم مانگتے ہو اور ڈرو ناتوں سے۔ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور مضبوط بات کہو۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث منقطع ہے اسلیے کہ ابو عبیدہ نے عبد اللہ بن مسعود سے نہیں سنا نہ عبد الرحمن نے عبد اللہ سے سنا نہ عبد الجبار بن وائل نے اپنے باپ وائل بن حجر سے سنا

بَابُ حَضِّ الْإِمَامِ فِي خُطْبَتِهِ عَلَى الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے خطبے میں غسل کی ترغیب دینا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو فرمایا تم میں سے جب کوئی جمعہ کو جانے لگے تو غسل کرے

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَشِيطٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ سُنَّةٌ وَقَدْ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ ترجمہ ابراہیم بن نشیط نے ابن شہاب سے پوچھا جمعہ کے دن غسل کرنیکو اونہوں نے سنت ہے پھر کہا مجھسے سالم بن عبد اللہ نے بیان کیا اونہوں نے اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو منبر پر بیان کیا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا جو شخص تم میں سے جمعہ کو آوے وہ غسل کرے

بَابُ حَثِّ الْإِمَامِ عَلَى الصَّدَقَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

امام جمعہ کے دن لوگونکو صدقے کی ترغیب دیوے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَحَثَّ

قال ابو عبد الرحمن ابو عبیدة لم یسمع من ابیه شیئا ولا عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود ولا عبد الجبار بن وائل بن حجر

النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَلْقَوْا ثِيَابَهُمْ فَأَعْطَاهُ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الثَّانِيَةُ جَاءَ وَرَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ قَالَ فَأَلْقَى أَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ هَذَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَأَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَأَلْقَوْا ثِيَابًا فَأَمَرْتُ
لَهُ مِنْهَا بِثَوْبَيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْآنَ فَأَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَأَلْقَى أَحَدَهُمَا فَانْتَهَرَهُ وَقَالَ خُذْ ثَوْبَكَ

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کو اتنے میں ایک شخص آیا بھونڈی حال میں (یعنی میلے کچیلے پرانے کپڑے پہنے ہوئے) آپنے فرمایا اوس سے تو نماز پڑھ چکا وہ بولا نہیں آپنے فرمایا دو رکعتیں پڑھ لے اور لوگوں کو رغبت دلائی آپ نے صدقہ دینے کی انہوں نے کپڑے ڈالنا شروع کیے آپنے اوس شخص کو ان میں سے دو کپڑے دلوا دیے جب دوسرا جمعہ ہوا تو پھر وہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے لوگوں کو رغبت دلائی صدقے کی اوس شخص نے اون دو کپڑوں میں سے (جو اگلے جمعے میں اوسکو ملے تھے) ایک کپڑا ڈالدیا (یعنی صدقہ دینے لگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی اوس جمعے کو تو یہ بری حال میں آیا تھا میں نے لوگوں کو صدقے کا حکم دیا جب انہوں نے کپڑے ڈالے تو میں نے اسکو دو کپڑے دلوا دیے پھر یہ آیا اسلیے میں نے پھر لوگوں کو صدقے کا حکم دیا تو اس نے خود اپنا ایک کپڑا ڈالدیا آپنے اوسکو جھڑکا اور فرمایا اوٹھا لے اپنا کپڑا ف یعنی تو تو خود محتاج ہے ابھی اگلے جمعے کو خدا کے نام پر دو کپڑے ملے تھے پھر ان میں سے کیا دیتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان جب خود محتاج ہو تو پہلے اپنی حاجت رفع کرے پھر اگر بچے تو صدقہ دیوے

مخاطبة الامام رعيته وهو على المنبر

امام منبر پر اپنی رعیت سے مخاطب ہو

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا تو نے نماز پڑھی وہ بولا نہیں آپنے فرمایا اٹھ نماز پڑھ

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ مَعَهُ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَظِيمَتَيْنِ

ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا امام حسن علیہ السلام اون کے ساتھ تھے آپ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے کبھی اونکی طرف فرماتے تھے میرا یہ بیٹا سردار ہے شاید اللہ اسکی وجہ سے صلح کرا دے مسلمانوں کی دو بڑے گروہوں میں

باب القراءة في الخطبة

خطبے میں قرآن پڑھنا

عَنْ حَارِثَةَ بِنْتِ النُّعْمَانِ قَالَتْ حَفِظْتُ قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

ترجمہ حارثہ بن نعمان سے روایت ہے میں سورہ قاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنکر یاد کی آپ اوسکو پڑھتے تھے منبر پر جمعے کے روز

باب الاشارة في الخطبة

خطبے میں اشارہ کرنا

عَنْ حُصَيْنٍ أَنَّ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ رَفَعَ يَدَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَسَبَّهُ عُمَارَةُ بْنُ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيُّ

وقال ما زاد رسول الله صلى الله عليه وسلم على هذا واشار باصبعه السبابة ترجمہ حصین سے روایت ہے
بشر بن مروان نے دونوں ہاتھ اپنے اٹھائے جمعہ کے دن منبر پر تو عمارہ بن رویبہ نے اسکو برا کہا اور انہوں نے کہا برا کرے اللہ ان
دونوں ہاتھوں کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے نہیں زیادہ کیا اس پر اور اشارہ کیا انہوں نے اپنی کلمے کی انگلی سے

باب نزول الامام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة يوم الجمعة خطبہ کو تمام کرنے سے پہلے منبر سے اوترنا کسی کام
کے لیے درست ہے عن بريدة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب فجاء الحسن والحسين
رضي الله عنهما وعليهما قميصان احمران يعثران فيهما فنزل النبي صلى الله عليه وسلم فقطع كلامه
فحملهما ثم عاد الى المنبر ثم قال صدق الله انما اموالكم واولادكم فتنة رأيت هذين يعثران
في قميصيهما فلم اصبر حتى قطعت كلامي فحملتهما ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ
پڑھ رہے تھے اتنے میں امام حسن اور امام حسین علیہما السلام تشریف لائے دونوں لال کرتے پہنے ہوئے تھے اور گرتے پڑتے چلے آتے تھے
آپ منبر پر سے اوترے اور خطبہ موقوف کر دیا اور ان دونوں کو گود میں اٹھا لیا پھر منبر پر تشریف لیگئے اور فرمایا اللہ جل جلالہ نے سچ
فرمایا تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہیں میں نے ان دونوں کو دیکھا کہ ٹھوکر کھاتے ہیں گرتے آتے ہیں تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا یہاں تک کہ
میں نے خطبہ موقوف کیا اور انکو اٹھا لیا

باب ما يستحب من تقصير الخطبة خطبہ جمعہ کا چھوٹا پڑھنا بہتر ہے
عن عبد الله بن ابي اوفى يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر الذكر ويقل اللغو
ويطيل الصلاة ويقصر الخطبة ولا يأنف ان يمشي مع الارملة والمسكين فيقضي له الحاجة ترجمہ عبد اللہ
بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر الٰہی بہت کرتے اور بیکار باتیں کم کرتے اور نماز کو لمبا کرتے اور خطبہ کو
چھوٹا کرتے اور بیوہ اور مسکینوں کے ساتھ چلنے میں اور انکا کام کر دینے میں نہیں شرماتے

باب كيف يخطب جمعہ کے دن کا خطبہ کیسا ہے عن جابر بن سمرة قال ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم الا رأيته يخطب
قائما ويجلس ثم يقوم ويخطب الخطبة الآخرة ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو جب دیکھا یہی دیکھا آپ کو خطبہ پڑھتے ہوئے مگر کھڑے ہو کر اور آپ بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے اور دوسرا خطبہ پڑھتے تھے

باب الفصل بين الخطبتين بالجلوس دونوں خطبوں کے بیچ میں بیٹھنا عن عبد الله ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم كان يخطب خطبتين وهو قائم وكان يفصل بينهما بجلوس ترجمہ عبد اللہ بن عمر کی
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے کھڑے ہو کر اور بیچ میں دونوں کے بیٹھتے تھے

باب السكوت في القعدة بين الخطبتين دو خطبوں کے بیچ میں جب بیٹھے تو چپ رہے عن جابر بن سمرة قال رأيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يخطب يوم الجمعة قائما ثم يقعد قعدة لا يتكلم ثم يقوم فيخطب خطبة
اخرى فمن حدثكم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخطب قاعدا فقد كذب ترجمہ جابر بن

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ ترجمہ یعلی بن امیہ سے
روایت ہے میں نے حضرت عمرؓ سے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم پر گناہ نہیں نماز کا کم کرنا اگر ڈر ہو کافروں کے فساد سے (اس سے معلوم ہوا
کہ قصر جب ہی جائز ہے جب خوف ہو) اب تو لوگوں کو امن ہو گیا تو چاہیے کہ سفر میں قصر نہ کریں حضرت عمرؓ نے کہا مجھ کو بھی تعجب ہوا تھا
تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا قصر صدقہ ہے اللہ کا جو دیا ہے تم کو تو قبول کرو صدقہ اوس کا ف
یعنی اگرچہ قرآن سے قصر کا جائز ہونا اوسی سفر میں معلوم ہوتا ہے جہاں خوف ہو پر اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت اور فضل سے ہر سفر میں قصر جائز
کر دیا تو تم قبول کرو فضل اوس کا عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِنَّا نَجِدُ صَلٰوةَ الْحَضَرِ
وَصَلٰوةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْاٰنِ وَلَا نَجِدُ صَلٰوةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ يَا ابْنَ اَخِيْ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
بَعَثَ اِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا فَاِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَاَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَفْعَلُ ترجمہ امیہ بن عبد اللہ بن خالد نے عبد اللہ بن عمر سے کہا ہم حضر اور خوف کی نماز قرآن میں پاتے ہیں لیکن سفر کی نماز قرآن
میں نہیں پاتے عبد اللہ بن عمر نے کہا اے بھائی کے بیٹے اللہ عزوجل نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس وقت ہمارے پاس بھیجا
جب ہم کچھ نہ جانتے تھے پھر جیسا آپ نے کیا ویسا ہی ہم بھی کرتے ہیں اور آپ نے سفر میں قصر کیا پس ہم کو بھی کرنا چاہیے اگرچہ قرآن میں
اوس کا ذکر نہ ہو کیونکہ قرآن میں بہت مسائل کا ذکر نہیں ہے اور وہ حدیث سے معلوم ہوتے ہیں اور جیسے قرآن کی پیروی ضروری ہے
ویسی ہی حدیث کی تابعداری بھی ضروری ہے عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ
اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَا يَخَافُ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مکے سے مدینے کو چلے راہ میں آپ کو سوا خدا کے کسی کا ڈر نہ تھا اور آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے (یعنی قصر کرتے تھے) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ كُنَّا نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ لَا نَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نُصَلِّيْ
رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے مکے اور مدینے کے بیچ میں اور ہم کو
کسی کا ڈر نہ تھا سوا اللہ تعالیٰ کے مگر ہم دو رکعتیں پڑھتے تھے عَنْ اَبِي السِّمْطِ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُصَلِّيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ
رَكْعَتَيْنِ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا اَفْعَلُ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ترجمہ ابن السمط
سے روایت ہے میں نے عمر بن خطاب کو ذو الحلیفہ (جو مدینے سے تین کوس پر ہے) میں دو رکعتیں پڑھتے دیکھا میں نے اوس سے پوچھا اونھوں نے
کہا میں ویسا ہی کرتا ہوں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَلَمْ يَزَلْ يَقْصُرُ حَتّٰى رَجَعَ فَاَقَامَ بِهَا عَشْرًا ترجمہ انس سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ مدینے سے مکے گیا آپ جب تک وہاں سے قصر کرتے رہے یہاں تک کہ لوٹے اور دس روز آپ وہاں رہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمَا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابو بکر صدیق کے

ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور عمر کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں رضی اللہ عنہما دونوں سے عَنْ عُمَرَ قَالَ صَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَالْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَالنَّحْرِ رَكْعَتَانِ وَالسَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جمعہ کی نماز دو رکعتیں ہیں اور عید الفطر کی دو رکعتیں ہیں اور عید الضحی کی دو رکعتیں ہیں اور سفر کی دو رکعتیں ہیں اور یہ سب پوری ہیں ان میں کمی نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے موافق ف یعنی یہ نہیں ہے کہ پوری چار رکعتیں ہوں اور قصر سے دو رکعتیں بلکہ وہی رکعتیں ہیں اور چار پڑھنا درست نہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فُرِضَتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا وَصَلٰوةُ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلٰوةُ الْخَوْفِ رَكْعَةً ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا حضر کی نماز فرض ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر چار رکعتیں اور سفر کی دو رکعتیں اور خوف کی ایک رکعت ف یعنی امام کے ساتھ ایک رکعت اور ایک رکعت اکیلے یا صرف ایک ہی رکعت جیسے بعض سلف کا قول ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے فرض کیا تمہارے پیغمبر کی زبان پر حضر میں چار رکعتیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت

الصَّلٰوةُ بِمَكَّةَ

مدینے کا رہنے والا مکے میں قصر کرے

عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ اُصَلِّيْ بِمَكَّةَ اِذَا لَمْ اُصَلِّ فِيْ جَمَاعَةٍ قَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ موسی بن سلمہ نے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا میں مکے میں اگر جماعت کے ساتھ نہ پڑھوں تو کتنی رکعتیں پڑھوں انہوں نے کہا دو رکعتیں یہی سنت ہے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی

عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ تَفُوْتُنِي الصَّلٰوةُ فِيْ جَمَاعَةٍ وَاَنَا بِالْبَطْحَاءِ مَا تَرٰى اَنْ اُصَلِّيَ قَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ موسی بن سلمہ سے روایت ہے انہوں نے ابن عباس سے پوچھا جماعت قضا ہو جاتی ہے اور میں بطحا میں ہوتا ہوں (یعنی مکے میں) تو کے رکعتیں پڑھوں انہوں نے کہا دو رکعتیں سنت ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (اس شخص کے لیے جو مکے میں مسافر ہو)

الصَّلٰوةُ بِمِنًى

منا میں قصر کرنے کا بیان

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اٰمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ حارثہ بن وہب خزاعی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑھیں حالانکہ لوگ بہت تھے اور سب طرح امن تھا (کسی قسم کا خوف نہ تھا)

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اَكْثَرَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاٰمَنَهُ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ حارثہ بن وہب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منا میں بہت لوگ ہوتے ہوئے اور سب طرح کا امن ہوتے ہوئے دو رکعتیں پڑھیں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ اِمَارَتِهِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابو بکر اور عمر کے ساتھ اور عثمان کے ساتھ

شروع خلافت میں منا میں دو رکعتیں پڑھیں عن عبد اللہ قال صلیت بمنی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑھیں عن عبد الرحمن بن یزید قال صلی عثمان بمنی اربعا حتی بلغ ذلک عبد اللہ فقال لقد صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ترجمہ عبد الرحمان بن یزید سے روایت ہے عثمان نے منا میں چار رکعتیں پڑھیں یہ خبر عبد اللہ بن مسعود کو پہونچی انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں عن ابن عمر قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین ومع ابی بکر رض رکعتین ومع عمر رض رکعتین ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منا میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر صدیق کے ساتھ دو رکعتیں اور عمر فاروق کے ساتھ دو رکعتیں عن عبد اللہ بن عمر قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین و صلاها عمر رکعتین وصلاها عثمان صدرا من خلافتہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منا میں دو رکعتیں پڑھیں اور ابوبکر صدیق نے بھی دو رکعتیں پڑھیں اور عمر نے بھی دو رکعتیں پڑھیں عثمان نے بھی شروع خلافت میں دو پڑھیں پھر چار پڑھنے لگے اسوجہ سے کہ وہ نیت اقامت کی کر لیتے تھے مکہ میں اور بعضوں نے کہا انہوں نے وہاں نکاح کر لیا تھا واللہ اعلم

المقام الذی یقصر بمثلہ الصلوۃ کتنے دن کی اقامت تک قصر کرنا جایز ہے

عن انس بن مالک قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فکان یصلی بنا رکعتین حتی رجعنا قلت هل اقام بمکۃ قال نعم اقمنا بها عشرا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مدینہ سے مکے کی طرف تو آپ دو رکعتیں پڑھتے رہے یہاں تک کہ لوٹ آئے ہم ابو اسحاق نے کہا میں نے انس سے پوچھا کیا آپ کچھ دن ٹھہرے تھے مکے میں انس نے کہا ہاں ہم وہاں دس دن تک رہے تھے عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقام بمکۃ خمس عشرۃ یصلی رکعتین رکعتین ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں پندرہ دن تک رہے دو دو رکعتیں پڑھتے رہے عن العلاء بن الحضرمی یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمکث المهاجر بعد قضاء نسکہ ثلاثا ترجمہ علا بن حضرمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب مکہ میں تشریف لیگئے حج کرنیکو) جو شخص کہ ہجرت کر چکا ہے وہ حج کے ارکان پورے کر کے تین دن تک رہے عن العلاء بن الحضرمی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمکث المهاجر بمکۃ بعد نسکہ ثلاثا ترجمہ علا بن حضرمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہجرت کر چکا ہے وہ حج کے ارکان پورے کر کے مکے میں تین دن تک رہے عن عائشۃ انها اعتمرت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ حتی اذا قدمت مکۃ قالت یا رسول اللہ بابی انت وامی قصرت واتممت وافطرت وصمت قال احسنت یا عائشۃ وما عاب علی ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے انہوں نے عمرہ کیا رسول اللہ صلی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ مدینے سے مکے کو گئیں جب مکے پہونچیں تو کہنے لگیں یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان میں
میں نے نماز میں قصر کیا اور پوری بھی پڑہی اور افطار بھی کیا اور روزہ بھی رکھا آپ نے فرمایا اچھا کیا تو نے اے عائشہ اور کچھ عیب
نہیں کیا مجھپر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں نماز کو تمام کرنا بھی درست ہے جیسے شافعی اور مالک کا قول ہے اور بعض شافعیہ کے
نزدیک اتمام یعنی نماز کو پورا کرنا افضل ہے لیکن اکثر کے نزدیک قصر افضل ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک قصر واجب ہے اور اتمام درست
نہیں ہے

تَرْكُ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ سفر میں نفل نہ پڑھنا

عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلِّي قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا فَقِيلَ لَهُ مَا هٰذَا قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ترجمہ وبرہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر سفر میں دو رکعت فرض سے زیادہ
نہیں پڑہتے تھے نہ فرض سے پہلے سنت پڑہتے نہ فرض کے بعد ایک شخص نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
ایسا ہی کرتے دیکھا ہے

عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى طِنْفِسَةٍ لَهُ فَرَأَى قَوْمًا يُسَبِّحُونَ قَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا أَوْ بَعْدَهَا لَأَتْمَمْتُهَا صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَذٰلِكَ ترجمہ حفص بن عاصم سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کے
ساتھہ تھا ایک سفر میں انہوں نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑہیں پھر اپنے ڈیرے پر چلے گئے لوگوں کو دیکھا نماز پڑہتے ہیں تو پوچھا یہ
لوگ کیا کرتے ہیں میں نے کہا نفل پڑہتے ہیں (یعنی سنتیں) عبد اللہ بن عمر نے کہا اگر میں فرض سے پہلے یا بعد نفل پڑہنے والا ہوتا تو فرض
ہی کو پورا کرتا (قصر کیوں کرتا) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ رہا ان کی وفات تک اور عمر اور عثمان کے ساتھہ رہا رضی
اللہ عنہم انہوں نے بھی ایسا ہی کیا **ف** یعنی معمولی سنتیں سفر میں کوئی نہ پڑہتا تھا لیکن مطلق نوافل سفر میں پڑہنا تو عبد اللہ
بن عمر سے ثابت ہے اور کئی حدیثوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے

كِتَابُ الْكُسُوفِ

گہن کا بیان

كُسُوفُ الْقَمَرِ وَالشَّمْسِ چاند گہن اور سورج گہن کا بیان

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ تَعَالَى لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند نشانیاں ہیں اللہ کی
اسکی نشانیوں میں سے کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے ان میں گہن نہیں لگتا لیکن اللہ جل جلالہ ڈراتا ہے ان کی وجہ سے اپنے بندوں کو **ف**
کہ اتنے بڑے جسم اور ایسے مضبوط تغیر کے قابل ہیں انسان ضعیف البنیان کی کیا بساط ہے چاند کو دیکھو اس کا قطر دو ہزار ایک سو اسی
میل کا ہے اور آفتاب کا قطر سات لاکھ چھیاسٹھ ہزار میل کا۔ آفتاب اس زمین سے جس پر ہم بستے ہیں کئی ہزار حصے بڑا ہے کیونکہ زمین کا قطر آٹھ
ہزار میل ہے قریب کے

التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَالدُّعَاءُ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ جب آفتاب میں گہن لگے
تو تسبیح اور تکبیر کہنا اور دعا مانگنا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَتَرَامَى بِأَسْهُمٍ لِي بِالْمَدِينَةِ إِذِ انْكَسَفَتِ

الشَّمْسِ فَجَمَعْتُ اَسْهُمِيْ وَقُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ مَا اَحْدَثَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُسُوْفِ

الشَّمْسِ فَاَتَيْتُهُ مِمَّا يَلِيْ ظَهْرَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُوْ حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا قَالَ

ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ **ترجمہ** عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت ہے مین اپنے تیرون سے کہیل رہا تہا مدینے مین اتنے مین آفتاب کو گہن لگا مین نے اپنے تیرون کو اکٹھا کیا اور کہا دیکہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نئی بات کی ہے آفتاب کے گہن مین مین آپ پاس آیا آپ کے پیٹ کیطرف سے آپ مسجد مین تہے تسبیح اور تکبیر کہہ رہے تہے اور دعا مانگ رہے تہے یہانتک کہ آفتاب صاف ہوگیا پہر آپ کہڑے ہوئے اور دو رکعتین پڑہین اور چار سجدے کئے **ف** ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپنے نماز پڑہی بعد آفتاب صاف ہوجانے کے حالانکہ گہن کی نماز بعد صاف ہوجانیکے درست نہین تو مراد یہ ہے کہ عبدالرحمن نے آپ کو نماز ہی مین کہڑا پایا اور تسبیح اور تکبیر آپ نماز ہی مین کہہ رہے تہے جیسے مسلم کی ایک روایت مین ہے فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلٰوةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُوْ اور بعضون نے کہا کہ یہ دو رکعتین الگ ہین سوا نماز کسوف کے بطور شکر ادا کے آفتاب کے صاف ہوجانے پر واللہ اعلم

اَلْاَمْرُ بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ

جب آفتاب مین گہن ہو تو نماز پڑہنے کا حکم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَةٌ مِّنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند مین کسی کے مرنے یا جینے کے لئے گہن نہین ہوتا بلکہ یہ ایک نشانی ہے اللہ کی نشانیون مین سے جب تم اوسکو دیکہو تو نماز پڑہو

اَلْاَمْرُ بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ كُسُوْفِ الْقَمَرِ

چاند گہن کیوقت نماز پڑہنے کا حکم

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا **ترجمہ** ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند کسی کے مرنے کے لئے نہین گہناتے وہ دو تو نشانیان ہین اللہ جل جلالہ کی نشانیون مین سے جب تم اونکو دیکہو تو نماز پڑہو

باب اَلْاَمْرُ بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ الْكُسُوْفِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ

جب آفتاب بہی گہن ہو تو یہانتک نماز پڑہے کہ آفتاب صاف ہوجاوے

عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج چاند دونون اللہ کی نشانیون مین سے دو نشانیان ہین اور وہ کسی کے مرنے یا جینے کے لئے نہین گہناتے جب تم انکو گہنا ہوا دیکہو تو نماز پڑہو یہانتک کہ آفتاب صاف ہوجاوے

عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُسِفَتِ الشَّمْسُ فَوَثَبَ يَجُرُّ ثَوْبَهٗ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى انْجَلَتْ **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اتنے میں آفتاب میں گہن لگا آپ جلدی اُٹھے اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں یہانتک
کہ آفتاب صاف ہو گیا **بَابُ الْأَمْرِ بِالنِّدَاءِ لِصَلَاةِ الْكُسُوفِ** سورج گہن کی نماز کے لیئے لوگوں کو پکار
دینا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِي أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعُوا وَاصْطَفُّوا فَصَلَّى بِهِمْ أَرْبَعَ
رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے میں آپ نے حکم دیا ایک پکارنے والے کو وہ پکارا آیا کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ سب لوگ جمع ہو گئے اور صفیں باندھیں آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں
پڑھیں چار رکوع اور چار سجدوں سے **بَابُ الصُّفُوفِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ** سورج گہن کی نماز میں صفیں باندھنا
عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ وَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَاسْتَكْمَلَ
أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے آفتاب کے
گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تو آپ نکلے مسجد کیطرف اور کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور سب لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں
باندھیں آپ نے چار رکوع اور چار سجدے کیئے اور آفتاب صاف ہو گیا آپ کے فارغ ہونے سے پہلے **كَيْفَ**
صَلَاةُ الْكُسُوفِ گہن کی نماز کیونکر پڑھنا چاہیے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي كُسُوفِ
الشَّمْسِ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَطَاءٍ مِثْلُ ذَلِكَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز میں آٹھ رکوع کیے (ہر رکعت میں چار رکوع) اور چار سجدے کیے۔ عطا نے بھی ابن عباس سے ایسا ہی روایت
کیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ
ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ وَالْأُخْرَى مِثْلُهَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز پڑھائی تو قراءت کی پھر رکوع کیا پھر قراءت کی پھر رکوع کیا پھر قراءت کی پھر رکوع کیا پھر قراءت کی
پھر رکوع کیا پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا **نَوْعٌ آخَرُ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوفِ**
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ابن عباس سے دوسری طرح سورج گہن کی نماز کی روایت عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ترجمہ عبد اللہ بن
عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن سورج گہن ہوا چار رکوع کیے دو رکعتوں میں اور چار سجدے (تو ہر رکعت
میں دو رکوع کیے) **نَوْعٌ آخَرُ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوفِ** ایک اور طرح سورج گہن کی نماز عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ
عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ أُصَدِّقُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِالنَّاسِ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ

ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلٰثُ رَكَعَاتٍ رَكَعَ الثَّالِثَةَ ثُمَّ سَجَدَ حَتّٰى اَنَّ رِجَالًا يَوْمَئِذٍ يُغْشٰى عَلَيْهِمْ حَتّٰى اَنَّ سِجَالَ الْمَاءِ لَتُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِمَّا قَامَ بِهِمْ يَقُوْلُ اِذَا رَكَعَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتّٰى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنْ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُكُمْ بِهِمَا فَاِذَا كَسَفَا فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يَنْجَلِيَا ترجمہ عطا سے روایت ہے میں نے عبید بن عمیر سے سنا انہوں نے کہا مجھسے حدیث بیان کی اوس شخص نے جسکو میں سچا جانتا ہوں میرا گمان ہے کہ مراد ان کی حضرت عائشہ تھیں انہوں نے کہا سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ لوگوں کو لیکر بڑی دیر تک کھڑے رہے کھڑے ہوتے ہی پھر رکوع کرتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے پھر رکوع کرتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے پھر رکوع کرتے تھے تو دو رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں تین رکوع کیے تیسری رکوع کے بعد سجدہ کیا یہانتک کہ بعض لوگوں کو غش آگیا اور ان پر پانی کے ڈول ڈالے گئے کھڑے کھڑے (یا خوف سے) جب رکوع کرتے تھے تو فرماتے تھے اللہ اکبر اور جب سر اوٹھاتے تو فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ پھر آپ نہیں فارغ ہوئے نماز سے یہانتک کہ سورج صاف ہوگیا اسوقت آپ کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف کی اور فرمایا بیشک سورج اور چاند کسی کے موت یا جینے کی لئے نہیں گہناتے وہ تو اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں تم کو ڈراتا ہے اونکی وجہ سے تو جب گہن لگے ان میں دوڑو اللہ کی یاد کو لیے یہانتک کہ صاف ہو جاوے

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِي اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ قُلْتُ لِمُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا شَكَّ وَلَا مِرْيَةَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول صلعم نے چھ رکوع کیے چار سجدوں میں

نوع آخر منه

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهٗ فَقَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَقَرَاَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا هِيَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا حَتّٰى يُفْرَجَ عَنْكُمْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ فِي مَقَامِيْ هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُمُوْنِيْ اَرَدْتُ اَنْ اٰخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ جَعَلْتُ اَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ وَرَاَيْتُ فِيْهَا ابْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِيْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آفتاب کو گہن لگا آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی لوگوں نے آپکے پیچھے

صف باندھی پہلے آپ نے ایک بڑی لمبی چوڑی قرات کی پہر تکبیر کہی اور رکوع کیا ایک لمبا رکوع پہر سر اوٹہایا اور فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد پہر قرات شروع کی تو ایک لمبی چوڑی قرات کی لیکن پہلے سے کچہ کم پہر تکبیر کہی اور رکوع کیا ایک لمبا رکوع لیکن پہلے رکوع سے کچہ کم پہر فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد پہر سجدہ کیا پہر دوسری رکعت مین بہی ایسا ہی کیا تو چار رکوع کئے اور چار سجدے اور آفتاب صاف ہوگیا آپ کے فارغ ہونے سے پہلے پہر کہڑے ہوئے اور خطبہ سنایا لوگون کو پہلے اللہ کی تعریف کی جیسی لائق ہے اوسکو پہر فرمایا سورج اور چاند دونون اللہ کی نشانیون مین سے دو نشانیان ہین کسی کی موت یا زیست کے لئے ان مین گہن نہین لگتا جب تم ایسا دیکہو تو نماز پڑہو یہان تک کہ اللہ دور کردے اوسکو تم سے آپ نے فرمایا مین نے اسجگہہ سب چیزین دیکہہ لین جنکا تم کو وعدہ ہوا ہے تم نے دیکہا مین نے چاہا کہ جنت کے میوون مین سے ایک گچہ توڑلون جب تم نے دیکہا مین آگے بڑہتا تہا اور مین نے جہنم کو دیکہا وہ اولٹ پلٹ رہا تہا جیسے سمندر موج مارتا ہے اور مین نے جہنم مین عمرو بن لحی کو دیکہا اوسی نے سب سے پہلے سائبہ نکالا **ف** جسکا ذکر کلام اللہ مین ہے وہ یہ ہے کہ جب کوئی شخص سفر سے آتا یا اوسکا کوئی مقصود پورا ہوتا تو اپنی اونٹنی کو سائبہ کر دیتا یعنی وہ چہٹی پہرتی نہ اوس پر سواری ہوتی نہ اوسکا دودہ دوہتے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُوْدِيَ الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو آواز دی گئی کہ نماز جماعت سے ہوگی لوگ جمع ہوئے آپ نے نماز پڑہائی دو رکعتین پڑہین اوسمین چار رکوع کئے اور چار سجدے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَبِّرُوْا وَتَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهٗ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ نے نماز پڑہائی تو کہڑے ہوئے بڑی دیر تک پہر رکوع کیا بڑی دیر تک پہر کہڑے ہوئے بڑی دیر تک لیکن پہلے سے کچہہ کم پہر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کچہہ کم پہر سر اوٹہایا اور سجدہ کیا پہر دوسری رکعت مین بھی ایسا ہی کیا بعد اوس کے فارغ ہوئے تو آفتاب صاف ہوگیا تہا آپنے خطبہ سنایا لوگونکو اللہ کی تعریف اور ثنا کی پہر فرمایا سورج اور چاند دونون نشانیان ہین اللہ کی نشانیون مین سے کسی کی موت یا زیست کے لئے

ان مین گہن نہین لگتا جب تم دیکہو اون مین گہن لگا ہی تو دعا مانگو اسد جل جلالہ سے اور تکبیر کہو اور صدقہ دو پہر فرمایا
ای امت محمد کی اسد سی زیادہ کوئی غیرت والا نہین ہی اس بات پر کہ اوسکا غلام یا اوسکی لونڈی زنا کری یعنی اگر تم مین
سی کسیکا غلام یا لونڈی زنا کرے تو کسقدر غیرت تم کو ہوگی پہر خدا تو سب سے زیادہ غیرت مند ہی اوسکو تمہارا زنا کرنا کتنا
برا معلوم ہوگا) ای امت محمد کی قسم ہی اسد کی اگر تم کو اوتنا علم ہو جتنا مجھی ہی تو تم بہت کم ہنسو اور بہت رویا کرو

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً اَتَتْهَا فَقَالَتْ اَجَارَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ
النَّاسَ لَيُعَذَّبُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَخْرَجًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجْنَا اِلَى الْحُجْرَةِ فَاجْتَمَعَ اِلَيْنَا نِسَاءٌ وَاَقْبَلَ
اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ ضَحْوَةً فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ
رَاْسَهٗ فَقَامَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ دُوْنَ رُكُوْعِهٖ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ
اِلَّا اَنَّ رُكُوْعَهٗ وَقِيَامَهٗ دُوْنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ سَجَدَ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ
فَقَالَ فِيْمَا يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنَّا نَسْمَعُهٗ بَعْدَ
ذٰلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سی روایت ہی ایک عورت یہودی اون کی پاس آئی اور کہنی لگی
اسد تم کو قبر کے عذاب سی بچاوی حضرت عائشہ نی کہا یا رسول اسد کیا لوگون کو قبر مین بہی عذاب ہوگا رسول اسد صلی اسد
علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگتا ہون مین اسد کی قبر کے عذاب سے حضرت عائشہ نی کہا پہر آپ کہین باہر نکلی اتنی مین سورج کو
گہن لگا ہم سب حجری مین چلی آئی اور عورتین ہماری پاس اکٹہا ہوگئین اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم تشریف لائی اوس وقت
پہر دن چڑہا ہوگا آپ بڑی دیر تک کہڑی رہی پہر رکوع کیا بڑی دیر تک پہر سر اوٹہایا اور کہڑی رہی لیکن پہلی سی کچہ کم پہر رکوع
کیا لیکن پہلے رکوع سی کچہ کم پہر سجدہ کیا پہر دوسری رکعت کی لئی کہڑی ہوئی اوس مین بہی ایسا ہی کیا لیکن رکوع اور قیام
اوسکا پہلی رکعت سی کم تہا پہر سجدہ کیا اور سورج صاف ہوگیا جب نماز سی فارغ ہوی تو منبر پر بیٹھی اور فرمایا لوگ قبر مین ایسی
آزمائی جاوینگے جیسے دجال کے سامنی آزمائی جاوینگی حضرت عائشہ نی کہا اوس روز سی ہم سنتی تہی آپ پناہ مانگا کرتے تہے اسد کے
قبر کے عذاب سی عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ جَاءَتْنِيْ يَهُوْدِيَّةٌ تَسْاَلُنِيْ فَقَالَتْ اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَلَمَّا جَاءَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي الْقُبُوْرِ قَالَ عَائِذًا بِاللّٰهِ فَرَكِبَ
مَرْكَبًا يَعْنِيْ وَانْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَكُنْتُ بَيْنَ الْحُجَرِ مَعَ نِسْوَةٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَرْكَبِهٖ
فَاَتٰى مُصَلَّاهُ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِيَامَ
ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا اَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ
الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ اَيْسَرَ مِنْ رُكُوْعِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَامَ اَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ اَيْسَرَ مِنْ رُكُوْعِهٖ

الاوّل ثم رفع رأسه فقام ايسر من قيامه الاول فكانت اربع ركعات واربع سجدات وانجلت الشمس فقال انكم تفتنون فی القبور كفتنة الدجال قالت عائشة فسمعته بعد ذلك يتعوذ من عذاب القبر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میرے پاس ایک یہودی عورت آئی اور کہنے لگی اللہ تم کو قبر کے عذاب سے بچاوے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا لوگوں کو قبر میں بھی عذاب ہوگا آپنے فرمایا پناہ اللہ کی پھر آپ سوار ہوگئے اور سورج کو گہن لگا میں حجروں میں عورتوں کے ساتھ بیٹھی تھی اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اوترے اور نماز پڑھنے کی جگہہ میں گئے آپ نے لوگوں کے ساتھہ نماز پڑھنی شروع کی تو کھڑے ہوئے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور کھڑے رہے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور کھڑے رہے بڑی دیر تک پھر سجدہ کیا بڑی دیر تک پھر کھڑے ہوئے لیکن پہلی رکعت کے قیام سے کم پھر رکوع کیا پہلی رکعت کے رکوع سے کم پھر سر اوٹھایا اور کھڑے ہوئے پہلی رکعت کے قیام سے کم پھر رکوع کیا پہلی رکعت کے رکوع سے کم تو سب چار رکوع ہوئے اور چار سجدے اتنے میں آفتاب صاف ہوگیا آپنے فرمایا قبر میں تمہاری آزمایش ہوگی جیسے دجال کے سامنے آزمایش ہوگی حضرت عائشہ نے کہا پھر میں نے سنا آپ سے آپ پناہ مانگا کرتے تھے قبر کے عذاب سے عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى في كسوف في صفة زمزم اربع ركعات في اربع سجدات ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز پڑھی زمزم کے پاس (وادی کے کنارے میں) اس میں چار رکوع کیے اور چار سجدے عن جابر قال كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم شديد الحر فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم باصحابه فاطال القيام حتى جعلوا يخرون ثم ركع فاطال ثم رفع فاطال ثم ركع فاطال ثم رفع فاطال ثم سجد سجدتين ثم قام فصنع نحوا من ذلك وجعل يتقدم ثم جعل يتاخر فكانت اربع ركعات واربع سجدات كانوا يقولون ان الشمس والقمر لا يخسفان الا لموت عظيم من عظمائهم وانهما آيتان من آيات الله يريكموهما فاذا انخسفت فصلوا حتى تنجلي ترجمہ جابر سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بڑی گرمی کے دنوں میں آپنے اپنی اصحاب کے ساتھہ نماز پڑھی تو بڑی دیر تک کھڑے رہے یہانتک کہ لوگ گرنے لگے پھر آپنے رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھائے رہے بڑی دیر تک پھر رکوع میں رہے بڑی دیر تک پھر سر اوٹھائے رہے بڑی دیر تک پھر دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا آپ آگے بڑھتے تھے پھر پیچھے ہٹتے تھے ساری نماز میں چار رکوع ہوئے اور چار سجدے آپ نے فرمایا کہ لوگ کہتے تھے سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا مگر کسی بڑے آدمی کے مرنے کے لیے حالانکہ ان دونوں کا گہن اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب ایسا ہو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ سورج یا چاند صاف ہوجاوے

نوع آخر ایک اور طرح گہن کی نماز عن عبد الله بن عمرو قال خسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر فنودي الصلوة جامعة فصلى رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم بالناس رکعتین وسجدۃ ثم قام فصلی رکعتین وسجدۃ قالت عائشۃ ما
رکعت رکوعا قط ولا سجدت سجودا قط کان اطول منہ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے آفتاب میں
گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نے حکم دیا منادی ہوئی کہ نماز جماعت ہوگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دو رکوع کیے اور ایک سجدہ پھر کھڑے ہوئے اور دو رکوع کیے اور ایک سجدہ حضرت عائشہ نے کہا میں نے کبھی اتنا لنبا رکوع
نہیں کیا اور نہ کبھی اتنا لنبا سجدہ کیا امام نسائی نے کہا کہ اس حدیث کو مروان نے معاویہ بن سلام سے روایت کیا اور اوس
کی مخالفت کی محمد بن حمیر نے جیسا کہ آگے ابن حمیر کی روایت مذکور ہوتی ہے عن عبد اللہ بن عمرو قال کسفت
الشمس فرکع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین وسجدتین ثم قام فرکع رکعتین
وسجدتین ثم جلی عن الشمس وکانت عائشۃ تقول ما سجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سجودا ولا رکوعا اطول منہ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے آفتاب میں گہن لگا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے (نماز پڑھی اوس میں پہلی رکعت میں) دو رکوع کیے اور دو سجدے پھر کھڑے ہوئے اور دو رکوع کیے اور دو سجدے
پھر آفتاب صاف ہوگیا حضرت عائشہ کہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی سجدہ اور رکوع اوس سے زیادہ لنبا
نہیں کیا (خلاف کیا ابن حمیر کا علی بن مبارک نے اونکی روایت آگے آتی ہے) عن عائشۃ انہ لما کسفت الشمس
علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ وامر فنودی ان الصلوۃ جامعۃ فقام فاطال
القیام فی صلوتہ قالت عائشۃ فحسبت قرأ سورۃ البقرۃ ثم رکع فاطال الرکوع ثم قال سمع
اللہ لمن حمدہ ثم قام مثل ما قام ولم یسجد ثم رکع فسجد ثم قام فصنع مثل ما صنع رکعتین
وسجد ثم جلس وجلی عن الشمس ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانے میں آپ نے وضو کیا اور حکم کیا تو پکارا گیا کہ نماز جماعت سے ہونیوالی ہے پھر آپ کھڑے ہوئے اور دیر تک کھڑے رہے نماز میں
میں سمجھتی ہوں کہ آپ نے سورہ بقر پڑھی ہوگی پھر رکوع کیا تو دیر تک رکوع میں رہے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور اوتنی ہی دیر تک
کھڑے رہے اپنے سجدہ نہیں کیا پھر رکوع کیا پھر سجدے میں گئے پھر کھڑے ہوکر ایسا ہی کیا یعنی دو رکوع کیے پھر سجدہ کیا بعد
اوسکے بیٹھے تو سورج صاف ہوگیا تھا

نوع اخر ایک اور طرح سے گہن کی نماز

عن عبد اللہ بن عمرو قال
انکسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الصلوۃ
وقام الذین معہ فقام قیاما فاطال القیام ثم رکع فاطال الرکوع ثم رفع راسہ وسجد فاطال
السجود ثم رفع راسہ وجلس فاطال الجلوس ثم سجد فاطال السجود ثم رفع راسہ وقام فصنع فی الرکعۃ
الثانیۃ مثل ما صنع فی الرکعۃ الاولی من القیام والرکوع والسجود والجلوس فجعل ینفخ فی اخر سجودہ
من الرکعۃ الثانیۃ ویبکی ویقول لم تعدنی ھذا وانا فیھم لم تعدنی ھذا ونحن نستغفرک ...

ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ
إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفَ أَحَدِهِمَا فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ أُدْنِيَتِ الْجَنَّةُ مِنِّي حَتَّى لَوْ بَسَطْتُ يَدِي لَتَعَاطَيْتُ مِنْ قُطُوفِهَا وَ
لَقَدْ أُدْنِيَتِ النَّارُ مِنِّي حَتَّى لَقَدْ جَعَلْتُ أَتَّقِيهَا خَشْيَةَ أَنْ تَغْشَاكُمْ حَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ حِمْيَرَ
تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ سَقَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ
فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا تَنْهَشُهَا إِذَا أَقْبَلَتْ وَإِذَا وَلَّتْ تَنْهَشُ أَلْيَتَهَا وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ أَخَا
بَنِي الدَّعْدَعِ يُدْفَعُ بِعَصًا ذَاتِ شُعْبَتَيْنِ فِي النَّارِ وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ الَّذِي كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ
بِمِحْجَنِهِ مُتَّكِئًا عَلَى مِحْجَنِهِ فِي النَّارِ يَقُولُ أَنَا سَارِقُ الْمِحْجَنِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ نماز کو اٹھے کہڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ جو لوگ تہے وہ بہی کہڑے ہوئے آپ بڑی دیر تک کہڑے
رہے پہر رکوع کیا بڑی دیر تک پہر سر اوٹہایا اور سجدہ کیا بڑی دیر تک پہر سر اوٹہا کر بیٹہے رہے بڑی دیر تک پہر سجدہ کیا بڑی دیر
تک پہر سر اوٹہایا اور کہڑے ہوئے اور دوسری رکعت مین بہی ایسا ہی کیا جیسا پہلی رکعت مین کیا تہا یعنی قیام اور رکوع اور سجود
اور جلوس بہت دیر تک کیے پہر دوسری رکعت کے اخیر سجدے مین آپ ہانپنے لگے اور رونے لگے فرماتے تہے تو نے مجہسے یہ وعدہ نہین
کیا تہا (یعنی عذاب کا) حالانکہ مین ان لوگون مین موجود ہون (اور تو خود فرماتا ہے اپنی کلام مین اللہ نہین عذاب کرنیوالا
اون کو جب تو اون مین موجود ہے) تو نے مجہسے یہ وعدہ نہین کیا تہا اور ہم تجہسے بخشش چاہتے ہین (اور تو خود فرماتا ہے
اپنی کلام مین اللہ اونکو عذاب کرنیوالا نہین جب وہ اپنے گناہون کی بخشش چاہتے ہین) پہر آپ نے سر اوٹہایا تو سورج
صاف ہو گیا تہا اوسوقت آپ کہڑے ہوئے اور لوگون کو خطبہ سنایا اللہ کی تعریف کی پہر فرمایا سورج اور چاند دونون اللہ
کی نشانیون مین سے دو نشانیان ہین جب تم دیکہو ان مین گہن لگا ہے تو دوڑو اللہ کی یاد کیلئے قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتہہ مین
محمد کی جان ہے (یعنی اللہ تعالی کی) جنت مجہسے اتنی قریب ہو گئی تہی اگر مین ہاتہہ پہیلاتا تو اوس کے چند خوشے لے لیتا اور جہنم
بہی اتنا نزدیک ہو گیا کہ مین اوس سے بچنے لگا مین ڈرتا تہا کہین تمہین ڈہانپ نہ لیوے مین نے اوسمین حمیر (ایک قبیلہ کا نام ہے)
کی ایک عورت کو دیکہا جسکو ایک بلی کیوجہ سے عذاب ہو رہا تہا اوس نے بلی کو باندہ دیا تہا پہر نہ چہوڑا اوسکو یہانتک کہ وہ زمین کے
کیڑے مکوڑے کہانے لگے نہ اوسکو کہانا دیا نہ پانی دیا آخر وہ مر گئی (بہوک پیاس سے) مین نے دیکہا وہ بلی اوس عورت کو نوچتی تہی
جب وہ سامنے آتی اور جب پیٹہ موڑتی تو اوس کے سرین کو نوچتی اور مین نے اوس مین دو جوتیون والیکو دیکہا جو بنی دعدع مین سے
تہا (وہ لوگون کی جوتیان چرایا کرتا) ایک لکڑی دو شاخی سے مار کر جہنم مین ڈہکیلا جاتا تہا اور مین نے اوسمین خمدار لکڑی والے
کو دیکہا جو حاجیون کا مال چراتا تہا (اگر کسیکو معلوم ہو گیا تو کہتا میری لکڑی مین لٹک گیا تہا نہین تو لیکر بہاگتا) وہ اپنی لکڑی
پر تکیہ لگائے کہتا تہا مین لکڑی کا چور ہون **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ وَهُوَ دُونَ السُّجُودِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَفَعَلَ فِيهِمَا مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يَفْعَلُ فِيهِمَا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهِ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلَى الصَّلٰوةِ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑہائی بڑی دیر تک قیام کیا پھر بڑی دیر تک رکوع کیا پھر بڑی دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کچھ کم پھر بڑی دیر تک رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر بڑی دیر تک سجدہ کیا پھر سر اوٹھایا پھر سجدہ کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے سجدے سے کم پھر کھڑے ہوئے اور دو رکوع کیے اون مین بھی ایسا ہی کیا پھر دو سجدے کیے اون مین بھی ایسا ہی کیا یہانتک کہ نماز سے فارغ ہوئے پھر فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیون مین دو نشانیان ہین کسی کی موت یا زیست کے لیے اون مین گہن نہین لگتا جب تم ایسا دیکھو تو اللہ کی یاد کے لیے دوڑو اور نماز کے لیے

نَوْعٌ اٰخَرُ ایک اور طرح گہن کی نماز

عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عِبَادٍ الْعَبْدِيِّ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةً يَوْمًا لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ بَيْنَا اَنَا يَوْمًا وَغُلَامٌ مِنَ الْاَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضَيْنِ لَنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيدَ رُمْحَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ فِي عَيْنِ النَّاظِرِ مِنَ الْاُفُقِ اسْوَدَّتْ فَقَالَ اَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ انْطَلِقْ بِنَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللّٰهِ لَيُحْدِثَنَّ شَاْنُ هٰذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اُمَّتِهِ حَدَثًا قَالَ فَدَفَعْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَوَافَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ قَالَ فَاسْتَقْدَمَ فَصَلّٰى فَقَامَ كَاَطْوَلِ قِيَامٍ مَا قَامَ بِنَا فِي صَلٰوةٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَاَطْوَلِ رُكُوعٍ مَا رَكَعَ بِنَا فِي صَلٰوةٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَاَطْوَلِ سُجُودٍ مَا سَجَدَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَوَافَقَ تَجَلِّي الشَّمْسِ جُلُوسَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَشَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَشَهِدَ اَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ مُخْتَصَرٌ

ترجمہ ثعلبہ بن عباد عبدی سے روایت ہے جو بصرہ کا رہنے والا تھا اوس نے ایکدن خطبہ سنا سمرہ بن جندب سے اونہون نے ایک حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ایکدن مین اور ایک لڑکا انصار کا نشانہ لگا رہے تھے (تیر کا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین جب آفتاب دیکھنے والی کی نگاہ مین دو یا تین نیزے برابر بلند ہوا یکایک سیاہ ہوگیا ہم نے ایکدوسرے سے کہا چلو مسجد کو آفتاب کا یہ حال ضرور کوئی نئی بات پیدا کرائیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکی امت کے لئے ہم مسجد کو چلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نکلتے ہوئے ملے آپ آگے بڑہے اور نماز پڑہی اتنی

دیر تک کھڑے رہے جیسی کہ ویسا کسی نماز میں نہیں کھڑے رہے تھے ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے پھر آپ نے رکوع کیا اتنا بڑا ویسا رکوع کسی نماز میں کبھی نہیں کیا تھا ہم نے آپکی آواز نہیں سنی پھر سجدہ کیا اتنا بڑا ویسا سجدہ کسی نماز میں کبھی نہیں کیا تھا ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا جب آپ دوسری رکعت کے بعد بیٹھے تو آفتاب صاف ہو گیا آپ نے سلام پھیرا اور اللہ کی تعریف کی اور اوس کی ثنا بیان کی اور گواہی دی اس بات کی کہ کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا اللہ کے اور گواہی دی اس بات کی کہ میں اللہ کا بندہ اور بھیجا ہوا ہوں عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَزِعًا حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّي بِنَا حَتَّى انْجَلَتْ فَلَمَّا انْجَلَتْ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنَ الْعُظَمَاءِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا بَدَا لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوهَا مِنَ الْمَكْتُوبَةِ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نکلے گھبرا کر اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے یہاں تک کہ مسجد میں آئے اور برابر ہمارے ساتھ نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ آفتاب صاف ہو گیا جب صاف ہو گیا تو آپ نے فرمایا بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا مگر کسی بڑے شخص کے مرنیکے لیئے حالانکہ ایسا نہیں ہے سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا کسی کے موت یا زیست کے لیئے وہ تو اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں بیشک اللہ جل جلالہ جب کسے اپنی مخلوق پر تجلی کرتا ہے تو وہ اوسکے بعد دب جاتی ہے جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو مثل اوس فرض نماز کی جو ابھی تم نے پڑھی ہو یعنی جسکے بعد گہن ہوا اگر فجر کے بعد ہو تو دو رکعتیں پڑھو اگر ظہر یا عصر یا عشا کے بعد ہو تو چار پڑھو عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ إِذْ ذَاكَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَخَرَجَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَهُمَا فَوَافَقَ انْصِرَافُهُ انْجِلَاءَ الشَّمْسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ صَلَّيْتُمُوهَا ترجمہ قبیصہ بن مخارق ہلالی سے روایت ہے سورج گہن ہوا ہم اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مدینہ میں آپ گھبرا کر اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے نکلے دو رکعتیں آپنے پڑھیں لیکن لمبی پڑھیں پھر آپ کا نماز سے فارغ ہونا اور سورج کا صاف ہونا ساتھ ہوا آپنے اللہ کی تعریف کی اور اوسکی ثنا بیان کی پھر فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور ان میں کسی کی موت یا زیست کے لیئے گہن نہیں لگتا جب تم ان میں گہن دیکھو تو جو فرض نماز ابھی پڑھی ہو اسی طرح نماز پڑھو عَنْ قَبِيصَةَ الْهِلَالِيِّ أَنَّ الشَّمْسَ انْخَسَفَتْ فَصَلَّى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَكِنَّهُمَا خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِهِ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحْدِثُ

فِي خَلْقِهِ مَا شَاءَ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَجَلّٰى لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ يَخْشَعُ لَهُ فَأَيُّهُمَا حَدَثَ فَصَلُّوا حَتّٰى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ أَمْرًا ترجمہ قبیصہ ہلالی سے روایت ہے سورج میں گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو رکعتیں پڑھیں یہانتک کہ آفتاب صاف ہوگیا پھر فرمایا سورج اور چاند میں کسیکو مرنے کے لئے گہن نہیں لگتا وہ تو اسکی پیدا کی ہوئیں چیزوں میں سے دو چیزیں ہیں بیشک اللہ جل جلالہ اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں میں جو چاہتا ہے نئی بات پیدا کرتا ہے اور اللہ عزوجل جب اپنی مخلوقات میں سے کسی چیز پر تجلی فرماتا ہے تو وہ چیز اوس کی تابعداری کرتی ہے جب سورج گہن ہو یا چاند گہن تو نماز پڑھو یہانتک کہ صاف ہوجاوے یا اللہ کوئی نئی بات پیدا کرے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فَصَلُّوا كَأَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوهَا ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج اور چاند میں گہن لگے تو نئی فرض کی طرح نماز پڑھو۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلٰوتِنَا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی سورج گہن کیوقت جیسے ہم پڑھتے ہیں رکوع اور سجدہ کرتے ہے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلًا إِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنْ عُظَمَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا خَلِيقَتَانِ مِنْ خَلْقِهِ يُحْدِثُ اللّٰهُ فِي خَلْقِهِ مَا يَشَاءُ فَأَيُّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوا حَتّٰى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ أَمْرًا ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز جلدی کرتے ہوئے مسجد کو نکلے اوسوقت سورج میں گہن لگا تھا آپنے نماز پڑھی یہانتک کہ سورج صاف ہوگیا پھر فرمایا جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے سورج اور چاند میں گہن نہیں لگتا مگر کسی بڑے آدمی کے مرنے کے لئے زمین کے بڑے آدمیوں میں سے حالانکہ سورج اور چاند میں کسی کے مرنے یا جینے کے لئے گہن نہیں لگتا لیکن وہ دونوں اللہ کے مخلوق میں سے دو مخلوق ہیں اور اللہ جو چاہتا ہے اپنی مخلوق میں نئی بات پیدا کرتا ہے پھر ان دونوں میں سے جب کوئی گہن لگے نماز پڑھو یہانتک کہ صاف ہوجاوے یا اللہ نئی بات پیدا کرے

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهٰى إِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْكَشَفَتْ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمَا عِبَادَهُ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوا حَتّٰى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ وَذٰلِكَ أَنَّ ابْنًا لَهُ مَاتَ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ نَاسٌ فِي ذٰلِكَ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اتنے میں سورج کو گہن لگا آپ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے باہر نکلے یہانتک کہ مسجد میں پہنچے اور لوگ دوڑکر جمع ہوگئے آپ نے ہمارے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں

جب سورج صاف ہو گیا تو فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں خفگی وجہ سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور نہیں کسی کی موت یا زیست کی لئے گہن نہیں لگتا جب تم ایسا دیکھو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ گہن جاتا رہے یہ آپنے اس لیے فرمایا کہ (اوسی روز) آپ کی صاحبزادی حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا لوگوں نے کہا کہ اسی وجہ سے آفتاب کو گہن لگا تھا

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَلٰوتِكُمْ هٰذِهِ وَذَكَرَ كُسُوفَ الشَّمْسِ ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں مثل تمہاری نماز کی سورج گہن میں

قَدْرُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوفِ سورج گہن میں کتنی قرات کرے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا قَرَأَ نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَالَ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أُرِيتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَأُرِيتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا لِمَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ يَكْفُرْنَ بِاللهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے سورج میں گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور آپکے ساتھ لوگوں نے بھی نماز پڑھی آپ بڑی دیر تک کھڑے رہے قریب قریب سورہ بقر کے آپ نے قرات کی پھر ایک لنبا رکوع کیا پھر سر اوٹھایا پھر بڑی دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلے سے کم پھر ایک لنبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا پھر بڑی دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلے سے کم پھر ایک لنبا رکوع کیا لیکن پہلے سے کم پھر سر اوٹھایا پھر بڑی دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلے سے کم پھر ایک لنبا رکوع کیا لیکن پہلے سے کم پھر سجدہ کیا پھر نماز سے فارغ ہوئے تو سورج صاف ہو گیا تھا آپنے فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اون میں کسی کے مرنے یا جینے کے لیے گہن نہیں لگتا جب تم ایسا دیکھو تو اللہ عزوجل کی یاد کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمنے آپ کو دیکھا آپ کسی چیز کو بڑھ کر لیتے تھے اپنی جگہہ میں پھر ہم نے دیکھا آپ پیچھے ہٹ گئے آپنے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا یا جنت مجھکو دکھلائی گئی میں نے اوسمیں سے ایک خوشہ جنت کے میوے کا لینا چاہا اگر میں اوس کو لے لیتا تو جبتک دنیا قایم ہے تم اوسمیں سے کھایا کرتے (اور وہ تمام نہ ہوتا) اس لیے

کہ جنت کے میوونکو فنا نہیں ہے اگلا ہمیشہ ظلہا دائم ظلہا دیسے دلیل ہے) پھر جہنم مجھکو دکھلایا گیا مین نے آجتک ایسی ڈراونی چیز نہیں دیکھی
اور مین نے دیکھا اوسمین عورتین بہت ہین صحابہ نے عرض کیا کیون یارسول اللہ آپنے فرمایا اونکی کفر کیوجہ سے لوگون نے عرض
کیا کیا اللہ کے ساتھ کفر کرنے سے آپنے فرمایا خاوند کا کفر کرتے ہین (یعنے اوسکی ناشکری کرتے ہین) اور احسان نہین مانتین
اگر تو کسی عورت کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر ایک بات تیری بری دیکھی تو کہنے لگتی ہے مین نے کبھی تجھسے بھلائی نہ پائی۔

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوفِ

سورج گہن کی نماز مین پکار کر قرأت کرنا

عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَجَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ كُلَّمَا
رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے
گہن کی نماز مین چار رکوع کیے اور چار سجدے اور دونو رکعتون مین پکار کر قرأت کی جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو آپ فرماتے
سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد **ف** یہہ جمہور علما کے نزدیک محمول ہے چاند گہن پر اس لیئے کہ امام مالک اور شافعی اور
ابو حنیفہ اور لیث اور جمہور فقہا کے نزدیک سورج گہن کی نماز مین آہستہ قرأت کرنا چاہیے اور چاند گہن کی نماز مین پکار کر کے
اور ابو یوسف اور محمد اور احمد اور اسحاق کے نزدیک دونون نمازون مین پکار کر قرأت کرنا چاہیے

تَرْكُ الْجَهْرِ فِيهَا

سورج گہن کی نماز مین قرأت پکار کر نہ کرنا

عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز
پڑہائی ہم آپ کی آواز نہین سنتے تھے (یعنی قرأت آپ کی)

بَابُ الْقَوْلِ فِي السُّجُوْدِ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

گہن کی نماز مین سجدے مین کیا کہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ
قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فِي السُّجُوْدِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَجَعَلَ يَبْكِي فِي سُجُوْدِهِ وَيَنْفُخُ وَيَقُوْلُ رَبِّ لَمْ تَعِدْنِي
هٰذَا وَأَنَا أَسْتَغْفِرُكَ لَمْ تَعِدْنِي هٰذَا وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوْ مَدَدْتُ
يَدِي تَنَاوَلْتُ مِنْ قُطُوْفِهَا وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَجَعَلْتُ أَنْفُخُ خَشْيَةَ أَنْ يَغْشَاكُمْ حَرُّهَا وَرَأَيْتُ فِيهَا
سَارِقَ بَدَنَتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ فِيهَا أَخَا بَنِي دُعْدُعٍ سَارِقَ الْحَجِيْجِ فَإِذَا فُطِنَ لَهُ
قَالَ هٰذَا عَمَلُ الْمِحْجَنِ وَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً طَوِيْلَةً سَوْدَاءَ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا
وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ
وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا انْكَسَفَتْ إِحْدٰهُمَا أَوْ قَالَ فَعَلَ أَحَدُهُمَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَاسْعَوْا إِلٰى
ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ نے
نماز پڑہائی تو ایک لمبا قیام کیا پھر ایک لمبا رکوع کیا پھر سر اوٹھایا شعبہ نے کہا مین سمجھتا ہون عطا نے سجدے مین بھی ایسا

ہی کھا (یعنی ایک لنبا سجدہ کیا) اور سجدہ ہی مین آپ رونے لگے یہانتک کہ آپ آواز سے سانس لینے لگے آپ فرماتے تھے اے پروردگار کیون ڈراتا ہی تو مین تو ابھی ان لوگون مین موجود ہون جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا سامنے لائی گئی میری جنت اگر مین ہاتھ پھیلاتا تو اوسکی خوشی توڑ لیتا اور سامنے لایا گیا میرے جہنم مین اوسکو پھونکنے لگا اس ڈر سے کہ اوسکی گرمی تم کو ڈھانپ نہ لیوے اور مین نے اوسمین اپنی اونٹ کے چور کو دیکھا اور مین نے اوس مین بنی دعدع کے بہائی کو دیکھا جو حاجیون کا مال چرایا کرتا تھا جب کوئی دیکھ لیتا تو کہتا یہ لکڑی کا طفیل ہے (یعنی میری لکڑی مین لٹک آیا مین نے نہین چرایا) اور مین نے اوس مین ایک لنبی عورت کالی دیکھی جو بلی کیوجہ سے عذاب پاتی تہی اوس نے بلی کو باندہ دیا تہا پھر نہ اوسکو کھانا دیا نہ پانی نہ اوسکو چھوڑا وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھاتی تھی یہانتک کہ مرگئی۔ بیشک سورج اور چاند مین کسی کی موت یا زیست کی وجہ سے گہن نہین لگتا لیکن وہ دونون اللہ کی نشانیون مین سے دو نشانیان ہین جب وہ نہین سے گہن لگے تو اللہ کی یاد کے لئیے دوڑو۔

بَابُ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ گہن کے نماز مین تشہد اور سلام پھیرنا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَمِرٍ اَنَّهٗ سَاَلَ الزُّهْرِيَّ عَنْ سُنَّةِ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَنَادٰى اَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا مِثْلَ قِيَامِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا مِثْلَ رُكُوْعِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ فَقَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْاُوْلٰى ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً وَهِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى فِي الْقِيَامِ الثَّانِيْ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ اَدْنٰى مِنَ السُّجُوْدِ الْاَوَّلِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ فِيْهِمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاَيُّهُمَا خُسِفَ بِهٖ اَوْ بِاَحَدِهِمَا فَافْزَعُوْا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِذِكْرِ الصَّلٰوةِ ترجمہ

عبدالرحمان بن نمر نے ابن شہاب زہری سے پوچھا گہن کی نماز کیونکر پڑھنا چاہیے اونہون نے کہا مجھ سے عروہ بن الزبیر نے بیان کیا اونہون نے حضرت عائشہ رضی سے سنا وہ کہتی تھی سورج مین گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا اوس نے لوگون مین پکار دیا کہ نماز جماعت سے ہونیوالی ہے وہ جمع ہوگئے آپ نے نماز پڑہائی پہلے تکبیر کہی پھر ایک لنبی قراءت کی پھر تکبیر کہی اور ایک لنبا رکوع کیا مثل قیام کے یا اوس سے بھی بڑا پھر سر اوٹھایا اور کہا سمع اللہ لمن حمدہ پھر ایک لنبی قراءت کی لیکن پہلی قراءت

سے کم پھر تکبیر کہی اور ایک لنبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پہر سر اوٹھایا اور کہا سمع اللہ لمن حمدہ پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا لنبا رکوع کے برابر یا اوس سے بھی بڑا پہر تکبیر کہی اور سر اوٹھایا پہر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پہر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پہر تکبیر کہی اور کھڑے ہوئے اور ایک لنبی قراءت کی لیکن پہلی قراءت سے کم پھر تکبیر کہی اور ایک رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پہر سر اوٹھایا۔ اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا پہر ایک لنبی قراءت کی لیکن پہلی قراءت سے (یعنی جو دوسری رکعت مین کی تہی) کم پہر تکبیر کہی اور ایک لنبا رکوع کیا پہر تکبیر کہی اور سر اوٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا پہر تکبیر کہی اور سجدہ کیا لیکن پہلے سجدے سے کم پہر تشہد پڑہا پہر سلام پہیرا بعد اوس کے کہڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی حمد اور ثنا بیان کی پھر فرمایا سورج اور چاند کسی کی موت یا زیست کے لیے نہین گہنا تے وہ دونو نشانیان ہین اللہ کی نشانیون مین سے جب اون مین سے کسی کو گہن لگے تو دوڑو اللہ کیطرف نماز کے ساتھ (یعنی جلدی نماز پڑہو) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوفِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ انْصَرَفَ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گہن کی نماز پڑہی تو کہڑے ہوئے بڑی دیر تک پہر رکوع کیا بڑی دیر تک پہر سر اوٹھایا اور کہڑے رہے بڑی دیر تک پہر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اوٹھایا اور سجدہ کیا بڑی دیر تک پہر سر اوٹھایا اور سجدہ کیا بڑی دیر تک پہر کہڑے ہوے اور قیام کیا بڑی دیر تک پہر رکوع کیا بڑی دیر تک پہر سر اوٹھایا اور کہڑے رہے بڑی دیر تک پہر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اُٹھایا اور سجدہ کیا بڑی دیر تک پہر اوٹھایا پھر نماز سے فارغ ہوئے

بَابُ الْقُعُودِ عَلَى الْمِنْبَرِ بَعْدَ صَلَاةِ الْكُسُوفِ گہن کی نماز کے بعد منبر پر بیٹہنا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَخْرَجًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجْنَا إِلَى الْحُجْرَةِ فَاجْتَمَعَ إِلَيْنَا نِسَاءٌ وَأَقْبَلَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ ضَحْوَةً فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ دُونَ رُكُوعِهِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّ قِيَامَهُ وَرُكُوعَهُ دُونَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ فِيمَا يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُونَ فِي قُبُورِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ مُخْتَصَرٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہین نکل جانے کو اتنے مین آفتاب گہن لگا ہم حجرے مین چلی آئی اور عورتین ہمارے پاس جمع ہوگئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اوس وقت چھڑن چڑہا ہوگا آپ کھڑے ہوئے بڑی دیر تک پھر ایک لنبا رکوع کیا پھر سر اوٹھایا اور کھڑے رہے لیکن پہلے قیام سے کم پھر رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت کے لیے کہڑے ہوئے اور ایسا ہی کیا مگر اوس مین رکوع اور قیام پہلے رکعت سے

کم کی پھر سجدہ کیا اور سورج صاف ہوگیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ منبر پر بیٹھے اور فرمایا اور باتون مین یہ بھی کہ لوگون کی آزمائش ہوگی قبرون مین جیسے دجال کے ساتھ آزمائش ہوگی یہ حدیث مختصر ہے بڑی حدیث سے (جو اوپر گزر چکی)

باب کَیْفَ الْخُطْبَةُ فِی الْکُسُوْفِ

گہن کی نماز مین خطبہ کیونکر پڑہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلّٰی فَاَطَالَ الْقِیَامَ جِدًّا وَهُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِیَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَقَدْ تَجَلَّی عَنِ الشَّمْسِ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ یَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اِنَّهٗ لَیْسَ اَحَدٌ اَغْیَرَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یَّزْنِیَ عَبْدُهٗ اَوْ اَمَتُهٗ یَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا

ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے سورج مین گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ کہڑے ہوے اور نماز پڑہی تو بڑی دیر تک قیام کیا پھر بڑی دیر تک رکوع کیا پہر سر اوٹہایا اور بڑی دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کم پہر سجدہ کیا پہر سر اوٹہایا اور بڑی دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سر اوٹہایا اور بڑی دیر تک قیام کیا پھر رکوع کیا بڑی دیر تک لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوے اوسوقت سورج صاف ہوگیا تہا پہر خطبہ سنایا لوگونکو تو اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا کہ سورج اور چاند مین کسی کے مرنے یا جینے کے لیے گہن نہین لگتا جب تم ایسا دیکہو تو نماز پڑہو اور صدقہ دو اور یاد کرو اللہ عز و جل کی اور فرمایا اے امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اللہ سے زیادہ کسی کو غیرت نہین ہے اوس کے غلام اور لونڈی کے زنا کرنے سے (یعنے اگر تمہارا غلام یا لونڈی زنا کرے تو ضرور تم کو غیرت آوے گی پھر اللہ کا کوئی غلام یا اللہ کی کوئی لونڈی زنا کرے تو اوسکو کسقدر غیرت آتی ہوگی) اور فرمایا اے امت محمد کے اگر تم کو اوتنا علم ہو جتنا مجھکو ہے تو بہت تہوڑا ہنسو اور بہت رو

عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ حِیْنَ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن مین خطبہ پڑہا تو فرمایا بعد حمد و ثنا کے (یعنی پہلے اللہ کی حمد و ثنا کی پہر اما بعد کہکے خطبہ شروع کیا اس مین تعلیم ہے اس بات کی کہ خطبہ کیونکر پڑہنا چاہیے

اَلْاَمْرُ بِالدُّعَاءِ فِی الْکُسُوْفِ

سورج گہن مین دعا مانگنے کا حکم

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَانْکَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ اِلَی الْمَسْجِدِ یَجُرُّ رِدَاءَهٗ مِنَ الْعَجَلَةِ فَقَامَ اِلَیْهِ النَّاسُ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ کَمَا یُصَلُّوْنَ فَلَمَّا انْجَلَتْ خَطَبَنَا فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ یُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهٗ وَاِنَّهُمَا لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ فَاِذَا رَاَیْتُمْ کُسُوْفَ اَحَدِهِمَا فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰی یُکْشَفَ مَا بِکُمْ **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں سورج کو گہن لگا آپ مسجد کیطرف چلے اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے جلدی سے لوگ بھی آپکے ساتھ چلے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں جیسے لوگ پڑھتے ہیں جب سورج صاف ہو گیا تو ہم کو خطبہ سنایا اور فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جیسے ڈراتا ہے وہ اپنے بندوں کو اون میں کسی کے مرنے کیلئے گہن نہیں لگتا جب تم دیکھو اون میں سے کسیکو گہن لگا ہے تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہانتک کہ گہن صاف ہو جاوے

الامر بالاستغفار فی الکسوف سورج گہن میں استغفار کرنیکا حکم

عن ابی موسٰی قال خسفت الشمس فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فزعا یخشی ان تکون الساعۃ فقام حتی اتی المسجد فقام یصلی باطول قیام و رکوع و سجود ما رایتہ یفعلہ فی صلوۃ قط ثم قال ان ھذہ الآیات التی یرسل اللہ لا تکون لموت احد ولا لحیوتہ ولکن اللہ یرسلھا یخوف بھا عبادہ فاذا رایتم منھا شیئا فافزعوا الی ذکرہ ودعائہ واستغفارہ ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے سورج میں گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر اوٹھے قیامت کی خوف سے آپ کھڑے ہوئے اور مسجد میں آئے اور نماز پڑھی بہت لمبی لمبی قیام اور رکوع اور سجود سے ویسی لمبی میں کسی نماز میں آپ کرتے نہیں دیکھا پھر فرمایا یہ وہ نشانیاں ہیں جنکو اللہ بھیجتا ہے کسی کے مرنے یا جینے کیلئے نہیں ہوتیں لیکن اللہ انکو اپنے بندوں کے ڈرانے کے لیے بھیجتا ہے جب تم ان میں سے کسیکو دیکھو تو ڈرو اللہ کی یاد کیلئے اور اوس سے دعا اور استغفار کرنے کے لیے

کتاب الاستسقاء

استسقا کی نماز کا بیان

ف جب پانی نہ برسے اور لوگوں پر تباہی کا خوف ہو تو حاکم اسلام کو چاہیے کہ رعایا کو ساتھ لیکر بستی سے باہر نکلکر نماز پڑھے اور دعا و استغفار کرے

متی یستسقی الامام امام استسقا کیلئے کب نکلے

عن انس بن مالک قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ھلکت المواشی وانقطعت السبل فادع اللہ فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمطرنا من الجمعۃ الی الجمعۃ فجاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ تھدمت البیوت وانقطعت السبل وھلکت المواشی فقال اللھم رؤوس الجبال والآکام وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر فانجابت عن المدینۃ انجیاب الثوب ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ جانور مر گئے اور رستے بند ہو گئے (یعنی پانی نہ ہونے سے) آپ اللہ سے دعا کیجیے پانی برسنے کیلئے آپنے دعا کی تو اوس جمعہ سے لیکر دوسرے جمعہ تک پانی برسا کیا پھر ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ گھر گر گئے اور رستے بند ہو گئے اور جانور مر گئے (بہت پانی برسنے سے) آپنے فرمایا یا اللہ برسا پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور ٹیلوں پر اور نالوں اور درختوں میں اوسی وقت بدلی مدینہ سے پھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے ف یہ آپکے معجزات میں سے ایک بڑا معجزہ تھا

خروج الامام الی المصلی للاستسقاء امام کا نکلنا استسقا کے لیے

عن عبد اللہ بن زید الذی اری النداء قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَاسْتَقْبَلَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن زید سے روایت ہے
(جنہوں نے خواب میں اذان سنی تھی) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصلی کیطرف نکلے (یعنی جنگل میں جہاں عید کی نماز
پڑھتے تھے) استسقا کے لیے آپنے قبلہ کیطرف منہ کیا اور چادر کو الٹا اور دو رکعتیں پڑھیں ف امام نسائی نے کہا
یہ غلطی ہے سفیان بن عیینہ کی عبد اللہ بن زید جنکو خواب میں اذان کی تعلیم ہوئی تھی وہ عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ
ہیں اور یہ عبد اللہ بن زید بن عاصم مازنی ہیں جو استسقا کی حدیث روایت کرتے ہیں

بَابُ الْحَالِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهَا إِذَا خَرَجَ امام کو کس حال میں نکلنا چاہیے

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ أَرْسَلَنِي فُلَانٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ
فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَضَرِّعًا مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا فَلَمْ يَخْطُبْ نَحْوَ خُطْبَتِكُمْ
هٰذِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ اسحاق بن عبد اللہ بن کنانہ سے روایت ہے مجھکو فلان شخص نے عبد اللہ بن عباس پاس
بھیجا یہ پوچھنے کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کی نماز کیونکر پڑھتے تھے اونہوں نے کہا آپ استسقا کے لیے نکلے عاجزی
کرتے ہوئے انکسار سے بغیر آرایش اور زینت کے (تاکہ اللہ کی درگاہ میں محتاجی ظاہر ہووے اور وہ جلدی رحم کرے) پھر آپنے
خطبہ نہیں پڑھا جیسے تم پڑھتے ہو اور دو رکعتیں پڑھیں عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اسْتَسْقَى وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ ترجمہ عبد اللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقا کی نماز
پڑھی ایک سیاہ چادر اوڑھے ہوئے

بَابُ جُلُوسِ الْإِمَامِ عَلَى الْمِنْبَرِ لِلْاِسْتِسْقَاءِ (استسقا میں امام کا منبر پر بیٹھنا)

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا فَجَلَسَ عَلَى
الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيرِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا
كَانَ يُصَلِّي فِي الْعِيدَيْنِ ترجمہ اسحاق بن عبد اللہ بن کنانہ سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے پوچھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کی نماز کیونکر پڑھتے تھے اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کے لیے نکلے عاجزی اور
تضرع اور زاری سے بغیر زینت اور آرائش کے پھر منبر پر بیٹھے لیکن تمہاری طرح خطبہ نہیں پڑھا بلکہ برابر دعا اور عاجزی کرتے رہے
اور تکبیر کہتے رہے اور دو رکعتیں پڑھیں جیسے عیدین میں پڑھتے تھے

تَحْوِيلُ الْإِمَامِ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ امام جب استسقا میں دعا مانگے تو اپنی پیٹھ لوگوں کیطرف کرے

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَهُ
أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَدَعَا
ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقَرَأَ فَجَهَرَ ترجمہ عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے
استسقا کے لیے اپنی چادر الٹی اور لوگوں کیطرف پیٹھ پھیری اور دعا کی پھر دو رکعتیں پڑھیں ان میں قرأت پکار کے کی)

تَقْلِيبُ الْإِمَامِ الرِّدَاءَ عِنْدَ الْاِسْتِسْقَاءِ استسقا کی وقت امام کا چادر اولٹنا **عَنْ** عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ
عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ **ترجمہ** عباد بن تمیم سے روایت
ہی اونھون نے اپنے چچا سے سنا (عبد اللہ بن زید بن عاصم سے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کے لیے نکلے آپنے
دو رکعتین پڑھین اور چادر کو اولٹا **ف** اسطرح کہ دہنا کونا اوسکا بائین مونڈھے پر کیا اور بایان اوسکا دہنے مونڈھے پر کیا ہے ترجمہ
ابو داؤد کی روایت مین ہی مقصود اس سے فال نیک ہے کہ فصل کیحالت بہی اسیطرح اولٹ جاویگی قحط اور گرانی کے بدلے بارش
اور ارزانی ہوگی) **مَتَى يُحَوِّلُ** الْإِمَامُ رِدَاءَهُ امام اپنی چادر کب اولٹی **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ يَقُولُ خَرَجَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقَى وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ **ترجمہ** عبد اللہ بن زید سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آپنے پانی کے لیے دعا کی اور چادر اولٹی جب قبلے کیطرف منہ کیا **رَفْعُ**
الْإِمَامِ يَدَهُ امام کا ہاتھ اوٹھانا دعا کے لیے استسقا مین **عَنْ** عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ الرِّدَاءَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ **ترجمہ** عباد بن تمیم سے روایت
ہی انہون نے اپنے چچا سے سنا (عبد اللہ بن زید سے) انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا استسقا مین آپنے
قبلے کیطرف منہ کیا اور چادر اولٹی اور ہاتھ اوٹھائی دونون **ف** آسمان کیطرف دعا کو لیکن ہتھیلیان نیچے کیطرف
رکہین اور اونکی پشت اوپر کی یعنی اولٹی جیسے مسلم کی روایت مین ہی نووی نے کہا ایک جماعت نے ہمارے اصحاب مین سے کہا ہے
کہ جب دعا کیجاوے کسی بلا کے اوٹھنے کے لیے جیسے قحط وغیرہ تو ہاتھونکی پشت اوپر رکھی اور جب دعا کیجاوے کسی چیز کے مانگنے
کے لیے تو ہتھیلیان اوپر رکھی **بَابٌ كَيْفَ** يَرْفَعُ ہاتھونکو کہانتک اوٹھاوی **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ
يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا مین ہاتھ نہین اوٹھاتی
تھی مگر استسقا مین یہانتک اوٹھاتی کہ آپ کی بغلون کی سفیدی کہلائی دیتی **ف** نووی نے کہا اس حدیث کی تاویل یہ ہے
کہ بہت بلند نہ اوٹھاتے تھے مگر استسقا مین اسلیے کہ اور دعاؤن مین بہی ہاتھ کا اوٹھانا آپ سے ثابت ہوا ہے **عَنْ** أَبِي اللَّحْمِ
أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي وَهُوَ مُقْنِعٌ بِكَفَّيْهِ يَدْعُو **ترجمہ**
ابو اللحم سے روایت ہی اوس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی کے لیے دعا کرتی ہوئی احجار الزیت (ایک جگہہ کا نام
ہی مدینے مین وہان کے پتھر سیاہ اور چکنے ہین) مین آپ دونو ہتھیلیان اوٹھائے ہوئے تھے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ
بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللهِ انْقَطَعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَأَجْدَبَ الْبِلَادُ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ حِذَاءَ وَجْهِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا فَوَاللهِ مَا نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وسلم من ليلتنا حتى أتى فسقينا مطرا وأمطرنا ذلك اليوم إلى الجمعة الأخرى فقال رجل لا أدري هو الذي قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم استسق لنا أم لا فقال رجل يا رسول الله انقطعت السبل وهلكت الأموال من كثرة الماء فادع الله أن يمسك عنا الماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم حوالينا ولا علينا ولكن على الجبال ومنابت الشجر قال والله ما هو إلا أن تكلم رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك تمزق السحاب حتى ما نرى منه شيئا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم مسجد میں بیٹھے تھے جمعہ کے روز اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنا رہے تھے لوگوں کو اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ رستے بند ہوگئے اور اونٹ مرگئے اور شہروں میں قحط ہوگیا (پانی نہ برسنے سے) آپ اللہ سے دعا کیجیے پانی برساوے رسول اللہ نے یہ سنکر دونوں ہاتھ اپنے منہ کے سامنے اٹھائے اور فرمایا یا اللہ پانی پلا ہم کو تو قسم خدا کی آپ منبر پر سے نہیں اترے تھے کہ پانی ہم پر برس گیا اور برابر برسا کیا اس دن سے لیکر دوسرے جمعہ تک پھر ایک شخص بولا (لیکن مجھے یاد نہیں یہ وہی شخص تھا جس نے پہلے کہا تھا یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ پانی برساوے یا دوسرا شخص تھا) یا رسول اللہ رستے بند ہوگئے اور اونٹ گئے پانی کی شدت سے تو دعا کیجیے اللہ پانی کو روک لیوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ ہمارے گرد اگرد درختوں اور پہاڑوں میں برسے لیکن ہم پر نہ برسے انس نے کہا قسم خدا کی آپ کا یہ کہنا تھا کہ ابر پھٹ گیا یہاں تک کہ ہم کو دکھلائی نہ دیا

ذکر الدعاء

استسقاء میں کیا دعا مانگے

عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم اسقنا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی اللهم اسقنا یعنی یا اللہ پانی پلا ہم کو

عن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب يوم الجمعة فقام إليه الناس فصاحوا فقالوا يا نبي الله قحطت المطر وهلكت البهائم فادع الله أن يسقينا قال اللهم اسقنا اللهم اسقنا وايم الله ما نرى في السماء قزعة من سحاب قال فأنشأت سحابة فانتشرت ثم إنها أمطرت ونزل رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى وانصرف فلم تزل تمطر إلى الجمعة الأخرى فلما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب صاحوا إليه فقالوا يا نبي الله تهدمت البيوت وتقطعت السبل فادع الله يحبسها عنا فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال اللهم حوالينا ولا علينا فتقشعت عن المدينة فجعلت تمطر حولها وما تمطر بالمدينة قطرة فنظرت إلى المدينة وإنها لفي مثل الإكليل ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے روز اتنے میں لوگ کھڑے ہوئے اور چلانے لگے کہنے لگے اے نبی اللہ کے پانی رک گیا ہے اور جانور مرگئے تو اللہ سے دعا کیجیے پانی برسنے کی آپ نے فرمایا یا اللہ پانی پلا ہم کو قسم خدا کی اس وقت آسمان میں ہم کو ایک ٹکڑا بھی ابر کا دکھلائی نہ دیتا تھا اتنے میں ابر کا ایک ٹکڑا پیدا ہوا اور وہ پھیل گیا پھر پانی برسنے لگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اترے اور نماز پڑھ کر فارغ ہوئے پھر پانی برسا کیا دوسرے جمعہ تک جب دوسرے جمعہ کو آپ منبر پر کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو لوگ چلانے لگے

اور کہنے لگے اے نبی اللہ کے گھر گر گئے اور رستے بند ہو گئے پانی کی شدت سے تو دعا کیجیے اللہ سے پانی رک جاوے آپ نے تبسم فرمایا
(یعنی آپ ہنسے اسباب پر کہ ابھی تو پانی کو مانگتے تھے اب پانی سے ڈر گئے) پھر آپ نے دعا کی یا اللہ ہمارے گرد اگرد برسے ہم پر نہ
برسے یہ کہنا تھا کہ ابر مدینے پر سے پھٹ گیا تو پانی مدینے کے گرد برستا تھا لیکن مدینے میں ایک قطرہ نہ پڑتا تھا راوی نے کہا میں نے
مدینے کو دیکھا کہ ابر اوس پر سے دور ہو گیا تھا جیسے ٹوپی سر پر (یعنی بیچ میں سے پھٹا ہوا تھا) **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ
الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا
وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُغِيثَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا قَالَ أَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابَةٍ وَلَا قَزَعَةٍ وَمَا
بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ فَطَلَعَتْ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ وَأَمْطَرَتْ
قَالَ أَنَسٌ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ فَقَالَ وَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ
وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُمْسِكَهَا عَنَّا فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا
وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَأَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي
الشَّمْسِ قَالَ شَرِيكٌ سَأَلْتُ أَنَسًا أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ قَالَ لَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں آیا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے وہ آپ کے سامنے گیا کھڑے کھڑے اور کہنے لگا یا رسول اللہ مر گئے اونٹ اور بند ہو گئے رستے
تو دعا کیجیے اللہ سے پانی برسا دے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے پھر فرمایا یا اللہ پانی برسا پھر انس نے
کہا قسم خدا کی ہمکو آسمان میں کہیں بدلی یا ٹکڑا ابر کا معلوم نہ ہوتا تھا اور ہمارے اور سلع (ایک پہاڑ کا نام ہے مدینے کے پاس) کے بیچ میں
کسی گھر یا مکان کی آڑ نہ تھی کہ اوس میں ابر چھپا ہو (مقصود اس سے آپ کے معجزے کا ظاہر کرنا ہے کہ بارش کا کوئی سامان نہ تھا
اور دفعتاً آپ کے دعا مانگتے ہی ابر پیدا ہو گیا اور پانی برسنے لگا) اتنے میں ایک ٹکڑا ابر کا مثل ڈھال کے نمودار ہوا اور آسمان کے
بیچ میں آکر پھیل گیا اور برسنے لگا انس نے کہا قسم خدا کی ہم نے سورج کو نہ دیکھا ایک ہفتے تک پھر ایک شخص اوسی دروازے سے
دوسرے جمعے کو آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے وہ سامنے آن کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ اونٹ مر گئے
اور رستے بند ہو گئے تو دعا کیجیے اللہ سے پانی رک جاوے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے اور فرمایا یا اللہ ہمارے ارد گرد برسے اور ہم پر نہ برسے یا اللہ
برسے ٹیلوں اور چراگاہوں اور وادیوں اور درختوں میں یہ کہنا تھا کہ ابر پھٹ گیا اور ہم دھوپ میں نکلے چلتے ہوئے شریک نے کہا میں نے
انس سے پوچھا یہ دوسرا شخص وہی پہلا شخص تھا اونہوں نے کہا نہیں

باب الصَّلٰوةِ بَعْدَ الدُّعَاءِ استسقا میں دعا مانگ کر نماز پڑھنے کا بیان

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللّٰهَ وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ

وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ فِي الْحَدِيْثِ وَقَرَأَ فِيْهِمَا ترجمہ عباد بن تمیم سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے چچا سے (عبداللہ بن زید سے) جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن استسقا کے لیے نکلے تو آپ نے لوگوں کی طرف پیٹھ کی اور اللہ سے دعا کرتے تھے قبلہ کی طرف منہ کر کے اور چادر الٹی پھر دو رکعتیں پڑھیں اور دونوں میں قرات کی

کَمْ صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ استسقا کی نماز کی کتنی رکعتیں ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ترجمہ عبداللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کے لیے نکلے تو دو رکعتیں پڑھیں اور قبلہ کی طرف منہ کیا

كَيْفَ صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ استسقا کی نماز کیونکر پڑھنا چاہیے

عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَمِيْرٌ مِنَ الْاُمَرَاءِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهُ عَنِ الْاِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَهُ اَنْ يَسْاَلَنِيْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدَيْنِ وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ ترجمہ اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ نے کہا مجھ کو امیروں میں سے ایک امیر نے عبداللہ بن عباس کے پاس بھیجا استسقا کی نماز پوچھنے کے لیے ابن عباس نے کہا اس نے خود کیوں مجھ سے نہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے عاجزی سے بے نیاز کپڑے پہنے جھکتی اور زاری کرتے ہوئے پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں جیسے عید میں پڑھتے ہیں اور تمہاری طرح خطبہ نہیں پڑھا

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ استسقا کی نماز میں قرات پکار کر کرنا

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَسْقٰى وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ ترجمہ عباد بن تمیم نے اپنے چچا (عبداللہ بن زید) سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کے لیے نکلے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں ان میں قرات پکار کر کے

الْقَوْلُ عِنْدَ الْمَطَرِ پانی برستے وقت کیا کہے

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اُمْطِرَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا نَافِعًا ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب پانی برستا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا اللہ زور سے برسا اور فائدہ مند کر

كَرَاهِيَةُ الْاِسْتِمْطَارِ بِالْكَوْكَبِ تاروں کی گردش پر پانی برسنے کا اعتقاد برا ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا اَنْعَمْتُ عَلٰى عِبَادِيْ مِنْ نِعْمَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ الْكَوْكَبُ وَبِالْكَوْكَبِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے جب میں اپنے بندوں پر کچھ نعمت اتارتا ہوں تو ایک فرقہ اس کا انکار کرتا ہے کہتا ہے فلاں تارے نے ایسا کیا یا فلاں تارے سے ایسا ہوا **ف** حالانکہ تارے میں کوئی ارادہ نہیں ہے وہ تو جماد ہے بے سبب نعمتیں اس کی بھیجی ہوئی ہیں جس کو اللہ بھیجتا ہے

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ مُطِرَ النَّاسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ مَا اَنْعَمْتُ عَلٰى عِبَادِيْ مِنْ نِعْمَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ بِيْ وَحَمِدَنِيْ عَلٰى سُقْيَايَ

فذلك الذي آمن بي وكفر بالكوكب ومن قال مطرنا بنوء كذا وكذا فذلك الذي كفر بي وآمن بالكوكب ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے پانی برسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نے اوس کے صبح کو فرمایا تم نے نہیں سنا جو تمہارے پروردگار نے فرمایا پروردگار نے فرمایا میں جب اپنے بندوں پر کوئی نعمت اوتارتا ہوں تو ایک گروہ اوسکا انکار کرتے ہیں کہتے ہیں ہم پر فلانے تارے کے نکلنے یا ڈوبنے سے پانی پڑا پھر جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور میرا شکر کیا پانی برسنے پر وہ تو مومن ہے میرا اور کافر ہے تارے کا اور جس نے کہا ہم پر فلان تارے کے نکلنے یا ڈوبنے سے پانی پڑا وہ کافر ہے میرا اور مومن ہے تارے کا

عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو أمسك الله عز وجل المطر عن عباده خمس سنين ثم أرسله لأصبحت طائفة من الناس كافرين يقولون سقينا بنوء المجدح ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالی پانچ برس تک اپنے بندوں سے پانی کو روک لیوے پھر پانی برساوے جب بھی ایک گروہ کافر ہی رہیگا وہ کہیگا ہم پر پانی پڑا مجدح (ایک تارے کا نام ہے) کے نکلنے سے

مسألة الإمام رفع المطر إذا خاف ضرره

یعنی جب بہت شدت سے پانی پڑے اور نقصان کا خوف ہو تو اوسکے بند ہونے کے لیے امام دعا کرے

عن أنس قال قحط المطر عاما فقام بعض المسلمين إلى النبي صلى الله عليه وسلم في يوم جمعة فقال يا رسول الله قحط المطر وأجدبت الأرض وهلك المال قال فرفع يديه وما نرى في السماء سحابة فمد يديه حتى رأيت بياض إبطيه يستسقي الله عز وجل قال فما صلينا الجمعة حتى أهم الشاب القريب الدار الرجوع إلى أهله فدامت جمعة فلما كانت الجمعة التي تليها قالوا يا رسول الله تهدمت البيوت واحتبس الركبان قال فتبسم لسرعة ملالة ابن آدم وقال بيده اللهم حوالينا ولا علينا فتكشطت عن المدينة ترجمہ انس سے روایت ہے ایک سال قحط ہوا تو بعضے مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے جمعہ کے روز اور عرض کیا یا رسول اللہ پانی رک گیا ہے زمین سوکھ گئی (اوس پر سبزہ باقی نہیں رہا) اور اونٹ مرگئے (چارہ اور پانی نہ ملنے سے) آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے اوس وقت آسمان میں ذرا سا بھی ابر نہ تھا اپنے دونوں ہاتھوں کو خوب دراز کیا یہاں تک کہ میں نے آپکے بغلوں کی سپیدی دیکھی آپ پانی مانگ رہے تھے اللہ جل جلالہ سے پھر جمعے کی نماز سے ہم فارغ نہیں ہوئے تھے کہ جس جوان کا گھر قریب تھا اوسکو اپنے گھر جانا مشکل ہو گیا ایک ہفتے تک برابر برستا تہا جب دوسرا جمعہ آیا تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ گھر گر گئے اور سواروں کا چلنا موقوف ہو گیا آپنے تبسم فرمایا آدمی کی جلدی رنجیدہ ہونے سے اور اشارہ کیا اپنے دونوں ہاتھوں سے اور فرمایا یا اللہ ہمارے اردگرد برس اور ہم پر نہ برس اوسی وقت ابر پھٹ گیا مدینے پر سے

رفع الإمام يديه عند مسألة المطر

یعنی جب پانی برسنا بند ہو جاوے تو امام اپنے دونوں ہاتھ اوٹھا کر دعا کرے

عن أنس بن مالك قال أصاب الناس سنة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب على المنبر يوم الجمعة فقام أعرابي فقال يا رسول الله هلك المال وجاع العيال فادع الله لنا فرفع رسول الله

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ سَحَابٌ

أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَ

الَّذِي يَلِيهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى فَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَ

غَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا

يُشِيرُ بِيَدِهٖ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ حَتّٰى صَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةً لَمْ يَجِئْ

أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا أَخْبَرَ بِالْجَوْدِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے لوگون پر قحط پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو آپ خطبہ پڑھ رہے تھے منبر پر جمعہ کی روز ایک گنوار اوٹھہ کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ مرگئے اونٹ اور بھوکے ہوئے بچے بالے تو دعا کیجیے اللہ سے آپ نے یہ سنکر اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے اوسوقت آسمان مین ابر کا ٹکڑا بھی کہلائی نہ دیتا تھا قسم اوس ذات کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے اپنے دونون ہاتھ نیچے نہین کیے تھے کہ ابر کی ٹکڑے اوٹھے پہاڑون کیطرح پھر منبر پر سے آپ اوترنے نہین پائے کہ منہ کا پانی آپکی داڑھی پر گرنے لگا (مسجد کے ٹپکنے سے) پھر اوس روز سارے دن پانی برستا رہا اور دوسرے دن بھی دوسرے جمعے تک یہانتک کہ وہی اعرابی یا دوسرا اوٹھہ کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ گھر گر پڑے اور اونٹ ڈوب گئے اب اللہ سے دعا کیجیے (پانی موقوف ہونیکی لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے اور فرمایا یا اللہ ہمارے گرد اگرد برسے ہم پر نہ برسے پھر جدہر آپنے ابر کو اشارہ کیا اودہر سے وہ پھٹ گیا یہانتک کہ مدینہ مثل ایک گڑھے کے ہوگیا (جسکے گرد اگرد ابر تھا اور بیچ مین خالی تھا) اور نالون مین پانی بہا گیا پھر جو کوئی کسی طرف سے آیا اوس نے بیان کیا کہ ہمارے ہان پانی برس ہے (اس سے اور تصدیق ہوئی آپ کے دعا قبول ہونیکی)

آخر كِتَابِ الْاِسْتِسْقَاءِ

وَلِلّٰهِ الْمِنَّةُ تمام ہوئی کتاب استسقا کی شکر خدا کا

كِتَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

خوف کی نماز کا بیان

عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ وَمَعَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيُّكُمْ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا فَوَصَفَ فَقَالَ صَلّٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِطَائِفَةٍ رَكْعَةً صَفٌّ خَلْفَهٗ وَطَائِفَةٌ أُخْرٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ

الَّتِي تَلِيهِ رَكْعَةً ثُمَّ نَكَصَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ أُولٰئِكَ وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً **ترجمہ** ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے ہم سعید بن عاص کے ساتھہ تھے طبرستان مین اور ہمارے ساتھہ حذیفہ بن الیمان تھے (صحابی رسول اللہ صلعم کے) سعید نے کہا تم مین سے کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ خوف کی نماز پڑھی ہے حذیفہ نے کہا مین نے پھر انہون نے بیان کیا تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز اسطرح پڑھی کہ (لشکر کے دو حصے کیے) پہلے ایک حصے کے ساتھہ ایک رکعت پڑھی جس نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور دوسرا حصہ دشمن کے مقابلے مین کھڑا رہا پھر دوسرے حصے کے ساتھہ ایک رکعت پڑھی اور یہ حصہ اوسکی جگہہ پر چلا گیا **ف** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتین ہوئین اور سب لوگون کی ایک ایک رکعت اور خوف مین

ایک رکعت کافی ہے عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ فَقَالَ أَيُّكُمْ
صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا فَقَامَ حُذَيْفَةُ وَصَفَّ
النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ هَؤُلَاءِ
إِلَى مَكَانِ هَؤُلَاءِ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوا ترجمہ ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے ہم
سعید بن عاص کے ساتھ تھے طبرستان میں اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسنے تم میں سے خوف
کی نماز پڑھی ہے حذیفہ نے کہا میں نے پھر حذیفہ کھڑے ہوئے اور اونکے پیچھے دو صفیں ہوئیں ایک صف تو دشمن کے سامنے
رہی اور ایک صف اونکے پیچھے پھر جو صف اون کے پیچھے تھی اون کے ساتھ ایک رکعت پڑھی بعد اوس کے وہ لوگ دشمن کے
سامنے چلے گئے اور دشمن کے سامنے والے آئے اونکے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر کسی نے قضا نہیں کی **ف** یعنی کسی گروہ نے
دوسری رکعت نہیں پڑھی ایک ہی رکعت پر قناعت کی عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ صَلَاةِ
حُذَيْفَةَ ترجمہ زید بن ثابت نے بھی مثل حذیفہ کی خوف کی نماز بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ
وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے تمہارے پیغمبر کی زبان پر حضر میں چار رکعتیں فرض کیں
اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِذِي
قَرَدٍ وَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ
هَؤُلَاءِ إِلَى مَكَانِ هَؤُلَاءِ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی ذی قرد میں (جو ایک مقام ہے مدینہ سے دو منزل پر) اور لوگوں نے آپ کے
پیچھے دو صفیں کیں ایک صف تو آپکے پیچھے رہی اور دوسری صف دشمن کے سامنے رہی پھر جو صف آپکے پیچھے تھی اوس کے ساتھ
آپنے ایک رکعت پڑہائی بعد اوس کے وہ صف چلی گئی اور دوسری صف آئی آپنے اونکے ساتھ ایک رکعت پڑہائی اور کسی نے قضا
نہیں کی عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَكَبَّرَ
وَكَبَّرُوا مَعَهُ وَرَكَعَ وَرَكَعَ أُنَاسٌ مِنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا ثُمَّ قَامَ إِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَتَأَخَّرَ الَّذِينَ
سَجَدُوا مَعَهُ وَحَرَسُوا إِخْوَانَهُمْ وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَرَكَعُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
سَجَدُوا وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي صَلَاةٍ يُكَبِّرُونَ وَلَكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ترجمہ عبید اللہ بن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (نماز کے لیے) اور لوگ بھی آپکے ساتھ کھڑے ہوئے آپنے تکبیر کہی پھر آپنے رکوع کیا اور
لوگوں میں سے بھی کچھ لوگوں نے رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا انہوں نے بھی سجدہ کیا بعد اسکے آپ دوسری رکعت پڑھنے کو کھڑے
ہوئے اور جن لوگوں نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا تھا وہ پیچھے ہٹ گئے اور اپنے بھائیوں کی حفاظت کرنے لگے اور دوسرے لوگ آئے

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (دوسری رکعت کا) رکوع اور سجدہ کیا اور سب لوگ نماز ہی میں تھے لیکن ایک دوسرے کی حفاظت کرتا (پھر سب نے ایک ساتھ سلام پھیرا) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَانَتْ صَلَاةُ الْخَوْفِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ كَصَلَاةِ أَحْرَاسِكُمْ هٰؤُلَاءِ الْيَوْمَ خَلْفَ أَئِمَّتِكُمْ هٰؤُلَاءِ إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ عُقَبًا قَامَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ جَمِيعًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامُوا مَعَهُ جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدَ مَعَهُ الَّذِينَ كَانُوا قِيَامًا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَلَمَّا جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ سَجَدُوا مَعَهُ فِي آخِرِ صَلَاتِهِمْ سَجَدَ الَّذِينَ كَانُوا قِيَامًا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ جَلَسُوا فَجَمَعَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّسْلِيمِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے خوف کی نماز نہ تھی مگر دو سجدے جیسے آج کل تمہاری نگہبان پڑھتے ہیں تمہارے ان اماموں کے پیچھے مگر وہ آگے پیچھے ہوتے اس طرح کہ پہلے ایک گروہ بلکہ سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے پھر ایک گروہ نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور سب آپ کے ساتھ اٹھے پھر آپ نے رکوع کیا تو سب نے آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ ان لوگوں نے سجدہ کیا جو پہلے کھڑے رہے تھے اور انہوں نے سجدہ نہیں کیا تھا اور جو لوگ پہلے سجدہ کر چکے تھے وہ اب کھڑے رہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور وہ لوگ بھی بیٹھے جنہوں نے اخیر میں آپ کے ساتھ سجدہ کیا تو جو لوگ کھڑے رہے تھے (اور انہوں نے سجدہ نہیں کیا تھا) انہوں نے اپنا سجدہ کر لیا پھر سب بیٹھے بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے ساتھ سلام پھیرا عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُصَافُّو الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَامُوا فَقَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھائی تو ایک صف آپ کے پیچھے کھڑی ہوئی اور ایک صف دشمن کے مقابل رہی آپ نے ایک رکعت پڑھی پھر وہ لوگ چلے گئے اور جو لوگ دشمن کے سامنے تھے وہ آئے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر سب اٹھے اور ہر ایک نے ایک ایک رکعت ادا کی (جو رہ گئی تھی) عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةً وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ ترجمہ صالح بن خوات نے روایت کیا اس شخص سے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں (جو سنہ ۵ ہجری میں ہوا اس میں مسلمانوں کو بہت تکلیف تھی ننگے پاؤں تھے اپنے پیروں پر چیتھڑے لپیٹ لیے تھے اسی واسطے اس کو ذات الرقاع کہتے ہیں) خوف کی نماز پڑھی تھی (اس شخص کا نام سہل بن ابی حثمہ تھا) اس طرح پڑھی کہ ایک گروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف باندھی اور ایک گروہ دشمن کے سامنے رہا آپ نے ایک رکعت ان لوگوں کے ساتھ

پڑہی جو آپ کے پیچہے تہے پھر آپ کہڑے رہے اور وہ لوگ دوسری رکعت پڑہ کر فارغ ہوگئے اور دشمن کے سامنے جاکر صف باندہی اب دوسرا گروہ آیا آپ نے اون کے ساتہہ ایک رکعت پڑہی پھر آپ بیٹہے رہے اور ان لوگوں نے دوسری رکعت اپنی (جو جاتی رہی تہی) پڑہی بعد اوس کے آپ نے سلام پھیرا

عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى باحدى الطائفتين ركعة والطائفة الاخرى مواجهة العدو ثم انطلقوا فقاموا مقام اولئك وجاء اولئك فصلى بهم ركعة اخرى ثم سلم عليهم فقام هؤلاء فقضوا ركعتهم وقام هؤلاء فقضوا ركعتهم

ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کے ساتہہ ایک رکعت پڑہی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا پھر وہ چلے گئے اور اونکی جگہہ جاکر کھڑے ہوئے اور وہ گروہ آیا اوسکے ساتھ ایک رکعت پڑہی پھر آپ نے سلام پھیر دیا سب پر اور ہر ایک گروہ کھڑا ہوا اور اپنی ایک ایک رکعت (جو باقی تہی) پڑہی

عن عبد الله بن عمر قال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل نجد فوازينا العدو وصاففناهم فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بنا فقامت طائفة منا معه واقبل طائفة على العدو فركع رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن معه ركعة وسجدتين ثم انصرفوا فكانوا مكان اولئك الذين لم يصلوا وجاءت الطائفة التي لم تصل فركع بهم ركعة وسجدتين ثم سلم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام كل رجل من المسلمين فركع لنفسه ركعة وسجدتين

ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نجد کیطرف تو ہم دشمن کے برابر کہڑے ہوئے اور اوس کے مقابل صفیں باندہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہانے کو کھڑے ہوئے تو پہلے ایک گروہ ہم میں سے آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کیطرف منہ کیے رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو سجدے اوسکے ساتہہ کیے پہر وہ گروہ دوسرے گروہ کی جگہہ چلا گیا جنہوں نے نماز نہیں پڑہی تہی اور وہ گروہ آیا اوسکے ساتھ بھی آپ نے ایک رکوع اور دو سجدے کیے پہر آپ نے سلام پہیرا بعد اوس کے ہر ایک مسلمان کھڑا ہوا اور اوس نے اپنے لئے رکوع اور دو سجدے ادا کیے

عن عبد الله بن عمر يحدث انه صلى صلاة الخوف مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كبر النبي صلى الله عليه وسلم وصف خلفه طائفة منا واقبلت طائفة على العدو فركع بهم النبي صلى الله عليه وسلم ركعة وسجدتين ثم انصرفوا واقبلوا على العدو وجاءت الطائفة الاخرى فصلوا مع النبي صلى الله عليه وسلم ففعل مثل ذلك ثم سلم ثم قام كل رجل من الطائفتين فصلى لنفسه ركعة وسجدتين

ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑہی وہ کہتے تھے کہ آپ نے تکبیر کہی اور ایک گروہ نے ہم میں سے آپ کے پیچھے صف باندہی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا پہلے آپ نے اوس گروہ کے ساتہہ ایک رکوع اور دو سجدے کیے پہر وہ دشمن کے سامنے چلے گئے اور دوسرا گروہ آیا اونہوں نے بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نماز پڑہی آپ نے ویسا ہی کیا بعد اسکے ایک رکوع اور دو سجدے اوس نے اپنے ساتھ کیے

پھر آپ نے سلام پھیر دیا بعد دوسرے ہر ایک شخص دونوں گروہوں میں سے کھڑا ہوا اور اپنی اپنی ایک ایک رکعت اور دو سجدے کیے عن

عبد الله بن عمر قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف قام فكبر فصلى خلفه طائفة

منا وطائفة مواجهة العدو فركع بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعة وسجد سجدتين ثم

انصرفوا ولم يسلموا واقبلوا على العدو فصفوا مكانهم وجاءت الطائفة الاخرى فصفوا خلف

رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بهم ركعة وسجد سجدتين ثم سلم رسول الله صلى الله عليه وسلم

وقد اتم ركعتين واربع سجدات ثم قامت الطائفتان فصلى كل انسان منهم لنفسه ركعة و

سجدتين ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم میں سے ایک گروہ آپ کے پیچھے کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے رہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو سجدے کیے پھر وہ گروہ چلا گیا لیکن اُس نے سلام نہیں پھیرا اور دشمن کے سامنے کھڑا ہوا اور صف باندھی اور دوسرا گروہ (جو دشمن کے سامنے تھا) آیا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھی اپنی ایک رکوع اور دو سجدے اس کے ساتھ کیے پھر آپ نے سلام پھیر دیا کیونکہ آپ کی دو رکوع اور چار سجدے پوری ہو گئے بعد اس کے دونوں کے لوگ کھڑے ہوئے اور ہر ایک نے اپنے لیے ایک ایک رکوع اور دو دو سجدے کیے (امام نسائی نے کہا ابوبکر بن السنی نے کہا یہ حدیث منقطع ہے) اس لیے کہ ابن شہاب زہری نے ابن عمر سے صرف دو حدیثیں سنی ہیں اور یہ حدیث نہیں سنی) عن ابن عمر قال صلى رسول الله صلى الله

عليه وسلم صلوة الخوف في بعض ايامه فقامت طائفة معه وطائفة بازاء العدو فصلى بالذين معه

ركعة ثم ذهبوا وجاء الاخرون فصلى بهم ركعة ثم قضت الطائفتان ركعة ركعة ترجمہ عبداللہ

بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی تو ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا پھر جو گروہ آپ کے ساتھ تھا انہوں نے آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی بعد اس کے وہ گروہ چلا گیا اور دوسرا گروہ آیا آپ نے اُس کے ساتھ بھی ایک رکعت پڑھی پھر ہر ایک گروہ نے ایک ایک رکعت (جو باقی تھی) ادا کی عن مروان بن الحكم انه سال

ابا هريرة هل صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف فقال ابو هريرة نعم قال متى قال

عام غزوة نجد قام رسول الله صلى الله عليه وسلم لصلوة العصر وقامت معه طائفة وطائفة

اخرى مقابل العدو وظهورهم الى القبلة فكبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فكبروا جميعا الذين

معه والذين يقابلون العدو ثم ركع رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعة واحدة وركعت معه

الطائفة التي تليه ثم سجد وسجدت الطائفة التي تليه والاخرون قيام مقابل العدو ثم قام رسول الله

صلى الله عليه وسلم وقامت الطائفة التي معه فذهبوا الى العدو فقابلوهم واقبلت الطائفة التي

كانت مقابلة العدو فركعوا وسجدوا ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم كما هو ثم قاموا فركع

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکْعَةً اُخْرٰی وَرَکَعُوْا مَعَهٗ وَسَجَدَ وَسَجَدُوْا مَعَهٗ ثُمَّ اَقْبَلَتِ الطَّآئِفَةُ
الَّتِیْ کَانَتْ مُقَابِلَةَ الْعَدُوِّ فَرَکَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَمَنْ مَعَهٗ ثُمَّ کَانَ
السَّلَامُ فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُوْا جَمِیْعًا فَکَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَانِ
وَلِکُلِّ رَجُلٍ مِّنَ الطَّآئِفَتَیْنِ رَکْعَتَانِ **ترجمہ** مروان بن حکم سے روایت ہے انہوں نے ابوہریرہ سے پوچھا کیا
تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے ابوہریرہ نے کہا ہاں مروان نے کہا کب ابوہریرہ نے کہا
جس سال نجد کی لڑائی ہوئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کو کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ ایک گروہ کھڑا
ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا اون کی پیٹھ قبلہ کی طرف تھی آپ نے تکبیر کہی تو سب لوگوں نے تکبیر کہی جو آپ کے ساتھ تھے
اور جو لوگ دشمن کے سامنے کھڑے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو آپ کے ساتھ اوس گروہ نے رکوع کیا جو آپ کے
پیچھے تھا پھر سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ اوسی گروہ نے سجدہ کیا جو آپ کے پیچھے تھا اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ وہ گروہ کھڑا ہوا جو آپ کے پیچھے تھا پھر وہ گروہ دشمن کے سامنے چلا گیا اور جو گروہ دشمن
کے سامنے تھا وہ آیا انہوں نے رکوع اور سجدہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے پھر وہ رکوع اور سجدہ کرکے جب کھڑے ہوئے
تو آپ نے دوسری رکعت کا رکوع کیا اور انہوں نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا انہوں نے بھی آپ کے ساتھ
سجدہ کیا پھر جو گروہ دشمن کے سامنے تھا وہ آیا انہوں نے رکوع اور سجدہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے اور جو لوگ آپ کے
ساتھ تھے وہ بھی بیٹھے رہے پھر سلام ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور سب لوگوں نے سلام پھیرا ایس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں اور سب لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ نَازِلًا بَیْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ مُحَاصِرَ الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ الْمُشْرِکُوْنَ اِنَّ لِهٰٓؤُلَآءِ صَلٰوةً هِیَ اَحَبُّ اِلَیْهِمْ مِّنْ
اَبْنَآئِهِمْ وَاَبْکَارِهِمْ اَجْمِعُوْا اَمْرَکُمْ ثُمَّ مِیْلُوْا عَلَیْهِمْ مَیْلَةً وَّاحِدَةً فَجَآءَ جِبْرِیْلُ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّقْسِمَ اَصْحَابَهٗ
بِصِنْفَیْنِ فَیُصَلِّیْ بِطَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ وَطَآئِفَةٌ مُّقْبِلُوْنَ عَلٰی عَدُوِّهِمْ قَدْ اَخَذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ فَیُصَلِّیْ بِهِمْ
رَکْعَةً ثُمَّ یَتَاَخَّرُ هٰٓؤُلَآءِ وَیَتَقَدَّمُ اُولٰٓئِکَ فَیُصَلِّیْ بِهِمْ رَکْعَةً تَکُوْنُ لَهُمْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
رَکْعَةً رَکْعَةً وَلِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَانِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضجنان
اور عسفان کے بیچ میں اوترے کافروں کو گھیرے ہوئے تو کافروں نے کہا یہ لوگ نماز کو اپنی اولاد اور بیٹیوں سے زیادہ چاہتے ہیں
تم سب لوگ تیار ہو رہو پھر ایک ہی دفعہ ان پر جھپٹ پڑو تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور حکم کیا کہ اپنے صحابہ کے دو گروہ
کرو اپنے ایک گروہ کے ساتھ نماز پڑھیں اور ایک گروہ دشمن کے سامنے اپنے بچاؤ اور ہتھیار سنبھالے رہے ایک رکعت پڑھ کر پھر وہ گروہ چلا گیا
دوسرا گروہ آیا آپ نے اون کے ساتھ ایک رکعت پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں اور اون لوگوں کی آپ
کے ساتھ ایک ایک رکعت ہوئی اور ایک ایک رکعت الگ انہوں نے پڑھی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صلى الله عليه وسلم صلى بهم صلوة الخوف فقام صف بين يديه وصف خلفه فصلى بالذين خلفه ركعة
وسجدتين ثم تقدم هولاء حتى قاموا في مقام اصحابهم وجاء اولئك فقاموا مقام هولاء و
صلى بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعة وسجدتين ثم سلم فكانت للنبي صلى الله عليه
وسلم ركعتان ولهم ركعة ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف کی پڑہی
تو ایک صف آپ کے سامنے کھڑی ہوئی اور ایک صف آپ کے پیچھے کھڑی ہوئی پہلے آپ نے اس صف کے ساتھ جو پیچھے تھی
ایک رکعت پڑہی اور دو سجدے کیے پھر وہ لوگ آگے بڑہ گئے یہانتک کہ اپنے ساتھیونکی جگہہ مین کھڑے ہو گئے (یعنے اون لوگون کے
جگہہ جو آپ کے آگے تھے) اور وہ لوگ آئے اور انکی جگہہ کھڑے ہوئے (یعنے آپ کے پیچھے) آپ نے اون کے ساتھ ایک رکعت پڑہی اور دو
سجدے کیے پھر سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتین ہوئین اور اون لوگونکی ایک ایک رکعت عن جابر بن عبد الله
قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقيمت الصلوة فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم وقامت
خلفه طائفة وطائفة مواجهة العدو فصلى بالذين خلفه ركعة وسجد بهم سجدتين ثم انهم
انطلقوا فقاموا مقام اولئك الذين كانوا في وجه العدو وجاءت تلك الطائفة فصلى بهم رسول
الله صلى الله عليه وسلم ركعة وسجد بهم سجدتين ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سلم
وسلم الذين خلفه وسلم اولئك ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
لڑائی مین تکبیر نماز کھڑی ہوئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ایک گروہ آپ کے پیچھے کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے
جو لوگ پیچھے تھے اون کے ساتھ آپنے ایک رکوع کیا اور دو سجدے کیے پھر وہ چلے گئے اور اون لوگونکی جگہہ کھڑے ہوئے جو دشمن کے سامنے
تھے اور وہ گروہ آیا اوس کے ساتھ آپنے ایک رکوع کیا اور دو سجدے کیے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور جو لوگ
آپکے پیچھے تھے اور جو دشمن کے سامنے تھے اونہون نے بھی سلام پھیرا عن جابر قال شهدنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
صلوة الخوف فصففنا خلفه صفين والعدو بيننا وبين القبلة فكبر رسول الله صلى الله عليه وسلم
وكبرنا وركع وركعنا ورفع ورفعنا فلما انحدر للسجود سجد رسول الله صلى الله عليه وسلم والذين
يلونه وقام الصف الثاني حين رفع رسول الله صلى الله عليه وسلم والصف الذين يلونه ثم سجد الصف
الثاني حين رفع رسول الله صلى الله عليه وسلم في امكنتهم ثم تأخر الصف الذين كانوا يلون النبي
صلى الله عليه وسلم وتقدم الصف الآخر فقاموا في مقامهم وقام هولاء في مقام الآخرين وركع
النبي صلى الله عليه وسلم وركعنا ثم رفع ورفعنا فلما انحدر للسجود سجد الذين يلونه والآخرون قياما
فلما رفع رسول الله صلى الله عليه وسلم والذين يلونه سجد الآخرون ثم سلم ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے خوف کی نماز مین ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور دو صفین کین اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے بیچ مین

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم نے بھی تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع کیا ہم نے بھی رکوع کیا پھر آپنے سر اوٹھایا ہم نے بھی
سر اوٹھایا جب آپ سجدے کو جھکے تو آپ نے سجدہ کیا اور اوس صف نے جو آپ کے نزدیک تھی اور دوسری صف کھڑی رہی جب تک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پاس والی صف نے سر اوٹھایا پھر دوسری صف نے سجدہ کیا جب آپ نے سر اوٹھایا اپنی
جگہوں میں پھر جو صف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی وہ پیچھے ہٹ گئی اور جو صف پیچھے تھی وہ آگے بڑھ گئی اور اونکی جگہہ پر
کھڑی ہوئی اور یہ صف اوس صف کی جگہہ کھڑی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا ہم نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے سر اوٹھایا
ہم نے بھی سر اوٹھایا جب آپ سجدے کے لیے جھکے تو جو لوگ آپ کے نزدیک تھے اونہوں نے سجدہ کیا اور دوسرے لوگ کھڑے رہے دشمن
کو تاکتے ہوئے) جب آپنے سر اوٹھایا اور آپ کے پاس والے لوگوں نے تو اور لوگوں نے سجدہ کیا پھر آپ نے سلام پھیرا **عن جابر** قال كنا
مع النبي صلى الله عليه وسلم بنخل والعدو بيننا وبين القبلة فكبر النبي صلى الله عليه وسلم فكبروا جميعا
ثم ركع فركعوا جميعا ثم سجد النبي صلى الله عليه وسلم والصف الذي يليه والآخرون قيام يحرسونهم
فلما قاموا سجد الآخرون مكانهم الذي كانوا فيه ثم تقدم هؤلاء إلى مصاف هؤلاء ثم ركع فركعوا
جميعا ثم رفع فرفعوا جميعا ثم سجد النبي صلى الله عليه وسلم والصف الذي يلونه والآخرون قيام
يحرسونهم فلما سجدوا وجلسوا سجد الآخرون مكانهم ثم سلم قال جابر كما يفعل أمراؤكم **ترجمہ** جابر سے
روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کھجوروں کے درختوں میں اور دشمن ہمارے اور قبلے کے بیچ میں تھا تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے تکبیر کہی لوگوں نے بھی سب نے تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا پھر آپنے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ اوس صف نے
سجدہ کیا جو آپ کے پاس تھی اور دوسرے لوگ کھڑے رہے حفاظت کرتے ہوئے جب وہ سجدے سے اوٹھے تو دوسروں نے سجدہ کیا اپنی
جگہہ کھڑے تھے پھر وہ لوگ اون لوگوں کی جگہہ آگئے (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ کے پاس والے لوگ اونکی جگہہ
چلے گئے) پھر آپ نے رکوع کیا تو آپ کے ساتھ سب نے رکوع کیا پھر آپنے رکوع سے سر اوٹھایا سب نے سر اوٹھایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے سجدہ کیا اور اوس صف نے جو آپ کے پاس تھے اور دوسرے لوگ کھڑے رہے حفاظت کرتے ہوئے جب وہ سجدہ کرکے بیٹھ گئے
تو اونہوں نے سجدہ کیا اپنی جگہہ میں پھر آپ نے سلام پھیرا جابر نے کہا جیسے آج کل تمہارے امیر کیا کرتے ہیں **عن أبي عياش الزرقي**
أن النبي صلى الله عليه وسلم كان مصاف العدو بعسفان وعلى المشركين خالد بن الوليد فصلى بهم النبي
صلى الله عليه وسلم الظهر فقال المشركون إن لهم صلاة بعد هذه هي أحب إليهم من أموالهم وأبنائهم
فصلى بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم العصر فصفهم صفين خلفه فركع بهم رسول الله صلى الله عليه
وسلم جميعا فلما رفعوا رؤوسهم سجد الصف الذي يليه وقام الآخرون فلما رفعوا رؤوسهم من السجود
سجد الصف المؤخر بركوعهم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم تأخر الصف المقدم وتقدم الصف
المؤخر فقام كل واحد منهم في مقام صاحبه ثم ركع بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم جميعا فلما رفعوا

رُؤُسَهُمْ مِنَ الرُّكُوعِ سَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الْآخَرُونَ فَلَمَّا فَرَغُوا مِنْ سُجُودِهِمْ سَجَدَ الْآخَرُونَ ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** ابو عیاش زرقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کے سامنے تھے عسفان میں (جو دوسری منزل ہے مکہ سے مدینہ کو جاتے ہوئے) اور مشرکین کے سردار خالد بن ولید تھے (جو اوس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی مشرکین نے کہا اسکے بعد ایک نماز ہے جسکو اپنی آل اور اولاد سے زیادہ چاہتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی تو لوگوں کی دو صفیں کیں آپکے پیچھے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا آپکے ساتھ سب نے رکوع کیا پھر جب سب نے سر اوٹھایا تو آپکے پاس والی صف نے سجدہ کیا اور پچھلے لوگ کھڑے رہے (دشمن کو تاکتے ہوئے) جب ان لوگوں نے سجدے سے سر اوٹھایا تو اور لوگوں نے جو اونکے پیچھے تھے سجدہ کیا اور رکوع کے بعد جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا پھر آگے والی صف پیچھے آگئی اور پیچھے والی صف آگے بڑھ گئی اور ہر ایک شخص اپنے ساتھی کی جگہہ پر کھڑا ہوا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب نے رکوع کیا جب رکوع سے سر اوٹھایا تو پاس والی صف نے انکے ساتھ سجدہ کیا اور دوسرے لوگ کھڑے رہے (دشمن کو تاکتے ہوئے) جب وہ سجدے سے فارغ ہوئے تو دوسرے لوگوں نے سجدہ کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب پر سلام پھیرا

عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُسْفَانَ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الظُّهْرِ وَعَلَى الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لَقَدْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ غِرَّةً وَلَقَدْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ غَفْلَةً فَنَزَلَتْ يَعْنِي صَلٰوةَ الْخَوْفِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَفَرَّقَنَا فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِرْقَةٌ يَحْرُسُونَهُ فَكَبَّرَ بِالَّذِينَ يَلُونَهُ وَالَّذِينَ يَحْرُسُونَهُمْ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ هٰؤُلَاءِ وَأُولٰئِكَ جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَتَأَخَّرَ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَتَقَدَّمَ الْآخَرُونَ فَسَجَدُوا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ بِهِمْ جَمِيعًا الثَّانِيَةَ بِالَّذِينَ يَلُونَهُ وَبِالَّذِينَ يَحْرُسُونَهُمْ ثُمَّ سَجَدَ بِالَّذِينَ يَعْنِي يَلُونَهُ ثُمَّ تَأَخَّرُوا فَقَامُوا فِي مَصَافِّ أَصْحَابِهِمْ وَتَقَدَّمَ الْآخَرُونَ فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَكَانَتْ لِكُلِّهِمْ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ مَعَ إِمَامِهِمْ وَصَلَّى مَرَّةً بِأَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ **ترجمہ** ابو عیاش زرقی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عسفان میں آپنے ظہر کی نماز پڑھی اوس وقت مشرکوں کے سردار خالد بن ولید تھے مشرکوں نے کہا ہم نے انکو دہوکا دینے کا ایک وقت پایا پھر ان کی غفلت کا ایک وقت پایا پھر (یعنی نماز کا وقت) اوس وقت خوف کی نماز کی آیت اوتری ظہر اور عصر کے بیچ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی ہمارے دو ٹکڑے ہو گئے ایک ٹکڑے نے آپکے ساتھ نماز پڑھی اور ایک ٹکڑے حفاظت کرتی رہی پہلے آپ نے سب کے ساتھ تکبیر کہی (یعنی جو لوگ آپکے پاس تھے اور جو لوگ حفاظت کرتے تھے سب نے تکبیر کہی) پھر آپ نے رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا پھر سجدہ کیا آپکے پاس والوں نے اور سجدہ کرکے وہ پیچھے ہٹ گئے اور پیچھے والے آگے بڑھ گئے اونہوں نے سجدہ کیا پھر آپ کھڑے ہوئے اور دوسرا رکوع کیا سب کے ساتھ (یعنی جو پاس والے تھے اور جو حفاظت کرتے تھے سب نے رکوع کیا) پھر سجدہ کیا پاس والوں نے اور وہ پیچھے ہٹ گئے اور اپنے ساتھیوں

پیچھے کھڑے ہوئے اور پیچھے والے آگے بڑھ گئے اونہوں نے سجدہ کیا پھر آپ نے سب پر سلام پھیرا تو ہر ایک کی دو
دو رکعتیں امام کے ساتھ ہو گئیں اور ایکبار آپنے خوف کی نماز پڑھی بنی سلیم کی زمین میں **عن** ابی بکرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بالقوم فی الخوف رکعتین ثم سلم ثم صلی بالقوم الآخرین
رکعتین ثم سلم فصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعا **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے لوگون کے ساتھ خوف کی نماز میں دو رکعتیں پڑھین پھر سلام پھیرا پھر دوسرے لوگونکے ساتھ دو رکعتیں پڑھین پھر سلام پھیرا تو رسول اللہ نے
پڑھین اور لوگون نے دو دو رکعتیں) **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بطائفۃ
من اصحابہ رکعتین ثم سلم ثم صلی بآخرین ایضا رکعتین ثم سلم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھین پھر سلام پھیرا پھر دوسرے گروہ کے ساتھ
دو رکعتیں پڑھین پھر سلام پھیرا **عن** سہل بن ابی حثمۃ فی صلوۃ الخوف قال یقوم الامام مستقبل القبلۃ
ویقوم طائفۃ منہم معہ وطائفۃ قبل العدو وجوہہم الی العدو فیرکع بہم رکعۃ ویرکعون
لانفسہم ویسجدون سجدتین فی مکانہم ویذہبون الی مقام اولئک ویجیء اولئک فیرکع بہم
ویسجد بہم سجدتین فہی لہ ثنتان ولہم واحدۃ ثم یرکعون رکعۃ ویسجدون سجدتین
ترجمہ سہل ابن حثمہ سے روایت ہے خوف کی نماز میں کہا امام قبلہ کیطرف منہ کرکے کھڑا ہو اور ایک گروہ امام کے ساتھ کھڑا ہو اور
ایک گروہ دشمن کے سامنے منہ کرکے کھڑا ہو پہلے امام (اوس گروہ کے ساتھ جو اوس کے پاس ہے) ایک رکعت پڑھے (پھر امام ٹھہرا
رہے) اور وہ لوگ اکیلے اکیلے رکوع اور دو سجدے اور کرکے چلے جاوین اور اوس گروہ کیجگہہ کھڑے ہون (جو دشمن کے سامنے
تھا) اور وہ گروہ آوے اون کے ساتھ امام ایک رکوع اور دو سجدے کرے تو امام کی دوسری رکعت ہوگی اور اوس گروہ کے
پہلی رکعت پھر وہ اپنی اپنی الگ ایک رکوع اور دو دو سجدے اور کرلین **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صلی باصحابہ صلوۃ الخوف فصلت طائفۃ معہ وطائفۃ وجوہہم قبل العدو فصلی بہم
رکعتین ثم قاموا مقام الآخرین وجاء الآخرون فصلی بہم رکعتین ثم سلم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی تو ایک گروہ نے آپ کے ساتھ نماز
پڑھی اور ایک گروہ دشمن کے سامنے موہنہ کئے رہا پہلے آپنے اوس گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھین پھر وہ چلا گیا اور دوسرے
گروہ کی جگہہ پر کھڑا ہوا اور وہ گروہ آیا اوس کے ساتھ آپنے دو رکعتیں پڑھین پھر سلام پھیرا **عن** ابی بکرۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی صلوۃ الخوف بالذین خلفہ رکعتین والذین جاؤا بعد رکعتین
فکانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اربع رکعات ولہؤلاء رکعتین رکعتین **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی اوس گروہ کے ساتھ جو آپ کے پیچھے تھا دو رکعتیں پڑھین پھر گروہ آیا اوس کے ساتھ

دو رکعتیں پڑہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہوئیں اور ان لوگوں کی دو دو رکعتیں اخر كتاب صلوة الخوف
تمام ہوئی خوف کی نماز کی کتاب

كتاب العيدين

شروع ہوئی عیدین کی نماز کی کتاب

عن انس بن مالك قال كان لاهل الجاهلية يومان في كل سنة يلعبون فيهما فلما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة قال كان لكم يومان تلعبون فيهما وقد ابدلكم الله بهما خيرا منهما يوم الفطر ويوم الاضحى ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے جاہلیت کے لوگوں میں سال میں دو دن مقرر تھے جنمیں وہ کھیلا کرتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو فرمایا تمھارے لئے دو دن تھے جن میں تم کھیلا کرتے تھے اب اللہ نے اس کے بدلے ان سے بہتر دو دن تم کو دیئے ہیں ایک عید الفطر کا دن اور ایک عید اضحی کا دن

الخروج الى العيدين من الغد عید کے لئے دوسرے دن نکلنا

عن ابي عمير بن انس عن عمومة له ان قوما راوا الهلال فاتوا النبي صلى الله عليه وسلم فامرهم ان يفطروا بعد ما ارتفع النهار وان يخرجوا الى العيد من الغد ترجمہ ابو عمیر بن انس نے اپنے چچا سے سنا کچھ لوگوں نے چاند دیکھا (عید کا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (اور بیان کیا آپ سے) اور اس وقت دن چڑھ گیا تھا آپنے حکم دیا روزہ توڑ ڈالنے کا اور دوسرے دن عید کی نماز کے لئے نکلنے کا

خروج العواتق وذوات الخدور في العيدين جوان عورتیں اور پردہ والی عورتوں کا عیدین میں نکلنا

عن حفصة قالت كانت ام عطية لا تذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الا قالت بابا فقلت اسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر كذا وكذا فقالت نعم بابا قالت ليخرج العواتق وذوات الخدور والحيض ويشهدن العيد ودعوة المسلمين وليعتزل الحيض المصلى ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے ام عطیہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات نقل کرتے ہیں تو کہتیں میرے باپ آپ پر فدا ہوں میں نے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے انہوں نے کہا ہاں آپنے فرمایا جوان عورتیں اور پردہ والی عورتیں اور جو حیض سے ہوں سب نکلیں عید کی نماز کے لئے اور حاضر ہوں عیدگاہ میں اور شریک ہوں مسلمانوں کی دعا میں لیکن جو حائضہ ہوں وہ مسجد کے باہر رہیں **ف** اس حدیث سے جوان اور پردے والی عورتوں کا عید کی نماز کے لئے نکلنا درست ہوا اور بعضوں کے نزدیک ضرور ہے

اعتزال الحيض مصلى الناس جدا رہنا حائضہ عورتوں کا مسجد سے

عن محمد قال لقيت ام عطية فقلت لها هل سمعت من النبي صلى الله عليه وسلم وكانت اذا ذكرته قالت بابا قال اخرجوا العواتق وذوات يعني الخدور فيشهدن الخير ودعوة المسلمين وليعتزل الحيض مصلى الناس ترجمہ محمد سے روایت ہے میں ام عطیہ سے ملا اور ان سے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ جب انکا ذکر کرتیں تو کہتیں فدا ہوں آپ پر باپ میرے آپ نے فرمایا نکالو جوان عورتوں اور پردے والی عورتوں کو وہ حاضر ہوں نیک کام میں اور شریک ہوں مسلمانوں کی دعا میں و چاہیے جدا

رہنا حائضہ عورتونکو مسجد سے لیکن عید گاہ مین آنا چاہیے اور مسجد کے باہر بیٹھ کر دعا مین شریک ہونا چاہیے باب الزینۃ فی العیدین عیدین مین زینت کرنا عن ابن عمر قال وجد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حلۃ من استبرق بالسوق فاخذها فاتی بها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ابتع هذہ فتجمل بها للعید والوفد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما هذہ لباس من لا خلاق له وانما یلبس هذہ من لا خلاق له فلبث عمر ما شاء اللہ ثم ارسل الیه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجبۃ دیباج فاقبل بها حتی جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ قلت انما هذہ لباس من لا خلاق له ثم ارسلت الی بهذہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعها وتصب بها حاجتک ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر رض نے استبرق (موٹا ریشمی کپڑا) کا ایک جوڑا بکتا دیکھا بازار مین تو اوس کو لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ اس کو خرید کر لیجیے اور عید فطر و عید قربان اور جب اور ملکون کے لوگ آپ پاس آیا کرین اس سے آرایش کیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو اوس شخص کا لباس ہے جسکا کچھ حصہ نہین (آخرت مین یا دنیا مین علم و فضیلت سے) اور اس کو وہ پہنے جسکو کچھ حصہ نہین ہے یہ سنکر حضرت عمر ٹھہری رہے جبتک اللہ نے چاہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جبہ دیباج (باریک ریشمی کپڑے) کا حضرت عمر کو بھیجا وہ اوسکو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپنے فرمایا تھا یہ اوس شخص کا لباس ہے جسکو کچھ حصہ نہین ہے پھر آپنے مجھے یہ کپڑا بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو بیچکر اپنے کام مین لا (یعنی مین نے اس لیے نہین بھیجا کہ تو پہنے بلکہ اس کو بیچکر اوس کی قیمت اپنے کامون مین صرف کر) الصلوۃ قبل الامام یوم العید عید کے دن امام سے پہلے نماز پڑھنا عن ثعلبۃ بن زهدم ان علیا استخلف ابا مسعود علی الناس فخرج یوم عید فقال یا ایها الناس انه لیس من السنۃ ان یصلی قبل الامام ترجمہ ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے حضرت علی نے خلیفہ کیا ابو مسعود کو لوگون پر وہ عید کے دن نکلے اور کہا اے لوگو امام سے پہلے نماز پڑھنا سنت نہین ہے ترک الاذان للعیدین عیدین مین اذان نہ دینا عن جابر قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عید قبل الخطبۃ بغیر اذان ولا اقامۃ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز خطبے سے پہلے پڑھی بغیر اذان اور تکبیر کے الخطبۃ یوم العید عید کے دن خطبہ پڑھنا عن الشعبی یقول حدثنا البراء بن عازب عند ساریۃ من سواری المسجد قال خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر فقال ان اول ما نبدأ به فی یومنا هذا ان نصلی ثم نذبح فمن فعل ذلک فقد اصاب سنتنا ومن ذبح قبل ذلک فانما هو لحم تقدمه لاهله فذبح ابو بردۃ بن نیار فقال یا رسول اللہ عندی جذعۃ خیر من

مُسِنَّةٍ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تُوْفِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ ترجمہ شعبی سے روایت ہے ہم سے برا بن عازب نے بیان کیا مسجد
کے ایک ستون پاس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقر عید کے روز خطبہ پڑھا تو فرمایا سب سے پہلے ہم کو آج کے روز
نماز پڑھنا چاہیئے پھر قربانی جو ایسا کریگا اوس نے ہماری سنت پر عمل کیا اور جسنے نماز سے پہلے ذبح کر ڈالا اوس نے اپنے گھر
والون کے لیئے گوشت تیار کیا (یعنی قربانی کا ثواب اوسکو نہ ملیگا) تو ابو بردہ بن نیار نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس
چھ مہینے کا ایک دنبہ ہے جو ایک برس کی دنبی سے بہتر ہے (یعنی موٹا تازہ اچھا ہے) آپنے فرمایا اچھا ذبح کر اوسکو لیکن تیرے
سوا اور کسی کو تیرے بعد درست نہو گا **ف** جذعہ بھیڑ بکری مین یہ ہے کہ چھ مہینے کا ہو کر ساتوین مین لگا ہوا ور سنہ وہ جو
ایک برس کا ہو کر دوسرے مین لگا ہو لیکن صحیح یہ ہے کہ جذعہ وہ ہے جو ایک برس کا ہو کر دوسرے مین لگا ہوا ور سنہ وہ جو
دو برس کا ہو کر تیسرے مین لگا ہو

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رض كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رض عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھتے تھے

صَلٰوةُ الْعِيْدَيْنِ اِلَى الْعَنَزَةِ برچھی میدان مین گاڑ کر عید کی نماز اوس کے سامنے پڑھنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْعَنَزَةَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى يَرْكُزُهَا فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحی مین برچھی نکالتے تھے اوسکو گاڑتے تھے
(میدان مین سترے کے لیئے) اور اوس کے سامنے نماز پڑھتے تھے

عَدَدُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ عیدین کی نماز کی کتنی رکعتین ہین

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ صَلٰوةُ الْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ
وَصَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت عمر نے فرمایا عید الضحی کی نماز
کی دو رکعتین ہین اور عید الفطر کی نماز کی دو رکعتین ہین اور مسافر کی نماز کی دو رکعتین ہین اور جمعے کی نماز کی دو رکعتین ہین اور
یہ سب پوری ہین نہین قصر ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے موافق

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ بِقٓ وَاقْتَرَبَتْ عیدین مین سورہ قاف اور اقتربت الساعۃ پڑھنا

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ خَرَجَ عُمَرُ
يَوْمَ عِيْدٍ فَسَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ
بِقٓ وَاقْتَرَبَتْ ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے حضرت عمر رض عید کے دن نکلے تو ابو واقد لیثی سے پوچھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج کے دن کونسی سورت پڑھتے تھے اونہون نے کہا سورہ قاف اور سورہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ عیدین کی نماز مین سبح اسم ربک الاعلی
اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھنا

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ
فِي الْعِيْدَيْنِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِيْ

يَوْمٍ وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھتے اور کبھی عید اور جمعہ ایک ہی دن ہوتا تو دونوں نماز میں یہی سورتیں پڑھتے

بَابُ الْخُطْبَةِ فِي الْعِيدَيْنِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ نماز کے بعد عیدین میں خطبہ پڑھنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنِّي شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا عید کے نماز میں آپ نے پہلے نماز پڑھی پیچھے خطبہ پڑھا

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا بقرعید کے روز بعد نماز کے

التَّخْيِيرُ بَيْنَ الْجُلُوسِ فِي الْخُطْبَةِ لِلْعِيدَيْنِ عیدین کا خطبہ سننے کو بیٹھنا ضرور نہیں ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِيدَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْصَرِفَ فَلْيَنْصَرِفْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُقِيمَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيُقِمْ ترجمہ عبد اللہ بن السائب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے نماز پڑھی پھر فرمایا جسکا جی چاہے چلا جاوے اور جسکا جی چاہے بیٹھا رہے خطبہ سننے کو

الزِّينَةُ لِلْخُطْبَةِ خطبے کے لیے اچھا لباس پہننا

عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ ترجمہ ابو رمثہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خطبہ پڑھتے ہوئے آپ دو چادریں سبز اوڑھے تھے

الْخُطْبَةُ عَلَى الْبَعِيرِ اونٹ پر خطبہ پڑھنا

عَنْ أَبِي كَاهِلٍ الْأَحْمَسِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى نَاقَةٍ وَحَبَشِيٌّ آخِذٌ بِخِطَامِ النَّاقَةِ ترجمہ ابو کاہل احمسی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اونٹ پر خطبہ پڑھتے ہوئے ایک حبشی تھامے ہوئے تھے نکیل اونٹ کی ۔

قِيَامُ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ خطبہ کھڑے ہوکر پڑھنا

عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً ثُمَّ يَقُومُ ترجمہ سماک سے روایت ہے میں نے جابر سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہاں آپ کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے تھے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے

قِيَامُ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ مُتَوَكِّئًا عَلَى إِنْسَانٍ خطبہ پڑھنے میں کسی آدمی پر ٹیکا لگانا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلٰوةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى طَاعَتِهِ ثُمَّ مَالَ وَمَضَى إِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ حَثَّهُنَّ عَلَى طَاعَتِهِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سَفِلَةِ النِّسَاءِ

سفعاء الخدين لم يا رسول الله قال تكثرن الشكاة وتكفرن العشير فجعلن ينزعن قلائدهن
واقرطهن وخواتيمهن يقذفنه في ثوب بلال يتصدقن به ترجمہ جابر سے روایت ہے مین عید کی نماز مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ موجود تھا آپ نے پہلے نماز پڑہی بغیر اذان اور اقامت کے جب نماز سے فارغ ہوکر تو
بلال پر ٹیکا لگائے کہڑے ہوکر اور اللہ کی تعریف اور ثنا کی اور لوگون کو نصیحت کی اور آخرت یاد دلائی اور اللہ کی اطاعت
کی لئے اونکو رغبت دی پھر چلے یہانتک کہ عورتون پاس آئے اور بلال آپ کے ساتھہ تھے آپ نے عورتون کو حکم کیا خدا سے ڈرنے
کا اور اونکو نصیحت کی اور آخرت یاد دلائی اور اللہ کی تعریف اور ثنا بیان کی پھر اون کو رغبت دلائی اللہ کی اطاعت
کی لئے بعد اوس کے فرمایا اے عورتو صدقہ دو اس لئے کہ تم مین سے بہت عورتین جہنم کی ایندہن ہونگی ایک عورت کم درجے کی کالے
گال والی بول اوٹھی یا رسول اللہ ایسا کیون ہوگا (یعنی عورتین کیون جہنم مین بہت جاوینگی) آپ نے فرمایا اس لیے
کہ شکوہ اور گلہ بہت کرتی ہین اور خاوند کی ناشکری کرتی ہین یہ سنکر اونہون نے چہلے اور بالیان اور انگوٹھیان اوتار کر بلال
کے کپڑے مین ڈالنا شروع کیا صدقہ دیدیا

استقبال الامام الناس بوجهه في الخطبة

خطبے مین امام لوگون کیطرف منہ کرے

عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج يوم الفطر
ويوم الاضحى الى المصلى فيصلي بالناس فاذا جلس في الثانية وسلم قام فاستقبل الناس بوجهه و
الناس جلوس فان كانت له حاجة يريد ان يبعث بعثا ذكره للناس والا امر الناس بالصدقة قال
تصدقوا ثلث مرات فكان من اكثر من يتصدق النساء ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحی کے روز عیدگاہ مین جاتے تھے اور لوگون کے ساتھہ نماز پڑہتے تھے جب دوسری رکعت مین
بیٹھکر سلام پھیرتے تو کہڑے ہو جاتے اور لوگون کیطرف منہ کرلیتے لیکن سب لوگ بیٹھے رہتے پھر اگر آپ کو کوئی کام منظور ہوتا جیسے
کہین فوج بھیجنا تو لوگون سے بیان کردیتے نہین تو صدقہ دینے کا حکم دیتے آپ فرماتے صدقہ دو تین بار سب سے زیادہ عورتین صدقہ
دیتین

الانصات للخطبة

خطبے کیوقت کسی کو چپ کرانا کیسا ہے

عن ابي هريرة ان نبي الله
صلى الله عليه وسلم قال اذا قلت لصاحبك انصت والامام يخطب فقد لغوت ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے ساتھی سے کہے چپ رہ اور امام خطبہ پڑہ رہا ہو تو تو نے بھی ایک بیہودہ
بات کی (کیونکہ اشارے سے منع کرنا کافی تھا)

كيف الخطبة

خطبہ کیونکر پڑہنا چاہیے

عن جابر
بن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في خطبته يحمد الله ويثني عليه بما
هو اهله ثم يقول من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ان اصدق الحديث كتاب
الله واحسن الهدي هدي محمد وشر الامور محدثاتها وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة
وكل ضلالة في النار ثم يقول بعثت انا والساعة كهاتين وكان اذا ذكر الساعة احمرت وجنتاه

وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ نَذِيرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ أَوْ عَلَيَّ وَأَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبے میں فرماتے تھے تعریف اور ثنا کرتے ہیں ہم اللہ کی جیسی اوسکو لائق ہے پھر فرماتے تھے جسکو اللہ راہ دکھلاوے اوسکا بہٹکانے والا کوئی نہیں ہے اور جسکو وہ بہٹکاوے اوسکو بتلانیوالا کوئی نہیں ہے بیشک سب سے سچی اللہ کی کتاب ہے (یعنی قرآن شریف) اور سب طریقوں سے بہتر محمد کا طریقہ ہے اور سب میں بری نئی باتیں ہیں (جو دین میں پیدا ہوں) اور ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لیجائیگی پھر فرمایا میں اور قیامت اسقدر نزدیک ہوں جیسے یہہ دونوں اونگلیاں (ایک دوسری سے ملی ہیں) آپ جب قیامت کا ذکر کرتے تو آپ کی گال سرخ ہوجاتے اور آواز بلند ہوجاتی اور غصہ بڑہ جاتا جیسے کوئی ڈرانیوالا لشکر کا کہتا ہے صبح کو دشمن تم کو لوٹیگا یا شام کو جو شخص مال چہوڑ جاوے وہ اوسکے گہر والوں کا ہے اور جو قرضہ یا بچے پالنے چہوڑ جاوے (جنکا کوئی پالنے والا نہو) تو وہ میری طرف ہیں یا میرے اوپر ہیں یعنی میں وہ قرضہ ادا کرونگا اور ان لڑکے بالوں کی پرورش کرونگا سبحان اللہ کیا شفقت کریمانہ ہے) اور میں ملی ہوں مسلمانوں کا (یعنی متکفل ہوں اونکے امورات کا اور متصرف ہوں اونکی حوایج کا)

حث الامام علی الصدقۃ فی الخطبۃ
امام کا رغبت دلانا لوگوں کو صدقہ کرنے کیلئے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيدِ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَخْطُبُ فَيَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَكُونُ أَكْثَرَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ أَوْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ بَعْثًا تَكَلَّمَ وَإِلَّا رَجَعَ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نکلتے تو دو رکعتیں پڑہ کر خطبہ پڑہتے پھر صدقہ دینے کا حکم کرتے تو سب سے زیادہ عورتیں صدقہ دیتیں اگر آپ کو کوئی کام ہوتا یا کچھ لشکر بھیجنا ہوتا تو بیان کرتے نہیں تو لوٹ آتے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ أَدُّوا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُومُوا إِلَى إِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے خطبہ پڑہا بصری میں تو کہا ادا کرو زکوٰۃ اپنے روزوں کی یہہ سنکر لوگ ایک دوسرے کیطرف دیکھنے لگے عبد اللہ بن عباس نے کہا یہاں مدینہ والوں میں سے کون کون ہیں اوٹہو اور اپنے بہائیوں کو سکہلاؤ وہ نہیں جانتے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا صدقہ فطر کا ہر چہوٹے بڑے آزاد اور غلام مرد اور عورت پر آدہا صاع گیہوں کا یا ایک صاع کہجور یا جو سے (صاع چار سیر کے قریب ہوتا ہے)

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ

قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلٰوةِ عَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تُجْزِيْ عَنِّيْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقر عید کے روز نماز کے بعد ہم کو خطبہ سنایا تو فرمایا جو شخص ہمارے ایسی نماز پڑھے اور ہماری ایسی قربانی کرے اوس نے ٹھیک کیا اور جو شخص نماز سے پہلے قربانی کر لیوے تو وہ گوشت کی بکری ہے (یعنی قربانی کا ثواب اوس میں نہیں ہے) ابوبردہ نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم خدا کی میں نے قربانی کر لی نماز کو نکلنے سے پہلے میں سمجھا یہ دن کھانے پینے کا ہے تو میں نے جلدی کی میں نے کھایا اور اپنے گھر والوں اور ہمسایوں کو کھلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ گوشت کی بکری ہوئی ابوبردہ نے کہا تو میرے پاس چھ مہینے کا (یا ایک برس کا) ایک دنبہ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے کیا وہ کفایت کریگا میری طرف سے قربانی کے لیئے آپ نے فرمایا ہاں اور سوا تیرے اور کسی کو کافی نہ ہوگا

اَلْقَصْدُ فِي الْخُطْبَةِ خطبہ متوسط پڑھنا نہ بہت بڑا نہ بہت چھوٹا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهٗ قَصْدًا ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا آپ کے نماز بھی متوسط ہوتی اور خطبہ بھی متوسط (یعنی نہ بہت لنبا نہ مختصر)

اَلْجُلُوْسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ وَالسُّكُوْتُ فِيْهِ دونوں خطبہ کے بیچ میں بیٹھنا اور چپ رہنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَّا يَتَكَلَّمُ فِيْهَا ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ خُطْبَةً اُخْرٰى فَمَنْ خَبَّرَكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ قَاعِدًا فَلَا تُصَدِّقْهُ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے دیکھا پھر آپ بیٹھ گئے اور بات نہ کی پھر کھڑے ہوئے اور دوسرا خطبہ پڑھا اب جو تجھ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر خطبہ پڑھا تو نہ مان وسکو

اَلْقِرَاءَةُ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ وَالذِّكْرُ فِيْهَا دوسرے خطبہ میں قرآن کی آیتیں پڑھنا اور اللہ کی یاد کرنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ وَيَقْرَاُ اٰيَاتٍ وَّيَذْكُرُ اللّٰهَ وَكَانَتْ خُطْبَتُهٗ قَصْدًا وَّصَلٰوتُهٗ قَصْدًا ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے پھر بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے اور کچھ آیتیں کلام اللہ کی پڑھتے اور اللہ کی یاد کرتے اور خطبہ بھی آپکا میانہ ہوتا اور نماز بھی بیچ کی ہوتی

نُزُوْلُ الْاِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَاغِهٖ مِنَ الْخُطْبَةِ خطبے کے تمام ہونے سے پہلے امام کا منبر سے اوترنا

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ اِذْ اَقْبَلَ حَسَنٌ وَّحُسَيْنٌ عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ وَحَمَلَهُمَا فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ

وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هٰذَيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فِي قَمِيصِهِمَا فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى نَزَلْتُ فَحَمَلْتُهُمَا ترجمہ ابو بریدہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے، تنے میں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام تشریف لائے دو لال کرتے پہنے ہوئے چلتے جاتے تھے اور گرتے جاتے تھے آپ منبر پر سے اوترے اور دونوں کو گود میں اٹھا لیا بعد اوس کے فرمایا پھر فرماتا ہے اللہ جل جلالہ تمھاری مال اور اولاد فتنہ میں (یعنی خدا سے غافل کر دیتی ہیں) میں نے ان دونوں کو دیکھا گرتے پڑتے چلے آتے میں اپنی کرتوں میں تو مجھ سے صبر نہو سکا یہانتک کہ منبر پر سے اوترا اور اون کو اٹھا لیا

مَوْعِظَةُ الْاِمَامِ النِّسَاءَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْخُطْبَةِ وَحَثِّهِنَّ عَلَى الصَّدَقَةِ خطبے سے فارغ ہو کر عورتوں کو نصیحت کرنا اور اونکو رغبت دلانا صدقے کے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ الْخُرُوجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ اَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ اَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُهْوِي بِيَدِهَا اِلٰى حَلْقِهَا تُلْقِي فِي ثَوْبِ بِلَالٍ ترجمہ ابن عباس سے ایک شخص نے پوچھا کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تھے (عید کے نماز کو لیئے) اونہوں نے کہا ہاں اور اگر میرا درجہ آپ کے نزدیک نہوتا تو میں ساتھ نہ رہ سکتا (اس لیئے کہ بہت کم سن تھے) آپ اوس نشان پاس آئے جو کثیر بن الصلت کے گھر کے پاس ہے آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا پھر عورتوں پاس آئے اونکو وعظ اور نصیحت کی اور حکم کیا اونکو صدقہ دینے کا تو عورتوں نے اشارہ شروع کیا اپنے گلوں کیطرف ڈالتی تھیں بلال کے کپڑے میں (یعنی زیور اپنے اوتار اوتار کر دینا شروع کیا)

اَلصَّلٰوةُ قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَبَعْدَهَا عید کی نماز سے پہلے یا بعد نماز نہ پڑھنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نکلے تو دو رکعتیں پڑھیں اور اوس سے پہلے یا اوس کے بعد نماز نہیں پڑھی

ذَبْحُ الْاِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ وَعَدَدُ مَا يَذْبَحُ امام عید کے دن کتنی قربانیاں کرے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اَضْحٰى وَانْكَفَاَ اِلٰى كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا بقر عید کے روز پھر آپ گئے دو دنبوں کیطرف جو سیاہ اور سفید تھے (یعنی ابلق) اور اونکو ذبح کیا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْبَحُ اَوْ يَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے تھے عیدگاہ میں

اِجْتِمَاعُ الْعِيدَيْنِ وَشُهُودُهُمَا عید اور جمعہ ایک ہی دن پڑیں تو کیا کرنا چاہیے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْجُمُعَةُ وَالْعِيدُ فِي يَوْمٍ قَرَاَ بِهِمَا ترجمہ

نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھتے اور جب جمعہ اور عید ایک ہی دن پڑتی تو دونوں نمازوں میں یہی سورتیں پڑھتے

الرُّخْصَةُ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ لِمَنْ شَهِدَ الْعِيدَ اگر عید اور جمعہ ایک ہی دن پڑیں اور کوئی شخص عید کی نماز پڑھ لیوے تو اوسکو اختیار ہے جمعہ میں آوے یا نہ آوے

عَنْ مُعَاوِيَةَ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ قَالَ نَعَمْ صَلَّى الْعِيدَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان نے زید بن ارقم سے پوچھا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عیدین کی نماز میں اونہوں نے کہا ہاں آپنے عید کی نماز پڑھی سویرے پھر رخصت دی جمعہ میں جسکا جی چاہے آوے اور جسکا جی چاہے نہ آوے

عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَأَخَّرَ الْخُرُوجَ حَتَّى تَعَالَى النَّهَارُ ثُمَّ خَرَجَ يَخْطُبُ فَأَطَالَ الْخُطْبَةَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ لِلنَّاسِ يَوْمَئِذٍ الْجُمُعَةَ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَصَابَ السُّنَّةَ ترجمہ وہب بن کیسان سے روایت ہے عبد اللہ بن الزبیر کے زمانے میں دو عیدیں ایک دن ہوئیں (یعنی جمعہ اور عید) اونہوں نے دیر کی نکلنے میں جب دن چڑھ گیا تو نکلے خطبہ پڑھنے کو اور لمبا خطبہ پڑھا پھر اوترے اور نماز پڑھی اوسدن جمعہ کی نماز نہیں پڑھی لوگوں نے ابن عباس سے یہ بیان کیا اونہوں نے کہا ٹھیک کیا سنت کے موافق

ضَرْبُ الدُّفِّ يَوْمَ الْعِيدِ عید کے دن خوشی سے باجا بجانا

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَضْرِبَانِ بِدُفَّيْنِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَإِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس تشریف لیگئے وہاں دو لڑکیاں دف (ایک قسم کا باجا ہے) بجا رہی تھیں ابو بکر رض نے اونکو جھڑکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بجانے دو اے ابو بکر اسلیے کہ ہر ایک قوم کے ایک عید ہے جسمیں وہ خوشی کرتے ہیں اور گاتے بجاتے ہیں بخاری اور مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور یہہ ہماری عید ہے **ف** نووی نے کہا اختلاف کیا علما نے گانے میں تو جائز رکھا اوسکو ایک جماعت نے اہل حجاز سے اور یہی روایت ہے مالک سے اور حرام کہا ابو حنیفہ اور اہل عراق نے اور شافعی کے نزدیک مکروہ ہے اور صحیح یہہ ہے کہ درست ہے گانا اوس قسم کا جسمیں بری باتوں کی رغبت نہ ہو بلکہ شجاعت اور سخاوت اور عمدہ خصایل کیطرف ترغیب ہو اور یہ گانے والیاں انصار کی لڑکیاں تھیں جو عرب کی اوس اور خزرج کی لڑائی کا ذکر کرتی تھیں اور انکا پیشہ گانے کا نہ تھا جیسی مسلم کی روایت میں ہے

اللَّعِبُ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ عید کے روز امام کے سامنے کھیل کود کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ السُّودَانُ يَلْعَبُونَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَدَعَانِي فَكُنْتُ أَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِ عَاتِقِهِ فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ حَتَّى كُنْتُ أَنَا الَّتِي انْصَرَفْتُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے حبشی آئے کھیلتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عید کے روز (مسجد میں) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

سلم نے مجھ کو بلایا مین آپ کے کاندہے پر سے اون کو دیکہتی تہی پہر برابر مین دیکہتی رہی یہانتک کہ مین خود چلی گئی دیعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے بس نہین کہا بلکہ میراجی خود بھر گیا اوسوقت چلی آئی ف یہ کہیل حبشیونکا ایک قسم کی کثرت تہی ہتہیارون سے ورایسا کہیل جس سے مقصود جہاد کی قوت ہو مسجد مین درست ہی اس حدیث سے یہ بہی معلوم ہوا کہ عورت کو اجنبی مردون کیطرف دیکہنا درست ہی اور بعضون نے کہا نا درست ہی بدلیل حدیث ام سلمہ اور ام حبیبہ کے کہ منع کیا آپ نے اون دونون کو عبد اللہ بن ام مکتوم کے سامنے نکلنے سے حالانکہ وہ اندہے تھے فرمایا تم تو اندہی نہین ہو تو مجھکو دیکہتی ہو بعضون نے کہا یہ واقعہ آیت حجاب سے پہلے کا ہے اور بعضون نے کہا عورت کو مردونکا کہیل دیکہنا درست ہے لیکن خاص مردون کے طرف یعنی اون کے بدن کو دیکہنا درست نہین ہی واللہ اعلم

اللعب فی المسجد یوم العید ونظر النساء الی ذلک مسجد مین عید کے دن کہیلنا اور عورتون کا یہ کہیل دیکہنا

عن عائشة قالت رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسترنی بردائه وانا انظر الی الحبشة یلعبون فی المسجد حتی اکون انا اسأم فاقدروا قدر الجاریة الحدیثة السن الحریصة علی اللهو ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ نے اپنی چادر سے مجھے چھپا لیا اور مین حبشیونکو دیکہہ رہی تہی جو مسجد مین کہیل رہے تہے یہانتک کہ مین خود تہک گئی اب تم اندازہ کرو جوان چھوکرے کمسن جو کہیل کود پر دیوانے ہوتی کتنی دیر کہڑی رہی ہوگی

عن ابی هریرة قال دخل عمر والحبشة یلعبون فی المسجد فزجرهم عمر رض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعهم یا عمر فانما هم بنو ارفدة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے عمر رض آئے اور حبشی مسجد مین کہیل رہے تہے حضرت عمر نے اونکو ڈانٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہیلنے دے اونکو اے عمر وہ بنی ارفدہ مین (یعنی حبشی ہین)

الرخصة فی الاستماع الی الغناء وضرب الدف یوم العید عید کے دن گانے اور بجانے کی اجازت

عن عائشة ان ابا بکر الصدیق دخل علیها وعندها جاریتان تضربان بالدف وتغنیان ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجی بثوبه وقال مرة اخرى متسج بثوبه فکشف عن وجهه فقال دعهما یا ابا بکر انها ایام عید وهن ایام منى ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ بالمدینة ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق اون کے پاس گئے دیکہا تو دو لڑکیان وہان دف بجا رہی ہین اور گا رہی ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا لپیٹے ہوئے ہین تو آپ نے اپنا منہ کہولا اور فرمایا اے ابوبکر انکو گانے بجانے دے کیونکہ یہ دن عید کے ہین اور وہ دن منا کے تہے (یعنے ۱۱ ۱۲ ۱۳ ذیحجہ کی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون دنون مدینہ مین تہے آخر کتاب العیدین تمام ہوئی کتاب عیدین کی

کتاب قیام اللیل وتطوع النهار

رات اور دن کے نوافل کے کتاب

باب الحث علی الصلوة فی البیوت والفضل فی ذلک گہرون مین نفل نماز پڑہنے کی فضیلت

عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم صلوا في بيوتكم ولا تتخذوها قبورا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا نماز پڑھو اپنے گھروں میں (یعنی نفل) اور مت بناؤ گھروں کو قبریں جیسے قبروں میں نماز نہیں ہوتی) **عن** زيد
بن ثابت ان النبي صلى الله عليه وسلم اتخذ حجرة في المسجد من حصير فصلى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فيها ليالي حتى اجتمع اليه الناس ثم فقدوا صوته ليلة فظنوا انه نائم فجعل
بعضهم يتنحنح ليخرج اليهم فقال ما زال بكم الذي رأيت من صنيعكم حتى خشيت ان يكتب عليكم
ولو كتب عليكم ما قمتم به فصلوا ايها الناس في بيوتكم فان افضل صلوة المرء في بيته الا الصلوة
المكتوبة ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک حجرہ بنایا بوریے کا آپ اس
میں کئی رات نماز (نفل) پڑھا کیے یہاں تک کہ لوگ مسجد میں آپ پاس جمع ہونے لگے (اور آپ کے پیچھے شریک ہوئے نماز
میں) پھر ایک رات لوگوں نے آپ کی آواز نہ سنی سمجھے آپ سو رہے ہیں بعضوں نے کھنکارنا شروع کیا تاکہ آپ باہر نکلیں آپ نے
فرمایا میں نے تمہارا کام دیکھا اور میں ڈرا کہیں فرض نہ ہو جاوے تم پر اگر فرض ہو جاتا تو تم اس کو کر نہ سکتے اے لوگو نماز
پڑھو (نفل) اپنے گھروں میں اس لیے کہ بہتر نماز آدمی کی وہ ہے جو اس کے گھر میں ہو کیونکہ خالی ہوتی ہے ریا سے اور کسی
کو اس کی خبر نہیں ہوتی سوا خدا کے) سوا فرض کے (وہ مسجد میں افضل ہے) **عن** كعب بن عجرة قال صلى
رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة المغرب في مسجد بني عبد الاشهل فلما صلى قام ناس يتنفلون
فقال النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بهذه الصلوة في البيوت ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز بنی عبد الاشہل کی مسجد میں پڑھی جب نماز پڑھ چکے تو لوگ کھڑے ہو کر سنتیں پڑھنے
لگے آپ نے فرمایا یہ گھروں میں پڑھا کرو

قيام الليل تہجد کا بیان

عن سعد بن هشام انه لقي ابن عباس
فسأله عن الوتر فقال ألا انبئك باعلم اهل الارض بوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم
قال عائشة ائتها فاسألها ثم ارجع الي فاخبرني بردها عليك فأتيت على حكيم بن افلح فاستلحقته
اليها فقال ما انا بقاربها اني نهيتها ان تقول في هاتين الشيعتين شيئا فابت فيهما الا مضيا
فاقسمت عليه فجاء معي فدخل عليها فقالت لحكيم من هذا معك قلت سعد بن هشام قالت
من هشام قال ابن عامر فترحمت عليه وقالت نعم المرء كان عامرا قال يا ام المؤمنين انبئيني عن
خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت اليس تقرأ القرآن قال قلت بلى قالت فان خلق نبي الله
صلى الله عليه وسلم القرآن فهممت ان اقوم فبدا لي قيام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
يا ام المؤمنين انبئيني عن قيام نبي الله صلى الله عليه وسلم قالت اليس تقرأ هذه السورة يا ايها
المزمل قلت بلى قالت فان الله عز وجل افترض قيام الليل في اول هذه السورة فقام نبي الله صلى

اللّٰہ علیہ وسلم واصحابہ حولاً حتی انتفخت اقدامھم وامسک اللّٰہ عز وجل خاتمتھا اثنی عشر شھراً
ثم انزل اللّٰہ عز وجل التخفیف فی آخر ھذہ السورۃ فصار قیام اللیل تطوعاً بعد ان کان فریضۃ فھممت ان
اقوم فبدا لی وتر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقلت یا ام المؤمنین انبئینی عن وتر رسول اللّٰہ صلی
اللّٰہ علیہ وسلم قالت کنا نعد لہ سواکہ وطھورہ فیبعثہ اللّٰہ عز وجل لما شاء ان یبعثہ
من اللیل فیتسوک ویتوضأ ویصلی ثمانی رکعات لا یجلس فیھن الا عند الثامنۃ یجلس فیذکر اللّٰہ عز وجل
ویدعو ویسلم تسلیماً یسمعنا ثم یصلی رکعتین وھو جالس بعد ما یسلم ثم یصلی رکعۃ
فتلک احدی عشرۃ رکعۃ یا بنی فلما اسن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم واخذ اللحم اوتر بسبع و
صلی رکعتین وھو جالس بعد ما سلم فتلک تسع رکعات یا بنی وکان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
اذا صلی الصلوۃ احب ان یدوم علیھا وکان اذا شغلہ عن قیام اللیل نوم او مرض او وجع صلی من النھار
ثنتی عشرۃ رکعۃ ولا اعلم ان نبی اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قرأ القرآن کلہ فی لیلۃ ولا قام لیلۃ
کاملۃ حتی الصباح ولا صام شھراً کاملاً غیر رمضان فاتیت ابن عباس فحدثتہ بحدیثھا فقال
صدقت اما انی لو کنت ادخل علیھا لاتیتھا حتی تشافھنی مشافھۃ قال ابو عبد الرحمٰن کذا وقع فی کتابی
ولا ادری ممن الخطاء فی موضع وترہ علیہ السلام ترجمہ سعد بن ہشام سے روایت ہے وہ ابن عباس سے ملے اور انسے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
وتر تو انہوں نے کہا میں تجھکو بتلاؤں اوس شخص کو جو ساری زمین والوں سے زیادہ جانتا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کو سعد نے کہا ہاں انہوں نے
کہا وہ عائشہ ہیں جاؤ اون کے پاس اور پوچھو اون سے پھر جو وہ جواب دیں مجھسے بیان کردیں میں حکیم بن افلح پاس آیا اور
اونسے کہا میرے ساتھ چلو حضرت عائشہ تک اونہوں نے کہا میں نہیں جانے کا میں نے اونکو منع کیا تھا کہ تم ان دو گروہوں
کے حق میں کچھ نہ کہو (یعنی معاویہ اور علی رض کے گروہوں میں) لیکن اونہوں نے نہ مانا اور کہا میں تو جاؤں گی میں نے اونکو
قسم دی ضرور میرے ساتھ چلو وہ میرے ساتھ آئے اور حضرت عائشہ پاس گئے اونہوں نے حکیم سے پوچھا تمہارے ساتھ کون
ہے میں نے کہا سعد بیٹا ہشام کا اونہوں نے کہا کون ہشام حکیم نے کہا عامر کا بیٹا حضرت عائشہ بولیں اللہ رحم کرے عامر
پر اچھا آدمی تھا عامر سعد نے کہا میں نے عرض کیا اے ام المومنین مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق (یعنی عادات اور
خصائل) بتلائیے اونہوں نے کہا کیا تم قرآن نہیں پڑھتے میں نے کہا کیوں نہیں اونہوں نے کہا بس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اخلاق قرآن کے موافق ہیں میں نے قصد کیا اوٹھنے کا پھر مجھے یاد آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عبادت کرنا رات کو
میں نے کہا اے ام المومنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز مجھکو بتلاؤ اونہوں نے کہا کیا تو نے سورہ مزمل نہیں پڑھی
میں نے کہا کیوں نہیں اونہوں نے کہا اللہ جل جلالہ نے رات کی نماز فرض کردی تھی پہلے اس سورت میں دیکھو کہ ارشاد فرمایا قم
اللیل الا قلیلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب ایکسال تک راتوں کو کھڑے ہوئے یہانتک کہ اون کے

باتون بھول گئی اور اللہ نے اس سورہ کا خاتمہ بارہ مہینے تک روک رکھا پھر اخیر مین آیت تخفیف کی اتری یعنی علم ان سیکون
منکم مرضی اخیر تک) اوسوقت رات کو کھڑا ہونا سنت رہ گیا پہلے فرض تہا پھر مین نے اوٹھنے کا قصد کیا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کا (یعنی طاق رکعتون کا جو آپ رات کو پڑہتے تہے) مجھے خیال آیا مین نے عرض کیا ام المومنین مجھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وتر بتلاؤ اونہون نے کہا ہم آپ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی رکھہ دیتی تہی پھر اللہ جل جلالہ
کو جب منظور ہوتا آپ کو بیدار کرتا رات کو آپ اوٹہتے اور مسواک کر کے وضو کرتے اور آٹھ رکعتین پڑہتے بیچ مین ونکے نہ بیٹھتے مگر اخیر
مین آٹھوین رکعت پڑہ کر بیٹھتے پھر اللہ کا ذکر کرتے اور دعا مانگتے اور سلام پھیرتے آواز سے کہ ہم کو سنائی دیتا پھر سلام کے بعد
دو رکعتین بیٹھ کر پڑہتے پھر ایک رکعت پڑہتے سب گیارہ رکعتین ہوتین اے بیٹے میرے جب آپ کا سن زیادہ ہوا اور گوشت بڑہ گیا
(یعنی موٹے اور بھاری ہوگئے) تو آپ وتر کی سات رکعتین پڑہنے لگے اور دو رکعتین بیٹھ کر سلام کے بعد سب نو رکعتین پڑہنے لگے
اے بیٹے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز (نفل) پڑہتے تو چاہتے کہ ہمیشہ اسکو پڑہا کرین اور جب رات کو آنکھ لگ جاتی نہ پڑہ سکتے نیند یا بیماری
یا درد کی وجہ سے تو دن کو بارہ رکعتین پڑہتے اور مین نہین جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا قرآن ایک رات مین کبھی پڑہا ہو یا کبھی ساری رات صبح تک عبادت
کی ہو یا کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہون سواے رمضان کے سعد نے کہا پھر مین ابن عباس کے پاس آیا اور اونسے حدیث بیان کی اونہون نے کہا سچ کہا عائشہ نے اگر مین
نزدیک ہوتا انکے پاس جاتا ہوتا تو جاتا اور اونکے منہ سے یہ حدیث سنتا کہا ابو عبد الرحمن نے اسی طرح یہ حدیث میری کتاب مین ہے اور نہین جانتا مین کس شخص سے غلطی ہوئی
موئی وتر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اول نو رکعت پھر انکا بیٹھ کر پڑھنا

ثواب من قام رمضان ایمانا واحتسابا

جو شخص رمضان کی راتون مین نماز پڑہے ایمان سے ثواب کے واسطے اوسکی فضیلت عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عبادت کرے رمضان مین ایمان سے ثواب کے واسطے تو اوس کے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے عن
ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم
من ذنبہ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

باب قیام شہر رمضان

رمضان کی راتون مین نماز پڑہنے کا بیان عن
عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی المسجد ذات لیلۃ وصلی بصلاتہ ناس ثم صلی من
القابلۃ وکثر الناس ثم اجتمعوا من اللیلۃ الثالثۃ والرابعۃ فلم یخرج الیہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فلما اصبح قال قد رأیت الذی صنعتم فلم یمنعنی من الخروج الیکم الا انی خشیت
ان یفرض علیکم وذلک فی رمضان ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد
مین ایک رات نماز پڑہی آپکے ساتھ اور لوگون نے بھی پڑہی پھر دوسری رات کو بھی پڑہی اور لوگ بہت تہے جب تیسری اور چوتھی رات
کو لوگ جمع ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نہ نکلے صبح کو آپ نے فرمایا مین نے دیکھا جو تم نے کیا لیکن مین صرف اس خوف سے
نہ نکلا کہ کہین فرض نہ ہو جاوے تم پر اور یہ حال رمضان مین ہوا عن ابی ذر قال صمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فلم يقم بنا حتى بقي سبع من الشهر فقام بنا حتى ذهب ثلث الليل ثم لم يقم بنا في السادسة فقام بنا في الخامسة حتى ذهب شطر الليل فقلت يا رسول الله لو نفلتنا بقية ليلتنا هذه قال انه من قام مع الامام حتى ينصرف كتب الله له قيام ليلة ثم لم يصل بنا ولم يقم حتى بقي ثلث من الشهر فقام بنا في الثالثة وجمع اهله ونساءه حتى تخوفنا ان يفوتنا الفلاح قلت وما الفلاح قال السحور

ترجمہ ابوذر سے روایت ہے ہم نے روزے رکھے (رمضان کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نہیں کھڑے ہوئے (راتوں کو تراویح کے لیئے) یہانتک کہ سات راتیں رہ گئیں (یعنی تیئیسویں رات کو) آپ کھڑے ہوئے تہائی رات تک پھر چوبیسویں رات کو نہیں کھڑے ہوئے پچیسویں کو کھڑے ہوئے آدھی رات تک میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش باقی رات بھی آپ اسی طرح ہمارے ساتھ نماز پڑھتے آپ نے فرمایا جو شخص امام کے ساتھ کھڑا ہو (نماز کے لیئے) اوسکی فراغت پانے تک اللہ اوس کے لیئے ساری رات کی نماز کا ثواب لکھیگا پھر آپ نہیں کھڑے ہوئے (چھبیسویں رات کو) جب تین راتیں رہ گئیں تو ستائیسویں رات کو کھڑے ہوئے اور اپنے کنبے والوں اور بی بیوں کو جمع کیا اوس دن ہم ڈرے کہیں سحری جاتی رہی یعنی اتنی رات تک آپ کھڑے ہوئے کہ سحری کا وقت گذرنے کو تھا

عن النعمان بن بشير يقول قمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في شهر رمضان ليلة ثلث وعشرين الى ثلث الليل الاول ثم قمنا معه ليلة خمس وعشرين الى نصف الليل ثم قمنا معه ليلة سبع وعشرين حتى ظننا ان لا ندرك الفلاح وكانوا يسمونه السحور

ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے رمضان کے مہینے میں تیئیسویں رات کو تہائی رات تک پھر پچیسویں رات کو کھڑے ہوئے آدھی رات تک پھر ستائیسویں رات کو کھڑے ہوئے یہانتک کہ سحری جاتے رہنے کا ڈر ہوا

باب الترغيب في قيام الليل رات کو نماز پڑھنے کی فضیلت

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نام احدكم عقد الشيطان على راسه ثلث عقد يضرب على كل عقدة ليلا طويلا اي ارقد فان استيقظ فذكر الله انحلت عقدة فان توضا انحلت عقدة اخرى فان صلى انحلت العقد كلها فيصبح طيب النفس نشيطا والا اصبح خبيث النفس كسلان

ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سوتا ہے تو شیطان اوس کے سر پر تین گرہیں دیتا ہے اور ہر ایک پر یہ مار دیتا ہے کہ رات بڑی ہے سو تا رہ پھر اگر وہ جاگا (اور شیطان کا کہنا نہ سنا) اور اوس نے اللہ کی یاد کی (نیند سے اوٹھتے ہی) تو ایک گرہ کھلجاتی ہے پھر جب وضو کرتا ہے دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر نماز پڑھتا ہے تو سب گرہیں کھلجاتی ہیں اور صبح کو خوش مزاج ہنس مکھ ہوتا ہے نہیں تو منحوس اور سست رہتا ہے

عن عبد الله قال ذكر عند رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل نام ليلة حتى اصبح قال ذلك رجل بال الشيطان في اذنيه

ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص کا ذکر آیا جو رات کو صبح تک سوتا رہا

اپنے فرمایا اوسکے کانون مین شیطان نے موت دیا ہے یعنی غفلت ڈالدی ہے جب نیند سے نہین جاگتا **عن** عبد اللہ قال ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً قال یا رسول اللہ ان فلاناً نام عن الصلوٰۃ بالبارحۃ حتی اصبح قال ذاک شیطان بال فی اذنیہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ فلان شخص رات کو سو گیا نماز سے یہانتک کہ صبح ہو گئی اپنے فرمایا شیطان نے اوسکے کانون مین موت دیا ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلاً قام من اللیل فصلی ثم ایقظ امرأتہ فصلت فان ابت نضح فی وجہہا الماء ورحم اللہ امرأۃ قامت من اللیل فصلت ثم ایقظت زوجہا فصلی فان ابی نضحت فی وجہہ الماء ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرے اللہ اوس شخص پر جو رات کو جاگے پھر نماز پڑھے پھر جگاوے اپنی عورت کو وہ بھی نماز پڑھے اگر نہ اوٹھے تو اوس کے منہ پر پانی چھڑک دیوے اور رحم کرے اللہ اوس عورت پر جو رات کو اوٹھے اور نماز پڑھے پھر جگاوے اپنے خاوند کو وہ بھی نماز پڑھے اگر نہ مانے تو اوس کے منہ پر پانی چھڑک دیوے **عن علی** بن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم طرقہ وفاطمۃ فقال الا تصلون قلت یا رسول اللہ انما انفسنا بید اللہ فاذا شاء ان یبعثنا بعثنا فانصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قلت لہ ذلک ثم سمعتہ وہو مدبر یضرب فخذہ ویقول وکان الانسان اکثر شیء جدلا ترجمہ حضرت علی رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور حضرت فاطمہ کو پکارا رات کو اور فرمایا نماز نہین پڑھتے (تہجد کی) مین نے کہا یا رسول اللہ ہماری جانین اللہ جل جلالہ کے ہاتھ مین ہین جب وہ چاہے گا ہم کو اوٹھا دیگا یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے جب مین نے یہ کہا پھر مین نے سنا آپ پیٹھ موڑے جاتے تھے اور ران پر ہاتھ مار کے فرماتے تھے (وکان الانسان اکثر شیء جدلا) یعنی انسان سب سے زیادہ جھگڑنیوالا ہے مطلب یہ ہے کہ حق بات کو بعضے وقت نہین مانتا اور چاہتا ہے کہ بیفایدہ دلیل کرے جس سے اپنی بات رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علی کو پکارنا یہی تو اللہ ہی کی چاہنے سے تھا اور جب وہ جاگ اوٹھے تو اللہ ہی نے اونکو جگایا پھر نماز پڑھنے مین کیا عذر تھا اگرچہ تہجد کی نماز فرض نہ تھی نفل تھی اوسی خیال سے حضرت علی رضؓ نے اوس مین دیر کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بطریق اعلام تھا نہ وجوب ورنہ اطاعت لازم ہو جاتی واللہ اعلم **عن علی** بن ابی طالب قال دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی فاطمۃ من اللیل فایقظنا للصلوٰۃ ثم رجع الی بیتہ فصلی ہویّاً من اللیل فلم یسمع لنا حساً فرجع الینا فایقظنا فقال قوما فصلیا قال فجلست وانا اعرک عینی واقول انا واللہ لا نصلی الا ما کتب علینا انما انفسنا بید اللہ فان شاء ان یبعثنا بعثنا قال فولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یقول ویضرب بیدہ علی فخذہ ما نصلی الا ما کتب اللہ لنا وکان الانسان اکثر شیء جدلا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور فاطمہ زہرا رضؓ

پاس رات کو آئے اور ہم کو جگایا نماز کے لیے پھر اپنے گہر کو لوٹ گئے اور بڑی دیر تک نماز پڑہا کیے لیکن ہماری آہٹ نہ پائی ہم
تو پھر لیٹ کر سو رہے تھے) تب تو آپ پھر آئے اور ہم کو جگایا اور فرمایا اوٹھو نماز پڑہو میں اوٹھکر بیٹھا آنکھیں ملتا جاتا اور کہتا تھا
قسم خدا کی ہم اوسی قدر نماز پڑہیں گے جتنی اللہ نے ہماری تقدیر میں لکھی ہے اور ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں اگر وہ
جگائیگا تو ہم کو اوٹھا دیگا یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے اور اپنا ہاتھ ران پر مار کے فرماتے تھے ہم اوسی
قدر نماز پڑہیں گے جتنی اللہ نے ہماری تقدیر میں لکھی ہے ا یہ حضرت علی کا کلام تھا آپ اوس کو تعجب سے نقل کرتے تھے انسان
سب سے زیادہ جھگڑالو ہے **ف** اس لیے کہ یہ امر سچ ہے جتنا تقدیر میں ہے اوتنا ہی انسان کریگا مگر تقدیر کا کسی کو علم نہیں
ہے پھر اوسکو ذکر کا کیا محل ہے نیک کاموں میں کوشش کرنا ہمارا فرض ہے نہ یہ کہ تقدیر کا حیلہ کرکے ہاتھ پاؤں مار رہیں فقط

باب فَضْلُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ رات کی نماز کی فضیلت **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ
ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد روزہ رکھنے کے لیے سب مہینوں سے زیادہ
محرم کا مہینہ افضل ہے اور فرض نماز کے بعد رات کی نماز سب نمازوں سے افضل ہے **عن** حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَأَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ
رَمَضَانَ الْمُحَرَّمُ أَرْسَلَهُ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ **ترجمہ** حمید بن عبدالرحمن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض کے بعد رات کی نماز فضیلت
رکہتی ہے اور روزے لیے رمضان کے بعد محرم فضیلت رکہتا ہے ارسال کیا اس حدیث کو شعبہ نے **فضل** صَلٰوةِ اللَّيْلِ فِي السَّفَرِ سفر میں تہجد
پڑہنے کی فضیلت **عن** أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ أَتَى قَوْمًا
فَسَأَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوهُ فَتَخَلَّفَهُمْ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ
بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِي أَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ
بِهِ نَزَلُوا فَوَضَعُوا رُءُوسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِي وَيَتْلُو آيَاتِي وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَانْهَزَمُوا
فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتّٰى يُقْتَلَ أَوْ يَفْتَحَ اللّٰهُ لَهُ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تین
آدمیوں سے محبت رکہتا ہے ایک تو وہ شخص جو ایک قوم کا تھا اوس قوم میں ایک شخص آگیا اور اللہ کے لیے نہ رشتہ اور ناتے کی وجہ
سے پھر اوس قوم نے اوسکو نہ دیا وہ شخص پیچھے سے چلا گیا اور چھپا کر اوسکو دے آیا جسکو کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے یا اوس
شخص کے جسنے دیا دوسرا ایک وہ شخص جو ایک قوم میں تہا وہ رات بہر چلے جب سونا اونکو سب سے بہلا معلوم ہوا تو وہ اوتری
اور پڑکر سو رہے مگر وہ شخص کہڑا رہا اللہ سے عاجزی کرتا ہوا اور اوس کے سامنے عاجزی کرتا ہوا اور اوس کی آیتیں پڑہتا ہوا یعنے
نفل پڑہتا رہا اور ایک وہ شخص جو لشکر میں تہا جب دشمن سے مقابلہ ہوا تو لوگ بہاگ کہڑے ہوئے مگر وہ سینہ سامنے کیے ہوئے چلا گیا
یہانتک کہ مارا گیا یا اللہ نے فتح دی اوسکو **وقت القیام** رات کو کس وقت نفل پڑہے **عن** مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ

لعائشة اى الاعمال احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت الدائم قلت فاى الليل كان يقوم قالت
اذا سمع الصارخ ترجمہ مسروق سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا کونسا کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ
پسند ہوتا اونہوں نے کہا جو کام ہمیشہ ہو میں نے کہا آپ رات کو کب اوٹھتے تھے اونہوں نے کہا جب مرغ بولتا ف یعنی
اخیر رات میں صبح صادق سے پہلے اس لیئے کہ مرغ کی آواز شروع ہوتی ہے جب پہر رات باقی رہتی ہے

باب ذكر ما يستفتح به القيام جب رات کو اوٹھے تو پہلے کیا کہے

عن عاصم بن حميد قال سألت عائشة بما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستفتح قيام الليل قال لقد سألتني عن شيء ما سألني عنه احد قبلك كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر عشرا ويحمد عشرا ويسبح عشرا ويهلل عشرا ويستغفر عشرا ثم يقول اللهم اغفر لي واهدني وارزقني وعافني اعوذ بالله من ضيق المقام يوم القيمة ترجمہ عاصم بن حمید سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کس چیز سے شروع کرتے تھے اونہوں نے کہا تو نے وہ بات مجھسے پوچھی کسی نے نہیں پوچھی آجتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس بار اللہ اکبر کہتے پھر دس بار الحمد للہ کہتے پھر دس بار سبحان اللہ کہتے پھر دس بار لا الہ الا اللہ کہتے پھر دس بار استغفار کرتے اور فرماتے اللهم اغفر لي واهدني الخ یعنی یا اللہ بخش مجھکو اور راہ بتلا مجھے اور روزی دے مجھکو اور تندرست رکھ مجھکو پناہ مانگتا ہوں اللہ کی قیامت کے دن جا کی تنگی سے

عن ربيعة بن كعب الاسلمي قال كنت ابيت عند حجرة النبي صلى الله عليه وسلم فكنت اسمعه اذا قام من الليل يقول سبحان الله رب العالمين الهوي ثم يقول سبحان الله وبحمده الهوي ترجمہ ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے پاس سوتا میں سنتا جب آپ رات کو اوٹھتے تو دیر تک فرماتے سبحان اللہ رب العالمین پھر دیر تک فرماتے سبحان اللہ وبحمدہ

عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قام من الليل يتهجد قال اللهم لك الحمد انت نور السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد انت قيام السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد انت مالك السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد انت الحق ووعدك حق والجنة حق والنار حق والساعة حق والنبيون حق ومحمد حق لك اسلمت وعليك توكلت وبك امنت ثم ذكر قتيبة كلمة معناها وبك خاصمت واليك حاكمت اغفر لي ما قدمت وما اخرت وما اعلنت انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت ولا حول ولا قوة الا بالله ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو کھڑے ہوتے تہجد کے لیئے تو فرماتے اللهم لك الحمد اخیر تک یعنی یا اللہ تجھی کو تعریف لائق ہے تو روشن کرنیوالا ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو اون میں ہیں تجھی کو تعریف لائق ہے تو سچا تیرا وعدہ سچا بہشت سچ آگ سچ قیامت سچ نبی سچے محمد سچا میں نے تیرے لئے گردن رکھدی اور تجھپر بھروسا کیا تجھپر یقین لایا تیری ہی لیئے جھگڑا اور تیری ہی طرف فیصلہ کی لیئے آیا میرے اگلے اور پچھلے اور کھلے گناہ سب بخشدے تو ہی آگے ہے اور تو ہی پیچھے ہے سوا تیرے کوئی پوجنے کے لائق نہیں کسی میں زور اور طاقت نہیں سوا اللہ کے

عن

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ بَاتَ عِنْدَ مَیْمُوْنَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ وَھِیَ خَالَتُہٗ فَاضْطَجَعْتُ فِیْ عَرْضِ الْوِسَادَۃِ

وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَھْلُہٗ فِیْ طُوْلِھَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی

اِذَا انْتَصَفَ اللَّیْلُ اَوْ قَبْلَہٗ قَلِیْلًا اَوْ بَعْدَہٗ قَلِیْلًا اسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ

یَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْھِہٖ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْاٰیَاتِ الْخَوَاتِیْمَ مِنْ سُوْرَۃِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰی شَنٍّ

مُعَلَّقَۃٍ فَتَوَضَّأَ مِنْھَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَہٗ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ

مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَھَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِہٖ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی رَاْسِیْ

وَاَخَذَ بِاُذُنِی الْیُمْنٰی یَفْتِلُھَا فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ رَکْعَتَیْنِ

ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰی جَآءَ الْمُؤَذِّنُ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے

وہ ایک رات ام المؤمنین میمونہ کے گھر میں رہے اور وہ اون کی خالہ تہین تو اونہون نے کہا میں بچھونے کے چوڑان

میں لیٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی میمونہ اوس کے لنبان میں لیٹیں پھر آپ سو رہے جب آدھی

رات ہوئی یا اوس سے کچھ پہلے یا کچھ بعد تو آپ اوٹھے اور بیٹھ کر اپنے ہاتھ سے منہ ملنے لگے نیند دور کرنے کی پھر آپ نے

دس آیتین اخیر سورۂ آل عمران کی پڑھین اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ

اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا اخیر تک پھر ایک مشک کیطرف گئے جو لٹک رہی تھی اور اوس میں سے پانی لیکر اچھی طرح وضو کیا پھر نماز

پڑھنے لگے کھڑے ہو کر عبد اللہ بن عباس نے کہا میں نے بھی کھڑے ہو کر ایسا ہی کیا (یعنی وضو کیا) پھر نزدیک آنکر آپ کے

پہلو میں کھڑا ہوا آپ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا داہنا کان پکڑ کر ملنے لگے پھر آپ نے دو رکعتین پڑھین پھر

دو رکعتین پھر دو رکعتین پھر دو رکعتین پھر دو رکعتین پھر دو رکعتین پھر وتر پڑھا بعد اوس کے لیٹ رہے یہانتک کہ

موذن آیا فجر کی نماز کے لیئے بلانے کو اوسوقت آپنے ہلکی دو رکعتین پڑھین (یعنی فجر کی سنتین) **بَابُ**

مَا یَفْعَلُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ مِنَ السِّوَاکِ جب اٹھے تو کیا کرے **عَنْ** حُذَیْفَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا

قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَشُوْصُ فَاہُ بِالسِّوَاکِ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اوٹھتے تو اپنا

منہ ملتے مسواک سے **عَنْ** حُذَیْفَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَشُوْصُ فَاہُ

بِالسِّوَاکِ **ترجمہ** جو اوپر گذرا **عَنْ** حُذَیْفَۃَ قَالَ کُنَّا نُؤْمَرُ بِالسِّوَاکِ اِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّیْلِ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت

ہے ہم کو حکم تہا مسواک کرنیکا جب رات کو اوٹھیں **عَنْ** شَقِیْقٍ قَالَ کُنَّا نُؤْمَرُ اِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّیْلِ اَنْ نَّشُوْصَ اَفْوَاھَنَا

بِالسِّوَاکِ **ترجمہ** شقیق نے کہا ہم کو حکم تہا جب رات کو اوٹھیں تو اپنے منہ صاف کریں مسواک سے **بَابٌ** بِاَیِّ شَیْءٍ یَسْتَفْتِحُ

صَلٰوتَہٗ بِاللَّیْلِ رات کی نماز کس دعا سے شروع کرے **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ بِاَیِّ شَیْءٍ

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ صَلٰوتَہٗ قَالَتْ کَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَہٗ قَالَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ

جبرئیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموٰت والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اللھم اھدنی لما اختلف فیہ من الحق انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم ترجمہ ابو سلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کس دعا سے شروع کرتے تھے اونھون نے کہا آپ جب رات کو اوٹھتے نماز شروع کرتے تو فرماتے اللھم رب جبرئیل اخیر تک یعنی اے مالک جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے اے پیدا کرنیوالے آسمانون اور زمین کے اے جاننے والے غایب اور حاضر کے تو فیصلہ کریگا اپنے بندونکا جس مین وہ اختلاف کرتے ہین یا اللہ جس بات مین اختلاف ہے اوسمین تو مجھکو حق بتلا دے بیشک جسکو چاہتا ہے تو سیدھی راہ پر لگاتا ہے عن حمید بن عبد الرحمن بن عوف ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت وانا فی سفر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لارقبن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لصلوۃ حتی اری فعلہ فلما صلی صلوۃ العشاء وھی العتمۃ اضطجع ھویا من اللیل ثم استیقظ فنظر فی الافق فقال ربنا ما خلقت ھذا باطلا حتی بلغ انک لا تخلف المیعاد ثم اھوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی فراشہ فاستل منہ سواکا ثم افرغ فی قدح من اداوۃ عندہ ماء فاستن ثم قام فصلی حتی قلت قد صلی قدر ما نام ثم اضطجع حتی قلت قد نام قدر ما صلی ثم استیقظ ففعل کما فعل اول مرۃ فقال مثل ما قال ففعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث مرات قبل الفجر ترجمہ حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے سنا وہ کہتا تھا مین سفر مین ساتھ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو مین نے کہا ضرور دیکھونگا آپ کسطرح نماز پڑھتے ہین جب آپ عشا کی نماز پڑھ چکے تو بڑی دیر تک سوتے رہے پھر جاگے اور آسمان کے کنارے کو دیکھا اور فرمایا ربنا ما خلقت ھذا باطلا یعنی اے پروردگار تو نے یہ بیکار نہین بنایا یہانتک کہ پہونچے انک لا تخلف المیعاد تک پھر آپ بچھونے کیطرف جھکے اور مسواک اوٹھائی اور ڈول سے پانی نکالا ایک پیالے مین اور مسواک کی پھر کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگے یہانتک کہ مین سمجھا جتنی دیر تک سوئے تھے اوتنی ہی دیر تک نماز پڑھی پھر لیٹ رہے یہانتک کہ مین سمجھا سوئے اوتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک نماز پڑھی تھی پھر جاگے اور ایسا ہی کیا یعنی مسواک کی اور نماز پڑھی اور کہا وہی جو پہلے کہا تھا یعنی ربنا ما خلقت ہذا باطلا اخیر تک تو فجر سے پہلے آپ نے تین بار ایسا ہی کیا باب ذکر صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا بیان عن انس قال ما کنا نشاء ان نری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل مصلیا الا رایناہ ولا نشاء ان نراہ نائما الا رایناہ ترجمہ انس سے روایت ہے ہم جب چاہتے رات کو دیکھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے تو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے اور جب چاہتے سوتے ہوئے دیکھین تو سوتے ہوئے دیکھتے یعنی آپ رات کو سوتے بھی اور نماز بھی پڑھتے نہ ساری

رات جاگتی نہ ساری رات سوتے **عن** یعلی بن مملک انہ سال ام سلمۃ عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کان یصلی العتمۃ ثم یسبح ثم یصلی بعدھا ما شاء اللہ من اللیل ثم ینصرف فیرقد مثل ما صلی ثم یستیقظ من نومہ ذلک فیصلی مثل ما نام وصلوتہ تلک الآخرۃ تکون الی الصبح **ترجمہ** یعلی بن مملک نے پوچھا ام المومنین ام سلمہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو اونہوں نے کہا آپ عشا کی نماز پڑھتے تھے پھر سنتیں پڑھتے تھے پھر اوس کے بعد جتنی رات تک اللہ چاہتا آپ نماز پڑھا کرتے پھر سو رہتے اتنی دیر تک جتنی دیر تک نماز پڑھی تھی پھر جاگتے اور نماز پڑھتے اوتنی دیر تک جتنی دیر تک سوئے تھے اور یہ اخیر کی نماز آپ کی فجر تک ہوتی

عن یعلی بن مملک انہ سال ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قراءۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن صلوتہ فقالت ما لکم وصلوتہ کان یصلی ثم ینام قدر ما صلی ثم یصلی قدر ما نام ثم ینام قدر ما صلی حتی یصبح ثم نعتت لہ قراءتہ فاذا ھی تنعت قراءۃ مفسرۃ حرفا حرفا **ترجمہ** یعلی بن مملک نے ام سلمہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کو (یعنی آپ کلام اللہ کیونکر پڑھتے تھے) اور نماز کو اونہوں نے کہا تمہیں کیا آپکی نماز سے (یعنی تمہارا پوچھنا بے فائدہ ہے کیونکہ تم ویسی نماز نہیں پڑھ سکتے) آپ نماز پڑھتے تھے پھر سو رہتے جتنی دیر نماز پڑھی پھر نماز پڑھتے جتنی دیر سوئے تھے پھر سوتے جتنی دیر نماز پڑھی تھی صبح تک پھر قراءت کو بیان کیا تو وہ صاف ایک ایک حرف الگ الگ تھی)

ذکر صلوۃ داود علیہ السلام

داود علیہ السلام کی نماز کا بیان

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الصیام الی اللہ عز وجل صیام داود علیہ السلام کان یصوم یوما ویفطر یوما واحب الصلوۃ الی اللہ صلوۃ داود کان ینام نصف اللیل ویقوم ثلثہ وینام سدسہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دنوں سے زیادہ پسند اللہ کو حضرت داود علیہ السلام کا روزہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے اور سب نمازوں میں زیادہ پسند اللہ کو حضرت داود کی نماز ہے وہ آدھی رات سوتے پھر تہائی رات نماز پڑھتے پھر چھٹے حصہ میں سوتے (اسطرح ساری رات کو تقسیم کرتے)

ذکر صلوۃ نبی اللہ موسی کلیم اللہ علیہ السلام

حضرت موسی کلیم اللہ کی نماز کا بیان

عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتیت لیلۃ اسری بی علی موسی علیہ السلام عند الکثیب الاحمر وھو قائم یصلی فی قبرہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھکو معراج ہوا تو میں موسی علیہ السلام کے پاس آیا سرخ ریتی کے پاس وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے

عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتیت موسی عند الکثیب الاحمر وھو قائم یصلی قال ابو عبد الرحمن ھذا اولی بالصواب عندنا من حدیث معاذ بن خالد **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں موسی علیہ السلام کے پاس گیا سرخ ریتی کے ٹیلے پر وہ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے

ف امام نسائی نے کہا ہمارے نزدیک یہ روایت ٹھیک ہے پہلی روایت سے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ معراج کی رات میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسی سے چھٹے آسمان پر ملے تھے اور ممکن ہے کہ پہلی ملاقات قبر میں ہوئی ہو پھر چھٹے
آسمان پر اور سرخ ٹیلا ایک مقام ہے بیت المقدس سے ایک منزل پر وہیں حضرت موسی علیہ السلام کی قبر ہے **عن** اَنَسٍ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَرْتُ عَلٰی قَبْرِ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَھُوَ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ **ترجمہ** انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حضرت موسی علیہ السلام کی قبر پر گزرا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے

عن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی مُوْسٰی
عَلَیْہِ السَّلَامُ وَھُوَ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
معراج کی رات حضرت موسی علیہ السلام پاس ہو کر گیا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے **عن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِہٖ مَرَّ عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَھُوَ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ **ترجمہ** انس سے روایت ہے جس رات رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تو آپ حضرت موسی علیہ السلام پر گزرے وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے **عن** اَنَسٍ یَقُوْلُ
اَخْبَرَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِہٖ مَرَّ
عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَھُوَ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ **ترجمہ** انس سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا ایک صحابی نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا آپ حضرت موسے علیہ السلام پاس سے گئے وہ اپنی قبر میں
نماز پڑھ رہے تھے **عن** اَنَسٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی وَھُوَ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ **ترجمہ** انس سے روایت ہے انہوں نے سنا بعض صحابہ
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھکو معراج ہوا تو میں موسی علیہ السلام پر سے گزرا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ
رہے تھے

باب اِحْیَاءِ اللَّیْلِ رات کو عبادت کرنا

عن خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ وَكَانَ قَدْ شَہِدَ بَدْرًا مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ رَاقَبَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً صَلَّاھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كُلَّھَا حَتّٰی كَانَ مَعَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِہٖ
جَاءَ خَبَّابٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ لَقَدْ صَلَّیْتَ اللَّیْلَۃَ صَلٰوۃً مَا رَاَیْتُكَ صَلَّیْتَ نَحْوَھَا فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنَّھَا صَلٰوۃُ رَغَبَۃٍ وَّرَھَبَۃٍ سَاَلْتُ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فِیْھَا ثَلٰثَ خِصَالٍ
فَاَعْطَانِی اثْنَتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَۃً سَاَلْتُ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ لَّا یُھْلِكَنَا بِمَا اَھْلَكَ بِہِ الْاُمَمَ قَبْلَنَا فَاَعْطَانِیْھَا
وَسَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یُظْھِرَ عَلَیْنَا عَدُوًّا مِّنْ غَیْرِنَا فَاَعْطَانِیْھَا وَسَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یَلْبِسَنَا شِیَعًا فَمَنَعَنِیْھَا
ترجمہ خباب بن الارت سے روایت ہے وہ جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انہوں نے رات
بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا جب فجر قریب ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا خباب گئے اور

اور عرض کیا یا رسول اللہ قربان ہوں آپ پر ماں باپ میرے آپنے اس رات کو ایسی نماز پڑھی ویسی کبھی میں نے آپ کو پڑھتے
ہوئے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہ نماز محبت اور ڈر کی ہے میں نے اسمیں اپنے پروردگار سے
تین باتیں مانگیں دو تو عنایت ہوئیں اور ایک نہیں ملی میں نے اپنے پروردگار سے یہ مانگا کہ ہم کو ہلاک نہ کرے اون
عذابوں سے جن سے اگلی امتوں کو ہلاک کیا تو قبول ہوا پھر میں نے مانگا کہ ہم پر غیر دشمن مسلط نہ ہو تو قبول ہوا **ف**
اسمیں یہ شبہہ ہوتا ہے کہ اس زمانے میں اور پہلے زمانوں میں جابجا مسلمان کافروں کی رعایا رہے ہیں چنانچہ اس
وقت ہندوستان میں نصاری کی حکومت ہے اوسکا جواب یہ ہے۔ کہ مراد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کرام سے ہے
یعنی جو لوگ اوس وقت آپ کے ساتھ موجود تھے اون پر کبھی غیر دشمن مسلط نہیں ہوا۔ یا مطلب یہ ہے کہ تمام مسلمانوں پر
غیر دشمن مسلط نہ ہوا اور ابھی تک عرب اور افریقہ اور وسط ایشیا اور ایشیای کوچک اور ٹرکی یورپ کی بعض مقامات پر
مسلمان آزاد ہیں اور وہاں کے حاکم مسلمان ہیں اگرچہ نصاری سے تعلق کچھ نہ کچھ قائم ہو گیا ہے اور اونکی حکومت نے ایک
عالم کو گھیر لیا ہے۔ یا مراد خاص عرب کے مسلمان ہیں۔ یا مراد یہ ہے کہ جبتک قیامت کے آثار ظاہر نہ ہوں مسلمانوں غیر
دشمن مسلط نہ ہوا اور نصاری کا تمام مسلمانوں پر مسلط ہونا اور سب ملکوں پر حکومت قائم کرنا قیامت کی آثار سے ہے واللہ اعلم۔
ت پھر میں نے مانگا کہ ہم میں پھوٹ نہ ہو اور گروہ گروہ نہ ہوں (یعنی سب متفق اور متحد رہیں) تو قبول نہ ہوا **ف**
بلکہ بہتر فرقے ہو گئے اور ہر ایک فرقے کے سیکڑوں شاخیں ہو گئیں

الاختلاف على عائشة في إحياء الليل

اختلاف راویوں کا حضرت عائشہ پر رات کی عبادت میں

عن عائشة قالت كان إذا دخلت العشر أحيى رسول الله صلى الله عليه وسلم الليل وأيقظ أهله وشد المئزر **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب رمضان کا اخیر دہاکا آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو جگاتے اور تہبند مضبوط باندھتے

عن أبي إسحاق قال أتيت الأسود بن يزيد وكان لي أخا صديقا فقلت يا أبا عمرو حدثني ما حدثتك أم المؤمنين عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قالت كان ينام أول الليل ويحيي آخره **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہے میں اسود بن یزید پاس آیا اور وہ میرے بھائی دوست تھے میں نے کہا اے ابا عمرو بیان کرو مجھسے جو بیان کیا ہو تم سے ام المومنین عائشہ رضی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے باب میں اونھوں نے کہا حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رات کو سوتے اور پچھلی رات میں جاگتے

عن عائشة رض قالت لا أعلم رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ القرآن كله في ليلة ولا قام ليلة حتى الصباح ولا صام شهرا كاملا قط غير رمضان **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں کبھی سارا قرآن پڑھا ہو یا رات بھر صبح تک عبادت کی ہو یا ایک مہینے پورے روزے رکھے ہوں سوا رمضان کے

عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها وعندها امرأة فقال من هذه قالت فلانة لا تنام فذكرت من صلاتها فقال مه عليكم ما تطيقون فوالله لا يمل الله عز وجل حتى تملوا وكان

أَحَبُّ الدِّيْنِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس گئے وہان ایک عورت بیٹھی تھی آپنے پوچھا یہ کون ہے حضرت عائشہ نے کہا یہ فلانی عورت ہے جو بیان کیا کہ یہ سوتی نہیں ہے اور رات بھر نماز پڑھتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا بات ہے تم کو چاہیئے اوتنا عمل کرو جتنی طاقت ہو قسم خدا کی اللہ جل جلالہ نہیں تھکیگا (ثواب دینے سے) تم ہی تھک جاؤگے (عمل کرنے سے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کام پسند تھا جسکو آدمی ہمیشہ کرے **ف** ہمیشہ وہی کام ہو سکیگا جو اعتدال سے ہو وہ چار روز دن رات محنت اوٹھا کر ایک کام کرنا اچھا نہیں اسلیئے کہ وہ چھوٹ جاتا ہے ہمیشہ نبھ نہیں سکتا اس لیئے حکمت کا قاعدہ یہ ہے کہ تھوڑا کام کرے جتنا طبیعت پر بار نہ ہو وہ ہمیشہ قایم رہیگا اور وہی فائدہ بخشیگا

عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى حَبْلًا مَمْدُوْدًا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبْلُ قَالُوْا لِزَيْنَبَ تُصَلِّي إِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلُّوْهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لیگئے وہان ایک رسی دیکھی جو دو کھمبون مین بندہی تھی آپنے پوچھا یہ رسی کیسی ہے لوگون نے کہا زینب نماز پڑھتی ہین جب تھک جاتی ہین تو اس رسی سے لٹک رہتی ہین (لیکن بیٹھتی نہین اور آرام نہین پاتین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس رسی کو کھول ڈالو جبتک دل لگے نماز پڑہو اور جب تھک جاؤ تو بیٹھ جاؤ (آرام پاؤ) سو رہو اس لیئے کہ بعد ریاضت اور محنت کے سکون اور راحت ضرور ہے ورنہ آدمی بیمار ہو جاویگا پھر مطلق ریاضت نہ ہو سکیگی

عن الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے نماز مین یہانتک کہ پاؤن آپ کے سوج گئے لوگون نے کہا آپکے تو اگلے اور پچھلے گناہ اللہ نے بخش دیئے ہین (پھر آپ کس لیئے اتنی عبادت کرتے ہین) آپنے فرمایا کیا مین اللہ کا بندہ شکرگزار نہون (یعنی اگر میرے گناہ اللہ نے معاف کر دیئے ہین تو مین اسی احسان کا شکر کرتا ہون)

عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتّٰى تَزْلَعَ يَعْنِي تَشَقَّقَ قَدَمَاهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے یہانتک کہ آپکے پاؤن پھٹ جاتے

كَيْفَ يَفْعَلُ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَائِمًا

وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ عَنْ عَائِشَةَ فِي ذٰلِكَ جب کھڑے ہو کر نماز شروع کرے تو کسطرح کرے اور بیان راویون کے اختلاف کا اس باب مین حضرت عائشہ سے

عن عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيْلًا فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی رات تک نماز پڑھتے جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے

عن عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَائِمًا وَقَاعِدًا فَإِذَا افْتَتَحَ

الصَّلوٰة قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَاِذَا افْتَتَحَ الصَّلوٰةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے اور بیٹھے نماز پڑھتے تھے جب کھڑے ہو کر نماز شروع کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے
اور جب بیٹھ کر نماز شروع کرتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے **عن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي

وَهُوَ جَالِسٌ فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَأَ
وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تو بیٹھے بیٹھے قراءت کیا کرتے جب آپ کی قراءت میں سے تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو
کھڑے ہو جاتے اور ان کو پڑھ کر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ

مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى جَالِسًا حَتّٰى دَخَلَ فِي السِّنِّ فَكَانَ يُصَلِّي وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فَاِذَا
غَبَرَ مِنَ السُّوْرَةِ ثَلَاثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَأَ بِهَا ثُمَّ رَكَعَ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز ... پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ کا سن زیادہ ہو گیا (اور طاقت کم ہو گئی) اس
وقت آپ بیٹھ کر نماز (نفل) پڑھنے لگے تو آپ بیٹھے بیٹھے قراءت کیا کرتے جب تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے
اور ان کو پڑھتے پھر رکوع کرتے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ

فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ اِنْسَانٌ قَدْرَ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے آپ بیٹھ کر
قراءت کیا کرتے (نفل نماز میں) پھر جب رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہو جاتے جتنی دیر تک آدمی چالیس آیتیں پڑھے **عن**

سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ اَنَا سَعْدُ بْنُ
هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَتْ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَاكَ قُلْتُ اَخْبِرِيْنِيْ عَنْ صَلوٰةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ وَكَانَ قُلْتُ اَجَلْ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُصَلِّي بِاللَّيْلِ صَلوٰةَ الْعِشَاءِ ثُمَّ يَاْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهِ فَيَنَامُ فَاِذَا كَانَ جَوْفُ اللَّيْلِ قَامَ اِلٰى حَاجَتِهِ وَاِلٰى
طَهُوْرِهِ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّهُ يُسَوِّيْ بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوْعِ
وَالسُّجُوْدِ وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ جَنْبَهُ فَرُبَّمَا جَاءَ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِا
لصَّلوٰةِ ثُمَّ قَبْلَ اَنْ يُّغْفِيَ وَرُبَّمَا يُغْفِيْ وَرُبَّمَا شَكَكْتُ اَغْفٰى اَوْ لَمْ يُغْفِ حَتّٰى يُؤْذِنَهُ بِالصَّلوٰةِ وَكَانَتْ تِلْكَ صَلوٰةُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَسَنَّ وَلَحُمَ فَذَكَرَتْ مِنْ لَحْمِهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَاْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهِ فَاِذَا كَانَ جَوْفُ اللَّيْلِ قَامَ اِلٰى طَهُوْرِهِ وَاِلٰى حَاجَتِهِ فَتَوَضَّاَ
ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيْ سِتَّ رَكَعَاتٍ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّهُ يُسَوِّيْ بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ ثُمَّ يُوْتِرُ
بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ جَنْبَهُ وَرُبَّمَا جَاءَ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلوٰةِ قَبْلَ اَنْ يُّغْفِيَ

وَرُبَّمَا اَغْفٰی وَرُبَّمَا شَكَكْتُ اَغْفٰی اَمْ لَا حَتّٰی یُؤْذِنَهٗ بِالصَّلٰوةِ قَالَتْ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سعد بن ہشام بن عامر سے روایت ہے مین مدینہ مین آیا تو حضرت عائشہ کے پاس گیا اونہون
نے پوچھا تم کون ہو مینے کہا سعد بن ہشام بن عامر اونہون نے کہا رحم کرے اللہ تمھاری باپ پر مین نے کہا مجھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتلاؤ اونہون نے کہا آپ ایسا کرتے تھے ایسا کرتے تھے مین نے ہان کیا پہر اونہون نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو عشا کی نماز پڑھتے پھر اپنے بچھونے پر آتے اور سو رہتے جب آدھی رات ہو جاتی تو اٹھتے
حاجت کو اور طہارت کو پھر وضو کرتے اور مسجد مین آتے اور آٹھ رکعتین پڑھتے میرے خیال مین آپ ان رکعتون مین قراءت
اور رکوع اور سجود کو برابر کرتے پھر ایک رکعت وتر کی پڑھتے پھر دو رکعتین بیٹھ کر پڑھتے پھر کروٹ پر لیٹ رہتے بعد اس کے
بلال آپکو جگاتے کبھی سو جانے سے پہلے کبھی سونے کے بعد کبھی مجکو شک رہتی کہ آپ سوئے یا نہین سوئے یہانتک کہ بلال انکو
جگا دیتے نماز کے لیئے پھر بھی یہی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہانتک کہ انکا سن زیادہ ہو گیا اور گوشت چڑھ گیا پہر
بیان کیا آپ کے گوشت کا حال جو اللہ نے چاہا پہر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز لوگون کے ساتھ پڑھتے پہر اپنے
بچھونے پر آتے جب آدھی رات گزر جاتی تو آپ طہارت اور حاجت کو جاتے پھر وضو کرتے اور مسجد مین آکر آٹھ رکعتین پڑھتے میرے
خیال مین انکی قراءت اور رکوع اور سجدہ سب ایک دوسرے کے برابر ہوتے پہر ایک رکعت وتر کی پڑھتے پہر دو رکعتین بیٹھکر
پڑھتے پہر کروٹ لیٹ رہتے تو کبھی انکو بلال نماز کے لیئے بلاتے سو جانے سے پہلے اور کبھی سو جانے کے بعد اور کبھی مجھکو شک رہتی
کہ آپ سو گئے یا نہین یہانتک کہ بلال آپکو جگا دیتے ہمیشہ یہی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

بَابُ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ فِی النَّافِلَةِ نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتَمَتَّعُ مِنْ وَجْهِيْ وَهُوَ صَائِمٌ وَمَا مَاتَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ قَاعِدًا ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا
اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ الْاِنْسَانُ وَاِنْ كَانَ يَسِيْرًا ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے منہ سے مزہ لیتے (یعنی پیار کرتے) اور آپ روزے سے ہوتے اور آپ کی وفات نہ ہوئی یہانتک کہ
اکثر نمازین آپکی بیٹھکر ہوتی سوا فرض کے اور سب سے زیادہ پسند آپکو وہ کام ہوتا جو ہمیشہ ہوا کرے اگرچہ تھوڑا ہو

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ جَالِسًا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ ترجمہ ام سلمہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہین ہوئی یہانتک کہ آپ کی اکثر نماز بیٹھکر ہونے لگی مگر فرض وہ کھڑے ہوکر پڑھتے

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ قَاعِدًا اِلَّا الْفَرِيْضَةَ
وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ اَدْوَمُهٗ وَاِنْ قَلَّ ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
وفات نہین ہوئی یہانتک کہ آپ اکثر نماز بیٹھکر پڑھنے لگے سوا فرض کے اور سب سے زیادہ پسند آپکو وہ کام ہوتا جو ہمیشہ ہو
اگرچہ تھوڑا ہو

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى

كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ قَاعِدًا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَكَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے اونہون نے کہا قسم اوس شخص کے جسکے ہاتھ مین میری جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال نہین کیا یہانتک کہ اکثر نماز آپکی بیٹھکر ہونے لگی مگر فرض کہڑے ہوکر پڑھتے اور بہت پسند تھا آپکو وہ کام جسکو ہمیشہ کرتے اگرچہ تھوڑا ہو

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى كَانَ يُصَلِّي كَثِيرًا مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال نہین کیا یہانتک کہ آپ اپنی اکثر نماز دن کو بیٹھکر پڑھتے تھے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ ترجمہ عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھکر نماز پڑھتے تھے اونہون نے کہا ہان جب لوگون نے آپکو بوڑھا کردیا یعنے طرح طرح کے بوجھ ڈالکر

عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّي قَاعِدًا يَقْرَأُ بِالسُّورَةِ فَيُرَتِّلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھکر نفل پڑھتے نہین دیکھا لیکن وفات سے ایک سال پہلے آپ بیٹھکر پڑھنے لگے آپ ایک سورت کو پڑھتے تھے اتنا ٹھہر ٹھہر کر کہ وہ بڑی سے بڑی ہو جاتی ۔

باب فَضْلُ صَلَاةِ الْقَائِمِ عَلَى صَلَاةِ الْقَاعِدِ کہڑے ہوکر پڑھنے والے کی فضیلت بیٹھکر پڑھنے والے پر

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي جَالِسًا فَقُلْتُ حُدِّثْتُ أَنَّكَ قُلْتَ إِنَّ صَلَاةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ أَجَلْ وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھکر نماز پڑھتے دیکھا تو مین نے کہا مین نے سنا ہے آپنے فرمایا بیٹھکر نماز پڑھنے والے کو آدھا ثواب ہے کھڑے ہوکر نماز پڑھنے والے کا پھر آپ بیٹھکر پڑھتے ہین آپنے فرمایا بیشک لیکن مین تمہاری طرح نہین ہون **ف** یعنے مجبور دونون حال مین ثواب برابر ہے اس لئے کہ مین بیٹھکر جب ہی پڑھتا ہون جب کہڑے کہڑے تھک جاتا ہون یا مجھکو اللہ تعالی نے اس حکم سے مستثنی کیا ہے

فضل صَلَاةِ الْقَاعِدِ عَلَى صَلَاةِ النَّائِمِ بیٹھکر نماز پڑھنیوالے کی فضیلت لیٹ کر پڑھنے والے پر

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الَّذِي يُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا بیٹھکر نماز پڑھنے والے کو آپنے فرمایا جو کہڑے ہوکر پڑھے تو سب سے بہتر ہے اور جو بیٹھکر پڑھے اوسکو کہڑے ہوکر پڑھنے والے کا آدھا ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے اوسکو بیٹھکر پڑھنے والے کا آدھا ثواب ہے

کیف صَلَاةُ الْقَاعِدِ بیٹھکر نماز کیسی پڑھے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا

ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا۔ امام نسائی نے کہا میں نہیں جانتا اس حدیث کو کسی نے روایت کیا ہو سوا ابو داؤد حفری کے اور وہ ثقہ ہے لیکن میں اس حدیث کو خطا سمجھتا ہوں **ف** خطا کی وجہ یہ ہے کہ اور روایات میں ہمیشہ دو زانو بیٹھ کر پڑھنا منقول ہے اور شاید یہ فعل آپکا ایک دوبار ہو بیان جواز کے لیئے واللہ اعلم

بَابُ كَيْفَ الْقِرَاءَةُ بِاللَّيْلِ

رات کو کسطرح قرات کرے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ اَيَجْهَرُ اَمْ يُسِرُّ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا اَسَرَّ

ترجمہ عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کیونکر قرات کرتے پکار کر یا آہستہ سے حضرت عائشہ نے کہا دونوں طرح کبھی پکار کر کبھی آہستہ

فَضْلُ السِّرِّ عَلَى الْجَهْرِ

آہستہ پڑھنے کی فضیلت عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ يَجْهَرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالَّذِيْ يَجْهَرُ بِالصَّدَقَةِ وَالَّذِيْ يُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالَّذِيْ يُسِرُّ بِالصَّدَقَةِ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کو پکار کر پڑھے وہ ایسا ہی جیسے کوئی علانیہ صدقہ دیوے اور جو شخص آہستہ پڑھے وہ ایسا ہے جیسے کوئی چھپکے سے صدقہ دیوے

بَابُ تَسْوِيَةِ الْقِيَامِ وَالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِيْ قِيَامِ اللَّيْلِ

رات کی نماز میں قیام اور رکوع اور سجدہ اور سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا سب برابر کرنا عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ فَمَضٰى فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَتَيْنِ فَمَضٰى فَقُلْتُ يُصَلِّيْ بِهَا فِيْ رَكْعَةٍ فَمَضٰى فَافْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ اٰلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا اِذَا مَرَّ بِاٰيَةٍ فِيْهَا تَسْبِيْحٌ سَبَّحَ وَاِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَاِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ فَكَانَ رُكُوْعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَكَانَ قِيَامُهُ قَرِيْبًا مِنْ رُكُوْعِهِ ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى فَكَانَ سُجُوْدُهُ قَرِيْبًا مِنْ رُكُوْعِهِ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی تو آپ نے سورہ بقرہ شروع کی میں نے کہا سو آیتوں پر آپ رکوع کرینگے آپ آگے بڑھ گئے تب میں نے کہا دو سو آیتوں پر آپ رکوع کرینگے آپ آگے بڑھ گئے تب میں نے کہا آپ پوری سورت پڑھینگے ایک رکعت میں آپ آگے بڑھ گئے اور سورہ نسا شروع کی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ بعد سورہ بقرہ کے سورہ نساء پھر سورہ آل عمران مگر جو ترتیب اب مصحف مجید میں ہے اوس میں پہلے سورہ بقرہ پھر آل عمران پھر نسا ہے اور یہ ترتیب دوسری حدیثوں سے نکلتی ہے اسی واسطے صحابہ نے اوسپر اتفاق کیا اور ممکن ہے کہ حضرت نے ترتیب نہ کی ہو اس لیئے کہ ترتیب کرنا ضرور نہیں خصوصاً نوافل میں اور ممکن ہے کہ حذیفہ کو سہو ہوا ہو **ت** اوسکو پڑھا پھر سورہ آل عمران شروع کی اوسکو پڑھا اور ٹھیر ٹھیر کر قراءت

آپ کی آیت آہستہ ٹہر ٹہر کر تہی جب کوئی آیت اللہ کی پاکی کی آتی تو تسبیح کہتے اور جب کوئی آیت سوال کی آتی تو اسکے سوال
کرتے اور جب کوئی آیت پناہ مانگنے کی آتی تو اللہ سے پناہ مانگتے پھر آپنے رکوع کیا تو سبحان ربی العظیم کہا کہتے رکوع بھی قیام کے
برابر تھا پھر سر اوٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور یہ قیام رکوع کے قریب قریب تھا پھر سجدہ کیا اور سبحان ربی الاعلی
کہنے لگے تو سجدہ رکوع کے قریب قریب تھا **عن** حُذَیفَۃَ اَنَّہٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِی رَمَضَانَ فَرَکَعَ فَقَالَ فِی رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ مِثْلَ مَا کَانَ قَائِمًا ثُمَّ جَلَسَ یَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ
لِی مِثْلَ مَا کَانَ قَائِمًا ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی مِثْلَ مَا کَانَ قَائِمًا فَمَا صَلّٰی اِلَّا اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ حَتّٰی جَاءَ
بِلَالٌ اِلَی الْغَدَاۃِ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے اونہوں نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں
آپنے رکوع کیا اور سبحان ربی العظیم کہا کہتے اوتنی دیر تک جتنی دیر کھڑے رہے تھے پھر بیٹھے تو رب اغفر لی کہا کہتے قیام
کے برابر سجدہ کیا تو سبحان ربی الاعلی کہا کہتے قیام کے برابر اسی طرح صرف چار رکعتیں آپنے پڑہیں صبح تک یہانتک کہ بلال
آئے فجر کی نماز کے لیے بلانے کو

باب کَیْفَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ رات کی نماز کیونکر پڑہنا چاہیے

عن ابْنِ عُمَرَ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ مَثْنٰی مَثْنٰی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات دن کی نماز دو دو رکعتیں ہیں **ف** یعنی دو دو رکعت کر کے پڑہنا چاہیے مراد
نفل نمازیں ہیں امام نسائی نے کہا میرے نزدیک یہ حدیث خطا ہے یعنی دن کا ذکر کرنا صحیح یوں ہے کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں
عن ابْنِ عُمَرَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ فَقَالَ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیْتَ
الصُّبْحَ فَوَاحِدَۃً **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کو
آپنے فرمایا دو دو رکعتیں ہیں جب صبح ہو جانے کا خوف ہو تو ایک رکعت پڑہ لی تاکہ سب نماز وتر یعنی طاق ہو جاوے **عن**
ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَۃٍ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب فجر ہو جانے کا ڈر ہو
تو ایک رکعت وتر پڑہ لے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ یُسْاَلُ عَنْ صَلٰوۃِ
اللَّیْلِ فَقَالَ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِرَکْعَۃٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سے پوچھا گیا منبر پر رات کی نماز کو آپ نے فرمایا دو دو رکعتیں ہیں جب فجر کا خوف ہو تو ایک رکعت
وتر پڑہ لے **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ قَالَ مَثْنٰی مَثْنٰی
فَاِنْ خَشِیَ اَحَدُکُمُ الصُّبْحَ فَلْیُوْتِرْ بِوَاحِدَۃٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کو آپنے فرمایا دو دو رکعتیں ہیں اگر فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑہ لے **عن**
ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَۃٍ **ترجمہ**

عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب فجر ہو جانیکا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے مسلمانوں میں سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کیونکر ہے آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کو پوچھا آپنے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑھ لے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ رات کی نماز کیونکر ہے آپنے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب تجھے فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑھ لے

بَابُ الْاَمْرِ بِالْوِتْرِ وتر پڑھنے کا حکم عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ اَوْتِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے پھر فرمایا ہے قرآن والو وتر پڑھو اس لیے کہ اللہ جل جلالہ وتر ہے (یعنی ایک ہے اور ایک طاق ہے) دوست رکھتا ہے وتر کو عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنَّهٗ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت علی رض نے فرمایا وتر فرض نہیں ہے جیسی پنجوقتہ نماز لیکن وہ سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ف مگر ایسی سنت جسکو آپنے ہمیشہ ادا کیا اسی واسطے بعضوں نے اسکو واجب قرار دیا اور واجب کا درجہ فرض سے کم مقرر کیا لیکن سنت سے زیادہ اور صحیح یہ ہے کہ واجب وہی فرض ہے اور فرض وہی واجب اور وتر نہ واجب ہے نہ فرض بلکہ سنت ہے

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا اوس شخص کو جسکو جاگنے کا بھروسہ نہ ہو عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ النَّوْمِ عَلٰى وِتْرٍ وَصِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے مجھکو وصیت کی میرے دوست یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی ایک تو وتر پڑھ کر سونا دوسرے ہر مہینے میں تین روزہ رکھنا (۱۳-۱۴-۱۵) کو تیسری فجر کی دو رکعت سنت پڑھنا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ الْوِتْرِ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَصَوْمِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے مجھکو وصیت کی میرے دوست نے ان پر رحمت بھیجے اور سلام تین باتوں کی ایک تو وتر پہلی رات میں پڑھنا دوسری فجر کی دو رکعت سنت پڑھنا تیسرے ہر مہینے میں تین روزہ رکھنا

بَابٌ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عن الوترين في ليلة ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں دو وتروں سے منع کیا ہے یعنی دو بار پڑھنے سے

عن قيس بن طلق قال زارنا أبي طلق بن علي في يوم من رمضان فأمسى بنا وقام بنا تلك الليلة وأوتر بنا ثم انحدر إلى مسجد فصلى بأصحابه حتى بقي الوتر ثم قدم رجلا فقال أوتر بهم فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا وتران في ليلة ترجمہ قیس بن طلق سے روایت ہے ہمارے پاس آئے باپ میرے طلق بن علی رمضان میں ایک دن تو شام تک وہیں رہے اور رات کو نماز پڑھائی اور وتر پڑھے پھر ایک مسجد کو گئے اور وہاں اپنے ساتھیوں کے ساتھ نماز پڑھی جب وتر رہ گیا تو ایک اور شخص کو آگے کیا اور کہا وتر پڑھا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ایک رات میں دو وتر نہیں چاہییں

وقت الوتر
وتر کا وقت

عن الأسود بن يزيد قال سألت عائشة عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كان ينام أول الليل ثم يقوم فإذا كان من السحر أوتر ثم أتى فراشه فإذا كان له حاجة ألم بأهله فإذا سمع الأذان وثب فإن كان جنبا أفاض عليه من الماء وإلا توضأ ثم خرج إلى الصلوة ترجمہ اسود بن یزید سے روایت ہے حضرت عائشہ سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو پوچھا آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول شب سو رہتے پھر اٹھتے جب سحر کا وقت ہوتا وتر پڑھتے پھر اپنے بچھونے پر آتے اگر آپ کو خواہش ہوتی تو اپنی بی بی پاس جاتے جب اذان کی آواز آتی تو جھٹ اٹھ کھڑے ہوتے اگر نہانے کی حاجت ہوتی تو نہا لیتے نہیں تو وضو کرکے نماز کو جاتے

عن مسروق عن عائشة قالت أوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم من أوله وآخره وأوسطه وانتهى وتره إلى السحر ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول رات اور پچھلی رات اور بیچ بیچ رات سب میں وتر پڑھا ہے اور ختم ہوا وتر آپکا سحر تک

عن ابن عمر قال من صلى من الليل فليجعل آخر صلوته وترا فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمر بذلك ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جو شخص رات کو نماز پڑھے تو اسکو اخیر میں وتر پڑھنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم کیا ہے

باب الأمر بالوتر قبل الصبح
صبح سے پہلے وتر پڑھنا چاہیے

عن أبي سعيد الخدري يقول سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوتر فقال أوتروا قبل الصبح ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کسی نے وتر کو آپ نے فرمایا پڑھو وتر کو فجر ہونے سے پہلے

عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أوتروا قبل الفجر ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر پڑھو فجر سے پہلے

الوتر بعد الأذان
فجر کی اذان ہونے کے بعد وتر پڑھنا

عن إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه أنه كان في مسجد عمرو بن شرحبيل فأقيمت الصلوة فجعلوا ينتظرونه فجاء فقال إني كنت أوتر قال وسئل عبد الله هل بعد الأذان وتر قال نعم وبعد الإقامة وحدث عن النبي

صلی اللہ علیہ وسلم انہ نام عن الصلوٰۃ حتی طلعت الشمس ثم صلی ترجمہ ابراہیم بن محمد سے روایت ہے کہ انہوں
نے اپنے باپ سے سنا وہ عمرو بن شرحبیل کی مسجد میں تھے اتنے میں نماز کی تکبیر ہوئی لوگ ان کا انتظار کرنے لگے جب وہ آئے
تو انہوں نے کہا میں وتر پڑھ رہا تھا انہوں نے کہا عبداللہ سے سوال ہوا اگر فجر کی اذان ہو جاوے تو وتر پڑھنا چاہیے یا نہیں
انہوں نے کہا پڑھنا چاہیے اگرچہ تکبیر ہی ہو جاوے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہ آپ سو
گئے تھے فجر کی نماز سے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا پھر آپ نے نماز پڑھی

باب الوتر علی الراحلۃ سواری پر وتر پڑھنا

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر علی الراحلۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر وتر پڑھتے تھے **عن** ابن عمر کان یوتر علی بعیرہ ویذکر
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اونٹ پر وتر پڑھتے تھے اور بیان کرتے
تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
یوتر علی البعیر ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر پڑھتے تھے

باب کم الوتر وتر کی کتنی رکعتیں ہیں

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الوتر رکعۃ من آخر اللیل
ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر ایک رکعت ہے اخیر رات میں **عن** ابن عمر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الوتر رکعۃ من آخر اللیل ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا **عن** ابن عمر ان
رجلا من اہل البادیۃ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوٰۃ اللیل قال مثنی مثنی والوتر رکعۃ
من آخر اللیل ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک جنگل کے رہنے والے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کو پوچھا
آپ نے فرمایا دو دو رکعتیں ہیں اور وتر ایک رکعت ہے اخیر رات میں

کیف الوتر بواحدۃ ایک رکعت وتر کو کیونکر پڑھنا چاہیے

عن عبداللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ اللیل مثنی مثنی
فاذا اردت ان تنصرف فارکع بواحدۃ توتر لک ما قد صلیت ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب تو ختم کرے تو ایک رکعت اور پڑھ لے وہ سب وتر ہو جاوینگی
یعنی طاق ہو **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ اللیل مثنی مثنی والوتر رکعۃ
واحدۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں اور وتر کی
ایک رکعت **عن** عبداللہ بن عمر ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوٰۃ اللیل فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ اللیل مثنی مثنی فاذا خشی احدکم الصبح صلی رکعۃ واحدۃ
توتر لہ ما قد صلی ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کو پوچھا
آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں پھر جب تم میں سے کسی کو فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ لے وہ ساری نماز کو وتر

کر وتر کی **عن** ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سمعہ یقول صلوٰۃ اللیل رکعتین رکعتین فاذا خفتم الصبح فاوتروا بواحدۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتین ہین جب تم کو فجر ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑھ لو **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی من اللیل احدی عشرۃ رکعۃ یوتر منھا بواحدۃ ثم یضطجع علی شقہ الایمن ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتین پڑھتے ایک رکعت اون مین وتر کی ہوتی پھر داہنی کروٹ لیٹتے

باب کیف الوتر بثلاث تین رکعتین وتر کی کیونکر پڑھنا چاہیے

عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن انہ سال عائشۃ ام المؤمنین کیف کانت صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزید فی رمضان ولا غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربعا فلا تسال عن حسنھن وطولھن ثم یصلی اربعا فلا تسال عن حسنھن وطولھن ثم یصلی ثلثا قالت عائشۃ فقلت یا رسول اللہ اتنام قبل ان توتر قال یا عائشۃ ان عینی تنام ولا ینام قلبی ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے روایت ہے اونھون نے ام المومنین عائشہ رض سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کو رمضان مین حضرت عائشہ نے کہا آپ رمضان مین کچھ زیادہ نہین پڑھتے تھے گیارہ رکعتون سے پہلے آپ چار رکعتین پڑھتے تھے تو مت پوچھ اونکی خوبی اور بڑائی پھر چار پڑھتے تھے مت پوچھ اون کی خوبی اور بڑائی پھر تین رکعتین پڑھتے تھے وتر کی ، مین نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سو جاتے ہین وتر پڑھنے سے پہلے آپنے فرمایا اے عائشہ میری آنکھین سوتے ہین لیکن دل نہین سوتا **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یسلم فی رکعتی الوتر ترجمہ ام المومنین عائشہ سے رض روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام نہین پھیرتے تھے وتر کی دو رکعتین پڑھ کر یعنی تینون رکعتین پڑھ کر سلام پھیرتے تھے

ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر ابی بن کعب فی الوتر ابی بن کعب کی حدیث مین جو وتر کے باب مین ہے راویون کا اختلاف ہے

عن ابی بن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بثلاث رکعات یقرا فی الاولی بسبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیۃ بقل یا ایھا الکافرون وفی الثالثۃ بقل ھو اللہ احد ویقنت قبل الرکوع فاذا فرغ قال عند فراغہ سبحان الملک القدوس ثلث مرات یطیل فی آخرھن ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعتین پڑھتے پہلی رکعت مین سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے اور دوسری رکعت مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسری رکعت مین قل ہو اللہ احد اور رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے جب وتر سے فارغ ہوتے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہتے اور اخیر مین پکار کر کہتے **عن** ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرا فی الرکعۃ الاولی من الوتر بسبح اسم ربک الاعلی وفی الرکعۃ الثانیۃ بقل یا ایھا الکافرون وفی الثالثۃ بقل ھو اللہ احد ترجمہ

ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھتے تھے اور دوسری رکعت
میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری رکعت میں قل ہو اللہ احد عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ
بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَلَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِي اٰخِرِهِنَّ وَيَقُوْلُ يَعْنِي بَعْدَ التَّسْلِيْمِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا ترجمہ
ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں قل یا ایہا
الکافرون اور تیسری رکعت میں قل ہو اللہ احد اور سلام نہیں پھیرتے تھے مگر اخیر میں اور بعد سلام کے سبحان الملک القدوس
تین بار کہتے الاختلاف عَلٰى اَبِي اِسْحَاقَ فِي حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوِتْرِ ابن عباس کے
حدیث میں وتر کا اختلاف ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي
الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقَفَهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وتر کی تین رکعتیں پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری میں
قل ہو اللہ احد پڑھتے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ
وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ترجمہ عبد اللہ بن عباس وتر کی تین رکعتوں میں تین سورتیں پڑھتے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا ایہا
الکافرون اور قل ہو اللہ احد عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَا
سْتَنَّ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَنَّ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى صَلّٰى سِتًّا ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ ثُمَّ
صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور مسواک کی پھر دو رکعتیں
پڑھیں پھر سو رہے پھر کھڑے ہوئے اور مسواک کی پھر وضو کیا اور دو رکعتیں پڑھیں یہاں تک کہ چھ رکعتیں پڑھیں پھر تین رکعتیں وتر
کی پڑھیں اور دو رکعتیں پڑھیں یا فجر کی سنتوں کی یا وتر کے بعد دو نفل پڑھے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَتَوَضَّاَ وَاسْتَاكَ وَهُوَ يَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا اِنَّ فِي خَلْقِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيَاتٍ لِاُولِي الْاَلْبَابِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ عَادَ فَنَامَ حَتّٰى
سَمِعْتُ نَفْخَهُ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّاَ وَاسْتَاكَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّاَ وَاسْتَاكَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاَوْتَرَ بِثَلَاثٍ
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا رات کو آپ اٹھے اور وضو کیا اور مسواک کی اور اس آیت کو پڑھتے تھے ان فی خلق
السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم اخیر تک پھر
دو رکعتیں پڑھیں پھر سو رہے یہاں تک کہ میں نے آپ کے سانس کی آواز سنی پھر کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور مسواک کیا اور دو رکعتیں
پڑھیں پھر وتر کی تین رکعتیں پڑھیں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ
وَسَاقَ الْحَدِيْثَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے اور مسواک کی پھر بیان کیا حدیث کو

أخبرنا ... عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل ثمان ركعات ويوتر بثلاث
ويصلي ركعتين قبل صلوة الفجر خالفه عمرو بن مرة فرواه عن يحيى بن الجزار عن أم سلمة عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آٹھ رکعتیں پڑھتے
تھے اور وتر کی تین رکعتیں اور دو رکعتیں فجر کے نماز سے پہلے پڑھتے تھے۔ مخالفت کی حبیب بن ابی ثابت کی عمرو بن مرہ
نے اور روایت کیا اسکو یحییٰ بن الجزار سے انہوں نے ام سلمہ سے عن أم سلمة قالت كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يوتر بثلاث عشرة ركعة فلما كبر وضعف أوتر بسبع خالفه عمارة بن عمير فرواه
عن يحيى بن الجزار عن عائشة ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے
جب عمر آپ کی زیادہ ہوئی اور ضعف ہوگیا تو آپ نو رکعتیں پڑھنے لگے۔ مخالفت کی عمرو بن مرہ کی عمارہ بن عمیر نے انہوں
نے روایت کیا اس حدیث کو یحییٰ بن الجزار سے انہوں نے عائشہ سے عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يصلي من الليل تسعا فلما أسن وثقل صلى سبعا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں پڑھا کرتے جب سن آپکا زیادہ ہوگیا اور آپ بھاری ہوگئے تو سات رکعتیں پڑھنے
لگے

باب ذكر الاختلاف على الزهري في حديث أبي أيوب في الوتر

راویوں کا اختلاف زہری پر ابو ایوب کی حدیث میں جو وتر کے باب میں ہے عن أبي أيوب أن النبي صلى الله عليه وسلم قال الوتر حق فمن شاء أوتر
بسبع ومن شاء أوتر بخمس ومن شاء أوتر بثلاث ومن شاء أوتر بواحدة ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا وتر ضروری ہے اب جسکا جی چاہے سات رکعتیں وتر کی پڑھے جسکا جی چاہے پانچ رکعتیں پڑھے جسکا جی چاہے تین رکعتیں پڑھے جسکا جی چاہے ایک رکعت پڑھے عن أبي أيوب عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال الوتر حق فمن شاء أوتر بخمس ومن شاء أوتر بثلاث ومن شاء أوتر بواحدة ترجمہ اوپر گذرا عن أبي أيوب الأنصاري يقول الوتر حق
فمن أحب أن يوتر بخمس ركعات فليفعل ومن أحب أن يوتر بثلاث فليفعل ومن أحب أن يوتر بواحدة
فليفعل ترجمہ ابو ایوب انصاری سے روایت ہے وہ کہتے تھے وتر ضروری ہے اب جسکا جی چاہے پانچ رکعتیں وتر پڑھنے کا تو وہ
پانچ پڑھے اور جسکا جی چاہے تین رکعتیں پڑھنے کا تو وہ تین پڑھے اور جسکا جی چاہے ایک رکعت پڑھنے کا تو وہ ایک پڑھے عن
أبي أيوب قال من شاء أوتر بسبع ومن شاء أوتر بخمس ومن شاء أوتر بثلاث ومن شاء أوتر بواحدة
ومن شاء أومأ إيماء ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے انہوں نے کہا جسکا جی چاہے وتر کی سات رکعتیں پڑھے اور جس کا
جی چاہے وتر کی پانچ رکعتیں پڑھے اور جسکا جی چاہے وتر کی تین رکعتیں پڑھے اور جسکا جی چاہے ایک رکعت پڑھے اور جسکا جی
چاہے اشارہ کرے

كيف الوتر بخمس وذكر الاختلاف على الحكم في حديث الوتر

پانچ رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھے اور بیان راویوں کے اختلاف کا حکم پر وتر کی حدیث میں عن أم سلمة قالت كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يوتر بخمس وبسبع لا يفصل بينها بسلام ولا بكلام ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ رکعتین اور سات رکعتین پڑھتے تھے اور ان کے بیچ مین سلام پھیرتے نہ بات کرتے

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبْعٍ اَوْ بِخَمْسٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ

ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی سات رکعتین یا پانچ رکعتین پڑھتے اون کے بیچ مین سلام نہ پھیرتے

عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ الْوِتْرُ سَبْعٌ فَلَا اَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ قُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَ الْحَكَمُ فَحَجَجْتُ فَلَقِيْتُ مِقْسَمًا فَقُلْتُ لَهُ عَمَّنْ قَالَ عَنِ الثِّقَةِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ

ترجمہ مقسم نے کہا وتر کی سات رکعتین ہین اور پانچ سے کم نہین ہین حکم نے کہا مین نے یہ ابراہیم سے بیان کیا انہون نے کہا مقسم نے کس سے سنا مین نے کہا مین نہین جانتا پھر مین حج کو گیا تو مقسم سے ملا اور اون سے پوچھا انہون نے کہا مین نے ایک معتبر شخص سے سنا اوس نے حضرت عائشہ اور میمونہ سے سنا

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسٍ وَلَا يَجْلِسُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ

ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ رکعتین پڑھتے تھے اور نہین بیٹھتے تھے مگر اخیر مین

باب کیف الوتر بسبع

سات رکعتین وتر کی کیونکر پڑھے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمُ صَلَّى سَبْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سن زیادہ ہوگیا اور گوشت چڑھ گیا تو آپ سات رکعتین پڑھنے لگے نہین بیٹھتے تھے مگر اون کے اخیر مین اور دو رکعتین بیٹھ کر پڑھتے سلام کے بعد تو سب نو رکعتین ہوئین اے بیٹے میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تو چاہتے کہ ہمیشہ پڑھین اوس کو

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوْتَرَ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَةً يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ اِلَّا فِي السَّادِسَةِ ثُمَّ يَنْهَضُ فَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي السَّابِعَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَةً ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتین پڑھا کرتے اور نہین بیٹھتے مگر آٹھوین رکعت کے بعد تو اللہ کی تعریف کرتے اور اوسکا ذکر کرتے اور دعا کرتے پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے پھر نوین رکعت پڑھتے پھر بیٹھتے اور اللہ کی تعریف کرتے اور دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے اسطرح کہ ہم کو سنائی دیتا پھر دو رکعتین بیٹھ کر پڑھتے جب آپ بوڑھے ہوگئے اور ضعف آگیا تو سات رکعتین وتر کی پڑھنے لگے اور نہین بیٹھتے تھے مگر چھٹی رکعت کے بعد پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے پھر ساتوین رکعت پڑھتے بعد اس کے ایک سلام پھیرتے پھر دو رکعتین بیٹھ کر پڑھتے

کیف الوتر بتسع

نو رکعتین وتر کی کیونکر پڑھے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاكَهُ

وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُو بَيْنَهُنَّ وَلَا يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ وَيَقْعُدُ وَذَكَرَ كَلِمَةً نَحْوَهَا وَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسواک اور وضو کا پانی رکھ دیتی تھی پھر اللہ آپ کو جگا دیتا جب منظور ہوتا اوسکو جگانا رات میں آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے نو رکعتیں پڑھتے نہیں بیٹھتے مگر آٹھویں رکعت پڑھ کر اللہ کی تعریف کرتے اور درود پڑھتے اللہ دعا مانگتے اور سلام نہ پھیرتے پھر نویں رکعت پڑھتے اور بیٹھتے اور اللہ کی تعریف کرتے اور درود شریف پڑھتے اور دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے اس طرح کہ ہم کو سنائی دیتا پھر دو رکعتیں بیٹھکر پڑھتے عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ لَمَّا أَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا أَخْبَرَنَا أَنَّهُ أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكَ أَوْ أَلَا أُنَبِّئُكَ بِأَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ قَالَ عَائِشَةُ فَأَتَيْنَاهَا فَسَلَّمْنَا عَلَيْهَا وَدَخَلْنَا فَسَأَلْنَاهَا فَقُلْتُ أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ فِيهِنَّ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُو ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ فَيَجْلِسُ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ فَتِلْكَ تِسْعٌ أَيْ بُنَيَّ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا ترجمہ زرارہ بن اوفی سے روایت ہے کہ سعد بن ہشام بن عامر جب ہمارے پاس آئے تو اونہوں نے بیان کیا کہ وہ ابن عباس پاس گئے تھے اور اون سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کو اونہوں نے کہا میں تمکو اوس شخص کو نہ بتاؤں جو تمام روئے زمین کے لوگوں سے زیادہ واقف ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر سے میں نے کہا کون اونہوں نے کہا عائشہ رضی پھر ہم اون کے پاس گئے اور سلام کیا اور اندر گئے ہم نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کا حال بیان کرو اونہوں نے کہا ہم آپ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی تیار کرکے رکھ دیتے تھے پھر اللہ جب چاہتا رات کو آپکو اوٹھا دیتا آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے پھر نو رکعتیں پڑھتے اور نہ بیٹھتے مگر آٹھویں رکعت کے بعد پھر اللہ کی تعریف کرتے اور اسکا ذکر کرتے اور دعا مانگتے پھر کھڑے ہوتے اور سلام نہیں پھیرتے پھر نویں رکعت پڑھتے اور بیٹھتے اللہ کی تعریف کرتے اور اس کو یاد کرتے اور دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے اسطرح سے کہ ہم کو سنائی دیتا پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے یہ سب گیارہ رکعتیں ہوئیں اے بچے پھر جب آپکا سن زیادہ ہو گیا اور گوشت چڑھ گیا تو سات رکعتیں وتر کی پڑھیں پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھیں سلام کے بعد یہ نو

رکعتیں جو ہیں انہیں بیٹھ کر پڑھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تو چاہتے کہ ہمیشہ اس کو پڑھا کریں **عن** عائشۃ تقول
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِتِسْعِ رَکَعَاتٍ ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا ضَعُفَ
اَوْتَرَ بِسَبْعِ رَکَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر
کی نو رکعتیں پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھے بیٹھے پڑھتے جب ضعیف ہوگئے تو سات رکعتیں وتر کی پڑھنے لگے اور دو رکعتیں بیٹھ کر **عن**
عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِتِسْعٍ وَیَرْکَعُ رَکْعَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ **ترجمہ** ام المومنین
عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتیں پڑھتے اور دو رکعتیں بیٹھ کر **عن** سَعْدِ بْنِ ھِشَامٍ اَنَّہٗ
وَفَدَ عَلٰی اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَۃَ فَسَاَلَھَا عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ مِنَ
اللَّیْلِ ثَمَانَ رَکَعَاتٍ وَیُوْتِرُ بِالتَّاسِعَۃِ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ **ترجمہ** سعد بن ہشام سے روایت ہے وہ ام المومنین
عائشہ پاس گئے اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو انہوں نے کہا آپ رات کو آٹھ رکعتیں پڑھتے اور نویں رکعت
سے ان کو طاق کرتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ
تِسْعَ رَکَعَاتٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں پڑھتے

باب کیف الوتر بِاِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً

گیارہ رکعتیں وتر کی کیونکر پڑھے **عن** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ
مِنَ اللَّیْلِ اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً وَیُوْتِرُ مِنْھَا بِوَاحِدَۃٍ ثُمَّ یَضْطَجِعُ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے ان میں سے ایک وتر کی ہوتی پھر اپنی کروٹ پر لیٹتے

باب الوتر بثلاث عشرۃ رکعۃ

تیرہ رکعتیں وتر کی پڑھنا **عن** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُوْتِرُ بِثَلَاثَ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً فَلَمَّا کَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وتر کی تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے جب سن زیادہ ہوا اور ضعیف ہوگئے تو سات رکعتیں پڑھنے لگے

باب القراءۃ فی الوتر

وتر میں کتنا کلام اللہ پڑھے **عن** اَبِیْ مِجْلَزٍ اَنَّ اَبَا مُوْسٰی کَانَ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ فَصَلَّی الْعِشَاءَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ
قَامَ فَصَلّٰی رَکْعَۃً اَوْتَرَ بِھَا یَقْرَاُ فِیْھَا بِمِائَۃِ اٰیَۃٍ مِّنَ النِّسَاءِ ثُمَّ قَالَ مَا اَلَوْتُ اَنْ اَضَعَ قَدَمَیَّ حَیْثُ وَضَعَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدَمَیْہِ وَاَنْ اَقْرَاَ بِمَا قَرَاَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ**
ابو مجلز سے روایت ہے ابو موسیٰ اشعری مکے اور مدینے کے بیچ میں تھے انہوں نے عشا کی دو رکعتیں پڑھیں پھر کھڑے ہوئے اور ایک
رکعت وتر کی پڑھی اس میں سو آیتیں سورۂ نساء کی پڑھیں پھر کہا میں نے کوتاہی نہیں کی کہ رکھوں قدم اپنے جہاں پر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنے قدم رکھے اور پڑھوں وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہے

نوع آخر من القراءۃ فی الوتر

وتر میں دوسری طرح کی قراءت **عن** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ
رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَاِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے جب سلام پھیرتے تو فرماتے سبحان الملک القدوس تین بار عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ترجمہ عبد الرحمن ابن ابزی نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَکَانَ یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَیَرْفَعُ صَوْتَہٗ بِالثَّالِثَۃِ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے اور سلام کے بعد تین بار سبحان الملک القدوس کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ثُمَّ یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ وَیَرْفَعُ بِسُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ صَوْتَہٗ بِالثَّالِثَۃِ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے پھر سلام کے بعد کہتے سبحان الملک القدوس اور تیسری بار سبحان الملک القدوس بلند آواز سے کہتے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَکَانَ اِذَا سَلَّمَ وَفَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا طَوَّلَ فِی الثَّالِثَۃِ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے اور جب سلام پھیرتے اور فارغ ہوتے تو سبحان الملک القدوس تین بار کہتے اور تیسری بار لمبا کرتے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے عَنِ ابْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوۃِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ترجمہ ابزی کے بیٹے نے اپنے باپ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے جب نماز سے فارغ ہوتے

تو سبحان الملک القدوس تین بار کہتے عن ابن ابزی عن ابیه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقرأ فی الوتر بسبح اسم ربک الاعلی و قل یا ایها الکافرون و قل هو الله احد ترجمہ ابن ابزی سے روایت ہے
اونہوں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ
احد پڑھتے تھے عن عبد الرحمن بن ابزی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقرأ فی الوتر بسبح اسم
ربک الاعلی و قل یا ایها الکافرون و قل هو الله احد ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے عن عبد الرحمن بن ابزی
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یوتر بسبح اسم ربک الاعلی و قل یا ایها الکافرون و قل هو الله
احد فاذا فرغ قال سبحان الملک القدوس ثلثا ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے جب فارغ ہوتے تو تین بار سبحان الملک القدوس
کہتے عن عبد الرحمن بن ابزی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یوتر بسبح اسم ربک الاعلی و
قل یا ایها الکافرون و قل هو الله احد فاذا فرغ قال سبحان الملک القدوس ثلثا و یمد فی الثالثة ترجمہ
عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ
احد پڑھتے تھے جب فارغ ہوتے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہتے عن عبد الرحمن بن ابزی ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم کان یوتر بسبح اسم ربک الاعلی ترجمہ عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے عن عمران بن حصین ان النبی صلی الله علیه وسلم اوتر بسبح اسم ربک
الاعلی ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھا عن
عمران بن حصین قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم الظهر فقرأ رجل بسبح اسم ربک الاعلی فلما
صلی قال من قرأ بسبح اسم ربک الاعلی قال رجل انا قال قد علمت ان بعضکم خالجنیها ترجمہ عمران بن حصین
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی ایک شخص نے سبح اسم ربک الاعلی پڑھا جب آپ نماز پڑھ چکے
تو پوچھا کس نے سبح اسم ربک الاعلی پڑھا ایک شخص نے کہا میں نے آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا تم میں سے کسی نے مجھ
سے چھین لیا قرآن کو **الدعاء فی الوتر** وتر میں کیا دعا پڑھے عن الحسن بن علی علمنی رسول الله صلی الله علیه
وسلم کلمات اقولهن فی الوتر فی القنوت اللهم اهدنی فیمن هدیت و عافنی فیمن عافیت و تولنی
فیمن تولیت و بارک لی فیما اعطیت و قنی شر ما قضیت انک تقضی و لا یقضی علیک و انه لا یذل
من والیت تبارکت ربنا و تعالیت ترجمہ حسن بن علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چند
کلمے سکھائے میں وتر کی قنوت میں کہا کرتا ہوں اللہم اہدنی فیمن ہدیت اخیر تک یعنی یا اللہ راہ دکھا مجھ کو اون

لوگون کے ساتھہ مین جنکو تو نے راہ دکہلائی اور تندرست رکہہ مجھکو ان لوگون کے ساتھہ مین جنکو تو نے تندرست رکہا اور
نگہبانی کر میری ان لوگون کے ساتھہ مین جنکی تو نے نگہبانی کی اور برکت دے مجھے اس مین جو تو نے مجھکو دیا اور بچا مجھکو برائی
سے اوس کے جو تو نے ٹہرایا ہے جو تجھسے دوستی کرے وہ ذلیل نہین ہوتا بڑی برکت والا ہے تو اور اونچا ہے **عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ**
قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فِي الْوِتْرِ قَالَ قُلْ ترجمہ امام حسن بن علی رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو یہہ کلمات سکہائے وتر مین اپنے فرمایا کہہ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَبَارِكْ لِي
فِيمَا أَعْطَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ
مَنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ۔ **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وِتْرِهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وتر کے اخیر مین فرماتے اللہم انی اعوذ برضاک من سخطک اخیر تک یعنی یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری
خوشی کی تیرے غصے سے اور تیری بچاؤ کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری تجھہ سے مین تیری تعریف نہین کر سکتا
تو ویسا ہے جیسے تو نے اپنے آپ کی تعریف کی **ترک** رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ فِي الْوِتْرِ وتر مین دعا قنوت پڑہتے
وقت ہاتھہ اوٹہانا **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي
الِاسْتِسْقَاءِ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِثَابِتٍ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ قُلْتُ سَمِعْتَهُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا مین ہاتھہ نہین اوٹہاتے تھے مگر پانی مانگتے وقت شعبہ نے کہا مین نے
ثابت سے پوچھا تم نے یہہ حدیث انس سے سنی ہے اونہون نے کہا سبحان اللہ مین نے کہا سنی ہے اونہون نے پھر کہا سبحان اللہ
ف یہ اونہون نے تعجب سے کہا یعنی سنی کیون نہین اگرچہ اس حدیث مین ہاتھہ کا اوٹہانا اور دعا مین ثابت نہین ہوتا
لیکن اور حدیثون سے ہاتھہ کا اوٹہانا اور مقامات مین بہی آیا ہے اور شاید انس کو اس کی خبر نہ ہوگی یا مقصود ان کا
مبالغہ ہے یعنی بہت لنبا کر کے نہین اوٹہاتے تھے جیسے استسقا مین اوٹہاتے تھے **باب** قَدْرِ السَّجْدَةِ بَعْدَ الْوِتْرِ وتر
کے بعد کتنا بڑا سجدہ کرے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً
فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ بِاللَّيْلِ سِوَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَيَسْجُدُ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ
خَمْسِينَ آيَةً ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعتین پڑہتے تھے عشا کی نماز سے فارغ ہوکر فجر
تک سوا فجر کے دو سنتون کے اور سجدہ کرتے تھے اتنی دیر تک جتنی دیر مین تم مین سے کوئی پچاس آیتین پڑہے **التسبیح**
بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوِتْرِ وتر سے فارغ ہوکر تسبیح کہنا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ
يُوتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَيَقُولُ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ

القدوس ثلث مرات يرفع بها صوته ترجمہ عبدالرحمن بن ابزیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے اور سلام کے بعد تین بار بلند آواز سے سبحان الملک القدوس کہتے عن عبد الرحمن بن ابزى قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بسبح اسم ربك الاعلى وقل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد ويقول بعد ما يسلم سبحان الملك القدوس ثلث مرات يرفع بها صوته ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن عبد الرحمن بن ابزى قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بسبح اسم ربك الاعلى وقل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد فاذا اراد ان ينصرف قال سبحان الملك القدوس ثلثا يرفع بها صوته ترجمہ عبدالرحمن ابزیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے جب اٹھنے کا ارادہ کرتے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہتے دو بار بلند آواز سے عن عبد الرحمن بن ابزى قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بسبح اسم ربك الاعلى وقل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد واذا سلم قال سبحان الملك القدوس ثلث مرات يمد صوته في الثالثة ثم يرفع ترجمہ عبدالرحمن بن ابزیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے اور جب سلام پھیرتے تو تین بار سبحان الملک القدوس کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے پھر اونچی عن عبد الرحمن بن ابزى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر بسبح اسم ربك الاعلى وقل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد فاذا فرغ قال سبحان الملك القدوس ترجمہ عبدالرحمن بن ابزیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے جب فارغ ہوتے تو سبحان الملک القدوس کہتے

اباحة الصلوة بين الوتر وبين ركعتي الفجر وتر اور فجر کی سنتوں کے بیچ میں نفل پڑھنا درست ہے

عن ابي سلمة بن عبد الرحمن انه سال عائشة عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم من الليل فقالت كان يصلي ثلث عشرة ركعة تسع ركعات قائما يوتر فيهن وركعتين جالسا فاذا اراد ان يركع قام فركع وسجد ويفعل ذلك بعد الوتر فاذا سمع نداء الصبح قام فركع ركعتين خفيفتين ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے انہوں نے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو پوچھا رات میں حضرت عائشہ نے کہا آپ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے نو رکعتیں کھڑے ہو کر انہی میں وتر ہوتا اور دو رکعتیں بیٹھ کر جب رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہوتے اور دو رکعتیں ہلکی ہلکی پڑھتے یعنی فجر کی سنتیں

المحافظة على الركعتين قبل الفجر فجر کی سنتوں کی تاکید

عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يدع اربع ركعات قبل الظهر وركعتين قبل الفجر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہیں چھوڑتے تھے ظہر سے پہلے چار رکعتوں کو اور فجر سے پہلے دو رکعتوں کو عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدع اربعا قبل الظهر

وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوڑتے تھے ظہر سے پہلے چار
رکعتوں کو اور فجر سے پہلے دو رکعتوں کو عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کی دو رکعتیں بہتر ہیں دنیا سے اور جو دنیا میں ہے

وَقْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فجر کی دو رکعتوں کا وقت عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
كَانَ إِذَا نُودِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ إِلَى الصَّلَاةِ ترجمہ ام المؤمنین حفصہ سے
روایت ہے جب فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو جانے سے پہلے دو رکعتیں ہلکی ہلکی پڑھتے عَنْ حَفْصَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب فجر کی روشنی معلوم ہوتی تو دو رکعتیں پڑھتے

الْاِضْطِجَاعُ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ فجر کی سنتیں پڑھ کر داہنی کروٹ پر لیٹنا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ
بَعْدَ أَنْ يَتَبَيَّنَ الْفَجْرُ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے جب فجر کی اذان پکار
موذن چپ ہو رہتا تو آپ اٹھتے اور دو رکعتیں ہلکی ہلکی پڑھتے فرض سے پہلے لیکن فجر کی روشنی ہو جانے کے بعد پھر
داہنی کروٹ پر لیٹتے

بَابُ ذَمِّ مَنْ تَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ جو شخص رات کو عبادت کرتا ہو پھر چھوڑ دے اوسکی مذمت عَنْ
عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ
قِيَامَ اللَّيْلِ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مت ہو مثل فلانے کے پہلے
وہ رات کو عبادت کرتا تھا پھر چھوڑ دی عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَكُنْ يَا عَبْدَ اللهِ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ہو اے عبد اللہ اس شخص کا سا جو پہلی رات کو عبادت کرتا تھا پھر چھوڑ دی

بَابُ وَقْتِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فجر کی رکعتوں کا وقت عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ
رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ترجمہ ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے تھے
عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ
مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے تھے اذان اور تکبیر کے بیچ میں
فجر کی نماز کے عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالصَّلَاةِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ
ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان میں اذان اور نماز کے دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے عَنْ حَفْصَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

ترجمہ ام المومنین حفصہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی ہلکی پڑھتے اذان اور تکبیر کے بیچ میں
فجر کی نماز کی۔ عن حفصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی رکعتین خفیفتین بین النداء والاقامۃ من صلوۃ الصبح
ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ عن حفصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی قبل الصبح رکعتین ترجمہ حفصہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صبح سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے۔ عن حفصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا نودی لصلوۃ الصبح سجد سجدتین قبل صلوۃ الصبح ترجمہ ام المومنین
فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدے کرتے (یعنی دو رکعتیں پڑھتے) فجر کی نماز سے پہلے۔ عن حفصۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سکت المؤذن صلی رکعتین خفیفتین ترجمہ حفصہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے جب مؤذن چپ ہو رہتا (اذان دے کر)۔ عن حفصۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سکت المؤذن من الاذان لصلوۃ الصبح وبدا الصبح صلی
رکعتین خفیفتین قبل ان تقام الصلوۃ ترجمہ ام المومنین حفصہؓ سے روایت ہے جب مؤذن فجر کی اذان دے کر چپ
رہتا اور صبح نکلتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے نماز کھڑی ہونے سے پہلے۔ عن حفصۃ انہ
کان یصلی قبل الفجر رکعتین خفیفتین ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے دو رکعتیں ہلکی
پھلکی پڑھتے۔ عن حفصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی رکعتین اذا طلع الفجر ترجمہ حفصہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھتے جب فجر نمودار ہوتی۔ عن حفصۃ انہا قالت کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلع الفجر لا یصلی الا رکعتین خفیفتین ترجمہ حفصہ سے روایت ہے جب فجر نمودار ہوتی
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پڑھتے مگر دو رکعتیں ہلکی پھلکی۔ عن حفصۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ
کان اذا نودی لصلوۃ الصبح رکع رکعتین خفیفتین قبل ان یقوم الی الصلوۃ ترجمہ حفصہ سے روایت ہے
جب فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے نماز کو کھڑے ہونے سے پہلے۔ عن حفصۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرکع رکعتین قبل الفجر وذلک بعد ما یطلع الفجر ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے جب فجر نمودار ہوتی۔ عن حفصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان اذا اضاء له الفجر صلی رکعتین ترجمہ حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب فجر کی روشنی
معلوم ہوتی تو دو رکعتیں پڑھتے۔ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی رکعتین خفیفتین
بین النداء والاقامۃ من صلوۃ الفجر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے
درمیان اذان اور اقامت کے فجر کی وقت۔ عن ابی سلمۃ انہ سال عائشۃ عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل
قالت کان یصلی ثلاث عشرۃ رکعۃ یصلی ثمان رکعات ثم یوتر ثم یصلی رکعتین وهو جالس فاذا اراد
ان یرکع قام فرکع ویصلی رکعتین بین الاذان والاقامۃ فی صلوۃ الصبح ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہے انہوں نے

اونہوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کو اونہوں نے کہا تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے
آٹھ رکعتیں پڑھتے پھر وتر پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے جب رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہو جاتے اور دو رکعتیں اذان اور
اقامت کے بیچ میں پڑھتے فجر کی نماز کے **عن** ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی رکعتی
الفجر اذا سمع الاذان ویخففہما ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتیں
اذان سنکر پڑھتے اور ہلکا کرتے اونکو۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث منکر ہے **عن** السائب بن یزید ان شریحا
الحضرمی ذکر عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوسد
القرآن ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس شریح حضرمی کا ذکر آیا آپ نے فرمایا وہ
توسد نہیں کرتا قرآن کا **ف** توسد کے معنے تکیہ لگانا اور قرآن کے توسد نہ کرنیکو دو معنی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ رات
کو سوتا نہیں بلکہ رات بھر عبادت کرتا ہے اگر سوتا اور تکیے پر سر رکھتا تو قرآن بھی اوس کے ساتھ نہیں ہوتا اگر پہلے معنی
مراد ہیں تو تعریف ہے شریح کی اور جو دوسرے معنی مراد ہیں تو مذمت ہے واللہ اعلم **باب** من کان لہ صلوۃ
باللیل فغلبہ علیہا النوم ایک شخص رات کو تہجد پڑھتا ہو اور ایک رات نیند کے سبب سے نہ پڑھ سکے **عن** عائشۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من امرئ تکون لہ صلوۃ باللیل فغلبہ علیہا نوم الا کتب
اللہ لہ اجر صلوتہ وکان نومہ صدقۃ علیہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص رات کو نماز پڑھا کرتا ہے پھر وہ نیند کی وجہ سے پڑھ نہ سکے تو اللہ نماز کا ثواب اوسے دیگا اور اوسکا سونا صدقہ
ہو جاویگا اوپر (یعنی اللہ جل جلالہ سونیکو معاف کردیگا) **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم من کانت لہ صلوۃ صلاہا من اللیل فنام عنہا کان ذلک صدقۃ تصدق اللہ عز وجل علیہ
وکتب لہ اجر صلوتہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو کوئی
نماز پڑھا کرتا ہو پھر سو جاوے اور نماز نہ پڑھ سکے تو یہ صدقہ ہوگا اللہ کا اوسپر اور لکھا جاویگا اوس کے لیے نماز کا ثواب **عن**
عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فذکر نحوہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ایسا ہی بیان کیا جیسے اوپر گزرا۔ امام نسائی نے کہا اس روایت کی اسناد میں ابو جعفر رازی
ہے جو قوی نہیں ہے حدیث میں **باب** من اتی فراشہ وھو ینوی القیام فنام ایک شخص اپنے بچھونے پر آیا
اور نیت رکھتا تھا رات کو اوٹھنے کی لیکن سو گیا اور اوٹھ نہ سکا **عن** ابی الدرداء یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من اتی فراشہ وھو ینوی ان یقوم یصلی من اللیل فغلبتہ عیناہ حتی اصبح کتب لہ ما نوی
وکان نومہ صدقۃ علیہ من ربہ عز وجل ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص اپنے بچھونے پر آوے (سونیکو) لیکن نیت رکھتا ہو رات کو اوٹھنے کی اور نماز پڑھنے کی پھر سو رہے آنکھ نہ کھلے صبح تک

تو اوسکو نیت کا ثواب ہوگا اور اوسکا سونا ایک صدقہ ہوگا اوسکی پروردگار کیطرف سے۔ امام نسائی نے کہا مخالفت کے
حبیب بن ابی ثابت کی سفیان ثوری نے اور روایت کیا اوسکو عن ابی الدرداء موقوفًا ابو الدرداء سے قول اونکا
نہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

باب یصلی من نام عن صلوٰۃ او منعہ وجع اگر کوئی شخص نیند یا بیماری کیوجہ سے رات کی نماز نہ پڑھ سکے تو اونکو کتنی رکعتیں پڑھے

عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا لم یصل من اللیل منعہ من ذلک نوم او وجع صلی من النہار ثنتی عشرۃ رکعۃ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز نہ پڑھ سکتے نیند یا بیماری کیوجہ سے تو دن کو بارہ رکعتیں پڑھتے

باب متی یقضی من نام عن حزبہ من اللیل جو شخص اپنا وظیفہ رات کو نہ پڑھ سکے تو وہ دن کو کس وقت پڑھے

عن عمر بن الخطاب یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن حزبہ او عن شیء منہ فقراہ فیما بین صلوٰۃ الفجر وصلوٰۃ الظہر کتب لہ کانما قراہ من اللیل ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا ورد پورا یا کچھ اوسمیں سے رات کو نہ پڑھ سکے اور سو جاوے پھر فجر کی نماز سے لیکر ظہر تک اوسکو پڑھ لیوے تو گویا اوس نے رات میں ہی پڑھا یعنی ویسا ہی ثواب اوسکے لیے لکھا جاویگا

عن عمر بن الخطاب انہ قال من نام عن حزبہ او قال جزئہ من اللیل فقراہ فیما بین صلوٰۃ الصبح الی صلوٰۃ الظہر فکانما قراہ من اللیل ترجمہ حضرت عمر نے کہا جو شخص اپنے وظیفہ یا رات کے ایک حصہ سے سو جاوے پھر اوسکو صبح کی نماز سے لیکر ظہر تک پڑھ لیوے تو گویا اوس نے رات ہی کو پڑھا

عن عمر بن الخطاب قال من فاتہ حزبہ من اللیل فقراہ حین تزول الشمس الی صلوٰۃ الظہر فانہ لم یفتہ او کانہ ادرکہ ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے اونہوں نے کہا جس شخص کا رات کا وظیفہ قضا ہو جاوے پھر وہ آفتاب کے ڈھلنے سے ظہر کیوقت تک اوسکو پڑھ لیوے تو گویا قضا ہی نہیں ہوا یا گویا اوس نے وہ وظیفہ پا لیا

عن حمید بن عبد الرحمن قال من فاتہ وردہ من اللیل فلیقراہ فی صلوٰۃ قبل الظہر فانہا تعدل صلوٰۃ اللیل ترجمہ حمید بن عبد الرحمان نے کہا جس شخص کا رات کا وظیفہ قضا ہو جاوے پھر اوسکو ظہر سے پہلے پڑھ لیوے تو رات کی نماز کے برابر ہوگا

باب ثواب من صلی فی الیوم واللیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ سوی المکتوبۃ

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثابر علی اثنتی عشرۃ رکعۃ فی الیوم واللیلۃ دخل الجنۃ اربعا قبل الظہر ورکعتین بعدھا ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل الفجر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ پڑھے بارہ رکعتوں کو رات دن میں جنت میں جاویگا چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشا کے بعد اور دو رکعتیں فجر کے پہلے

عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ثابر علی اثنتی عشرۃ رکعۃ بنی اللہ عز وجل لہ بیتا فی الجنۃ اربعا قبل الظہر ورکعتین بعد الظہر ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین

قَبْلَ الْفَجْرِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ پڑھے بارہ رکعتوں کو اللہ جل جلالہ اوسکے لیے ایک گھر بناویگا جنت مین چار رکعتین ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو مغرب کے بعد اور دو عشا کے بعد اور دو فجر سے پہلے

عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ اَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَكَعَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص بارہ رکعتین پڑھے ہر دن اور رات مین سوا فرض کے اللہ تعالی اوس کے لیے ایک گھر بناویگا جنت مین

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ بَلَغَنِي اَنَّكَ تَرْكَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَا بَلَغَكَ فِي ذٰلِكَ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ حَدَّثَتْ عَنْبَسَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَكَعَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ابن جریج سے روایت ہے مین نے عطا سے کہا مجھے خبر پہونچی ہے تم جمعہ سے پہلے بارہ رکعتین پڑھتے ہو اس باب مین تم نے کیا سنا ہے اونہون نے کہا مین نے سنا ہے کہ ام حبیبہ نے عنبسہ بن ابی سفیان کو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بارہ رکعتین پڑھے رات اور دن مین سوا فرض کے تو اللہ تعالی اوس کے لیے جنت مین ایک گھر بناویگا

عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص ایکدن مین بارہ رکعتین پڑھے اللہ اوس کے لیے ایک گھر بناویگا جنت مین

عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قَدِمْتُ الطَّائِفَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ فَرَاَيْتُ مِنْهُ جَزَعًا فَقُلْتُ اِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ فَقَالَ اَخْبَرَتْنِي اُخْتِي اُمُّ حَبِيبَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالنَّهَارِ اَوْ بِاللَّيْلِ بَنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے مین طائف مین گیا تو عنبسہ ابن ابی سفیان کو مرتا ہوا پایا اور مین نے دیکھا وہ بیقرار ہین مین نے کہا تم تو اچھے آدمی ہو اونہون نے کہا مجھسے میری بہن ام حبیبہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بارہ رکعتین پڑھے دن کو یا رات کو اللہ تعالی اوس کے لیے ایک گھر بناویگا جنت مین

عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ اَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ فَصَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے اونہون نے کہا جو شخص بارہ رکعتین ایک دن مین پڑھے چار ظہر سے پہلے اور دو بعد اور دو مغرب کے بعد اور دو عشا کے بعد اور دو فجر سے پہلے اللہ اوس کے لیے گھر بناویگا

عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَنْ صَلَّاهُنَّ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بارہ رکعتین ہین جو انکو پڑھیگا اوس کے لیے ایک گھر بنایا جاویگا جنت مین چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو عصر سے پہلے اور دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے

عَنْ

اُمِّ حَبِیْبَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ
اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّھْرِ وَثِنْتَیْنِ بَعْدَھَا وَاثْنَتَیْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَاثْنَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَثِنْتَیْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ ترجمہ
اُم حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بارہ رکعتین پڑھے اللہ اوس کے لئے ایک گھر بناویگا جنت
مین چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو عصر سے پہلے اور دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ قَالَتْ
مَنْ صَلّٰی فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً سِوَی الْمَکْتُوْبَۃِ بُنِیَ لَہٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّھْرِ
وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَھَا وَثِنْتَیْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَثِنْتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَثِنْتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ترجمہ اُم حبیبہ سے روایت ہے
اونہون نے کہا جس شخص نے رات دن مین بارہ رکعتین پڑھین فرض کے سوا اوس نے اپنا گھر جنت مین بنایا چار ظہر سے پہلے
اور دو ظہر کے بعد اور دو عصر سے پہلے اور دو مغرب کے بعد اور دو فجر سے پہلے عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ صَلّٰی فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً بُنِیَ لَہٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ ترجمہ اُم حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے رات دن مین بارہ رکعتین پڑھین اوس نے اپنا گھر بنایا جنت مین عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ
قَالَتْ مَنْ صَلّٰی فِی النَّہَارِ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً سِوَی الْمَکْتُوْبَۃِ بُنِیَ لَہٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے
اونہون نے کہا جس شخص نے رات دن مین بارہ رکعتین پڑھین سوا فرض کے اوسکے لیے بنایا جاویگا ایک گھر جنت مین۔
عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ قَالَتْ مَنْ صَلّٰی فِی یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ اثْنَتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً سِوَی الْمَکْتُوْبَۃِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ عَزَّوَجَلَّ
بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے جس شخص نے رات دن مین بارہ رکعتین پڑھین سوا فرض کے اللہ تعالی اوسکے لیے ایک
گھر بناویگا جنت مین عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ اَنَّہٗ مَنْ صَلّٰی فِی یَوْمٍ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً بُنِیَ لَہٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ ترجمہ
اُم حبیبہ نے کہا جو شخص ایکدن مین بارہ رکعتین پڑھے اوس کے لیے ایک گھر بنایا جاویگا جنت مین عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ قَالَتْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی فِی یَوْمٍ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً سِوَی الْفَرِیْضَۃِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ اَوْ بُنِیَ لَہٗ
بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایکدن مین بارہ رکعتین پڑھے سوا فرض کے
اللہ اوسکے لیے ایک گھر بناویگا یا اوسکے لیے ایک گھر بنایا جاویگا جنت مین عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً فِی یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص بارہ رکعتین پڑھے ایک دن رات مین اللہ تعالی اوس کے لیے ایک گھر بناویگا جنت مین عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ
قَالَتْ مَنْ صَلّٰی فِی یَوْمٍ اثْنَتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً بُنِیَ لَہٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ ترجمہ اُم حبیبہ سے روایت ہے اونہون نے کہا جو شخص
ایک دن مین بارہ رکعتین پڑھے اوسکے واسطے ایک گھر بنایا جاویگا جنت مین عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ صَلّٰی فِی یَوْمٍ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً سِوَی الْفَرِیْضَۃِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دن مین بارہ رکعتین پڑھے سوا فرض کے اوس کے لیے اللہ ایک گھر جنت مین بناویگا عَنْ

حسان بن عطیة قال لما نزل بعنبسة جعل یتضور فقیل له فقال أما إني سمعت أم حبیبة زوج النبي
صلی الله علیه وسلم تحدث عن النبي صلی الله علیه وسلم أنه من رکع أربع رکعات قبل الظهر وأربعا
بعدها حرم الله عز وجل لحمه علی النار فما ترکتهن منذ سمعتهن ترجمہ حسان بن عطیہ سے روایت
ہے جب عنبسہ کی وفات قریب ہوئی تو وہ تڑپ رہے تھے لوگوں نے اون سے کہا (یعنی اونکو تسکین دی) اونہوں نے کہا کہ
ام حبیبہ سے سنا جو بی بی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ نے فرمایا جو شخص چار رکعتیں پڑھے ظہر سے پہلے اور چار ظہر کے
بعد اللہ اوسکا گوشت حرام کریگا جہنم پر اوس روز سے میں نے اونکو نہیں چھوڑا جب سے سنا عن أم حبیبة زوج النبي
صلی الله علیه وسلم أن حبیبها أبا القاسم صلی الله علیه وسلم أخبرها ما من عبد مؤمن یصلي أربع
رکعات بعد الظهر فلا تمس النار جلده أبدا إن شاء الله عز وجل ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں کہ اونکے حبیب ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا جو بندہ مسلمان چار رکعتیں
پڑھے ظہر کے بعد تو جہنم کی آگ اگر خدا چاہے اوسکے بدن سے نہ لگیگی کبھی عن أم حبیبة أن رسول الله صلی الله علیه
وسلم کان یقول من صلی أربع رکعات قبل الظهر وأربعا بعدها حرمه الله عز وجل علی النار ترجمہ ام حبیبہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص چار رکعتیں ظہر سے پہلے پڑھے اور چار رکعتیں ظہر کے بعد اللہ اوسکو
حرام کریگا جہنم پر عن محمد بن أبي سفیان قال لما نزل به الموت أخذه أمر شدید فقال حدثتني أختي أم حبیبة
بنت أبي سفیان قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حافظ علی أربع رکعات قبل الظهر وأربع بعدها
حرمه الله تعالی علی النار ترجمہ محمد بن ابی سفیان سے روایت ہے جب اونکو موت آنے لگی تو بڑی بیقراری ہوئی اونہوں
نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محافظت کرے
ظہر سے پہلے چار رکعتوں پر اور ظہر کے بعد چار رکعتوں پر تو حرام کریگا اللہ اوسکو جہنم پر عن أم حبیبة عن النبي
صلی الله علیه وسلم قال من صلی أربعا قبل الظهر وأربعا بعدها لم تمسه النار ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چار رکعتیں پڑھے ظہر سے پہلے اور چار ظہر کے بعد اوسکو جہنم کی آگ نہ لگیگی ۱۲

آخر کتاب الصلوٰة تمام ہوئی کتاب نماز کی

باب تمني الموت موت کی آرزو کرنا کیسا ہے

عن أبي هریرة أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یتمنین أحدکم الموت
إما محسنا فلعله أن یزداد خیرا وإما مسیئا فلعله أن یستعتب ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آرزو نہ کرے تم میں سے موت کی اسلیے کہ وہ نیک ہے تو شاید زیادہ نیکی کرے اور جو بد ہے تو شاید بدی
سے توبہ کرے (بہر حال جینا بہتر ہے اوس کے لیے) عن أبي هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا
یتمنین أحدکم الموت إما محسنا فلعله أن یعیش یزداد خیرا وهو خیر له وإما مسیئا فلعله

۹۶ سنن نسائی ختم ہے حدیث خطا ہے ۱۲
۹۴ اوپر ختم ہو گئی کتاب جنازہ کی ۱۲

أَنْ يَسْتَعْتِبَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے اسلیے
کہ اگر وہ نیک ہے تو شاید جیے اور بھلائی زیادہ کرے اور گنہگار ہے تو شاید توبہ کرے **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَتَمَنَّیَنَّ أَحَدُکُمُ الْمَوْتَ بِضُرٍّ نَزَلَ بِہٖ فِی الدُّنْیَا وَلٰکِنْ لِیَقُلِ اللّٰہُمَّ أَحْیِنِی مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ
خَیْرًا لِی وَتَوَفَّنِی إِنْ کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِی ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی
تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے اوس مصیبت سے جو دنیا میں اوسکو پہونچے لیکن یوں کہے یا اللہ جلا مجھکو جبتک جینا میرے لیے بہتر
ہو اور مار مجھکو اگر مرنا میرے لیے بہتر ہو

الدُّعَاءُ بِالْمَوْتِ

موت کی دعا کرنا کیسا ہے **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوا بِالْمَوْتِ وَلَا تَمَنَّوْہُ فَمَنْ کَانَ دَاعِیًا لَا بُدَّ فَلْیَقُلِ اللّٰہُمَّ
أَحْیِنِی مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِی وَتَوَفَّنِی إِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِی ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مت دعا کرو موت کی لیے اور مت آرزو کرو موت کی اگر ضرور دعا کرنا چاہو تو یوں کہو یا اللہ جلا مجھکو جبتک
جینا میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھکو جب مرنا میرے لیے بہتر ہو **عَنْ** قَیْسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی خَبَّابٍ وَقَدِ اکْتَوٰی فِی بَطْنِہٖ
سَبْعًا فَقَالَ لَوْ لَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ دَعَوْتُ بِہٖ ترجمہ قیس سے روایت
ہے میں خباب کے پاس گیا اونہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لئے تھے وہ کہنے لگے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع کیا ہوتا تو میں
دعا کرتا موت کی (درد و شدت و تکلیف سے)

کَثْرَۃُ ذِکْرِ الْمَوْتِ

موت کی بہت یاد کرنا **عَنْ** أَبِی ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَکْثِرُوا ذِکْرَ ہَاذِمِ اللَّذَّاتِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بہت یاد کرو لذتوں کی مٹانیوالی اور کاٹنے والی کو **ف** یعنی موت کی فایدہ اوسکا یہہ ہے کہ انسان موت کو یاد کر کے نیک
کاموں میں جلدی کوشش کرتا ہے اور بری کاموں سے توبہ کرتا ہے اور دوسری یہہ کہ اکثر وقت غفلت اور خوشی میں گزرتا ہے پھر اگر
کبھی وقت فکر اور رنج یا تکلیف کا آ جائے تو رنج کی عادت جاتی رہے گی اور جب ایک بارگی کوئی رنج ہوگا تو ہلاکت کا خوف ہے اسی واسطے انسان
کو ضرور ہے کہ خوشی میں رنج کا مزہ اوٹھاتا رہے تیسری یہہ کہ موت کی یاد اکثر فکر و رنج لاتی ہے اور دنیا کی رنجوں جیسے
افلاس تنگدستی یا اور اسباب سے ہوں دور کرتی ہے اور فکر و حسد کی مادہ کو قطع کرتی ہے **عَنْ** أُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیضَ فَقُولُوا خَیْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِکَۃَ یُؤَمِّنُونَ عَلٰی مَا
تَقُولُونَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَۃَ قُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ کَیْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِی اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ وَأَعْقِبْنِی مِنْہُ
عُقْبٰی حَسَنَۃً فَأَعْقَبَنِی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم مرنیوالے کے پاس (یعنی جو بیمار موت کے قریب ہو) تو اچھی بات کہو یعنی دعا کرو اوس کے
لیے مغفرت کی اس لیے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں تمہاری بات پر جب ابوسلمہ میرے خاوند مرگئے میں نے کہا یا رسول اللہ میں کیا کہوں
آپنے فرمایا کہہ یا اللہ بخشدے ہم کو اور اوسکو اور اوسکے بعد اوس سے بہتر مجھکو دے تو اللہ نے اوس کے بعد مجھکو دیا محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو (جو بہتر ہیں ابو سلمہ سے یعنی اپنی مجھ سے نکاح کیا) **باب** تَلْقِيْنِ الْمَيِّتِ میت کو سکھلانا **عن**

اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سکھلاؤ اپنے مردوں کو (یعنی جو مرنے کے قریب ہوں) لا الہ الا اللہ **ف** یعنی اس کلمہ

طیبہ کو اوس وقت پڑھو تاکہ وہ بھی سنکر پڑھنے لگیں **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا

مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **باب** عَلَامَۃِ مَوْتِ الْمُؤْمِنِ مومن کو مرنیکی نشانی **عن**

بُرَیْدَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِعَرَقِ الْجَبِیْنِ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا مرنا پیشانی کے پسینے سے ہوتا ہے **ف** یعنی مسلمان پر مرتے وقت اتنی شدت ہوتی ہے

کہ پیشانی پر پسینا آجاتا ہے اور یہ سختی اس لیے ہوتی ہے کہ اوسکے گناہ دنیا میں مٹ جاویں اور وہ اللہ کے پاس پاک اور صاف ہو کر ہو

جاوے **عن** بُرَیْدَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ یَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِیْنِ ترجمہ بریدہ سے

روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مسلمان مرتا ہے پیشانی کے پسینے سے **شِدَّۃُ**

الْمَوْتِ موت کی سختی کا بیان **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّہٗ لَبَیْنَ حَاقِنَتِیْ

وَذَاقِنَتِیْ فَلَا اَکْرَہُ شِدَّۃَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت عائشہ

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میری ہنسلی اور تھوڑی کے بیچ میں ہوئی (یعنی میں آپکو دیکھ رہی تھی) اب میں

کسی کے لیے موت کی سختی برا نہیں سمجھتی جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا **ف** کہ آپ پر موت کی

بہت سختی ہوئی پس معلوم ہوا کہ موت کی سختی کچھ برائی کی دلیل نہیں ہے بلکہ بہتر ہے اور باعث ہے ترقی درجات اور مغفرت

ذنوب کی **اَلْمَوْتُ** یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ پیر کے دن مرنا **عن** اَنَسٍ قَالَ اٰخِرُ نَظْرَۃٍ نَظَرْتُھَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَشْفُ السِّتَارَۃِ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ رض فَاَرَادَ اَبُوْ بَکْرٍ اَنْ یَّرْتَدَّ فَاَشَارَ اِلَیْھِمْ اَنِ

امْکُثُوْا وَاَلْقَی السِّجْفَ وَتُوُفِّیَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَذٰلِکَ یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے آخری

بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نے پردہ اوٹھایا اور لوگ ابو بکر کے پیچھے صف باندھے ہوئے تھے ابو بکر نے چاہا

پیچھے ہٹنا آپ نے اشارہ کیا اپنی جگہ پر رہو اور پردہ ڈال لیا پھر اوسی روز اخیر دن میں آپکا انتقال ہوا اور وہ پیر کا دن تھا

اَلْمَوْتُ بِغَیْرِ مَوْلِدِہٖ وطن کے سوا اور کہیں مرنے کی فضیلت **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدِیْنَۃِ

مِمَّنْ وُلِدَ بِھَا فَصَلّٰی عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ یَا لَیْتَہٗ مَاتَ بِغَیْرِ مَوْلِدِہٖ قَالُوْا وَلِمَ

ذَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَیْرِ مَوْلِدِہٖ قِیْسَ لَہٗ مِنْ مَوْلِدِہٖ اِلٰی مُنْقَطَعِ اَثَرِہٖ فِی الْجَنَّۃِ ترجمہ

عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص جو مدینے کی پیدائش تھا مدینے میں مرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر نماز پڑھی

پھر فرمایا کاش کہ وہ اور کہیں مرتا لوگوں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ آپنے فرمایا آدمی جب سوا اپنے وطن کے اور کہیں مرتا ہے تو اوسکو

کی جنت مین زمین دی جاتی ہے پیدایش کیجگہہ سے لیکر اوسکی خیر پانون کے نشان تک یعنے مرنیکی جگہہ تک) **ف** اس حدیث سے فضیلت مسافرت اور غربت کی معلوم ہوئی جب وہ بری کام کے لیئے نہ ہو بلکہ جہاد کے لیئے ہو یا اپنے لڑکون بالون کی معاش پیدا کرنے کے لیئے

باب مَا يَلْقَى بِهِ الْمُؤْمِنُ مِنَ الْكَرَامَةِ عِنْدَ خُرُوجِ نَفْسِهِ مرنے کیوقت مومن کی کیسی عزت ہوتی ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُولُونَ اخْرُجِي رَاضِيَةً مَرْضِيًّا عَنْكِ إِلَى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَأَطْيَبِ رِيحِ الْمِسْكِ حَتَّى أَنَّهُ لَيُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ مَا أَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيحَ الَّتِي جَاءَتْكُمْ مِنَ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِغَائِبِهِ يَقْدَمُ عَلَيْهِ فَيَسْأَلُونَهُ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُولُونَ دَعُوهُ فَإِنَّهُ كَانَ فِي غَمِّ الدُّنْيَا فَإِذَا قَالَ أَمَا أَتَاكُمْ قَالُوا ذُهِبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا احْتُضِرَ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُولُونَ اخْرُجِي سَاخِطَةً مَسْخُوطًا عَلَيْكِ إِلَى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ الْأَرْضِ فَيَقُولُونَ مَا أَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيحَ حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْكُفَّارِ

ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن کی موت نزدیک ہوتی ہے تو فرشتے رحمت کے سفید ریشمی کپڑا لیکر آتے ہین اور کہتے ہین نکل راضی ہے تو اللہ سے اور اللہ تجھسے راضی ہے اللہ کی رحمت کیطرف اور اوس کے رزق کیطرف اور اپنے پروردگار کیطرف جو غصے نہین ہے (فرشتے روح سے کہتے ہین) پھر وہ نکلتی ہے جیسے عمدہ خوشبو دار مشک اور ہاتہون ہاتھ فرشتے اوس کو اوٹہاتے ہین اور آسمان کے دروازے پر لیجاتے ہین اور کہتے ہین کیا خوشبو ہے یہہ جو زمین سے آئی پھر اوس کو لاتے ہین اور مومنون کی روحون پاس وہ خوش ہوتی ہین اوس سے زیادہ جو تم کو کسی گئی ہوئی شخص کے آنے سے ہوتی ہے اور اوس سے پوچھتے ہین فلان شخص کیا ہوا (یعنے جسکو وہ دنیا مین چھوڑ گئی تھی) اب کیسے کام کرتا ہے پھر روحین کہتی ہین ابھی ٹھہرو چھوڑ دو اسکو دنیا کے غم مین تھا پھر وہ کہتی ہے کیا وہ شخص تمہارے پاس نہین آیا (وہ تو مر گیا تھا) سو روحین کہتی ہین وہ دوزخ مین گیا ہوگا اور کافر کی جب موت آتی ہے تو عذاب کے فرشتے ٹاٹ کا ٹکڑا لیکر آتے ہین اور کہتے ہین نکل تو ناراض ہے اللہ سے اور اللہ تجھسے ناراض ہے اسکے عذاب کیطرف پھر وہ نکلتی ہے جیسے سڑی مردار کی بو یہانتک کہ زمین کے دروازے پر لاتی ہین (یعنے ادہر ہی جہان سے آسمان کی حد شروع ہوتی ہے یا نیچے ہی اسفل السافلین مین) اور کہتی ہین کیا بدبو ہے پھر لیجاتی ہین اوسکو کافرون کی روحون مین

باب فِيمَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اللہ کی ملاقات جو شخص چاہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ قَالَ شُرَيْحٌ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا إِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَلٰكِنْ لَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَتْ قَدْ قَالَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ

بِالَّذِیْ تَذْھَبُ اِلَیْہِ وَلٰکِنْ اِذَا طَمَحَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ فَعِنْدَ ذٰلِکَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہے اللہ اوس سے ملنا چاہیگا اور جو شخص اللہ سے ملنا برا جانے اللہ بھی اوس سے ملنا برا جانتا ہے شریح نے کہا میں حضرت عائشہ پاس گیا اور عرض کیا اے ام المومنین ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث بیان کی ہے اگر ایسا ہو تو ہم سب تباہ ہو جاوینگے اونہوں نے پوچھا کیا میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہے اللہ بھی اوس سے ملنا چاہتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو برا جانے اللہ بھی اوسکی ملاقات کو برا جانتا ہے لیکن ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو موت کو برا نہ جانے حضرت عائشہ نے کہا بیشک یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لیکن اسکا مطلب یہ نہیں جو تم سمجھے ہو بلکہ مطلب یہ ہے جب بینائی لپٹ جاوے اور چہاتی میں دم آ جاوے اور رونگٹے کھڑے ہو جاوین اوسوقت جو اللہ سے ملنا چاہے اللہ بھی اوس سے ملنا چاہیگا اور جو اللہ سے ملنا نہ چاہے اللہ بھی اوس سے ملنا نہ چاہیگا یعنی جب موت قریب ہوتی ہے اوسوقت مومن کو خوشی ہوتی ہے اللہ سے ملنے کی اور کافر بہت ڈرتا ہے اور گھبراتا ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِذَا اَحَبَّ عَبْدِیْ لِقَائِیْ اَحْبَبْتُ لِقَاءَہٗ وَاِذَا کَرِہَ لِقَائِیْ کَرِھْتُ لِقَاءَہٗ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے جب کوئی بندہ میرا مجھ سے ملنا چاہتا ہے میں بھی اوس سے ملنا چاہتا ہوں اور جب وہ میرا ملنا برا جانتا ہے میں بھی اوس سے ملنا برا جانتا ہوں

عَنْ عُبَادَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ ترجمہ عبادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی ملاقات چاہیگا اللہ بھی اوس سے ملنا چاہیگا اور جو اللہ سے ملنے کو برا جانیگا اللہ بھی اوس سے ملنے کو برا جانیگا

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَزَادَ عَمْرٌو فِیْ حَدِیْثِہٖ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَرَاھِیَۃُ لِقَاءِ اللّٰہِ کَرَاھِیَۃُ الْمَوْتِ کُلُّنَا نَکْرَہُ الْمَوْتَ قَالَ ذَاکَ عِنْدَ مَوْتِہٖ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ وَمَغْفِرَتِہٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ وَاَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَاِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰہِ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ وَکَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اوس سے ملنا چاہتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنا برا جانتا ہے اللہ بھی اوس سے ملنا برا جانتا ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اللہ سے ملنا کیا ہے موت سے ملنا اور موت سے ملنا تو ہر شخص ہم میں سے برا جانتا ہے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ وقت ہے جب کہ وقت کسیکو خوشخبری دیجاتی ہے اللہ کی رحمت اور مغفرت کی سالئے تو وہ اسکے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اوس سے ملنا چاہتا ہے اور جب اسکو خبر دیجاتی ہے اللہ کے عذاب کی تو وہ اللہ سے ملنا برا جانتا ہے اور اللہ بھی اوس سے ملنا برا جانتا ہے

تَقْبِیْلُ الْمَیِّتِ میت کو بوسہ دینا

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ قَبَّلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق رض نے بوسہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے بیچ میں اور آپ کی وفات ہو چکی تھی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے اور حضرت عائشہ رض سے روایت ہے ابوبکر صدیق نے بوسہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کی وفات ہو چکی تھی عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ فَبَكَى ثُمَّ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَبَدًا أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مِتَّهَا ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے ابوبکر صدیق رض ایک گھوڑے پر آئے اپنے مکان سے جو سنح میں تھا (سنح ایک ضلع کا نام ہے اطراف مدینے میں) یہانتک کہ اوترے اور مسجد میں گئے اور کسی سے بات نہیں کی اور حضرت عائشہ کے حجرے میں گئے اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مخطط (یعنے لکیروں دار جسمیں سرخ یا سیاہ لکیریں تھیں) چادر سے ڈھانپ دیا تھا اور آپ کی وفات ہو چکی تھی) ابوبکر نے آپکا منہ کھولا اور جھک پڑے آپ پر اور بوسہ دیا اور رونے لگے پھر کہا فدا ہوں آپ پر باپ میرے قسم اللہ کی اللہ آپ کو دوبارہ نہ مارے گا ف یعنے اب اسکے بعد آپ کو موت نہیں ہے بلکہ ہمیشہ حیات ہے اور اللہ جل جلالہ کی رحمت اور عنایات اور الطاف میں آپ ہمیشہ زندہ رہیں گے جنتہیں ت لیکن جو موت آپکے لیے لکھی گئی تھی وہ ہو چکی

تَسْجِيَةُ الْمَيِّتِ

میت کو ڈھانپ دینا عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ قَدْ مُثِّلَ بِهِ فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُجِّيَ بِثَوْبٍ فَجَعَلْتُ أُرِيدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ فَلَمَّا رُفِعَ سَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقَالُوا هَذِهِ بِنْتُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو قَالَ فَلَا تَبْكِي أَوْ فَلِمَ تَبْكِي مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ ترجمہ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے میرے باپ کو احد کے دن لائے اور کافروں نے اونکے ساتھ مثلہ کیا تھا (یعنے اون کے کان ناک کاٹ ڈالے تھے) تو سامنے رکھی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اون پر ایک کپڑا ڈھنپا ہوا تھا میں نے قصد کیا کھولنے کا لوگوں نے مجھے منع کیا اس خیال سے کہ یہ بیٹا ہے باپ کو اس حال میں دیکھکر زیادہ بیقرار ہوگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وہ اوٹھائے گئے جب اونکو اوٹھایا تو ایک عورت کے رونے کی آواز سنی آپنے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا عمرو کی بیٹی یا بہن آپنے فرمایا مت رو یا کیوں روتی ہے فرشتے اپنے پروں سے اوسپر سایہ کیے ہوے ہیں یہانتک کہ اوٹھایا گیا

فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر رونا کیسا ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَتْ بِنْتٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَغِيرَةٌ فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهَا إِلَى صَدْرِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَقُبِضَتْ وَهِيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ أَيْمَنَ أَتَبْكِينَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَكِ فَقَالَتْ مَا لِي لَا أَبْكِي وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَسْتُ أَبْكِي وَلٰكِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ بِخَيْرٍ عَلٰى كُلِّ حَالٍ يُنْزَعُ نَفْسُهُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک چھوٹی لڑکی مرنے لگی آپ نے اوسکو اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا پھر دونوں ہاتھ اپنے اوسپر رکھدیے وہ مر گئی آپ کے سامنے ام ایمن رونے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام ایمن تم روتی ہو اور میں تمہارے پاس موجود ہوں ام ایمن نے کہا میں کیوں نہ روؤں جب اللہ کے رسول روتے ہیں آپنے فرمایا میں روتا نہیں لیکن یہ اللہ کی رحمت ہے (یعنی آہستہ رونا اور صرف آنسو نکلنا اللہ کا رحم ہے بندے پر) پھر آپنے فرمایا مسلمان کو ہر حال میں بہتری ہے اوسکی جان نکلتی ہے پسلیوں سے لیکن وہ اللہ جل جلالہ کا شکر کرتا ہے عَنْ أَنَسٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بَكَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ مَاتَ فَقَالَتْ يَا أَبَتَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا أَدْنَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلٰى جِبْرِيْلَ نَنْعَاهُ يَا أَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ ترجمہ انس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو حضرت فاطمہ زہرا آپ پر روئیں اور کہنے لگیں اے باپ میرے تم اپنے پروردگار سے نزدیک ہو گئے اے باپ میں تمہاری خبر جبرئیل کو پہونچاتی ہوں اے باپ میرے تمہارا ٹھکانا جنت الفردوس میں ہے عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَجَعَلْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ وَأَبْكِي وَالنَّاسُ يَنْهَوْنِي وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِي وَجَعَلَتْ عَمَّتِي تَبْكِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكِيْهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ ترجمہ جابر سے روایت ہے میرے باپ مارے گئے احد کی لڑائی میں تو میں اونکا منہ کہولتا اور روتا لوگ مجھے منع کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو منع نہ کیا میری پھوپھی بھی رونے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت رو اوسپر فرشتے اوسپر اپنے بازوؤں سے سایہ کیے رہے یہانتک کہ تم نے اوسکو اوٹھایا

النَّهْيُ عَنِ الْبُكَاءِ

کو نسا رونا منع ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ عَلَيْهِ فَصَاحَ بِهِ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ غُلِبْنَا عَلَيْكَ أَبَا الرَّبِيْعِ فَصِحْنَ النِّسَاءُ وَبَكَيْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيْكٍ يُسَكِّتُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَإِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ قَالُوْا وَمَا الْوُجُوْبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْمَوْتُ قَالَتِ ابْنَتُهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ شَهِيْدًا قَدْ كُنْتَ قَضَيْتَ جِهَازَكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَوْقَعَ أَجْرَهُ عَلٰى قَدْرِ نِيَّتِهِ وَمَا تَعُدُّوْنَ الشَّهَادَةَ قَالُوْا الْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ الْحَرَقِ شَهِيْدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدَةٌ ترجمہ جابر بن عتیک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ثابت کی عیادت (بیمار پرسی) کو آئے دیکھا تو بیماری اون پر غالب ہے آپ نے اونکو زور سے پکارا اونہوں نے جواب نہ دیا آپ نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اور فرمایا ہم مغلوب ہو گئے تمہاری ابا الربیع (ابو الربیع کنیت ہے عبد اللہ بن ثابت کی یعنی تقدیر الٰہی اللہ کی غالب

ہوگئی ہم تو تمہاری زندگی چاہتے ہیں لیکن تقدیر میں موت ہے یہ سنکر عورتوں نے چیخ ماری اور رونے لگیں ابن عتیک اونکو چپ کرانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دے اونکو جب واجب ہوجاوے اوسوقت کوئی نہ رووے لوگوں نے عرض کیا واجب ہونا کیا ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا مرجانا اون کی بیٹی نے کہا مجھے امید تھی تم شہید ہوگے اسلیے کہ تم سب سامان جہاد کا تیار کرچکے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے اونکو ثواب دیا اون کی نیت کیموافق تم شہادت کسکو سمجھتے ہو لوگوں نے کہا اللہ کی راہ میں مارے جانے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہادت سات طرح سے ہوتی ہے سوا قتل فی سبیل اللہ کے جو شخص طاعون سے مرے وہ شہید ہے جو شخص پیٹ کے عارضہ سے مرے وہ شہید ہے جو شخص ڈوب کر مرے وہ شہید ہے جو عمارت میں دبکر مرے وہ شہید ہے جو ذات الجنب کے عارضہ سے مرے وہ شہید ہے جو جلکر مرے وہ شہید ہے جو عورت جنی میں ہے وہ شہید ہے یا جننے کے بعد مرے

عن عائشة قالت لما اتى نعى زيد بن حارثة وجعفر بن ابي طالب وعبد الله بن رواحة جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرف فيه الحزن وانا انظر من صئر الباب فجاءه رجل فقال ان نساء جعفر يبكين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انطلق فانههن فانطلق ثم جاء فقال قد نهيتهن فابين ان ينتهين فقال انطلق فانههن فانطلق ثم جاء فقال قد نهيتهن فابين ان ينتهين قال فانطلق فاحث في افواههن التراب فقالت عائشة فقلت ارغم الله انف الابعد انك والله ما تركت رسول الله صلى الله عليه وسلم وما انت بفاعل

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے جب زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ کے مارے جانے کی خبر آئی (غزوہ موتہ میں جو ۸ھ ہجری میں ہوا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور رنج آپکو معلوم ہوتا تھا میں دیکھ رہی تھی سوراخ دروازہ سے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا جعفر کی عورتیں روتی ہیں آپنے فرمایا جا اونکو منع کر وہ گیا پھر آیا اور بولا میں نے منع کیا وہ نہیں مانتیں آپنے فرمایا جا اور اونکو منع کر وہ گیا پھر آیا اور بولا میں نے منع کیا وہ نہیں مانتیں آپنے فرمایا جا اونکے منہ میں مٹی ڈال حضرت عائشہ نے کہا میں بولی اسکی ناک کو اللہ مٹی لگا دے (یعنی وہ ذلیل ہو) جو خدا کی رحمت سے دور ہے قسم خدا کی تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ چھوڑا اور تو کرنیوالا نہیں ف یعنی کسیطرح باز نہیں آتا بار بار آکر کہتا ہے پھر جو آپ فرماتے ہیں اوسکو بجا نہیں لاتا چاہیے ڈانٹ ڈپٹ کر عورتوں کو چپ کرا دے مجھسے نہیں ہوسکتا اور شاید وہ عورتیں چلا کر روتی ہونگی اسلیے آپنے منع کیا پھر تیسری بار میں فرمایا اونکے منہ میں مٹی ڈال یعنے زور سے اونکو منع کر چلانے سے

عن عمر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الميت يعذب ببكاء اهله عليه ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کو عذاب ہوتا ہے اوسکے گھر والوں کے رونے سے

عن محمد بن سيرين يقول ذكر عند عمران بن الحصين الميت يعذب ببكاء الحي فقال عمران قاله رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ محمد بن سیرین سے روایت ہے عمران بن حصین کے پاس ذکر ہوا کہ مردے پر عذاب ہوتا ہے زندوں کے رونے سے عمران نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ف حضرت عائشہ نے کہا یہ فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مخصوص تھا ایک واقعہ کیساتھ یعنی ایک یہودی عورت کے وارث اوسپر رو رہے تھے آپنے فرمایا یہ تو اوسپر روتے ہیں اور اوسپر عذاب ہو رہا ہے

اَلنِّیَاحَۃُ عَلَی الْمَیِّتِ میت پر نوحہ کرنا کیسا ہے یعنے مردے پر چلا کر رونا اور اوسکے اوصاف کا بیان کرنا **عَنْ** قَیْسِ بْنِ
عَاصِمٍ قَالَ لَا تَنَاحُوْا عَلَیَّ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُنَحْ عَلَیْہِ **ترجمہ** قیس بن عاصم سے روایت ہے انہوں
نے کہا مجھ پر نوحہ کرنا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نوحہ نہیں ہوا **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ اَخَذَ عَلَی النِّسَآءِ حِیْنَ بَایَعَھُنَّ اَنْ لَا یَنُحْنَ فَقُلْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ نِسَآءً اَسْعَدْنَنَا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اَفَنُسْعِدُھُنَّ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اِسْعَادَ فِی الْاِسْلَامِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب عورتوں سے بیعت لی تو اقرار کرایا نوحہ نہ کرنے کا انہوں نے کہا یا رسول اللہ بعضی عورتوں نے ہماری مدد کی ہے جاہلیت کے
زمانے میں (یعنے رونے پیٹنے میں شریک ہوئی ہیں) ہم بھی انکی مدد کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات اسلام
میں نہیں ہو سکتی **عَنْ** عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمَیِّتُ یُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِہٖ بِالنِّیَاحَۃِ
عَلَیْہِ **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مردے کو عذاب ہوتا ہے قبر میں
جب لوگ اوسپر نوحہ کرتے ہیں **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ الْمَیِّتُ یُعَذَّبُ بِنِیَاحَۃِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ
اَرَاَیْتَ رَجُلًا مَاتَ بِخُرَاسَانَ وَنَاحَ اَھْلُہٗ عَلَیْہِ ھٰھُنَا اَکَانَ یُعَذَّبُ بِنِیَاحَۃِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ قَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَذَبْتَ اَنْتَ **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے انہوں نے کہا مردے کو عذاب ہوتا ہے اوسکے
گھر والوں کے چلا کر رونے سے ایک شخص بولا کیا اگر کوئی خراسان (ایک ولایت کا نام ہے ایران میں) میں مرے اور اوسکے گھر والے
یہاں اوسپر نوحہ کریں تو اوسکو عذاب ہوگا اوسکے گھر والوں کے نوحہ کرنے سے (یہ امر قیاس سے بعید ہے) عمران نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے اور تو جھوٹا ہے (یہی جواب ہے اوس شخص کا جو قیاس کو حدیث کے سامنے لاوے) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ یُعَذَّبُ بِبُکَآءِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ فَذُکِرَ ذٰلِکَ لِعَائِشَۃَ فَقَالَتْ
وَھِلَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَبْرٍ فَقَالَ اِنَّ صَاحِبَ ھٰذَا الْقَبْرِ لَیُعَذَّبُ وَاِنَّ اَھْلَہٗ یَبْکُوْنَ
عَلَیْہِ ثُمَّ قَرَاَتْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مردے پر عذاب ہوتا ہے اوسکے گھر والوں کے رونے سے یہ حضرت عائشہ سے بیان کیا گیا انہوں نے کہا بھول گئے عبد اللہ بن عمر
اصل یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر گذرے اور فرمایا اس قبر والے پر عذاب ہو رہا ہے اور اس کے گھر والے اسپر رو رہے
ہیں پھر اس آیت کو پڑھا وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی **ف** یعنے کوئی دوسرے کا بوجھ نہ اوٹھاویگا پھر کیا وجہ ہے کہ اوس کے رونے
سے مردے پر عذاب ہو **جواب** یہ ہے کہ مردے کا قصور اوسکے عذاب کا باعث ہے اس لیے کہ جب وہ جانتا تھا اپنے گھر والوں کی جہالت
کو تو کیوں نہیں وصیت کی کہ مجھ پر نوحہ نہ کرنا چلا کر نہ رونا **عَنْ** عَائِشَۃَ ذُکِرَ لَھَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ اِنَّ الْمَیِّتَ
یُعَذَّبُ بِبُکَآءِ الْحَیِّ عَلَیْہِ قَالَتْ عَائِشَۃُ یَغْفِرُ اللّٰہُ لِاَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّہٗ لَمْ یَکْذِبْ وَلٰکِنَّہٗ نَسِیَ اَوْ اَخْطَاَ
اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی یَھُوْدِیَّۃٍ یُبْکٰی عَلَیْھَا فَقَالَ اِنَّھُمْ لَیَبْکُوْنَ عَلَیْھَا وَاِنَّھَا لَتُعَذَّبُ

ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ کے سامنے ذکر ہوا کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے مردے کو عذاب ہوتا ہے زندے کے رونے سے انہوں نے کہا حکم کرے اللہ ابو عبد الرحمان پر (کنیت ہے عبد اللہ بن عمر کی) وہ جھوٹ نہیں بولے لیکن بھول یا چوک گئے۔ اصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت پر گذرے جسکے لوگ اوسپر رو رہے تھے تو آپنے فرمایا وہ تو اسپر روتے ہیں اور اسکو عذاب ہو رہا ہے **عن** عائشۃ انہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل یزید الکافر عذابا ببعض بکاء اھلہ علیہ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کافر کو عذاب زیادہ دیتا ہے اوسکے گھر والوں کے رونیکے سبب سے **عن** ابن ابی ملیکۃ یقول لما ھلکت ام ابان حضرت مع الناس فجلست بین عبد اللہ بن عمر و بن عباس فبکین النساء فقال ابن عمر الا تنہی ھؤلاء عن البکاء فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان المیت لیعذب ببعض بکاء اھلہ علیہ فقال ابن عباس قد کان عمر یقول بعض ذلک خرجت مع عمر حتی اذا کنا بالبیداء رای رکبا تحت شجرۃ فقال انظر من الرکب فذھبت فاذا صھیب واھلہ فرجعت الیہ فقلت یا امیر المؤمنین ھذا صھیب واھلہ فقال علی بصھیب فلما دخلت المدینۃ اصیب عمر فجلس صھیب یبکی عندہ یقول وا اخیاہ وا اخیاہ فقال عمر یا صھیب لا تبک فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان المیت لیعذب ببعض بکاء اھلہ علیہ قال فذکرت ذلک لعائشۃ فقالت اما واللہ ما تحدثون ھذا الحدیث عن کاذبین مکذبین ولکن السمع یخطی وان لکم فی القرآن ما یشفیکم ولا تزر وازرۃ وزر اخری ولکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لیزید الکافر عذابا ببکاء اھلہ علیہ **ترجمہ** ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے جب ام ابان گذریں تو میں لوگوں کے ساتھ موجود تھا اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس کے بیچ میں بیٹھا تھا عورتیں رو رہی تھیں عبد اللہ بن عمر نے کہا تم انکو منع نہیں کرتے رونیسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مردے کو عذاب ہوتا ہے اوسکے گھر والوں کے رونے سے ابن عباس نے کہا عمر بھی ایسا ہی کہتے تھے نکلا میں عمرؓ کے ساتھ جب بیداء (ایک مقام کا نام ہے درمیان مکہ اور مدینے کے) میں پہنچے تو ایک درخت کے نیچے سواروں کو دیکھا کہا جا دیکھ یہ سوار کون ہیں میں گیا دیکھا تو صہیب ہیں اون کے گھر والے میں میں لوٹا اور کہا اے امیر المؤمنین یہ صہیب اون کے گھر والے ہیں حضرت عمر نے کہا میرے پاس لے آ صہیب کو جب ہم مدینے میں پہنچے تو حضرت عمر زخمی ہوگئے (یعنی ابو لؤلؤ ملعون نے آپ کو مارا) صہیب اون کے پاس بیٹھ گئے اور کہنے لگے ہائے میرے دوست ہائے میرے بھائی عمرؓ نے کہا مت رو اسلئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مردے کو عذاب ہوتا ہے اوسکے گھر والوں کے رونے سے ابن عباس نے کہا میں نے یہ حضرت عائشہ سے بیان کیا انہوں نے کہا قسم خدا کی تم یہ حدیث جھوٹوں (یا جھٹلانیوالوں) سے روایت نہیں کرتے (یعنی جن لوگوں نے یہ حدیث بیان کی ہے وہ سچے ہیں) لیکن سننے میں غلطی ہوتی ہے اور قرآن میں وہ بات موجود ہے جس سے تمہاری تسکین ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولا تزر وازرۃ وزر اخری یعنی کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اوٹھاویگا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے کہ کافر

کافر کو عذاب زیادہ کریگا اوسکے گھر والون کے رونے سے **ف** مگر اس صورت مین بھی آیت کی مخالفت باقی ہے گی اور شاید مراد وہ کافر ہو جو اپنے اوپر رونے پیٹنے کا حکم کر جاوے

باب الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ رونے کی اجازت دیریہ

عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ آلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِينَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَهْدَ قَرِيبٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مین سے ایک شخص مرگیا (یعنی حضرت زینب صاحبزادی آپکی) عورتین جمع ہو کر رونے لگین حضرت عمر کھڑے ہوے اور منع کرنے لگے اور ہانکنے لگے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جانے دے اے عمر اسلیے کہ آنکھ رونیوالی ہے اور دل پر رنج ہے اور زمانہ مرنیکا نزدیک ہے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی رونیکی اسلیے کہ وہ آہستہ روتی تہین اور اگر نہ روئین تو دلکا بخار آنکھون سے باہر نکلتا اور ایک مرض پیدا کرتا

دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ جاہلیت کیطرح چلانا اور پکار کر رونا منع ہے **عن** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدُعَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم مین سے نہین ہے (یعنی مسلمان نہین ہے) وہ شخص جو گال پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کیطرح پکارے (یعنی میت پر نوحہ کرے)

السَّلْق چلا کر رونا منع ہے **عن** صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ أُغْمِيَ عَلَى أَبِي مُوسَى فَبَكَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ أَبْرَأُ إِلَيْكُمْ كَمَا بَرِئَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلَا خَرَقَ وَلَا سَلَقَ **ترجمہ** صفوان بن محرز سے روایت ہے ابوموسی اشعری رضی بیہوش ہو گئے لوگ رونے لگے اونہون نے کہا مین بری ہوتا ہون تم سے (یعنی تمکو نصیحت کہتا ہون) جیسے بری کیا ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم مین سے نہین ہے جو سر منڈاوے (یعنی مصیبت مین ہندون کیطرح) اور کپڑے پھاڑے اور چلا کر روے

ضَرْبُ الْخُدُودِ گالون پر مارنا منع ہے **عن** عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم مین سے نہین ہے وہ شخص جو گالونکو پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کیطرح پکارے

الْحَلْق سر منڈانا مصیبت مین منع ہے **عن** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي بُرْدَةَ قَالَا لَمَّا ثَقُلَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ تَصِيحُ قَالَا فَأَفَاقَ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبِرْكِ أَنِّي بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَخَرَقَ وَسَلَقَ **ترجمہ** عبد الرحمن بن یزید اور ابوبردہ سے روایت ہے جب ابوموسی اشعری کی بیماری سخت ہوئی تو اونکی عورت آئین چلاتی ہوئین ابوموسے ہوش مین آئے اور کہا مین بیزار ہون اوس سے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیزار تہے دونون نے کہا ابوموسی ہم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بیزار ہون اوس شخص سے جو سر منڈاوے اور کپڑے پھاڑے اور چلا کر روے

شَقُّ الْجُيُوبِ گریبان پھاڑنا منع ہے **عن** عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قال ليس منا من ضرب الخدود وشق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم میں سے نہیں ہے جو شخص گال پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی طرح چلاوے عن ابی موسی
انه اغمي عليه فبكت ام ولد له فلما افاق قال لها اما بلغك ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألنا
ها فقالت قال ليس منا من سلق وحلق وخرق ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے وہ بیہوش ہوگئے انکی لونڈی ام ولد یعنی
بچہ کی ماں رونے لگے جب انکو ہوش آیا تو کہنے لگے کیا تم کو خبر نہیں پہنچی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے اوس سے پوچھا کیا
فرمایا وہ بولیں فرمایا نہیں ہے ہم میں سے جو چلاوے اور سر منڈا دے اور کپڑے پھاڑے عن ابی موسی قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ليس منا من حلق وسلق وخرق ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہیں ہے ہم میں سے جو بال منڈاوے یا چلاوے یا کپڑے پھاڑے عن القرثع قال لما ثقل ابو موسى صاحت امرأته فقال
اما علمت ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت بلى ثم سكتت فقيل لها بعد ذلك اي شيء قال قالت
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن من حلق او سلق او خرق ترجمہ قرثع سے روایت ہے جب ابوموسی بہت بیمار ہوئے
تو انکی بی بی نے چیخ ماری ابوموسی نے کہا تو نہیں جانتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا بولی ہاں کیوں نہیں جانتی
پھر چپ ہو رہی لوگوں نے اوس سے پوچھا کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بولی تحقیق رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اوس شخص پر جو بال منڈاوے یا پکار کر چلاوے یا کپڑے پھاڑے الامر بالاحتساب والصبر
عند المصيبة جب مصیبت ہو تو صبر کریگا اور خدا سے اجر مانگنے کا حکم عن اسامة بن زيد ان ارسلت بنت النبي
صلى الله عليه وسلم اليه ان ابنا لي قبض فأتنا فارسل يقرأ السلام ويقول ان لله ما اخذ وله ما اعطى
كل شيء عنده باجل مسمى فلتصبر ولتحتسب فارسلت اليه تقسم عليه ليأتينها فقام ومعه سعد بن
عبادة ومعاذ بن جبل وابي بن كعب وزيد بن ثابت ورجال فرفع الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبي
ونفسه تقعقع ففاضت عيناه فقال سعد يا رسول الله ما هذا قال هذا رحمة يجعلها الله في قلوب عباده
وانما يرحم الله من عباده الرحماء ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت
(زینب) نے آپ پاس کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا مرنے کو ہے آپ تشریف لائیے آپ نے جواب میں کہلا بھیجا اللہ کا مال ہے جو لیا اور جو دیا اور
ہر چیز کی مدت اوس کے پاس مقرر ہے چاہیے صبر کرنا اور اللہ سے ثواب مانگنا انہوں نے پھر قسم دیکر کہلا بھیجا آپ تشریف لائے
اوس وقت آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور لوگ تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ بچہ لایا گیا اوس کی سانس ٹوٹ رہی تھی آپ کی آنکھیں بھر آئیں سعد نے کہا یا رسول اللہ یہ
کیا ہے آپ نے فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ نے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ اپنے بندوں میں رحم کرتا ہے جو رحم کرتے ہیں عن
انس يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبر عند الصدمة الاولى ترجمہ انس سے روایت ہے رسول

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر وہی ہے جو صدمہ پہونچتے ہی ہو اور وہ پٹ کر دوسب کو صبر آ جاتا ہے **عن قرة ان**
رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم ومعه ابن له فقال له اتحبه فقال احبك الله كما احبه ففقده
فسأل عنه فقال ما يسرك ان لا تأتي بابا من ابواب الجنة الا وجدته عنده يسعى يفتح لك ترجمہ قرہ سے
روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اوسکے ساتھ اوسکا بیٹا تھا آپ نے پوچھا کیا تو اوسکو چاہتا ہے اوس نے
کہا اللہ آپکو چاہے جیسے میں اوسکو چاہتا ہوں پھر وہ لڑکا مرگیا آپ نے اوسکو نہ دیکھا اوسکے باپ سے پوچھا (معلوم ہوا وہ
مرگیا) آپ نے (اوسکے باپ سے) فرمایا کیا تو خوش نہیں ہوتا اس بات سے تو جس دروازے سے پر جنت کے جاویگا اپنے بچے کو پاوے گا
وہ تیرے لیے کوشش کریگا دروازہ کھولے گا **ثواب من صبر واحتسب** جو شخص صبر کرے اور خدا سے اجر چاہے اوسکا
ثواب **عن عمرو بن شعيب** كتب الى عبد الله بن عبد الرحمن بن ابي حسين يعزيه بابن له هلك وذكر
في كتابه انه سمع اباه يحدث عن جده عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان الله لا يرضى لعبده المؤمن اذا ذهب بصفيه من اهل الارض فصبر واحتسب بثواب دون
الجنة ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اونہوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن کو ایک خط لکھا اون کے بچے کی تعزیت میں جو
مرگیا تھا اور اوس خط میں یہ لکھا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا اونہوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ راضی نہیں ہوتا اپنے بندے مومن کے لیے کسی ثواب سے جب اوسکی پیاری چیز کو لیجاتا ہے اور وہ صبر کرتا ہے
اور ثواب چاہتا ہے سوا جنت کے (یعنی جنت کے سوا اور کسی ثواب سے راضی نہیں ہوتا) **ثواب من احتسب ثلاثة من
صلبه** جس شخص کے تین لڑکے مرجاویں اوسکا ثواب **عن انس** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من احتسب
ثلاثة من صلبه دخل الجنة فقامت امرأة فقالت او اثنان قال او اثنان قالت المرأة يا ليتني قلت واحدا
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین لڑکوں کے مرنے پر جو اوسکی صلب سے ہوں ثواب کی
(امید رکھے) وہ جنت میں جاویگا ایک عورت کھڑی ہوئی اور بولی یا دو لڑکوں کے مرنے پر آپ نے فرمایا یا دو لڑکوں کے مرنے پر عورت نے
کہا کاش میں ایک لڑکا کہتی **من يتوفى له ثلاثة** جسکے تین لڑکے مرجاویں **عن انس** قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ما من مسلم يتوفى له ثلاثة لم يبلغوا الحنث الا ادخله الله الجنة بفضل رحمته اياهم ترجمہ انس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جسکے تین لڑکے مرجاویں جو جوانی سے پہلے مگر اللہ اوسکو
جنت میں داخل کریگا اپنی رحمت کے فضل سے **عن ابي ذر** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلمين
يموت بينهما ثلاثة اولاد لم يبلغوا الحنث الا غفر الله لهما بفضل رحمته اياهم ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمانوں کے (یعنی ماں باپ) کی تین اولاد مرجاویں جوانی سے پہلے تو اللہ اون دونوں کو بخش دیگا اپنی
رحمت کے فضل سے **عن ابي هريرة** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يموت لاحد من المسلمين ثلاثة من

الولد فتمسه النار الا تحلة القسم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے تین لڑکے نہیں مرتے پھر اوسکو جہنم میں آگ لگے مگر قسم پوری ہونے کو لیکن (وہ قسم یہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا وان منکم الا واردہا) تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو جہنم پر سے نہ جاوے)

عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما من مسلمین یموت بینهما ثلاثة اولاد لم یبلغوا الحنث الا ادخلهما الله الجنة بفضل رحمته ایاهم قال یقال لهم ادخلوا الجنة فیقولون حتی یدخل آباؤنا فیقال ادخلوا الجنة انتم وآباؤكم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمانوں کی تین اولاد جوانی سے پہلے مر جاوین تو اللہ ان دونوں کو جنت میں لیجاویگا اپنی رحمت کے فضل سے پہلی لڑکوں سے کہا جاویگا جنت میں جاؤ وہ کہینگے ہم نہیں جاتے جبتک ہمارے ماں باپ جاوین پھر کہا جاویگا جاؤ تم بھی اور تمہاری ماں باپ

من قدم ثلاثة جو شخص تین لڑکے آگے بھیج چکا ہو

عن ابی هریرة قال جاءت امرأة الی رسول الله صلی الله علیه وسلم بابن لها یشتکی فقالت یا رسول الله اخاف علیه قد قدمت ثلاثة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقد احتظرت بحظار شدید من النار ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ایک اوسکا لڑکا بیمار تھا اور بولی یا رسول اللہ میں ڈرتی ہوں اسکو مر جانے سے اور پہلے میرے تین لڑکے مر گئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے مضبوط روک کر لی ہے جہنم کی آگ سے

النعی موت کی خبر پہنچانا

عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نعی زیدا وجعفرا قبل ان یجیء خبرهم فنعاهم وعیناه تذرفان ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید اور جعفر کی موت کی خبر دی قبل اونکی خبر آنیکے تو جب خبر دی آپکی آنکھیں بہہ رہی تھین یعنی آنسو نکل رہے تھے

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نعی لهم النجاشی صاحب الحبشة الیوم الذی مات فیه وقال استغفروا لاخیكم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہ حبش کے مرنے کی خبر دی جس روز وہ مرا اور فرمایا بخشش چاہو اپنے بھائی کے لیے)

عن عبد الله بن عمرو قال بینما نحن نسیر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ بصر بامرأة لا تظن انه عرفها فلما توسط الطریق وقف حتی انتهت الیه فاذا فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لها ما اخرجك من بیتك یا فاطمة قالت اتیت اهل هذا المیت فرحمت الیهم میتهم وعزیتهم بمیتهم قال لعلك بلغت معهم الكدی قالت معاذ الله ان اكون بلغتها وقد سمعتك تذكر فی ذلك ما تذكر فقال لو بلغتها معهم ما رأیت الجنة حتی یراها جد ابیك ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک بار ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے اتنے میں آپ نے ایک عورت کو دیکھا ہمارے سمجھ میں نہ آیا کہ آپ نے اوسکو پہچانا جب بیچ رستہ میں پہنچے تو آپ کھڑے ہو گئے یہانتک کہ وہ عورت آپ پاس آگئی اوس وقت معلوم ہوا کہ حضرت فاطمہ زہرا ہیں آپکی صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ تم اپنے گھر سے کیوں نکلیں اونھوں نے کہا میں اس میت کے گھر والوں پاس گئی تھی اونپر رحمت کی دعا کی اور اونکی مصیبت کی تعزیت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تم اونکے ساتھ قبرستان تک

گئی تھیں اونہوں نے کہا اسد کی پناہ مین قبرستان تک کیون جاتی اور آپ سے سن چکی تھی جو آپنے فرمایا تھا اُن
مین آپنے فرمایا اگر تو اونکے ساتھ قبرستان تک جاتی تو جنت کو نہ دیکھتی یہانتک کہ تمہارے باپ کے دادا یعنی عبد المطلب
نہ دیکھتے (اور وہ تو کبھی نہ دیکھینگے اسلیے کہ اونکی موت کفر پر ہوئی ہے پھر تو بھی نہ دیکھے گی) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ عورتونکو قبرستان میں جانا منع ہے **غُسْلُ الْمَيِّتِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ** میت کو پانی اور بیری کے پتے سے غسل

دینا **عَنْ** أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَتِ
ابْنَتُهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ
كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حَقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا
إِيَّاهُ **ترجمہ** ام عطیہ انصاریہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب آپکی صاحبزادی (زینب)
نے انتقال کیا آپنے فرمایا غسل دو انکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب سمجھو (یعنی جبتک خوب طہارت ہو) پانی
اور بیری سے اور اخیر کے غسل مین تھوڑا کافور ملاؤ جب تم غسل سے فارغ ہو تو مجھے خبر کرو جب ہم فارغ ہوے تو ہمنے خبر دی
آپنے اپنا تہبند دیا اور فرمایا لپیٹ دو اسکے بدن پر (یعنی کفن کے نیچے برکت کے لیے) **غُسْلُ الْمَيِّتِ بِالْحَمِيمِ**
گرم پانی سے غسل کرنا **عَنْ** أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ تُوُفِّيَ ابْنِي فَجَزِعْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لِلَّذِي يَغْسِلُهُ لَا تَغْسِلِ ابْنِي بِالْمَاءِ
الْبَارِدِ فَتَقْتُلَهُ فَانْطَلَقَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهَا فَتَبَسَّمَ
ثُمَّ قَالَ مَا قَالَتْ طَالَ عُمْرُهَا فَلَا نَعْلَمُ امْرَأَةً عُمِّرَتْ مَا عُمِّرَتْ **ترجمہ** ام قیس سے روایت ہے میرا بیٹا مرگیا مین
اُسپر فوت ہوگئی تو مین نے اوس شخص سے کہا جو غسل دیتا تہا مت غسل دے میرے لڑکے کو ٹھنڈے پانی سے مت مار اوسکو یہ سنکر عکاشہ
بن محصن رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپسے بیان کیا قول ام قیس کا آپنے تبسم فرمایا اور کہا کیا کہا ام قیس نے
دراز ہو عمر اوسکی پھر ہمین جانتے ہم کسی عورت کی اتنی عمر ہوئی ہو جتنی ام قیس کی ہوئی (یہ برکت تھی دعا کی رسول اسد صلی اسد
علیہ وسلم کے) **غُسْلُ رَأْسِ الْمَيِّتِ** میت کے سر کو دھونا **عَنْ** حَفْصَةَ تَقُولُ حَدَّثَتْنَا أُمُّ عَطِيَّةَ أَنَّهُنَّ
جَعَلْنَ رَأْسَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ قُلْتُ نَقَضْنَهُ وَجَعَلْنَهُ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ قَالَتْ
نَعَمْ **ترجمہ** ام المومنین حفصہ سے روایت ہے ہمسے ام عطیہ نے بیان کیا کہ اون عورتون نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی
صاحبزادی کے سر کو تین چوٹیون پر تقسیم کیا مین نے کہا بالونکو کہولکر تین چوٹیان کرین اونہون نے کہا ہان **غُسْلُ
مَيَامِنِ الْمَيِّتِ وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهُ** میت کی داہنی طرف سے غسل شروع کرنا اور وضو کے مقامات کو پہلے دھونا **عَنْ**
أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا
ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے غسل مین فرمایا پہلے داہنی طرف کے اعضا سے
اور وضو کے مقامات سے شروع کرو **غُسْلُ الْمَيِّتِ وِتْرًا** میت کو طاق بار غسل دینا **عَنْ** أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَاتَتْ إِحْدَى

بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَلْيَجْعَلْنَ فِي الْآخِرِ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَأَلْقَيْنَاهَا مِنْ خَلْفِهَا ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی گذر گئیں آپنے ہم کو بلا بھیجا اور فرمایا انکو غسل دو پانی اور بیری سے اور تین بار یا پانچ بار یا سات بار ان کو غسل دو اگر تم مناسب دیکھو اور اخیر میں تھوڑا کافور ملا دو جب غسل سے فارغ ہو تو مجھکو خبر کرو جب ہم فارغ ہوئے تو آپکو خبر دی آپنے اپنی تہبند ہماری طرف پھینکی اور فرمایا یہ اون کے بدن پر لپیٹ دو

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے انتقال کیا آپنے ہم کو بلا بھیجا اور فرمایا غسل دو اوسکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر تم کو ضرورت معلوم ہو پانی اور بیری سے اور اخیر میں کافور شریک کرو جب غسل سے فارغ ہو تو مجھکو خبر کرو جب ہم غسل دے چکے تو آپ کو خبر کی آپنے اپنا تہبند دیا اور فرمایا یہ اوسکے بدن پر لپیٹ دو۔ دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ یعنے تین بار یا پانچ بار یا سات بار غسل دو یا اس سے زیادہ اگر تم کو مناسب معلوم ہو

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ ابْنَةٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنَا بِغَسْلِهَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّهُ قَالَتْ قُلْتُ وِتْرًا قَالَ نَعَمْ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حَقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے انتقال کیا آپنے حکم کیا انکو غسل دینے کا تو فرمایا غسل دو تین بار یا پانچ بار یا سات بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو میں نے کہا طاق بار فرمایا ہاں اور اخیر میں کافور یا تھوڑا کافور شریک کرو جب غسل دے چکو تو مجھکو خبر کرو جب ہم غسل دے چکے تو آپ کو خبر کی آپنے اپنا تہبند دیا اور فرمایا یہ اون کے بدن پر لپیٹ دو

الکافور فی غسل المیت

میت کے غسل میں کافور شریک کرنا

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ قَالَ وَقَالَتْ حَفْصَةُ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا قَالَ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم غسل دے رہے تھے اونکی صاحبزادی کو آپنے فرمایا غسل دو انکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب … پانی اور بیری کے پتوں سے اور اخیر میں تھوڑا کافور شریک کرو جب غسل دے چکو تو

تو مجھے بھی اطلاع کرو جب ہم غسل دے چکے تو آپ کو خبر کی آپ نے اپنا تہبند پھینکا اور فرمایا یہ اون کو اوڑھا دو حفصہؓ نے کہا غسل دو اونکو تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہا ام عطیہ نے ہم نے اونکی بالوں کی تین چوٹیاں کردیں ایک روایت میں ہے وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ یعنی ہم نے اونکے بالوں اونکے سر کو تین چوٹیاں کردیں

اَلْاِشْعَارُ

اندر ایک کپڑا لپیٹنا

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ يَقُولُ كَانَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَدِمَتْ تُبَادِرُ ابْنًا لَهَا فَلَمْ تُدْرِكْهُ حَدَّثَتْنَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نُغَسِّلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا أَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ لَا أَدْرِي أَيُّ بَنَاتِهِ قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُهُ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ أَتُؤَزَّرُ بِهِ قَالَ لَا أُرَاهُ إِلَّا أَنْ يَقُولَ الْفُفْنَهَا فِيهِ

ترجمہ محمد بن سیرین سے روایت ہے ام عطیہ ایک انصاری عورت تھی وہ آئی جلدی کرتی ہوئی (بصرہ میں) اپنے بیٹے کو دیکھنے کے لئے لیکن نہ پایا اوسکو (وہ مرگیا) یا چلا گیا) تو اوسی عورت نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم غسل دے رہے تھے آپ کی صاحبزادی کو آپ نے فرمایا غسل دو اونکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب سمجھو پانی اور بیری سے اور اخیر میں تھوڑا کافور شریک کرو جب غسل سے فارغ ہو تو مجھے خبر دو جب ہم فارغ ہوئے تو آپ نے اپنا تہبند پھینکا اور فرمایا یہ اون کے بدن پر لپیٹ دو اس سے زیادہ نہیں بیان کیا اور کہا میں نہیں جانتا کونسی صاحبزادی آنحضرتؐ کی تھیں میں نے کہا اشعار سے کیا مراد ہے کیا ازار پہنانا مقصود ہے اونہوں نے کہا میں یہ سمجھتا ہوں لپیٹ دینا مقصود ہے یعنی یہ کپڑا اونکے کفن کے اندر تبرک کے لئے لپٹوا دیا)

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَاغْسِلْنَهَا بِالسِّدْرِ وَالْمَاءِ وَاجْعَلْنَ فِي آخِرِ ذٰلِكَ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي قَالَتْ فَآذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ

ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے انتقال کیا تو آپ نے فرمایا انکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ غسل دو اگر تم مناسب سمجھو اور بیری اور پانی سے دھوؤ اور اخیر میں تھوڑا کافور شریک کرو جب غسل سے فارغ ہو تو مجھکو خبر کرو ہم نے خبر دی آپ نے اپنا تہبند پھینکا اور فرمایا یہ اوس کے بدن پر لپیٹ دو

اَلْأَمْرُ بِتَحْسِينِ الْكَفَنِ

کفن اچھا دینے کا حکم

عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ مَاتَ فَقُبِرَ لَيْلًا وَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَزَجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْبَرَ الْإِنْسَانُ لَيْلًا إِلَّا أَنْ تُضْطَرَّ إِلَى ذٰلِكَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ

ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو آپ نے ایک صحابی کا ذکر کیا جو مرگیا تھا اور رات ہی کو دفن کیا گیا ایک خراب ناقص کفن میں آپ نے منع کیا رات کو دفن کرنے سے (اس لئے کہ لوگ نماز کو کم آویں گے یا کفن کا عیب چھپانے کے لئے) مگر جب ضرورت ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے

کوئی اپنے بہائی کا وارث ہو تو کفن اوسکو اچہا دیوے **ف** یعنی صاف اور پورا اور سنت کیموافق نہ اوسمین اسراف کرے نہ کمی
بلکہ جیسا وہ زندگی میں پہنتا تہا ویسی کپڑے کا دیوے **ای الکفن خیر** کونسا کفن بہتر ہے **عن** سمرۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال البسوا من ثیابکم البیاض فانہا اطہر واطیب وکفنوا فیہا موتاکم ترجمہ
روایت ہے سمرہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو وہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں اور انہی میں کفن دیا کرو اپنے مردونکو

کم کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنے کپڑوں میں کفن دئے گئے **عن** عائشۃ قالت
کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلثۃ اثواب سحولیۃ بیض ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کفن دئے گئے سحول (ایک گانو کا نام ہے یمن میں) کے سفید تین کپڑوں میں **عن** عائشۃ قالت کفن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلثۃ اثواب یمانیۃ کرسف لیس فیہا قمیص ولا عمامۃ فذکر لعائشۃ قولہم
فی ثوبین وبرد حبرۃ فقالت قد اتی بالبرد ولکنہم ردوہ ولم یکفنوہ فیہ ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن دئے گئے یمن کے تین کپڑوں میں جو سوتی تھے نہ ان میں کرتہ تہا نہ عمامہ **ف**
بلکہ ایک ازار تھی اور ایک کفنی اور ایک لفافہ جمہور علما کا یہی قول ہے کہ کفن میں یہی تین کپڑے سنت ہیں اور عمامہ اور قمیص خلاف
سنت ہے اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک قمیص اور عمامہ مستحب ہے **ف** پھر حضرت عائشہ سے ذکر ہوا کہ دو کپڑے اور ایک چادر
تھی یمن کی انہوں نے کہا یمن کی چادر آئی تھی لیکن لوگوں نے اوسکو پھیر دیا اور آپ کو کفن میں نہیں دی **القمیص**
فی الکفن کفن میں قمیص ہونا **عن** عبد اللہ بن عمر قال لما مات عبد اللہ بن ابی جاء ابنہ الی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال اعطنی قمیصک حتی اکفنہ فیہ وصل علیہ واستغفر لہ فاعطاہ قمیصہ ثم
قال اذا فرغتم فاذنونی اصلی علیہ فجذبہ عمر وقال قد نہاک اللہ ان تصلی علی المنافقین
فقال انا بین خیرتین استغفر لہم او لا تستغفر لہم فصلی علیہ فانزل اللہ تعالی ولا تصل علی احد منہم
مات ابدا ولا تقم علی قبرہ فترک الصلوۃ علیہم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جب عبد اللہ بن ابی
(منافق) مرگیا تو اوسکا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا مجھے اپنا کرتہ دیجئے تاکہ اوسمیں کفن دوں اپنے
باپ کو اور آپ اوس پر نماز پڑہیے اور بخشش مانگیے اوسکے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قمیص اوسکو دیا پھر فرمایا جب تم فارغ ہو
(غسل و کفن سے) تو مجھے خبر کرو میں نماز پڑہونگا اوسپر حضرت عمر نے یہہ سنکر آپکو کھینچا اور کہا اللہ نے آپکو منع کیا ہے منافقون
پر نماز پڑہنے سے آپ نے فرمایا مجھے اختیار دیا ہے کہ ان کے لئے بخشش مانگوں یا نہ مانگوں پھر آپنے اوسپر نماز پڑہی تب اللہ تعالی نے حضرت
عمر کی رائے کے موافق یہ آیت اتاری ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ یعنی مت نماز پڑہ اون میں سے
کسی پر کبھی جب وہ مر جاوے اور مت کھڑا ہو اوسکی قبر پر پہر آپنے منافقوں پر نماز پڑہنا چہوڑ دی **عن** جابر یقول اتی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قبر عبد اللہ بن ابی وقد وضع فی حفرتہ فوقف علیہ فامر بہ فاخرج لہ فوضعہ علی

ط اس سے ثابت ہوا کہ دو کپڑے کاتی ہیں یا ایک کفنی السید و شارح ۱۲

رُكْبَتَيْهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عبد اللہ بن ابی کی قبر پر آئے وہ قبر میں رکھ دیا گیا تہا آپ کہڑے ہوئے اور حکم کیا وہ نکالا گیا آپ نے اوسکو بٹہایا دونوں گہٹنوں
پر اپنا کرتہ پہنایا اور تہوک اپنا اسپر ڈالا **ف** شاید یہ دوسرا کرتہ ہوگا کیونکہ پہلا کرتہ تو آپ دے چکے تہے یہ اوس کرتہ کا عوض تہا
جو اونسے حضرت عباس کو دیا تہا تاکہ منافق کا احسان نہ رہے **عَنْ** جَابِرٍ يَقُولُ وَكَانَ الْعَبَّاسُ بِالْمَدِينَةِ فَطَلَبَتِ
الْأَنْصَارُ ثَوْبًا يَكْسُونَهُ فَلَمْ يَجِدُوا قَمِيصًا يَصْلُحُ عَلَيْهِ إِلَّا قَمِيصَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ فَكَسَوْهُ إِيَّاهُ **ترجمہ**
جابر سے روایت ہے حضرت عباس مدینے میں تہے انصار نے ایک کرتہ اون کو پہنانے کے لیئے ڈہونڈہا تو نہیں ملا مگر عبد اللہ
بن ابی کا کرتہ ٹہیک آیا وہی اونکو پہنا دیا **عَنْ** خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي
وَجْهَ اللّٰهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ
فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رِجْلَيْهِ
خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ بِهَا رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ إِذْخِرًا وَ
مِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا **ترجمہ** خباب بن الارت سے روایت ہے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ
ہجرت کی اللہ کے لیئے تو ثابت ہو گیا اجر ہمارا اللہ پر لیکن کوئی ہم میں سے مر گیا اور اوس نے اپنے اجر میں سے کچہ نہ کہایا
بلکہ سب آخرت میں ملا اون میں سے مصعب بن عمیر تہے جو مارے گئے احد کے روز اور اون کے کفن کے لیے ہمنے کچہ نہ پایا مگر ایک
کملی جب اوسکو ہم اون کے سر پر رکہتے تو پاؤں باہر نکل آتے اور جب پاؤں پہ رکہتے تو سر نکل آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم کیا ہم کو اونکا سر چہپا دو اور پاؤں پر اذخر (ایک قسم کی گہانس ہے) ڈالدو۔ اور کوئی ہم میں سے ایسا ہے جسکے پہل پکے
اور وہ اونکو چنتا ہے یعنی بافراغت رہتا ہے **كَيْفَ** يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ إِذَا مَاتَ محرم جب مر جاوے تو اوسکو کیونکر کفن
دیں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوا الْمَيِّتَ فِي ثَوْبَيْهِ الَّذَيْنِ أَحْرَمَ فِيهِمَا
وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُمِسُّوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
مُحْرِمًا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کو غسل دو اوسکو دو کپڑوں میں جن میں اوسنے
احرام باندہا تہا اور غسل دو اوسکو پانی اور بیری کے پتوں سے اور کفن دو اوسکو اونہی دو کپڑوں میں اور خوشبو مت لگاؤ اور اوسکا سر مت ڈہانپو
وہ قیامت میں احرام باندہے ہوئے اوٹہیگا **الْمِسْكُ** مشک کا بیان **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرِ طِيبِكُمُ الْمِسْكُ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر خوشبو
تمہاری مشک ہے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ **الْإِذْنُ** بِالْجَنَازَةِ جنازہ کی خبر کرنا **عَنْ** أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ
بْنِ حُنَيْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مِسْكِينَةً مَرِضَتْ فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَضِهَا فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَسَاكِينَ وَيَسْأَلُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَتْ فَآذِنُونِي

فأخرج بجنازتها ليلا فكرهوا أن يوقظوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما أصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم أخبر بالذي كان منها فقال ألم آمركم أن تؤذنوني بها قالوا يا رسول الله كرهنا أن نوقظك ليلا فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى صف بالناس على قبرها وكبر أربع تكبيرات

ترجمہ ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے ایک مسکین عورت بیمار ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر ہوئی آپ مسکینوں کی بیمار پرسی کرتے تھے اور اونکا حال پوچھتے تھے آپنے فرمایا جب یہ جاوے تو مجھکو خبر کرنا (وہ مر گئی) اوسکا جنازہ رات کو نکالا لوگوں نے رات کو آپکا جگانا نامناسب سمجھا (اور اوسکو دفن کر دیا) جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حال بیان کیا آپنے فرمایا میں نے تم کو حکم نہیں دیا تھا کہ مجھے خبر کرنا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک آپنے حکم دیا تھا لیکن ہم کو برا معلوم ہوا آپ کو جگانا رات میں پھر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ صف جمائی لوگوں کی اوس کی قبر پر اور چار تکبیریں کہیں

السرعة بالجنازة جنازے کو جلدی لیجانا

عن أبي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا وضع الرجل الصالح على سريره قال قدموني قدموني وإذا وضع الرجل يعني السوء على سريره قال يا ويلتي أين تذهبون بي ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب نیک بندہ چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے مجھے لیچلو مجھکو اور جب برا آدمی رکھا جاتا ہے چارپائی پر تو وہ کہتا ہے خرابی ہو کہاں لیجاتی ہو مجھکو

عن أبي سعيد الخدري يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا وضعت الجنازة فاحتملها الرجال على أعناقهم فإن كانت صالحة قالت قدموني قدموني وإن كانت غير صالحة قالت يا ويلتي إلى أين تذهبون بها يسمع صوتها كل شيء إلا الإنسان ولو سمعها الإنسان لصعق ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ رکھا جاتا ہے پھر لوگ اوسکو اوٹھاتے ہیں اپنی گردنوں پر تو اگر نیک ہوتا ہے وہ کہتا ہے مجھے آگے لیچلو لیچلو اور جو نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے خرابی ہو کہاں لیے جاتے ہو ہر ایک سنتا ہے اوسکی آواز سوا آدمی کے اگر آدمی سنے تو بیہوش ہو جاوے

عن أبي هريرة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال أسرعوا بالجنازة فإن تك صالحة فخير تقدمونها إليه وإن تك غير ذلك فشر تضعونه عن رقابكم ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی لیچلو جنازے کو اگر نیک ہے تو اوسکو نیکی کی طرف لیجاتے ہو اور جو نیک نہیں ہے تو بد کو جلدی گردن سے اوتارنا چاہیے

عن أبي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أسرعوا بالجنازة فإن كانت صالحة قدمتموها إلى الخير وإن كانت غير ذلك كانت شرا تضعونه عن رقابكم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عن عبد الرحمن بن جوشن قال شهدت جنازة عبد الرحمن بن سمرة وخرج زياد يمشي بين يدي السرير فجعل رجال من أهل عبد الرحمن ومواليهم يستقبلون السرير ويمشون على أعقابهم ويقولون رويدا رويدا بارك الله فيكم فكانوا يدبون دبيبا حتى إذا كنا

بِبَعْضِ الطَّرِيقِ الْمِرْبَدِ لَحِقَنَا أَبُو بَكْرَةَ عَلَى بَغْلَةٍ فَلَمَّا رَأَى الَّذِينَ يَصْنَعُونَ حَمَلَ عَلَيْهِمْ بِبَغْلَتِهِ وَأَهْوَى
إِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ وَقَالَ خَلُّوا فَوَالَّذِي أَكْرَمَ وَجْهَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا لَنَكَادُ نَرْمُلُ بِهَا رَمَلًا فَانْبَسَطَ الْقَوْمُ ترجمہ عبدالرحمن بن یونس سے روایت ہے کہ
مین عبدالرحمن بن سمرہ کے جنازے کی ساتھ تھا اونہا آگے چل رہے ہو تخت کے سامنے تو چند لوگون نے عبدالرحمن کے عزیزوں
اور اون کے غلامون مین سے تخت کے آگے چلنا شروع کیا اپنی ایڑیون پر اور کہنے لگے آہستہ آہستہ چلو برکت دے اللہ تم کو تو وہ آہستہ
چل رہے تھے یہانتک کہ جب ہم مربد کی رستے مین پہنچے تو ابوبکرہ اپنی خچر پر سوار ملے جب اونہون نے یہ حال دیکھا تو خچر کو دوڑا
لیگئے اور کوڑے سے اشارہ کیا اور کہا قسم اوس شخص کے جسنے عزت دی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو ہم نے دیکھا
ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قریب دوڑنے کے جنازے کو لیجاتے یہ سنکر لوگ خوش ہوگئے عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ
لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا لَنَكَادُ نَرْمُلُ بِهَا رَمَلًا ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمل کرنے لگتے جنازے مین ف رمل ایک قسم کی دوڑ ہے یعنی جلدی جلدی قریب دوڑنے کے
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّتْ بِكُمْ جَنَازَةٌ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ
حَتَّى تُوضَعَ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے سامنے جنازہ گزرے تو کھڑے ہو جاؤ
اور جو جنازہ کے ساتھ جاوے وہ نہ بیٹھے جبتک جنازہ زمین پر نہ رکھا جاوے الامر بالقیام للجنازۃ جنازے کے لیے
کھڑے ہونیکا حکم عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ
مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ ترجمہ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے رسول صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے جنازہ کو دیکھے اور اوس کے ساتھ نہ چلے تو کھڑا رہے یہانتک کہ جنازہ آگے نکل جاوے یا زمین پر
رکھا جاوے آگے جانے سے پہلے عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ
فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ ترجمہ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازے کو
دیکھو تو کھڑے رہو یہانتک کہ جنازہ آگے نکلجاوے یا زمین پر رکھا جاوے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوضَعَ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے رہو جو شخص ساتھ جاوے نہ بیٹھے جبتک جنازہ زمین پر نہ رکھا جاوے عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَا مَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ جَنَازَةً قَطُّ فَجَلَسَ حَتَّى تُوضَعَ
ترجمہ ابوہریرہ اور ابوسعید سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا بیٹھتے ہوئے جنازے مین جبتک وہ زمین پر
نہ رکھا جاوے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ وَقَالَ قُومُوا فَإِنَّ لِلْمَوْتِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک جنازہ

لا کر ان سے آپ کھڑے ہو گئے اور وہ مروی روایت میں یوں ہے کہ انکے سامنے سے ایک جنازہ نکلا آپ کھڑے ہو گئے عن یزید بن ثابت

انهم كانوا جلوسا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فطلعت جنازة فقام رسول الله صلى الله عليه

وسلم وقام من معه فلم يزالوا قياما حتى نفذت ترجمہ یزید بن ثابت سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک جنازہ نکلا تو آپ کھڑے ہو گئے اور لوگ بھی آپکے ساتھ کھڑے رہے پھر کھڑے رہے یہانتک کہ وہ جنازہ

نکل گیا القیام لجنازة المشركين مشرکون کے جنازے کے لیے کھڑا ہونا عن عبد الرحمن بن ابي ليلى قال

كان سهل بن حنيف وقيس بن سعد بن عبادة بالقادسية فمر عليهما بجنازة فقاما فقيل لهما انها

من اهل الارض فقالا مر على رسول الله صلى الله عليه وسلم بجنازة فقام فقيل له انه يهودي فقال

أليست نفسا ترجمہ عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت ہے سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بن عبادہ قادسیہ میں ایک شہر کا نام

ہے میں تھے اونپر ایک جنازہ گزرا وہ کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا یہ تو اسی زمین کا رہنیوالا ہے پھر کھڑے کیوں ہوئے تب اونہوں

نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ گزرا آپ کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا یہ جنازہ یہودی کا تھا اونہوں نے کہا

کیا یہ جان نہیں ہے عن جابر بن عبد الله قال مرت بنا جنازة فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم وقمنا

معه فقلنا يا رسول الله انما هي جنازة يهودية فقال ان للموت فزعا فاذا رأيتم الجنازة فقوموا ترجمہ

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہمارے سامنے سے ایک جنازہ نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے ہم بھی آپکے ساتھ کھڑے

ہو گئے ہم نے کہا یا رسول اللہ یہ جنازہ ایک یہودی عورت کا ہے آپ نے فرمایا موت ایک قسم کی ہیبت ہے جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے

ہو جاؤ الرخصة في ترك القيام جنازے کے لیے کھڑا نہ ہونا عن ابي معمر قال كنا عند علي فمرت به جنازة

فقاموا لها فقال علي ما هذا فقالوا امر ابي موسى فقال انما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم لجنازة

يهودية ولم يعد بعد ذلك ترجمہ ابو معمر سے روایت ہے ہم حضرت علی کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک جنازہ نکلا لوگ کھڑے ہو گئے

حضرت علی نے کہا یہ کیا ہے اونہوں نے کہا حکم ہے ابو موسی کا (یعنی اونہوں نے کہا ہے جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونے کو) حضرت

علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہوئے پھر اوسکے بعد کبھی نہیں کھڑے ہوئے

تو وہ حکم موقوف ہو گیا عن محمد ان جنازة مرت بالحسن بن علي وابن عباس فقام الحسن ولم يقم

ابن عباس فقال الحسن اليس قد قام رسول الله صلى الله عليه وسلم لجنازة يهودي قال

ابن عباس نعم ثم جلس ترجمہ محمد سے روایت ہے ایک جنازہ نکلا حسن بن علی اور ابن عباس کے سامنے تو حسن کھڑے ہو گئے

اور ابن عباس نہیں کھڑے ہوئے حسن نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کا جنازہ دیکھکر کھڑے نہیں ہوئے تھے

ابن عباس نے کہا ہاں پھر بیٹھنے لگے (یعنی پھر اوسکے بعد جنازے کو دیکھکر کھڑے نہیں ہوئے) عن ابن سيرين قال مر

بجنازة على الحسن بن علي وابن عباس فقام الحسن ولم يقم ابن عباس فقال الحسن اما قام لها رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن عباس قد قام ثم قعد ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے ایک جنازہ نکلا امام حسن رضی
اللہ عنہ اور ابن عباس کے سامنے امام حسن کھڑے ہو گئے اور ابن عباس نہیں کھڑے ہوئے امام حسن نے کہا کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جنازے کیلیے نہیں کھڑے ہوئے ابن عباس نے کہا ہاں کھڑے ہوئے تھے پھر بیٹھنے لگے عن ابی مجلز عن ابن
عباس والحسن بن علی مرت بھما جنازۃ فقام احدھما وقعد الآخر فقال الذی قام اما واللہ
لقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد قام قال الذی جلس لقد علمت ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قد جلس ترجمہ ابو مجلز سے روایت ہے ابن عباس اور امام حسن کے سامنے ایک جنازہ نکلا ایک کھڑے ہو گئے
اور ایک بیٹھے رہے جو کھڑے ہوئے تھے انہوں نے کہا دوسرے سے کیا تم کو معلوم نہیں قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کھڑے ہوئے تھے جو بیٹھے تھے انہوں نے کہا تم کو معلوم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہتے تھے عن جعفر بن محمد
عن ابیہ ان الحسن بن علی کان جالسا فمر علیہ بجنازۃ فقام الناس حتی جاوزت الجنازۃ فقال الحسن
انما مر بجنازۃ یھودی وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی طریقھا جالسا فکرہ ان تعلو راسہ
جنازۃ یھودی فقام ترجمہ امام جعفر صادق سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ امام محمد باقر رضہ سے کہ امام حسن بن علی
بیٹھے تھے اتنے میں ایک جنازہ نکلا لوگ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ جنازہ پار ہو گیا امام حسن نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
ایک یہودی کا جنازہ نکلا آپ راستے میں بیٹھے تھے آپکو برا معلوم ہوا کہ اوپر سے یہودی کا جنازہ جانا اسلیے آپ کھڑے ہو گئے عن
جابر یقول قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم لجنازۃ مرت بہ حتی توارت ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے کیلیے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ نظر سے غائب ہو گیا دوسری روایت میں یوں ہے قام النبی
صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ لجنازۃ یھودی حتی توارت یعنی کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے
اصحاب ایک یہودی کے جنازے کیلیے یہاں تک کہ وہ چھپ گیا یعنی نکل گیا عن انس ان جنازۃ مرت برسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام فقیل انھا جنازۃ یھودی فقال انما قمنا للملائکۃ ترجمہ انس سے روایت
ہے ایک جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نکلا آپ کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ جنازہ یہودی کا ہے آپنے
فرمایا ہم فرشتوں کیلیے کھڑے ہوئے ہیں

استراحۃ المؤمن بالموت

مومن کا موت سے آرام پانا عن ابی قتادۃ بن
ربعی انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ بجنازۃ فقال مستریح او مستراح
منہ فقالوا ما المستریح وما المستراح قال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا واذاھا والعبد الفاجر
یستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدواب ترجمہ ابو قتادہ بن ربعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے ایک جنازہ نکلا آپنے فرمایا آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا ہے صحابہ نے عرض کیا اسکا کیا مطلب ہے آپنے فرمایا (مومن
بندہ رخصت جاتا ہے) تو دنیا کی تکلیفوں اور صدموں سے چھوٹ کر آرام پاتا ہے اور کافر جب جاتا ہے تو اوس سے بندے اور بستیاں

اور درخت اور جانور آرام پاتے ہیں (کیونکہ وہ ستاتا تھا اللہ کے بندوں کو اور دباتا تھا بستیوں کو اور کاٹتا تھا درختوں کو اور
مارتا تھا جانور بغیر حق) عن ابی قتادة قال کنا جلوسا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ طلعت
جنازة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم مستریح ومستراح منه المؤمن یموت فیستریح من اوصاب
الدنیا ونصبها واذاها والفاجر یموت فیستریح منه العباد والبلاد والشجر والدواب ترجمہ ابو قتادہ
روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک جنازہ نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آرام پانے والا
ہے یا آرام دینے والا مومن (یعنی نیک بندہ گناہوں سے پاک) جب مرجاتا ہے تو دنیا کی تکلیف اور رنج دنیا سے بچ کر آرام پاتا ہے
اور فاجر (یعنی گنہگار ظالم یا فاجر) جب مرتا ہے تو اللہ کے بندے اور شہر اور درخت اور جانور سب اوس سے آرام پاتے ہیں باب
الثناء (مردے کی تعریف کرنا) عن انس قال مر بجنازة فاثنی علیها خیرا فقال النبی صلی الله علیه وسلم
وجبت ومر بجنازة اخری فاثنی علیها شرا فقال النبی صلی الله علیه وسلم وجبت فقال عمر فداك ابی
وامی مر بجنازة فاثنی علیها خیرا فقلت وجبت ومر بجنازة فاثنی علیها شرا فقلت وجبت فقال
من اثنیتم علیه خیرا وجبت له الجنة ومن اثنیتم علیه شرا وجبت له النار انتم شهداء الله فی
الارض ترجمہ انس سے روایت ہے ایک جنازہ نکلا تو لوگوں نے اوسکی تعریف کی (وہ اچھا شخص تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ نکلا لوگوں نے اوسکی برائی بیان کی آپ نے فرمایا واجب ہوگئی حضرت عمر نے کہا قربان ہوں
آپ پر ماں باپ میرے ایک جنازہ گذرا لوگوں نے اوس کی تعریف کی آپ نے فرمایا واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ نکلا لوگوں نے اوسکی
برائی کی آپ نے فرمایا واجب ہوگئی (اس سے کیا مراد ہے) آپ نے فرمایا جسکی تم نے تعریف کی اوس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جسکی تم نے
برائی کی اوسکے لیے دوزخ واجب ہوگئی تم اللہ کے گواہ ہو زمین میں عن ابی هریرة قال مروا بجنازة علی النبی صلی الله
علیه وسلم فاثنوا علیها خیرا فقال النبی صلی الله علیه وسلم وجبت ثم مروا بجنازة اخری فاثنوا
علیها شرا فقال النبی صلی الله علیه وسلم وجبت قالوا یا رسول الله قولك الاولی والاخری وجبت
فقال النبی صلی الله علیه وسلم الملائکة شهداء الله فی السماء وانتم شهداء الله فی الارض ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے ایک جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نکلا لوگوں نے اوس کی تعریف کی آپ نے فرمایا واجب ہوگئی پھر
دوسرا جنازہ نکلا لوگوں نے اوسکی برائی کی آپ نے فرمایا واجب ہوگئی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلی آپ نے کیا فرمایا پہلے کیا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اللہ کے گواہ ہیں آسمان میں اور تم اللہ کے گواہ ہو زمین میں عن ابی الاسود الدیلی
قال اتیت المدینة فجلست الی عمر بن الخطاب فمر بجنازة فاثنی علی صاحبها خیرا فقال عمر وجبت ثم مر
بالثالثة فاثنی علی صاحبها شرا فقال عمر وجبت فقلت وما وجبت یا امیر المؤمنین قال قلت کما قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما مسلم شهد له اربعة بالخیر ادخله الله الجنة قلنا او ثلاثة قال او ثلاثة

قلنا او اثنان قال او اثنان ترجمہ ابو الاسود دیلی سے روایت ہے میں مدینے میں آیا تو حضرت عمر رض کے پاس بیٹھا تھا ایک جنازہ
سامنے سے گیا لوگون نے اوسکی تعریف کی حضرت عمر نے کہا واجب ہوئی پھر دوسرا جنازہ نکلا لوگون نے اوسکی تعریف کی حضرت
عمر نے کہا واجب ہوئی پھر تیسرا نکلا لوگون نے اوسکی برائی کی حضرت عمر رض نے کہا واجب ہوئی میں نے کہا کیا چیز واجب ہوئی
اے امیر المومنین اونھون نے کہا میں نے اوسی طرح کہا جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اوسکے لیے چار آدمی بہتر ہے
کی گواہی دین اللہ اوسکو جنت میں لیجاویگا ہم نے کہا اگر تین آدمی گواہی دین آپ نے فرمایا تین بھی ہم نے کہا اگر دو آدمی گواہی
دین آپ نے فرمایا دو بھی **النہی عن ذکر الھلکی الا بخیر** مردونکا ذکر نیکی سے کرنا چاہیے **عن** عائشۃ قالت
ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھالک بسوء فقال لا تذکروا ھلکاکم الا بخیر ترجمہ ام المومنین
عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا جو مرگیا تھا برائی سے ذکر ہوا آپ نے فرمایا اپنے مردونکا
ذکر مت کرو مگر بھلائی کے ساتھ **النہی عن سب الاموات** مردون کے برا کہنے سے ممانعت **عن** عائشۃ قالت
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الاموات فانھم قد افضوا الی ما قدموا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برا مت کہو مردونکو وہ تو پہونچ گئے اپنے عملون کو **عن** انس بن مالک رض
یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبع المیت ثلاثۃ اھلہ ومالہ وعملہ فیرجع اثنان اھلہ
ومالہ ویبقی واحد عملہ ترجمہ انس بن مالک رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کے ساتھ تین چیزین
جاتی ہیں ایک اوسکے عزیز و اقربا دوسرے اوسکا مال تیسرے اوسکے اعمال پھر دو لوٹ آتی ہیں یعنے عزیز و اقربا اور مال اور ایک
اوسکے ساتھ رہتا ہے یعنے عمل **عن** ابی ھریرۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال للمومن علی المومن ست خصال
یعودہ اذا مرض ویشھدہ اذا مات ویجیبہ اذا دعاہ ویسلم علیہ اذا لقیہ ویشمتہ اذا عطس
وینصح لہ اذا غاب او شھد ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کے مومن پر چھ حق ہیں
ایک تو وہ جب بیمار ہو تو اوسکی پوچھنے کو جاوے دوسرے جب وہ مرجاوے تو اوسکے جنازے میں حاضر ہو تیسرے جب دعوت کرے تو
قبول کرے چوتھے جب وہ ملے تو اوسکو سلام کرے پانچوین جب وہ چھینکے تو اوسکا جواب دیوے چھٹے غایب اور حاضر میں اوسکا
خیرخواہ رہے **الامر باتباع الجنائز** جنازون کے ساتھ جانیکا حکم **عن** البراء بن عازب قال امرنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بسبع ونھانا عن سبع امرنا بعیادۃ المریض وتشمیت العاطس وابرار القسم ونصر
المظلوم وافشاء السلام واجابۃ الداعی واتباع الجنائز ونھانا عن خواتیم الذھب وعن آنیۃ الفضۃ
وعن المیاثر والقسیۃ والاستبرق والحریر والدیباج ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہمکو سات باتونکا حکم کیا ہے اور سات باتون سے منع کیا ہے ایک تو بیمار کو پوچھنے کا دوسرے چھینک کا جواب دینے کا تیسرے
قسم پورا کرنے کا چوتھے مظلوم کی مدد کرنیکا پانچوین سلام کو جاری کرنیکا چھٹے دعوت قبول کرنیکا ساتوین جنازونکے ساتھ جانیکا

اور منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور چاندی کے برتن میں کھانے پینے سے اور میاثر اور قسی اور استبرق اور حریر اور دیبا کے
پہننے سے **ف** میاثر جمع میثرہ کی ایک قسم کا ریشمی کپڑا سرخ ہوتا ہے اور قسی ایک کپڑا ہے ریشمی منسوب طرف قس کے جو
ایک موضع کا نام ہے اور استبرق اور حریر اور دیبا سب ریشمی کپڑے ہیں مشہور ہیں **فضل من تبع جنازۃ** جو شخص جنازے کے
ساتھ جاوے اوسکی فضیلت **عن** البراء بن عازب یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تبع جنازۃ
حتی یصلی علیہا کان لہ من الاجر قیراط ومن مشی مع الجنازۃ حتی تدفن کان لہ من الاجر قیراطان
والقیراط مثل احد ترجمہ براء بن عازبؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے کے ساتھ رہے
نماز پڑھنے تک اوسکو ایک قیراط کے برابر ثواب ملیگا اور جو شخص جنازے کے ساتھ جاوے دفن ہونے تک اوسکو دو قیراط برابر ثواب
ملیگا اور قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا (نہ دنیا کے قیراط کیطرح) **عن** عبد اللہ بن المغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من تبع جنازۃ حتی یفرغ منہا فلہ قیراطان فان رجع قبل ان یفرغ منہا فلہ قیراط ترجمہ
عبد اللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے کے ساتھ جاوے اور (دفن سے) فارغ ہونے تک ساتھ
رہے اوسکو دو قیراط برابر ثواب ہے اگر اوس سے پہلے چلا آوے تو ایک قیراط برابر ثواب ہے) **مکان الراکب**
من الجنازۃ جو شخص سوار ہو وہ جنازے سے کہاں رہے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الراکب خلف الجنازۃ والماشی حیث شاء منہا والطفل یصلی علیہ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل جہاں چاہے رہے (آگے یا پیچھے یا برابر) اور بچے پر نماز پڑھی جاوے
مکان الماشی من الجنازۃ پیدل جنازے کے ساتھ کہاں رہے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراکب خلف الجنازۃ والماشی حیث شاء والطفل یصلی علیہ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل جہاں چاہے رہے اور بچے پر نماز پڑھی جاوے **عن**
ابن عمر انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر یمشون امام الجنازۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر کو دیکھا جنازے کے آگے چلتے تھے **عن** ابن عمر انہ رای
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر وعثمان یمشون بین یدی الجنازۃ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا
الامر بالصلوۃ علی المیت مردے پر نماز پڑھنے کا حکم **عن** عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اخاکم قد مات فقوموا فصلوا علیہ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا تمہارا بھائی مر گیا اوٹھو نماز پڑھو اوس پر **الصلوۃ علی الصبیان** بچوں پر نماز پڑھنا **عن** عائشۃ قالت
اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصبی من صبیان الانصار یصلی علیہ قالت عائشۃ فقلت طوبی لھذا
عصفور من عصافیر الجنۃ لم یعمل سوء ولم یدرکہ قال اوغیر ذلک یا عائشۃ خلق اللہ عز وجل

الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلًا وَخَلَقَهُمْ فِي اَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلًا وَخَلَقَهُمْ فِي اَصْلَابِ آبَائِهِمْ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک بچہ انصار کا آیا کہ نماز پڑھنی کو بعین جنازہ اوسکا آیا حضرت عائشہ نے کہا خوشی ہو اسکو یہ تو ایک چڑیا ہے جنت کی چڑیون مین سے جسنی کوئی برائی نہین کے نہ برائی کے سن کو پہونچا آپنے فرمایا اے عائشہ اور کچھ کہتی ہے اللہ جل جلالہ نے جنت کو پیدا کیا اور اوسکی لوگ پیدا کیے اور وہ اپنی باپون کی پشت مین تھی (یعنی دنیا مین آنیسے پہلی ہی اللہ نے مقرر کر دیا ہے کہ یہ جنتی ہے اور یہ دوزخی) اور جہنم کو پیدا کیا اور اوسکی لیے لوگ پیدا کیے اور وہ اپنی باپون کی پشت مین تھے (پس کیا معلوم ہے کہ یہ لڑکا جنت والون مین سے ہے یا دوزخ والون مین سے) الصَّلٰوةُ عَلَى الْاَطْفَالِ بچون پر نماز پڑھنا عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهُ ذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلَّى عَلَيْهِ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازے کی پیچھے چلے اور پیدل جہان چاہے چلے اور لڑکے پر نماز پڑھی جاوے اَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ مشرکون کی اولاد عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مشرکونکی اولاد کا حال (وہ جنت مین جاوینگے یا دوزخ مین) آپنے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرنیوالے تھے (یعنی اگر جیتے ہوتے تو کیا کرتے مطلب یہ ہے کہ خداوند کریم کو اختیار ہے اون کو جنت مین لیجاوے یا دوزخ مین) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ترجمہ اوپر گزر چکا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ خَلَقَهُمُ اللّٰهُ حِيْنَ خَلَقَهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مشرکونکی اولاد کا حال آپنے فرمایا اللہ نے جب اونکو پیدا کیا وہ جانتا تھا جو عمل کرنیوالے تھے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مشرکونکی اولاد کو آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرنیوالے تھے الصَّلٰوةُ عَلَى الشُّهَدَاءِ شہیدون پر نماز پڑھنا عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهٗ ثُمَّ قَالَ اُهَاجِرُ مَعَكَ فَاَوْصٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةٌ غَنِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا فَقَسَمَ وَقَسَمَ لَهٗ فَاَعْطٰى اَصْحَابَهٗ مَا قَسَمَ لَهٗ وَكَانَ يَرْعٰى ظَهْرَهُمْ فَلَمَّا جَاءَ دَفَعُوْهُ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا قِسْمٌ قَسَمَهٗ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهٗ فَجَاءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ قَسَمْتُهٗ لَكَ قَالَ مَا عَلٰى هٰذَا اتَّبَعْتُكَ وَلٰكِنِّيْ اتَّبَعْتُكَ عَلٰى اَنْ اُرْمٰى اِلٰى هٰهُنَا وَاَشَارَ اِلٰى حَلْقِهٖ بِسَهْمٍ فَاَمُوْتَ فَاَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ اِنْ تَصْدُقِ

اللہ یصدقک فلبثوا قلیلا ثم نھضوا فی قتال العدو فاُتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحمل قد اصابہ سھم حیث اشار فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھو ھو قالوا نعم قال صدق اللہ فصدقہ ثم کفنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جبتہ ثم قدمہ فصلی علیہ فکان مما ظھر من صلوتہ اللھم ھذا عبدک خرج مھاجرا فی سبیلک فقتل شھیدا انا شھید علی ذلک

ترجمہ شداد بن الہاد سے روایت ہے ایک شخص جنگل کا رہنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور ایمان لایا اور آپ کے ساتھ ہوا پھر کہنے لگا مین آپکے ساتھ ہجرت کرونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے لیے بعض صحابہ کو وصیت کی جب غزوہ ختم ہوا (یعنی جس لڑائی مین مسلمانونکو بکریان ملی تھین) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون بکریونکو تقسیم کیا اور اوسکا بھی حصہ لگایا آپکے اصحاب نے اوسکا حصہ اوسکو دیا وہ اونکی جانور سواری کے چرایا کرتا تھا جب اوسکا حصہ دینے کو آئے تو اوس نے پوچھا یہ کیا ہے لوگون نے کہا یہ تیرا حصہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھکو دیا ہے اوسنے لیلیا اور اوسکو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یہ کیا ہے آپ نے فرمایا یہ تیرا حصہ مین نے دیا ہے اوس نے کہا مین اس لیے آپ کے ساتھ نہین ہوا تھا بلکہ مینے آپ کی پیروی اسلیے کی ہے کہ میری اس جگہہ پر اور حلق کو بتلایا تیر مارا جاوے (یعنی لڑائی مین) پھر مین مرون اور جنت مین جاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اللہ کو سچا کریگا اللہ بھی تجھے سچا کریگا (یعنی پورا کریگا) پھر لوگ تھوڑی دیر تک ٹھہرے بعد اوسکے دشمن سے لڑنے کے لیے اٹھے (اور لڑائی شروع ہوئی) لوگ اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے ہوئے اوٹھا کر اوسکو تیر لگا تھا اوسی جگہہ جہان اوسنے بتلایا تھا آپنے فرمایا کیا یہ وہی شخص ہے لوگون نے کہا ہان آپنے فرمایا اللہ کو اس نے سچ کیا (یعنی اللہ تعالی نے جو صفات مجاہدین کی بیان فرمائے ہین اون سبکو اس نے سچ کیا) تو اللہ نے بھی اسکو سچا کیا (یعنی اسکی مراد پوری ہوئی یعنی شہید ہوا) پھر آپنے اپنے جبے کا کفن اوسکو دیا اور اوسکو آگے رکھا اور اوس پر نماز پڑھی تو جتنا آپکی نماز مین سے لوگونکو سنائی دیا تھا وہ یہ تھا آپ فرماتے تھے یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے تیری راہ مین ہجرت کرکے نکلا اور شہید ہوکر مارا گیا مین اس بات کا گواہ ہون

عن عقبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما فصلی علی اھل احد صلوتہ علی المیت ثم انصرف الی المنبر فقال انی فرط لکم وانا شھید علیکم

ترجمہ عقبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز باہر نکلے (مدینہ کے) پھر نماز پڑھی احد کے شہیدون پر جیسے مردے پر پڑھتے تھے پھر منبر کیطرف آئے اور فرمایا مین تمہارا پیش خیمہ ہون (یعنی قیامت مین تم سے پہلے اوٹھکر تمہارے لیے جنت مین جانیکی تیاری کرونگا) اور تمپر گواہ ہون

ترک الصلوۃ علیھم شہیدون پر نماز نہ پڑھنا

عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یجمع بین الرجلین من قتلی احد فی ثوب واحد ثم یقول ایھم اکثر اخذا للقرآن فاذا اشیر الی احدھما قدمہ فی اللحد قال انا شھید علی ھؤلاء وامر بدفنھم بدمائھم ولم یصل علیھم ولم یغسلوا

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو دو آدمیونکو احد کے شہیدون مین سے ایک کپڑے مین اکٹھا کرتے پھر فرماتے کون ان دونون مین سے قرآن زیادہ جانتا ہے جب لوگ ایک کیطرف اشارہ کرتے اوسکو قبر مین آگے کرتے (قبلے کیطرف) پھر فرمایا مین گواہ ہون ان لوگون پر

اور حکم کیا اونکو دفن کرنیکا لہو لگے سو ہی دنہ اونپر نماز پڑہی نہ اونکو غسل دیا **ف** دوسری روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت صلعم نے احد کے شہیدونپر نماز پڑہی

باب ترك الصلوة على المرجوم جو شخص زنا کی حد مین سنگسار کیا جاوی اوسپر نماز نہ پڑہنی

عن جابر بن عبد الله ان رجلا من اسلم جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فاعترف بالزنا فاعرض عنه ثم اعترف فاعرض عنه حتى شهد على نفسه اربع مرات فقال النبي صلى الله عليه وسلم ابك جنون قال لا قال احصنت قال نعم فامر به النبي صلى الله عليه وسلم فرجم فلما اذلقته الحجارة فر فادرك فرجم فمات فقال النبي صلى الله عليه وسلم له خيرا ولم يصل عليه **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ ایک شخص قبیلہ اسلم مین سے (ماعز اسلمی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور زنا کا اقرار کیا آپ نے اوسکیطرف سے منہ پہیر لیا پہر زنا کا اقرار کیا آپ نے اوسکیطرف سے منہ پہیر لیا یہانتک کہ چار بار اوس نے اپنے اوپر گواہی دی (یعنی اقرار کیا زنا کا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھکو جنون ہی اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا تو محصن ہی (یعنی تیرا نکاح ہو چکا ہی) وہ بولا ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوسکو پتھرون سے مار ڈالنے کا جب پتھر کی تکلیف اوسکو پہونچی تو لگا بہاگنے لیکن لوگون نے پالیا اور پتہرون سے مارا وہ مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے حق مین نیک باتین کہین اور نماز نہین پڑہی اوسپر

الصلوة على المرجوم زنا کی حد مین جو سنگسار کیا جاوی اوسپر نماز پڑہنا **عن** عمران بن حصين ان امرأة من جهينة اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت اني زنيت وهي حبلى فدفعها الى وليها فقال احسن اليها فاذا وضعت فأتني بها فلما وضعت جاء بها فامر بها فشكت عليها ثيابها ثم رجمها ثم صلى عليها فقال له عمر اتصلي عليها وقد زنت فقال لقد تابت توبة لو قسمت على سبعين من اهل المدينة لوسعتهم وهل وجدت توبة افضل من ان جادت بنفسها لله عز وجل **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہی جہینہ کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور بولی مین نے زنا کی وہ پیٹ سے تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو ولی (یعنی وارث اور سرپرست) کی سپرد کیا اور فرمایا اسکو اچھی طرح سے رکھ جب جنے تو میرے پاس لیکر آ جب وہ جنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا اوس نے اپنے کپڑے اپنے اوپر لپیٹ لیے (اور کانٹون سے اوسکو جما لیا تاکہ رجم کے وقت بدن نہ کہلے) آپنے اوسکو پتہرون سے مروا ڈالا پہر اوسپر نماز پڑہی حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ آپ اوسپر نماز پڑہتے ہین اور اوس نے زنا کی تہی آپنے فرمایا اوس نے ایسی توبہ کی کہ اگر مدینہ کے ستر آدمیون پر وہ توبہ بانٹی جاوے البتہ اون سب کو کافی ہو اور کیا اس سے بہتر توبہ ہوگی کہ اوس نے اپنی جان کو دے ڈالا اللہ جل جلالہ کے لیے (یعنی اوسکی رضامندی کے لیے اور اوسکے عذاب سے بچنے کے لیے)

الصلوة على من يحيف في وصيته جو شخص وصیت مین ظلم کرے (یعنی حق جانیسے زیادہ وصیت کر جاوے) اوسپر نماز پڑہنا **عن** عمران بن حصين ان رجلا اعتق ستة مملوكين له عند موته ولم يكن له مال غيرهم فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فغضب من ذلك وقال لقد هممت ان لا اصلي عليه ثم

دعا مملوکیه فجزاهم ثلثة اجزاء ثم اقرع بینهم فاعتق اثنین وارق اربعة ترجمه عمران بن حصین رض سے
روایت ہے ایک شخص نے مرتی وقت اپنے چھہون غلامون کو آزاد کردیا اور سوا اون کے اور کچھ مال اوسکے پاس نہ تہا یہ خبر رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ غصے ہوئے اور فرمایا مین نے قصد کیا تہا کہ اوسپر نماز نہ پڑہون پھر اوسکے غلامونکو بلایا اور اون کے تین حصے
کیے پھر قرعہ ڈالا تو دو غلامونکو آزاد کیا اور چار کو غلام رہنے دیا یعنے تہائی مال مین اوسکی وصیت نافذ کی اور باقی مین باطل **الصلوة**
علی من غل جس شخص نے غنیمت کے مال مین چوری کی ہو اوسپر نماز نہ پڑہنا عن زید بن خالد رض قال مات رجل بخیبر
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا على صاحبكم انه غل في سبيل الله ففتشنا متاعه فوجدنا
فيه خرزا من خرز يهود ما يساوي درهمين ترجمه زید بن خالد رض سے روایت ہے ایک شخص خیبر مین گیا تو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہ سے تم اسپر نماز پڑہ لو (مین نہین پڑہتا) اس نے اللہ کی راہ مین چوری کی جب ہم نے اوسکا اسباب دیکہا
تو ایک نگینہ پایا یہود کی نگینون مین سے جسکی قیمت دو درم کی بہی نہ تہی **الصلوة علی من علیه دین** جو شخص قرضدار
ہو اوسپر نماز نہ پڑہنا عن ابی قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتي برجل من الانصار ليصلي عليه فقال
النبي صلى الله عليه وسلم صلوا على صاحبكم فان عليه دينا قال ابو قتادة هو علي قال النبي صلى الله
عليه وسلم بالوفاء فصلى عليه ترجمه ابو قتادہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس انصاری کا ایک جنازہ آیا نماز
پڑہنے کو لیے آپ نے (صحابہ سے) فرمایا تم پڑہ لو نماز اپنے صاحب پر (مین نہین پڑہونگا) اس لیے کہ وہ قرضدار ہے ابو قتادہ نے کہا
یا رسول اللہ وہ قرض مجہپر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس اقرار کو پورا کریگا انہون نے کہا ہان پورا کرونگا تب آپ نے
نماز پڑہی اسپر عن سلمة بن الاكوع قال اتي النبي صلى الله عليه وسلم بجنازة فقالوا يا نبي الله صل عليها قال
هل ترك عليه من دين قالوا نعم قال هل ترك من شيء قالوا لا قال صلوا على صاحبكم قال رجل من الانصار
يقال له ابو قتادة صل عليه وعلي دينه فصلى عليه ترجمه سلمہ بن الاکوع رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک جنازہ
آیا لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز پڑہیے اسپر آپ نے فرمایا کیا اوسپر کچہ قرض ہے بولے ہان آپ نے فرمایا کچہ جائداد چہوڑ گیا ہے جس سے
وہ قرض ادا کیا جاوے) لوگون نے کہا نہین آپنے فرمایا تم نماز پڑہ لو اپنے صاحب پر ایک شخص انصاری بولا جسکو ابو قتادہ کہتے تہے آپ
نماز پڑہیے اوسپر وہ قرض میرے اوپر ہے تب آپ نے نماز پڑہی اوسپر عن جابر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يصلي على
رجل عليه دين فاتي بميت فسال اعليه دين قالوا نعم عليه ديناران قال صلوا على صاحبكم قال
ابو قتادة هما علي يا رسول الله فصلى عليه فلما فتح الله على رسوله صلى الله عليه وسلم قال انا اولى بكل مؤمن
من نفسه من ترك دينا فعلي ومن ترك مالا فلورثته ترجمه جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو قرضدار ہوتا
اوسپر نماز نہ پڑہتے ایک بار ایک جنازہ آیا آپنے پوچہا کیا اسپر قرض ہے لوگون نے کہا ہان اوسپر دو دینار قرض ہین آپنے فرمایا تم نماز پڑہ لو
اسپر ابو قتادہ نے کہا یا رسول اللہ وہ دونون دینار مین ادا کرونگا پھر آپ نے اوسپر نماز پڑہی جب اللہ تعالی نے اپنے رسول کو گنجایش دی

(یعنی مال غنیمت بہت ملا اور تکلیف دور ہوئی) تو آپ نے فرمایا میں ہر ایک مومن پر اوسکے نفس سے زیادہ حق رکھتا ہوں جو
شخص قرضدار ہو کر مرجاوے وہ قرضہ مجھپر ہے اور جو شخص مال چھوڑ کر جاوے وہ اوسکے وارثونکا ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا تُوُفِّیَ الْمُؤْمِنُ وَعَلَیْہِ دَیْنٌ فَیَسْأَلُ ھَلْ تَرَکَ لِدَیْنِہٖ مِنْ قَضَاءٍ فَاِنْ
قَالُوْا نَعَمْ صَلّٰی عَلَیْہِ فَاِنْ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ فَمَنْ تُوُفِّیَ وَعَلَیْہِ دَیْنٌ فَعَلَیَّ قَضَاؤُہٗ وَمَنْ تَرَکَ مَالًا فَھُوَ لِوَرَثَتِہٖ

ترجمہ ابو ہریرہ رضسے روایت ہے جب کوئی مومن مرجاتا اور قرضدار ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے کیا اپنی قرض
کیموافق جائداد چھوڑ گیا ہے اگر لوگ کہتے ہاں چھوڑ گیا ہے تو آپ اوسپر نماز پڑہتے اگر کہتے نہیں تو آپ صحابہ سے کہدیتے تم اوسپر
نماز پڑہو جب اللہ تعالی نے اپنے رسول پر کہولدیا (دنیا کو) تو آپ نے فرمایا میں مومنوں پر اونکی جانوں سے زیادہ مہربان
ہوں جو شخص مرجاوے قرضدار ہو کر وہ قرضہ میری اوپر ہے اور جو شخص مال چھوڑ جاوے وہ اوسکے وارثونکا ہے **تَرْکُ**

الصَّلٰوۃِ عَلٰی مَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ جو شخص اپنے تئیں آپ مارڈالے اوسپر نماز نہ پڑہنا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَہٗ
بِمَشَاقِصَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَلَا اُصَلِّیْ عَلَیْہِ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے ایک شخص نے
اپنے تئیں تیر کے پیکانوں سے مارڈالا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اوسپر نماز نہیں پڑہونگا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَھُوَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ یَتَرَدّٰی خَالِدًا مُخَلَّدًا
فِیْھَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰی سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَسُمُّہٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَحَسَّاہُ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْھَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ
نَفْسَہٗ بِحَدِیْدَۃٍ ثُمَّ انْقَطَعَ عَلَیَّ شَیْءٌ خَالِدٌ یَقُوْلُ کَانَتْ حَدِیْدَتُہٗ فِیْ یَدِہٖ یَجَأُ بِھَا فِیْ بَطْنِہٖ فِیْ نَارِ
جَھَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْھَا اَبَدًا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے تئیں
پہاڑ سے گراکر مارڈالی تو وہ دوزخ میں ہمیشہ اوپر سے نیچے گرتا رہیگا سدا اوسی میں رہیگا اور جو شخص زہر پیکر اپنی تئیں مارے تو زہر اوس
کے ہاتھ میں رہیگا دوزخ میں اور وہ ہمیشہ اوسکو پیا کریگا اور جو شخص اپنے تئیں لوہے سے مارڈالے (یعنی تلوار یا چھری یا کٹار یا تیر وغیرہ)
سے پھر اسکے بعد مجھے یاد نہیں ہے (یہ راوی کا قول ہے) یعنی تیز چیز سے تو وہ لوہا اوسکے ہاتھ میں ہوگا دوزخ کی آگ میں اور ہمیشہ
اوسکو پیٹ میں گھونپا کریگا اپنے پیٹ میں سدا اوسی میں رہیگا (یعنی ایک لمبی مدت تک یا مراد وہ شخص ہے جو ان فعلوں کو درست سمجھتا ہو وہ
تو کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہیگا) **اَلصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ** منافقوں پر نماز پڑہنا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض قَالَ لَمَّا مَاتَ
عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُبَیِّ بْنِ سَلُوْلٍ دُعِیَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّیَ عَلَیْہِ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَثَبْتُ اِلَیْہِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُصَلِّیْ عَلَی ابْنِ اُبَیٍّ وَقَدْ قَالَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا اُعَدِّدُ عَلَیْہِ
فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَخِّرْ عَنِّیْ یَا عُمَرُ فَلَمَّا اَکْثَرْتُ عَلَیْہِ قَالَ اِنِّیْ قَدْ خُیِّرْتُ فَاخْتَرْتُ
لَوْ عَلِمْتُ اَنِّیْ زِدْتُ عَلَی السَّبْعِیْنَ غُفِرَ لَہٗ لَزِدْتُ عَلَیْھَا فَصَلّٰی عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ

فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةَ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا

بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَ

اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے جب عبداللہ بن ابی سلول (منافق) مرگیا تو رسول اللہ صلعم بلائے گئے اوسپر نماز پڑھنے کو لیے جب آپ کہڑے ہوئے نماز کے لیے اور مستعد ہوگئے تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ابن ابی پر نماز پڑھتے ہین حالانکہ اوس نے فلانے دن ایسی باتین کہین تہین اور فلانے دن ایسی ایسی مین اوسکی باتین شمار کررہا تہا یعنی جو اوس نے کفر اور نفاق کی باتین کہین تہین، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا جانے دے اے عمر جب مین نے بہت اصرار کیا تو آپنے فرمایا مجہکو اختیار ہے (کہ منافقین پر نماز پڑہون یا نہ پڑہون) تو مین نے اختیار کیا نماز پڑہنے کو اور اگر مین جانون کہ ستر بار سے زیادہ بخشش چاہون تو اوسکی بخشش ہوجاوے گی البتہ ستر بار سے زیادہ استغفار کرون یعنی اللہ جل جلالہ نے جو فرمایا ان تستغفر لهم سبعين مرة فلن يغفر الله لهم اس سے مقصود ستر کا شمار نہین ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ منافقون کی مغفرت کبھی نہ ہوگی) پھر آپنے نماز پڑہی اوسپر اور لوٹے تھوڑی دیر گزری تہی کہ سورۂ برات کی یہہ دو آیتین اترین وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ یعنی مت نماز پڑھ اون مین سے کسی پر جب وہ مرجاوے اور مت کہڑا ہو اوسکی قبر پر اسلیے کہ اون لوگون نے انکار کیا اللہ کا اور اوسکے رسول کا اور مرے گنہگار رہ تو حضرت عمر کی رائے اللہ جل جلالہ کے نزدیک منظور اور مقبول ہوئی اپہر مین نے تعجب کیا اپنی اسقدر جرات سے اللہ کے رسول پر اوس دن اور اللہ اور رسول خوب جانتے ہین

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد کے اندر جنازے کی نماز پڑہنا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضا پر مسجد کے اندر جنازے کی نماز پڑہی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضا پر نماز نہین پڑہی مگر خاص مسجد کے اندر **ف** مسجد کے اندر جنازے کی نماز پڑہنے مین کوئی قباحت نہین اور اکثر علما جیسے شافعی اور احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے

اَلصَّلٰوةُ عَلَى الْجَنَازَةِ بِاللَّيْلِ

رات کو جنازے کی نماز پڑہنا

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ قَالَ اشْتَكَتِ امْرَأَةٌ بِالْعَوَالِي مِسْكِينَةٌ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُمْ عَنْهَا وَقَالَ إِنْ مَاتَتْ فَلَا تَدْفِنُوهَا حَتَّى أُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَتُوُفِّيَتْ فَجَاءُوا بِهَا إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ فَوَجَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَامَ فَكَرِهُوا أَنْ يُوقِظُوهُ فَصَلَّوْا عَلَيْهَا وَدَفَنُوهَا بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءُوا فَسَأَلَهُمْ عَنْهَا فَقَالُوا قَدْ دُفِنَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ جِئْنَاكَ فَوَجَدْنَاكَ نَائِمًا فَكَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ قَالَ فَانْطَلِقُوا فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَشَوْا مَعَهُ حَتَّى أَرَوْهُ قَبْرَهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفُّوا وَرَاءَهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعًا ترجمہ ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے ایک عورت بیمار ہوئی عوالی مین (عوالی اون قریون کا نام ہے جو مدینے کے اطراف مین ہین) جو مسکین تہی تو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے اوسکا حال پوچھا کرتے آپنے فرمایا اگر وہ مرجاوے تو اوسکو دفن مت کرنا جبتک مین اوس پر نماز نہ پڑھون وہ
مرگئی تو لوگ اوسکو مدینے مین عشا کے بعد لیکر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سوگئے تھے صحابہ نے آپ کا جگانا مناسب
نہ جانا اور اوس پر نماز پڑھ کے بقیع مین دفن کردیا جب صبح ہوئی اور لوگ آپکے پاس آ گئے آپ نے اوسکا حال پوچھا صحابہ نے
کہا وہ دفن ہوگئی یا رسول اللہ اور ہم آپکے پاس آئے تھے لیکن آپ سوتے تھے تو ہم نے برا جانا آپکا جگانا یہ سنکر آپ چلے اور
صحابہ بھی آپکے ساتھ چلے یہانتک کہ اونہون نے اوسکی قبر آپ کو دکھلائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور
صحابہ نے آپکے پیچھے صف کی آپنے اوسپر نماز پڑھی اور چار تکبیرین کہین

الصفوف على الجنازة

جنازے پر صفین باندہنا عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان اخاكم النجاشي قد مات فقوموا
فصلوا عليه فقام فصفنا كما يصف على الجنازة وصلى عليه ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بھائی نجاشی (حبشہ کے بادشاہ تھے جو مسلمان ہوگیا تھا) نے انتقال کیا تو کھڑے ہو اور نماز
پڑھو اوسپر پھر آپ کھڑے ہوئے اور ہماری صفین بندھوائین جیسے جنازے پر صفین ہوتی ہین اور نماز پڑھی اوس پر
عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم نعى للناس النجاشي اليوم الذي مات فيه ثم خرج بهم الى المصلى
فصف بهم فصلى عليه وكبر اربع تكبيرات ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے
مرنے کی خبر اوسی روز دی جس روز وہ مرا (حالانکہ وہ ایک دور دراز ملک مین تھا معجزہ سے) پھر نکلے آپ صحابہ کو لیکر مصلی کی طرف
اور صف بندھوائی اونکی اور نماز پڑھی اوسپر اور چار تکبیرین کہین عن ابي هريرة قال نعى رسول الله صلى الله عليه وسلم
النجاشي لاصحابه بالمدينة فصفوا خلفه فصلى عليه وكبر اربعا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو مدینے مین نجاشی کے مرنے کی خبر دی صحابہ نے آپکے پیچھے صف باندہی آپنے اوسپر نماز پڑھی اور
چار تکبیرین کہین عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان اخاكم قد مات فقوموا فصلوا
عليه فصففنا عليه صفين ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بھائی نجاشی مرگیا کھڑے
ہو اوسپر نماز پڑھو ہم نے دو صفین باندہین اوسپر عن جابر قال كنت في الصف الثاني يوم صلى رسول الله صلى الله عليه
وسلم على النجاشي ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے مین دوسری صف مین تھا جسروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی پر نماز
پڑھی عن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخاكم النجاشي قد مات فقوموا
فصلوا عليه قال فقمنا فصففنا عليه كما يصف على الميت وصلينا عليه كما نصلي على الميت ترجمہ عمران بن حصینؓ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بھائی نجاشی مرگیا کھڑے ہو اور اوس پر نماز پڑھو ہم کھڑے ہوئے اور
دو صفین باندہین جیسے میت پر باندہتے ہین اور نماز پڑہی اوسپر جیسے میت پر پڑہتے ہین

الصلوة على الجنازة قائما

جنازے پر نماز کھڑے ہو کر پڑھنا عن سمرة قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على ام كعب ماتت

فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فِي وَسَطِهَا ترجمہ سمرہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام کعب پر نماز پڑھی جو زچگی میں مر گئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اوسپر نماز پڑھنے کو لئے اوس کی کمر کے سامنے

اِجْتِمَاعُ جَنَازَةِ صَبِيٍّ وَامْرَأَةٍ لڑکے اور عورت کے جنازے کو ساتھ رکھکر نماز پڑھنا

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ حَضَرَتْ جَنَازَةُ صَبِيٍّ وَامْرَأَةٍ فَقُدِّمَ الصَّبِيُّ مِمَّا يَلِي الْقَوْمَ وَوُضِعَتِ الْمَرْأَةُ وَرَاءَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِمَا وَفِي الْقَوْمِ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو قَتَادَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَسَأَلْتُهُمْ عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا السُّنَّةُ ترجمہ عطا بن ابی رباح سے روایت ہے عمار کے سامنے ایک جنازہ آیا لڑکے کا اور ایک عورت کا تو انہوں نے لڑکے کو لوگوں کے قریب رکھا اور عورت کو اوسکے پیچھے اور دونوں پر نماز پڑھی اوسوقت لوگوں میں ابو سعید خدری اور ابن عباس اور ابو قتادہ اور ابو ہریرہ موجود تھے میں نے اون سے پوچھا انہوں نے کہا یہی سنت ہے

اِجْتِمَاعُ جَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ عورتوں اور مردوں کے جنازے ایک جگہ رکھنا

عَنْ نَافِعٍ يَزْعُمُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى عَلَى تِسْعِ جَنَائِزَ جَمِيعًا فَجَعَلَ الرِّجَالَ يَلُونَ الْإِمَامَ وَالنِّسَاءَ يَلِينَ الْقِبْلَةَ فَصَفَّهُنَّ صَفًّا وَاحِدًا وَوُضِعَتْ جَنَازَةُ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ امْرَأَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنٍ لَهَا يُقَالُ لَهُ زَيْدٌ وُضِعَا جَمِيعًا وَالْإِمَامُ يَوْمَئِذٍ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ وَفِي النَّاسِ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو قَتَادَةَ فَوُضِعَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ فَقَالَ رَجُلٌ فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ فَنَظَرْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي قَتَادَةَ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالُوا هِيَ السُّنَّةُ ترجمہ نافع کہتے تھے عبد اللہ بن عمرؓ نے نو جنازوں پر ایک ساتھ نماز پڑھی تو مردوں کو امام کے نزدیک کیا اور عورتوں کو قبلے سے نزدیک کیا اور اون سب کی ایک صف کی اور ام کلثوم حضرت علی کی صاحبزادی حضرت عمر کی بی بی کا جنازہ اور اون کے ایک بیٹے کا جنکو زید کہتے تھے ایک ساتھ رکھا گیا اور اون دنوں میں حاکم سعید بن عاص تھے اور لوگوں میں عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ اور ابو سعید اور ابو قتادہ تھے اور لڑکا امام کے پاس رکھا گیا ایک شخص نے کہا میں نے اسکو برا جانا تو میں نے ابن عباس اور ابو ہریرہ اور ابو سعید اور ابو قتادہ کیطرف دیکھا اور کہا یہ کیا ہے انہوں نے کہا ایسا ہی سنت ہے

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أُمِّ فُلَانٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ فِي وَسَطِهَا ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ام فلان (یعنی ام کعب) جو نفاس (اور وہ خون کا نام ہے جو جننے کے بعد نکلتا ہے) کی حالت میں مر گئی تھی آپ اوسکے بیچ میں کھڑے ہوئے (یعنی سینے یا کمر کے سامنے)

عَدَدُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ جنازے پر کتنی تکبیریں کہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ وَخَرَجَ بِهِمْ فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے مرنے کی خبر دی لوگوں کو اور ان کو ساتھ نکلے (مصلی کی طرف) پھر صف باندھی اور چار تکبیریں کہیں

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ مَرِضَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ شَيْءٍ عِيَادَةً

لِلْمَرِيضِ فَقَالَ إِذَا مَاتَتْ فَآذِنُونِي فَمَاتَتْ لَيْلًا فَدَفَنُوهَا وَلَمْ يُعْلِمُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ سَأَلَ عَنْهَا فَقَالُوا كَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعًا ترجمہ ابو امامہ بن سہل سے روایت ہی ایکعورت بیمار ہوئی عوالی کے رہنے والو نمین سے (عوالی اون گانون کو کہتے ہین جو مدینہ کے اطراف بلندی پر واقع ہین) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ بیمار پرسی کرتے تہے بیمار کی آپنے فرمایا جب یہ جاوے تو مجھے خبر کرنا وہ رات کو مر گئے لوگون نے اوسکو دفن کر دیا اور رسول اللہ صلعم کو خبر دی جب صبح ہوئی آپنے اوسکا حال پوچھا لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہم کو برا معلوم ہوا آپکو جگانا رات مین تو آپ اوسکی قبر پر آئے اور نماز پڑھی اوسپر اور چار تکبیرین کہین عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا وَقَالَ كَبَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہی زید بن ارقم رضہ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو پانچ تکبیرین کہین اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی پانچ تکبیرین کہین

الدُّعَاءُ

دعا جنازہ کے بیان مین عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَقِهِ عَذَابَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ لَوْ كُنْتُ الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذَلِكَ الْمَيِّتِ ترجمہ عوف رضہ بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو مین نے سنا آپنے یہ دعا کی۔ اللہم اغفر لہ وارحمہ اخیر تک یا اللہ بخش دے اوسکو اور رحم کر اوسپر اور معاف کر اوسکو اور سلامت رکھہ اوسکو عذاب سے اور اچھی کر مہمانی اوسکی اور کشادہ کر جا اوسکی اور دہو ڈال اوسکو پانی اور برف اور اولی سے (یعنی اپنی رحمت کی ٹھنڈک سے اوسکی گناہون کی گرمی کو بجہا دے) اور صاف کر اوسکو گناہون سے جیسے سفید کپڑا صاف کیا جاتا ہی میل سے اور بدل دے اوسکو ایک گہر اوس کے گہر سے (جو دنیا مین تہا) بہتر اور گہر کے لوگ اوس کے گہر کے لوگون سے بہتر اور بی بی اوسکی بی بی سے بہتر اور بچا اوسکو قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے۔ عوف رضہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا سنکر مین نے آرزو کی کاش مین اوس میت کی جگہہ ہوتا (تو مجہ کو یہ دعا سے مشرف ہوتا) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى مَيِّتٍ فَسَمِعْتُ فِي دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَنَجِّهِ مِنَ النَّارِ أَوْ قَالَ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نماز پڑھتے تہے ایک میت پر تو سنا آپ نے اللہم اغفر لہ وارحمہ اخیر تک عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ السُّلَمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عن عبيد بن خالد السلمي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم آخى بين رجلين فقتل احدهما ومات الآخر بعده فصلينا عليه فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما قلتم قالوا دعونا له اللهم اغفر له اللهم ارحمه اللهم الحقه بصاحبه فقال النبي صلى الله عليه وسلم فاين صلوته بعد صلوته واين عمله بعد عمله فلما بينهما كما بين السماء والارض ترجمہ عبید اللہ بن یحییٰ سلمی سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے انہوں نے سنا عبید بن خالد سلمی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کر دیا دو شخصوں میں (یعنی ایک کو دوسرے کا بھائی بنا دیا) تو ایک ان دونوں میں سے قتل کیا گیا اور دوسرا (چند روز) بعد اسکے مر گیا ہم نے دوسرے پر نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا کہا (یعنی کیا دعا مانگی) ہم نے کہا اسکے لیے دعا کی یا اللہ بخش دے اسکو یا اللہ اسپر رحم کر یا اللہ اسکو اپنے ساتھی سے ملا دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہاں گئی اسکی نماز اسکی نماز کے بعد اور کہاں گیا اسکا عمل اسکے عمل کے بعد البتہ دونوں میں اتنا فرق ہے جیسے آسمان اور زمین میں (یعنی ایک سے دوسرے کا درجہ بلند ہے پھر دونوں ایک جگہ کیسے ہو سکتے ہیں)

عن ابراهيم الانصاري عن ابيه انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول في الصلوة على الميت اللهم اغفر لحينا وميتنا وشاهدنا وغائبنا وذكرنا وانثانا وصغيرنا وكبيرنا ترجمہ ابو ابراہیم انصاری سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ جنازے کی نماز میں فرماتے تھے یا اللہ بخش دے ہمارے جیتے کو اور مرے کو اور حاضر اور غائب اور مرد اور عورت اور چھوٹی اور بڑے کو

عن طلحة بن عبد الله بن عوف قال صليت خلف ابن عباس على جنازة فقرأ بفاتحة الكتاب وسورة وجهر حتى اسمعنا فلما فرغ اخذت بيده فسالته فقال سنة وحق ترجمہ طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی ابن عباس کے پیچھے ایک جنازے پر انہوں نے سورہ فاتحہ اور ایک سورت پڑھی پکار کر یہاں تک کہ ہم کو سنائی دیا جب فارغ ہوئے تو میں نے انکا ہاتھ پکڑا اور پوچھا (یہ کیا ہے) انہوں نے کہا سنت ہے اور حق ہے ف یعنی سورہ فاتحہ نماز جنازہ میں پڑھنا چاہیے

عن طلحة بن عبد الله قال صليت خلف ابن عباس على جنازة فسمعته يقرأ بفاتحة الكتاب فلما انصرف اخذت بيده فسالته فقلت تقرأ فقال نعم انه حق وسنة ترجمہ طلحہ بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے ابن عباس کے پیچھے ایک جنازے کی نماز پڑھی تو انکو سورہ فاتحہ پڑھتے سنا جب فارغ ہوئے میں نے انکا ہاتھ پکڑا اور ان سے پوچھا کہ تم سورت پڑھتے ہو انہوں نے کہا ہاں یہ لازم ہے اور سنت ہے

عن ابي امامة قال السنة في الصلوة على الجنازة ان يقرأ في التكبيرة الاولى بام القرآن مخافتة ثم يكبر ثلثا والتسليم عند الآخرة ترجمہ ابو امامہ نے کہا سنت ہے کہ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ آہستہ پڑھی جاوے پھر تین تکبیریں کہے اور اخیر میں سلام پھیرے ف پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ اور ایک سورت آہستہ سے یا پکار کر پڑھنا سنت ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک فاتحہ اور سورت نہیں ہے بلکہ پہلی تکبیر کے بعد ثنا پڑھے اور دوسری تکبیر کے بعد درود شریف اور تیسری کے بعد دعا میت کی اور چوتھی کے بعد سلام

فصل من صلى عليه مائة ...

سو آدمی نماز پڑھیں عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من ميت يصلي عليه أمة من المسلمين يبلغون أن يكونوا مائة يشفعون إلا شفعوا فيه ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مردے پر ایک گروہ مسلمانوں کا نماز پڑھے جو سو تک پہنچیں اور اسکی سفارش کریں (اللہ کے پاس) تو اللہ اونکی سفارش قبول کریگا

عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يموت أحد من المسلمين فيصلي عليه أمة من الناس فيبلغوا أن يكونوا مائة فيشفعوا إلا شفعوا فيه ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان مرے پھر اوسکے جنازہ پر ایک جماعت مسلمانوں کی نماز پڑھے جنکا شمار سو تک ہو اور وہ اوسکی سفارش کریں اللہ پاس تو اللہ اونکی سفارش قبول کریگا

عن الحكم بن فروخ قال صلى بنا أبو المليح على جنازة فظننا أنه قد كبر فأقبل علينا بوجهه فقال أقيموا صفوفكم ولتحسن شفاعتكم قال أبو المليح حدثني عبد الله وهو ابن سليط عن إحدى أمهات المؤمنين وهي ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قال أخبرني النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من ميت يصلي عليه أمة من الناس إلا شفعوا فيه فسألت أبا المليح عن الأمة فقال أربعون ترجمہ حکم بن فروخ سے روایت ہے ابو الملیح نے ہمارے ساتھ ایک جنازے پر نماز پڑھی تو ہم کو گمان ہوا کہ وہ تکبیر کہہ چکے پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا قائم کرو اپنی صفوں کو اور اچھی ہوگی شفاعت تمہاری ابو الملیح نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن سلیط نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے اور وہ میمونہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مردے پر ایک امت نماز پڑھے تو اون کی سفارش قبول ہوگی۔ حکم بن فروخ نے کہا میں نے ابو الملیح سے پوچھا امت کتنے آدمیوں کو کہتے ہیں اونہوں نے کہا چالیس آدمیوں کو

باب ثواب من صلى على جنازة

جو شخص جنازے پر نماز پڑھے اوسکے ثواب کا بیان

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى على جنازة فله قيراط ومن انتظرها حتى توضع في اللحد فله قيراطان والقيراطان مثل الجبلين العظيمين ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے پر نماز پڑھے اوسکو ایک قیراط برابر ثواب ہے اور جو شخص انتظار کرے اوسکے دفن ہونے تک اوسکو دو قیراط برابر ثواب ہے اور دو قیراط برابر دو بڑے پہاڑوں کے ہیں

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شهد جنازة حتى يصلى عليها فله قيراط ومن شهد حتى تدفن فله قيراطان قيل وما القيراطان يا رسول الله قال مثل الجبلين العظيمين ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے کے ساتھ ہے نماز ہونے تک اوسکو ایک قیراط برابر ثواب ہے اور جو شخص حاضر ہو اوسکے دفن تک اوسکو دو قیراط کا ثواب ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ قیراط کیا ہے آپ نے فرمایا دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں (دونوں کی قیراط کیطرح جو کسی چیز کا ہوتا ہے)

عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من تبع جنازة رجل مسلم احتسابا فصلى عليها ودفنها فله قيراطان ومن صلى عليها ثم رجع قبل أن تدفن فإنه يرجع بقيراط

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَنْ يُدْفَنَا حَيْثُ أُصِيبَا وَكَانَ ابْنُ مُعَيَّةَ وُلِدَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ترجمہ عبید اللہ بن معیہ سے روایت ہے دو مسلمان مارے گئے طایف کی لڑائی میں لوگ اونکو اوٹھا لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آپنے حکم کیا اونکو دفن کرنیکا جہان وہ مارے گئے تھے۔ عبید اللہ بن معیہ راوی اس حدیث کا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوا تھا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلَى أُحُدٍ أَنْ يُرَدُّوا
إِلَى مَصَارِعِهِمْ وَكَانُوا قَدْ نُقِلُوا إِلَى الْمَدِينَةِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا
اُحد کے شہیدون کو اون کے گرنیکی جگہہ پر لیجانے کا اور لوگ میرے باپ کو مدینے میں اوٹھا لائے عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ادْفِنُوا الْقَتْلَى فِي مَصَارِعِهِمْ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دفن
کرو اون لوگون کو جو لڑائی میں مارے جاوین اون کے گرنے کی جگہون میں باب مُوَارَاةِ الْمُشْرِكِ مشرک کو دفن کرنا عَنْ
عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ فَمَنْ يُوَارِيهِ قَالَ اذْهَبْ فَوَارِ
أَبَاكَ وَلَا تُحْدِثَنَّ حَدَثًا حَتَّى تَأْتِيَنِي فَوَارَيْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ فَأَمَرَنِي فَاغْتَسَلْتُ وَدَعَا لِي وَذَكَرَ دُعَاءً
لَمْ أَحْفَظْهُ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپکا بوڑھا چچا گمراہ (یعنی ابو طالب)
مر گیا اب کون اس کو گاڑیگا آپنے فرمایا جا اور اپنے باپ کو گاڑ کر آ اور کوئی نئی بات نہ کرنا جبتک میرے پاس لوٹ کر نہ آنا میں گیا اور
اونکو زمین میں چھپا آیا پھر لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپنے حکم دیا مجھکو غسل کرنیکا میں نے غسل کیا آپ نے میرے
لیے دعا فرمائی اور ایک دعا ایسی کی کہ جو مجھے یاد نہیں ہے (یہ ناجیہ بن کعب کا قول ہے جو حضرت علی سے راوی ہے) باب
اللَّحْدِ وَالشَّقِّ بغلی اور صندوقی قبر کا بیان عَنْ سَعْدٍ قَالَ أَلْحِدُوا لِي لَحْدًا وَانْصِبُوا عَلَيَّ نَصْبًا كَمَا فُعِلَ
بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سعد بن وقاص سے روایت ہے اونہون نے کہا میرے لیے بغلی قبر کھودو اور اینٹین
کھڑی کرو جیسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کی تہین عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ أَلْحِدُوا
لِي لَحْدًا وَانْصِبُوا عَلَيَّ نَصْبًا كَمَا فُعِلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عامر بن سعد سے روایت ہے سعد بن وقاص کی
جب وفات ہونے لگی تو اونہون نے کہا میرے لیے بغلی قبر کھودوا اور اوس پر اینٹین کھڑی کرو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
لیے کیا تھا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا ترجمہ ابن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغلی قبر ہمارے لیے ہے اور صندوقی اوروں کے لیے ہے اس حدیث سے بغلی
قبر کی فضیلت ثابت ہوئی لیکن صندوقی بھی بنانا درست ہے باب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ إِعْمَاقِ الْقَبْرِ قبر کو گہرا کھودنا
بہتر ہے عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ
الْحَفْرُ عَلَيْنَا لِكُلِّ إِنْسَانٍ شَدِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوا وَأَعْمِقُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا
الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ قَالُوا فَمَنْ نُقَدِّمُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ قَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا قَالَ فَكَانَ أَبِي

والثلاثة في قبر واحد ترجمہ ہشام بن عامرؓ سے روایت ہے اُحد کے روز ہم نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ ہر ایک آدمی کے لیے قبر کھودنا ہم پر دشوار ہے آپ نے فرمایا کھودو اور گہرا کھودو اور اچھی طرح کھودو اور دو دو اور تین تین شخصوں کو ایک
قبر میں رکھ دو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کس کو ہم آگے کریں (یعنی قبلہ کے قریب رکھیں) آپ نے فرمایا جو قرآن زیادہ یاد رکھتا ہے
ہشام نے کہا میرا باپ اس دن تین شخصوں میں تیسرا تھا جو ایک قبر میں رکھے گئے تھے **ف** قبر گہری کھودنے میں مصلحت یہ ہے کہ
زمین کے نیچے مردے کی عفونت باہر نہیں نکلے گی اور درندے اور ہوا کے فساد سے محفوظ رہیں گے

باب ما يستحب من توسيع القبر قبر کو کشادہ رکھنا

عن هشام بن عامر قال لما كان يوم أحد أصيب من أصيب من المسلمين وأصاب الناس جراحات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احفروا وأوسعوا وادفنوا الاثنين والثلاثة في القبر وقدموا أكثرهم قرآنا ترجمہ ہشام بن عامرؓ سے روایت ہے جس دن احد کی لڑائی ہوئی تو کئی ایک مسلمان مارے گئے اور
کئی ایک زخمی ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھودو اور کشادہ کرو قبر کو اور دو دو تین تین آدمیوں کو ایک قبر میں گاڑ دو
اور جو قرآن زیادہ جانتا ہو اسکو آگے کرو

وضع الثوب في اللحد قبر میں ایک کپڑا بچھانا

عن ابن عباس قال جعل تحت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين دفن قطيفة حمراء ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے جب آپ قبر میں رکھے گئے ایک سرخ چادر (یعنی کملی) بچھائی گئی مگر یہ سنت نہیں ہے نہ صحابہ کے اتفاق سے
ہوا بلکہ شقران آپ کے غلام نے اوس چادر کو بچھایا اون کو برا معلوم ہوا کہ جس چادر کو آپ اوڑھتے بچھاتے تھے اوسکو کوئی اور اوڑھے یا
بچھاوے

الساعات التي نهي عن قبر الموتى فيهن جن ساعتوں میں مردوں کا دفن کرنا منع ہے

عن عقبة بن عامر الجهني قال ثلث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا أن نصلي فيهن أو نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تزول الشمس وحين تضيف الشمس للغروب ترجمہ عقبہ بن عامر جہنیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا تین ساعتیں ایسی ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع
کرتے تھے ہم کو نماز پڑھنے سے یا مردے کو گاڑنے سے ایک تو جس وقت آفتاب نکلتا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جاوے دوسرا ٹھیک دوپہر کو
یہاں تک کہ آفتاب ڈھل جاوے اور ایک جس وقت آفتاب ڈوبنے لگے

عن جابر يقول خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر رجلا من أصحابه مات فقبر ليلا وكفن في كفن غير طائل فزجر رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يقبر الإنسان ليلا إلا أن يضطر إلى ذلك ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو ایک شخص کا
ذکر کیا آپ کے اصحاب میں سے جو مر گیا تھا اور اوسکو رات ہی رات ایک ناقص کفن میں گاڑ دیا تھا آپ نے منع فرمایا رات کو گاڑنے سے مگر جب بے
لاچاری ہو

دفن الجماعة في القبر الواحد کئی آدمیوں کو ایک قبر میں گاڑنا

عن هشام بن عامر قال لما كان يوم أحد أصاب الناس جهد شديد فقال النبي صلى الله عليه وسلم احفروا وأوسعوا وادفنوا الاثنين والثلاثة في قبر فقالوا يا رسول الله فمن نقدم قال قدموا أكثرهم قرآنا ترجمہ ہشام بن عامرؓ سے روایت ہے جب

کا روز ہوا تو لوگوں کو بڑی تکلیف پہونچی رسول اللہ صلعم نے فرمایا کھودو اور کشادہ کرو اور دو دو تین تین آدمیوں کو دفن کرو ایک قبر میں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کسکو آگے کریں آپنے فرمایا جو قرآن زیادہ جانتا ہو

عن هشام بن عامر قال اشتد الجراح يوم احد فشكي ذلك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال احفروا واوسعوا واحسنوا وادفنوا في القبر الاثنين والثلاثة وقدموا اكثرهم قرانا ترجمہ ہشام بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ سخت زخمی ہوئے تھے احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت بیان کی آپنے فرمایا کھودو اور کشادہ کھودو اور اچھی طرح صاف کرو اور ایک ایک قبر میں دو دو تین تین آدمیوں کو گاڑ دو اور جو قرآن زیادہ جانتا ہو اوسکو آگے کرو

عن هشام بن عامر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال احفروا واحسنوا وادفنوا الاثنين والثلاثة وقدموا اكثرهم قرانا ترجمہ ہشام بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھودو اور اچھی طرح صاف کرو اور دو دو تین تین آدمیوں کو ملا کر دفن کرو اور جو قرآن زیادہ جانتا ہو اوسکو آگے کرو

من يقدم

کون آگے رکھا جاوے قبر میں

عن هشام بن عامر قال قتل ابي يوم احد فقال النبي صلى الله عليه وسلم احفروا واحسنوا وادفنوا الاثنين والثلاثة في القبر وقدموا اكثرهم قرانا وكان ابي ثالث ثلاثة وكان اكثرهم قرانا فقدم ترجمہ ہشام بن عامر سے روایت ہے میرے باپ مارے گئے احد کے روز تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھودو اور اچھی طرح صاف کرو اور دفن کرو دو اور تین کو ایک ہی قبر میں اور آگے کرو اوسکو جو قرآن زیادہ جانتا ہو اور میرا باپ تین آدمیوں میں جو ایک قبر میں رکھے گئے تیسرا تھا اور ان سب سے قرآن زیادہ جانتا تھا تو اوسکو آگے کیا

اخراج الميت من اللحد بعد ان يوضع فيه

مردے کو قبر سے نکالنا دفن کر دینے کے بعد

عن جابر يقول اتى النبي صلى الله عليه وسلم عبد الله بن ابي بعد ما ادخل في حفرته فامر به فاخرج فوضعه على ركبتيه ونفث عليه من ريقه والبسه قميصه والله اعلم ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی کے پاس آئے جب قبر میں دفن ہو گیا تھا آپنے حکم کیا وہ نکالا گیا پھر بٹھایا اوسکو اپنے گھٹنوں پر اور تھوک اپنا اوس پر ڈالا اور اپنا کرتہ اوسکو پہنایا اور اللہ خوب جانتا ہے کہ اس سے مقصد کیا تھا اسلیے کہ عبد اللہ بن ابی دل سے مسلمان نہ تھا بلکہ ایک منافق مشہور تھا

عن جابر يقول ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بعبد الله بن ابي فاخرجه من قبره فوضع راسه على ركبتيه فتفل فيه من ريقه والبسه قميصه والله اعلم ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبد اللہ بن ابی کو لیے اوسکو قبر سے نکالا پھر سر اوسکا اپنے گھٹنوں پر رکھا اور تھوک اپنا اوس پر ڈالا اور کرتہ اپنا اوسے پہنایا

عن جابر يقول ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بعبد الله بن ابي فاخرجه من قبره فوضع راسه على ركبتيه فتفل فيه من ريقه والبسه قميصه والله اعلم ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبد اللہ بن ابی کو لیے وہ اپنی قبر سے نکالا گیا پھر سر اوسکا اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اوس پر تھوکا اور اپنا کرتہ اوسکو پہنایا اور اللہ خوب جانتا ہے

لاخراج الميت من القبر بعد ان يدفن فيه

مردے کو قبر سے نکالنا دفن کے بعد

عن جابر قال دفن مع ابي رجل في القبر فلم يطب قلبي حتى اخرجته ودفنته على حدة ترجمہ جابر سے روایت ہے میرے باپ کے ساتھ ایک اور شخص قبر میں رکھا گیا میرا دل خوش نہ ہوا

میں نے اوسکو نکالکر الگ دفن کیا **الصلوٰۃ علی القبر** قبر پر نماز پڑھنا **عن** یزید بن ثابت انھم خرجوا

مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فرأی قبرا جدیدا فقال ما ھذا قالوا ھذہ فلانۃ مولاۃ

بنی فلان فعرفھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماتت ظھرا وانت صائم قائل فلم نحب ان نوقظک

بھا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصف الناس خلفہ وکبر علیھا اربعا ثم قال لا یموت فیکم

میت ما دمت بین اظھرکم الا یعنی اذنتمونی بہ فان صلوتی لہ رحمۃ ترجمہ یزید بن ثابت سے روایت ہے وہ

رسول اللہ صلعم کے ساتھہ نکلے ایک روز آپنے ایک قبر تازی دیکھی پوچھا یہ کیا ہے (یعنی کسکی قبر ہے) لوگون نے عرض کیا یہ فلانی عورت فلان

لوگون کی لونڈی ہے آپنے اوسکو پہچان لیا۔ یہہ دوپہر کو مرگئی آپ روزہ سے تہے اور سو رہے تھے ہم کو اپکا جگانا اچھا نہ معلوم ہوا تو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگون نے صف باندہی آپنے تکبیر کہی چار بار پھر فرمایا جو کوئی تم میں سے مرے میری زندگی میں تو

مجھے خبر کرنا اسلیے کہ میری نماز اوسکے لیے رحمت ہے **عن** الشعبی اخبرنی من مر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی

قبر منتبذ فامھم وصف خلفہ قلت من ھو یا ابا عمرو قال ابن عباس ترجمہ شعبی سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا اوس

شخص نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ گیا تھا ایک قبر پر جو سب قبرون سے علیحدہ تھے آپنے امامت کی اور لوگون نے آپکے پیچھے صف باندہی

سلیمان نے کہا میں نے شعبی سے پوچھا وہ شخص کون تھے انہون نے کہا ابن عباس **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی

علی قبر امرأۃ بعد ما دفنت ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کی قبر پر نماز پڑھی دفن ہونے کے بعد

الرکوب بعد الفراغ من الجنازۃ جنازے سے فارغ ہو کر سوار ہونا **عن** جابر بن سمرۃ قال خرج رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ ابی الدحداح فلما رجع اتی بفرس معروری فرکب ومشینا معہ ترجمہ جابر بن سمرہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو الدحداح کے جنازے کے ساتھہ نکلے جب لوٹنے لگے تو ایک گھوڑا آیا ننگی پیٹھ کا (یعنی بغیر زین) خیرہ تھا

آپ اوس پر سوار ہوئے ہم آپکے ساتھہ پیدل چلے **الزیادۃ** علی القبر قبر کو زیادہ کرنا **عن** جابر قال نھی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم ان یبنی علی القبر او یزاد علیہ او یجصص زاد سلیمان بن موسی او یکتب علیہ ترجمہ جابر سے روایت

ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر عمارت بنانے سے (جیسے گنبد وغیرہ) یا قبر کو زیادہ کرنے سے (یعنی اونچا بنانے سے) یا اوسپر گچ کرنے

سے یا اوسپر لکھنے سے **ف** کیونکہ ان سب چیزون میں مال حلال ضایع کرنا ہے اسلیے کہ مردے کو اسکی احتیاج نہیں ہے اور زندے محتاج ہیں

مال کے پس جسقدر مال موجود ہو زندون کی صلاح اور تعلیم اور تربیت میں اوسکا صرف کرنا بہتر ہے **البناء علی القبر** قبر پر عمارت

بنانا کیسا ہے **عن** جابر یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تقصیص القبور او یبنی علیھا او یجلس

علیھا احد ترجمہ جابر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرون کو گچ کرنے سے یا اوس پر عمارت بنانے سے یا اوسپر بیٹھنے

سے **تجصیص القبور** قبرون پر گچ کرنا **عن** جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تجصیص

القبور ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قبر وں پر گچ کرنے سے **تسویۃ** القبر اذا رفعت جب قبر

ہے تو اوسکو گرا کر برابر کرنا **عن** ثمامة بن شفي قال كنا مع فضالة بن عبيد بارض الروم فتوفي صاحب
لنا فامر فضالة بقبره فسوي ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يامر بتسويتها **ترجمہ** ثمامہ بن
شفی سے روایت ہے ہم فضالہ بن عبید کے ساتھ تھے روم کے ملک مین وہان ہمارا ایک ساتھی مر گیا فضالہ نے حکم دیا اوسکی قبر برابر کی گئی
(یعنی زمین سے بہت اونچی نہین کی) پھر کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ حکم دیتے تھے قبرون کے برابر کرنیکا **ف**
یعنی زمین سے بہت بلند نہ کرین بلکہ ایک بالشت اونچا رکھنا کافی ہے اب اوسکو سطح کرنا بہتر ہے امام شافعی کے نزدیک اور کوہانی بہتر ہے
اور علما کے نزدیک **عن** ابي الهياج قال قال علي الا ابعثك على ما بعثني عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تدعن قبرا مشرفا الا سويته ولا صورة في بيت الا طمستها **ترجمہ** ابو الہیاج سے روایت ہے حضرت علی نے اون سے
کہا مین تمکو بھیجون اوس کام پر جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو بھیجا تھا کوئی قبر بلند مت چھوڑ مگر اوسکو برابر کر دے اور کوئی
مورت کسی گھر مین نہ چھوڑ مگر اوسکو میٹ دے **زيارة القبور** قبرون کی زیارت کا بیان **عن** بريدة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها ونهيتكم عن لحوم الاضاحي فوق ثلاثة
ايام فامسكوا ما بدا لكم ونهيتكم عن النبيذ الا في سقاء فاشربوا في الاسقية كلها ولا تشربوا مسكرا
ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تم کو منع کیا تھا قبرون کی زیارت سے اب زیارت کرو قبرون کی
اور مین نے تم کو منع کیا تھا قربانی کے گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے اب جہانتک جی چاہے رکھو اور مین نے تم کو منع کیا تھا کھجور بھگونے
سے کسی برتن مین سوا مشک کے اب جس برتن مین چاہو بھگوؤ اور پیو لیکن نشہ لانیوالی چیز نہ پیو **عن** بريدة انه كان في
مجلس فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني كنت نهيتكم ان تاكلوا لحوم الاضاحي الا ثلاثا فكلوا
واطعموا وادخروا ما بدا لكم وذكرت لكم ان لا تنتبذوا في الظروف الدباء والمزفت والنقير والحنتم
انتبذوا فيما رايتم واجتنبوا كل مسكر ونهيتكم عن زيارة القبور فمن اراد ان يزور فليزر ولا تقولوا
هجرا **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے وہ ایک مجلس مین تھے جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے آپنے فرمایا مین نے تم کو منع کیا تھا قربانی کے
گوشت کھانے سے تین دن کے بعد اب کھاؤ اور کھلاؤ اور جوڑ رکھو جتنا تم کو مناسب معلوم ہو اور مین نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے
(نبیذ کہتے ہین کھجور یا انگور کے پانی کو) چند برتنون مین تونبے اور مرتبان اور کھجور کے تونبے مین اور سبز روغنی برتن مین (کیونکہ ان
برتنون مین پہلے شراب بنایا جاتا تھا) اب جس برتن مین چاہو نبیذ بناؤ لیکن بچو ہر چیز سے جو نشہ لاوے اور منع کیا تھا مین نے تم کو قبرون کی
زیارت سے اب جسکا جی چاہے زیارت کرے لیکن زبان سے بری بات نہ کہو **زيارة قبر المشرك** مشرک کی قبر کی زیارت **عن** ابي هريرة
قال زار رسول الله صلى الله عليه وسلم قبر امه فبكى وابكى من حوله وقال استاذنت ربي عز وجل في ان استغفر
لها فلم يؤذن لي واستاذنت في ان ازور قبرها فاذن لي فزوروا القبور فانها تذكر الموت **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ماں کی قبر پر گئے تو رونے لگے اور جو لوگ آپ کے ساتھ تھے اون کو رلانے لگے اور فرمایا مین نے

اپنے مالک سے اجازت مانگی اپنی ماں کے لئے دعا کرنیکی تو اجازت نہ ملی (اسلیے کہ مشرک کو اللہ نہیں بخشیگا پھر پیغمبر انکے لئے کیوں دعا کرتے) پھر میں
نے اجازت مانگی انکی قبر پر جانیکی تو اجازت ملی تم بھی زیارت کیا کرو قبروں کی کیونکہ زیارت قبروں کی موت کو یاد دلاتی ہے

النھی عن الاستغفار للمشرکین مشرکوں کیواسطے دعا کرنے کی ممانعت

عن سعید بن المسیب عن ابیہ قال لما حضرت ابا طالب
الوفاۃ دخل علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ ابو جھل وعبد اللہ بن امیۃ فقال ای عم قل لا الہ الا اللہ
کلمۃ احاج لک بھا عند اللہ عز وجل فقال لہ ابو جھل وعبد اللہ بن امیۃ یا ابا طالب اترغب عن ملۃ عبد
المطلب فلم یزالا یکلمانہ حتی کان اخر شیء کلمھم بہ علی ملۃ عبد المطلب فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لاستغفرن لک ما لم انہ عنک فنزلت ما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین ونزلت انک
لا تھدی من احببت ترجمہ سعیدؓ بن المسیب نے اپنے باپ سے سنا جب ابوطالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا مرنے لگے تو آپ ان
کے پاس تشریف لیگئے وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ بیٹھے تھے آپ نے فرمایا اے چچا میرے کہہ لا الہ الا اللہ اس کلمے کیوجہ سے میں تمہارے لئے حجت
کرونگا اللہ جل جلالہ پاس ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ نے کہا اے ابوطالب کیا تم عبدالمطلب کے دین سے نفرت کرتے ہو پھر وہ دونوں
ان سے باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ اخیر بات ابوطالب کے زبان سے یہ نکلی کہ عبدالمطلب کے دین پر ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں تمہارے لئے دعا کرونگا جبتک مجھکو ممانعت نہ ہوگی اسوقت یہ آیت اتری ما کان للنبی والذین آمنوا اخیر تک یعنی نبی
کو اور جو لوگ ایمان لائے ہوں ان کو نہیں چاہیئے مشرکوں کے لئے دعا کرنا اور یہ آیت اتری انک لا تھدی من احببت یعنی تم نہیں ہدایت
کرسکتے جسکو چاہو

عن علی قال سمعت رجلا یستغفر لابویہ وھما مشرکان فقلت اتستغفر لھما وھما مشرکان فقال
اولم یستغفر ابراھیم لابیہ فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فنزلت وما کان استغفار
ابراھیم لابیہ الا عن موعدۃ وعدھا ایاہ ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے میں نے ایک شخص کو سنا وہ دعا کرتا تھا اپنے ماں
باپ کے لئے جو مشرک تھے میں نے کہا کیا تو دعا کرتا ہے ان کے لئے حالانکہ وہ مشرک تھے وہ بولا ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی ہے اپنے باپ کے لئے حالانکہ
وہ مشرک تھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تب یہ آیت اتری کہ ابراہیم علیہ السلام نے جو
دعا اپنے باپ کے لئے کی تھی وہ ایک وعدہ کی وجہ سے تھی جو ابراہیم نے کیا تھا اس لیے کہ کہا تھا لاستغفرن لک میں تیرے لئے دعا کرونگا
جب انکو معلوم ہوا کہ وہ اللہ کا دشمن تھا تو اس سے بیزار ہوگئے

الامر بالاستغفار للمؤمنین مسلمانوں کے لئے دعا کرنیکا حکم

عن محمد بن قیس بن مخرمۃ یقول سمعت عائشۃ تحدث قالت الا احدثکم عنی وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قلنا بلی قالت لما کانت لیلتی التی ھو عندی تعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انقلب فوضع نعلیہ عند رجلیہ
وبسط طرف ازارہ علی فراشہ فلم یلبث الا ریثما ظن انی قد رقدت ثم انتعل رویدا واخذ رداءہ رویدا ثم
فتح الباب رویدا وخرج رویدا وجعلت درعی فی راسی واختمرت وتقنعت ازاری وانطلقت فی اثرہ حتی جاء
البقیع فرفع یدیہ ثلث مرات فاطال ثم انحرف فانحرفت فاسرع فاسرعت فھرول فھرولت فاحضر

فَاَحْضَرْتُ وَسَبَقْتُهٗ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ اِلَّا اَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ لَا قَالَ لَتُخْبِرِنِّيْ اَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ فَاَنْتِ السَّوَادُ الَّتِيْ رَاَيْتُ اَمَامِيْ قَالَتْ نَعَمْ فَلَهَزَنِيْ فِيْ صَدْرِيْ لَهْزَةً اَوْجَعَتْنِيْ ثُمَّ قَالَ اَظَنَنْتِ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللّٰهُ قَالَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِيْ حِيْنَ رَاَيْتِ وَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِيْ فَاَخْفٰى مِنْكِ فَاَجَبْتُهٗ فَاَخْفَيْتُهٗ مِنْكِ فَظَنَنْتُ اَنَّكِ قَدْ رَقَدْتِ وَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَكِ وَخَشِيْتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِيْ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَ الْبَقِيْعَ فَاَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قُلْتُ كَيْفَ اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُوْلِي السَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ

ترجمہ محمد بن قیسؒ بن مخرمہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے یعنی حضرت عائشہ سے سنا انہوں نے کہا میں تم سے اپنا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بیان کروں ہم نے کہا ہاں ضرور بیان کرو انہوں نے کہا جب میری باری کی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے اتنے میں آپ نے کروٹ لی اور دونوں جوتیاں اپنے پاؤں پر رکھ لیں اور چادر کا بچھونا پر بچھایا پھر نہیں ٹھہرے مگر اتنا کہ آپ سمجھے میں سو گئی پھر آپ نے چپکے سے جوتیاں پہنیں اور چپکے سے چادر اوٹھالی پھر چپکے سے دروازہ کھولا اور چپکے سے نکل گئے میں نے بھی یہ حال دیکھکر کرتہ اپنے سر میں ڈالا اور اوڑھنی سر پر باندھی اور تہبند پہنی اور آپ کے پیچھے پیچھے چلی یہانتک کہ آپ بقیع میں پہونچے وہاں جا کر تین بار دونوں ہاتھ اوٹھائے اور بڑی دیر تک کھڑے رہے پھر لوٹے میں بھی لوٹی آپ جلد چلے میں بھی جلد چلی پھر آپ دوڑے میں بھی دوڑی پھر آپ اور زور سے دوڑے میں بھی زور سے دوڑی اور میں آپ سے آگے گھر میں پہونچی گر لیٹی تھی اتنے میں آپ آئے اور پوچھا اے عائشہ تیرے تئیں کیا ہوا تیرا سانس پھول گئی ہے اور پیٹ اوپر اوٹھا ہے جیسے دوڑنے والے کا حال معلوم ہوتا ہے میں نے کہا کچھ نہیں آپ نے فرمایا تو مجھ سے کہدے نہیں تو وہ جو سب بھیدوں کو جانتا ہے اور ہر ایک چیز کی خبر رکھتا ہے (یعنی اللہ جل جلالہ) مجھ کو کہدیگا میں نے کہا یا رسول اللہ فدا ہوں آپ پر ماں باپ میرے پھر سب اپنا حال بیان کیا آپ نے فرمایا تو ہی تھی وہ سیاہی جو میں اپنے سامنے دیکھتا تھا میں نے کہا ہاں آپ نے ایک گھونسہ میری سینے میں مارا جس سے مجھے صدمہ پہونچا پھر فرمایا کیا تو یہ سمجھی کہ اللہ اور اوسکا رسول تجھ پر ظلم کریگا (یعنی حضرت عائشہ نے دل میں خیال کیا تھا کہ آپ چھپ کر کسی اور بی بی کے پاس جاتے ہیں اسواسطے ساتھ ہوئیں تھیں) میں نے کہا لوگ آپ سے کیا چھپاوینگے اللہ نے آپ کو بتلا دیا کہ میرے دل میں یہ تھا آپ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے جب تو نے دیکھا لیکن اندر نہیں آئے اس لیے کہ تو کپڑے اوتار چکی تھی اونہوں نے مجھکو پکارا تجھسے چھپا کر میں نے بھی انکو جواب دیا تجھسے چھپا کر پھر میں یہ سمجھا کہ تو سو گئی اور مجھے جگانا تیرا برا معلوم ہوا اور میں ڈرا کہ تو اکیلی پریشان ہو پھر جبرئیل نے مجھکو حکم کیا بقیع میں جانیکا اور وہاں کے لوگوں کے لیے دعا کرنیکا (بقیع قبرستان ہے مدینہ منورہ کا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کیونکر کہوں (جب بقیع میں جاؤں) آپ نے فرمایا کہو السلام علی اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین یرحم اللہ المستقدمین منا والمستاخرین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون یعنی سلام ہے ان گھروں کے مومنوں اور مسلمانوں پر اور رحم کرے اللہ ہم میں سے اگلوں اور پچھلوں پر اور ہم تم سے اگر خدا چاہے تو ملنے والے ہیں ف اس حدیث سے عورتوں کے

کہ اپنی قبروں کی زیارت بہت نکلی اور اصحاب میں علما کے تین قول ہیں۔ ایک تو یہ کہ عورتوں کو قبروں کی زیارت حرام ہے کیونکہ آپ نے زیارت کی اجازت دی ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کو جاویں دوسرے یہ کہ مکروہ ہے تیسری یہ کہ جائز ہے **عن** عَائِشَةَ تَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَبِسَ ثِيَابَهُ ثُمَّ خَرَجَ قَالَتْ وَأَمَرْتُ جَارِيَتِي بَرِيرَةَ تَتْبَعُهُ فَتَبِعَتْهُ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَوَقَفَ فِي أَدْنَاهُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقِفَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَبَقَتْهُ بَرِيرَةُ فَأَخْبَرَتْنِي فَلَمْ أَذْكُرْ لَهُ شَيْئًا حَتَّى أَصْبَحْتُ ثُمَّ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أَهْلِ الْبَقِيعِ لِأُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کھڑے ہوئے اور کپڑے پہنے پھر باہر نکلے میں نے اپنی لونڈی بریرہ سے کہا تو پیچھے پیچھے جا وہ گئی یہاں تک کہ آپ بقیع میں پہنچے اور وہاں جتنی دیر تک اللہ کو منظور تھا کھڑے رہے پھر لوٹے تو بریرہ آگے آگئی آپ سے اور مجھ سے بیان کیا میں نے کچھ نہیں کہا جب صبح ہوئی تو میں نے آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا میں بقیع والوں کی طرف بھیجا گیا تھا دعا ان کے لیے کرنے کو **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَتْ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا وَإِيَّاكُمْ مُتَوَاعِدُونَ غَدًا وَمُوَاكِلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب ان کی باری ہوتی تو آپ پچھلی رات کو بقیع کی طرف نکلتے اور فرماتے السلام علیکم دار قوم مومنین خیر تک یعنی سلام ہے تم پر اے گھر مسلمانوں کے اور ہم اور تم وعدہ دیے گئے ہیں کل اور اگر خدا چاہے تو ہم تم سے ملنے والے ہیں یا اللہ بخش دے بقیع الغرقد والوں کو **ف** بقیع ایک جگہ کا نام ہے متصل مدینہ کے وہ قبرستان ہے وہیں میں غرقد ایک درخت ہے کانٹے دار کہ درخت بہت تھے اس لیے اس کو بقیع الغرقد کہتے تھے **عن** بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى عَلَى الْمَقَابِرِ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ أَسْأَلُ اللهَ الْعَافِيَةَ لَنَا وَلَكُمْ **ترجمہ** بریدہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قبروں پر تشریف لیجاتے تو فرماتے السلام علیکم اہل الدیار آخر تک یعنی سلام ہے تم پر اے مومن اور مسلمان گھر والو اور ہم بھی اگر اللہ چاہے تم سے ملنے والے ہیں تم ہمارے پیش خیمہ ہو اور ہم تمہارے پیچھے ہیں میں اللہ سے سلامتی چاہتا ہوں تمہارے لیے اور اپنے لیے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرُوا لَهُ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے جب نجاشی گذر گیا یعنی بادشاہ حبش کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا کرو اس کی بخشش کے لیے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے مرنے کی خبر دی اسی روز جس دن وہ مرا اور فرمایا دعا کرو اپنے بھائی کے لیے

التغليظ في اتخاذ السرج على القبور قبروں پر چراغ جلانے کی برائی **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ **ترجمہ** عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کریں اور ان لوگوں پر جو قبروں پر مسجدیں بنا دیں اور وہاں چراغ جلا دیں

التشديد في الجلوس

علی القبور قبروں پر بیٹھنے کی برائی عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لان یجلس احدکم علی جمرة حتی تحرق ثیابه خیر من ان یجلس علی قبر ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی انگار پر بیٹھے یہانتک کہ اوس کے کپڑے جل جاویں تو اس سے بہتر ہے کہ قبر پر بیٹھے عن عمرو بن حزم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تقعدوا علی القبور ترجمہ عمرو بن حزم رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیٹھو قبروں پر

اتخاذ القبور مساجد قبروں کو مسجد بنانا

عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لعن الله قوما اتخذوا قبور انبیائهم مساجد ترجمہ عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کی اللہ نے اوس قوم پر جسنے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا ف یعنے قبروں کو قبلہ بنایا یا مسجد کیطرح قبر پر جمع ہونے لگے اور وہاں روشنی کرنے لگے عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لعن الله الیهود والنصاری اتخذوا قبور انبیائهم مساجد ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کی اللہ تعالیٰ نے یہود اور نصاریٰ پر اونہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا

کراهیة المشی بین القبور فی النعال السبتیة

سبتی جوتیاں پہنکر قبروں میں جانا مکروہ ہے ف سبت بالکسر گائے کے چمڑے کو کہتے ہیں جو دباغت کر کے صاف کیا جاوے اور بال اوسکے دور کیے جاویں ایسی جوتیاں پہنکر قبروں میں جانیسے منع کیا اس خیال سے کہ ان میں نجاست نہ ہو یا قبروں کی حرمت رکھنے کی خیال سے یا اسوجہ سے کہ اس قسم کی جوتیاں میں ایک قسم کا تکبر اور غرور ہے کیونکہ عرب کی عادت یہ تھی کہ وہ بال سمیت چمڑے کی جوتیاں پہنتے عن بشیر بن الخصاصیة قال کنت امشی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فمر علی قبور المسلمین فقال لقد سبق هؤلاء شرا کثیرا ثم مر علی قبور المشرکین فقال لقد سبق هؤلاء خیرا کثیرا فحانت منه التفاتة فرای رجلا یمشی بین القبور فی نعلیه فقال یا صاحب السبتیتین القهما ترجمہ بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا آپ مسلمانوں کی قبر پر گذرے تو فرمایا یہ لوگ بڑے شر سے بچ گئے اور آگے نکل گئے پھر مشرکوں کی قبر پر گذرے تو فرمایا یہ لوگ بڑی خیر سے محروم ہیں اور آگے نکل گئے پھر آپنے خیال کیا دیکھا تو ایک شخص قبروں میں جوتیاں پہنے جا رہا ہے آپنے فرمایا اے سبتی جوتیاں والے اونکو نکال ڈال

التسهیل فی غیر السبتیة سبتی کے سوا اور جوتوں کی اجازت

عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان العبد اذا وضع فی قبره وتولی عنه اصحابه انه لیسمع قرع نعالهم ترجمہ انس رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اوسکے ساتھی لوٹ جاتے ہیں تو وہ اونکی جوتیوں کی آواز سنتا ہے ف تو معلوم ہوا کہ جوتیاں پہنکر جانا درست ہے

المسألة فی القبر قبر کے سوال کا بیان

عن انس بن مالك قال قال نبی الله صلی الله علیه وسلم ان العبد اذا وضع فی قبره وتولی عنه اصحابه انه لیسمع قرع نعالهم قال فیاتیه ملکان فیقعدانه فیقولان له ما کنت تقول فی هذا الرجل فاما المؤمن فیقول اشهد انه عبد الله ورسوله فیقال له انظر الی مقعدك من النار قد ابدلك الله به مقعدا من

الْجَحِيمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اوسکے ساتھی لوٹتے ہیں تو وہ اونکی جوتیونکی آواز سنتا ہے پھر اوسکے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اوسکو
بٹھاتے ہیں اور اوس سے پوچھتے ہیں تو کیا کہتا تھا اس شخص کے (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے) بارے میں مومن کہتا ہے میں گواہی
دیتا ہوں اس بات کی کہ وہ اللہ کے بندے اور اوسکے بھیجے ہوئے ہیں پھر اوس سے کہا جاتا ہے دیکھ اپنا ٹھکانا جہنم میں اللہ تعالیٰ نے اوس کے
بدلے تجھے جنت میں ٹھکانا دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر وہ دونوں ٹھکانے اپنے دیکھتا ہے عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ
فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ
لَهُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ مَقْعَدًا خَيْرًا مِنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ
أَقُولُ كَمَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَهُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا
مَنْ يَلِيهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اوس کے
ساتھی لوٹ کر جاتے ہیں تو وہ اونکی جوتیونکی آواز سنتا ہے پھر اوس کے دو فرشتے آتے ہیں اور اوس سے پوچھتے ہیں تو کیا کہتا تھا اس شخص کے
بارے میں (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں) جو مومن ہوتا ہے وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ آپ اللہ کے بندے
اور اوس کے بھیجے ہوئے ہیں پھر اوس سے کہا جاتا ہے دیکھ اپنی جگہ جہنم میں اللہ نے تجھے اوس کے بدلے وہ جگہ دی جو اوس سے بہتر ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر وہ اپنی دونوں جگہوں کو دیکھتا ہے لیکن کافر اور منافق جسکو دل میں یقین نہ ہو لیکن ظاہر میں مسلمان
ہو اوس سے جب کہا جاتا ہے تو کیا کہتا تھا اس شخص کے بارے میں تو وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا جیسا لوگ کہتے تھے میں بھی کہتا تھا
(دنیا میں لوگونکا اتباع تھا) تو اوس سے کہا جاتا ہے نہ تو نے اپنی عقل سے دریافت کیا نہ قرآن پڑھا پھر اوس کے ایک مار پڑتی ہے اوس کے دونوں
کانوں کے بیچ میں اور وہ ایک چیخ مارتا ہے جسکو سب تر دیک والے سنتے ہیں سوا آدمی اور جن کے مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ جو شخص
پیٹ کے عارضے سے مر جاوے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا وَسُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ وَخَالِدُ بْنُ عُرْفُطَةَ فَذَكَرُوا
أَنَّ رَجُلًا تُوُفِّيَ مَاتَ بِبَطْنِهِ فَإِذَا هُمَا يَشْتَهِيَانِ أَنْ يَكُونَا شُهَدَاءَ جِنَازَتِهِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَقْتُلْهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ فَقَالَ الْآخَرُ بَلَى الشَّهِيدُ ترجمہ عبداللہ بن یسار سے روایت ہے
میں بیٹھا تھا اور سلیمان بن صرد اور خالد بن عرفطہ لوگوں نے ذکر کیا کہ فلان شخص پیٹ کے عارضے سے مر گیا ان دونوں نے آرزو کی اوس کے
جنازے میں شریک ہونے کی پھر ایک نے دوسرے سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا جس شخص کو پیٹ مار ڈالے (یعنی پیٹ کے
عارضے سے مرے) اوسکو قبر کا عذاب نہ ہوگا دوسرے نے کہا ہاں بیشک ہے عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا بَالُ الْمُؤْمِنِينَ يُفْتَنُونَ فِي قُبُورِهِمْ إِلَّا الشَّهِيدَ قَالَ كَفَى بِبَارِقَةِ

الشُّيُوفِ عَلٰى رَأْسِهِ فِتْنَةً ترجمہ راشد بن سعد سے روایت ہے انہوں نے سنا ایک صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک شخص نے
آپ سے پوچھا یا رسول اللہ کیا حال ہے کہ سب مسلمان قبر میں آزمائے جاتے ہیں یعنی انکو عذاب ہوتا ہے مگر شہید کا امتحان نہیں ہوتا آپنے فرمایا کافی
ہے انکے سروں پر تلوار کی چمک کی آزمائش یعنے انکا امتحان دنیا میں لے لیا گیا کہ تلواریں سروں پر کہائیں اور خدا کی راہ میں جان نثار
کی پھر اب دوبارہ امتحان کی کیا ضرورت ہے عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ الطَّاعُونُ وَالْبَطْنُ وَالْغَرَقُ وَالنُّفَسَاءُ شَهَادَةٌ
قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ مِرَارًا وَرَفَعَهُ مَرَّةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ صفوان بن امیہ نے کہا طاعون (وبا) اور
پیٹ کی عارضے سے مرنا اور ڈوب کر مرنا اور زچگی سے مرنا عورت کا شہادت ہے تیمی جو اس حدیث کا راوی ہے اوس نے کہا یہ حدیث ہم سے
ابو عثمان نے کئی بار بیان کی اور ایک بار اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کیا

ضَمَّةُ الْقَبْرِ وَضَغْطَتُهُ قبر کا دبانا اور دبوچنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا الَّذِي تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ
السَّمَاءِ وَشَهِدَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ عَذَابُ الْقَبْرِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سعد بن معاذ انصاری کی حق میں) یہ وہ شخص ہے جسکی مرنے سے عرش ہل گیا اور آسمان کے
دروازے کھلگئے اور ستر ہزار فرشتے اسکی جنازے میں آئے البتہ قبر میں ایک دباؤ اسکو ہوا پھر وہ عذاب جاتا رہا عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ يُثَبِّتُ
اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ براء بن عازب سے
روایت ہے یہ آیت يثبت الله الذين آمنوا اخیر تک یعنی اللہ قائم رکھیگا ایمان والوں کو ٹھیک بات پر دنیا میں اور آخرت میں قبر کی عذاب میں اتری ہے
عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ
قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا وفي الآخرة قبر کے عذاب میں اتری ہے مردے سے پوچھا
جاویگا تیرا رب کون ہے اور تیرا پیغمبر کون ہے وہ کہیگا رب میرا اللہ ہے اور پیغمبر میرے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہی مراد ہے
اس آیت سے کہ اللہ تعالی ثابت رکھیگا ایمان والوں کو ٹھیک بات پر دنیا میں اور آخرت میں یعنی وہ برابر جواب دینگے اللہ تعالی انکے
دلوں کو مضبوط کر دیگا اور کافر گھبرا جاوینگے غلط سلط کہینگے انکو عذاب ہوگا عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ
صَوْتًا مِنْ قَبْرٍ فَقَالَ مَتٰى مَاتَ هٰذَا قَالُوا مَاتَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَسُرَّ بِذٰلِكَ وَقَالَ لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ
أَنْ يُسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر سے ایک آواز سنی تو پوچھا یہ شخص کب مرا ہے لوگوں نے
کہا جاہلیت کی زمانہ میں یہ شخص مرا ہے آپ خوش ہوئے یہ سنکر کہ مسلمان نہیں ہے پھر آپنے فرمایا اگر تم گھبرا نہ جاتے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ قبر کا عذاب تم کو سنا دے عَنْ
أَبِي أَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا
ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آفتاب ڈوبنے کے بعد ایک آواز سنی آپنے فرمایا یہود کو عذاب ہوتا ہے انکی قبروں میں [illegible]

قبر کے عذاب سے) التعوذ من عذاب القبر قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انہ کان یقول اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من عذاب النار واعوذ بک من فتنۃ المحیا
والممات واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم فرماتے تھے اللھم انی
اعوذ بک من عذاب القبر اخیر تک یا اسد میں پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری جہنم کے عذاب سے
اور پناہ مانگتا ہوں تیری زندگی و موت کے فساد سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری مسیح دجال کے فساد سے عن ابی ہریرۃ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک یستعیذ من عذاب القبر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے رسول اسد صلی
اسد علیہ وسلم سے سنا آپ پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے عن اسماء بنت ابی بکر تقول قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فذکر الفتنۃ التی یفتتن بھا المرء فی قبرہ فلما ذکر ذلک ضج المسلمون ضجۃ حالت بینی وبین ان افہم کلام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سکنت ضجتھم قلت لرجل قریب منی بارک اللہ لک ماذا قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر قولہ قال قد اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریبا من فتنۃ الدجال ترجمہ اسما بنت ابی بکر
سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کھڑے ہوے اور بیان کیا اوس فتنے کا جو آدمی کو قبر میں ہوتا ہے جب آپ نے اسکا بیان کیا تو مسلمانوں
نے ایک چیخ ماری جسکی وجہ سے میں حضرت کی بات سمجھ نہ سکی جب اونکی چیخ موقوف ہوئی تو میں نے ایک شخص سے کہا جو میرے نزدیک تھا اسد تجھکو
برکت دیوے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اخیر میں کیا فرمایا اوس نے کہا آپ نے فرمایا مجھپر وحی آئی ہے کہ تم قبر میں آزمائے جاؤگے قریب قریب
اوس آزمائش کے جو دجال کے سامنے ہوگی عن عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمھم ھذا الدعاء
کما یعلمھم السورۃ من القرآن قولوا اللھم انا نعوذ بک من عذاب جھنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک
من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات ترجمہ عبد اسد بن عباس سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ
وسلم لوگونکو یہ دعا اسطرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے تھے اللھم انا نعوذ بک من عذاب جھنم اخیر تک عن عائشۃ
قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندی امرأۃ من الیھود وھی تقول انکم تفتنون فی القبور
فارتاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال انما تفتن یھود قالت عائشۃ فلبثنا لیالی ثم قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انہ اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قالت عائشۃ فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بعد یستعیذ من عذاب القبر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اوس وقت ایک یہودی
عورت میرے پاس تھی وہ کہتی تھی تم کو قبر میں آزمایا جاویگا یہ سنکر آپ گھبرائے اور فرمایا یہودیوں کی آزمائش ہوگی حضرت عائشہ نے
کہا پھر کئی راتیں ہم ٹھہرے بعد اسکے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو وحی ہوئی ہے کہ تم کو قبر میں آزمایا جاویگا پھر میں سنتی تھی آپ پناہ
مانگتے تھے قبر کے عذاب سے عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستعیذ من عذاب القبر ومن فتنۃ الدجال
وقال انکم تفتنون فی قبورکم ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے اور دجال کے

غنی سے اور آپ نے فرمایا تم کو قبروں میں آزمائش ہوگی **عن** عائشة دخلت یهودیة علیها فاستوهبتها شیئا فوهبت لها
عائشة فقالت اجارك الله من عذاب القبر قالت عائشة فوقع في نفسي من ذلك حتى جاء رسول الله صلى الله عليه
وسلم فذكرت ذلك له فقال انهم ليعذبون في قبورهم عذابا تسمعه البهائم **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہی کہ
یہودی عورت اونکے پاس آئی اور اون سے کچھ مانگا انہوں نے دیا یہودی عورت نے کہا اسد تجھے قبر کے عذاب سے بچاوے حضرت عائشہؓ نے کہا یہ
سنکر میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا یہانتک کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم تشریف لائے میں نے آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا اون کو قبروں
میں عذاب ہوتا ہی جسکو جانور سنتے ہیں **عن** عائشة قالت دخل علي عجوزان من عجز يهود المدينة فقالتا ان اهل القبور
يعذبون في قبورهم فكذبتهما ولم انعم ان اصدقهما فخرجتا ودخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقلت يا رسول الله ان عجوزين من عجز يهود المدينة قالتا ان اهل القبور يعذبون في قبورهم قال صدقتا
انهم يعذبون عذابا تسمعه البهائم كلها فما رأيته صلى صلاة الا تعوذ من عذاب القبر **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہؓ
سے روایت ہی میرے پاس مدینے کی دو بڑھیاں یہود میں آئیں اور انہوں نے کہا قبر والونکو عذاب ہوتا ہی قبروں میں میں نے اون کو
جھٹلایا اور مجھے اچھا نہیں معلوم ہوا اونکو سچا کہنا پھر وہ دونوں چلی گئیں اور رسول اسد تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اسد
دو بڑھیاں یہود میں آئی تھیں وہ کہتی تھیں قبر والونکو قبروں میں عذاب ہوتا ہی آپنے فرمایا انہوں نے سچ کہا بیشک اونکو
عذاب ہوتا ہے ایسا کہ سب جانور سنتے ہیں پھر میں نے دیکھا آپ ہر نماز کے بعد قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے **وضع الجريدة**
على القبر قبر پر شاخ درخت کی لگانا **عن** ابن عباس قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم بحائط من حيطان
مكة او المدينة سمع صوت انسانين يعذبان في قبورهما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعذبان
وما يعذبان في كبير ثم قال بلى كان احدهما لا يستبرئ من بوله وكان الآخر يمشي بالنميمة ثم دعا
بجريدة فكسرها كسرتين فوضع على كل قبر منها كسرة فقيل له يا رسول الله لم فعلت هذا قال لعله ان يخفف
عنهما ما لم ييبسا او الى ان ييبسا **ترجمہ** عبداسد بن عباسؓ سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کہ یا مدینے کی ایک باغ پر
گزرے وہاں دو آدمیوں کی آواز سنی جنکو قبر میں عذاب ہوتا تھا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا انکو عذاب ہوتا ہی اور کچھ بڑی
قصور میں نہیں ہوتا بلکہ ایک اپنی پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا پھر آپ نے ایک شاخ منگوائی
اور اسکو دو ٹکڑے کیے اور ہر ایک قبر پر ایک ٹکڑا لگا دیا لوگوں نے کہا یا رسول اسد آپنے ایسا کیوں کیا آپنے فرمایا شاید انکے عذاب
میں تخفیف ہو جبتک خشک نہوں **عن** ابن عباس قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقبرين فقال انهما ليعذبان
وما يعذبان في كبير اما احدهما فكان لا يستبرئ من بوله واما الآخر فكان يمشي بالنميمة ثم اخذ
جريدة رطبة فشقها بنصفين ثم غرز في كل قبر واحدة فقالوا يا رسول الله لم صنعت هذا فقال لعلهما
لن يخفف عنهما ما لم ييبسا **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم دو قبروں پر گزرے اور کہا انکو عذاب ہوتا ہے اور

کچھ بڑی قصور مین عذاب نہین ہوتا ایک تو پیشاب سے پاکی نہین کرتا تھا دوسرا چغل خوری کرتا تھا پھر آپ نے ایک تر و تازہ شاخ لی اور اوس
کو چیر کر دو ٹکڑے کیے پھر ہر ایک قبر پر ایک ایک ٹکڑا لگایا لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیون کیا آپ نے فرمایا شاید اون کا
عذاب ہلکا ہو وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتھ کی برکت سے یا یہ کہ ہر تر و تازہ شاخ اور سبز درخت قبر کے عذاب کو کم کرتی ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی مرجاتا ہے تو صبح و شام اوسکا ٹھکانا اوس کو
دکھلایا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو جنت مین سے اور جو دوزخی ہے تو دوزخ مین سے یہانتک کہ اللہ اوسکو اوٹھاوے قیامت کے روز

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْرَضُ عَلٰى اَحَدِكُمْ اِذَا مَاتَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ قِيْلَ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے ہر ایک کو جب وہ مرجاتا ہے تو اوسکا ٹھکانا
دکھلایا جاتا ہے صبح و شام اگر وہ جنتی ہے تو جنت مین سے اور جو دوزخی ہے تو دوزخ مین سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہانتک کہ اللہ اوس
کو اوٹھاوے قیامت کے روز

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

اَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِيْنَ مومنون کی روحون کا بیان

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى جَسَدِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن
کی جان جنت کے درختون پر اڑتی پھریگی یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اوسکو قیامت کے روز اوسکے بدن کی طرف بھیجے گا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ اَخَذَ يُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرِيْنَا مَصَارِعَهُمْ بِالْاَمْسِ قَالَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا قَالَ عُمَرُ وَالَّذِيْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَؤُا وَاِنَّكَ فَجُعِلُوْا فِيْ بِئْرٍ فَاَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادٰى يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَاِنِّيْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِيْ رَبِّيْ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِيْهَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ
ترجمہ
انس سے روایت ہے ہم حضرت عمر کے ساتھ تھے مکہ اور مدینے کے بیچ مین وہ ذکر کرنے لگے بدر والون کا تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن
پہلے ہم کو کافرون کے مارے جانیکی جگہین بتلائین اور فرمایا یہ فلان کے گرنیکی جگہہ ہے اور یہ فلانے کی گرنیکی جگہہ ہے اگر خدا چاہے کل حضرت
عمر نے کہا قسم اوس کی جس نے آپکو سچا پیغمبر کرکے بھیجا اون جگہون مین فرق نہین ہوا (یعنی ہر ایک کافر اپنی جگہہ پر مارا گیا) اون سبکو
ایک کنوین مین ڈالدیا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان تشریف لائے اور پکارا اے فلانے فلانے کے بیٹے اے فلانے فلانے کے بیٹے

تمہارے رب نے جو تم سے وعدہ کیا تھا اوسکو تمنے پایا (یعنی عذاب مین تم پڑے یا نہین) اور مین نے تو اپنے رب کا وعدہ پالیا (یعنی
فتح اور نصرت کو) حضرت عمرؓ نے کہا آپ اون مُردون سے باتین کرتے ہین جن مین جان نہین ہے آپ نے فرمایا تم میری بات کو اون
سے زیادہ نہین سُنتے ف اس حدیث سے اسیطرح اور احادیث سے سماع موتے یعنی مردونکا سننا زندونکی باتونکو ثابت ہوتا ہے اور
بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ ایک امر مخصوص تہا اللہ نے اونکو اوسوقت آپکا کلام سننے کیلیے جلادیا تہا عن اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ

مِنَ اللَّيْلِ بِبِئْرِ بَدْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُنَادِيْ يَا اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَيَا شَيْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ

وَيَا عُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَيَا اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَاِنِّيْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِيْ رَبِّيْ حَقًّا

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَتُنَادِيْ قَوْمًا قَدْ جَيَّفُوْا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ

يُّجِيْبُوْا ترجمہ انسؓ سے روایت ہے مسلمانون نے رات کو بدر کے کنوے پر سنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوے آواز دیتے تہے
اے ابا جہل بن ہشام اور اے شیبہ بن ربیعہ اور اے عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف کیا تم نے پایا جو تمہارے رب نے وعدہ کیا کیونکہ مین نے
پایا جو میرے رب نے وعدہ کیا لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اون لوگونکو پکارتے ہین جو مرکر سڑ گئے آپنے فرمایا تم میری
بات اون سے زیادہ نہین سنتے لیکن وہ جواب دینے کی طاقت نہین رکہتے عن ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ

عَلٰى قَلِيْبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ اِنَّهُمْ لَيَسْمَعُوْنَ الْاٰنَ مَا اَقُوْلُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ

وَهِلَ ابْنُ عُمَرَ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمُ الْاٰنَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّ الَّذِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ثُمَّ قَرَأَتْ

قَوْلَهٗ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى حَتّٰى قَرَأَتِ الْاٰيَةَ ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے کنوے پر
کہڑے ہوے اور فرمایا بہلا تمنے سچ پایا جو تم سے تمہارے رب نے وعدہ کیا تہا فرمایا یہ اس وقت سنتے ہین جو مین کہتا ہون حضرت عائشہؓ
سے اسکا ذکر ہوا اونہون نے کہا ابن عمرؓ بہول گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فرمایا تہا وہ اب جانتے ہین کہ جو مین نے اون سے
کہا تہا وہ سچ تہا پہر اس آیت کو پڑہا انک لا تسمع الموتے اخیر تک ف یعنی تو نہین سنا سکتا مردونکو مراد کافرون کو دل مین جو
مثل مردے کے ہین کوئی بات نہین سنتے اس آیت سے اور حضرت عائشہ کے قول سے مردونکا نہ سننا معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم عن

اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ وَفِيْ حَدِيْثِ مُغِيْرَةَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ

اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام آدمی کے
بدن کو زمین کہا جاتی ہے سواے ریڑہ (ڈنڈہی) کی ہڈی کے اوسی سے آدمی بنایا گیا اور اوسی مین پہر جوڑا جاویگا ف عربی مین
عجب الذنب اوس ہڈی کو کہتے ہین جہان سے جانور کی دم جمتی ہے آدمی کے بدن مین اوسکو ڈنڈہی کہتے ہین سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام
مٹی مین گل جاتا ہے مگر ڈنڈہی نہین گلتی آدمی کی پیدائش پیٹ مین اول وہین سے شروع ہوتی ہے اور قیامت مین بہی اوسی سے
ترکیب ہوگی سب بدن گل کر وہان جمکر جیسا بدن تہا ویسا ہی پیدا ہو جاویگا یہ جو فرمایا ڈنڈہی نہین گلتی یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اوسکا
ایک جزء اصلی نہ گلتا ہوگا اگرچہ اجماع اوسکا نظر آوے واللہ اعلم مراد رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

يُبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَكَيْفَ بِالْعَوْرَاتِ قَالَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز لوگ اٹھینگے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حضرت عائشہ نے پوچھا یا رسول اللہ لوگوں کے
ستر کا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا ہر ایک اپنی فکر میں ہوگا تو کوئی کسی کی شرمگاہ کو نہ دیکھیگا عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً قُلْتُ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ إِنَّ الْأَمْرَ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهِمَّهُمْ ذٰلِكَ ترجمہ ام المومنین
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حشر کیے جاؤ گے ننگے پیر ننگے بدن میں نے کہا مرد عورت ایک دوسرے کو دیکھینگے آپ نے فرمایا اس
کا خیال کہاں ہوگا حشر کی مصیبت ایسی سخت ہوگی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ اثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ
النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز لوگ تین طرح اٹھینگے بعضے ان میں سے شوق میں بھرے ہونگے جنت کی اور بعضے
ڈرتے ہوں گے (دوزخ سے) دو ایک اونٹ پہ ہوں گے اور تین ایک اونٹ پر ہونگے اور چار ایک اونٹ پر ہونگے اور دس ایک اونٹ پر ہونگے اور باقی
لوگوں کو آگ اکٹھا کر لیگی (یعنی گھیر لےگی) جہاں وہ ذرا ٹھہر رہے ہوں گے آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہر جائیگی اور جہاں وہ رات کو ٹھہر جائیں گے آگ بھی ان کے
ساتھ ٹھہریگی اور جہاں وہ صبح کرینگے آگ بھی انکے ساتھ صبح کریگی اور جہاں وہ شام کرینگے آگ بھی انکے ساتھ شام کریگی ف جنت کے
شوقین اعلیٰ درجہ کے مومن ہونگے جیسے انبیا اور شہداء اور صالحین کہ جہنم سے مطلق ڈر نہ ہوگا اور دوزخ سے ڈرنیوالے گنہگار مسلمان ہونگے
اور آگ میں گھرے ہوئے کافر ہوں گے۔ بعضوں نے کہا یہ واقعہ قیامت سے پہلے کا ہے یعنی اس آگ کا جو یمن سے نکلکر لوگوں کو شام کیطرف
لیجاوےگی لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ حشر کا ذکر ہے عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ
ثَلَاثَةَ أَفْوَاجٍ فَوْجٌ رَاكِبِينَ طَاعِمِينَ كَاسِينَ وَفَوْجٌ تَسْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى وُجُوهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجٌ يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ
يُلْقِي اللّٰهُ الْآفَةَ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا يَبْقَى حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَتَكُونُ لَهُ الْحَدِيقَةُ يُعْطِيهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا ترجمہ ابوذر سے
روایت ہے سچے اور سچے کہے گئے نے (اللہ ان پر رحمت بھیجے اور سلام) مجھ سے فرمایا لوگ تین طرح سے اٹھینگے ایک گروہ تو سوار ہوگا کھاتے اور پہنتے جاوینگے
اور دوسرے گروہ کو فرشتے اوندھے منہ گھسیٹیں گے اور آگ کیطرف لیجاوینگے اور تیسرا گروہ پاؤں سے چلیگا اور دوڑیگا اللہ تعالیٰ سواریوں پر آفت ڈال
دیگا سو کوئی نہ بچیگی یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس باغ ہوگا وہ ایک اونٹ کے بدلے میں دیگا لیکن اونٹ نہ ملیگا ف بعضوں نے کہا باغ کے بیان سے معلوم
ہوتا ہے کہ یہ دنیا کا حشر ہے جو شام کیطرف ہوگا لیکن صحیح یہ ہے کہ قیامت کا حشر مراد ہے اور باغ کا ذکر بر سبیل تمثیل ہے یعنی سواریاں ایسی مفقود ہونگی
کہ اگر کوئی باغ بھی ایک اونٹ کے بدلے دینا چاہے تو اونٹ نہ ملیگا واللہ اعلم

ذِكْرُ أَوَّلِ مَنْ يُكْسٰى سب سے پہلے قیامت میں کس کو کپڑا پہنایا جاویگا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عُرَاةً
قَالَ أَبُو دَاوُدَ حُفَاةً غُرْلًا وَقَالَ وَكِيعٌ وَوَهْبٌ عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ قَالَ أَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ
وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ تَجِيءُ وَقَالَ وَهْبٌ وَوَكِيعٌ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب الصيام

کتاب روزوں کے بیان میں عن طلحة بن عبيد الله أن أعرابيا جاء إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثائر الرأس فقال يا رسول الله أخبرني ماذا فرض الله علي من الصلوة قال الصلوات الخمس إلا أن تطوع شيئا قال أخبرني بما افترض الله علي من الصيام قال صيام شهر رمضان إلا أن تطوع شيئا قال أخبرني بما افترض الله علي من الزكوة فأخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم بشرائع الإسلام فقال والذي أكرمك لا أتطوع شيئا ولا أنقص مما فرض الله علي شيئا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفلح إن صدق أو دخل الجنة إن صدق

ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا جسکے بال پریشان تھے (یعنی سر بکھرا ہوا تھا) اوس نے کہا یا رسول اللہ مجھکو بتلائیے اللہ نے کتنی نمازیں مجھپر فرض کی ہے آپنے فرمایا پانچ نمازیں اور اس سے زیادہ نفل ہیں پھر اوس نے کہا مجھکو بتلائیے اللہ نے کتنے روزے مجھپر فرض کئے ہیں آپنے فرمایا رمضان کے روزے اور اس کے سوا نفل ہیں پھر اوس نے کہا مجھے بتلائیے زکوۃ اللہ نے کتنی فرض کی ہے آپ نے اوسکو اسلام کے احکام بتلائیے وہ بولا قسم اوس شخص کی جسنے آپ کو بزرگی دی میں اس سے زیادہ نہیں کرونگا نہ اس سے کم جتنا اللہ نے فرض کیا ہے آپنے فرمایا اگر اس نے سچ کہا تو نجات پائی یا جنت میں جاویگا **ف** اس حدیث سے روزے کی فرضیت ثابت ہوئی اور کلام اللہ کی آیت بھی فمن شهد منكم الشهر فليصمه یعنی جو شخص تم میں سے رمضان کو پاوے وہ روزہ رکھے فرضیت پر دال ہے اور اس سے منسوخ ہو گیا وہ حکم جو ابتدا اسلام میں تھا کہ جو شخص چاہتا ہو وہ روزہ رکھے یا فدیہ دیوے کیونکہ اللہ تعالی نے یہاں اختیار نہیں دیا اور جو فدیہ کا اختیار باقی ہوتا تو مریض اور مسافر فدیہ کے زیادہ حقدار تھے انکو قضا کرنے کا کیوں حکم ہوا اب بعض ملحدوں نے جو روزے کو فرض اختیاری قرار دیا ہے یہ ابطال ہے آیت اور احادیث متواترہ کا اور خرق ہے اجماع اور صحابہ اور تابعین کا

عن أنس قال نهينا في القرآن أن نسأل النبي صلى الله عليه وسلم عن شيء فكان يعجبنا أن يجيء الرجل العاقل من أهل البادية فيسأله فجاء رجل من أهل البادية فقال يا محمد أتانا رسولك فأخبرنا أنك تزعم أن الله عز وجل أرسلك قال صدق قال فمن خلق السماء قال الله قال فمن خلق الأرض قال الله قال فمن نصب فيها الجبال قال الله قال فمن جعل فيها المنافع قال الله قال فبالذي خلق السماء والأرض ونصب فيها الجبال وجعل فيها المنافع آلله أرسلك قال نعم قال وزعم رسولك أن علينا خمس صلوات في كل يوم وليلة قال صدق قال فبالذي أرسلك آلله أمرك بهذا قال نعم قال وزعم رسولك أن علينا زكوة أموالنا قال صدق قال فبالذي أرسلك آلله أمرك بهذا قال نعم فقال وزعم رسولك أن علينا صوم شهر في كل سنة قال

صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيدَنَّ عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ

ترجمہ انس سے روایت ہے ہم کو ممانعت تھی قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھنے کی (یعنی بلا ضرورت سوال کرنے کی) اللہ تعالی نے فرمایا یا ایہا الذین آمنوا لا تسألوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم یعنی اے ایمان والو مت پوچھو وہ باتیں کہ اگر کھولی جاویں تم پر برا لگے تم کو) تو ہم کو بھلا معلوم ہوتا اگر کوئی شخص عقلمند گانوں سے آوے اور آپ سے کچھ پوچھے اتفاقاً ایک شخص جنگل کا رہنے والا آیا اور بولا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارا پیام پہونچانے والا ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا تم کہتے ہو اللہ جل جلالہ نے مجھکو بھیجا ہے آپ نے فرمایا اوسنے سچ کہا وہ شخص بولا آسمان کو کس نے پیدا کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے پھر وہ بولا زمین کو کس نے پیدا کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے پھر وہ بولا پہاڑوں کو زمین میں کس نے جمایا آپنے فرمایا اللہ تعالی نے پھر وہ بولا اون میں فایدے (یعنی طرح طرح کے پھل اور میوے) کس نے پیدا کیے آپ نے فرمایا اللہ نے پھر وہ بولا قسم ہے اوس شخص کی جسنے آسمان اور زمین کو پیدا کیا پتھروں میں پہاڑ کھڑے کیے پھر اون میں طرح طرح کے فایدے رکھے کیا اللہ تعالی نے تم کو بھیجا ہے آپنے فرمایا ہاں پھر وہ بولا تمہارے پیام پہونچانیوالے نے ہم سے کہا کہ ہم پر پانچ نمازیں ہیں ہر دن رات میں آپ نے فرمایا سچ کہا وہ بولا قسم اوس شخص کی جسنے آپ کو بھیجا کیا اللہ نے آپکو حکم کیا ہے ان نمازوں کا آپنے فرمایا ہاں وہ بولا آپ کے پیام پہونچانیوالے نے کہا ہم پر سال میں ایک مہینے کے روزے ہیں آپنے فرمایا سچ کہا وہ بولا قسم ہے اوس شخص کی جسنے آپکو بھیجا کیا اللہ نے آپ کو حکم کیا ہے روزوں کا آپ نے فرمایا ہاں پھر وہ بولا آپ کے پیام پہونچانیوالے نے ہم سے کہا ہم پر حج ہے بیت اللہ کا جو جانیکا رستہ پاوے آپ نے فرمایا سچ کہا وہ بولا قسم اوس شخص کی جسنے آپ کو بھیجا کیا اللہ نے آپکو حج کا حکم کیا ہے آپ نے فرمایا ہاں وہ بولا قسم اوس شخص کی جسنے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں ان باتوں کو پورا کرونگا نہ زیادہ نہ کم جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا آپنے فرمایا اگر سچ بولا تو جنت میں جاویگا ف یہ پوچھنے والا ضمام بن ثعلبہ تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف فرائض کے ادا کرنا جنت کے استحقاق کے لیے کافی ہے اگرچہ سنت اور نوافل ادا [illegible]

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ فَقَالَ لَهُمْ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ قُلْنَا لَهُ هٰذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَبْتُكَ قَالَ الرَّجُلُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي سَائِلُكَ فَمُشْتَدٌّ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ فَلَا تَجِدَنَّ فِي نَفْسِكَ قَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ أَنْشُدُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ آللّٰهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ

تکیہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار آیا اور مسجد میں اونٹ کو بٹھایا پھر اسکو باندھا پھر لوگون سے بولا محمد تم میں سے کون ہیں اور آپ صحابہ کے بیچ میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے ہم نے کہا یہ شخص ہیں گورے رنگ کے تکیہ لگائے ہوئے وہ شخص بولا ای عبد المطلب کے بیٹے آپ نے فرمایا میں نے تجھے جواب دیا (یعنی میں موجود ہوں پکارنا کیا ضرور ہے) وہ شخص بولا ای محمد میں تم سے کچھ پوچھنے والا ہون اور زور سے پوچھونگا تو تم برا نہ ماننا آپنے فرمایا پوچھ تو جو چاہے وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہون تمھارے پروردگار کی اور تم سے پہلے جو لوگ گزرے انکے پروردگار کی کیا اللہ نے تم کو سب آدمیون کیطرف بھیجا ہے آپنے فرمایا ہان سچ خدا (یعنی خدا کو گواہ کیا اپنے اس کہنے پر) پھر وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہون اللہ کی کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے پانچ نمازین پڑھنے کا دن رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان ای خدا پھر وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہون کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے ہر سال اس مہینے میں (یعنی رمضان میں) روزے رکھنے کا آپنے فرمایا یا اللہ ہان پھر وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہون اللہ کی کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے امیرون اور مالدارون سے زکوۃ لیکر فقیرون کو بانٹنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ ہان تب وہ شخص بولا میں نے یقین کیا اس دین پر جسکو تم لائے اور میں قاصد ہون اپنی قوم کے لوگون کا جو میرے پیچھے ہیں اور میں ضمام ہون ثعلبہ کا بیٹا بنی سعد بن بکر کی قوم میں سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَصْحَابِهِ جَاءَهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ قَالَ أَيُّكُمْ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالُوا هٰذَا الْأَمْغَرُ الْمُرْتَفِقُ قَالَ حَمْزَةُ الْأَمْغَرُ الْأَبْيَضُ مُشْرَبٌ حُمْرَةً فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ فَمُشْتَدٌّ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ قَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ وَرَبِّ مَنْ بَعْدَكَ آللّٰهُ أَرْسَلَكَ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْ أَمْوَالِ أَغْنِيَائِنَا فَتَرُدَّهُ عَلَى فُقَرَائِنَا قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ يَحُجَّ هٰذَا الْبَيْتَ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي آمَنْتُ وَصَدَّقْتُ وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اصحاب کے ساتھ بیٹھے تو اتنے میں ایک شخص جنگل کا رہنے والا آیا اور پوچھا تم میں سے کون عبد المطلب کا بیٹا ہے لوگون نے کہا یہ شخص جو گورے رنگ کے سرخی لئے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہیں وہ بولا میں تم سے کچھ پوچھنے والا ہون اور ذرا سختی سے پوچھونگا آپنے فرمایا پوچھ جو تیرا جی چاہے وہ بولا میں آپسے پوچھتا ہون اس شخص کے قسم دیکر جو آپکا پروردگار ہے اور آپ سے پہلے لوگون کا بھی پروردگار ہے اور آپکے بعد کے لوگون کا بھی پروردگار ہے کیا اللہ نے آپکو بھیجا ہے آپنے فرمایا ای اللہ ہان پھر وہ بولا میں آپ کو قسم دیتا ہون اوسی کی کیا اللہ نے آپ کو حکم کیا ہے ہر دن رات میں پانچ نمازین پڑھنے کا آپنے فرمایا ای اللہ ہان پھر وہ بولا میں آپکو قسم دیتا ہون اوسی کی کیا اللہ نے آپ کو حکم کیا ہے صدقہ لینے کا مالدارون کے مال میں سے اور فقیرون کو بانٹنے کا آپنے فرمایا یا اللہ ہان پھر وہ بولا میں آپکو قسم دیتا ہون اوسی کی کیا اللہ نے آپکو حکم کیا ہے کہ بیت اللہ کا حج کرے جو شخص وہان تک جا سکے آپنے فرمایا ہان وہ بولا میں ایمان لایا اور سچ جانا اور میں ضمام ثعلبہ کا بیٹا ہون

باب فضل الجود

فِي شَهْرِ رَمَضَانَ رمضان مین زیادہ سخاوت کرنیکا بیان عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ
شَهْرِ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ
مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون سے زیادہ سخی تھے اور سب وقتون سے
زیادہ آپ رمضان مین سخاوت کرتے جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملتے اور حضرت جبرئیل رمضان کی ہر رات مین آپ سے ملا کرتے
اور قرآن کا دور کرتے۔ راوی نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرئیل ملتے تو آپ سخاوت کرنے مین چلتی ہوئی ہوا سے
بھی زیادہ ف یعنی جیسی بے روک ہوا نکل جاتی ہے اسطرح مال آپکے ہاتھ سے نکلتا رہتا جو آتا بانٹ دیتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
مَا لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَعْنَةٍ تُذْكَرُ وَكَانَ إِذَا كَانَ قَرِيبَ عَهْدٍ بِجِبْرِيلَ يُدَارِسُهُ كَانَ أَجْوَدَ
بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی لعنت ایسی نہین کی جو بیان
کیجاوے اور جب حضرت جبرئیل علیہ السلام کے دَور کا زمانہ آتا تو آپ چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے۔ ابو عبدالرحمن نسائی نے
کہا یہ روایت غلط ہے اور صحیح یونس بن یزید کی روایت ہے جو اوپر گزری اور اس روایت مین ایک حدیث دوسری حدیث مین ملا دی گئی ہے

فصل شَهْرِ رَمَضَانَ رمضان کے فضیلت کا بیان عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا
دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولدیجاتے ہین اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہین
اور شیطان باندہے جاتے ہین عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ
الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ
فِيهِ اس حدیث مین راویون نے زہری پر اختلاف کیا اسکا بیان عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ
أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن بجاے جنت کے اس مین رحمت کا لفظ ہے یعنی رمضان آتا
ہے تو رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہین عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ رَمَضَانُ
فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا رَمَضَانُ قَدْ جَاءَ تُفْتَحُ
فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُسَلْسَلُ فِيهِ الشَّيَاطِينُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ رمضان کا مہینہ آن پہونچا تمہارے اوس مین جنت کے دروازے کھولیجاتی ہین اور جہنم کے دروازے
بند کیے جاتے ہین اور شیطان زنجیرون سے باندہے جاتے ہین

ذکر الاختلاف علی معمر فیہ

اس حدیث مین معمر پر راویون کے اختلاف کا بیان

عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یرغب فی قیام رمضان من غیر عزیمۃ و قال اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب الجحیم وسلسلت فیہ الشیاطین

ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے تھے رمضان مین تراویح پڑہنے کی مگر واجب نہین کرتے تھے
اور فرماتے تھے جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولیجاتے ہین اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہین اور شیطان زنجیرون
سے باندہے جاتے ہین

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاکم رمضان شہر مبارک فرض اللہ عز وجل علیکم صیامہ تفتح فیہ ابواب الجنۃ وتغلق فیہ ابواب الجحیم وتغل فیہ مردۃ الشیاطین للہ فیہ لیلۃ خیر من الف شہر من حرم خیرہا فقد حرم

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے
پاس رمضان آیا مبارک مہینہ ہے اللہ نے اوسکے روزے تم پر فرض کیے ہین اس مہینے مین جنت کے دروازے کہولیجاتے ہین اور جہنم کے
دروازے بند کیے جاتے ہین اور شریر شیطان باندہے جاتے ہین اوسمین ایک رات ہے جو ہزار راتون سے بہتر ہے جو شخص محروم رہا اوسکی
ثواب سے وہ محروم رہا

عن عرفجۃ قال عدنا عتبۃ بن فرقد فتذاکرنا شہر رمضان فقال ما تذکرون قلنا شہر رمضان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تفتح فیہ ابواب الجنۃ وتغلق فیہ ابواب النار وتغل فیہ الشیاطین وینادی مناد کل لیلۃ یا باغی الخیر ہلم ویا باغی الشر اقصر

ترجمہ عرفجہ سے روایت ہے ہم عتبہ بن فرقد
کی عیادت (بیمار پرسی) کو گئے وہان رمضان کا ذکر کرنے لگے انہون نے کہا کس مہینے کا ذکر کرتے ہو ہم نے کہا رمضان کے مہینے کا
اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے رمضان مین جنت کے دروازے کھولیجاتے ہین اور جہنم
کے دروازے بند کیے جاتے ہین اور شیطان باندہے جاتے ہین اور ہر رات ایک پکارنیوالا پکارتا ہے نیکی کے چاہنے والے آ اور بدی کے چاہنے
والے بدی کم کر۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث مین خطا ہوئی ہے

عن عرفجۃ قال کنت فی بیت فیہ عتبۃ بن فرقد فاردت ان احدث بحدیث وکان رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اولی بالحدیث فحدث الرجل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی رمضان تفتح فیہ ابواب السماء وتغلق فیہ ابواب النار ویصفد فیہ کل شیطان مرید وینادی مناد کل لیلۃ یا طالب الخیر ہلم ویا طالب الشر امسک

ترجمہ عرفجہ سے روایت ہے
مین ایک گھر مین تہا جسمین عتبہ بن فرقد تھے تو مینے چاہا ایک حدیث بیان کرنا اور ایک شخص تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابہ مین سے وہ زیادہ مستحق تہا حدیث بیان کرنیکا اوس نے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا
رمضان کے بارے مین کہ اوس مین آسمان کے دروازے کھولیجاتے ہین اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہین اور ہر ایک شیطان سرکش قید کیا
جاتا ہے اور ہر رات ایک پکارنیوالا پکارتا ہے اے نیکی چاہنے والے آ اور اے بدی کے چاہنے والے بدی کم کر

فِي أَنْ يُقَالَ لِشَهْرِ رَمَضَانَ رَمَضَانُ رمضان کے مہینے کو صرف رمضان کہنے کی اجازت ف اس مسئلے میں تین قول ہیں
ایک یہ کہ فقط رمضان نہیں کہنا چاہیے بلکہ ماہ رمضان کہنا چاہیے اس لیے کہ رمضان اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے دوسرے
یہ کہ جہاں پر قرینہ ہو کہ مراد ماہ رمضان ہے وہاں صرف رمضان بھی کہنا درست ہے جیسے ہم نے رمضان کے روزے رکھے اور نہیں کہنا
چاہیے کہ رمضان آیا یا گیا تیسرے یہ کہ صرف رمضان کہنے میں کچھ قباحت نہیں اور یہی مذہب ہے بخاری اور محققین علما کا عَنْ
أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ صُمْتُ رَمَضَانَ وَلَا قُمْتُهُ كُلَّهُ وَلَا أَدْرِي كَرِهَ
التَّزْكِيَةَ أَوْ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ غَفْلَةٍ وَرَقْدَةٍ ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں
نہ کہے میں نے سارے رمضان روزے رکھے اور عبادت کی راوی نے کہا میں نہیں جانتا آپ نے یہ کہنا کیوں برا جانا شاید اس وجہ سے کہ اپنی تعریف
کرنا برا سمجھا یا ضرور کچھ نہ کچھ غفلت ہوئی ہوگی (پھر سارے رمضان میں عبادت کہاں ہوئی) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي فِيهِ فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری عورت سے فرمایا جب رمضان آوے تو اس میں عمرہ کر
لے کہ رمضان میں ایک عمرہ حج کے برابر ہے ف تو ان دو حدیثوں میں آپ نے صرف رمضان کہا اور شہر رمضان نہیں فرمایا

اختلاف أَهْلِ الْآفَاقِ فِي الرُّؤْيَةِ

اگر چاند کے دیکھنے میں ملکوں میں اختلاف ہو عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بَعَثَتْهُ
إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ
لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمْ فَقُلْتُ رَأَيْنَاهُ
لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْتُ نَعَمْ وَرَآهُ النَّاسُ فَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ قَالَ لَكِنْ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ
فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَوَلَا نَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَأَصْحَابِهِ قَالَ لَا هَكَذَا أَمَرَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ کریب سے روایت ہے ام الفضل نے ان کو معاویہ بن ابی سفیان پاس بھیجا شام میں انہوں نے کہا
میں شام میں گیا اور ان کا کام پورا کیا اتنے میں رمضان کا چاند آیا اور میں شام ہی میں تھا تو میں نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھا پھر میں
مدینے میں پہنچا رمضان کی اخیر میں عبد اللہ بن عباس نے مجھ سے پوچھا اور چاند کا ذکر کیا تم نے کب چاند دیکھا میں نے کہا ہم نے
دیکھا جمعے کی رات کو انہوں نے کہا تم نے جمعے کی رات کو دیکھا میں نے کہا ہاں اور لوگوں نے بھی دیکھا اور روزہ رکھا سب نے اور معاویہ
نے انہوں نے کہا ہم نے تو ہفتے کی رات کو دیکھا اور ہم برابر روزے رکھے جاویں گے یہاں تک کہ تیس دن پورے ہوں یا چاند دکھلائی دیوے
میں نے کہا تم معاویہ کے دیکھنے اور ان کے لوگوں کے چاند دیکھنے میں خیال نہ کرو گے انہوں نے کہا نہیں ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی
حکم کیا ہے ف کہ چاند دیکھ کر روزہ شروع کرو اور چاند دیکھ کر موقوف کرو اگر چاند نہ دکھلائی دیوے تو تیس دن پورے کرو۔ مدینے سے
شام کا ملک دو سو کوس ہے اور اتنی دوری میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اور ملکوں کی رؤیت کا اعتبار نہیں جو فاصلہ
پر واقع ہوں البتہ اگر نزدیک ہوں تو اعتبار ہو سکتا ہے

باب قَبُولِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ عَلَى هِلَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ

ایک شخص کی گواہی رمضان کا چاند دیکھنے پر مقبول ہے عن ابن عباس قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رأیت الھلال فقال أتشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ قال نعم فنادی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان صوموا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا میں نے چاند دیکھا آپ نے فرمایا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود سچا سوا اللہ کے اور محمد اسکے بندے اور بھیجے ہوئے ہیں وہ بولا ہاں آپ نے منادی کروا دی کہ روزے رکھو عن ابن عباس قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابصرت الھلال اللیلۃ فقال اتشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ قال نعم قال یا بلال اذن فی الناس فلیصوموا غدا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا میں نے رات کو چاند دیکھا آپ نے فرمایا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا اللہ کے اور حضرت محمد اس کے بندے ہیں اور بھیجے ہوئے ہیں وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا اے بلال پکار دے لوگوں میں کل روزہ رکھیں عن عبد الرحمن بن زید بن الخطاب انہ خطب الناس فی الیوم الذی یشک فیہ فقال الا انی جالست اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسألتھم وانھم حدثونی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ وانسکوا لھا فان غم علیکم فاتموا ثلاثین وان شھد شاھدان فصوموا وافطروا ترجمہ عبد الرحمن بن زید بن خطاب نے خطبہ پڑھا شک کے روز یعنی جس دن شبہ تھا کہ پہلی تاریخ ہے یا سلخ ہے تو کہا میں صحبت میں رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے اور ان سے پوچھا انہوں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے رکھو چاند دیکھ کر اور روزے چھوڑو چاند دیکھ کر اور اسی طرح حج میں عمل کرو اگر آسمان پر ابر ہو تو تیس دن پورے کر لو البتہ اگر دو گواہ گواہی دیں چاند دیکھنے کی جب آسمان پر ابر ہو تو روزے رکھو اور روزے چھوڑو

اکمال شعبان ثلاثین اذا کان غیم وذکر اختلاف الناقلین عن ابی ھریرۃ

جب ابر ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرنا اور بیان راویوں کے اختلاف کا ابوہریرہ سے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غم علیکم فعدوا ثلاثین ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے رکھو چاند دیکھ کر اور روزے موقوف کرو چاند دیکھ کر اگر ابر ہو تو تیس دن پورے کر لو عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا لرؤیۃ الھلال وافطروا لرؤیتہ فان غم علیکم فاقدروا ثلاثین ترجمہ وہی جو گزرا عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رأیتم الھلال فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فان غم علیکم فصوموا ثلاثین یوما ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو پھر جب چاند دیکھو تو روزے موقوف کرو اگر ابر آ جاوے تو تیس روزے رکھ لو عن عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا رأیتم الھلال فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فان غم علیکم فاقدروا لہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھو تو موقوف کرو اگر ابر آ جاوے تو اندازہ کر لو یعنی تیس دن پورے کر لو عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر رمضان فقال لا تصوموا

حتی تروا الہلال ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم فاقدروا لہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے رمضان کا بیان کیا تو فرمایا مت روزے رکھو جبتک چاند نہ دیکھو اور مت روزے سے موقوف کرو جبتک چاند نہ دیکھو اگر ابر آجاوے تو اندازہ
کرلو ذکر الاختلاف علی عبید اللہ بن عمر فی ہذا الحدیث بیان راویون کے اختلاف کا عبید اللہ بن عمر سے حدیث
مین عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصوموا حتی تروہ ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم
فاقدروا لہ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزے رکھو یہانتک کہ چاند دیکھو اور مت روزے موقوف
کرو یہانتک کہ چاند دیکھو اگر ابر آجاوے تو اوسکا اندازہ کرلو عن ابی ہریرۃ قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الہلال
فقال اذا رایتموہ فصوموا واذا رایتموہ فافطروا فان غم علیکم فعدوا ثلاثین ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کا ذکر کیا تو فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب پھر چاند دیکھو تو موقوف کرو اگر چاند چھپ جاوے تو تیس دن
پورے کرلو ذکر الاختلاف علی عمرو بن دینار فی حدیث ابن عباس راویون کے اختلاف کا بیان ابن عباس کی حدیث
مین عمرو بن دینار پر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا الہلال لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ
فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے رکھو چاند دیکھکر
اور موقوف کرو چاند دیکھکر اگر ابر آجاوے تو تیس دن کا شمار پورا کرلو عن ابن عباس قال عجبت ممن یتقدم الشہر وقد قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الہلال فصوموا واذا رایتموہ فافطروا فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین
ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا مین تعجب کرتا ہون اوس شخص سے جو مہینا ہونے سے آگے روزے رکھتا ہے حالانکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو موقوف کرو اگر ابر آجاوے تو تیس دن کا شمار پورا کرو ذکر
الاختلاف علی منصور فی حدیث ربعی فیہ راویونکا اختلاف منصور پر ربعیؓ کی روایت مین عن حذیفۃ بن الیمان
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقدموا الشہر حتی تروا الہلال قبلہ او تکملوا العدۃ ثم صوموا حتی
تروا الہلال او تکملوا العدۃ قبلہ ترجمہ حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزے رکھو رمضان
کے آگے جبتک چاند نہ دیکھو یا شعبان کے تیس دن پورے نہ کرلو پھر روزے رکھو یہانتک کہ چاند دیکھو یا تیس روزے پورے کرلو عن بعض
اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقدموا الشہر حتی تکملوا العدۃ
او تروا الہلال ثم صوموا ولا تفطروا حتی تروا الہلال او تکملوا العدۃ ثلاثین ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ
سے روایت ہے فرمایا مت روزے رکھو رمضان کے آگے جبتک شمار پورا نہ کرو یا چاند نہ دیکھو پھر روزے رکھو اور موقوف مت کرو روزون کو جبتک
چاند نہ دیکھو یا شمار پورا کرلو عن ربعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الہلال فصوموا واذا رایتموہ
فافطروا فان غم علیکم فاتموا شعبان ثلاثین الا ان تروا الہلال قبل ذلک ثم صوموا رمضان ثلاثین الا ان
تروا الہلال قبل ذلک ترجمہ ربعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب پھر چاند دیکھو تو

موقوف کرو اگر چاند چھپ جاوے تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو مگر جب چاند اوس سے پہلے دیکھو پھر رمضان کے تیس روزے رکھو مگر یہ چاند
اوس سے پہلے دیکھو عن ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته
فان حال بينكم وبينه سحاب فاكملوا العدة ولا تستقبلوا الشهر استقبالا ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے رکھو چاند دیکھکر اور موقوف کرو چاند دیکھکر اگر تمھارے اور چاند کے بیچ میں ابر آجاوے
تو تیس دن کا شمار پورا کرلو اور مہینے کے آگے مت روزے رکھو عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تصوموا قبل رمضان صوموا للرؤية وافطروا للرؤية فان حالت دونه غياية فاكملوا ثلاثين ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزے رکھو رمضان سے پہلے (ایک دو روز رمضان کے استقبال کے
لیے) بلکہ روزے رکھو چاند دیکھکر اور موقوف کرو چاند دیکھکر اگر ابر حائل ہو جاوے تو تیس دن پورے کرلو **كم الشهر**
مہینا کتنے روز کا ہوتا ہے وذكر الاختلاف على الزهري في الخبر عن عائشة بیان اختلاف کا راویوں کے زہری پر حضرت
عائشہ کی حدیث میں عن عائشة قالت اقسم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا يدخل على نسائه شهرا فلبث
تسعا وعشرين فقلت اليس قد كنت آليت شهرا فعددت الايام تسعا وعشرين فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم الشهر تسع وعشرون ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کہائی کہ اپنی عورتوں پاس نہ
جاویں گے ایک مہینے تک پھر آپ انتیس روز تک ٹھہرے رہے میں نے کہا آپنے قسم کہائی تھی ایک مہینے کی لیے اور شمار سے ابھی انتیس روز ہوے
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینا انتیس روز کا ہوتا ہے **ف** ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بھید کی بات
حضرت ام المومنین حفصہ سے کہی اور اون سے کہا کسی سے ظاہر نہ کرنا انہوں نے حضرت عائشہ سے کہدی اور حضرت حفصہ سے وہ بات فاش
ہوگئی اللہ تعالی نے اپکو بتلا دیا کہ ام المومنین حفصہ نے اس بات کو ظاہر کر دیا آپ بہت ناخوش ہوے اور ام المومنین عائشہ اور حفصہ
دونوں کو توبہ کا حکم ہوا۔ وہ بات یہ تھی کہ حضرت نے اپنی لونڈی کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا۔ یا خلافت کی بات تھی کہ بعد میرے
ابوبکر کو خلافت ہوگی پھر عمر کو عن ابن عباس قال لم ازل حريصا ان اسأل عمر بن الخطاب عن المرأتين من ازواج
رسول الله صلى الله عليه وسلم اللتين قال الله ان تتوبا الى الله فقد صغت قلوبكما وساق الحديث وقال فيه
فاعتزل رسول الله صلى الله عليه وسلم نساءه من اجل ذلك الحديث حين افشته حفصة الى عائشة تسعا وعشرين
ليلة قالت عائشة وكان قال ما انا بداخل عليهن شهرا من شدة موجدته عليهن حين حدثه الله عز وجل حديثهن
فلما مضت تسع وعشرون ليلة دخل على عائشة فبدأ بها فقالت له عائشة انك قد كنت آليت يا رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان لا تدخل علينا شهرا وانا اصبحنا من تسع وعشرين ليلة نعدها عدا فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم الشهر تسع وعشرون ليلة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں نہایت مشتاق تھا کہ حضرت عمر سے پوچھوں ان بی بیوں
کو جنکا ذکر اللہ تعالی نے اس آیت میں کیا ہے ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما یعنی اگر تم توبہ کرو اللہ کی طرف تو تمہارے دل جھک گئے ہین

اور بیان کیا حدیث کو آخر تک اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا اپنی عورتوں کو اوس بات کی وجہ سے جو حضرت حفصہ نے ظاہر کر دی
حضرت عائشہ سے اونتیس راتوں تک حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان عورتوں کے پاس نہیں جاؤنگا ایک مہینے
تک اسلیے کہ آپکو بہت غصہ تھا اون پر جب اللہ نے اونکا حال آپکو بتلا دیا جب اونتیس راتیں گذریں تو رسول اللہ صلعم سب سے پہلے حضرت عائشہ
پاس گئے اونہوں نے کہا یا رسول اللہ آپنے قسم کھائی تھی ایک مہینے تک نہ آنے کی اور ابھی اونتیسویں رات کی صبح ہوئی ہے ہم گنتے جاتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اونتیس روز کا ہوتا ہے

ذکر خبر ابن عباس فیہ ابن عباس کی حدیث کا بیان

اس باب میں عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبریل علیہ السلام فقال الشہر تسع وعشرون یوماً ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اونہوں نے کہا مہینہ اونتیس روز کا ہوتا ہے

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر تسع وعشرون یوماً ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اونتیس روز کا ہوتا ہے

عن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ضرب بیدہ علی الاخری وقال الشہر ھکذا وھکذا وھکذا ونقص فی الثالثۃ اصبعاً ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا مہینہ ایسا ہے اور ایسا ہے اور ایسا ہے اور تیسری میں ایک انگلی کم کر لی ف یعنی اونتیس روز کا

عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر ھکذا وھکذا وھکذا یعنی تسعۃ وعشرون ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ ایسا ہے اور ایسا ہے اور ایسا ہے اپنی انگلیوں سے بتلایا اور تیسری بار میں ایک انگلی کو کم کر لیا یعنی اونتیس روز کا

عن محمد بن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر ھکذا وھکذا وصفق محمد بن عبید بیدیہ ینعتہا ثلاثا ثم قبض فی الثالثۃ الابہام فی الیسری ترجمہ محمد بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ ایسا ہے اور ایسا ہے اور محمد بن عبید نے جو اس حدیث کے راوی ہیں دونوں ہاتھوں کو ملا کر تین بار بتلایا پھر تیسری بار میں بائیں ہاتھ کا انگوٹھا بند کر لیا

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر یکون تسعۃ وعشرین ویکون ثلاثین فاذا رأیتموہ فصوموا واذا رأیتموہ فافطروا فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اونتیس روز کا ہوتا ہے اور تیس روز کا ہوتا ہے جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو افطار کرو اگر ابر ہو تو شمار پورا کرو

عن عبد اللہ بن عمر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الشہر تسع وعشرون ترجمہ [illegible] سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مہینہ اونتیس روز کا ہوتا ہے

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب الشہر ھکذا وھکذا وھکذا ثلاثا حتی ذکر تسعا وعشرین ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم امی ہیں (یعنی نہ لکھنا جانتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں) مہینہ ایسا ہے اور ایسا ہے اور ایسا ہے اونتیس دن کو فرمایا

عن [illegible] عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا امۃ امیۃ لا [illegible]

وَلَا نَكْتُبُ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا تَمَامَ الثَّلَاثِينَ

ترجمہ ابن عمر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوگ امی ہیں امی نہ حساب کرتے ہیں نہ لکھتے ہیں مہینہ یہ ہے اور یہ ہے اور تیسری بار میں انگوٹھے کو بند کر لیا اور مہینہ یہ ہے اور یہ اور یہ پورے تیس بتلائے (یعنی کبھی انتیس روز کا ہوتا ہے اور کبھی تیس روز کا ہوتا ہے)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَوَصَفَ شُعْبَةُ عَنْ صِفَةِ جَبَلَةَ عَنْ صِفَةِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فِيمَا حَكَى مِنْ صَنِيعِهِ مَرَّتَيْنِ بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ وَنَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ إِصْبَعًا مِنْ أَصَابِعِ يَدَيْهِ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہینہ یہ ہے اور شعبہ نے جبلہ بن سحیم سے نقل کیا انہوں نے ابن عمر سے مہینہ انتیس روز کا ہے اس طرح کہ دو بار انہوں نے اپنے دونوں کی انگلیوں سے اشارہ کیا اور تیسری بار میں ایک انگلی بند کر لی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے

اَلْحَثُّ عَلَى السَّحُورِ سحری کھانے کی فضیلت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کرو اسلیے کہ سحری میں برکت ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تَسَحَّرُوا ترجمہ اس روایت میں یہ عبد اللہ بن مسعود کا قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا سحری کرو

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً ترجمہ اس روایت میں یہ قول ابو ہریرہ رض کا بیان کیا کہ سحری کرو اسلیے کہ سحری میں برکت ہے ف کیونکہ سحری کھانے سے طاقت ہوتی ہے اور روزہ آسان ہوتا ہے اور سحری کا وقت عبادت [illegible] ہوتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

تَأْخِيرُ السَّحُورِ سحری میں دیر کرنے کی فضیلت

عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ أَيَّ سَاعَةٍ تَسَحَّرْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ النَّهَارُ إِلَّا أَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَطْلُعْ ترجمہ زر رض سے روایت ہے ہم نے حذیفہ سے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس وقت سحری کی انہوں نے کہا دن ہو گیا تھا مگر آفتاب نہیں نکلا تھا (مطلب یہ ہے کہ فجر بہت قریب تھی گویا ہو گئی تھی اور بعضوں کے نزدیک طلوع آفتاب تک کھانا درست ہے لیکن یہ قول مردود ہے اور مخالف ہے کتاب اللہ کے)

عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ تَسَحَّرْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَسْجِدَ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا إِلَّا هُنَيْهَةٌ ترجمہ زر بن حبیش رض سے روایت ہے میں نے سحری کھائی حذیفہ رض کے ساتھ پھر ہم نکلے نماز کو جب مسجد میں آئے تو دو رکعتیں پڑھیں اور نماز کی تکبیر ہوئی تھوڑی دیر کے بعد

عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ تَسَحَّرْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّيْنَا ترجمہ صلہ بن زفر سے روایت ہے میں نے سحری کھائی حذیفہ کے ساتھ پھر ہم نکلے نماز کو تو فجر کی سنتیں پڑھیں پھر نماز کی تکبیر ہوئی ہم نے نماز پڑھی

قَدْرُ مَا بَيْنَ السَّحُورِ وَبَيْنَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فجر کی نماز اور سحری میں کتنا فاصلہ ہو

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ

تسحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قمنا الی الصلوة قلت کم کان بینهما قال قدر ما یقرأ الرجل خمسین آیة ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے ہم نے سحری کھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر نماز کو کھڑے ہوئے انس نے کہا میں نے زید بن ثابت سے پوچھا نماز میں اور سحری میں کتنا فاصلہ تھا انہوں نے کہا جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھے

عن زید بن ثابت قال تسحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قمنا الی الصلوة قلت زعم ان انسا القائل ما کان بین ذلک قال قدر ما یقرأ الرجل خمسین آیة ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کی پھر ہم نماز کو اٹھے شاید انس نے کہا کتنا فاصلہ دونوں میں تھا انہوں نے کہا اتنا جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے

عن انس قال تسحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وزید بن ثابت ثم قاما فدخلا فی صلوة الصبح فقلت لانس کم کان بین فراغهما ودخولهما فی الصلوة قال قدر ما یقرأ الانسان خمسین آیة ترجمہ انس سے روایت ہے زید بن ثابت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کی پھر دونوں کھڑے ہوئے اور صبح کی نماز پڑھنے لگے قتادہ نے کہا میں نے انس سے پوچھا کتنا فاصلہ تھا کھانے سے فراغت اور نماز میں انہوں نے کہا اتنا جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھے

عن ابی عطیة قال قلت لعائشة فینا رجلان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدهما یعجل الافطار ویؤخر السحور والآخر یؤخر الافطار ویعجل السحور قالت ایهما الذی یعجل الافطار ویؤخر السحور قلت عبد اللہ قالت هکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ترجمہ ابو عطیہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے کہا ہم میں دو آدمی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک تو روزہ جلدی افطار کرتا ہے اور سحری دیر میں کھاتا ہے (یعنی قریب فجر کے) اور دوسرا افطار دیر میں کرتا ہے اور سحری جلد کھاتا ہے انہوں نے کہا وہ کون شخص ہے جو افطار جلدی کرتا ہے اور سحری دیر میں کھاتا ہے میں نے کہا عبد اللہ بن مسعودؓ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے

عن ابی عطیة قال قلت لعائشة فینا رجلان احدهما یعجل الافطار ویؤخر السحور والآخر یؤخر الافطار ویعجل السحور قالت ایهما الذی یعجل الافطار ویؤخر السحور قلت عبد اللہ بن مسعود قالت هکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عن ابی عطیة قال دخلت انا ومسروق علی عائشة فقال لها مسروق رجلان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلاهما لا یألو عن الخیر احدهما یؤخر الصلوة والفطر والآخر یعجل الصلوة والفطر فقالت عائشة ایهما الذی یعجل الصلوة والفطر قال مسروق عبد اللہ فقالت عائشة هکذا کان یصنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابو عطیہ سے روایت ہے میں اور مسروق دونوں حضرت عائشہؓ پاس گئے مسروق نے کہا دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں اور دونوں نیک کام میں کوتاہی نہیں کرتے لیکن ایک نماز بھی دیر سے پڑھتا ہے اور روزہ بھی دیر سے افطار کرتا ہے اور دوسرا نماز بھی جلدی پڑھتا ہے اور روزہ بھی جلد افطار کرتا ہے حضرت عائشہؓ نے کہا وہ کون شخص ہے جو نماز بھی جلد پڑھتا ہے اور روزہ بھی جلد افطار کرتا ہے مسروق نے کہا عبد اللہ بن مسعود حضرت عائشہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے

عن ابی عطیة قال دخلت انا

ومسروق على عائشة فقلت لها يا أم المؤمنين رجلان من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم أحدهما يعجل
الإفطار ويعجل الصلوة والآخر يؤخر الإفطار ويؤخر الصلوة فقالت أيهما يعجل الإفطار ويعجل الصلوة
قلنا عبد الله بن مسعود قالت هكذا كان يصنع رسول الله صلى الله عليه وسلم والآخر ابو موسى
ترجمہ یہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہی کہ دوسری صحابی ابو موسی اشعری تھے

فضل السحور سحری کھانیکی فضیلت

عن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يتسحر فقال إنها بركة
أعطاكم الله إياها فلا تدعوه ترجمہ ایک صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس گیا آپ سحری کھا رہی تھی آپنے فرمایا یہ برکت ہی جو اللہ نے تم کو دی ہی تو مت چھوڑو اوسکو

دعوة السحور سحری کھانے کے لیے بلانا

عن العرباض بن سارية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يدعو إلى السحور
في شهر رمضان قال هلموا إلى الغداء المبارك ترجمہ عرباض بن ساریہ سے روایت ہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ بلاتی تھی سحری کے لیے رمضان کے مہینے مین تو فرماتے آؤ صبح کے مبارک کھانے کے لیے

تسمية السحور غداء سحری کو صبح کا کھانا کہنا

عن المقدام بن معديكرب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عليكم بغداء السحور فإنه هو الغداء
المبارك ترجمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم کرو اپنے اوپر صبح کا کھانا یعنی سحری کیونکہ وہ
مبارک کھانا ہی صبح کا عن خالد بن معدان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل هلم إلى الغداء المبارك
يعني السحور ترجمہ خالد بن معدان سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص سے آ صبح کے کھانے کے لیے
جو مبارک ہی یعنی سحری کے لیے

فصل ما بين صيامنا وصيام أهل الكتاب ہماری اور اہل کتاب یعنی یہود و نصاری کے روزے مین کیا فرق ہی

عن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن فصل ما بين صيامنا وصيام
أهل الكتاب أكلة السحور ترجمہ عمرو بن عاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری اور اہل کتاب کے روزے
مین فرق یہی ہی سحری کھانا وہ سحری نہین کھاتے

السحور بالسويق والتمر ستو اور کھجور کھا کر سحری کرنا

عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وذلك عند السحور يا أنس إني أريد الصيام أطعمني شيئا فأتيته
بتمر وإناء فيه ماء وذلك بعد ما أذن بلال فقال يا أنس انظر رجلا يأكل معي فدعوت زيد بن ثابت فجاء
فقال إني قد شربت شربة سويق وأنا أريد الصيام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أريد الصيام فتسحر
معه ثم قام فصلى ركعتين ثم خرج إلى الصلوة ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کے وقت انس سے
کہا اے انس مین روزہ رکھنا چاہتا ہون مجھ کو کچھ کھلا مین کھجور لایا اور ایک برتن پانی کا اور وقت بلال اذان دے چکے تھے آپنے فرمایا اے انس
کسی شخص کو ڈھونڈھ جو میری ساتھ کھا دی مینے زید بن ثابت کو بلایا وہ آئے اونہون نے کہا مینے ایک گھونٹ ستو کا پی لیا ہی اور میری نیت
روزے کی ہی آپنے فرمایا میری بھی نیت روزے کی ہی پھر زید نے آپکے ساتھ سحری کھائی بعد اوسکے آپ اوٹھے اور دو رکعتین پڑھین پھر

نماز کو لیے نکلے **تاویل** قول الله تعالی کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر
اس آیت کی تفسیر کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض اخیر تک **عن** البراء بن عازب ان احدهم کان اذا نام قبل ان
یتعشی لم یحل له ان یاکل شیئا ولا یشرب لیلته ویومه من الغد حتی تغرب الشمس حتی نزلت هذه الآیة
کلوا واشربوا الی الخیط الاسود قال ونزلت فی ابی قیس بن عمرو اتی اهله وهو صائم بعد المغرب فقال هل من شیء
فقالت امرأته ما عندنا شیء ولکن اخرج التمس لک عشاء فخرجت ووضع رأسه فنام فرجعت الیه فوجدته
نائما وایقظته فلم یطعم شیئا وبات واصبح صائما حتی انتصف النهار فغشی علیه وذلک قبل ان تنزل هذه
الآیة فانزل الله فیه **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے پہلے یہ دستور تھا کہ اگر روزہ دار شام کو کھانا کھانے سے پہلے سو جاوے
پھر وہ سکو رات بھر کھانا اور پینا درست نہ ہوتا دوسرے دن آفتاب کے ڈوبنے تک یہاں تک یہ آیت اتری کلوا واشربوا حتی یتبین
لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر یعنی کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ دکھلائی دیوے تم کو سفید دھاری فجر کی سیاہ دھاری سے اور فرمایا
یہ آیت ابو قیس بن عمرو کے باب میں اتری وہ اپنی بی بی پاس آئے مغرب کے بعد اور وہ روزہ سے تھے پوچھا کچھ کھانے کو ہے
بی بی نے کہا ہماری پاس کچھ نہیں ہے لیکن میں جاتی ہوں تیرے لیے کچھ کھانا ڈھونڈھ لاتی ہوں وہ باہر گئی اور یہ لیٹ کر سو گئے جب
وہ لوٹ کر آئی تو ان کو دیکھا سو رہے ہیں اوس نے جگایا لیکن انہوں نے کچھ نہ کھایا رات بھر سے کہ سونے کے بعد کھانا پینا درست نہ تھا
پھر انہوں نے پھر صبح کو روزہ رکھا جب دوپہر ہوئی تو ان کو غش آگیا (دن بھر بھوک اور پیاس کے) اوس وقت تک یہ آیت نہیں اتری تھی
تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری **عن** عدی بن حاتم انه سال رسول الله صلی الله علیه وسلم عن قوله حتی یتبین
لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود قال هو سواد اللیل وبیاض النهار **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا سفید دھاری اور سیاہ دھاری سے کیا مراد ہے اس آیت میں حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود
آپ نے فرمایا سیاہ دھاری رات کی سیاہی ہے اور سفید دھاری دن کی سفیدی **کیف الفجر** فجر کیونکر نکلتی ہے **عن** ابن مسعود
عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان بلالا یؤذن باللیل لینبه نائمکم ویرجع قائمکم ولیس الفجر ان یقول هکذا
واشار بکفه ولکن الفجر ان یقول هکذا واشار بالسبابتین **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بلال رات کو اذان دیتے ہیں (یعنی رات باقی رہتی ہے) تاکہ تم میں سے جو سوتا ہو وہ ہوشیار ہو (تہجد پڑھے یا سحری کھاوے) اور جو تہجد
پڑھ رہا ہو وہ لوٹ جاوے (تھوڑی دیر سو رہے یا سحری کھانے کے لیے یا وتر پڑھ لے) اور فجر اس طرح نہیں ہے اور اشارہ کیا ہتھیلی سے
بلکہ فجر اس طرح ہے اور اشارہ کیا دونوں کلمے کی انگلیوں سے **ف** پہلی ایک روشنی لمبی ہوتی ہے بھیڑیے کے دم کی طرح وہ فجر نہیں ہے بلکہ
صبح کاذب ہے اور اوس وقت روزہ دار کو کھانا پینا درست ہے دوسری روشنی آسمان کے کنارے میں پورب کی طرف پھیلی ہوئی نکلتی ہے وہ صبح
صادق ہے اور اوس وقت روزہ دار کو کھانا پینا منع ہے **عن** سمرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یغرنکم
اذان بلال ولا هذا البیاض حتی ینفجر الفجر هکذا وهکذا یعنی معترضا قال ابو داود وبسط بیدیه یمینا وشمالا

مَا دَامَ بَدَیْتُہٗ ترجمہ سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت دہوکا دیوے تم کو بلال کی اذان اور یہ سپیدی جبتک
فجر کی روشنی نہو اسطرح یعنی جو اڑان میں ابو داؤد نے کہا شعبہ نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور بائیں پھیلائے کھینچ کر اَلتَّقَدُّمُ
قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ رمضان کا استقبال کرنا کیسا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقَدَّمُوْا
قَبْلَ الشَّهْرِ بِصِیَامٍ اِلَّا رَجُلٌ كَانَ یَصُوْمُ صِیَامًا اَتٰی ذٰلِكَ الْیَوْمُ عَلٰی صِیَامِهٖ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزے رکھو مہینے سے پہلے مگر وہ شخص کہ جسکا دن روزے کا آجاوے یعنی کوئی شخص کے عادت تھی ایکدن
روزہ رکھنے کی اب وہ دن رمضان سے پہلے آن پہونچا تو روزہ رکھ لے اسلیے کہ اوسکی نیت استقبال کی نہیں ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُ الشَّهْرَ بِیَوْمٍ وَّلَا یَوْمَیْنِ اِلَّا اَحَدٌ كَانَ یَصُوْمُ صِیَامًا قَبْلَهٗ
فَلْیَصُمْهُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزہ رکھے کوئی رمضان سے ایک روز یا دو روز آگے
مگر وہ شخص جو پہلے سے اوس دن روزہ رکھا کرتا تھا وہ رکھے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصِیَامِ یَوْمٍ وَّلَا یَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یُّوَافِقَ ذٰلِكَ یَوْمًا كَانَ یَصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزہ رکھو رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے مگر جب وہ دن آجاوے جس دن تم میں سے کوئی
روزہ رکھا کرتا تھا تو روزہ رکھے۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث خطا ہے عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ یَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو پے درپے دو مہینے کے روزے رکھتے نہیں دیکھا مگر آپ شعبان کو رمضان سے ملا دیتے یعنی شعبان میں برابر روزے رکھتے تھے
کہ وہ رمضان کے روزوں سے مل جاتا عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ
ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کو رمضان سے ملا دیتے عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَاَلْتُ
عَائِشَةَ عَنْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ
لَا یُفْطِرُ وَیُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَصُوْمُ وَكَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ اَوْ عَامَّةَ شَعْبَانَ ترجمہ ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت
عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کو اونہوں نے کہا آپ روزے رکھتے یہانتک کہ ہم کہتے تھے اب افطار نہ کرینگے پھر افطار
کرتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے تھے روزے نہ رکھینگے اور آپ ساری شعبان یا اکثر شعبان میں روزے رکھتے تھے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ
كَانَتْ اِحْدَانَا تُفْطِرُ فِیْ رَمَضَانَ فَمَا تَقْدِرُ عَلٰی اَنْ تَقْضِیَ حَتّٰی یَدْخُلَ شَعْبَانُ وَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَصُوْمُ فِیْ شَهْرٍ مَا یَصُوْمُ فِیْ شَعْبَانَ كَانَ یَصُوْمُهٗ كُلَّهٗ اِلَّا قَلِیْلًا بَلْ كَانَ یَصُوْمُهٗ كُلَّهٗ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے
ہم میں سے یعنی حضرت کی بی بیوں میں سے رمضان میں کبھی افطار کرتے (یعنی روزے نہ رکھتی) پھر اوسکو قضا کرنے کی مہلت نہ تھی یہانتک
کہ شعبان آتا اور جتنے روزے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں رکھتے تھے کسی مہینے میں نہ رکھتے آپ اکثر شعبان بلکہ ساری شعبان میں
روزے رکھتے عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ اَخْبِرِیْنِیْ عَنْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ

يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ يَكُنْ يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ
إِلَّا قَلِيلًا كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ ترجمہ ابو سلمہؓ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
روزے دیکھو انہوں نے کہا آپ روزہ رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب روزے ہی رکھے جاویں گے اور افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب افطار
ہی کریں گے اور کسی مہینے میں آپ شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے آپ اکثر شعبان میں بلکہ کل شعبان میں روزے رکھتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرٍ مِنَ السَّنَةِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ
كُلَّهُ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال کے کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے آپ شعبان کے
سارے مہینوں میں روزے رکھتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَعْبَانَ ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں روزے رکھتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا قَطُّ كَامِلًا ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے میں نہیں
جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک رات میں سارا قرآن پڑھا ہو یا کسی رات میں ساری رات عبادت کی ہو یا کسی مہینے کے پورے
روزے رکھے ہوں سوا رمضان کے ف پہلے اوپر کی حدیثوں میں جو آیا ہے کہ آپ سارے شعبان کے روزے رکھتے مراد اس سے یہ ہے کہ اکثر دنوں میں رکھتے
اور بہت کم افطار کرتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ
قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ يَصُمْ شَهْرًا تَامًّا مُنْذُ أَتَى الْمَدِينَةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَمَضَانَ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب روزے رکھے جاویں گے اور افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب افطار کیے جاویں گے اور آپ نے کسی مہینے کے
پورے روزے نہیں رکھے جب سے مدینہ میں آئے مگر رمضان میں عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ لَا مَا عَلِمْتُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ ترجمہ عبد اللہ
بن شقیق سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھا کرتے انہوں نے کہا نہیں مگر
جب آتے کہیں (یعنی سفر سے) میں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے کے پورے روزے رکھتے انہوں نے کہا نہیں مگر رمضان کے
اور نہ کسی مہینے میں بالکل افطار کرتے (یعنی ایک روزہ بھی نہ رکھیں) یہاں تک کہ وفات ہوئی آپ کی عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ
قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ قُلْتُ
هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ صَوْمٌ مَعْلُومٌ سِوَى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللَّهِ إِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُومًا سِوَى
رَمَضَانَ حَتَّى مَضَى لِوَجْهِهِ وَلَا أَفْطَرَ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ ترجمہ عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے
کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا نہیں مگر جب سفر سے آتے میں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا کوئی روزہ معین تھا سوا رمضان کے انہوں نے کہا قسم اللہ کی آپ نے کسی معین مہینے میں روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے

یہانتک کہ وفات ہوئی اور نہ افطار کر لیا کسی مہینے میں بالکل بلکہ روزہ رکھا ہر ایک مہینے میں **عن** جُبَیر بن نُفَیر اَنَّ رجلاً سأل عائشۃ عن الصیام فقالت اِنَّ رسولَ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کان یصوم شعبانَ کلَّہ ویتحرّی صومَ الاثنین والخمیس **ترجمہ** جبیر بن نفیر سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت عائشہ سے پوچھا روزوں کو اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سارے شعبان میں روزے رکھتے اور خیال رکھتے پیر اور جمعرات کے روزے کا **عن** عائشۃ قالت کان رسولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یصوم شعبانَ ورمضانَ ویتحرّی الاثنینِ والخمیسِ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے شعبان و رمضان میں اور خیال رکھتے تھے پیر اور جمعرات کا

صیام یوم الشکّ شک کے دن روزہ رکھنا کیسا ہے یعنی جس دن شبہ ہو کہ یہ رمضان کا پہلا دن ہے یا شعبان کا آخر

عن صلۃ قال کنّا عند عمّار فأُتی بشاۃٍ مصلیّۃٍ فقال کلوا فتنحّی بعضُ القوم قال اِنّی صائمٌ فقال عمّار من صام الیومَ الذی یُشکّ فیہ فقد عصی اَبا القاسم **ترجمہ** صلہ سے روایت ہے ہم عمار کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک بکری بھنی ہوئی آئی انہوں نے کہا کھاؤ بعض لوگوں نے کنارہ کیا اور کہنے لگے ہم روزہ دار ہیں عمار نے کہا جس نے شک کے دن روزہ رکھا اوس نے نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی **عن** سماکٍ قال دخلتُ علی عکرمۃ فی یومٍ یعنی قد اُشکل من رمضان ھو اَم من شعبان وھو یأکل خبزاً وبقلاً ولبناً فقال لی ھلمّ فقلتُ اِنّی صائمٌ قال وحلف باللّٰہ لتفطرنّ قلتُ سبحان اللّٰہ مرّتین فلمّا رأیتہ یحلف لا یستثنی تقدّمتُ قلتُ ھاتِ الآن ما عندک قال سمعتُ ابنَ عبّاس یقول قال رسولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم صوموا لرؤیتہ واَفطروا لرؤیتہ فاِن حال بینکم وبینہ سحابۃٌ اَو ظلمۃٌ فاَکملوا العدّۃ عدّۃ شعبان ولا تستقبلوا الشھر استقبالاً ولا تصلوا رمضان بیومٍ من شعبان **ترجمہ** سماک سے روایت ہے میں عکرمہ پاس گیا ایک دن جس میں شک تھی رمضان کا ہے یا شعبان کا وہ روٹی اور ترکاری اور دودھ کھا رہے تھے انہوں نے کہا آؤ میں نے کہا میں روزے سے ہوں انہوں نے اللہ کی قسم کھائی تم روزہ توڑ دوگے میں نے دوبارہ کہا سبحان اللہ جب میں نے دیکھا وہ قسم کھائے جاتے ہیں اور انشاء اللہ بھی نہیں کہتے میں آگے بڑھا اور کہا لاؤ جو تمہارے پاس ہے اونہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور افطار کرو چاند دیکھ کر اگر تمہارے اور چاند کے بیچ میں ابر آ جاوے یا اندھیری تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو اور رمضان سے پہلے روزے رکھ کر نہ رمضان کو ملاؤ شعبان سے

التسہیل فی صیام یوم الشکّ شک کے دن روزہ رکھنا کس کو جائز ہے

عن اَبی ھریرۃ عن رسولِ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اَنّہ کان یقول اَلا لا تقدّموا الشھر بیومٍ اَو اثنین اِلّا رجلٌ کان یصوم صیاماً فلیصمہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مت روزہ رکھو رمضان سے ایک یا دو دن پہلے مگر جو شخص ہمیشہ اوس دن روزہ رکھا کرتا ہو وہ رکھے

ثواب من قام رمضان وصامہ ایماناً واحتساباً جو شخص رمضان میں دن کو روزے رکھے اور رات کو عبادت کرے ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکو کیا ثواب ملیگا

عن سعید بن المسیّب عن رسولِ اللّٰہِ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قال من قام رمضان ایماناً واحتساباً غُفر لہ ما تقدّم من ذنبہ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو

رمضان میں رات کو عبادت کیو یعنی تراویح پڑھی ایمان کی ساتھ ثواب کے لیے اوسکی اگلے گناہ بخشی جاوینگے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرغب الناس فی قیام رمضان من غیر ان یامرھم بعزیمۃ امر فیہ فیقول من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو رغبت دیتے تہے رمضان مین عبادت کرنے کی لیکن زور سے کسی بات کا حکم نہین کرتے تہے رو ورنہ واجب ہو جاتی آپ فرماتے تہے جو شخص کہڑا ہو رمضان کی راتون مین یعنی تراویح پڑہی ایمان کے ساتہہ ثواب کے لیے اوسکی اگلے گناہ بخشی جاوینگے

عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج فی جوف اللیل یصلی فی المسجد فصلی بالناس وساق الحدیث وفیہ قالت وکان یرغبھم فی قیام رمضان من غیر ان یامرھم بعزیمۃ ویقول من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قال فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والامر علی ذلک **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو باہر نکلے مسجد مین نماز پڑہنے کو لیے پھر نماز پڑہائی اور بیان کیا حدیث کو یہانتک کہا حضرت عائشہ نے آپ لوگون کو رغبت دیتے تہے رمضان کی راتون مین کہڑے ہونے کی (نماز تراویح مین) اگر زور سے حکم نہین دیتے تہے اور فرماتے تہے جو شخص شب قدر مین کہڑا ہو ایمان کے ساتہہ ثواب کے لیے اوس کے اگلے گناہ بخشی جاوینگے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور حکم ایسا ہی رہا **ف** یعنی رمضان کا قیام مستحب اور سنت رہا کچہ واجب اور ضرور نہ ہوا

عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی رمضان من قامہ ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ رمضان کے باب مین فرماتے تہے جو شخص اس مہینے مین کہڑا ہو ایمان کے ساتہہ ثواب کے لیے اوسکی اگلی گناہ بخشی جاوینگے

عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج من جوف اللیل یصلی فی المسجد وساق الحدیث وقال فیہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرغبھم فی قیام رمضان من غیر ان یامرھم بعزیمۃ امر فیہ فیقول من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نکلے مسجد مین نماز پڑہنے کو لیے پھر بیان کیا حدیث کو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دیتے تہے لوگون کو رمضان مین عبادت کرنے کی لیکن زور سے حکم نہین دیتے تہے آپ فرماتے تہے جو شخص رمضان مین کہڑا ہو ایمان کے ساتہہ ثواب کے لیے اوسکی اگلی گناہ بخشی جاوینگے

عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لرمضان من قامہ ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ رمضان کے حق مین فرماتے تہے جو شخص اس مہینے مین کہڑا ہو ایمان کے ساتہہ ثواب کے لیے اوسکی گناہ اگلے بخشی جاوینگے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان مین کہڑا ہو ایمان کے ساتہہ ثواب کے لیے اوسکی اگلی گناہ بخشی جاوینگے

عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرغب فی قیام رمضان من غیر ان یامرھم بعزیمۃ فقال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دیتے تھے رمضان میں کھڑے ہونے کی
مگر زور سے حکم نہ کرتے تھے آپ نے فرمایا جو شخص رمضان میں کھڑا ہوا ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوسکے اگلے گناہ
بخشے جاوینگے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کی راتوں میں کھڑا ہو ایمان
کے ساتھ ثواب کے لیے اوس کے اگلے گناہ بخشے جاوینگے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ
إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
صَامَ رَمَضَانَ وَفِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ
ہے جو شخص قدر کی رات کو کھڑا ہو (عبادت کر لے) ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوس کے اگلے گناہ بخشے جاوینگے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من صام یعنی جو شخص روزے رکھے یا من قام یعنی جو شخص کھڑا ہو عبادت کرے رمضان میں
اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهُ حَدِّثْنِي بِأَفْضَلِ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ
يُذْكَرُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ
رَمَضَانَ فَفَضَّلَهُ عَلَى الشُّهُورِ وَقَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ترجمہ
نضر بن شیبان سے روایت ہے وہ ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے ملے اور اون سے کہا بیان کرو مجھ سے سب سے عمدہ فضیلت رمضان کی جو تم
نے سنی ہو ابو سلمہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد الرحمان بن عوف رض نے اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے
رمضان کا ذکر کیا تو سب مہینوں پر اوسکو فضیلت دی پھر فرمایا جو شخص رمضان میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے وہ گناہوں
سے ایسا نکلیگا جیسے اوس روز جس روز ماں نے اوسکو جنا تھا (اوس دن وہ گناہوں سے صاف اور پاک تھا) ۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث
غلط ہے صحیح یوں ہے کہ ابو سلمہ نے ابوہریرہ سے سنا ۔ دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے لیکن اس میں یوں ہے مَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا
وَاحْتِسَابًا جو شخص روزے رکھے اور کھڑا ہووے رمضان میں ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَلَمَةَ

بن عبد الرحمن حدثني بشيء سمعته من أبيك سمعه أبوك من رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بين أبيك
وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم أحد في شهر رمضان قال نعم حدثني أبي قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم إن الله تبارك وتعالى فرض صيام رمضان وسننت لكم قيامه فمن صامه وقامه إيمانا واحتسابا خرج من
ذنوبه كيوم ولدته أمه ترجمہ نضر بن شیبان سے روایت ہے کہا ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے کہا مجھ کو کوئی حدیث ایسی بیان کر جو تم
نے اپنے باپ سے سنی ہو اور تمہارے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو بیچ میں اور کوئی واسطہ نہ ہو اونھوں نے کہا اچھا حدیث
بیان کی مجھ سے میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے فرض کیے روزے رمضان کے اور سنت ہے کھڑا ہونا اوس
میں جو شخص رمضان میں روزے رکھے اور رات کو کھڑا ہو وہ گناہوں سے ایسا نکل جاویگا جیسے اوس روز تھا جس دن اوسکی ماں نے اوسکو جنا تھا

فضل الصيام روزے کی فضیلت کا بیان

عن علي بن أبي طالب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الله تبارك وتعالى
يقول الصوم لي وأنا أجزي به وللصائم فرحتان حين يفطر وحين يلقى ربه والذي نفسي بيده لخلوف
فم الصائم أطيب عند الله من ريح المسك ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے
روزہ خاص میرے لیے ہے یعنی ایسی عبادت ہے جو سوا خدا کے اور کسی کے لیے نہیں ہوئی اگرچہ مسلمان کی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں
مگر روزہ مشرکوں نے بھی ہمیشہ اللہ ہی کے لیے رکھا ہے یا روزہ ایسی عبادت ہے جس میں ریا نہیں ہو سکتی اس لیے وہ خاص خدا کے لیے ہوا اور میں
ہی اوسکا بدلہ دونگا اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی جس وقت روزہ کھولتا ہے اور دوسری خوشی اوس وقت ہوگی جب اپنے پروردگار
سے ملیگا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو زیادہ پسند ہے مشک کی خوشبو سے عن عبد الله
قال الله عز وجل الصوم لي وأنا أجزي به وللصائم فرحتان فرحة حين يلقى ربه وفرحة عند فطره و
لخلوف فم الصائم أطيب عند الله من ريح المسك ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے ایسی ہی روایت ہے عن أبي سعيد قال
قال النبي صلى الله عليه وسلم إن الله تبارك وتعالى يقول الصوم لي وأنا أجزي به وللصائم فرحتان إذا
أفطر فرح وإذا لقي الله فجزاه فرح والذي نفس محمد بيده لخلوف فم الصائم أطيب عند الله من ريح
المسك ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الصيام لي وأنا أجزي به و
الصائم يفرح مرتين عند فطره ويوم يلقى الله وخلوف فم الصائم أطيب عند الله من ريح المسك ترجمہ ابو ہریرہ سے
ایسی ہی روایت ہے عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من حسنة عملها ابن آدم إلا كتب له
عشر حسنات إلى سبعمائة ضعف قال الله عز وجل إلا الصيام فإنه لي وأنا أجزي به يدع شهوته وطعامه من
أجلي الصيام جنة للصائم فرحتان فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف فم الصائم أطيب عند الله
من ريح المسك ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نیکی آدمی کرتا ہے اوس کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں
سات سو نیکیوں تک اللہ جل جلالہ نے فرمایا مگر روزہ خاص میرے لیے ہے میں اوسکا بدلہ دونگا اپنی خواہش کو اور کھانا میرے لیے چھوڑتا ہے

میرے لیے روزہ ڈھال ہے (جیسے ڈھال لڑائی میں زخموں سے بچاتی ہے اسیطرح روزہ شیطان کے حملوں سے بچاتا ہے) روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں
ایک روزہ کھولتے وقت دوسری پروردگار سے ملتے وقت البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو زیادہ پسند ہے مشک کی خوشبو سے عن
ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عمل ابن آدم لہ الا الصیام ھو لی وانا اجزی بہ والصیام
جنۃ اذا کان یوم صیام احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان شاتمہ احد او قاتلہ فلیقل انی صائم والذی
نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ یوم القیامۃ من ریح المسک للصائم فرحتان یفرحھما اذا
افطر فرح بفطرہ واذا لقی ربہ عزوجل فرح بصومہ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سب کام آدمی کا اسکے لیے ہے مگر روزہ وہ میرا ہے میں اسکا بدلہ دونگا روزہ ڈھال ہے جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو بیہودہ نہ
بکے (یعنی جھوٹھ نہ بولے فضیحت نہ کرے) نہ چلاوے اگر کوئی اوسے گالی دیوے یا اوس سے لڑے تو کہدیوے میں روزہ دار ہوں قسم ہے اوس شخص کی
جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے البتہ روزہ دار کو دوہری خوشی ہے ایک جسوقت روزہ کھولتا ہے خوش ہوتا ہے روزہ کھولنے سے دوسرے جب
اللہ سے ملیگا خوش ہوگا اپنے روزے سے عن ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عزوجل کل
عمل ابن آدم لہ الا الصیام ھو لی وانا اجزی بہ الصیام جنۃ فاذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا
یصخب فان شاتمہ احد او قاتلہ فلیقل انی امرؤ صائم والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب
عند اللہ من ریح المسک ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
قال اللہ عزوجل کل عمل ابن آدم لہ الا الصیام ھو لی وانا اجزی بہ والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم
الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے
اللہ نے فرمایا ہر کام آدمی کا اسکے لیے ہے مگر روزہ وہ میرے لیے ہے میں اسکا بدلہ دونگا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں محمد کی جان
ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک بہتر ہے مشک کی خوشبو سے عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل
حسنۃ یعملھا ابن آدم فلہ عشر امثالھا الا الصیام لی وانا اجزی بہ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم
نے فرمایا (اللہ تعالی فرماتا ہے) ہر نیکی کے بدلے آدمی کو دس نیکیوں کا ثواب ملیگا مگر روزہ وہ میرے لیے ہی میں ہی اسکا بدلہ دونگا عن
ابی امامۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت مرنی بامر آخذہ عنک قال علیک بالصوم فانہ
لا مثل لہ ترجمہ ابو امامہؓ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا مجھکو ایک کام بتلائیے جسکو میں حاصل
کروں آپ سے آپ نے فرمایا تو روزے کو اختیار کر اس کے برابر کوئی (عبادت) نہیں ہے عن ابی امامۃ الباھلی قال قلت یا رسول
اللہ مرنی بامر ینفعنی اللہ بہ قال علیک بالصوم فانہ لا مثل لہ ترجمہ ابو امامہ باہلی سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھکو
ایسا کام بتلائیے جس سے اللہ مجھکو نفع دیوے آپ نے فرمایا روزہ لازم کر لے اسکے برابر کوئی کام نہیں ہے عن ابی امامۃ انہ سأل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ای العمل افضل قال علیک بالصوم فانہ لا عدل لہ ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

کونسا کام افضل ہے آپنے فرمایا روزہ اسکی برابر دوسرا کام نہیں ہے عن ابی امامة قال قلت یا رسول الله مرنی بعمل قال علیک با
لصوم فانه لا عدل له ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کسی کام کا حکم دیجیے آپنے فرمایا روزہ رکھا کر اسکے برابر
دوسرا کام نہیں ہے عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصوم جنة ترجمہ معاذ بن جبل سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے عن معاذ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصوم جنة
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابی هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصيام جنة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے (جو گناہوں سے باز رکھتا ہے اور شیطان کے حملوں سے بچاتا ہے) عن ابی هريرة
يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصيام جنة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
روزہ سپر ہے عن مطرف رجل من عامر بن صعصعة ان عثمان بن العاص دعا له بلبن ليسقيه فقال مطرف
انی صائم فقال عثمان سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الصيام جنة كجنة احدكم من القتال
ترجمہ مطرف سے روایت ہے جو عامر بن صعصعہ کی اولاد میں سے ایک شخص ہے عثمان بن العاص نے اونکو پلانے کے لیے دودھ منگوایا
اونھوں نے کہا میں روزہ سے ہوں عثمان نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے روزہ سپر ہے جیسے تم میں سے کسی کے پاس
لڑائی کی سپر ہوتی ہے عن مطرف قال دخلت على عثمان بن ابی العاص فدعا بلبن فقلت انی صائم فقال سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول الصوم جنة من النار كجنة احدكم من القتال ترجمہ مطرف سے روایت ہے میں عثمان بن
ابی العاص پاس گیا انہوں نے دودھ منگوایا میں نے کہا میں روزہ دار ہوں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے روزہ سپر ہے جہنم کی آگ سے جیسے تم میں سے کسی کے پاس لڑائی کی سپر ہو عن ابی عبيدة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول الصوم جنة ما لم يخرقها ترجمہ ابو عبیدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے روزہ سپر ہے جبتک
اوسکو نہ پھاڑے (یعنی جبتک غیبت نہ کرے یا جھوٹ نہ بولے کیونکہ اس سے روزہ بگڑ جاتا ہے جیسے ڈھال پھٹ جاتی ہے) عن عائشة عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال الصيام جنة من النار فمن اصبح صائما فلا يجهل يومئذ وان امرؤ جهل عليه فلا يشتمه ولا
يسبه وليقل انی صائم والذی نفس محمد بيده لخلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسك ترجمہ ام المؤمنین
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے آگ کی (یعنی جہنم کی آگ سے بچا دیگا) جو شخص صبح کو روزہ دار ہووے
وہ جہالت نہ کرے اگر کوئی شخص اوس سے جہالت کرے تو اوسکو گالی نہ دے برا نہ کہے بلکہ یوں کہے کہ میں روزہ دار ہوں قسم اوس شخص کی جسکے
ہاتھ میں محمد کی جان ہے البتہ روزہ دار کے منھ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ پاکیزہ ہے عن ابی عبيدة قال الصيام جنة
ما لم يخرقها ترجمہ ابو عبیدہ نے کہا روزہ ڈھال ہے جبتک اوسکو پھاڑے نہیں عن سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه و
سلم قال للصائمين باب في الجنة يقال له الريان لا يدخل فيه احد غيرهم فاذا دخل آخرهم اغلق من دخل
فيه شرب ومن شرب لم يظمأ فيها ابدا ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ داروں کے

یعنی جنت میں ایک دروازہ ہی جسکو ریان کہتے ہیں اوس میں کوئی نجاوے گا سوا روزہ داروں کے جب سب روزہ دار پہنچ گئے
اخیر شخص اوسکے اندر جاویگا تو وہ دروازہ بند ہو جاویگا جو شخص اوسکے اندر جاویگا وہ پیوے گا اور جو پانی پیوے گا وہ
پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا **عن** سھل قال ان فی الجنة بابا یقال له الریان یقال یوم القیامة این الصائمون ھل لکم
الی الریان من دخله لم یظمأ ابدا فاذا دخلوا اغلق علیھم فلم یدخل فیه احد غیرھم **ترجمہ** سہل نے کہا جنت میں
ایک دروازہ ہی جسکو ریان کہتے ہیں قیامت کے روز پکارا جاویگا روزہ دار کہاں ہیں آتے ہو ریان کی طرف جو شخص اوسکے اندر جاویگا
وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا جب سب اوسکے اندر چلے جاوینگے تو وہ دروازہ بند ہو جاویگا پھر کوئی اوسمیں نجاویگا **عن** ابی ھریرة
عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من انفق زوجین فی سبیل الله عز وجل نودی فی الجنة یا عبد الله ھذا
خیر فمن کان من اھل الصلوة یدعی من باب الصلوة ومن کان من اھل الجھاد دعی من باب الجھاد ومن کان
من اھل الصدقة یدعی من باب الصدقة ومن کان من اھل الصیام دعی من باب الریان قال ابو بکر
الصدیق یا رسول الله ما علی احد یدعی من تلک الابواب من ضرورة فھل یدعی احد من تلک الابواب کلھا
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نعم وارجو ان تکون منھم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص جوڑا (دو اشرفیاں یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیاں یا دو غلام یا دو لونڈیاں) دیوے
اللہ کی راہ میں جنت میں پکارا جاویگا اے اللہ کے بندے یہ تیری نیکی ہے تو جو شخص نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جاویگا اور
جو شخص جہادی ہوگا (غازی) وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جاویگا اور جو شخص صدقہ دینے والا ہوگا وہ صدقہ کے دروازے سے بلایا جاویگا
اور جو شخص روزہ دار ہوگا وہ روزے کے دروازے سے بلایا جاویگا۔ ابو بکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ جو شخص سب دروازوں سے بلایا جاوے
اوسکو کیا تکلیف ہوگی کوئی ایسا بھی ہوگا جو سب دروازوں سے بلایا جاوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور مجھے امید ہی کہ تم
ایسے ہی لوگوں میں سے ہوگے **ف** جو سب دروازوں سے بلائے جاوینگے اس حدیث سے فضیلت اور بزرگی حضرت ابو بکر صدیق
کی معلوم ہوئی روزہ اور نماز اور صدقہ اور جہاد سب باتوں میں ابو بکر صدیق کامل تھے پھر اون کے جنتی ہونے میں کیا شک ہے **عن**
عبد الله قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن شباب لا نقدر علی شیء قال یا معشر الشباب علیکم
بالباءة فانه اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ہم جوان تھے تاب نہ رکھتے تھے آپ نے فرمایا اے گروہ جوانوں کے تم نکاح کرو اس لیے کہ نکاح کر لینے
سے نگاہ نیچی رہتی ہے (یعنی عورتوں کے گھورنے سے بچتا ہے) اور شرمگاہ بچی رہتی ہے (زنا سے) اور جو شخص نکاح کا مقدور نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھے روزہ
اوس شخص کے لیے بدھیا کرنا ہوگا **ف** یعنی جیسی خصی کرڈالنے سے شہوت جاتی رہتی ہے ویسے ہی روزہ رکھنے سے شہوت کم ہو جاتی ہے **عن** علقمة قال
ابن مسعود مع عثمان بعرفات فخلا به فحدثه وان عثمان قال لابن مسعود ھل لک فی فتاة ازوجکھا
فدعا عبد الله علقمة فحدث ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فانه اغض

لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ ترجمہ علقمہ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ حضرت عثمانؓ سے ملے عرفات میں اور تنہائی میں اونسے باتیں کیں حضرت عثمان نے عبداللہ بن مسعود سے کہا میں تمہارا نکاح ایک جوان عورت سے کر دوں عبداللہ بن مسعود نے علقمہ کو بلا بھیجا اور یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے نکاح کا مقدور رکھے وہ نکاح کرے یہ اوسکی نگاہ کو روکے گا اور شرمگاہ کو بچا رکھیگا اور جو شخص نکاح کا مقدور نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھے روزہ اوسکو خصی بنا دیگا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ ترجمہ عبداللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے نکاح کی طاقت رکھتا ہے وہ نکاح کرے جسکو اتنا مقدور ہو وہ روزہ رکھے روزہ اوسکو خصی بنا دیگا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ وَمَعَنَا عَلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ وَجَمَاعَةٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثٍ مَا رَأَيْتُهُ حَدَّثَ بِهِ الْقَوْمَ إِلَّا مِنْ أَجْلِي لِأَنِّي كُنْتُ أَحْدَثَهُمْ سِنًّا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ ترجمہ عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے ہم عبداللہؓ بن مسعود کے پاس گئے ہمارے ساتھ علقمہ تھے اور اسود اور کئی ایک لوگ انہوں نے ایک حدیث بیان کی میں سمجھتا ہوں میرے لیے بیان کی کیونکہ میں ان سب میں کمسن تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ جوانوں کے جو شخص تم میں سے مقدور رکھے نکاح کا وہ نکاح کر لے اسلیے کہ نکاح روکتا ہے نگاہ کو اور بچا رکھتا ہے فرج کو یعنی شرمگاہ کو

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فِتْيَةٍ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَالصَّوْمُ لَهُ وِجَاءٌ ترجمہ علقمہؓ سے روایت ہے میں عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس تھا اور وہ حضرت عثمانؓ کے پاس بیٹھے تھے حضرت عثمانؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان عورت پر گزرے اور فرمایا جو شخص تم میں سے طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح نگاہ کو روکتا ہے اور شرمگاہ کو بچا رکھتا ہے اور جو شخص اتنا مقدور نہ رکھے وہ روزہ رکھے روزہ اوسکو خصی بنا دیگا۔ امام نسائیؒ نے کہا اس حدیث میں ابو معشر راوی ہے اوسکا نام زیاد بن کلیب ہے اور وہ ثقہ ہے مصاحب تھا ابراہیم نخعی کا اور اس سے منصور اور مغیرہ اور شعبہ نے روایت کیا اور ایک ابو معشر مدینہ کا رہنے والا ہے اوسکا نام نجیح ہے وہ ضعیف ہے اور ضعف کے ساتھ منکر حدیثیں اوسنے بیان کی ہیں اوسکی منکر حدیثوں میں سے ایک وہ ہے جو اوس نے روایت کی محمد بن عمرو سے اونہوں نے ابو سلمہ سے اونہوں نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ یعنی درمیان پورب اور پچھم کے قبلہ ہے اور ایک وہ ہے جو ہشام بن عروہ سے روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے اونہوں نے عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کاٹو گوشت کو چھری سے لیکن اوسکو دانت سے کاٹو لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ وَلٰكِنِ انْهَسُوهُ نَهْسًا

بَابُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ جو شخص اللہ کی راہ میں ایک روزہ رکھے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ زَحْزَحَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِينَ خَرِيفًا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دن روزہ رکھے اللہ کی راہ میں وہ [illegible]

(یعنی جہاد کے سفر میں یا حج کے سفر میں) اللہ تعالیٰ اسکو جہنم سے اس روزے کیوجہ سے ستر برس کی راہ دور کردیگا عن ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوما فی سبیل اللہ باعد اللہ بینہ وبین النار بذلک الیوم
سبعین خریفا ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من صام یوما فی سبیل اللہ باعد اللہ عزوجل وجہہ عن النار سبعین خریفا عن ابی سعید عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم من صام یوما فی سبیل اللہ باعد اللہ وجہہ من جہنم سبعین عاما عن ابی سعید انہ سمع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من عبد یصوم یوما فی سبیل اللہ عزوجل الا باعد اللہ عزوجل بذلک الیوم وجہہ
من النار سبعین خریفا عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوما فی سبیل اللہ عزوجل باعد
اللہ عن النار سبعین خریفا عن ابی سعید الخدری یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صام
یوما فی سبیل اللہ تبارک وتعالی باعد اللہ وجہہ من النار سبعین خریفا عن ابی سعید الخدری قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصوم عبد یوما فی سبیل اللہ الا باعد اللہ تعالی بذلک الیوم من النار
عن وجہہ سبعین خریفا عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام یوما فی سبیل
اللہ باعد اللہ بذلک حر جہنم عن وجہہ سبعین خریفا عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال من صام یوما فی سبیل اللہ باعد اللہ بذلک الیوم النار عن وجہہ سبعین خریفا عن عقبۃ
بن عامر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام یوما فی سبیل اللہ عزوجل باعد اللہ منہ جہنم مسیرۃ
مائۃ عام (ف) ان سب احادیث کے لفظوں میں کچھ کچھ اختلاف ہے لیکن مطلب ایک ہے **ما یکرہ**
من الصیام فی السفر سفر میں روزہ رکھنا مکروہ ہے عن کعب بن عاصم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لیس من البر الصیام فی السفر ترجمہ کعب بن عاصم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے (ف) علماء نے اختلاف کیا ہے سفر میں رمضان کا روزہ رکھنا کیسا ہے بعض ظاہریہ کے نزدیک
جائز ہی نہیں بلکہ اگر رکھے تو روزہ درست نہ ہوگا اور قضا لازم ہوگی اور جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے لیکن مالک اور ابو حنیفہ اور
شافعی کے نزدیک روزہ رکھنا بہتر ہے اگر تکلیف نہ ہو نہیں تو افطار بہتر ہے اور سعید بن المسیب اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق کے
نزدیک روزہ نہ رکھنا بہتر ہے اور یہ حدیث محمول ہے اس صورت پر جب روزے سے ضرر کا احتمال ہو عن سعید بن المسیب قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس من البر الصیام فی السفر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت
خطا ہے اور صحیح سعید بن المسیب سے مرسلاً ہے مثل شعیب کی روایت کے اس روایت میں ابن کثیر کا کسی نے ساتھ نہیں دیا عن جابر بن
عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای ناسا مجتمعین علی رجل فسال فقالوا رجل اجہدہ الصوم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس من البر الصیام فی السفر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

لوگون کو دیکھا ایک شخص پر جمع ہین آپنے پوچھا کیا ہے لوگون نے کہا روزے سے پریشان ہو گیا ہے (راوی یہ شعبہ) سفر مین تہا آپنے
فرمایا سفر مین روزہ رکہنا نیکی نہین ہے عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر برجل في ظل شجرة
يرش عليه الماء قال ما بال صاحبكم هذا قالوا يا رسول الله صائم قال انه ليس من البر ان تصوموا في السفر
وعليكم برخصة الله التي رخص لكم فاقبلوها ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر
گزرے جو درخت کے سایہ مین تہا اوسپر پانی ڈال رہے تہے آپنے فرمایا اسکو کیا ہوا ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ روزہ دار ہے آپنے فرمایا سفر مین روزہ
رکہنا کوئی نیکی نہین ہے تم قبول کرو اللہ کی رخصت کو جو اوس نے تم کو دی ہے عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال ليس من البر الصيام في السفر عليكم برخصة الله عز وجل فاقبلوها عن جابر ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليس من البر الصيام في السفر ترجمہ اوپر گزر چکا عن جابر بن عبد الله ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم راى رجلا قد ظلل عليه في السفر فقال ليس من البر الصيام في السفر ترجمہ جابر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکہا سفر مین اوسپر سایہ کیا گیا تہا آپنے فرمایا سفر مین روزہ رکہنا نیکی نہین ہے عن
جابر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى مكة عام الفتح في رمضان فصام حتى بلغ كراع الغميم فصام الناس
فبلغه ان الناس قد شق عليهم الصيام فدعا بقدح من ماء بعد العصر فشرب والناس ينظرون فافطر بعض الناس وصام
بعضهم فبلغه ان ناسا صاموا فقال اولئك العصاة ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال کہ فتح ہوا
مکہ نکلے رمضان مین تو روزہ رکہتے رہے یہانتک کہ پہونچے کراع الغمیم مین (کراع الغمیم دو لفظ ہین ایک کراع یعنی ندی دوسری غمیم جو ایک
وادی کا نام ہے اور دونون ملکر ایک موضع کا نام ہے جو مدینے سے سات منزل پر ہے اور مکے سے دو منزل پر) اور لوگ بہی ہمراہ آپ کے ساتھ تہے
روزہ رکہتے ہوے آپکو خبر پہونچی کہ روزہ لوگون پر بہاری ہو گیا ہے آپنے ایک پیالہ پانی کا منگوایا عصر کے بعد اور پی لیا لوگ دیکہہ رہے تہے
پہر بعض لوگون نے روزہ کہولڈالا (آپ کو دیکہکر) اور بعضون نے روزہ رکہا جب آپکو یہ خبر پہونچی کہ بعض لوگون نے روزہ
رکہا ہے آپنے فرمایا وہ گنہگار ہین ف اسلیے کہ جب روزہ سفر مین شاق ہو تو افطار بہتر ہے خصوصا جہاد کے سفر مین جہان دشمن سے
ضعیف ہو جانیکا احتمال ہے عن ابي هريرة قال اتي النبي صلى الله عليه وسلم بطعام بمر الظهران فقال لابي بكر و
عمر ادنيا فكلا فقالا انا صائمان فقال ارحلوا لصاحبيكم اعملوا لصاحبيكم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہانا لایا گیا مر الظہران (ایک مقام کا نام ہے درمیان مکے اور مدینے کے) مین آپنے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے
فرمایا نزدیک آؤ اور کہاؤ اون دونون نے کہا ہم روزے سے ہین آپنے فرمایا لوگو انکو اپنے دونو یارون کی سواری طیار کرو اور کام کرو
اونکے حصہ کا اسلیے کہ وہ روزہ دار ہین عن ابي سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما رسول الله صلى الله عليه
وسلم يتغدى بمر الظهران ومعه ابو بكر وعمر فقال الغداء مرسل ترجمہ ابو سلمہ سے بہی یہ حدیث مرسلا روایت کی گئی ہے
کہ آپ صبح کا کہانا کہا رہے تہے مر الظہران مین آپکے ساتہ ابو بکر اور عمر تہے اخیر تک عن ابي سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يُتِمُّونَ الظُّهْرَ إِنْ سَلَّمَ ترجمہ اوپر گزرا

ذِكْرُ وَضْعِ الصِّيَامِ عَنِ الْمُسَافِرِ مسافر کو روزہ معاف ہونا

عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ تَعَالَ ادْنُ مِنِّي حَتَّى أُخْبِرَكَ عَنِ الْمُسَافِرِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ ترجمہ عمرو بن امیہ ضمری سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سفر سے آیا اور آپ نے فرمایا صبح کو کھانے کی انتظار کرو میں نے کہا میں روزہ سے ہوں آپ نے فرمایا ادھر آ میرے پاس میں تجھکو مسافر کا حکم بتلا دوں اللہ جل جلالہ نے روزہ اور آدھی نماز کو معاف کر دیا ہے مسافر پر

عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَنْتَظِرُ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ قُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ تَعَالَ أُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنْهُ يَعْنِي الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ

عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبْتُ لِأَخْرُجَ قَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ قُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ تَعَالَ أُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ ترجمہ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ میں سفر سے آیا میں نے آپ کو سلام کیا جب میں جانے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہر کھانا کھا کر جا

عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ يَعْنِي الضَّمْرِيَّ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ أَبَا أُمَيَّةَ قُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ ادْنُ أُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ

عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَعَالَ أُخْبِرْكَ عَنِ الصِّيَامِ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ

عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ نَحْوَهُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ يَعْنِي نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ وَعَنِ الْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے معاف کر دیا مسافر کو روزہ اور آدھی نماز اور پیٹ والی اور دودھ پلانے والی عورت کو (یعنی اگر روزہ رکھ کر نقصان کا خوف ہو تو نہ رکھیں پھر قضا کر لیں)

عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَنَا ثُمَّ الْقُشَيْرِيُّ فِي إِبِلٍ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو قِلَابَةَ حَدِّثْهُ فَقَالَ الشَّيْخُ حَدَّثَنِي عَمِّي أَنَّهُ ذَهَبَ فِي إِبِلٍ لَهُ فَانْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْكُلُ أَوْ قَالَ يَطْعَمُ فَقَالَ ادْنُ فَكُلْ أَوْ قَالَ ادْنُ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامَ وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے اونہوں نے سنا ایک شخص سے جو قشیر کے (قشیر ایک قبیلہ کا نام ہے) اونہوں نے سنا اپنے چچا سے ۔ ایوب نے کہا پہلی ابو قلابہ نے ہم سے حدیث بیان کی تھی پھر ہم نے اوسکو دیکھا تو ابو قلابہ نے کہا حدیث بیان کر اوس سے اوس نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے چچا نے وہ اپنی اونٹوں کے ساتھ گیا تو رسول اللہ صلعم تک پہونچا آپ کھانا کھا رہے تھے آپ نے فرمایا نزدیک آ اور کہا میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے معاف کر دیا ہے مسافر کو آدھی نماز کو اور روزے کو اسیطرح پیٹ والی عورت اور دودھ پلانے والی کو بھی روزہ معاف کر دیا

عَنْ

ایُّوبُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ هَذَا الْحَدِيثَ ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِي صَاحِبِ الْحَدِيثِ فَدَلَّنِي عَلَيْهِ فَلَقِيتُهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي قَرِيبٌ
لِي يُقَالُ لَهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلٍ كَانَتْ لِي أُخِذَتْ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ يَأْكُلُ فَدَعَانِي
إِلَى طَعَامِهِ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ ادْنُ أُخْبِرْكَ عَنْ ذَلِكَ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ ترجمہ ایوب سے روایت ہے
ابو قلابہ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی پھر کہا تم اس حدیث کے بیان کرنے والے سے ملو گے پھر مجھے اس کا نشان بتلایا میں اس سے ملا اس نے کہا مجھ سے میرے
ایک عزیز نے بیان کیا جس کو انس بن مالک کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے اونٹ لینے گیا جب میں آپ کے پاس پہنچا تو آپ کھانا
کھا رہے تھے آپ نے مجھ کو بلایا کھانے کے لیے میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا نزدیک آ میں تجھ سے بیان کروں اللہ تعالیٰ نے مسافر
کو آدھی نماز اور روزہ معاف کر دیا ہے عَنْ رَجُلٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ فَإِذَا هُوَ يَتَغَدَّى قَالَ هَلُمَّ إِلَى
الْغَدَاءِ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ هَلُمَّ أُخْبِرْكَ عَنِ الصَّوْمِ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ وَرَخَّصَ لِلْحُبْلَى
وَالْمُرْضِعِ ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کام کو آیا آپ صبح کا کھانا کھا رہے تھے آپ نے فرمایا کھانا
میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا ادھر آ میں تجھ کو روزہ کا حکم بتلاؤں اللہ تعالیٰ نے مسافر کو آدھی نماز معاف کر دی ہے اور روزہ
معاف کر دیا ہے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی کو رخصت دی ہے عَنْ هَانِئِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيشِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ
مُسَافِرًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا صَائِمٌ وَهُوَ يَأْكُلُ قَالَ هَلُمَّ قُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ تَعَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ مَا وَضَعَ
اللَّهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قُلْتُ وَمَا وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ قَالَ الصَّوْمَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ ترجمہ ہانی بن شخیر سے روایت ہے انہوں نے سنا
ایک شخص سے جو بلحریش میں سے تھا اس نے سنا اپنے باپ سے کہا میں مسافر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں روزہ سے تھا آپ
کھانا کھا رہے تھے آپ نے فرمایا آ میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا تو نہیں جانتا جو اللہ تعالیٰ نے معاف کیا ہے مسافر کو میں نے کہا کیا معاف
کیا ہے آپ نے فرمایا روزہ اور آدھی نماز عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيشِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَا شَاءَ
اللَّهُ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ هَلُمَّ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحَدِّثُكُمْ عَنِ الصِّيَامِ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ ترجمہ ہانی بن عبد اللہ بن شخیر سے
روایت ہے انہوں نے سنا ایک شخص سے جو بلحریش میں سے تھا اس نے سنا اپنے باپ سے کہا میں مسافر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آیا اور میں روزہ سے تھا آپ کھانا کھا رہے تھے آپ نے فرمایا آ میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا تو نہیں جانتا جو اللہ تعالیٰ نے
مسافر کو معاف کیا میں نے کہا کیا معاف کیا ہے آپ نے فرمایا روزہ اور آدھی نماز عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيشِ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ هَلُمَّ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ إِنِّي
صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحَدِّثُكُمْ عَنِ الصِّيَامِ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ ترجمہ
ہانی بن عبد اللہ بن شخیر سے روایت ہے اس نے سنا بلحریش کے ایک شخص سے اس نے سنا اپنے باپ سے کہا ہم سفر میں رہا کرتے تھے جب تک اللہ
چاہتا تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے آپ کھانا کھا رہے تھے آپ نے فرمایا آؤ کھانا کھاؤ میں نے کہا میں روزہ دار ہوں [illegible]

بتلاتا ہوں اللہ تعالیٰ نے مسافر کو روزہ معاف کر دیا ہے اور آدھی نماز معاف کر دی ہے عن هانئ بن عبد الله بن الشخير قال كنت
مسافرا فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يأكل وانا صائم فقال هلم قلت اني صائم قال اتدري ما وضع الله
عن المسافر قلت وما وضع الله عن المسافر قال الصوم وشطر الصلوة ترجمہ اوپر گزر چکا عن غيلان قال خرجت مع
ابي قلابة في سفر فقرب طعاما فقلت اني صائم فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج في سفر فقرب طعاما
فقال لرجل ادن فاطعم قال اني صائم قال ان الله وضع عن المسافر نصف الصلوة والصوم في السفر فادن فاطعم
فدنوت فطعمت ترجمہ غیلان سے روایت ہے میں ابو قلابہ کے ساتھ نکلا سفر میں اونہوں نے کھانا سامنے کیا میں نے کہا میں
روزہ سے ہوں ابو قلابہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نکلے آپکے سامنے کھانا آیا آپ نے ایک شخص سے کہا آ اور کھا وہ بولا
میں روزہ سے ہوں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسافر کو آدھی نماز اور روزہ سفر میں معاف کر دیا ہے تو آ اور کھا میں گیا اور کھایا فضل
الافطار في السفر على الصوم سفر میں روزہ نہ رکھنے کی فضیلت عن انس بن مالك قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
في السفر فمنا الصائم ومنا المفطر فنزلنا في يوم حار واتخذنا ظلالا فسقط الصوام وقام المفطرون فسقوا الركاب
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهب المفطرون اليوم بالاجر ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے بعضوں نے ہم میں سے روزہ رکھا اور بعضوں نے افطار کیا ایک دن بہت گرمی تھی ہم اترے اور سایہ لگائے روزہ دار
تھک کر گر پڑے اور بے روزہ اٹھے اور اونٹوں کو پانی پلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کا ثواب بے روزہ لوگ لے گئے ذکر
قوله الصائم في السفر كالمفطر في الحضر روزہ رکھنا سفر میں ایسا ہے جیسے بے روزہ ہونا گھر میں عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن
عوف قال يقال الصائم في السفر كالمفطر في الحضر ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف نے کہا لوگ کہتے تھے سفر میں روزہ
رکھنا ایسا ہے جیسے حضر میں افطار کرنا ف یعنی سفر میں روزہ رکھنے کا کچھ ثواب نہیں ہے یا روزہ رکھنا گناہ ہے یعنی جس صورت میں ضرر
کا احتمال ہو۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے عبد الرحمن بن عوف سے مرفوعاً روایت کی ہے عن عبد الرحمن بن عوف قال الصيام في السفر
كالافطار في الحضر ترجمہ عبد الرحمن بن عوف نے کہا سفر میں روزہ رکھنا ایسا ہی ہے جیسے حضر یعنی گھر میں افطار کرنا عن
عبد الرحمن بن عوف قال الصائم في السفر كالمفطر في الحضر ترجمہ عبد الرحمن بن عوف نے کہا سفر میں روزہ رکھنے والا ایسا ہی
ہے جیسے حضر میں افطار کرنے والا الصيام في السفر سفر میں روزہ رکھنے کا بیان عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم
خرج في رمضان فصام حتى اتى قديدا ثم اتى بقدح من لبن فشرب وافطر هو واصحابه ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں نکلے (سفر میں) تو روزے رکھتے رہے یہاں تک کہ قدید (ایک مقام ہے مدینہ سے سات منزل پر مکہ کی طرف)
میں پہنچے پھر ایک پیالہ دودھ کا آپ کے سامنے آیا آپ نے پی لیا اور آپ کے اصحاب نے بھی پیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں اگر کوئی
روزہ رکھ لے پھر تکلیف معلوم ہو تو توڑ سکتا ہے عن ابن عباس قال صام رسول الله صلى الله عليه وسلم من المدينة حتى
اتى قديدا ثم افطر حتى اتى مكة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا جب مدینہ سے نکلے

یہاں تک کہ قدید میں پہنچے پھر افطار کیا یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہوئے۔ عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صام في السفر
حتى اتى قديدا ثم دعا بقدح من لبن فشرب فافطر هو واصحابه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سفر میں روزہ رکھا یہاں تک کہ قدید میں آئے پھر ایک پیالہ دودھ کا منگوایا آپ نے پیا اور آپ کے اصحاب نے بھی پیا۔ عن ابن عباس قال خرج
رسول الله صلى الله عليه وسلم الى مكة فصام حتى اتى عسفان فدعا بقدح فشرب قال شعبة في رمضان فكان ابن عباس
يقول من شاء صام ومن شاء افطر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی طرف نکلے تو روزہ رکھتے رہے یہاں تک کہ عسفان میں پہنچے
پھر ایک پیالہ منگوایا اور پیا رمضان میں ابن عباس کہتے تھے جو چاہے سفر میں روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔ عن ابن عباس قال سافر
رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان فصام حتى بلغ عسفان ثم دعا باناء فشرب نهارا ليراه الناس ثم افطر ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا رمضان میں تو روزہ رکھتے رہے یہاں تک کہ عسفان میں پہنچے پھر ایک برتن
منگوایا اور دن کو پانی پیا لوگ دیکھتے رہے پھر روزہ نہیں رکھا۔ عن العوام بن حوشب قال قلت لمجاهد الصوم في السفر قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم ويفطر ترجمہ عوام بن حوشب سے روایت ہے میں نے مجاہد سے کہا سفر میں روزہ کیسا ہے
انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے اور افطار کرتے تھے۔ عن مجاهد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صام في شهر رمضان
وافطر في السفر ترجمہ مجاہد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں روزے رکھے پھر افطار کیا سفر میں۔ عن حمزة بن عمرو الاسلمي
انه سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصوم في السفر فقال ان ذكر كلمة معناها ان شئت فصم وان شئت فافطر
ترجمہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا سفر میں روزہ رکھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ جی چاہے نہ رکھ۔ عن
حمزة بن عمرو قال يا رسول الله مثله مرسل۔ عن حمزة قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصوم في السفر
قال ان شئت ان تصوم فصم وان شئت ان تفطر فافطر۔ عن حمزة بن عمرو قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن الصوم في السفر فقال ان شئت ان تصوم فصم وان شئت ان تفطر فافطر۔ عن حمزة بن عمرو الاسلمي قال يا رسول
الله اجد قوة على الصيام في السفر قال ان شئت فصم وان شئت فافطر۔ عن حمزة بن عمرو انه سأل رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن الصوم في السفر فقال ان شئت ان تصوم فصم وان شئت ان تفطر فافطر ترجمہ یہ سب حدیثیں گزر چکیں
ان سب حدیثوں کے معنے ایک ہیں لیکن لفظوں میں کچھ کچھ اختلاف ہے۔ عن حمزة بن عمرو قال كنت اسرد الصيام على عهد رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله اني اسرد الصيام في السفر فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر ترجمہ
حمزہ بن عمرو سے روایت ہے [illegible] میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] جی چاہے تو افطار کر۔ عن حمزة قال قلت يا نبي الله اني رجل اسرد الصيام افاصوم
في السفر قال ان شئت فصم وان شئت فافطر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ عن حمزة بن عمرو انه سأل رسول الله صلى الله عليه
وسلم وكان رجلا يصوم في السفر فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر ترجمہ حمزہ بن عمرو نے [illegible]

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ جی چاہے نہ رکھ عن حمزة بن عمرو انه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم اجد في قوة على الصيام في السفر فهل علي جناح قال هي رخصة من الله عز وجل فمن اخذ بها فحسن ومن احب ان يصوم فلا جناح عليه ترجمہ حمزہ بن عمرو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں اپنے روزے کی طاقت پاتا ہوں سفر میں کیا مجھ پر کچھ گناہ ہے روزہ رکھنے سے آپ نے فرمایا یہ ایک رخصت ہے اللہ جل جلالہ کی جو شخص اس رخصت کو لیوے تو اچھا ہے اور جو روزہ رکھنا چاہے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے عن حمزة بن عمرو الاسلمي انه سال رسول الله صلى الله عليه وسلم اصوم في السفر قال ان شئت فصم وان شئت فافطر ترجمہ حمزہ بن عمرو اسلمی سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا سفر میں روزہ رکھوں آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے تو رکھ جی چاہے نہ رکھ عن حمزة بن عمرو انه قال يا رسول الله اني رجل اصوم افاصوم في السفر قال ان شئت فصم وان شئت فافطر عن عائشة قالت ان حمزة قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله اصوم في السفر وكان كثير الصيام فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ان شئت فصم وان شئت فافطر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے حمزہ نے کہا یا رسول اللہ میں سفر میں روزہ رکھوں اور وہ بہت روزے رکھا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ اور جی چاہے تو نہ رکھ عن عائشة قالت ان حمزة سال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اصوم في السفر فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر عن عائشة ان حمزة الاسلمي سال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصوم في السفر وكان رجلا يسرد الصوم فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابي سعيد قال كنا نسافر في رمضان فمنا الصائم ومنا المفطر لا يعيب الصائم على المفطر ولا المفطر على الصائم ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے ہم رمضان میں سفر کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی ہم میں سے روزہ رکھتا کوئی نہ رکھتا اور کوئی دوسرے پر عیب نہ لگاتا عن ابي سعيد قال كنا نسافر مع النبي صلى الله عليه وسلم فمنا الصائم ومنا المفطر ولا يعيب الصائم على المفطر ولا يعيب المفطر على الصائم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن جابر قال سافرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فصام بعضنا وافطر بعضنا ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا تو بعضوں نے ہم میں سے روزہ رکھا اور بعضوں نے نہیں رکھا عن ابي سعيد وجابر بن عبد الله انهما سافرا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فيصوم الصائم ويفطر المفطر ولا يعيب الصائم على المفطر ولا المفطر على الصائم ترجمہ ابو سعید و جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے دونوں دونوں نے سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو کوئی روزہ رکھتا تھا کوئی افطار کرتا اور کوئی دوسرے پر عیب نہ لگاتا

الرخصة للمسافر ان يصوم بعضا ويفطر بعضا مسافر کو اختیار ہے کہ رمضان میں کچھ دن روزے رکھے کچھ دن افطار کرے

عن ابن عباس قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح صائما في رمضان حتى اذا كان بالكديد افطر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا رمضان میں نکلے (مدینہ سے) روزہ رکھے ہوئے جب کدید میں پہنچے تو افطار کیا

الرخصة في الإفطار لمن حضر شهر رمضان فصام ثم سافر — جو شخص رمضان میں روزہ رکھے پھر سفر کو جاوے تو روزہ کھول سکتا ہے

عن ابن عباس قال سافر رسول الله صلى الله عليه وسلم فصام حتى بلغ عسفان ثم دعا بإناء فشرب نهارا ليراه الناس ثم أفطر حتى دخل مكة في رمضان قال ابن عباس فصام رسول الله صلى الله عليه وسلم في السفر وأفطر فمن شاء صام ومن شاء أفطر **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا تو روزہ رکھا عسفان (ایک مقام ہے مکے سے دوسری منزل پر) میں پہنچے تو ایک برتن پانی کا منگوایا اور دن کو پانی پیا اسلیے کہ لوگ دیکھیں پھر روزہ نہ رکھا یہانتک کہ مکے میں پہنچے رمضان میں ابن عباس نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا سفر میں اور افطار بھی کیا اب جسکا جی چاہے روزہ رکھے اور جسکا جی چاہے افطار کرے

وضع الصيام عن الحبلى والمرضع — حاملہ اور دودھ پلانے والی کو روزہ معاف ہونا

عن أنس بن مالك أنه أتى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يتغدى فقال له النبي صلى الله عليه وسلم هلم إلى الغداء فقال إني صائم فقال له النبي صلى الله عليه وسلم إن الله عز وجل وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلاة وعن الحبلى والمرضع **ترجمہ** انسؓ بن مالک سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ کھانا کھا رہے تھے تو انکو آپ نے فرمایا آؤ کھانا کھاؤ انس نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا اللہ نے معاف کردیا ہے مسافر کو روزہ اور آدھی نماز اسیطرح پیٹ والی اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ معاف ہے جب تک عذر کا احتمال ہو لیکن پھر قضا کرنا ضرور ہے

تأويل قول الله عز وجل وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين — اس آیت کی تفسیر

عن سلمة بن الأكوع قال لما نزلت هذه الآية وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين كان من أراد أن يفطر ويفتدي حتى نزلت الآية التي بعدها فنسختها **ترجمہ** سلمہ بن الاکوعؓ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين یعنی جو شخص طاقت رکھتا ہو روزے کی وہ ایک مسکین کا کھانا دیوے (اگر روزہ نہ رکھنا چاہے) تو جو شخص چاہتا روزہ رکھتا اور جو چاہتا فدیہ دیتا یہانتک کہ اسکے بعد کی آیت اتری (فمن شهد منكم الشهر فليصمه) اور پہلی آیت منسوخ ہوگئی **ف** اب سب کو روزہ رکھنا ضرور ہے مگر مسافر اور مریض کو رخصت ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں پھر قضا کرلیویں اور بعضوں نے کہا پہلی آیت منسوخ نہیں ہے بلکہ معنی اسکے یہ ہیں کہ جو لوگ پہلے روزے کی طاقت رکھتے تھے لیکن پھر بے طاقت ہوگئے جیسے بڑھے [illegible] وہ روزہ نہ رکھیں اور فدیہ دیں

عن ابن عباس في قوله وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين يطيقونه يكلفونه فدية طعام مسكين واحد فمن تطوع خيرا طعام مسكين آخر ليست بمنسوخة فهو خير له وأن تصوموا خير لكم لا يرخص في هذا إلا للذي لا يطيق الصيام أو مريض لا يشفى **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے وعلى الذين يطيقونه کے معنی یہ ہیں کہ جن لوگوں کو تکلیف ہے بڑی روزے کی (یعنی روزہ اون پر شاق ہے) ایک مسکین کا کھانا دینا چاہیے اگر کوئی ایک اور مسکین کو دیوے تو وہ اسکے لیے بہتر ہے لیکن روزہ رکھنا بہتر ہو۔ یہ آیت منسوخ نہیں ہے بلکہ رخصت ہے اوس شخص کے لیے جو روزے کی طاقت نہیں رکھتا جیسے ضعیف ناتوان جسکو روزہ ضرر کرتا ہے یا بیماری جو اچھا نہیں ہوتا) **ف** اور بعضے کہتے ہیں کہ يطيقونه میں لا مقدر ہے یعنی لا يطيقونه جیسے اس آیت میں يبين الله لكم أن تضلوا یعنی ان لا تضلوا اور بعضے کہتے ہیں کہ يطيقونه اطاقة سے ہے جسکے معنی سلب طاقت کے

تو معنی یہ ہیں جو لوگ طاقت نہیں رکھتے روزے کی وہ فدیہ دیویں یا روزہ رکھیں بہرحال حکم پہلے حکم کی موقوفی تا نسے طاقتدار
شخص کو کسیطرح رخصت نہیں ہے فدیے کی بلکہ باتفاق اہل اسلام شرقاً و غرباً ویسیر روزہ رکھنا فرض ہے

وضع الصیام عن الحائض حائضہ عورت کو روزے معاف ہونا **عن** معاذۃ العدویۃ ان امرأۃ سالت عائشۃ اتقضی الحائض
الصلوۃ اذا طھرت قالت احروریۃ انت کنا نحیض علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم نطھر
فیامرنا بقضاء الصوم ولا یامرنا بقضاء الصلوۃ **ترجمہ** معاذہ عدویہ سے روایت ہے ایک عورت نے حضرت عائشہ سے
پوچھا کیا حائضہ عورت جب حیض سے پاک ہو تو نماز کی قضا کرے اونہوں نے کہا تو حروری ہے تو نہیں **ف** حروری نسبت ہے
حروراء کیطرف جو ایک مقام کا نام تھا قریب کوفے کے خارجی وہیں اکٹھا ہوئے تھے اور حضرت علی مرتضی نے اونکو قتل کیا تھا وہ لوگ
تشدد کرتے تھے دین کے مسائل میں حد سے زیادہ تو حضرت عائشہ نے اوس عورت سے کہا کیا تو بھی حروریہ ہے یعنی خارجی ہے **ت**
ہم کو حیض آتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پھر ہم پاک ہوتی تھیں تو آپ ہم کو حکم کرتے روزے کی قضا رکھنے کا اور
نماز کے قضا پڑھنے کا حکم نہ کرتے **عن** عائشۃ قالت ان کان لیکون علی الصیام من رمضان فما اقضیہ حتی یجیء شعبان
ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے مجھ پر رمضان کے روزے ہوتے تھے پھر میں اونکی قضا نہیں کرتی یہاں تک کہ شعبان آجاتا

اذا طھرت الحائض او قدم المسافر فی رمضان ھل یصوم بقیۃ یومہ جب عورت حیض سے پاک ہو یا مسافر سفر سے آوے
رمضان میں اور دن باقی ہو تو کیا کرے **عن** محمد بن صیفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء
منکم احد اکل الیوم فقالوا منا من صام ومنا من لم یصم قال فاتموا بقیۃ یومکم وابعثوا الی اھل العروض فلیتموا
بقیۃ یومھم **ترجمہ** محمد بن صیفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عاشورہ کے روز کسی نے تم میں سے کچھ کھایا ہے آج کے
روز لوگوں نے کہا بعضوں نے ہم میں سے روزہ رکھا ہے اور بعضوں نے نہیں رکھا آپ نے فرمایا تو باقی دن پورا کرو (یعنی اب باقی
دن کچھ کھاؤ پیو نہیں) اور کہلا بھیجو ان لوگوں کو جو شہر کے کنارے رہتے ہیں یعنی قریب کے گاؤں والوں کو کہ پورا کریں باقی دن کو
ف اس حدیث سے مولف نے یہ بات نکالی کہ جب عاشورا میں امساک کا حکم ہوا تو رمضان میں بھی امساک کرنا لازم ہوگا

اذا لم یجمع من اللیل ھل یصوم ذلک الیوم من التطوع اگر رات سے روزے کی نیت نہ کی ہو تو دن کو نفلی روزہ رکھ سکتا ہے
عن سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل اذن یوم عاشوراء من کان اکل فلیتم بقیۃ یومہ
ومن لم یکن اکل فلیصم **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا پکار دے عاشورا
کے روز جس شخص نے کھانا کھایا ہے وہ باقی دن کچھ کھاوے پیوے نہیں اور جس شخص نے نہیں کھایا ہے وہ روزہ رکھے

النیۃ فی الصیام روزے کی نیت کا بیان **عن** عائشۃ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال ھل عندکم
من شیء فقلت لا قال فانی صائم ثم مر بی بعد ذلک الیوم وقد اھدی الی حیس فخبأت له منه وکان
یحب الحیس قالت یا رسول اللہ انه اھدی لنا حیس فخبأت لک منه قال ادنیه اما انی قد اصبحت وانا صائم

فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَوْمِ التَّطَوُّعِ مَثَلُ الرَّجُلِ يُخْرِجُ مِنْ مَالِهِ الصَّدَقَةَ فَإِنْ شَاءَ أَمْضَاهَا وَإِنْ شَاءَ حَبَسَهَا

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا کچھ ہے کھانے کو میں نے کہا نہیں آپنے فرمایا تو میں روزے سے ہوں پھر دوسرے دن آئے اور میرے پاس حیس آیا تھا حیس ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور اور پنیر اور گھی اور آٹے سے بنتا ہے میں نے آپکے لیے چھپا رکھا تھا اس لیے کہ آپ حیس کو چاہتے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس حیس کا حصہ آیا تھا تو میں نے آپکے لیے چھپا رکھا ہے آپنے فرمایا لاؤ میں نے روزہ رکھا تھا پھر آپنے کھایا اوسکو بعد اوسکے فرمایا نفل روزے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اپنے مال میں سے (نفل) صدقہ نکالے اب اوسکو اختیار ہے چاہے دیوے چاہے نہ دیوے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَارَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوْرَةً قَالَ أَعِنْدَكِ شَيْءٌ قُلْتُ لَيْسَ عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ فَأَنَا صَائِمٌ قَالَتْ ثُمَّ دَارَ عَلَيَّ الثَّانِيَةَ وَقَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَجِئْتُ بِهِ فَأَكَلَ فَعَجِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَخَلْتَ عَلَيَّ وَأَنْتَ صَائِمٌ ثُمَّ أَكَلْتَ حَيْسًا قَالَ نَعَمْ يَا عَائِشَةُ إِنَّمَا مَنْزِلَةُ مَنْ صَامَ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ أَوْ غَيْرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ أَوْ فِي التَّطَوُّعِ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ أَخْرَجَ صَدَقَةَ مَالِهِ فَجَادَ مِنْهَا بِمَا شَاءَ فَأَمْضَاهُ وَبَخِلَ مِنْهَا بِمَا بَقِيَ فَأَمْسَكَهُ

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پھیرا کیا میرے پاس پوچھا کچھ کھانے کو ہے میں نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے آپنے فرمایا تو میں روزے سے ہوں پھر دوسرا پھیرا کیا آپنے اوس وقت میرے پاس حصہ آیا تھا حیس کا میں اوسکو لیکر آئی آپنے کھایا میں نے تعجب کیا اور کہا یا رسول اللہ پہلے آپ آئے تھے تو آپ روزے سے تھے اب آپنے حیس کھایا آپنے فرمایا ہاں اے عائشہ جو شخص روزہ رکھے لیکن رمضان کا نہ ہو رمضان کی قضا کا۔ یا نفل روزہ ہو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے اپنے مال میں سے صدقہ نکالا پھر جتنا چاہا سخاوت کرکے اوس میں سے دیدیا اور جتنا چاہا بخیلی کرکے اوس میں سے رکھ لیا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ وَيَقُولُ هَلْ عِنْدَكُمْ غَدَاءٌ فَنَقُولُ لَا فَيَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ فَأَتَانَا يَوْمًا وَقَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْنَا نَعَمْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ قَالَ أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ أُرِيدُ الصَّوْمَ فَأَكَلَ

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتے تھے اور پوچھتے تھے تمہارے پاس کھانا ہے ہم کہتے نہیں آپ فرماتے میں روزے سے ہوں پھر ایک روز آئے تو ہمارے پاس حیس آیا تھا آپنے پوچھا کچھ ہے ہم نے کہا ہاں حیس کا حصہ آیا ہے آپنے فرمایا میں نے صبح کو روزے کی نیت کی تھی پھر کھایا

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقُلْنَا أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ قَدْ جَعَلْنَا لَكَ مِنْهُ نَصِيبًا فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَأَفْطَرَ

ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک دن تشریف لائے ہم نے کہا ہمارے پاس حیس کا حصہ آیا تھا ہم نے آپکا حصہ رکھ چھوڑا ہے آپنے فرمایا میں روزے سے ہوں پھر روزہ توڑ ڈالا

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ أَصْبَحَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ تُطْعِمِينِيهِ فَنَقُولُ لَا فَيَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ جَاءَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَتْ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ مَا هِيَ قَالَتْ حَيْسٌ قَالَ قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ

ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آتے روزہ رکھ کر اور پوچھتے کچھ کھانا ہے ہم کہتے نہیں فرماتے میں روزے

سے ہوں ایک روز بعد اسکے آئی مین نے کہا ہمارے پاس حصیہ آیا ہی آپنے فرمایا کیا چیز ہے مینے کہا حیس ہے آپ نے فرمایا مینے تو روزہ رکھا تہا پھر کہایا عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَقَالَ ھَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ قُلْنَا لَا قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ ہے ہمنے کہا نہیں آپنے فرمایا مین تو روزہ سے ہون عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَاھَا فَقَالَ ھَلْ عِنْدَکُمْ طَعَامٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ ثُمَّ جَاءَ یَوْمًا اٰخَرَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا قَدْ اُھْدِیَ لَنَا ھَدِیَّةٌ حَیْسٌ فَدَعَا بِہٖ فَقَالَ اَمَا اِنِّیْ قَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَکَلَ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ کہانے کو ہے اونہوں نے کہا نہیں آپنے فرمایا مین تو روزہ سے ہون پھر ایک اور دن آپ تشریف لائے حضرت عائشہ نے کہا ہمارے پاس ہدیہ آیا ہے حیس کا وہ منگوایا گیا آپنے فرمایا مین نے تو صبح کو روزہ کی نیت کی تہی پھر کہایا آپنے عَنْ مُجَاھِدٍ وَاُمِّ کُلْثُوْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی عَائِشَةَ فَقَالَ ھَلْ عِنْدَکُمْ طَعَامٌ نَحْوَہٗ ترجمہ مجاہد اور ام کلثوم نے بھی حضرت عائشہ سے ایسی ہی روایت کی عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ ھَلْ عِنْدَکُمْ مِنْ طَعَامٍ قُلْتُ لَا قَالَ اِذًا اَصُوْمُ قَالَتْ وَدَخَلَ عَلَیَّ مَرَّةً اُخْرٰی فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ اُھْدِیَ لَنَا حَیْسٌ فَقَالَ اِذًا اُفْطِرُ الْیَوْمَ وَقَدْ فَرَضْتُ الصَّوْمَ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ کہانا ہے مینے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو مین روزہ رکہہ لیتا ہون پھر ایکبار اور آئے تو مینے کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس حصہ آیا ہے حیس کا آپنے فرمایا تو مین افطار کرتا ہون آج اور مین روزہ کو فرض کر چکا تہا عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ یُبَیِّتِ الصِّیَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِیَامَ لَہٗ ترجمہ ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزے کی نیت نہ کرے فجر نکلنے سے پہلے اوسکا روزہ نہ ہوگا **ف** ظاہرا یہ حدیث مخالف ہے حضرت عائشہ کی حدیث کے جو اوپر گزری مگر شاید یہ فرض روزے میں ہو یا قضا اور کفارے کے روزون مین اور امام مالک کے نزدیک ہر طرح کے روزے مین رات سے نیت کرنا ضرور ہی عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ یُبَیِّتِ الصِّیَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِیَامَ لَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ یُجْمِعِ الصِّیَامَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَلَا یَصُوْمُ ترجمہ ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزے کی نیت نہ کرے فجر نکلنے سے پہلے وہ روزہ نہ رکھے عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ یُبَیِّتِ الصِّیَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَلَا صِیَامَ لَہٗ ترجمہ اوپر گزر چکا عَنْ حَفْصَةَ اَنَّھَا کَانَتْ تَقُوْلُ مَنْ لَّمْ یُجْمِعِ الصِّیَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَلَا یَصُوْمُ ترجمہ ام المؤمنین حفصہ نے کہا جو شخص روزے کی نیت رات سے نہ کرے وہ روزہ نہ رکھے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صِیَامَ لِمَنْ لَّمْ یُجْمِعْ قَبْلَ الْفَجْرِ ترجمہ ام المؤمنین حفصہ نے کہا جو شخص نیت نہ کرے فجر سے پہلے اوسکا روزہ نہیں ہے عَنْ حَفْصَةَ

۱ پوچھا تم نے فرض روزہ مین سے نفل مین نہیں جیسا کہ ثابت ہو چکا ہی اور آئندہ بھی دیکھا۔ حدیث عائشہ رض مین آنحضرت کا نفلی روزہ رکھنا بعد طلوع آفتاب کے ۱۲

فقلت عائشة

عن حفصة قالت لا صيام لمن لم يجمع الصيام قبل الفجر عن حفصة قالت لا صيام لمن لم يجمع قبل الفجر
قالت لا صيام لمن لم يجمع الصيام قبل الفجر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن عائشة وحفصة مثله لا يصوم الا
من اجمع الصيام قبل الفجر ترجمہ ام المومنین عائشہ اور حفصہ سے روایت ہے ان دونوں نے کہا روزہ نہ رکھے مگر وہ شخص جسنے
نیت کی ہو روزہ کی فجر سے پہلے عن ابن عمر قال اذا لم يجمع الرجل الصوم من الليل فلا يصم عن ابن عمر انه
كان يقول لا يصوم الا من اجمع الصيام قبل الفجر ترجمہ عبداللہ بن عمر نے بھی ایسا ہی کہا

صوم نبي الله داود عليه السلام حضرت داود علیہ السلام کے روزہ کا بیان

عن عبد الله بن عمرو بن العاص يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احب الصيام الى الله عز وجل صيام داود عليه السلام كان يصوم يوما ويفطر يوما واحب الصلوة الى الله عز وجل صلوة داود عليه السلام كان ينام نصف الليل ويقوم ثلثه وينام سدسه ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب روزوں سے زیادہ اللہ کو حضرت داود کا روزہ پسند ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور سب نمازوں میں اللہ کو حضرت داود کی نماز پسند ہے وہ آدھی رات تک سوتے تھے اور تہائی رات تک جاگتے پھر چھٹے حصے میں رات کے سوتے (یعنی رات کو بارہ گھنٹوں میں سے چھ گھنٹے تک سوتے پھر تین گھنٹے جاگتے پھر دو گھنٹے سوتے)

صوم النبي صلى الله عليه وسلم بابي هو وامي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کا بیان فدا ہوں آپ پر ماں باپ میرے

عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يفطر ايام البيض في حضر ولا سفر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض میں یعنی ہر مہینے کی ١٣ - ١٤ - ١٥ - میں افطار نہیں کرتے تھے نہ سفر میں نہ حضر میں عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم حتى نقول لا يفطر ويفطر حتى نقول ما يريد ان يصوم وما صام شهرا متتابعا غير رمضان منذ قدم المدينة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تو یہاں تک کہ ہم کہتے تھے افطار نہ کریں گے پھر افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے روزے نہ رکھیں گے اور کبھی آپ نے ایک مہینہ تک لگاتار روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے جب سے مدینہ میں آئے ف یعنی کسی مہینہ کے پورے روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصوم حتى نقول ما يريد ان يفطر ويفطر حتى نقول ما يريد ان يصوم ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے افطار نہ کریں گے پھر افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے اب روزہ نہ رکھیں گے عن عائشة قالت لا اعلم نبي الله صلى الله عليه وسلم قرأ القرآن كله في ليلة ولا قام ليلة حتى الصباح ولا صام شهرا قط كاملا غير رمضان ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا قرآن ایک رات میں ختم کیا ہو یا ساری رات صبح تک عبادت کی ہو یا کسی مہینہ کے پورے روزے رکھے ہوں سوا رمضان کے عن عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة عن صيام النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان يصوم حتى نقول قد صام ويفطر حتى نقول

قَدْ أَفْطَرَ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا رَمَضَانَ ترجمہ عبداللہ بن شقیق
سے روایت ہے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کو اونہوں نے کہا آپ روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے آپ
روزے ہی رکھیں گے پھر افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب افطار ہی کریں گے اور کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مہینے کے پورے
روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے جب سے مدینے میں تشریف لائے عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ أَحَبَّ الشُّهُورِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصُومَهُ شَعْبَانُ بَلْ كَانَ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
سب مہینوں میں روزہ رکھنے کو لیے شعبان کا مہینہ پسند تھا بلکہ آپ اوسکو ملا دیتے تھے رمضان کے ساتھ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ مَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ مَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے
رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے افطار نہ کرینگے اور افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے روزے نہ رکھیں گے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ
مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَهْرَ شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی دو مہینے پے در پے
روزے نہ رکھتے مگر شعبان اور رمضان کے عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَصُومُ مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا تَامًّا
إِلَّا شَعْبَانَ وَيَصِلُ بِهِ رَمَضَانَ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال بھر میں کسی مہینے کو پورے روزے
نہیں رکھتے تھے مگر شعبان کے اوسکو رمضان سے ملا دیتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشَهْرٍ أَكْثَرَ
صِيَامًا مِنْهُ لِشَعْبَانَ كَانَ يَصُومُهُ أَوْ عَامَّتَهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے
میں شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے آپ سارے شعبان میں روزے رکھتے یا اکثر شعبان میں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں روزے
رکھتے مگر کچھ تھوڑے دن رکھتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ ترجمہ ام
المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سارے شعبان میں روزے رکھتے عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ لَمْ أَرَكَ تَصُومُ شَهْرًا مِنَ الشُّهُورِ مَا تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ ذٰلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ
وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ ترجمہ اسامہ بن زید نے کہا یا رسول اللہ
میں آپکو سب مہینوں سے زیادہ شعبان میں روزے رکھتا دیکھتا ہوں آپنے فرمایا یہ وہ مہینہ ہے جس سے لوگ غافل ہیں رجب اور رمضان
کے بیچ میں یہ وہ مہینہ ہے جسمیں آدمی کے اعمال پروردگار پاس اوٹھائے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں میرا عمل اوس وقت جاوے جب میں روزے سے
ہوں عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ تَصُومُ حَتَّى لَا تَكَادَ تُفْطِرُ وَتُفْطِرُ حَتَّى لَا تَكَادَ أَنْ
تَصُومَ إِلَّا يَوْمَيْنِ إِنْ دَخَلَا فِي صِيَامِكَ وَإِلَّا صُمْتَهُمَا قَالَ أَيُّ يَوْمَيْنِ قُلْتُ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمُ الْخَمِيسِ قَالَ

ذٰلِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلٰى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت
ہے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ روزے رکھتے ہیں اسقدر کہ افطار نہیں کرنے کے پھر افطار کرتے ہیں اسقدر کہ روزے نہیں رکھتے مگر دو دن اگر آپ
کے روزہ میں بیچ میں آجاتے ہیں تو بہتر ورنہ آپ ان دونوں میں ضرور روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا وہ کون سے دن ہیں میں نے کہا پیر اور
جمعرات آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہیں جن میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں پروردگار پاس تو میں چاہتا ہوں میرا عمل اوس وقت پیش کیا
جاوے جب میں روزے سے ہوں عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَيُقَالُ لَا يُفْطِرُ
وَيُفْطِرُ فَيُقَالُ لَا يَصُومُ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر روزے رکھتے تھے لوگ کہتے تھے اب افطار نہ
کریں گے پھر افطار کرتے تو لوگ کہتے اب روزہ نہ رکھیں گے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَتَحَرَّى صِيَامَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیال رکھتے تھے پیر اور
جمعرات کے روزے کا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خیال رکھتے تھے پیر اور جمعرات کا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ مِنْ هٰذِهِ الْجُمُعَةِ وَالْاِثْنَيْنِ مِنَ الْمُقْبِلَةِ
ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے دو ایک ہفتے میں پیر اور جمعرات کو اور
ایک دوسرے ہفتے کے پیر کو عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَوْمَ
الْخَمِيسِ وَيَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہر مہینے میں پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے پھر دوسرے ہفتے کی پیر کو رکھتے عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ جَعَلَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَكَانَ يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ ترجمہ ام المومنین
حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوتے تو اپنی داہنی ہتھیلی کو داہنی گال کے تلے رکھتے اور پیر اور جمعرات کو روزہ
رکھتے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ وَقَلَّمَا
يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں غرہ سے یعنی پہلی تاریخ سے تین
روزے رکھتے تھے اور جمعہ کو کم افطار کرتے تھے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ
الضُّحٰى وَأَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلٰى وِتْرٍ وَبِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت
کی دو رکعتیں پڑھنے کا مجھ کو حکم دیا اور فرمایا مت سو جب تک وتر نہ پڑھ لے اور حکم دیا تین روزے رکھنے کا ہر مہینے میں عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ عَاشُورَاءَ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يَتَحَرَّى فَضْلَهُ عَلَى الْأَيَّامِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ **ترجمہ** عبید اللہ سے روایت ہے ابن عباس سے کسینے پوچھا عاشورا کے روزے کو یعنی محرم کی دسوین تاریخ کو، اونہون نے کہا مین نہین جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دن کا روزہ اور دنون سے بہتر جانکر رکھا ہو مگر رمضان کا اور عاشورا کا **عَنْ** حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي هَذَا الْيَوْمِ إِنِّي صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے مین نے معاویہ بن ابی سفیان سے سنا عاشورا کے روزہ وہ منبر پر تھے اور کہتے تھے ای مدینے والو کہان ہین علما تمہارے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اسدن فرماتے تھے مین روزہ سے ہون جسکا جی چاہے روزہ رکھے **عَنْ** هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ امْرَأَتِهِ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي بَعْضُ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَتِسْعًا مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيسَيْنِ **ترجمہ** ہنیدہ بن خالد نے اپنی بی بی سے سنا اونہون نی کہا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی نے بیان کیا کہ آپ روزہ رکھتے تھے عاشورا کے روز اور ذی الحجہ کے نو دنون مین اور ہر مہینے کے تین دنون مین ایک پہلی پیر کو اور دو جمعرات کو **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے ہمیشہ روزہ رکھا اوس نے روزہ نہین رکھا **ف** بلکہ وہ عادی ہو گیا دن کو بھوکے رہنے کا اور روزے سے جو غرض تھی فوت ہو گئی۔ ہر ایک خواہش توڑنے اور چھوڑنے کا ثواب جب ہی ہے جب خواہش استعمال بھی جاری ہو ورنہ نفس پر دشواری نہ ہوگی **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اوس نے نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ **ترجمہ** اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے بھی ایسا ہی روایت ہے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَصُومُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی مین ہمیشہ روزے رکھتا ہون پھر بیان کیا حدیث کو عطا نے کہا مجھے یاد نہین رہا کیونکر بیان کیا ہمیشہ کے روزے رکھنے کو مگر اتنا یاد ہے کہ یون کہا جسنے ہمیشہ روزے رکھے اوس نے روزے نہین رکھے

النہی عن صیام الدہر ہمیشہ روزے رکھنے کی ممانعت **عَنْ** عِمْرَانَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فُلَانًا لَا يُفْطِرُ نَهَارًا الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ

ولا افطر ترجمہ عمران سی روایت ہی لوگون نے کہا یا رسول اللہ فلان شخص کبھی افطار نہین کرتا ہی آپنے فرمایا اوس نے نہ روزہ
رکہا نہ افطار کیا عن عبد اللہ بن الشخیر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکر عندہ رجل یصوم الدھر
قال لا صام ولا افطر ترجمہ عبد اللہ بن شخیر سے روایت ہی اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا آپکے پاس ایک شخص کا
ذکر ہوا جو ہمیشہ روزی رکہتا تہا آپنے فرمایا نہ اوس نے روزہ رکہا نہ افطار کیا عن عبد اللہ بن الشخیر ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال فی صوم الدھر لا صام ولا افطر ترجمہ عبد اللہ بن شخیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہمیشہ روزہ رکہنے کی باب مین نہ وہ روزہ ہی نہ افطار ہی عن عمر قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمررنا
برجل فقالوا یا نبی اللہ ھذا لا یفطر منذ کذا وکذا فقال لا صام ولا افطر ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہی ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے ایک شخص پر سے گزرے لوگون نے کہا یا رسول اللہ یہ شخص افطار نہین کرتا اتنی مدت سے آپنے فرمایا نہ اس نے
روزہ رکہا نہ افطار کیا عن ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن صومہ فغضب فقال عمر رضینا
باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا وسئل عن صام الدھر فقال لا صام ولا افطر او ما صام وما افطر
ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہی ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچھا آپ کتنے روزی رکہتے ہین آپ غصے ہوئے (اس لیے
کہ یہ سوال مہمل تہا پوچھنا یہ چاہیے تہا کہ مین کتنے روزے رکہون تاکہ اوسکی طاقت کیموافق آپ جواب دیتے) حضرت عمر نے (آپکا غصہ
کم کرنے کے لیے) کہا ہم راضی ہین اللہ جل جلالہ کے پروردگار ہونے پر اور اسلام کو دین کرنے پر اور محمد کے رسول ہونے پر پہر آپ
سے پوچہا گیا ہمیشہ روزے رکہنا کیسا ہی آپنے فرمایا جو کوئی ایسا کرے اوس نے روزہ نہین رکہا نہ افطار کیا

سرد الصیام

پے در پے روزے رکہنا عن عائشۃ ان حمزۃ بن عمرو الاسلمی سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول
اللہ انی رجل اسرد الصوم افاصوم فی السفر قال صم ان شئت او افطر ان شئت ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی حمزہ
بن عمرو اسلمی نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین ہمیشہ روزے رکہتا ہون کیا سفر مین بہی رکہون آپنے فرمایا تیرا جی چاہے تو رکھ
یا افطار کر

صوم ثلثی الدھر

دو دن روزہ رکہنا اور ایک دن افطار کرنا عن عمرو بن شرحبیل عن رجل من
اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل یصوم الدھر قال وددت انہ لم یطعم الدھر قالوا فثلثیہ قال اکثر قالوا
فنصفہ قال اکثر قال افلا اخبرکم بما یذھب وحر الصدر صوم ثلثۃ ایام من کل شہر ترجمہ عمرو بن شرحبیل
سے روایت ہی اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر آیا ایک شخص کا جو
ہمیشہ روزے رکہتا تہا آپنے فرمایا اگر وہ کبہی کچھ نہ کہاتا تو بہتر تہا (یعنی جب ہمیشہ روزے رکہتا ہی تو رات کو بہی کہانا کہانا چہوڑ دے) لوگون
نے کہا یا رسول اللہ اگر دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے آپنے فرمایا یہ بہی زیادہ ہی لوگون نے کہا یا رسول اللہ اگر ایک دن
روزہ رکہے اور ایک دن افطار کرے آپنے فرمایا یہ بہی زیادہ ہے پہر آپنے فرمایا مین تم کو بتلاؤن اوتنے روزے جن سے سینے کی جلن جاتی ہے
(یعنی دل کی بیماریان کم ہون جیسے حسد اور بغض اور شہوت) ہر مہینے مین تین روزے ہین عن عمرو بن شرحبیل قال قال رسول اللہ

صلی الله علیه وسلم رجل فقال یا رسول الله ما تقول فی رجل صام الدهر کله فقال رسول الله صلی الله علیه
وسلم وددت انه لم یطعم الدهر شیئا قال فثلثیه قال اکثر قال فنصفه قال اکثر قال افلا اخبرکم بما
یذهب وحر الصدر قالوا بلی قال صیام ثلثة ایام من کل شهر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص آیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں اوس شخص کے باب میں جو ہمیشہ روزہ رکھے اخیر تک عن
ابی قتادة قال عمر یا رسول الله کیف بمن یصوم الدهر کله قال لا صام ولا افطر او لم یصم ولم یفطر قال
یا رسول الله کیف بمن یصوم یومین ویفطر یوما قال ویطیق ذلک احد قال فکیف بمن یصوم یوما و
یفطر یوما قال ذلک صوم داود علیه السلام قال کیف بمن یصوم یوما ویفطر یومین قال وددت انی
اطیق ذلک قال ثم قال ثلاث من کل شهر ورمضان الی رمضان هذا صیام الدهر کله ترجمہ ابو قتادہ سے روایت
ہے حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ ہمیشہ روزے رکھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا نہ روزہ ہے نہ افطار ہے پھر اونہوں نے کہا یا رسول اللہ
جو شخص دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے آپ نے فرمایا اس کی کوئی طاقت رکھتا ہے پھر اونہوں نے کہا جو شخص ایکدن روزہ
رکھے اور ایک دن افطار کرے آپ نے فرمایا یہ روزہ ہے حضرت داود پیغمبر کا پھر اونہوں نے کہا جو شخص ایکدن روزہ رکھے اور دو دن
افطار کرے آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں اتنی طاقت رکھوں پھر آپ نے فرمایا تین روزے ہر مہینے میں رکھنا اور رمضان کے روزے
رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہیں صوم یوم وافطار یوم ایکدن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا عن عبد الله
بن عمرو قال انکحنی ابی امرأة ذات حسب فکان یأتیها فیسألها عن بعلها فقالت نعم الرجل من رجل لم یطأ لنا
فراشا ولم یفتش لنا کنفا منذ اتیناه فذکر ذلک للنبی صلی الله علیه وسلم فقال ائتنی به فاتیته معه
فقال کیف تصوم قلت کل یوم قال صم من کل جمعة ثلاثة ایام قلت انی اطیق افضل من ذلک قال صم یومین
وافطر یوما قال انی اطیق افضل من ذلک قال صم افضل الصیام صیام داود علیه السلام صوم یوم وفطر
یوم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے میرے باپ نے میرا نکاح ایک عالی خاندان کی عورت سے کر دیا تو وہ اوس عورت کے پاس
آتے اور اوس کے خاوند کا حال یعنی میرا حال پوچھتے وہ بولی بہت اچھا آدمی ہے آج تک ہمارے بچھونے کو نہیں روندا اور ہمارے پائخانے
کو نہیں ڈھونڈھا ف یعنی کبھی ہمارے ساتھ سویا بیٹھا نہیں تاکہ بچھونا روندا جاتا اور کبھی کھایا نہیں کہ پائخانے کی حاجت
پڑتی ف جب سے ہم اوس کے پاس گئے ہیں میرے باپ نے اسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا اوسکو میرے
پاس لے آؤ میں اپنے باپ کے ساتھ آپ پاس گیا آپ نے فرمایا کس طرح روزے رکھتا ہے میں نے کہا ہر روز آپ نے فرمایا ہر ہفتہ میں
تین روزے رکھا کر میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا تو دو دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر میں نے کہا مجھ کو
اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا سب سے زیادہ فضیلت روزے رکھنے داود علیہ السلام کے روزے ہیں ایکدن روزہ اور ایک دن افطار کر
عن عبد الله بن عمرو قال زوجنی ابی امرأة فجاء یزورها فقال کیف ترین بعلک فقالت نعم الرجل من رجل

لا ينام الليل ولا يفطر النهار فوقع في وقال زوجتك امرأة من المسلمين فعضلتها قال فجعلت لا ألتفت إلى
قوله مما أرى عندي من القوة والاجتهاد فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال لكني أنا أقوم وأنام و
أصوم وأفطر فقم ونم وصم وأفطر قال صم من كل شهر ثلاثة أيام فقلت أنا أقوى من ذلك قال صم صوم
داود عليه السلام صم يوما وأفطر يوما قلت إني أقوى من ذلك قال اقرأ القرآن في كل شهر ثم انتهى إلى خمس عشرة
وأنا أقول أنا أقوى من ذلك ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے میرے باپ نے میرا نکاح ایک عورت سے کر دیا پھر وہ اسکے دیکھنے کو آئے
اور اس سے پوچھا تیرا خاوند کیسا ہے وہ بولی واہ کیا اچھا آدمی ہے رات کو سوتا نہیں دن کو افطار نہیں کرتا وہ مجھ پر غصہ ہونے لگے اور
کہنے لگے ایک مسلمان عورت کو تو نے تکلیف میں ڈال رکھا ہے میں نے انکی بات کا خیال نہیں کیا۔ اس لیے کہ میں اپنے آپ میں بہت
قوت اور طاقت پاتا تھا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا میں تو رات کو عبادت بھی کرتا ہوں سوتا بھی ہوں روزہ
بھی رکھتا ہوں افطار بھی کرتا ہوں تو بھی عبادت کر اور سو اور روزہ رکھ اور افطار کر آپ نے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھ میں نے کہا
مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ ایک دن روزہ اور ایک دن افطار میں نے کہا مجھ کو اس سے زیادہ
طاقت ہے آپ نے فرمایا ایک مہینے میں قرآن ختم کر پھر آپ (کم کرتے کرتے) پندرہ دن تک پہنچے اور میں یہی کہتا جاتا تھا مجھ کو اس سے زیادہ
طاقت ہے عن عبد الله بن عمرو قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم حجرتي فقال ألم أخبر أنك تقوم الليل و
تصوم النهار قال بلى قال فلا تفعلن نم وقم وصم وأفطر فإن لعينك عليك حقا وإن لجسدك عليك حقا
وإن لزوجك عليك حقا وإن لضيفك عليك حقا وإن لصديقك عليك حقا وإنه عسى أن يطول بك عمر وإنه
حسبك أن تصوم من كل شهر ثلاثا فذلك صيام الدهر كله والحسنة بعشر أمثالها قلت إني أجد قوة فشددت
فشدد علي وقال صم من كل جمعة ثلاثة أيام قلت إني أطيق أكثر من ذلك فشددت فشدد علي قال صم
صوم نبي الله داود عليه السلام قلت وما كان صوم داود قال نصف الدهر ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ میں آئے اور فرمایا مجھ کو خبر پہنچی ہے تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو
میں نے کہا ہاں سچ ہے آپ نے فرمایا ایسا مت کرو سو اور عبادت کرو اور روزہ رکھو اور افطار کرو اسلیے کہ تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے (وہ
سونا چاہتی ہیں) اور تمہارے بدن کا تم پر حق ہے (وہ آرام چاہتا ہے) اور تمہاری بی بی کا تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے اور
تمہاری عمر شاید بہت ہوگی (ایسا ہی ہوا عبداللہ بن عمرو بہت بوڑھے ہو کر مرے) تم کو کافی ہے ہر مہینے میں تین روزے رکھنا (جب
عمر بڑی ہے تو اتنے ہی روزے بہت ہو جاویں گے) اور یہ برابر ہیں ہمیشہ روزہ رکھنے کی (یعنی اتنا ہی ثواب ہے) اس لیے کہ ہر ایک
نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے (تو تین روزے تیس کے برابر ہوئے) میں نے کہا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے اور میں نے اپنے اوپر سختی کی
آپ نے بھی سختی کی اور فرمایا ہر جمعہ میں تین روزے رکھ میں نے کہا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے اور میں نے اپنے اوپر سختی کی آپ نے
بھی سختی کی اور فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ میں نے کہا وہ کیسا ہے آپ نے فرمایا آدھا زمانہ (یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن

افطار عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ یقول لاقومن اللیل ولا صومن النہار ما عشت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت الذی تقول ذلک فقلت لہ قد قلتہ یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانک لا تستطیع ذلک فصم وافطر ونم وقم وصم من الشہر ثلاثۃ ایام فان الحسنۃ بعشر امثالہا وذلک مثل صیام الدہر قلت فانی اطیق افضل من ذلک قال صم یوما وافطر یومین قلت فانی اطیق افضل من ذلک قال فصم یوما وافطر یوما وذلک صیام داود وھو عدل الصیام قلت فانی اطیق افضل من ذلک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا افضل من ذلک قال عبد اللہ بن عمرو لان اکون قبلت الثلاثۃ الایام التی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الی من اہلی ومالی

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے بیان کیا۔ میں کہتا ہوں کہ رات بھر عبادت کرونگا اور ہمیشہ روزہ رکھونگا جبتک جیونگا آپ نے مجھ سے فرمایا تو یہ کہتا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ بیشک میں نے یہ کہا آپ نے فرمایا تو اتنی طاقت نہیں رکھتا روزہ رکھہ اور افطار کر اور سو اور عبادت کر اور ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر اس لیے کہ نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے اور ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے میں نے کہا مجھ کو اس سے بہتر کی طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا ایک دن روزہ رکھ اور دو دن افطار کر میں نے کہا مجھے اس سے بہتر کی طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا ایکدن روزہ رکھہ اور ایک دن افطار کر حضرت داود علیہ السلام کا روزہ یہی بہت معتدل ہے میں نے کہا مجھ کو اس سے بہتر کی طاقت ہے آپ نے فرمایا اس سے بہتر کچھ نہیں ہے عبد اللہ بن عمرو نے کہا اگر میں پہلی بات آپ کی قبول کر لیتا یعنے تین دن ہر مہینے میں روزے رکھنا تو وہ بہت پسند ہوتا مجھے اپنے گھر بار اور مال سے ف یعنی پہلے تو جوانی اور زور کے جوش میں میں نے آپکا کہنا نہ مانا اور اپنے نفس پر سختی کی اب قدر معلوم ہوئی اور ایک دن روزہ ایک دن افطار بھی شاق ہو گیا اب افسوس آتا ہے کہ میں نے پہلی بات کیوں قبول نہ کی عن عبد الرحمن قال دخلت علی عبد اللہ بن عمرو فقلت ای عم حدثنی عما قال لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن اخی انی کنت قد اجمعت علی ان اجتہد اجتہادا شدیدا حتی قلت لاصومن الدہر ولاقرئن القرآن فی کل یوم ولیلۃ فسمع بذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتانی حتی دخل علی فی داری فقال بلغنی انک قلت لاصومن الدہر ولاقرئن القرآن فقلت قد قلت ذلک یا رسول اللہ قال فلا تفعل صم من کل شہر ثلاثۃ ایام قلت انی اقوی علی اکثر من ذلک قال فصم صیام داود علیہ السلام فانہ اعدل الصیام عند اللہ یوما صائما ویوما مفطرا وانہ اذا قال وعد لم یخلف واذا لاقی لم یفر ترجمہ عبد الرحمن سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمرو کے پاس گیا اور کہا اے چچا بیان کر مجھ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمایا انہوں نے کہا اے بھتیجے میرے میں نے قصد کیا تھا خوب (عبادت میں) یہانتک کہ میں نے کہا میں ساری عمر روزہ رکھونگا اور قرآن ہر ایک رات دن میں پڑھا کرونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سنی تو میرے پاس آئے اور میرے گھر کے اندر آئے اور فرمایا میں نے سنا ہے تم نے کہا ہے میں ساری عمر روزہ رکھونگا اور قرآن

(حاشیہ:) قولہ افضل اعدل الصیام عند اللہ ... [illegible]

ٹوٹینگا میں نے کہا بیشک یا رسول اللہ میں نے ایسا کہا ہی آپنے فرمایا ایسا مت کر ہر مہینے میں تین روزے رکھ میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہی آپنے فرمایا تو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ وہ سب روزوں سے زیادہ معتدل ہے اسکو یا ایکدن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور جب وعدہ کرتے تو خلاف نہ کرتے اور جب لڑائی شروع کرتی تو میدان سے نہ بھاگتے

ذِكْرُ الزِّيَادَةِ فِي الصِّيَامِ وَالنُّقْصَانِ روزوں کی اور زیادتی کا نقصان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ اِنِّي اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ اِنِّي اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ اِنِّي اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ اِنِّي اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللّٰهِ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن روزہ رکھ اور تجھے ثواب ملیگا باقی نو دن کے روزوں کا (یعنی دس دن میں ایکدن روزہ رکھ) اونہوں نے کہا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپنے فرمایا دو دن روزہ رکھ اور باقی دنوں کا تجھے ثواب ملیگا اونہوں نے کہا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپنے فرمایا تین دن روزہ رکھ اور تجھے باقی دنوں کا ثواب ملیگا اونہوں نے کہا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپنے فرمایا سب روزوں میں افضل روزہ رکھ داؤد علیہ السلام کا وہ ایکدن روزہ رکھتے اور ایکدن افطار کرتے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْمَ فَقَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ تِلْكَ التِّسْعَةِ فَقُلْتُ اِنِّي اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ تِسْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ تِلْكَ الثَّمَانِيَةِ قُلْتُ اِنِّي اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ ثَمَانِيَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ تِلْكَ السَّبْعَةِ قُلْتُ اِنِّي اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ حَتّٰى قَالَ صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزوں کا بیان کیا آپ نے فرمایا ہر دس دن میں ایکدن روزہ رکھ اور تجھے باقی نو روزوں کا ثواب ملیگا میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا اچھا ہر نو دن میں ایکدن روزہ رکھ اور تجھے ثواب باقی آٹھ روزوں کا ملیگا میں نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپنے فرمایا اچھا آٹھ دن میں ایکدن روزہ رکھ اور تجھے باقی سات دنوں کے روزوں کا ثواب ملیگا میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے پھر آپ یوں ہی فرماتے رہے یہانتک کہ فرمایا ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ عَشَرَةٍ فَقُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ اَجْرُ تِسْعَةٍ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُ ثَمَانِيَةٍ قَالَ ثَابِتٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُطَرِّفٍ فَقَالَ مَا اُرَاهُ اِلَّا يَزْدَادُ فِي الْعَمَلِ وَيَنْقُصُ مِنَ الْاَجْرِ

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن روزہ رکھ تجھ کو دس دن روزوں کا ثواب ملے گا میں نے کہا اور زیادہ کیجیے آپنے فرمایا دو دن روزہ رکھ تجھے نو روزوں کا ثواب ملیگا میں نے کہا اور زیادہ کیجیے آپنے فرمایا تین دن روزہ رکھ تجھے آٹھ روزوں کا ثواب ملیگا ثابت نے کہا میں نے مطرف سے یہ حدیث بیان کی اونہوں نے کہا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جتنا عمل

بڑہتا جاویگا اوتنا ثواب گہتتا جاویگا **ف** اور مقصود اس سے یہہ ہے کہ لوگ روزے کم رکہین اور افطار زیادہ کرین اس لیے
کہ جب بہت روزے رکہینگے تو نفس کو بہوک اور پیاس کی عادت ہو جاویگی علاوہ اسکے خوف ہے اسبات کا کہ کہین بہت بدن
سے ضعف ہو جاوے اور پہر دوسری عبادتون مین خصوصًا کافرونسے جہاد کرنے مین خلل پڑے **صوم عشرۃ ایام**
من الشہر مہینے مین دس دن روزہ رکہنا **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ بلغنی
انک تقوم اللیل وتصوم النہار قلت یا رسول اللہ ما اردت بذلک الا الخیر قال لا صام من صام الابد
ولکن ادلک علی صوم الدہر ثلاثۃ ایام من الشہر قلت یا رسول اللہ انی اطیق اکثر من ذلک قال صم خمسۃ
ایام قلت انی اطیق اکثر من ذلک قال فصم عشرا فقلت انی اطیق اکثر من ذلک قال صم صوم داود علیہ السلام
کان یصوم یوما ویفطر یوما **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے فرمایا مین نے سنا ہے
تو رات بہر عبادت کرتا ہے اور ہر دن روزہ رکہتا ہے مین نے کہا یا رسول اللہ میری نیت نہ تہی مگر ثواب کی (یعنے مین یہ کام ثواب کے
لیے کرتا ہون) آپنے فرمایا جسنے ہمیشہ روزہ رکہا اوس نے روزہ نہین رکہا لیکن مین تجہکو ہمیشہ روزے کا ثواب بتلاتا ہون ہر مہینے مین تین
دن روزہ رکہہ مینے کہا یا رسول اللہ مجہہ اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا ہر مہینے مین پانچ دن روزہ رکہہ مینے کہا یا رسول اللہ
مجہکو اس سے بہی زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا ہر مہینے مین دس دن روزہ رکہہ مینے کہا مجہہ اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا تو
داود علیہ السلام کا روزہ رکہہ وہ ایک دن روزہ رکہتے تہے اور ایک دن افطار کرتے تہے **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال لی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وساق الحدیث **ترجمہ** دوسری روایت بہی عبد اللہ بن عمرو سے ایسی ہی ہے **عن** عبد اللہ
بن عمرو قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد اللہ بن عمرو انک تصوم الدہر وتقوم اللیل وانک
اذا فعلت ذلک ہجمت العین ونفہت لہ النفس لا صام من صام الابد صوم الدہر ثلاثۃ ایام من الشہر
صوم الدہر کلہ قلت انی اطیق اکثر من ذلک قال صم صوم داود کان یصوم یوما ویفطر یوما ولا یفر
اذا لاقی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے فرمایا اے عبد اللہ تو ہمیشہ روزے رکہتا ہے اور رات
بہر عبادت کرتا ہے جب تو ایسا کریگا تو آنکہین اندر بیٹہ جاوینگی اور طبیعت تہک جاویگی جسنے ہمیشہ روزہ رکہا اوس نے روزہ نہین رکہا
ہر مہینے مین تین روزہ رکہنا ہمیشہ کے روزے کے برابر ہے مینے کہا مجہہ اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا ایک دن روزہ رکہہ اور ایک دن افطار
کر جیسے داود علیہ السلام کرتے تہے اور وہ لڑائی سے نہ بہاگتے تہے **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اقرا القرآن فی الشہر قلت انی اطیق اکثر من ذلک قال فلم ازل اطلب الیہ حتی قال فی خمسۃ ایام وقال صم ثلاثۃ
ایام من الشہر قلت انی اطیق اکثر من ذلک فلم ازل اطلب الیہ قال صم احب الصیام الی اللہ عز وجل صوم داود کان
یصوم یوما ویفطر یوما **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے فرمایا قرآن کو ایک مہینے مین
پڑہ مینے کہا مجہہ اس سے زیادہ طاقت ہے پہر مین ایسی ہی کہتا رہا یہانتک کہ آپنے فرمایا پڑہ پانچ دن مین آپنے فرمایا ہر مہینے مین تین روزے

رکھے میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے پھر میں یہی کہتا رہا یہاں تک کہ آپنے فرمایا سب سے افضل روزے اللہ کو حضرت داؤد علیہ السلام کا
روزہ پسند ہے وہ ایکدن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انی اصوم اسرد الصوم واصلی اللیل فارسل الیہ واما لقیہ قال الم اخبر انک تصوم ولا تفطر وتصلی اللیل
فلا تفعل فان لعینک حظا ولنفسک حظا ولاهلک حظا صم وافطر وصل ونم وصم من کل عشرة ایام یوما ولک اجر
تسعة قال انی اقوی لذلک یا رسول اللہ قال صم صیام داود علیہ السلام اذا قال وکیف صیام داود یا نبی اللہ قال
کان یصوم یوما ویفطر یوما ولا یفر اذا لاقی قال ومن لی بهذا یا نبی اللہ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں اور رات کو نماز پڑھتا ہوں آپنے مجھکو بلا بھیجا یا آپ خود مجھسے ملے
آپنے فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے تم روزے رکھتے ہو اور افطار نہیں کرتے اور رات بھر نماز پڑھتے ہو تو ایسا مت کرو اس لیے کہ تمہاری آنکھوں کا
بھی حصہ ہے اور تمہارے نفس کا بھی حصہ ہے اور تمہاری بی بی کا بھی حصہ ہے روزہ رکھو اور افطار کرو اور سو رہو اور دس دن میں ایک روزہ
رکھو اور تجھکو باقی نو دنوں کا بھی ثواب ملیگا میں نے کہا یا رسول اللہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپنے فرمایا تو حضرت داؤد
علیہ السلام کا روزہ رکھ میں نے کہا انکا روزہ کیسا تھا اے نبی اللہ آپ نے فرمایا وہ ایکدن روزہ رکھتے اور ایکدن افطار کرتے اور جب
لڑائی میں مقابلہ ہوتا تو نہ بھاگتے میں نے کہا کون ایسا کر سکتا ہے اے نبی اللہ کے صیام خمسة ایام من الشهر مہینے میں پانچ
روزے رکھنے کا بیان عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر له صومی فدخل علی فالقیت له
وسادة من ادم حشوها لیف فجلس علی الارض وصارت الوسادة فیما بینی وبینه قال اما یکفیک من کل شهر
ثلاثة ایام قلت یا رسول اللہ قال خمسا قلت یا رسول اللہ قال سبعا قلت یا رسول اللہ قال تسعا قلت یا رسول
اللہ قال احدی عشرة قلت یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا صوم فوق صوم داود شطر الدهر
صیام یوم وفطر یوم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر آیا میرے روزوں کا آپ تشریف
لائے میرے پاس میں نے آپ کے لیے ایک تکیہ بچھایا چمڑے کا جس میں اندر خرما کی چھال بھری تھی آپ زمین پر بیٹھے اور تکیہ میرے اور آپ
کے بیچ میں ہو گیا آپنے فرمایا کیا تجھے ہر مہینے میں تین روزے کافی نہیں میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا پانچ میں نے کہا یا رسول اللہ
آپنے فرمایا سات میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نو میں نے کہا یا رسول اللہ آپنے فرمایا گیارہ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں ہے وہ آدھے زمانہ میں روزہ رکھتے تھے اس طرح سے کہ ایک دن روزہ رکھتے
اور ایک دن افطار کرتے صیام اربعة ایام من الشهر مہینے میں چار روزے رکھنا عن عبد اللہ بن عمرو قال قال
لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صم من الشهر یوما ولک اجر ما بقی قلت انی اطیق اکثر من ذلك قال فصم
یومین ولك اجر ما بقی قلت انی اطیق اکثر من ذلك قال فصم ثلاثة ایام ولك اجر ما بقی قلت انی اطیق
اکثر من ذلك قال صم اربعة ایام ولك اجر ما بقی قلت انی اطیق اکثر من ذلك فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کان صیام

أفضل الصوم صوم داود كان يصوم يوما ويفطر يوما ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مہینے میں ایک روزہ رکھ اور تجھے باقی نو دنوں کا ثواب ملیگا میں نے کہا مجھ اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا تو دو دن روزہ رکھ اور تجھے باقی دنوں کے روزے کا ثواب ملیگا مینے کہا مجھ اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا تین دن روزے رکھ اور تجھے باقی دنوں کا روزوں کا ثواب ملے گا میں نے کہا مجھ اس سے زیادہ طاقت ہے آپنے فرمایا چار دن روزے رکھ اور تجھے باقی دنوں کے روزے کا ثواب ملیگا میں نے کہا مجھ اس سے زیادہ کی طاقت ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب روزوں میں بہتر داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایکدن افطار کرتے

صوم ثلاثة أيام من الشهر ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا

عن أبي ذر قال أوصاني حبيبي صلى الله عليه وسلم بثلاثة لا أدعهن أوصاني بصلوة الضحى وبالوتر قبل النوم وبصيام ثلاثة أيام من كل شهر ترجمہ ابوذر سے روایت ہے مجھ وصیت کی میرے حبیب نے اللہ اونپر رحمت بھیجے اور سلام تین باتوں کی میں اونکو نہیں چھوڑتا وصیت کی مجھکو چاشت کی نماز پڑھنے کی اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینے کی اور ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنے کی عن أبي هريرة قال أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم بثلاثة بنوم على وتر والغسل يوم الجمعة وصوم ثلاثة أيام من كل شهر ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کا حکم کیا ایک تو وتر پڑھ کر سونا دوسرے جمعہ کے دن غسل کرنا تیسرے ہر مہینے میں تین روزے رکھنا عن أبي هريرة قال أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم بركعتي الضحى وأن لا أنام إلا على وتر وصيام ثلاثة أيام من كل شهر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم کیا دو رکعتیں چاشت کی پڑھنے کا اور بغیر وتر پڑھے نہ سونے کا اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا عن أبي هريرة قال أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم بنوم على وتر والغسل يوم الجمعة وصيام ثلاثة أيام من كل شهر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم کیا وتر پڑھ کر سونے کا اور جمعہ کے دن غسل کرنیکا اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا عن أبي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول شهر الصبر وثلاثة أيام من كل شهر صوم الدهر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک رمضان کے مہینے میں اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے عن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام ثلاثة أيام من الشهر فقد صام الدهر كله ثم قال صدق الله في كتابه من جاء بالحسنة فله عشر أمثالها ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مہینے میں تین روزے رکھے اوس نے ہمیشہ روزے رکھے پھر کہا سچ فرمایا اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں جو کوئی ایک نیکی لاوے اسے دس گنا ثواب ہوگا عن أبي ذر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صام ثلاثة أيام من كل شهر فقد تم صوم الشهر أو فله صوم الشهر ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص مہینے میں تین روزے رکھے اوسکو پورے مہینے کے روزوں کا ثواب ہے عن عثمان بن أبي العاص قال

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ صِیَامٌ حَسَنٌ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ مِّنَ الشَّھْرِ ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت
ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اچھی روزے ہر مہینے میں تین روزے ہیں عَنِ ابْنِ عَمْرٍو یَقُوْلُ کَانَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَھْرٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے **کیف** یَصُوْمُ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَھْرٍ ہر مہینے میں تین روزے کس طرح رکھے
عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَصُوْمُ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَھْرٍ یَصُوْمُ الْاِثْنَیْنِ مِنْ اَوَّلِ
الشَّھْرِ وَالْخَمِیْسَ الَّذِیْ یَلِیْہِ ثُمَّ الْخَمِیْسَ الَّذِیْ یَلِیْہِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں
تین روزے رکھتے ایک پہلی پیر کو دوسری اوس کے بعد کی جمعرات کو تیسری اوسکی بعد کی جمعرات کو عَنْ ھُنَیْدَۃَ الْخُزَاعِیِّ قَالَ
دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ تَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اَوَّلَ
اثْنَیْنِ مِنَ الشَّھْرِ ثُمَّ الْخَمِیْسَ ثُمَّ الْخَمِیْسَ الَّذِیْ یَلِیْہِ ترجمہ ہنیدہ خزاعی سے روایت ہے میں ام المومنین حفصہ کے پاس
گیا وہ کہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے ایک پہلے پیر کو دوسری جمعرات کو پھر ایکدوسری
جمعرات کو عَنْ حَفْصَۃَ قَالَتْ اَرْبَعٌ لَمْ یَکُنْ یَدَعُھُنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صِیَامَ عَاشُوْرَآءَ وَالْعَشْرِ
وَثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَھْرٍ وَّرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْغَدَاۃِ ترجمہ ام المومنین حفصہ سے روایت ہے چار باتوں کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کبھی نہیں چھوڑتے تھے ایک تو عاشورا کے روزے کو دوسرے ذی حجہ کے دس روزوں کو تیسرے ہر مہینے میں تین روزوں کو
چوتھی فجر سے پہلے دو رکعتوں کو عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَانَ یَصُوْمُ تِسْعَۃً مِّنْ ذِی الْحِجَّۃِ وَیَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَھْرٍ اِثْنَیْنِ مِنَ الشَّھْرِ وَخَمِیْسَیْنِ
ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے روایت ہے آپ ذی حجہ میں نو روزے رکھتے (پہلی تاریخ سے لیکر نویں تاریخ تک)
اور عاشورا کے روزے (یعنی دسویں محرم کو) روزہ رکھتے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھتے ایک پیر کو اور دو جمعراتوں کو عَنْ
بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ الْعَشْرَ وَثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ مِّنْ
کُلِّ شَھْرٍ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسَیْنِ ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے روایت ہے آپ ذی حجہ کے دس دنوں
میں روزہ رکھتے اور ہر مہینے میں تین دن ایک پیر کو اور دو جمعراتوں کو عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ یَاْمُرُ بِصِیَامِ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ اَوَّلِ خَمِیْسٍ وَّالْاِثْنَیْنِ فَالْاِثْنَیْنِ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین
دن روزہ رکھنے کا حکم کرتے ایک اول کی جمعرات کو دوسری پیر کو تیسری پیر کو عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَھْرٍ صِیَامُ الدَّھْرِ وَاَیَّامُ الْبِیْضِ صَبِیْحَۃَ ثَلٰثَ عَشَرَۃَ وَاَرْبَعَ
عَشَرَۃَ وَخَمْسَ عَشَرَۃَ ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن ہر مہینے میں روزے
رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے اور ایام بیض تیرھویں [13] شب کی فجر سے چودھویں [14] پندرھویں [15] تک ہیں ان کو ایام بیض اسلیے

کہتے ہیں کہ ان کی راتیں چاندنی سے سفید اور روشن ہوتی ہیں) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بِاَرْنَبٍ قَدْ شَوَاھَا فَوَضَعَھَا بَیْنَ یَدَیْہِ فَاَمْسَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَاْکُلْ وَاَمَرَ الْقَوْمَ
اَنْ یَّاْکُلُوْا وَاَمْسَکَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَمْنَعُکَ اَنْ تَاْکُلَ قَالَ اِنِّیْ اَصُوْمُ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ مِّنَ
الشَّھْرِ قَالَ اِنْ کُنْتَ صَآئِمًا فَصُمِ الْغُرَّ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور
ایک خرگوش بھونکر لایا اوس کو آپکے سامنے رکھا آپ اوس کے کہانے سے رک گئے اور نہین کہایا لیکن لوگون کو حکم کیا انہون نے
کہایا اور گنوار بھی کہانے سے رکا آپنے فرمایا تو کیون نہین کہاتا وہ بولا مین ہر مہینے مین تین دن روزے رکھتا ہون آپنے فرمایا
اگر تو روزے رکہتا ہے تو چاندنی کے دنون مین رکھ (یعنی ۱۳-۱۴-۱۵- کو) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّصُوْمَ مِنَ الشَّھْرِ ثَلٰثَۃَ اَیَّامِ الْبِیْضِ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ وَاَرْبَعَ عَشْرَۃَ وَخَمْسَ عَشْرَۃَ ترجمہ ابوذر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا مہینے مین تین روزے رکھنے کا ایام بیض مین یعنی ۱۳-۱۴-۱۵- کو عَنْ
اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّصُوْمَ مِنَ الشَّھْرِ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ مِّنَ الْبِیْضِ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ
وَاَرْبَعَ عَشْرَۃَ وَخَمْسَ عَشْرَۃَ ترجمہ وہی جو گزرا عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صُمْتَ
شَیْئًا مِّنَ الشَّھْرِ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ وَاَرْبَعَ عَشْرَۃَ وَخَمْسَ عَشْرَۃَ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تو مہینے مین روزہ رکہے تو تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو رکھ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَیْکَ بِصِیَامِ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ وَاَرْبَعَ عَشْرَۃَ وَخَمْسَ عَشْرَۃَ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکشخص سے فرمایا تو لازم کرلے اپنے اوپر روزہ تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا بِصِیَامِ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ وَاَرْبَعَ عَشْرَۃَ وَخَمْسَ عَشْرَۃَ ترجمہ ابوذر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک شخص کو تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کے روزے کا عَنِ ابْنِ الْحَوْتَکِیَّۃِ
قَالَ قَالَ اَبِیْ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہٗ اَرْنَبٌ قَدْ شَوَاھَا وَخُبْزٌ فَوَضَعَھَا بَیْنَ
یَدَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ وَجَدْتُّھَا تَدْمٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِہٖ
لَا یَضُرُّ کُلُوْا وَقَالَ لِلْاَعْرَابِیِّ کُلْ قَالَ اِنِّیْ صَآئِمٌ قَالَ صَوْمُ مَاذَا .... قَالَ صَوْمُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ مِّنَ الشَّھْرِ
قَالَ اِنْ کُنْتَ صَآئِمًا فَعَلَیْکَ بِالْغُرِّ الْبِیْضِ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ وَاَرْبَعَ عَشْرَۃَ وَخَمْسَ عَشْرَۃَ ترجمہ یزید بن حوتکیہ سے روایت ہے
میرے باپ نے کہا ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ایک خرگوش لیے ہوئے جسکو اوس نے بھونا تھا اور روٹی بھی تھی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکہا اور کہا مین نے دیکھا ہے خون بہہ رہا تہا (یعنی حیض کا خون اسمین سے نکلتا تہا اس لیے خرگوش
کو حیض آتا ہے) آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کچھ نقصان نہین کہاؤ اور گنوار سے فرمایا تو بھی کہا اوس نے کہا مین روزے سے ہون
آپ نے فرمایا کیسے روزے اوس نے کہا مہینے کے تین روزے آپنے فرمایا اگر تو روزے رکھے تو سفید راتون مین رکھ یعنے تیرہوین چودہوین

اور پندرہوین کو ۔ امام نسائی نے کہا صحیح یہ ہے کہ ابن حوتکیہ نے ابی ذر سے سنا لیکن لکہنے مین شاید بہول سے بجاے ابی ذر کے ابی لکہا گیا ہو

عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ الَّذِي جَاءَ بِهَا إِنِّي رَأَيْتُ بِهَا دَمًا فَكَفَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ وَأَمَرَ الْقَوْمَ أَنْ يَأْكُلُوا وَكَانَ فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مُنْتَبِذٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا ثَلَاثَ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ترجمہ موسی بن طلحہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس خرگوش لایا آپنے اپنا ہاتہہ اوسکیطرف لنبا کیا (کہانے کو) وہ شخص بولا مین نے دیکہا ہے اسکو خون آتا تہا آپنے ہاتہہ روک لیا اور لوگون کو حکم دیا اوس کے کہانے کو ایک شخص دور علیحدہ بیٹہا تہا آپ نے اوس سے پوچہا تجہے کیا ہوا ہے وہ بولا مین روزہ سے ہون آپنے فرمایا ایام بیض مین کیون روزہ نہین رکہتا تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو

عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا رَجُلٌ فَلَمَّا قَدَّمَهَا إِلَيْهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ بِهَا دَمًا فَتَرَكَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَأْكُلْهَا وَقَالَ لِمَنْ عِنْدَهُ كُلُوا فَإِنِّي لَوِ اشْتَهَيْتُهَا أَكَلْتُهَا وَرَجُلٌ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْنُ فَكُلْ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ فَهَلَّا صُمْتَ الْبِيضَ قَالَ وَمَا هُنَّ قَالَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ترجمہ موسی بن طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک خرگوش آیا جسکو ایک شخص بہونکر لایا تہا جب آپکے سامنے رکہا تو بولا یا رسول اللہ مینے دیکہا اوس کو خون آتا تہا آپنے یہہ سنکر اوسی چہوڑ دیا اور نہ کہایا اور جو لوگ آپکے پاس بیٹہے تہے اون سے کہا کہاؤ اسلیے اگر میرا جی چاہتا تو مین بہی کہاتا ایک شخص اور بیٹہا تہا آپنے اوس سے فرمایا نزدیک آ اور لوگون کے ساتہہ شریک ہو کہانے مین وہ بولا یا رسول اللہ مین روزہ سے ہون آپنے فرمایا تو نے بیض کے روزے کیون نہ رکہے پوچہا بیض کے روزے کیا ہین آپنے فرمایا تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِهَذِهِ الْأَيَّامِ الثَّلَاثِ الْبِيضِ وَيَقُولُ هُوَ صِيَامُ الشَّهْرِ ترجمہ عبد الملک سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین ایام بیض مین روزے رکہنے کا حکم کرتے اور فرماتے یہہ مہینے کے روزے کے برابر ہین

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الْمِنْهَالِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِصِيَامِ ثَلَاثِ أَيَّامِ الْبِيضِ ترجمہ عبد الملک بن ابی المنہال نے سنا اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا لوگون کو ایام بیض کے تین روزے رکہنے کا

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قُدَامَةَ بْنِ مِلْحَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ اللَّيَالِي الْغُرِّ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ترجمہ عبد الملک بن قدامہ بن ملحان سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ قدامہ بن ملحان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کرتے چاند کی سفید راتون مین روزے رکہنے کا تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو

صَوْمُ يَوْمَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ

مہینے مین دو دن روزہ رکہنا

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ زِدْنِي زِدْنِي

يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي زِدْنِي يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي زِدْنِي إِنِّي أَجِدُ بِي قُوَّةً فَسَكَتَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيْسَ يَزِيدُنِي قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ **ترجمہ** ابوعقرب سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا روزے کو آپنے فرمایا ہر مہینے مین ایک روزہ رکھ مین نے کہا یا رسول اللہ بڑہا ئیے۔ بڑہا ئیے کہا یا رسول اللہ بڑہا ئیے دو دن ہر مہینے مین۔ مینے کہا یا رسول اللہ بڑہا ئیے بڑہا ئیے مین اپنے تئین قوی پاتا ہون آپ چپ ہو رہے یہانتک کہ مین سمجہا آپ مجہے جواب دین گے یعنے نہین بڑہا وینگے آپ نے فرمایا تین روزے رکھ ہر مہینے مین

عن أَبِي عَقْرَبٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَاسْتَزَادَهُ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَزَادَهُ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَمَا كَادَ أَنْ يَزِيدَهُ فَلَمَّا أَلَحَّ عَلَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ **ترجمہ** ابوعقرب سے روایت ہے اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا روزے کو آپ نے فرمایا ایک روزہ رکھہ ہر مہینے مین اور زیادہ چاہا ابوعقرب نے تو کہا فدا ہون آپ پر ماں باپ میرے مین اپنے تئین طاقت وار پاتا ہون آپ نے زیادہ کیا اور فرمایا مہینے مین دو روزے رکھ اوس نے کہا فدا ہون آپ پر ماں باپ میرے مین اپنے تئین طاقت وار پاتا ہون یا رسول اللہ آپ نے فرمایا مین بہی اپنے تئین طاقت وار پاتا ہون طاقتدار پاتا ہون پھر آپنے اوسی زیادہ نکیا جب اوس نے بہت خواہش کی تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہر مہینے مین تین روزے رکھ

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

کتاب زکوۃ کے بیان مین **ف** جو ایک رکن اسلام ہے جیسے نماز **بَابُ** وُجُوبِ الزَّكٰوةِ زکوۃ فرض ہے

عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ يَعْنِي أَطَاعُوكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ بِذٰلِكَ فَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل کو یمن کیطرف بہیجا تو اون سے کہا تمہارا گزر ہوگا ایک قوم پر جو اہل کتاب ہین (یعنی یہود اور نصاریٰ) پھر جب تو اون کے پاس پہونچے تو بلا اون کو گواہی دینے کی طرف اس بات کی کہ سوا خدا کے کوئی عبادت کے لائق نہین اور محمد ؐ اوسکے بندے ہین اور بہیجے ہوے ہین اگر وہ تیرا کہنا مان لین پھر تو اون سے کہہ اللہ نے اون پر پانچ نمازین فرض کین ہین ایکدن رات مین اگر وہ اوسکو مان لین پھر اون سے کہہ اللہ نے اون پر صدقہ زکوۃ کو فرض کیا ہے جو مالدارون سے لیا جاتا ہے اور اونہی مین کے مفلسون اور محتاجون کو دیا جاتا ہے اگر وہ اسکو بہی مان لین تو بچا مظلوم کی بددعا سے **ف** صحیحین کی روایت مین ہے اگر وہ اسکو بہی یعنی صدقہ دینے کو بہی مان لین تو بچا اون کے عمدہ اور بہتر مالون

یعنے زکوۃ میں متوسط بیچ کا مال لے نہ عمدہ اور نہ خراب اور بیچارہ مظلوم کی بددعا سے بچیو کہ مظلوم کی دعا میں اور اللہ تعالی میں کوئی روک نہیں ہے یعنے وہ برابر حق سبحانہ تعالی تک پہونچتی ہے کہیں نہیں رکتی ایسا نہ ہو کہ تو اون پر ظلم کرے اور زکوۃ میں عمدہ عمدہ مال لے لیوے اور وہ تیرے لیے بد دعا کرین

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى حَلَفْتُ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِهِنَّ لِأَصَابِعِ يَدَيْهِ أَنْ لَا آتِيَكَ وَلَا آتِيَ دِينَكَ وَإِنِّي كُنْتُ امْرَأً لَا أَعْقِلُ شَيْئًا إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ وَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَحْيِ اللَّهِ بِمَا بَعَثَكَ رَبُّكَ إِلَيْنَا قَالَ بِالْإِسْلَامِ قُلْتُ وَمَا آيَاتُ الْإِسْلَامِ قَالَ أَنْ تَقُولَ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَى اللَّهِ وَتَخَلَّيْتُ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے اونہوں نے اوسکے دادا سے اونہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پاس نہیں آیا یہانتک کہ میں نے قسمیں کہائیں تہیں اپنی انگلیوں سے زیادہ کہ آپ پاس نہ آونگا اور کبہی آپکا دین قبول نہ کرونگا اور میں ایک آدمی تہا جسکو کچہ عقل نہ تہی مگر جو اللہ نے اور اوس کے رسول نے سکہلایا اور میں آپ سے پوچہتا ہوں اللہ کی وحی کی قسم دیکر اللہ نے کس چیز کے ساتہہ آپکو بہیجا ہماری طرف آپنے فرمایا اسلام کے ساتہہ میں نے کہا اسلام کی نشانیاں کیا ہیں آپنے فرمایا تو کہے میں نے اپنا منہ رکہدیا اللہ کیطرف (یعنی جو اوسکا حکم ہوگا سو بجا لاونگا) اور اوسی کا ہوگیا اور نماز ادا کرے اور زکوۃ دیوے

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَآنِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالزَّكَاةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ ترجمہ ابومالک اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرنا وضو کا آدہا ایمان ہے (کیونکہ ایمان سے سب گناہ بخشے جاتے ہیں اور وضو سے صغایر یعنی چہوٹے بخشے جاتے ہیں) اور الحمد للہ کہنا بہر دیگا ترازو کو اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر بہر دیتے ہیں آسمان اور زمین کو (اپنے ثواب سے) اور نماز نور ہے (قیامت میں) اور زکوۃ دلیل ہے (اللہ پاس خلوص کے اور نجات کی) اور صبر روشنی ہے (یعنے عقل کی روشنی ہے جسکو عقل ہے وہ صبر کرتا ہے اور جو اس روشنی سے محروم ہے وہ صبر نہیں کرتا) اور قرآن دلیل ہے تیرے لیے (اگر تو حق پر ہے) یا دلیل ہے تجہپر (اگر تو باطل پر ہے)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ يَقُولَانِ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَكَبَّ فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِي لَا نَدْرِي مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فِي وَجْهِهِ الْبُشْرَى فَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَقِيلَ لَهُ ادْخُلْ بِسَلَامٍ ترجمہ ابوہریرہ اور ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خطبہ سنایا ہم کو تو فرمایا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتہہ میں میری جان ہے تین بار پہر آپ جہک گئے اور ہر شخص ہم میں سے جہک کر رونے لگا لیکن ہمکو معلوم نہیں آپنے کس بات پر قسم کہائی پہر آپنے سر اوٹہایا اور آپ کے چہرے پر خوشی تہی ہم کو بہلا معلوم ہوا لال اونٹ ملنے سے زیادہ (وہ لال اونٹ بہت قیمتی ہوتے ہیں) پہر آپنے فرمایا جو بندہ پانچوں نمازیں پڑہے اور رمضان کے روزے رکہے اور زکوۃ نکالے اور ساتوں کبیرہ گناہوں سے بچے (یعنے شرک اور جادو اور خون ناحق اور سود خواری اور یتیم کے مال کہاجانے اور

جہاد سے بہاگ گئے اور پاکدامن عورتون پر تہمت لگانے سے اوسکو بہی جنت کے دروازے کہولیجاوینگے اور کہاجاویگا جا اندر سلامتی کے ساتھ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْاَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ اَبُو بَكْرٍ هَلْ عَلٰى مَنْ يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى مِنْهَا كُلِّهَا اَحَدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُو اَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تہے جو شخص کسی چیز کا ایک جوڑا صرف کرے اللہ کی راہ مین وہ جنت کے دروازون سے بلایا جاویگا اے بندے اللہ کے یہہ دروازہ بہتر ہے اور جنت کے کئے دروازہ ہین جو نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جاویگا اور جو غازی ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جاویگا اور جو صدقہ دینے والا ہوگا وہ صدقے کے دروازے سے بلایا جاویگا اور جو روزہ دار ہوگا وہ باب الریان سے بلایا جاویگا ابوبکر صدیق نے کہا یارسول اللہ جو شخص ان دروازون سے بلایا جاوے اوسکو کچھہ فکر نہین لیکن کوئی ایسا بہی ہوگا جو سب دروازون سے بلایا جاوے آپ نے فرمایا ہان اور مجھے امید ہے کہ تم اونہی مین سے ہوگے

باب التَّغْلِيظِ فِي حَبْسِ الزَّكٰوةِ زکوۃ نہ دینے کا عذاب

عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ جِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَاٰنِي مُقْبِلًا قَالَ هُمُ الْاَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ مَا لِي لَعَلِّي اُنْزِلَ فِيَّ شَيْءٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي قَالَ الْاَكْثَرُونَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا حَتّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَمُوتُ رَجُلٌ فَيَدَعُ اِبِلًا اَوْ بَقَرًا لَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهَا اِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنَهُ تَطَؤُهُ بِاَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرَاهَا عَادَتْ اُولَاهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کعبے کے سایے مین بیٹھے تہے جب مجھے آتے دیکھا تو فرمایا وہی لوگ ٹوٹے والے ہین قسم ہے کعبے کے پروردگار کی مین نے کہا کیا ہے شاید میری باب مین کچھہ اترا مین نے عرض کیا وہ کون لوگ ہین قربان ہون آپ پر ماں باپ میرے آپنے فرمایا جو بہت مال رکہتے ہین مگر جو ایسے ہین اور اشارہ کیا اسطرف واسطرف یہانتک کہ سامنے اور داہنے اور بائین بہی (یعنی ہر طرف سے محتاجون کے خبر لیتے ہین) پہر فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے جو شخص مرے اونٹ اور بیل چہوڑکر جنکی زکوۃ نہ دی ہو تو وہ اونٹ اور بیل قیامت مین بڑے ہوکر آوینگے اور موٹے اوسکو کہرون سے اور ماریںگے اوسکو سینگون سے جب اخیر جانور اوسکا اسطرح کرلیگا تو پہر پہلے لاوینگے ۔ یہی ہوتا رہیگا یہان تک کہ حکم ہو آدمیون مین (یعنے اونکا فیصلہ ہو کہ جنتی ہین اور یہہ دوزخی)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَهُ مَالٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّ مَالِهِ اِلَّا جُعِلَ لَهُ طَوْقًا فِي عُنُقِهِ شُجَاعٌ اَقْرَعُ وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ وَهُوَ يَتْبَعُهُ ثُمَّ قَرَاَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مالدار ہو اور اپنے مال کی زکوۃ ادا نہ کرے
وہ مال اوسکی گردن کا طوق ہوگا ایک گنجا سانپ بنکر وہ اوس سے بھاگے گا اور یہ اوس کے ساتھ ہوگا پھر اسکی تصدیق کے لیے کلام اللہ سے
یہ آیت پڑھی مت سمجھیں اون لوگوں کو جو بخیلی کرتے ہیں اوس مال کے ساتھ جو اللہ نے اونکو اپنے فضل سے دیا ہے یہ بہتر ہے اون کے لیے بلکہ وہ
برا ہے اون کے لیے نزدیک ہے جسکے ساتھ وہ بخیلی کرتے ہیں وہ اونکا طوق بنایا جاوے گا قیامت کے روز عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَیُّمَا رَجُلٍ کَانَتْ لَہٗ اِبِلٌ لَا یُعْطِیْ حَقَّھَا فِیْ نَجْدَتِھَا وَرِسْلِھَا قَالُوْا
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا نَجْدَتُھَا وَرِسْلُھَا قَالَ فِیْ عُسْرِھَا وَیُسْرِھَا فَاِنَّھَا تَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کَاَغَذِّ مَا کَانَتْ وَاَسْمَنِہٖ
وَاَشَرِہٖ یُبْطَحُ لَھَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَؤُہٗ بِاَخْفَافِھَا اِذَا جَاءَتْ اُخْرَاھَا اُعِیْدَتْ عَلَیْہِ اُوْلَاھَا یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ
خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ فَیَرٰی سَبِیْلَہٗ وَاَیُّمَا رَجُلٍ کَانَتْ لَہٗ بَقَرٌ لَا یُعْطِیْ حَقَّھَا فِیْ نَجْدَتِھَا
وَرِسْلِھَا فَاِنَّھَا تَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَغَذَّ مَا کَانَتْ وَاَسْمَنَہٗ وَاَشَرَہٗ یُبْطَحُ لَھَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَنْطَحُہٗ کُلُّ ذَاتِ
قَرْنٍ بِقَرْنِھَا وَتَطَؤُہٗ کُلُّ ذَاتِ ظِلْفٍ بِظِلْفِھَا اِذَا جَاوَزَتْہُ اُخْرَاھَا اُعِیْدَتْ عَلَیْہِ اُوْلَاھَا فِیْ یَوْمٍ کَانَ
مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ فَیَرٰی سَبِیْلَہٗ وَاَیُّمَا رَجُلٍ کَانَتْ لَہٗ غَنَمٌ لَا یُعْطِیْ حَقَّھَا فِیْ
نَجْدَتِھَا وَرِسْلِھَا فَاِنَّھَا تَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کَاَغَذِّ مَا کَانَتْ وَاَسْمَنِہٖ وَاَشَرِہٖ ثُمَّ یُبْطَحُ لَھَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَؤُہٗ
کُلُّ ذَاتِ ظِلْفٍ بِظِلْفِھَا وَتَنْطَحُہٗ کُلُّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقَرْنِھَا لَیْسَ فِیْھَا عَقْصَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ اِذَا جَاوَزَتْہُ اُخْرَاھَا
اُعِیْدَتْ عَلَیْہِ اُوْلَاھَا فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ فَیَرٰی سَبِیْلَہٗ ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اور وہ اونکی زکوۃ نہ دیوے
تنگی اور کشادگی میں (یعنی جب اونٹ موٹے تازے ہوں تو زکوۃ نہ دیوے اون میں سے کیونکہ اچھے موٹے اونٹ کا خدا کی راہ میں دینا
دشوار ہو اور جب دبلے ہوں تو برا سمجھ کر زکوۃ میں دیدیوے یا جب قحط اور تنگی کا زمانہ ہو تو زکوۃ نہ نکالے) لوگوں نے عرض
کیا یا رسول اللہ تنگی اور کشادگی کیا ہے آپ نے فرمایا دشواری اور آسانی کے زمانے میں تو وہ اونٹ قیامت کے روز خوب تیز اور موٹے
اور چالاک بنکر آویں گے اور اونکا مالک اون اونٹوں کے سامنے ایک صاف برابر میدان میں اوندھا لٹایا جاویگا وہ اونٹ اوسکو
روندیں گے اپنے کھروں سے جب اخیر کا اونٹ روند چلیگا تو پھر سرے سے پہلا اونٹ کو لاوینگے دن بھر اسی طرح جو پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا
یہاں تک کہ فیصلہ ہو لوگوں کا اور وہ اپنی راہ دیکھ لیوے (کہ جنت کی طرف ہے یا دوزخ کی طرف) اور جس شخص کا پاس بیل ہوں وہ اونکی
زکوۃ ادا نہ کرے تنگی اور آسانی کے زمانے میں تو قیامت کے روز وہ بیل تیز اور موٹے اور چالاک بنکر آوینگے اور اون کے مالک کو اوندھا لٹایا
جاویگا ایک صاف چٹیل میدان میں پھر ہر ایک سینگوں والا بیل ماریگا اوسکو اپنے سینگوں سے اور ہر ایک کھر والا اپنے کھروں سے اوس کو
کچلیگا جب اخیر کا بیل گزر جاویگا تو پھر سرے سے پہلا بیل کو لاوینگے دن بھر اسی طرح جو پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا یہاں تک کہ فیصلہ ہو
لوگوں کا اور وہ اپنی راہ دیکھ لیوے اور جس شخص کے پاس بکریاں ہوں اور وہ اون کی زکوۃ تنگی اور آسانی کے وقت ادا نہ کرے تو قیامت

کے روندے گی وہ بکریاں تیز اور موٹی اور چالاک ہو کر آوینگی پھر اوسکے مالک کو اوندھا لٹایا جاویگا ایک برابر کھلے میدان میں اور ہر ایک
کھر والی بکری اوسکو اپنے کھروں سے روندے گی اور سینگوں والی سینگوں سے مارے گی اور کوئی اون میں ٹوٹے ہوئے سینگ کی یا ٹوٹے
ہوئے سینگ کی نہ ہوگی (بلکہ سب کے سینگ سیدھے اور مضبوط ہونگے تاکہ مالک کو تکلیف پہونچاویں) جب اخیر کی بکری نکل
جاوے گی تو پھر سری سے پہلی کو لاوینگے دن بھر جو پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا یہانتک کہ فیصلہ ہو لوگونکا اور وہ اپنی راہ دیکھ
لی

باب مانع الزکوٰۃ جو شخص زکوۃ نہ دیوے اوسکا بیان

عن ابی ہریرۃ قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابو بکر بعدہ وکفر من کفر من العرب قال عمر لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ فقال ابو بکر لاقاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ فان الزکوۃ حق المال واللہ لو منعونی عقالا کانوا یؤدونہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتہم علی منعہ قال عمر فواللہ ما ہو الا ان رایت اللہ شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت انہ الحق

ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکر خلیفہ ہوئے اور جو لوگ عربوں میں سے کافر ہوئے وہ کافر ہوئے تو حضرت عمر نے حضرت
ابوبکر سے کہا تم کیسے لڑو گے لوگوں سے (جو زکوۃ نہیں دیتے) حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگوں سے لڑنیکا
یہانتک کہ وہ کہیں کوئی معبود سچا نہیں ہے سوا خدا کے تو جس نے کہا اوس نے اپنی مال اور جان کو مجھ سے بچا لیا مگر کسی حق کے بدلے
میں (یعنی اگر کسیکو ماریگا تو وہ بھی مارا جاویگا یا کسی کا مال لیگا تو اوسکا بھی مال لیا جاویگا) اور اوسکا حساب اللہ پر ہے حضرت ابوبکر نے
کہا میں لڑونگا اوس شخص سے جو فرق کریگا نماز اور زکوۃ میں (یعنی نماز پڑھے اور زکوۃ نہ دے) اوسکی فرضیت کا انکار کرے کیونکہ زکوۃ
حق ہے مال کا (جیسے نماز حق ہے نفس کا) قسم خدا کی اگر ایک بکری کا بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے اور مجھکو نہ دینگے تو میں
اون سے لڑونگا اوس کے نہ دینے پر حضرت عمر نے کہا قسم ہے اللہ کی کچھ نہ تھا مگر میں جانتا ہوں اللہ تعالی نے حضرت ابوبکر کا سینہ کھول دیا
لڑنے کے لیے پھر میں جانا کہ یہی حق ہے **ف** اس لیے کہ اسلام میں صرف لا الہ الا اللہ کہنا کافی نہیں بلکہ اسلام کی ارکان ہیں سب سے
پہلا رکن توحید ہے پھر نماز اور روزہ اور زکوۃ اور حج یہ بھی ارکان ہیں جو کوئی ان کے فرض ہونے سے انکار کرے وہ مسلمان
نہیں اس سے لڑنا چاہیے

باب عقوبۃ مانع الزکوۃ جو شخص زکوۃ نہ دے اوس کی سزا کیا ہے

عن بہز بن حکیم قال حدثنی ابی عن جدی قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی کل ابل سائمۃ فی کل اربعین ابنۃ لبون لا یفرق ابل عن حسابہا من اعطاہا مؤتجرا فلہ اجرہا ومن ابی فانا آخذوہا وشطر ابلہ عزمۃ من عزمات ربنا لا یحل لآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم منہا شیء

ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے اوس نے
اوسکے دادا سے اوس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہر چالیس اونٹ میں جو جنگل سے چرتے
ہوں ایک دو برس کی اونٹنی ہے اونٹ جدا نہ کیے جاوینگے اپنے حساب سے (زکوۃ سے بچنے کے لیے) جو شخص زکوۃ دیگا ثواب کے لیے

اُسکو ثواب ملیگا اور جو شخص انکار کریگا ہم زکوٰۃ بھی لینگے اور آدھی اونٹ اوسکی لینگے یہہ ایک عزم ہے ہمارے رب کے عزموں میں سے۔ آل
ال میں سے محمد کی آل کو کچھ درست نہیں ہے۔

باب زکوٰۃ الابل اونٹونکی زکوٰۃ کا بیان

عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ ولا فیما دون خمس ذود صدقۃ ولا فیما دون خمس اواق صدقۃ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم غلے مین (جو زمین سے پیدا ہو) زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم مین زکوٰۃ نہیں ہے، اور پانچ اوقیے سے کم چاندی مین زکوٰۃ نہیں ہے

ف وسق ساٹھ صاع کا اور ایک صاع آٹھ رطل یا پانچ رطل کا ہوتا ہے اور رطل آدھ سیر کا ہوتا ہے اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے پانچ اوقیے کے دو سو درم ہوئے اور درم تین ماشے اور ایک رتی اور پانچویں حصے رتی کے برابر ہوتا ہے اگر تولہ پورا بارہ ماشہ کا ہو تو دو سو درم مین ساڑھے باون تولے چاندی ہوتی ہے اور جو کم و بیش ہو تو اسی حساب سے لگا سکتے ہیں

عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فیما دون خمسۃ ذود صدقۃ ولیس فیما دون خمس اواق صدقۃ ولیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اونٹوں سے کم مین زکوٰۃ نہیں ہے، اور پانچ اوقیے سے کم چاندی مین زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق غلے سے کم مین زکوٰۃ نہیں ہے۔

عن انس بن مالک ان ابا بکر کتب لھم ان ھذہ فرائض الصدقۃ التی فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المسلمین التی امر اللہ عز و جل بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن سئلھا من المسلمین علی وجھھا فلیعطہ ومن سئل فوق ذلک فلا یعطہ فیما دون خمس وعشرین من الابل فی کل خمس ذود شاۃ فاذا بلغت خمسا وعشرین ففیھا بنت مخاض الی خمس وثلاثین فان لم تکن بنت مخاض فابن لبون ذکر فاذا بلغت ستا وثلاثین ففیھا بنت لبون الی خمس واربعین فاذا بلغت ستا واربعین ففیھا حقۃ طروقۃ الفحل الی ستین فاذا بلغت احدی وستین ففیھا جذعۃ الی خمس وسبعین فاذا بلغت ستا وسبعین ففیھا ابنتا لبون الی تسعین فاذا بلغت احدی وتسعین ففیھا حقتان طروقتا الفحل الی عشرین ومائۃ فاذا زادت علی عشرین ومائۃ ففی کل اربعین بنت لبون وفی کل خمسین حقۃ فاذا تباین اسنان الابل فی فرائض الصدقات فمن بلغت عندہ صدقۃ الجذعۃ ولیست عندہ جذعۃ وعندہ حقۃ فانھا تقبل منہ الحقۃ ویجعل معھا شاتین ان استیسرتا لہ او عشرین درھما ومن بلغت عندہ صدقۃ الحقۃ ولیست عندہ الا جذعۃ فانھا تقبل منہ ویعطیہ المصدق عشرین درھما او شاتین ان استیسرتا لہ ومن بلغت عندہ صدقۃ الحقۃ ولیست عندہ وعندہ بنت لبون فانھا تقبل منہ ویجعل معھا شاتین ان استیسرتا لہ او عشرین درھما ومن بلغت عندہ صدقۃ بنت لبون ولیست عندہ الا حقۃ فانھا تقبل منہ ویعطیہ المصدق عشرین درھما او شاتین ومن بلغت عندہ صدقۃ بنت لبون ولیست عندہ ابنۃ لبون وعندہ بنت مخاض فانھا تقبل منہ ویجعل معھا شاتین ان استیسرتا لہ او عشرین درھما ومن بلغت عندہ صدقۃ

ابْنَةَ مَخَاضٍ فَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ يَعْنِي وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةَ دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے اون کے لیے یہ لکھا کہ یہ فرض ہین زکوٰۃ کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیے مسلمانون پر جنکا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا جس مسلمان سے مانگا جاوے اونکے موافق وہ دیوے اور جس سے مانگا جاوے اس سے زیادہ نہ دیوے۔ پچیس اونٹون سے کم مین ہر پانچ اونٹ مین ایک بکری ہے جب پچیس اونٹ ہوجاوین تو اوسمین ایک برس کی اونٹنی ہے پینتیس تک اگر ایک برس کی اونٹنی نہ ہو تو دو برس کا اونٹ جب چھتیس اونٹ ہون تو اون مین دو برس کی اونٹنی ہے پینتالیس اونٹون تک جب چھیالیس اونٹ ہون تو اون مین تین برس کی اونٹنی ہے (جو لائق ہو نر کو دینے کی یعنی جوان ہوگئی ہو) ساٹھہ اونٹون تک جب اکسٹھہ اونٹ ہوجاوین تو اون مین چار برس کی اونٹنی ہے (جو پانچوین مین لگی ہو) پچھتر اونٹون تک جب چھہتر ہون تو اون مین دو اونٹنیان ہین دو دو برس کی نوّے اونٹون تک جب اکانوے اونٹ ہون تو اون مین دو اونٹنیان ہین تین تین برس کی جنپر نر کودسکے ایکسو بیس اونٹ تک جب ایکسو بیس سے زیادہ اونٹ ہون تو ہر چالیس اونٹ مین ایک اونٹنی ہے دو برس کی اور ہر پچاس مین ایک اونٹنی ہے تین برس کی۔ اگر اونٹونکے دانتون مین اختلاف ہو یعنی زکوٰۃ کے لائق اونٹ نہ ہو اوس سے بڑا یا چھوٹا ہو (مثلاً) جس شخص پر چار برس کی اونٹنی لازم آوے اور اوس کے پاس نہ ہو لیکن تین برس کی اونٹنی ہو تو وہ اوسکو دیدے اور دو بکریان دیدے اگر اوس سے ہوسکین نہین تو بیس درم دیدے اور جس شخص کو تین برس کی اونٹنی دینا ہو اور اوسکی پاس چار برس کی اونٹنی ہو تو لے لین گے اور زکوٰۃ لینے والا (یعنی مصدق جو امام کیطرف سے مقرر ہوتا ہے زکوٰۃ کی تحصیل کے لیے) اوس کو بیس درم پھیریگا یا دو بکریان دیدیگا اور جس شخص کو تین برس کی اونٹنی دینا ہو اور اوس کے پاس نہ ہو تو دو برس کی اونٹنی دیدے اور دو بکریان اوسکی ساتھہ دیوے یا بیس درم دیوے اور جسکو دو برس کی اونٹنی دینا ہو اور اوس کے پاس تین برس کی اونٹنی ہو تو لیلینگی اور مصدق اوسکو بیس درم یا دو بکریان دیدیگا اور جسکو دو برس کی اونٹنی دینا ہو اور اوس کے پاس نہ ہو لیکن ایک برس کی اونٹنی ہو تو لے لین گے اور دو بکریان لین گے اگر اوس سے ہوسکین نہین تو بیس درم لینگے اور جس شخص کے اوپر ایک برس کی اونٹنی ہو لیکن اوس کے پاس دو برس کا اونٹ ہو تو لے لینگے اور کچھ نہ دین گے نہ لینگے (اس لیے کہ اونٹ کی قیمت مادہ سے نصف ہے) اور جسکی پاس صرف چار اونٹ ہون اوسمین کچھ زکوٰۃ نہین ہے مگر جب مالک اپنی خوشی سے کچھ دینا چاہے تو دے

بکریان جو جنگل سے چرائی جاتی ہون جب چالیس ہون تو اون مین ایک بکری ہی زیادہ ہو تو دو سو تک اوس مین دو بکریان ہین جب دو سو سے ایک بکری بھی زیادہ ہو تو تین بکریان ہین تین سو تک پہر ہر ایک سیکڑے مین ایک بکری ہی لیکن زکوٰۃ مین بوڑہی اور کانی اور عیب دار نہ لیجاویگی اور نہ نر مگر جب مصدق لینا چاہیے (کسی مصلحت سی مثلاً اوسکی پاس سب عیب دار یا بوڑہی جانور ہون یا سب نر ہون یا زکوٰۃ کے جانورون کے لیے نر کی ضرورت ہو) اور زکوٰۃ کے ڈر سے دو جدا مالون کو ایک جگہہ نہ کرین (مثلاً چالیس چالیس بکریان دو شخصونکی ہون تو ہر ایک سے ایک ایک بکری لینا چاہیے وہ دونو ملا دیتے تاکہ ایک ہی بکری دینا پڑے) اور ملے ہوئے مالون کو جدا نہ کرین (مثلاً کسی پاس چالیس بکریان ہون وہ بیس بیس الگ کر دیوے تاکہ مصدق نصاب سے کم سمجھے اور زکوٰۃ نہ لیوے کہ دو شخصونکا مال سمجھکر **ف** اور بعضی کہتے ہین کہ یہ نہی مصدق کے لیے ہے یعنی وہ ظلم نہ کرے زکوٰۃ لینے مین اور متفرق مالون کو ایک جگہہ نہ کرے زکوٰۃ وصول کرنیکو **ت** اور جب مال دو شریکون کا ہو تو وہ آپسمین ایکدوسرے سی حساب برابر کرلین **ف** مثلاً دو سو بکریان دو شخصونکی ہون ایک تہائی کا شریک ہو اور ایک تین ربع کا تو مصدق دو بکریان لیوے پہر جو تہائی والا ہی بکری کے دام دوسرے شریک سے مجرا لیوے **ت** اور جب بکریان چالیس سے کم ہون تو اون مین کچھ نہین ہی مگر جب اونکا مالک خوشی سے کچھ دینا چاہے اور چاندی مین چالیسوان حصہ زکوٰۃ کا ہی (جب دو سو درہم کے برابر ہو) اگر ایک سو نوّے درہم ہون تو اون مین کچھ نہین ہے مگر جب مالک خوشی سی کچھ دینا چاہے

بَابٌ

سَلَّمِ زَكٰوةِ الْإِبِلِ اونٹون کی زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِي الْإِبِلُ عَلَى رَبِّهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَأْتِي الْغَنَمُ عَلَى رَبِّهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا هِيَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهِ أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ أَلَا لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِبَعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ أَلَا لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ قَالَ وَيَكُونُ كَنْزُ أَحَدِهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَيَطْلُبُهُ أَنَا كَنْزُكَ فَلَا يَزَالُ حَتّٰى يُلْقِمَهُ إِصْبَعَهُ

ترجمہ ابو ہریرہؓ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ اپنے مالک کے پاس آوینگے جو حال مین بہتر رہے ہین دنیا مین جس وقت موٹے تازے تہی (جب اوس نے اون کا حق ادا نہ کیا ہوگا یعنی اون کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی) روندینگے اوسکو اپنے پاؤن سے۔ اسی طرح بکریان اپنے مالک کے پاس آوینگی اچھے حال مین ہوکر جب اوس نے اونکا حق ادا نہ کیا ہوگا روندینگے اوسکو اپنے کہرون سے اور ماریں گی اوسکو اپنی سینگون سی ایک حق اونکا یہ بھی ہی دسوا زکوٰۃ کے مگر زکوٰۃ فرض ہے اور یہ مستحب ہے کہ دوہی جاوین جب پانی پر آوین **ف** عرب مین دستور تھا کہ لوگ اپنی اپنی جانورونکو جب پانی پلانے لاتے تہے تو وہان جو لوگ جمع ہوتی اونکو دودھ پلاتے اگرچہ یہ مستحب ہے مگر مروت اور احسان کے لحاظ سی ضروری ہی سو واسطے اسکو بھی حق قرار دیا **ت** خبردار ہو جاؤ کوئی تم مین سی قیامت کے دن اپنی اونٹ کو گردن پر سوار کرکے نہ لاوے وہ آواز کرتا ہوگا پہر وہ کہیگا ای محمد (بچاؤ میرا عذاب سے) مجھکو مین کہونگا مین تیرے لیے کچھ نہین کرسکتا مین کہہ چکا تہا۔ تم مین سے ایک کا خزانہ (جسکی وہ زکوٰۃ ادا نہ کرتا تہا) قیامت کے

روز ایک گنجا اژدہا بنکر آویگا اور مالک اوسکو دیکھکر بہاگے گا وہ اوسکے پیچھے ہوگا اور کہیگا مین تیرا خزانہ ہون یہانتک کہ مالک اپنی
اونگلی اوسکے منہ مین دیدیگا

باب سُقُوطِ الزَّكوٰةِ عَنِ الْاِبِلِ اِذَا كَانَتْ رِسْلًا لِاَهْلِهَا وَلِحُمُوْلَتِهِمْ جب پانچ سے
تہوڑے ہون کام کاج کے لیئے اور بوجہا لادنے کو لیئے تو اون مین زکوٰۃ نہین ہے **عَنْ** بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ
جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ اِبِلٍ سَائِمَةٍ مِّنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ لَا يُفَرَّقُ
اِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ اَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا لَهٗ اَجْرُهَا وَمَنْ مَّنَعَهَا فَاِنَّا اٰخِذُوْهَا وَشَطْرَ اِبِلِهٖ عَزْمَةٌ مِّنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا
لَا يَحِلُّ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا شَيْءٌ **ترجمہ** بہز بن حکیم سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے اوس نے
دادا سے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جب جنگل سے چرنیوالے اونٹ ہون تو ہر چالیس اونٹ مین ایک دو برس
کی اونٹنی ہے۔ اونٹ جدا نکیے جاوین گے اپنے حساب سے جو شخص زکوٰۃ دیگا ثواب کے لیے اوسکو ثواب ملیگا اور جو شخص نہ دیگا تو ہم
زبردستی لین گے اور آدہے اونٹ اور لین گے (سزا کے لیئے) یہ ایک حکم ہے ہماری پروردگار کے حکمون مین سے محمد کی آل کو اوس مین سے کچہ
درست نہین ہے

باب زَكوٰةِ الْبَقَرِ گائے بیل کی زکوٰۃ کا بیان **عَنْ** مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهٗ مَعَافِرَ وَمِنَ الْبَقَرِ مِنْ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً
وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً **ترجمہ** معاذ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو یمن کیطرف بہیجا اور حکم کیا ہر بالغ سے
ایک دینار لینے کا (جزیے مین) یا اوس قیمت کا کپڑا اور تیس گائے بیلون سے ایک بیل برس روز کا یا گائی برس روز کی اور ہر چالیس گائے
بیلون سے ایک گائی دو برس کی **عَنْ** مُعَاذٍ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ
كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بَقَرَةً ثَنِيَّةً وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهٗ مَعَافِرَ **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو یمن کیطرف بہیجا اور حکم کیا ہر چالیس بیلون مین سے ایک گائی دو برس کے لینے کا اور ہر تیس مین
سے ایک برس کی گائی لینے کا اور ہر بالغ سے ایک دینار یا اوس قیمت کے کپڑے لینے کا **عَنْ** مُعَاذٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَمِنْ
كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهٗ مَعَافِرَ **ترجمہ** اوپر گزر چکا **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِيْنَ بَعَثَنِيْ اِلَى الْيَمَنِ اَنْ لَّا اٰخُذَ مِنَ الْبَقَرِ شَيْئًا حَتّٰى تَبْلُغَ ثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا عِجْلٌ تَابِعٌ جَذَعٌ اَوْ جَذَعَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ اَرْبَعِيْنَ
فَاِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بَقَرَةٌ مُسِنَّةٌ **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجہکو یمن کی
طرف بہیجا تو حکم دیا گائی بیلون سے کچہ نہ لینے کا جبتک وہ تیس کو نہ پہنچین جب تیس کو پہنچین تو اون مین ایک گائی کا بچہ ہے
ایک سال کا نر یا مادہ چالیس تک پہر جب چالیس ہون تو اون مین ایک گائی ہے دو برس کی

باب مَانِعِ زَكوٰةِ الْبَقَرِ گائی بیل
کی زکوٰۃ نہ دیوے تو کیا سزا ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ
لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا اِلَّا وُقِفَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُهٗ ذَاتُ الْاَظْلَافِ بِاَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ ذَاتُ الْقُرُوْنِ بِقُرُوْنِهَا

لتنطحھا یومئذ جماء ولا مکسورۃ القرن قلنا یا رسول اللہ وماذا حقھا قال اطراق فحلھا واعارۃ دلوھا وحمل علیھا
فی سبیل اللہ ولا صاحب مال لا یؤدی حقہ الا یخیل لہ یوم القیمۃ شجاع اقرع یفر منہ صاحبہ وھو یتبعہ یقول
لہ ھذا کنزک الذی کنت تبخل بہ فاذا رای انہ لا بد لہ منہ ادخل یدہ فی فیہ فجعل یقضمھا کما یقضم الفحل ترجمہ
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اونٹ یا بیل یا بکریاں رکھتا ہو اور اونکا حق نہ دیوے تو قیامت کے
روز وہ کھڑا کیا جاویگا ایک صاف ہموار میدان میں کھر والی اپنے کھروں سے اوسکو روندیں گے اور سینگ والی اپنے سینگوں سے اوسکو ماریں
گی کوئی اون میں منڈی اور سینگ ٹوٹی نہیں ہوگی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اونکا حق کیا ہے آپنے فرمایا نر کو جفتی کے لیے دینا (اور
اوسپر اجرت نہ لینا) اور پانی پلانے کا ڈول مانگے کو دینا اور خدا کی راہ میں یعنے جہاد میں سواری اور بوجھہ لادنی کو دینا) اور جو مال والا
اوسکا حق ادا نہ کریگا قیامت کے روز وہ مال اوسکا ایک گنجا سانپ بنکر آدیگا اور مالک اوسکو دیکھکر بھاگیگا وہ ساتھہ ہوگا اور کہیگا یہہ
تیرا خزانہ ہے جسپر تو بخیلی کرتا تھا جب دیکھیگا کوئی علاج نہیں یعنے بھاگنے سے بچاؤ نہیں ہوسکتا تو لاچار ہوکر اپنا ہاتھہ اوس کے منہ میں ڈالدیگا
اور وہ اوس کو چبا ڈالیگا اونٹ کیطرح

باب زکوۃ الغنم بکریوں کی زکوۃ کا بیان

عن انس بن مالک ان ابا بکر
کتب لہ ان ھذہ فرائض الصدقۃ التی فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المسلمین التی امر اللہ بھا رسولہ صلی
اللہ علیہ وسلم الحدیث ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے حضرت ابو بکر صدیق نے اون کے لیے یہہ لکھا یہہ فرض ہیں زکوۃ کے
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیے مسلمانوں پر جنکا اللہ تعالی نے اپنے رسول کو حکم دیا اخیر حدیث تک **ف** جو اوپر گذری جسمیں بیان
ہے اونٹوں اور بکریوں کی زکوۃ کا۔ مؤلف نے اسحدیث کو دوبارہ ذکر کیا اور ہم نے طول کے ڈر سے چھوڑ دیا

باب مانع زکوۃ الغنم بکریوں کی زکوۃ نہ دینے والے کا بیان

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ابل ولا
بقر ولا غنم لا یؤدی زکوتھا الا جاءت یوم القیمۃ اعظم ما کانت واسمنہ تنطحہ بقرونھا وتطؤہ
باخفافھا کلما نفدت اخریھا اعیدت علیہ اولیھا حتی یقضی بین الناس ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اونٹ اور گائے اور بکریاں رکھتا ہو اور اون کی زکوۃ نہ دیوے تو قیامت کے روز وہی جانور خوب بڑے اور موٹے
بنکر آدیں گے اور سینگوں سے ماریں گے اور کھروں سے روندیں گے جب اخیر جانور نکلجاویگا تو پھر پہلا آویگا اسیطرح لوگوں کا فیصلہ ہونے
تک

باب الجمع بین المتفرق والتفریق بین المجتمع جدا جدا مال کو ملانا اور ملے ہوئے مال کو جدا کرنا منع ہے

عن سوید
بن غفلۃ قال اتانا مصدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتیتہ فجلست الیہ فسمعتہ یقول ان فی عہدی ان لا
ناخذ راضع لبن ولا نجمع بین متفرق ولا نفرق بین مجتمع فاتاہ رجل بناقۃ کوماء فقال خذھا فابی ترجمہ
سوید بن غفلہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق (زکوۃ تحصیل کرنیوالا) ہمارے پاس آیا میں اوس کے پاس جاکر بیٹھا اور
سنا وہ کہتا تھا ہم سے قرار لیا گیا ہے کہ ہم دودھ پلانے والے جانور کو نہ لیں گے اور جدا مال کو اکٹھا نہ کریں گے اور ملے ہوئے مال کو جدا نہ کریں
گے (زکوۃ گھٹانے کے لیے) **ف** مثلا دو اونٹ ایک کے تھے اور تین ایک کے کسی پر زکوۃ نہ تھی دونوں کو ملا دیا اور ایک بکری زکوۃ کی لی

یا اسی بکریان ایک شخص پر دو شخص کے ملی ہوئی تہین اون مین ایک بکری تہی اب چالیس چالیس الگ کرکے دو بکریان دینی ہونگی

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَاعِيًا فَاَتٰى رَجُلًا فَآتَاهُ فَصِيْلًا مَخْلُوْلًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثْنَا مُصَدِّقَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاِنَّ فُلَانًا اَعْطَاهُ فَصِيْلًا مَخْلُوْلًا اَللّٰهُمَّ لَا تُبَارِكْ فِيْهِ وَلَا فِيْ اِبِلِهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَجَاءَ بِنَاقَةٍ حَسْنَاءَ فَقَالَ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَفِيْ اِبِلِهِ ترجمہ وائل بن حجرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بہیجا زکوۃ وصول کرنیکو لیے وہ گیا ایک شخص کے پاس اوس نے ایک دبلا اونٹ کا بچہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے اللہ اور اوس کے رسول کے مصدق کو بہیجا فلانے نے اوسکو ایک اونٹ کا دبلا بچہ دیا یا اللہ مت برکت دے اوس مین اور اوس کے اونٹ مین یہ خبر اوسکو پہونچی وہ ایک اچہی اونٹنی لیکر آیا اور کہنے لگا مین نے توبہ کی اللہ اور اوس کے رسول کیطرف آپ نے فرمایا یا اللہ برکت دے اوس مین اور اوس کے اونٹون مین

بَابُ صَلٰوةِ الْاِمَامِ عَلٰى صَاحِبِ الصَّدَقَةِ زکوۃ دینے والی کے لیے دعا کرنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِيْ بِصَدَقَةٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی قوم زکوۃ لیکر آتی آپ فرماتے یا اللہ رحمت بہیج فلانے کی آل پر میرا باپ زکوۃ لیکر آیا تو آپ نے فرمایا یا اللہ رحمت بہیج ابی اوفی کی آل پر

اِذَا جَاوَزَ فِي الصَّدَقَةِ جب صدقہ مین مصدق زیادتی کرے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ جَرِيْرٌ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَاْتِيْنَا نَاسٌ مِّنْ مُصَدِّقِيْكَ يَظْلِمُوْنَ قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالُوْا وَاِنْ ظَلَمَ قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالَ ثُمَّ قَالُوْا وَاِنْ ظَلَمَ قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالَ جَرِيْرٌ فَمَا صَدَرَ عَنِّيْ مُصَدِّقٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا وَهُوَ رَاضٍ ترجمہ عبد الرحمن بن ہلال سے روایت ہے جریر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس عرب کے چند لوگ آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپ کیطرف سے مصدق لوگ ہمارے پاس آتے ہین اور ہمپر ظلم کرتے ہین آپنے فرمایا راضی کرو اپنے مصدقونکو لوگون نے عرض کیا اگرچہ وہ ظلم کرین آپ نے فرمایا راضی کرو اپنے مصدقون کو پھر لوگون نے کہا اگرچہ وہ ظلم کرین آپ نے فرمایا راضی کرو اپنے مصدقون کو جریر نے کہا اوس وقت سے کوئی مصدق میرے پاس سے نہین گیا مگر راضی ہوکر جب سے مین نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

بَابُ اِعْطَاءِ السَّيِّدِ الْمَالَ بِغَيْرِ اِخْتِيَارِ الْمُصَدِّقِ مالک خود زکوۃ نکالکر دے سکتا ہے اگر مصدق نہ نکالے

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ ثَفِنَةَ قَالَ اسْتَعْمَلَ ابْنُ عَلْقَمَةَ اَبِيْ عَلٰى عِرَافَةِ قَوْمِهِ وَاَمَرَهُ اَنْ يُصَدِّقَهُمْ فَبَعَثَنِيْ اَبِيْ اِلٰى طَائِفَةٍ مِّنْهُمْ لِاٰتِيَهُ بِصَدَقَتِهِمْ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ يُقَالُ لَهُ سَعْرٌ فَقُلْتُ اِنَّ اَبِيْ بَعَثَنِيْ اِلَيْكَ لِتُؤَدِّيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ قَالَ ابْنَ اَخِيْ وَاَيُّ نَحْوٍ تَاْخُذُوْنَ قُلْتُ نَخْتَارُ حَتّٰى اِنَّا نَتَبَيَّنُ ضُرُوْعَ الْغَنَمِ قَالَ ابْنَ

اخی فانی احدثک انی کنت فی شعب من ھذہ الشعاب علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غنم لی فجاءنی رجلان علی بعیر فقالا انا رسولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتؤدی صدقۃ غنمک قال قلت وما علی فیھا قالا شاۃ فاعمد الی شاۃ قد عرفت مکانھا ممتلئۃ محضا وشحما فاخرجتھا الیھما فقالا ھذہ الشافع والشافع الحائل وقد نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ناخذ شافعا فاعمد الی عناق معتاط والمعتاط التی لم تلد ولدا وقد حان ولادھا فاخرجتھا الیھما فقالا ناولناھا فرفعتھا الیھما فجعلاھا معھما علی بعیرھما ثم انطلقا ترجمہ مسلم بن ثفنہ سے روایت ہے ابن علقمہ نے میرے باپ کو اپنی قوم کی عرافت پر مقرر کیا (عرافت ایک خدمت ہے جو ہر ایک قوم میں ایک شخص کو دی جاتی ہے وہ اون کے برے بہلے کی خبر رکھتا ہے اور حاکم سے ہر ایک کا حال کہتا رہتا ہے یہان اوسکو اخبار ی اور پرچہ نویس کہتے ہین) اور حکم کیا اونکو صدقہ وصول کرنیکا میرے باپ نے مجھکو ایک گروہ کیطرف بھیجا اونکی زکوۃ لانے کو مین نکلا اور ایک بوڑہی شخص کے پاس گیا جسکو سعر کہتے تہے مین نے کہا میرے باپ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم اپنی بکریون کا صدقہ ادا کرو وہ بولا اے میرے بہتیجے تم کسطرح صدقہ لیتے ہو مین نے کہا ہم ٹٹولتے ہین بکریون کے تہنون کو (یعنی عمدہ مال ڈہونڈہ کر لیتے ہین) اوس نے کہا اے بہتیجے میرے مین تم سے حدیث بیان کرتا ہون ایکبار مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین انہی گہاٹیون مین سے ایک گہاٹی مین اپنی بکریان لیے رہتا تہا اتنے مین دو شخص ایک اونٹ پر سوار آئے اور کہنے لگے ہم بہیجے ہوے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیری طرف اس لیے کہ تو اپنی بکریون کی زکوۃ ادا کرے مین نے کہا میرے اوپر ان بکریون مین کتنی زکوۃ ہے انہون نے کہا ایک بکری مین نے قصد کیا ایک بکری کیطرف جسکا مرتبہ مین جانتا تہا بہری ہوئی تہی دودہ سے (یعنی بہت دودہ دیتی تہی) اور چربی سے اور اوسکو نکال لایا اون کیطرف انہون نے کہا یہ بچہ والی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے بچے والی بکری لینے سے پہر مین نے قصد کیا ایک اور بکری کیطرف جو ایک برس کی تہی گہابہ اوس نے کبہی بچہ نہ جنا تہا لیکن جننے والی تہی مین اوسکو نکال کر لایا اونہون نے کہا ہمین دیدو مین نے اوٹہا کر اون کو دی اونہون نے اونٹ پر اپنے ساتہ رکہ لی اور چلے گئے

عن مسلم بن ثفنۃ ان ابن علقمۃ استعمل اباہ علی صدقۃ قومہ وساق الحدیث ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابی ھریرۃ قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصدقۃ فقیل منع ابن جمیل وخالد بن الولید وعباس بن عبد المطلب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ینقم ابن جمیل الا انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ واما خالد بن الولید فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعہ واعتدہ فی سبیل اللہ واما العباس بن عبد المطلب عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھی علیہ صدقۃ ومثلھا معھا ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم کیا تو آپ سے کہا گیا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہ ان تینون نے صدقہ نہین دیا ابن جمیل اور خالد بن ولید اور عباس بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن جمیل ناشکری کرتا ہے پہلے وہ محتاج تہا پہر اللہ نے اوسکو مالدار کر دیا (تو زکوۃ روکتا ہے) اور خالد بن ولید پر تم ظلم کرتے ہو اس لیے کہ انہون نے اپنی زرہین اور اسباب اللہ کی راہ مین وقف کر دی ہین پہر اون مین

زکوٰۃ کہاں ہے اور عباس بن عبدالمطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اون کی زکوٰۃ رسول اللہ پر ہے اور اتنی اور **ف** اس لیے کہ آپ اون سے دو سال پیشگی زکوٰۃ لے چکے تھے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ مِثْلَهُ سَوَاءً ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایسی ہی

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِدْتُ أُقْتَلُ بَعْدَكَ فِي عَنَاقٍ أَوْ شَاةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَوْلَا أَنَّهَا تُعْطَى فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ مَا أَخَذْتُهَا ترجمہ عبداللہ بن ہلال ثقفی سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ قریب تھا کہ میں مارا جاؤں بعد آپ کے ایک بکری کے بچے یا ایک بکری میں (یعنی اون کے لینے میں زکوٰۃ کے) آپ نے فرمایا اگر زکوٰۃ مہاجرین کے فقیروں کو نہ دی جاتی تو میں نہ لیتا (یعنی زکوٰۃ میں اپنے لیے نہیں لیتا بلکہ اونہی کے فقیروں کو دیتا ہوں تو خوشی سے دینا چاہیے)

بَابُ زَكَاةِ الْخَيْلِ گھوڑوں کی زکوٰۃ کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اوس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا زَكَاةَ عَلَى الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمَرْءِ فِي فَرَسِهِ وَلَا مَمْلُوكِهِ صَدَقَةٌ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

بَابُ زَكَاةِ الرَّقِيقِ غلاموں کی زکوٰۃ کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي غُلَامِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا یعنے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں ہے **ف** یہ جب ہے کہ خدمت کے لیے ہوں اور جو تجارت کے لیے ہوں تو اون میں زکوٰۃ ہے مگر بعض لوگوں کے نزدیک سوا اونٹ اور گائے اور بکری اور چاندی سونے کے کسی مال میں زکوٰۃ نہیں ہے اگرچہ تجارت کے لیے ہو اور یہ قول شاذ ہے

بَابُ زَكَاةِ الْوَرِقِ چاندی کی زکوٰۃ کا بیان

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِي دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق غلے سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے **ف** اوقیے اور وسق کے معنے اوپر گزرے **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ** أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ** أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَدَقَةَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ ترجمہ اوپر گزر چکا **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ**

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ
خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَأَدُّوا زَكٰوةَ أَمْوَالِكُمْ مِنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةً ترجمہ حضرت
علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے معاف کردی زکوٰۃ گھوڑوں اور غلاموں کی تو ادا کرو زکوٰۃ اپنے
مالوں کی دو سو میں سے پانچ (یعنی چالیسواں حصہ) عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ
الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ مِائَتَيْنِ زَكٰوةٌ ترجمہ امیر المومنین علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
نے معاف کردی زکوٰۃ گھوڑوں اور غلاموں کی اور دو سو درم سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے

باب زَكٰوةِ الْحُلِيِّ زیور کی زکوٰۃ کا بیان

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
بِنْتٌ لَهَا فِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَتُؤَدِّينَ زَكٰوةَ هٰذَا قَالَتْ لَا قَالَ أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا فَأَلْقَتْهُمَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
هُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ایک عورت یمن کی رہنے والی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اوس کے ساتھ اوسکی بیٹی تھی اوس کے ہاتھ میں دو کنگن تھے موٹے موٹے سونے کے آپ نے فرمایا کیا
تم زکوٰۃ دیتی ہو اوس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تم کو بھلا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل جلالہ قیامت کے روز تم کو دو کنگن آگ کے پہناوے اوس
عورت نے یہ سنکر کنگنوں کو اوتارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈالدیا اور کہا یہ اللہ اور اوس کے رسول کی
ہیں عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا بِنْتٌ لَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ
نَحْوَهُ مُرْسَلٌ ترجمہ عمرو بن شعیب سے مرسلاً ایسی ہی روایت ہے

باب مَانِعِ زَكٰوةِ مَالِهِ جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دیوے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِي لَا يُؤَدِّي زَكٰوةَ مَالِهِ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ قَالَ فَيَلْتَزِمُهُ أَوْ يُطَوِّقُهُ قَالَ يَقُولُ أَنَا كَنْزُكَ أَنَا كَنْزُكَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے قیامت کے روز اوسکا مال ایک گنجا سانپ بنکر آویگا اوسکی
آنکھوں پر دو نقطے سیاہ ہوں گے (اس قسم کا سانپ بہت زہردار ہوتا ہے) وہ اوس سے چمٹ جاویگا یا اوسکو لپیٹ لیگا اور کہیگا میں تیرا
خزانہ ہوں تیرا خزانہ ہوں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهُ
مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ
ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ الْآيَةَ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ مال دیوے پھر وہ اوسکی زکوٰۃ نہ ادا کرے قیامت کے روز اوسکا مال ایک گنجا
سانپ بنکر آویگا جسکی آنکھوں پر دو کالے ٹیکے ہونگے اور اوس کے دونوں جبڑے پکڑ کر کہیگا میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں پھر

آپنے یہ آیت پڑہی ولایحسبن الذین یبخلون الآیۃ (یعنی بخیل نہ سمجہیں کو بخیلی اونکے لیے بہتر ہے بلکہ بری ہے اون کے لیے قیامت کے روز جس مال سے بخیلی کرتے تہے وہی اونکا طوق ہوگا **عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** لیس فیما دون خمسۃ اوساق من حب او تمر صدقۃ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق غلے سے کم میں یا پانچ وسق کہجور سے کم میں زکوۃ نہیں ہے

باب زکوۃ الحنطۃ

گیہون کی زکوۃ کا بیان **عن ابی سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** قال لا یحل فی البر والتمر زکوۃ حتی یبلغ خمسۃ اوسق ولا یحل فی الورق زکوۃ حتی یبلغ خمسۃ اواق ولا یحل فی ابل زکوۃ حتی تبلغ خمس ذود **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گیہون اور کہجور میں زکوۃ نہیں ہوتی جبتک پانچ وسق نہ ہون اور چاندی میں زکوۃ نہیں ہوتی جبتک پانچ اوقیہ نہ ہو اور اونٹون میں زکوۃ نہیں ہوتی جبتک پانچ اونٹ نہ ہون

زکوۃ الحبوب

غلون کی زکوۃ کا بیان **عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم** قال لیس فی حب ولا تمر صدقۃ حتی یبلغ خمسۃ اوسق ولا فیما دون خمس ذود **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی دانے اور کہجور میں صدقہ (زکوۃ) نہیں جبتک پانچ وسق نہون اور پانچ اونٹون سے کم میں اور پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوۃ نہیں ہے

القدر الذی یجب فیہ الصدقۃ

کتنے مال میں زکوۃ واجب ہے **عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** لیس فیما دون خمس اواق صدقۃ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوۃ نہیں ہے **عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** قال لیس فیما دون خمس اواق صدقۃ ولا فیما دون خمس ذود صدقۃ ولیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیے سے کم میں زکوۃ نہیں ہے (یعنی چاندی میں) اور پانچ اونٹون سے کم میں زکوۃ نہیں ہے اور پانچ وسق غلے سے کم میں زکوۃ نہیں ہے

ما یوجب العشر وما یوجب نصف العشر

دسوان حصہ کسمین ہے اور بیسوان حصہ کس میں ہے **عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** قال فیما سقت السماء والانہار والعیون او کان بعلا العشر وما سقی بالسوانی والنضح نصف العشر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلہ بارش اور نہر اور چشمون کے پانی سے پیدا ہو یا زمین کے تری سے پیدا ہوا اوسمین سے دسوان حصہ لیا جاویگا اور جو اونٹون سے سینچا جاوے یا ڈولون سے اوس میں سے بیسوان حصہ لیا جاویگا **عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** قال فیما سقت السماء والانہار والعیون العشر وما سقی بالسانیۃ نصف العشر **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پیدا وار آسمان یا نہر یا چشمون کے پانی سے ہو اوس میں سے دسوان حصہ لیا جاوے اور جو پیداوار جانورون پر پانی لانے سے ہو اوس میں بیسوان حصہ **عن معاذ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فامرنی ان اخذ مما سقت السماء العشر**

وَفِيمَا سُقِيَ بِالدَّالِيَةِ نِصْفَ الْعُشْرِ ترجمہ معاذ سے روایت ہے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کیطرف بھیجا اور حکم کیا جو بارش کے پانی سے پیدا ہوا اوسمین سے دسوان حصہ لینے کا اور جو ڈولون کے پانی سے پیدا ہوا اوس مین سے بیسوان حصہ لینے کا حکم کیا

باب تخمینہ لگانے یعنی اندازہ کرنیوالا کتنا چھوڑ دے عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَأْخُذُوا أَوْ تَدَعُوا الثُّلُثَ شَكَّ شُعْبَةُ فَدَعُوا الرُّبُعَ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اندازہ کرو (پہلو ںکا درختون پر معمول ہے کہ جب پہل درخت پر ہوتے ہین تو اونکا اندازہ کر لیتے ہین) اور اترنے کے وقت تو تیسرا حصہ چھوڑ دو اگر تیسرا حصہ نہ چھوڑو تو چوتہا حصہ چھوڑ دو (رعایت کے طور پر تاکہ مالک کو گنجایش رہے ہمسایون اور دوستون کو کہلانے کی)

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ

اس آیت کی تفسیر عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فِي الْآيَةِ الَّتِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ قَالَ هُوَ الْجُعْرُورُ وَلَوْنُ حُبَيْقٍ فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْخَذَ فِي الصَّدَقَةِ الرُّذَالَةُ ترجمہ ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے اس آیت مین ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون یعنی مت قصد کرو بری مال کے دینے کا اوس کو خرچ کرتی ہو لیکن لیتے نہین خیر تک انہون نی کہا خبیث سے مراد جعرور اور لون حبیق ہین (یہ دونو قسمین ہین کہجور کی جو بہت خراب ہوتی ہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زکوۃ مین برے مال کے لینے سے عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهِ عَصًا وَقَدْ عَلَّقَ رَجُلٌ قِنْوَ حَشَفٍ فَجَعَلَ يَطْعُنُ فِي ذَلِكَ الْقِنْوِ فَقَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْ هَذَا إِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ حَشَفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آپ کے ہاتھ مین لکڑی تھی ایک شخص سوکھی بری کھجور لٹکا گیا تھا مسجد مین دستور تھا کہ صدقے کی کھجور کو مسجد مین لٹکا دیتے مسکین لوگ کھانے کو آپ اوس گچھے مین لکڑی مارتے تھے اور فرماتی اگر اسکا مالک چاہتا تو اچھی کھجور دے سکتا تھا بیشک اسکا مالک قیامت کے روز ایسی ہی خراب کھجور کھاویگا

باب المعدن کان کا بیان

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ فِي طَرِيقٍ مَأْتِيٍّ أَوْ فِي قَرْيَةٍ عَامِرَةٍ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَلَكَ وَمَا لَمْ يَكُنْ فِي طَرِيقٍ مَأْتِيٍّ وَلَا فِي قَرْيَةٍ عَامِرَةٍ فَفِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا پڑی ہوئی چیز کو آپ نے فرمایا جو آمدرفت کی راہ مین پایا ہو یا گانون مین ملی تو ایک برس تک اوسکو بتلا اگر اوس کا مالک آوے دیدے نہین تو تیری ہے اور جو رستہ آباد نہ ہو یا گانون آباد نہ ہو تو اوس مین سے اور کان مین سے پانچوان حصہ لیا جاویگا (باقی سب پانیوالیکا ہے) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کے زخم کا بدلہ نہین اور کنوان کہودنے مین اگر مزدور مر جاوے تو بدلہ نہین اور اگر کان کہودنے مین مزدور مرے تو بدلہ نہین اور کافرون کے گڑے خزانے مین (یا کان مین) پانچوان حصہ ہے بیت المال کا

ف یعنی اگر کسیکا جانور بلا تعدی مالک کے کسی کو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اوس کے مالک پر بدلا نہین اور اگر مزدور

کنوان کہودتے یا کان کہودتے نہین اگر کنوان یا کہان پہٹ پڑی یا گر پڑی اور مزدور دب کر مرجاوے یا گر کر مرجاوے تو کہدوانیوالی پر
کچھ تاوان نہین ہے عن ابی هریرة مثله عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الجرح العجماء جبار
والبئر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم البئر جبار
والعجماء جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **زکوٰۃ العسل** شہد کی چہتونکی زکوٰۃ
عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال جاء هلال الی رسول الله صلی الله علیه وسلم بعشور نحل له وسأله
ان یحمی له وادیا یقال له سلبة فحمی له رسول الله صلی الله علیه وسلم ذلک الوادی فلما ولی عمر بن الخطاب
کتب سفیان بن وهب الی عمر بن الخطاب یسأله فکتب عمر ان ادی الیک ما کان یؤدی الی رسول الله صلی
الله علیه وسلم من عشور نحله فاحم له سلبة ذلک والا فانما هو ذباب غیث یأکله من یشاء ترجمہ عبد اللہ بن عمرو
ابن العاص سے روایت ہے ہلال آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شہد کا دسوان حصہ لیکر اور درخواست کی آپ ایک جنگل
مقرر کردیجئے جسکا نام سلبہ تہا اپنے لیے (یعنے اور کوئی وہان کی چہتے نہ لے سکے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جنگل اوس کے
لیے مقرر کردیا جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو سفیان بن وہب نے اونکو لکہا پوچہتے تہے (اسی بات کو کہ وہ جنگل اوسپر مقرر رہے یا نہ رہے)
حضرت عمر نے جواب لکہا اگر وہ تجہکو دیتا ہے دسوان حصہ شہد کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا تہا تو وہ جنگل اوسی کو علاقے
مین دیدے اور جو نہ دیوے تو مکہیان بارش کی شہد دیتی ہین جسکا جی چاہے اوسی کہاوے (بارش کی مکہیان اس لیے کہ وہ بارش سے
جو پہول اور گہانس اور درخت اگتے ہین اونکو کہاتی ہین پہر اونکی منہ سے شہد نکلتا ہے) **فرض زکوٰۃ رمضان** رمضان
کی زکوٰۃ (یعنے صدقہ فطر) کا بیان **عن** ابن عمر قال فرض رسول الله صلی الله علیه وسلم زکوٰة رمضان علی الحر و
العبد والذکر والانثی صاعا من تمر او صاعا من شعیر قال فعدل الناس به نصف صاع من بر ترجمہ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی زکوٰۃ فرض کی آزاد اور غلام اور مرد اور عورت پر ایک صاع کہجور کا
یا ایک صاع جو کا پہر لوگون نے آدہا صاع گیہونکا ٹہرالیا (کیونکہ وہ قیمت مین جو کے ایک صاع کے برابر ہے یہ ابن عمر کا مذہب ہے
روایت مین گیہونکا آدہا صاع حضرت سے بہی منقول ہے) **باب** فرض زکوٰۃ رمضان علی المملوک غلام لونڈی پر زکوٰۃ رمضان
کی فرض ہے **عن** ابن عمر قال فرض رسول الله صلی الله علیه وسلم صدقة الفطر علی الذکر والانثی والحر والمملوک
صاعا من تمر او صاعا من شعیر قال فعدل الناس الی نصف صاع من بر ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **زکوٰۃ رمضان**
علی الصغیر چہوٹے نابالغ پر رمضان کی زکوٰۃ **عن** ابن عمر قال فرض رسول الله صلی الله علیه وسلم زکوٰة رمضان
علی کل صغیر وکبیر حر وعبد ذکر وانثی صاعا من تمر او صاعا من شعیر ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کی رمضان کی زکوٰۃ ہر چہوٹے اور بڑے آزاد اور غلام مرد اور عورت پر ایک صاع کہجور یا ایک صاع
جو سے (لیکن نابالغ اگر مالدار ہو تو اوس کے مال مین سے زکوٰۃ دیجاوے اور جو مفلس ہو تو اوسکا ولی دیوے اسیطرح لونڈی غلام کیطرف سے

اوسکا مالک دیوے **فرض** زکوٰۃ رمضان علی المسلمین دون المعاہدین رمضان کی زکوٰۃ مسلمانوں پر ہے نہ کافروں پر **عن**

ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض زکوٰۃ الفطر من رمضان علی الناس صاعا من تمر او صاعا من شعیر

علی کل حر او عبد ذکر او انثی من المسلمین **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر فرض کیا

لوگوں پر ایکصاع کھجور یا ایک صاع جو ہر آزاد اور غلام مرد اور عورت پر مسلمانوں میں سے **ف** تو اگر غلام لونڈی کافر ہوں اونکی طرف

سے صدقہ دینا ضرور نہیں **عن** ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا

من شعیر علی الحر والعبد والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین وامر بہا ان تؤدی قبل خروج

الناس الی الصلوٰۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کی زکوٰۃ مقرر کی ایکصاع کھجور کا یا

ایکصاع جو کا آزاد اور غلام اور مرد اور عورت اور چھوٹے اور بڑے پر مسلمانوں میں سے اور حکم کیا اوس کو ادا کرنیکا عید کی نماز کو جانے

سے پہلے **عن** ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقۃ الفطر علی الصغیر والکبیر والذکر والانثی

والحر والعبد صاعا من تمر او صاعا من شعیر **ترجمہ** اوپر گزر چکا **فرض** صدقۃ الفطر قبل نزول الزکوٰۃ زکوٰۃ

فرض ہونے سے پہلے صدقہ فطر فرض تہا **عن** قیس بن سعد بن عبادۃ قال کنا نصوم عاشوراء ونؤدی زکوٰۃ

الفطر فلما نزل رمضان ونزلت الزکوٰۃ لم نؤمر بہ ولم ننہ عنہ وکنا نفعلہ **ترجمہ** قیس بن سعد بن عبادہ سے

روایت ہے ہم عاشورے کا روزہ رکہتے اور عید الفطر کا صدقہ ادا کرتے یہانتک کہ رمضان کے روزے فرض ہوے اور زکوٰۃ فرض ہوئی اور

روزے سے نہ ہم کو حکم ہوا عاشورے کے روزے اور صدقہ فطر کا نہ ممانعت ہوئی **ف** بلکہ دونوں چیزیں سنت رہ گئیں جیسے بعض علما

کا مذہب ہے لیکن جمہور علما کے نزدیک صدقہ فطر کی فرضیت باقی ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک واجب ہے **عن** قیس بن سعد

قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصدقۃ الفطر قبل ان تنزل الزکوٰۃ فلما نزلت الزکوٰۃ لم یامرنا

ولم ینہنا ونحن نفعلہ **ترجمہ** قیس بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا صدقہ فطر کا زکوٰۃ فرض

ہونے سے پہلے پہر جب زکوٰۃ فرض ہوئی تو نہ ہم کو حکم کیا نہ منع کیا ہم اوسی کو کرتے ہے **مکیلۃ** زکوٰۃ الفطر صدقہ فطر

میں کتنا اناج دینا چاہیے **عن** الحسن قال قال ابن عباس وہو امیر البصرۃ فی اخر الشہر اخرجوا زکوٰۃ صومکم

فنظر الناس بعضہم الی بعض فقال من ہہنا من اہل المدینۃ قوموا فعلموا اخوانکم فانہم لا یعلمون ان ہذہ

الزکوٰۃ فرضہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی کل ذکر وانثی حر ومملوک صاعا من شعیر او تمر او

نصف صاع من قمح فقاموا **ترجمہ** حسن بصری سے روایت ہے عبد اللہ بن عباس جب امیر تہے بصرے کے تو اونہوں نے رمضان کے

اخیر مہینے میں کہا اپنے روزوں کی زکوٰۃ نکالو لوگوں نے دیکہنا شروع کیا ایک کو ایک نے اونہوں نے کہا یہاں مدینہ والوں میں سے

کون ہے اوٹہو اور اپنے بہائیوں کو سکہلاؤ وہ نہیں جانتے اس زکوٰۃ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا ہے ہر مرد اور عورت آزاد

اور غلام پر ایک صاع جو یا ایک صاع کہجور سے یا آدہا صاع گیہوں سے پہر وہ لوگ اوٹہے سب لوگوں کو سمجہانے کے لیے **عن**

ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذُكِرَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَالَ صَاعًا مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ سُلْتٍ ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے ابن عباس نے صدقہ فطر میں بیان کیا ایک صاع گیہوں کا یا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع سلت کا (ایک قسم ہے جو کی) عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِكُمْ يَعْنِي مِنْبَرَ الْبَصْرَةِ يَقُولُ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ ترجمہ ابو رجاء سے روایت ہے ابن عباس سے میں نے سنا وہ خطبہ پڑھتے تھے تمہارے منبر پر یعنی بصرے کے منبر پر کہتے تھے صدقہ فطر ایک صاع ہے غلے کا

بَابُ التَّمْرِ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ صدقہ فطر میں کھجور دینا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر مقرر کیا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پنیر سے

الزَّبِيبُ انگور صدقہ فطر میں دینا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے ہم صدقہ فطر نکالتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود تھے ایک صاع گیہوں کا یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع انگور کا یا ایک صاع پنیر کا ف طعام کا ترجمہ گیہوں صحیح ہے اس لیے کہ اہل حجاز کی عرف میں طعام گیہوں کو کہتے ہیں اور جمہور علما جیسے شافعی اور مالک وغیرہم کا یہی قول ہے کہ صدقہ فطر ایک صاع سے کم نہیں ہے اگرچہ گیہوں یا انگور ہوں اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک گیہوں اور انگور میں نصف صاع باقی چیزوں میں ایک صاع ہے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَ النَّاسَ أَنَّهُ قَالَ مَا أَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ إِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ هَذَا قَالَ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زکوٰۃ نکالتے تھے ایک صاع گیہوں سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع پنیر سے پھر ہمیشہ ایسی ہی کرتے رہے یہانتک کہ معاویہ شام سے آئے اور انھوں نے لوگوں کو جو سکھلایا اوس میں یہ بھی ایک تھا کہ شام کے گیہوں کے دو مد (یعنی نصف صاع کیونکہ صاع کے چار مد ہوتے ہیں راس کے ایک صاع کے برابر ہیں) جسکو تم نکالتے ہو قیمت میں ہم اوس روز سے لوگوں نے اسپر عمل شروع کیا (گیہوں کا آدھا صاع دینے لگے)

الدَّقِيقُ آٹا صدقہ فطر میں دینا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمْ نُخْرِجْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ دَقِيقٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ سُلْتٍ ثُمَّ شَكَّ سُفْيَانُ فَقَالَ دَقِيقٍ أَوْ سُلْتٍ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہیں نکالتے تھے صدقہ فطر میں مگر ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع خشک انگور کا یا ایک صاع آٹے کا یا ایک صاع پنیر کا یا ایک صاع جو کا

الْحِنْطَةُ صدقہ فطر میں گیہوں دینا عَنْ

ابن عباس خطب بالبصرة فقال ادوا زكوة صومكم فجعل الناس ينظر بعضهم الى بعض فقال من ههنا من اهل المدينة قوموا الى اخوانكم فعلموهم فانهم لا يعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فرض صدقة الفطر على الصغير والكبير والحر والعبد والذكر والانثى نصف صاع من بر او صاعا من تمر او شعير فقال الحسن فقال علي اما اذا اوسع الله فاوسعوا اعطوا صاعا من بر او غيره ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے خطبہ پڑھا بصرہ میں تو کہا ادا کرو زکوٰۃ اپنے روزوں کی لوگ یہ سنکر ایکدوسرے کیطرف دیکھنے لگے (حیران ہو کر کہ روزے کی زکوٰۃ کیسی) انہوں نے کہا یہاں مدینے والوں میں کون کون ہے اٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھلاؤ وہ نہیں جانتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا صدقہ فطر کو چھوٹی اور بڑی اور آزاد اور غلام پر اور مرد اور عورت پر آدھا صاع گیہوں کا یا ایک صاع کھجور کا یا جو کا۔ حسن نے کہا حضرت علی نے کہا جب اللہ نے تم کو گنجایش دی تو تم بھی گنجایش کرو ایک صاع دو گیہوں کا یا اور چیزوں کا

السلت سلت (ایک قسم کا جو ہے سفید اوسکو پوست نہیں ہوتا) صدقہ فطر میں دینا عن ابن عمر قال كان الناس يخرجون عن صدقة الفطر في عهد النبي صلى الله عليه وسلم صاعا من شعير او تمر او سلت او زبيب ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے لوگ صدقہ فطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نکالتے تھے ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع خشک انگور

الشعير جو صدقہ فطر میں دینا عن ابي سعيد الخدري قال كنا نخرج في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم صاعا من شعير او تمر او زبيب او اقط فلم نزل كذلك حتى كان في عهد معاوية قال ما ارى مدين من سمراء الشام الا تعدل صاعا من شعير ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک صاع جو یا کھجور یا انگور یا پنیر کا نکالتے پھر ایسا ہی کرتے رہے یہاں تک کہ معاویہ کا زمانہ ہوا انہوں نے کہا میرے نزدیک شام کے گیہوں کے دو مد (یعنی نصف صاع) جو کے ایک صاع کے برابر ہے

الاقط صدقہ فطر میں پنیر دینا عن ابي سعيد الخدري قال كنا نخرج في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم صاعا من تمر او صاعا من شعير او صاعا من اقط لا نخرج غيره ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایکصاع کھجور کا نکالتے یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع پنیر کا (صدقہ فطر میں) ان کے سوا اور چیز نہ دیتے

كم الصاع صاع کتنا ہوتا ہے عن السائب بن يزيد قال كان الصاع على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم مدا وثلثا بمدكم اليوم وقد زيد فيه ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے صاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تمہاری ایک مد اور تہائی مد کا اب مد زیادہ ہو گیا ہے ف صاع دو ہیں ایک حجازی ایک عراقی ہر ایک صاع چار مد کا ہوتا ہے لیکن ابوحنیفہ کے نزدیک عراقی مد کا اعتبار ہے اور جمہور علما کے نزدیک وہی مد معتبر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تہا۔ آپ کے زمانے میں مد ایک رطل اور تہائی رطل کا تہا جسکی تخمینا اونچاون تولے چہہ ماشے ہوئے اس حساب سے صاع دو سو چونتیس تولہ کا ہوا یعنی اسی تولہ کے سیر سے چہہ تولے کم تین سیر خیر تین سیر رکہہ لو سلئے کہ کبھی تولہ اٹھ ماشہ کا ہوتا ہے اور کبھی سیر اسی روپیہ کا ... روپیہ تولے سے کم ہوتا ہے۔ ابوحنیفہ

کے نزدیک مد دو رطل کا ہوتا ہے تو صاع کے آٹھ رطل ہوئے یعنی چار سیر حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ مد اب بڑھ گیا ہے تمہارے نبی میں تنا صاع ہو گئی ایک مد اور تہائی مد کا ہو گیا **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المکیال مکیال اھل المدینۃ والوزن وزن اھل مکۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماپ مدینہ کا معتبر ہے اور تول مکے والوں کے

باب الوقت الذی یستحب ان تؤدی صدقۃ الفطر فیہ کونسے وقت صدقہ فطر ادا کرنا بہتر ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بصدقۃ الفطر ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صدقہ فطر ادا کرنے کا نماز کو جانے سے پہلے

اخراج الزکوۃ من بلد الی بلد ایک شہر کی زکوۃ دوسرے شہر میں بھیجنا کیسا ہے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث معاذ بن جبل الی الیمن فقال انک تاتی قوما اھل کتاب فادعھم الی شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فان ھم اطاعوک فاعلمھم ان اللہ عزوجل افترض علیھم خمس صلوات فی کل یوم ولیلۃ فان ھم اطاعوک فاعلمھم ان اللہ عزوجل افترض علیھم صدقۃ فی اموالھم تؤخذ من اغنیائھم فتوضع فی فقرائھم فان ھم اطاعوک لذلک فایاک وکرائم اموالھم واتق دعوۃ المظلوم فانھا لیس بینھا وبین اللہ عزوجل حجاب **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا تم جاتے ہو ایک قوم پاس جو اہل کتاب ہیں تو بلانا انکو گواہی دینے اس بات کی کوئی معبود برحق نہیں ہے سوا اللہ کے اور میں اسکا رسول ہوں اگر وہ تیرا کہنا مان لیں پھر انکو بتلا کہ اللہ نے دن بھر میں پانچ نمازیں فرض کیں ہیں ہر دن اور رات میں اگر وہ مان لیں پھر انکو بتا کہ اللہ نے ان پر صدقہ فرض کیا ہے ان کے مالوں میں جو لیا جاوے گا ان کے مالدار لوگوں سے اور دیا جاویگا ان کے محتاجوں کو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ہر ملک اور شہر کی زکوۃ وہیں کے محتاجوں کو دینا بہتر ہے البتہ دوسرے شہر میں بھی اگر وہاں محتاج نہ ہوں یا ان سے بھی زیادہ مستحق ہوں **ف** اگر وہ مان لیں اسکو تو بچا انکے عمدہ مالوں سے اور بچ مظلوم کی بد دعا سے اسلیے کہ مظلوم کی دعا اور اللہ تعالی کے بیچ میں کوئی آڑ نہیں ہے

باب اذا اعطاھا غنیا وھو لا یشعر جب زکوۃ مالدار کو دیدے اور معلوم نہ ہو کہ یہ مالدار ہے **عن** ابی ھریرۃ یحدث بہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رجل لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعھا فی ید سارق فاصبحوا یتحدثون تصدق علی سارق فقال اللھم لک الحمد علی سارق لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعھا فی ید زانیۃ فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی زانیۃ فقال اللھم لک الحمد علی زانیۃ لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعھا فی ید غنی فاصبحوا یتحدثون تصدق علی غنی فقال اللھم لک الحمد علی زانیۃ وعلی سارق وعلی غنی فاتی فقیل لہ اما صدقتک فقد تقبلت اما الزانیۃ فلعلھا ان تستعف بہ من زناھا ولعل السارق ان یستعف بہ عن سرقتہ ولعل الغنی ان یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ عزوجل **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کہا میں صدقہ دونگا پھر وہ اپنا صدقہ لیکر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ میں رکھ آیا صبح کو لوگ کہنے لگے چور کو صدقہ ملا وہ شخص بولا یا اللہ تیرا شکر ہے چور کے صدقے پر (یعنی اگرچہ چور کو پہونچا پر میں تیرا شکر کرتا ہوں تو نے مجھکو صدقے کی توفیق دی) میں اور صدقہ دونگا پھر وہ اپنا صدقہ لیکر نکلا اور ایک بدکار عورت کے ہاتھ میں رکھ آیا صبح کو لوگ کہنے لگے رات کو ایک بدکار عورت کو صدقہ ملا وہ شخص بولا یا اللہ تیرا شکر ہے بدکار عورت کو صدقے پر میں اور ایک صدقہ دونگا پھر وہ صدقہ لیکر نکلا اور ایک مالدار کے ہاتھ میں رکھ آیا صبح کو لوگ کہنے لگے ایک مالدار کو صدقہ ملا اوس شخص نے کہا یا اللہ تیرا شکر ہے بدکار اور چور اور مالدار کی خیرات پر پھر خواب میں اوس سے کہا گیا تیرا صدقہ قبول ہو گیا بدکار کا اس لیے کہ شاید وہ سوچے اور شرماوے اور چور کہی اوس مال میں سے جو اللہ نے اوسکو دیا ہے **ف** معلوم ہوا کہ صدقہ اور خیرات کا ثواب کسیطرح ضائع نہیں ہوتا اگرچہ نادانستگی سے غیر مستحق کو دیدیوے بشرطیکہ نیت خالص ہو

باب الصَّدَقَةِ مِنَ الْغُلُوْلِ چوری کے مال میں سے صدقہ دینا

عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةً مِّنْ غُلُوْلٍ **ترجمہ** ابو الملیح سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ نہیں قبول کرتا نماز بغیر طہارت کے اور نہ صدقہ چوری کے مال میں سے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِّنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُوْا فِيْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ اَوْ فَصِيْلَهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صدقہ دیوے حلال میں سے اور اللہ نہیں قبول کرتا مگر حلال مال کو تو پروردگار اوسکو اپنے داہنے ہاتھ میں لیتا ہے اگرچہ ایک ہی کھجور ہو پھر وہ بڑھتا ہے اوسکی ہتھیلی میں یہانتک کہ پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے جیسے کوئی تم میں سے اپنے بچھیرے کو پالتا ہے **ف** یعنی اگر مال تھوڑا سا بھی خدا کی راہ میں دیوے تو اوسکا ثواب بہت ہے

جُهْدُ الْمُقِلِّ کم مال والا کوشش کرکے صدقہ دیوے تو اوسکا ثواب

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ لَّا شَكَّ فِيْهِ وَجِهَادٌ لَّا غُلُوْلَ فِيْهِ وَحَجَّةٌ مَّبْرُوْرَةٌ قِيْلَ وَاَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ قِيْلَ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيْلَ فَاَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قِيْلَ فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ قِيْلَ فَاَيُّ الْقَتْلِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ اُهْرِيْقَ دَمُهٗ وَعُقِرَ جَوَادُهٗ **ترجمہ** عبد اللہ بن حبشی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا کام افضل ہے آپنے فرمایا ایمان جس میں کسی طرح کا شک نہ ہو اور جہاد جس میں چوری نہ ہو غنیمت کے مال کی اور حج مبرور (یعنی جسمیں گناہ نہ ہو) پھر پوچھا گیا کونسی نماز افضل ہے آپنے فرمایا جس میں قیام دیر تک ہو پھر پوچھا گیا کونسا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا جو کم مال والا (غریب) محنت اوٹھا کر دیوے پھر پوچھا گیا کونسی ہجرت افضل ہے آپنے فرمایا جو چھوڑ دی حرام کاموں کو پھر پوچھا گیا کونسا جہاد افضل ہے فرمایا جو شخص جہاد کرے مشرکوں سے اپنے مال اور جان کو صرف کرکے

پوچھا گیا کونسا مارا جانا افضل ہے فرمایا جسکا خون بہایا گیا اور اوسکا گھوڑا مارا گیا عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سبق درہم مائۃ الف درہم قالوا کیف قال کان لرجل درہمان تصدق باحدہما وانطلق رجل الی عرض مالہ فاخذ منہ مائۃ الف درہم فتصدق بہا **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درم لاکھہ درم سے زیادہ ہے لوگون نے کہا کیسے آپنے فرمایا ایک شخص کے دو درم ہون اور وہ ایک درم صدقہ دیوے (تو یہ ایک درم بہتر ہے) اور ایک شخص اپنے مال کی ایکطرف جاوے اور لاکھہ درم نکالے اور صدقہ دیوے یعنے مالدار آدمی کے لاکھہ درم کے برابر محتاج کا ایک درم ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبق درہم مائۃ الف قالوا یا رسول اللہ وکیف قال رجل لہ درہمان فاخذ احدہما فتصدق بہ ورجل لہ مال کثیر فاخذ من عرض مالہ مائۃ الف فتصدق بہا **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درم لاکھہ درم سے بڑہ گیا لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیونکر آپنے فرمایا ایک شخص کے پاس دو درم تہے اوسنے ایکدرم لیکر صدقہ دیا اور ایک شخص کے پاس بہت مال تہا اوسنے اپنی مال کے ایک حصہ مین سے لاکھہ درم اوٹہائے اور صدقہ دیئے تو اوسکے لاکھہ درم سے اوسکا ایک درم بہتر ہے عن ابی مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأمرنا بالصدقۃ فما یجد احدنا شیئا یتصدق بہ حتی ینطلق الی السوق فیحمل علی ظہرہ فیجیئ بالمد فیعطیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف الیوم رجلا لہ مائۃ الف ما کان لہ یومئذ درہم **ترجمہ** ابومسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو صدقے کا حکم کرتے اور ہمارے پاس کچھہ نہوتا جو صدقہ دین تو ہم مین سے کوئی بازار مین جاتا اور بوجھہ اوٹہاتا پہر ایکمد کہانا لاتا (مزدوری کرکے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا۔ ابومسعودؓ نے کہا مین ایک شخص کو جانتا ہون جسکے پاس اب ایک لاکھہ درم ہین اور اوسوقت ایک درم نہ تہا عن ابی مسعودؓ قال لما امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصدقۃ فتصدق ابو عقیل بنصف صاع وجاء انسان بشیء اکثر منہ فقال المنافقون ان اللہ عز وجل لغنی عن صدقۃ ہذا وما فعل ہذا الآخر الا ریاء فنزلت الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات والذین لا یجدون الا جہدہم الآیۃ **ترجمہ** ابومسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمکو صدقے کا حکم کیا تو ابو عقیل نصف صاع لیکر آئے اور ایک شخص زیادہ لیکر آیا منافقون نے کہا اس کے (یعنے ابو عقیل) کے صدقے سے تو اللہ غنی ہے یعنی تہوڑے صدقے کے اوسکو کیا پرواہ ہے) اور دوسرے نے لوگون کو دکہلانے کے لئے صدقہ دیا ہے تب یہ آیت اوتری الذین یلمزون المطوعین اخیر تک یعنی جو لوگ طعن کرتے ہین دل کہولکر خیرات دینے والے مسلمانون پر اور اون پر جو نہین رکہتے مگر اپنی محنت اور مزدوری پہر اونپر ٹہٹے کرتے ہین اللہ نے اونسے ٹہٹہا کیا اور اونکو دکہہ کی مار کی **ف** وہ دوسرے شخص عبد الرحمن بن عوف تھے جو چار ہزار درم لیکر آئے تہے کافرون نے کہا اونہون نے ریا کے لئے دیا ہے **الید العلیا** اوپر والا ہاتھہ (یعنی دینے والا) کیسا ہے عن حکیم بن حزام یقول سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطانی ثم سألتہ فاعطانی ثم سألتہ

فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى **ترجمہ** حکیم بن حزام سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ نے مجھ کو دیا پھر مانگا پھر آپ نے دیا پھر مانگا پھر آپ نے دیا پھر فرمایا مال سرسبز اور شیریں ہے جو شخص اسکو خوشی سے لیگا اوسکو برکت ہوگی اور جو شخص حرص سے لیگا (یعنی اوسکا انتظار کرکے طمع سے) اوسکو برکت نہ ہوگی وہ اوسکی طرح ہوگا جو کھاتا ہے لیکن اوسکا پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے کے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے **ف** بخاری میں ہے حضرت نے جب یہ حدیث فرمائی تو میں نے کہا قسم ہے اوسکی جسنے آپ کو پیغمبر کیا میں زندگی بھر کسی سے کچھ نہ مانگونگا چنانچہ حکیم نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی نہ لیا ابوبکر اور عمر اپنی اپنی خلافت میں انکو بلاتے تھے حصہ لینے کو اور وہ نہ لیتے

باب اَيَّتُهُمَا الْيَدُ الْعُلْيَا اوپر والا ہاتھ کونسا ہے

عَنْ طَارِقِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُولُ يَدُ الْمُعْطِي الْعُلْيَا وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ مُخْتَصَرٌ **ترجمہ** طارق محاربی سے روایت ہے ہم مدینے میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے خطبہ پڑھ رہے تھے آپ فرماتے تھے دینے والے کا ہاتھ اوپر ہے اور شروع کر صدقہ اون لوگوں سے جنکی روٹی تجھ پر ہے ان کی ماں باپ کی اور بہن کی اور بھائی کی پھر جو تجھ سے نزدیک ہے اور نزدیک یہ حدیث مختصر ہے پوری حدیث سے

اَلْيَدُ السُّفْلٰى نیچے والا ہاتھ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالْيَدُ السُّفْلٰى السَّائِلَةُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقے کا ذکر کرتے تھے اور سوال سے بچنے کا تو فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر والا ہاتھ وہ ہے جو خرچ کرے اور نیچا ہاتھ وہ ہے جو مانگے

اَلصَّدَقَةُ عَنْ ظَهْرِ غِنًى

ایسا صدقہ دینا کہ آدمی مالدار رہے بہتر ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جو آدمی اوس کے بعد مالدار رہے (یعنی سب مال نہ دیدے بلکہ بقدر اپنی حاجت کے رکھ لیوے تا خود اوسکو مانگنا نہ پڑے) اور بلند ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے اور شروع کر اوس سے جسکی پرورش تجھ پر ہے

تَفْسِيرُ ذٰلِكَ اس حدیث کی تفسیر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي دِينَارٌ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلٰى زَوْجَتِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلٰى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلٰى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْتَ أَبْصَرُ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دو ایک شخص بولا یا رسول اللہ میرے پاس ایک اشرفی ہے آپ نے فرمایا صدقہ کر اپنی اوپر (یعنی اپنی ضرورت میں خرچ کر) وہ بولا ایک اور ہے آپ نے فرمایا صدقہ کر اپنی بیوی پر وہ بولا ایک اور ہے فرمایا صدقہ کر اپنے لڑکے پر وہ بولا ایک اور ہے فرمایا صدقہ کر اپنے غلام پر وہ بولا ایک اور ہے آپ نے فرمایا تو خوب سمجھ لے (یعنی جو مستحق ہو اوسکو دے)

باب اِذَا تَصَدَّقَ

وهو محتاج اليه هل يرد عليه اگر کوئی شخص صدقہ دیوے اور خود محتاج ہو تو صدقہ اوسکا پھیر دیا جاوے عن ابی سعید ان رجلا دخل المسجد یوم الجمعة ورسول الله صلی الله علیه وسلم یخطب فقال صل رکعتین ثم جاء الجمعة الثانية والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب فقال صل ركعتين ثم قال تصدقوا فتصدقوا فاعطاه ثوبين ثم قال تصدقوا فطرح احد ثوبيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الم تروا الى هذا انه دخل المسجد بهيئة بذة فرجوت ان تفطنوا له فتصدقوا عليه فلم تفعلوا فقلت تصدقوا فتصدقتم فاعطيته ثوبين ثم قلت تصدقوا فطرح احد ثوبيه خذ ثوبك وانتهره ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے ایک شخص مسجد مین آیا جمعہ کی روز اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہ رہے تھے آپ نے فرمایا دو رکعتین پڑہ پہر وہ دوسری جمعہ مین آیا اور آپ خطبہ پڑہ رہے تھے آپنے فرمایا دو رکعتین پڑہ پھر تیسری جمعہ مین آیا آپ نے فرمایا دو رکعتین پڑہ پہر فرمایا صدقہ دو لوگون نے صدقہ دیا آپنے اوس شخص کو دو کپڑے دیے پھر آپنے لوگون سے فرمایا صدقہ دو اوس شخص نے ایک کپڑا نکال کر ڈالدیا اون دو کپڑون سے جو ابھی آپنے اوسکو دیے تھے آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نہین دیکھتے اس شخص کو یہ مسجد مین آیا بہت برے حال سے تو مین نے چاہا تم اوسکا حال دیکھکر پہچان جاؤگے اور اوسکو صدقہ دوگے لیکن تمنے نہ دیا تو مین ہی نے کہا صدقہ دو جب تم نے صدقہ دیا تو مین نے اوسکو دو کپڑے دیے پہننے کو پہر مین نے کہا صدقہ دو تو اوس نے ایک کپڑا نکال کر ڈالا لے اپنا کپڑا اوٹہا اور جھڑکا آپ نے اوس کو اسوجہ سے کہ وہ خود محتاج تہا اوس کے پاس کپڑے نہ تھے پہر اوسکو صدقہ دینا بیجا تہا کیونکہ پہلے اپنی ضرورت رفع کرنا ضرور ہے صدقة العبد غلام صدقہ دیوے عن عمير مولى ابي اللحم قال امرني مولاي ان اقدد لحما فجاء مسكين فاطعمته منه فعلم بذلك مولاي فضربني فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فدعاه فقال لم ضربته قال يطعم طعامي بغير ان آمره وقال مرة اعطي طعامي بغير امري قال الاجر بينكما ترجمہ عمیر سے روایت ہے جو غلام تہا ابی اللحم کا مجہکو میری مالک نے حکم کیا گوشت بہونے کا اتنے مین ایک مسکین آیا مین نے اوسکو تہوڑا گوشت کہلایا جب مالک کو یہ خبر ہوئی تو اوس نے مجہکو مارا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے میرے مالک کو بلا بہیجا اور پوچہا تو نے کیون مارا اس کو وہ بولا میرا کہانا لوگون کو کہلا دیتا ہے بغیر میری حکم کے آپ نے فرمایا ثواب اوسکا تم دونون کو ملیگا (یعنے جب غلام مالک کے مال مین سے صدقہ دیوے تو ثواب غلام اور مالک اور جورو اور خاوند دونون کو ملیگا عن ابی موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال على كل مسلم صدقة قيل ارايت ان لم يجدها قال يعتمل بيديه فينفع نفسه ويتصدق قيل ارايت ان لم يفعل قال يعين ذا الحاجة الملهوف قيل ارايت ان لم يفعل قال يامر بالخير قيل ارايت ان لم يفعل قال يمسك عن الشر فانها صدقة ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ اگر نہ پاوے (یعنی مقدور نہ ہو) آپنے فرمایا اپنے ہاتہون سے محنت کرے پہر اپنی تئین فایدہ پہونچاوے یہ بہی صدقہ ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ اگر ایسا بہی نکرسکے آپ نے فرمایا مدد کرے محتاج پریشان کی لوگون نے کہا اگر ایسا بہی نکرے آپ نے فرمایا حکم کرے نیک بات کا لوگون نے کہا اگر یہ بہی نکرے فرمایا باز رہے برائیون سے یہ بہی ایک صدقہ ہے صدقة المراة

مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا عورت اپنے خاوند کے مال سے صدقہ دیوے عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَصَدَّقَتِ
الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا اَجْرٌ وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ
مِنْ اَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا لِلزَّوْجِ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب عورت خاوند کے مال میں سے صدقہ دیوے تو اوسکو ثواب ملیگا اور اتنا ہی ثواب اوسکے خاوند کو ملیگا اور اتنا ہی ثواب
تحویلدار کو ملیگا اور کوئی انمین سے دوسرے کا ثواب کم نہ کریگا خاوند کو کمانیکی وجہ سے اور عورت کو خرچنے کی وجہ سے ثواب ملیگا
عَطِيَّةُ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا عورت بغیر اجازت خاوند کے نہ دیوے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهِ لَا يَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ عَطِيَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو
سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو خطبے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا خطبے میں عورت کو صدقہ دینا جائز نہیں
ہے مگر اپنی خاوند کی اجازت سے فَضْلُ الصَّدَقَةِ صدقے کی فضیلت عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعْنَ عِنْدَهُ فَقُلْنَا اَيَّتُنَا بِكَ اَسْرَعُ لُحُوْقًا فَقَالَ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَاَخَذْنَ قَصَبَةً فَجَعَلْنَ يَذْرَعْنَهَا
فَكَانَتْ سَوْدَةُ اَسْرَعَهُنَّ بِهِ لُحُوْقًا فَكَانَتْ اَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ كَثْرَةِ الصَّدَقَةِ ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں آپکے پاس اکٹھی ہوئیں ہمنے کہا کون بی بی آپ سے جلد ملیگی آپنے فرمایا جو تم
سے لمبی ہاتھ والی ہے (یعنی بہت سخی ہے) اونہوں نے ایک لکڑی لی اور ہاتھ ناپنے لگیں (وہ سمجھیں کہ مراد آپکی یہی ہے جسکا
ہاتھ لمبا ہو) تو سب سے جلدی (حضرت کی بی بیوں میں) سودہ آپ سے ملیں (یعنی اونکی وفات سب بیبیوں سے پہلی ہوئی) وہ
سب میں لمبے ہاتھ والی تھیں (یعنی صدقہ بہت دیتی تھیں لیکن دوسری روایتوں میں ہے کہ سب بیبیوں میں پہلے آنحضرت
کے حضرت زینب رض کا انتقال ہوا اور وہ سب میں زیادہ سخی تھیں اور یہی صحیح ہے بَابُ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ کونسا
صدقہ افضل ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ
شَحِيْحٌ تَأْمُلُ الْعَيْشَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کونسا صدقہ بہتر ہے آپنے فرمایا
تیرا صدقہ دینا اوس وقت جب تندرست ہو مال کی حرص رکھتا ہو عیش کی آرزو رکھتا ہو محتاجی سے ڈرتا ہو ف اور نہیں تو بیماری
میں یا مرتے وقت جب سب آرزوئیں پوری ہو جاتی ہیں سب ہی صدقہ دیتے ہیں عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ
ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جسکے بعد آدمی مالدار رہے اور دینے والا ہاتھ
بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے اور شروع کر صدقہ اون سے جنکی پرورش تجھپر ہے عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب صرف کرے اپنی بی بی پر ثواب کے واسطے (یعنی خدا کی حکم کو بجا لانے کی نیت سے) تو اوسکو صدقے کا ثواب حاصل ہوگا عن

أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جسکے بعد آدمی مالدار رہے اور شروع کر صدقہ اوس سے جسکی پرورش تجھپر ہے

عن جابر قال أعتق رجل من بني عذرة عبدا له عن دبر فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ألك مال غيره فقال لا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يشتريه مني فاشتراه نعيم بن عبد الله العدوي بثمان مائة درهم فجاء بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فدفعها إليه ثم قال ابدأ بنفسك فتصدق عليها فإن فضل شيء فلأهلك فإن فضل شيء عن أهلك فلذي قرابتك فإن فضل عن ذي قرابتك شيء فهكذا وهكذا يقول بين يديك وعن يمينك وعن شمالك **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے ایک شخص نے بنی عذرہ میں سے اپنے غلام کو آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا تیرے پاس اور کچھ مال ہے سوا اس غلام کے وہ بولا نہیں آپنے فرمایا کون خریدتا ہے اس غلام کو نعیم بن عبد اللہ نے آٹھ سو درہموں کو وہ غلام خریدا آپ اون درہموں کو اوس شخص پاس لائے دینے کو (جسکا غلام تھا) پھر فرمایا شروع کر اپنی ذات سے پہلے اوسپر صدقہ کر (یعنی اپنے نفس کو آرام دے) اگر اوس سے کچھ بچے تو اپنی بی بی کو دے اگر اوس سے کچھ بچے تو اپنے ناتے والے کو دے اگر اوس سے کچھ بچے تو اسطرح اور اسطرح یعنی سامنے سے اور داہنی طرف سے اور بائیں طرف سے (فقیروں کو دے)

صدقة البخيل بخیل کے صدقے کا بیان

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن مثل المنفق المتصدق والبخيل كمثل رجلين عليهما جبتان أو جنتان من حديد من لدن ثديهما إلى تراقيهما فإذا أراد المنفق أن ينفق اتسعت عليه الدرع أو مرت حتى تجن بنانه وتعفو أثره وإذا أراد البخيل أن ينفق قلصت ولزمت كل حلقة موضعها حتى أخذته بترقوته أو برقبته يقول أبو هريرة أشهد أنه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوسعها فلا تتسع قال طاوس سمعت أبا هريرة يشير بيديه وهو يوسعها ولا تتوسع **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچنے والی خیرات کرنیوالے کی اور بخیل کی مثال ایسی ہے جیسے دو مردوں کی جن پر دو کرتے یا دو زرہیں ہوں لوہے کی چھاتی سے لیکر ہنسلی تک اب خرچنے والا (سخی) جب خرچنا چاہے تو اوسکی زرہ کشادہ ہو جاتی ہے اور چلی جاتی ہے یہانتک کہ اوسکے پوروں کو ڈھانپ لیتی ہے پھر اوسکے چلنے کا نشان مٹ جاتا ہے (بوجہ اوسکے ڈھیلے ہونیکے یعنی زمین پر اوسکے قدم کا نشان نہیں رہتا) اور بخیل جب خرچنے کا قصد کرتا ہے تو وہ زرہ سمٹ جاتی ہے اور ہر ایک چھلہ اوسکا دوسرے چھلے کو پکڑ لیتا ہے یہانتک کہ اوسکی ہنسلی یا گردن پکڑ لیتی ہے ابوہریرہؓ نے کہا میں گواہ ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اوسکو کشادہ کرتے تھے وہ کشادہ نہوتی تھی طاؤس نے کہا میں نے ابوہریرہ سے سنا دونوں ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے کشادہ کرنیکے لئے وہ کشادہ نہوتی تھی **ف** اس حدیث کے الفاظ و معانی میں و ترتیب میں راویوں کا بہت اختلاف ہوا ہے یہانتک کہ بعضی روایتوں میں بوجہ تقدیم و تاخیر اور تحریف الفاظ کے مطلب بگڑ گیا ہے مگر جو روایت اوپر مذکور ہوئی قریب

ہی صواب ہے اور حاصل اوسکا یہہ ہی کہ سخی خرچ کرنیمین خوش رہتا ہی اور دل اوسکا کشادہ ہوتا ہے اور نشان مٹنی سی یہہ غرض ہے کہ مال کا
نقصان صدقہ سی سٹ جاتا ہی اور وہ مال بڑہ کر دیسا ہی یا اوس سی بھی زیادہ ہوجاتا ہے برخلاف بخیل کے وہ خرچ کرنیمین دل تنگ
ہوتا ہی بقول شخصی کہدڑی جائی پر دمڑی نہ جائی عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مثل البخيل والمتصدق
مثل رجلين عليهما جبتان من حديد قد اضطرت ايديهما الى تراقيهما فكلما هم المتصدق بصدقة اتسعت
عليه حتى تعفي اثره وكلما هم البخيل بصدقة تقبضت كل حلقة الى صاحبتها وتقلصت عليه وانضمت يداه الى
تراقيه وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فيجتهد ان يوسعها فلا تتسع **ترجمہ** ابوہریرہ رض سی روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شال بخیل کے اور صدقہ دینے والے کی (یعنی سخی کی) اون دو شخصونکی سی ہی جو لوہی کی دو جبی
پہنے ہون اور اون کے ہاتھ چہاتی کی ہون ہنسلی سے تو جب صدقہ دینے والا قصد کرتا ہی صدقہ دینے کا وہ جبہ کشادہ ہوجاتا ہی یہانتک
کہ اوسکے پانونکا نشان مٹتا ہی (بوجہ کشادہ ہونے کے اور زمین پر گھسٹنے کے) اور جب بخیل قصد کرتا ہی صدقے کا تو ہر ایک حلقہ اوس کا
دوسری سی پیوستہ ہوجاتا ہی اور جبہ سمٹ جاتا ہی اور دونون ہاتھ اوسکے ہنسلی پر جوڑ دیتا ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا
آپ فرماتی تہی وہ کوشش کرتا ہی کشادہ کرنے کی لیکن کشادہ نہین ہوتا عن ابي امامة بن سهل بن حنيف قال كنا يوما في المسجد
جلوسا ونفر من المهاجرين والانصار فارسلنا رجلا الى عائشة ليستاذن فدخلنا عليها قالت دخل علي سائل
مرة وعندي رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرت له بشيء ثم دعوت به فنظرت اليه فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اما تريدين ان لا يدخل بيتك شيء ولا يخرج الا بعلمك قلت نعم قال مهلا يا عائشة لا تحصي فيحصي
الله عز وجل عليك **ترجمہ** ابوامامہ بن سہل بن حنیف سی روایت ہی ہم ایک روز مسجد مین بیٹھی تہی اور کئی مہاجر اور انصار بیٹھی تہی ایک
شخص کو ہم نے بہیجا حضرت عائشہ کے پاس اجازت چاہنے کو پھر ہم گئی اون کے پاس انہون نے کہا ایک بار ایک فقیر میرے پاس آیا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے مین نے حکم کیا اوسکو کچھ دینے کا پھر مین نے منگوا کر اوسکو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو چاہتی ہی کہ تیرے
گھر مین کچھ نہ آوے نہ جاوے بغیر تیری جانے ہوئے مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا چھوڑ اسی عائشہ مت گن پھر اللہ بھی گن کر تجھکو دیگا (یعنی جیسا آپ کی
گنتی چاہیگی) عن اسماء بنت ابي بكر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لها لا تحصي فيحصي الله عز وجل عليك **ترجمہ** اسماء بنت
ابی بکر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا مت گن نہین تو اللہ بھی گنکر تجھے دیگا عن اسماء بنت ابي بكر
انها جاءت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا نبي الله ليس لي شيء الا ما ادخل علي الزبير فهل علي جناح في ان ارضخ مما
يدخل علي فقال ارضخي ما استطعت ولا توكي فيوكي الله عز وجل عليك **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہی وہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس آئین اور کہنے لگین ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس کچھ نہین ہی مگر جو زبیر (اون کے خاوند) مجھے دیتی ہین کیا مجھ
کو گناہ ہوگا اگر مین اوس مین سی کچھ دیا کرون (فقیرون اور محتاجون کو) آپ نے فرمایا دیا کر جہانتک تجھ سی ہوسکے اور مت
باندھ رکھ (یعنی بہت روک کر) نہین تو اللہ بھی روکے گا تجھ پر **القليل في الصدقة** تھوڑے صدقہ کا بیان عن عدي عن النبي

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو
تم جہنم سے صدقہ دیکر اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہو عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَأَشَاحَ
بِوَجْهِهِ وَتَعَوَّذَ مِنْهَا ذَكَرَ شُعْبَةُ أَنَّهُ فَعَلَهُ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَبِكَلِمَةٍ
طَيِّبَةٍ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا ذکر کیا تو اپنی منہ کو پھیر لیا (ہم سمجھے کہ آپ جہنم
کو دیکھتے ہیں) اور پناہ مانگی جہنم سے شعبہ نے کہا تین بار آپ نے ایسا ہی کیا پھر فرمایا بچو تم انگارے سے اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہو اگر یہ بھی نہ ہو
تو اچھی بات کہکر ف یعنی سائل جب سوال کرے اگر کچھ میسر ہو تو دیدے تھوڑا ہو یا بہت جو کچھ نہ ہو سکے تو جواب دیوے نرمی سے کہ سائل
کا جی خوش ہے اس میں بھی صدقے کا ثواب ہے

بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى الصَّدَقَةِ صدقے کی فضیلت

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدْرِ النَّهَارِ فَجَاءَهُ قَوْمٌ عُرَاةٌ حُفَاةٌ مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ
عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ
فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي
خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي
تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ
رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ ثَوْبِهِ مِنْ صَاعِ بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتَّى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ
الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتَّى
رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ
سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے
روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے ابھی دن شروع ہوا تھا اتنے میں کچھ لوگ آئے ننگے بدن ننگے پاؤں تلواریں
لٹکائے ہوئے اکثر ان میں مضر کے قبیلے سے تھے بلکہ سب مضر ہی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ بدل گیا ان کی محتاجی دیکھ
کر پہلے آپ اندر گئے پھر نکلے پھر بلال کو حکم دیا اذان دینے کا انہوں نے اذان دی نماز تیار ہوئی آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا اور فرمایا
یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم اخیر تک اے ایمان والو ڈرو اپنے مالک سے جس نے تم کو پیدا کیا ایک جان سے پھر اس سے بی بی
اوسی میں سے پیدا کی پھر پھیلایا ان دونوں سے بہت مرد اور عورتوں کو (مطلب یہ ہے کہ انسانی ہمدردی پر لوگ مستعد ہوں اور
یہ خیال کریں کہ آدمی سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں) ڈرو اس اللہ سے جس کے نام کے ذریعہ سے تم مانگتے ہو ایک دوسرے سے اور ناتوں
کے ذریعہ سے بیشک اللہ تم کو دیکھ رہا ہے ڈرو اللہ سے اور دیکھے ہر آدمی جو اس نے بھیجا ہے کل کے روز کے لیے (یعنی قیامت کے لیے
کیا سامان کیا ہے) صدقہ دے آدمی اشرفی سے روپیہ سے کپڑے سے ایک صاع گیہوں سے ایک صاع جو سے یہاں تک کہ یہ

گئے ٹکڑے سے پہر ایک شخص انصاری ایک تہیلی روپیون کی لایا جو اوسکی تہیلی مین نہین سماتی تہی پہر اور لوگون کا تار بندہ گیا
یہانتک کہ دو ڈہیر اونچے اونچے کہانے اور کپڑے کے ہو گئے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو دیکہا چمکتا تہا جیسے
سونا خوشی سے اور فرحت سے اسلیئے کہ آپ کی نصیحت کی تاثیر ہوئی اور غریبون کا کام نکلا واہ یہی فصاحت اور بلاغت اسی کا نام
ہے جو آپ مین تہی) تب آپنے فرمایا جو شخص اسلام مین نیک راہ نکالے (جس سے مسلمانون کا فائدہ ہو اسلام کی ترقی ہو) اوسکو اوسکے
نکالنے کا ثواب ہے اور اون لوگون کا ثواب بہی ملیگا جو اسپر عمل کرتے جاوینگے مگر عمل کرنیوالیکا ثواب کچہہ کم نہوگا اور جو شخص اسلام مین بری
بات نکالے (جس سے مسلمانون کو نقصان ہو یا اسلام کو ضعف ہو) تو اسپر اوسکے نکالنے کا عذاب ہے اور اون لوگون کا عذاب بہی اوسی پر
ہوگا جو اوسپر عمل کرینگے مگر عمل کرنیوالونکا عذاب کم نہوگا ف یہان ہی انصاری نے راہ نکالی کہ سب سے پہلے صدقہ لایا پہر
اور لوگ بہی اوسکے دیکہا دیکہی لائے چونکہ یہہ بات نیک تہی اوس انصاری کو اپنے صدقے کا ثواب بہی ملا اور ون کا بہی ثواب ہوا

عن حارثة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تصدقوا فإنه سيأتي عليكم زمان يمشي الرجل
بصدقته فيقول الذي يعطاها لو جئت بها بالأمس قبلتها فأما اليوم فلا **ترجمہ** حارثہ بن وہب سے روایت ہے
مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے صدقہ کرو اس لیے کہ ایک زمانہ ایسا آویگا جب آدمی اپنا صدقہ ایک شخص کو دینے جاویگا
وہ کہیگا کل لاتا تو مین لے لیتا آج نہین لونگا اس لیے کہ آج مالدار ہوگیا ہون مطلب یہہ ہے کہ روپیہ آخر زمانے مین بہت جلد ہاتہہ
آویگا بوجہ بے انتظامی اور لوٹ پوٹ اور فساد کی بادشاہون کے خزانے کہلجاوین گے اور دولت کو بہت ترقی ہوگی لینیوالے
کم ہون گے عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم اشفعوا تشفعوا ويقضي الله على لسان نبيه ما شاء
ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفارش کرو اور سفارش قبول کرو (کسی مسلمان کے فائدے کے
لئے) اللہ اپنے پیغمبر کی زبان سے جو چاہے گا حکم کریگا (یعنی ہوگا وہی جو خدا کا حکم ہے پہر سفارش مین کیا نقصان ہے) عن معاوية بن
أبي سفيان أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الرجل ليسألني الشيء فأمنعه حتى تشفعوا فيه فتؤجروا وإن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اشفعوا تؤجروا **ترجمہ** معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مجہسے کوئی شخص مانگتا ہے مین نہین دیتا جبتک تم سفارش نہین کرتے جب تم سفارش کرتے ہو تم کو ثواب ہوتا ہے تو سفارش
کرو ثواب پاؤگے **الاختيال في الصدقة** صدقے مین فخر کرنا عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن
من الغيرة ما يحب الله عز وجل ومنها ما يبغض الله عز وجل ومن الخيلاء ما يحب الله عز وجل ومنها ما يبغض
الله عز وجل فأما الغيرة التي يحب الله عز وجل فالغيرة في الريبة وأما الغيرة التي يبغض الله عز وجل فالغيرة
في غير ريبة والاختيال الذي يحب الله عز وجل اختيال الرجل بنفسه عند القتال وعند الصدقة والاختيال
الذي يبغض الله عز وجل الخيلاء في الباطل **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک غیرت ہے وہ جسکو
اللہ تعالی پسند کرتا ہے اور ایک غیرت وہ ہے جسکو اللہ تعالی ناپسند کرتا ہے اسی طرح ایک فخر وہ ہے جسکو اللہ تعالی پسند کرتا ہے دوسرا فخر وہ ہے

جسکو اللہ تعالی ناپسند کرتا ہے - وہ غیرت جو اللہ کو پسند ہے یہ ہے کہ انسان غیرت کرے تہمت کی جگہ مین - یعنی اوس جگہ جہان بدنامی کا خوف ہو
جیسے شراب خانہ مین بیٹھنا غیر محرم عورت کے ساتھ تنہا رہنا جب غیرت کریگا تو گناہون سے بچیگا) اور جو ناپسند ہے وہ یہ ہے کہ انسان
غیرت کرے اوس مقام مین جہان تہمت کا خوف نہین ہے اور جو فخر اللہ کو پسند ہے وہ یہ ہے کہ انسان فخر کرے اپنے ساتھ لڑائی کے وقت
(تاکہ شجاعت زیادہ ہو اور دوسرے لوگون کو بھی رغبت ہو لڑنے پر) یا صدقہ دیتے وقت اور جو فخر اللہ کو ناپسند ہے وہ یہ ہے کہ انسان
لغو یا گناہ کے کامون مین فخر کرے **ف** یہ حدیث حکمت کے چشمون مین سے ایک بڑا چشمہ ہے جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ پیغمبر حکمت
مین بڑے اعلی درجے پہ ہوتے ہین نیک باتون مین فخر اور ناموری سب کو جائز کر دیا تاکہ نیکی کی ترقی ہو اور لوگ رغبت کرین اور
دین پھیلے اور بری کامون مین فخر کرنے سے منع کر دیا **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کلوا وتصدقوا والبسوا فی غیر اسراف ولا مخیلۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور صدقہ دو اور کپڑا پہنو لیکن اسراف (یعنی بے فائدہ خرچ کرنا) اور غرور سے بچو **باب**
اجر الخادم اذا تصدق باذن مولاہ ثواب نوکر یا غلام اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ دیوے **عن** ابی موسی قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا وقال الخازن الامین الذی یعطی
ما امر بہ طیبا بہا نفسہ احد المتصدقین **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان
دوسرے مسلمان کے لیے مثل عمارت کے ہے جیسے اوس مین ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط کیے رہتی ہے اسیطرح ہر ایک مسلمان کو چاہیے
دوسرے مسلمان کو سنبھالے ہو اور مضبوط کیے رہے) اور فرمایا تحویلدار امانت دار جو اپنے مالک کے حکم سے خوش ہو کر دیتا ہے خدا کی راہ
مین) صدقہ دینے والے کے برابر ہے **باب المسر بالصدقۃ** چھپکے سے صدقہ دینے والا **عن** عقبۃ بن عامر ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الجاہر بالقران کالجاہر بالصدقۃ والمسر بالقران کالمسر بالصدقۃ **ترجمہ**
عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پکار کر پڑھنے والا ایسا ہے جیسے سب کے سامنے صدقہ دینے والا
(یعنی اوسکا ثواب کم ہے) اور آہستہ قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے چھپا کر صدقہ دینے والا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لا ینظر اللہ عز وجل الیہم یوم القیمۃ العاق لوالدیہ والمرأۃ المترجلۃ والدیوث
وثلاثۃ لا یدخلون الجنۃ العاق لوالدیہ والمدمن علی الخمر والمنان بما اعطی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیون کیطرف اللہ نہین دیکھیگا قیامت کے روز ایک وہ جو نافرمانی کرے (دنیا کے
کامون مین) والدین کی (مان باپ کی) دوسری وہ عورت جو مردونکا بھیس بناوے تیسری دیوث (جو اپنی عورت کو دوسرے
کے پاس لیجاوے) اور تین آدمی جنت مین نہ جاوینگے ایک تو نافرمانی کرنیوالا مان باپ کی اور دوسرے ہمیشہ شراب پینے والا اور تیسرے
احسان کر کے جتانے والا **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثۃ لا یکلمہم اللہ عز وجل یوم القیمۃ
ولا ینظر الیہم ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم فقرأہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو ذر خابوا وخسروا

قال المسبل ازاره والمنفق سلعته بالحلف الكاذب المنان عطاءه ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تین آدمیوں سے اللہ بات نہیں کریگا قیامت کے روز نہ ان کیطرف دیکھیگا نہ ان کو پاک کریگا اور ان کو دکھ کا عذاب ہوگا پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ ابوذر نے کہا وہ لوگ تباہ ہوے میں ٹوٹے اور ان کو نقصان ہوا آپ نے فرمایا ازار لٹکانے والا (غرور
سے یعنی غرور سے) اور اپنی اسباب کو خرچ کرنیوالا جھوٹی قسم کہاکر اور دیکر احسان رکھنیوالا عن ابی ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثلاثة لا يكلمهم الله عز وجل يوم القيامة ولا ينظر اليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم المنان بما اعطى والمسبل ازاره
والمنفق سلعته بالحلف الكاذب ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گذرا ۔ باب
رد السائل مانگنیوالیکو جواب دیدینا عن ابن بجيد الانصاري عن جدته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
ردوا السائل ولو بظلف وقال في حديث هارون محرق ترجمہ ابن بجید انصاری نے اپنے دادی سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا رخصت کرو مانگنے والی کو (کچھ دیکر) اگرچہ کھر ہو جلا ہوا عن بهز بن حكيم حدثني ابي عن جده قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يأتي رجل مولاه يسأله من فضل عنده فيمنعه اياه الا دعي له يوم القيامة
شجاع اقرع يتلمظ فضله الذي منع ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے
اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے مالک کے پاس آوے اور فاضل (یعنی حاجت سے بچی ہوئی
بیکار) چیز مانگے پھر وہ نہ دے تو قیامت کے روز ایک گنجا سانپ بلایا جاویگا جو اپنی زبان سے اوس چیز کو چباتا ہوگا ۔ من سأل بالله
عز وجل جو شخص اللہ کے نام پر مانگے عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استعاذ بالله فاعيذوه
ومن سألكم بالله فاعطوه ومن استجار بالله فاجيروه ومن اتى اليكم معروفا فكافئوه فان لم تجدوا
فادعوا له حتى تعلموا ان قد كافأتموه ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
پناہ مانگے اللہ کی اوسکو پناہ دو اور جو شخص تم سے مانگے اللہ کے نام پر اوسکو دو اور جو شخص امان چاہے اللہ کے نام پر اوس کو امان دو اور جو شخص
تمہارے ساتھ سلوک کرے تو اوسکا بدلہ دو اگر بدلہ نہ دے سکو تو اوس کے لیے دعا کرو یہانتک کہ تم سمجھو بدلہ ہو چکا ۔ من سأل بوجه
الله عز وجل اللہ کی ذات کا وسیلہ دیکر سوال کرنا عن بهز بن حكيم حدثني ابي عن جده قال قلت يا نبي الله ما
اتيتك حتى حلفت اكثر من عددهن لاصابع يديه ان لا اتيك ولا اتي دينك واني كنت امرأ لا اعقل شيئا
الا ما علمني الله ورسوله واني اسألك بوجه الله عز وجل بما بعثك ربك الينا قال بالاسلام قال قلت وما آيات
الاسلام قال ان تقول اسلمت وجهي الى الله عز وجل وتخليت وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة كل مسلم على مسلم محرم
اخوان نصيران لا يقبل الله عز وجل من مشرك بعد ما اسلم عملا او يفارق المشركين الى المسلمين ترجمہ بہز بن حکیم سے
روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے اوس نے دادا سے کہا میں نے عرض کیا اے نبی اللہ کے میں آپ پاس نہیں آیا یہانتک کہ میں نے
اپنے ہاتھوں کی انگلیاں سے زیادہ قسمیں کہا ہیں تہیں کہ آپ پاس نہ آونگا نہ آپ کا دین قبول کرونگا اور میں ایک بے عقل آدمی تھا

اب بہی کچہہ نہین جانتا مگر جو اللہ اور اوسکے رسُول نے سکہلایا مین اللہ تعالی کے منہ مبارک کا وسیلہ دیکر آپ سے پوچہتا ہون اللہ نے کیا حکم دیکر آپ کو بہیجا ہے آپ نے فرمایا اسلام کا مین نے کہا اسلام کی نشانیان کیا ہین آپ نے فرمایا تو کہے کہ مین نے اپنا منہ کہہ دیا اللہ جل جلالہ کے سامنے (جو فرماویگا اوسکو مانونگا) اور خالی ہوا مین اللہ کے سوا اور کسی کے خیال سے (یعنی شرک سے بیزار ہوا) اور ادا کرے تو نماز کو اور زکوۃ دیوے۔ ہر مسلمان دوسری مسلمان پر حرام ہے دو مسلمان ایکدوسرے کے بہائی ہین اور ایک دوسری کے مددگار اللہ نہین قبول کریگا مشرک کا کوئی کام اگرچہ وہ مسلمان ہوجاوے جبتک وہ مشرکون کو چہوڑکر مسلمانون مین نہ چلا آوے **ف** اس حدیث سے ہجرت کا فرض ہوجانا پایا جاتا ہے بعضون نے کہا کہ یہ حکم ابتدای اسلام مین تہا جب مسلمانون کی تعداد کم تہی اور اونکا ایک جگہہ حاضر رہنا تاکہ سب ملکر کافرونکا مقابلہ کرین

من یسأل باللہ عز وجل ولا یعطی بہ

جو شخص اللہ کے نام پر نہ دیوے عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم بخیر الناس منزلا قلنا بلی یا رسول اللہ قال رجل اخذ برأس فرسہ فی سبیل اللہ عز وجل حتی یموت او یقتل واخبرکم بالذی یلیہ قلنا نعم یا رسول اللہ قال رجل معتزل فی شعب یقیم الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویعتزل شرور الناس واخبرکم بشر الناس قلنا نعم یا رسول اللہ قال الذی یسأل باللہ عز وجل ولا یعطی بہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مین تم کو نہ بتلاؤن وہ شخص جو اللہ کے نزدیک سب لوگون سے زیادہ بہتر ہے ہم نے کہا کیون نہین بتلایئے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جو شخص اپنے گہوڑے کو لیے ہوئی اللہ کی راہ مین جاوے (یعنی کافرون سے جہاد کے لیے) یہانتک کہ مارا جاوے یا مرجاوے پہر مین اوس شخص کو بتلاؤن جو اوس کے قریب ہے ہم نے کہا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا جو شخص لوگون سے جدا ہوکر ایک گہاٹی مین رہ جاوے اور نماز ادا کرے اور زکوۃ دیوے اور لوگون کی برائیون سے بچے پہر مین تم کو بتاؤن جو سب سے بدتر ہے ہم نے کہا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا وہ شخص جو اللہ کے نام پر اوس سے مانگا جاوے اور وہ نہ دیوے

ثواب من یعطی

دینے والے کا ثواب عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثۃ یحبہم اللہ عز وجل وثلاثۃ یبغضہم اللہ عز وجل اما الذین یحبہم اللہ عز وجل فرجل اتی قوما فسألہم باللہ عز وجل ولم یسألہم بقرابۃ بینہ وبینہم فمنعوہ فتخلفہ رجل باعقابہم فاعطاہ سرا لا یعلم بعطیتہ الا اللہ عز وجل والذی اعطاہ وقوم ساروا لیلتہم حتی اذا کان النوم احب الیہم مما یعدل بہ نزلوا فوضعوا رؤسہم فقام یتملقنی ویتلو ایاتی ورجل کان فی سریۃ فلقوا العدو فہزموا فاقبل بصدرہ حتی یقتل او یفتح اللہ لہ والثلاثۃ الذین یبغضہم اللہ عز وجل الشیخ الزانی والفقیر المختال والغنی الظلوم **ترجمہ** ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیون کو اللہ چاہتا ہے اور تین سے دشمنی رکہتا ہے جنکو چاہتا ہے وہ یہ ہین ایک شخص لوگون پاس آیا اور اللہ کے نام پر اون سے کچہ مانگا کچہ رشتہ ناتا نہ رکہتا تہا اون سے اون لوگون نے نہ دیا ایک شخص اونہین سے چپکے سے اوٹہا اور لوگون کو پیچہے چہوڑکر چپکے سے اوس کو کچہہ دے آیا جسکو کوئی نہین جانتا مگر اللہ یا وہ دینے والا

کچھ لوگ ساری رات چلے جب نیند سب پر اوس چیزون سے اون کو بھلی معلوم ہوئی تو اوترکر سو رہے ایک شخص اون مین سے اوٹھا اور میرے سامنے گڑگڑایا لیا اور آیتین پڑھا کیا۔ ایک وہ شخص جو لشکر کے ایک ٹکڑے مین تھا جب دشمن سے لڑائی ہوئی تو سب بھاگے مگر وہ سینہ سامنے کرکے آیا یہانتک کہ مارا گیا یا اللہ نے اوسکو فتح دی۔ وہ تین لوگ جن سے اللہ تعالیٰ کو دشمنی ہے پہلے مین ایک بوڑھا بدکار دوسرے مفلس غرور کرنیوالا تیسرے مالدار ظلم کرنیوالا

تفسیر المسکین مسکین کسے کہتے مین

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ اِنَّ الْمِسْکِیْنَ الْمُتَعَفِّفُ اِقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہین ہے جو ایک نوالہ دو نوالے یا ایک کھجور یا دو کھجور اوسکو پھراتے ہین بلکہ مسکین وہ ہے جو سوال نہین کرتا پڑھو اگر تم چاہو اس آیت کو لا یسالون الناس الحافا یعنی نہین مانگتے لوگون سے گڑگڑا کر عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ بِهٰذَا الطَّوَّافِ الَّذِیْ یَطُوْفُ عَلَی النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوْا فَمَا الْمِسْکِیْنُ قَالَ الَّذِیْ لَا یَجِدُ غِنًی یُغْنِیْهِ وَلَا یُفْطَنُ لَهٗ فَیُتَصَدَّقَ عَلَیْهِ وَلَا یَقُوْمُ فَیَسْئَلُ النَّاسَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہین ہے جو لوگون پاس مانگتا پھرتا ہے ایک نوالہ دو نوالے ایک کھجور دو کھجور اوسکو پھراتے ہین لوگون نے عرض کیا پھر مسکین کون ہے آپنے فرمایا مسکین وہ ہے جسکو پاس دولت نہین جو اوسکو بے پرواہ کرے نہ اوسکا حال کسیکو معلوم ہے تا کہ لوگ اوسکو صدقہ دین نہ وہ کھڑا ہوتا ہے لوگون سے مانگنے لیے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ تَرُدُّهُ الْاُکْلَةُ وَالْاُکْلَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوْا فَمَا الْمِسْکِیْنُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْ لَا یَجِدُ غِنًی وَلَا یَعْلَمُ النَّاسُ حَاجَتَهٗ فَیُتَصَدَّقَ عَلَیْهِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ اُمِّ بُجَیْدٍ وَکَانَتْ مِمَّنْ بَایَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمِسْکِیْنَ لَیَقُوْمُ عَلٰی بَابِیْ فَمَا اَجِدُ لَهٗ شَیْئًا اُعْطِیْهِ اِیَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَمْ تَجِدِیْ شَیْئًا تُعْطِیْنَهٗ اِیَّاهُ اِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِیْهِ اِلَیْهِ ترجمہ ام بجید سے روایت ہے اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتون کے ساتھ بیعت کی تھی عرض کیا یا رسول اللہ مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اور میرے پاس کچھ نہین ہوتا اوسکو دینے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیرے پاس کچھ نہو اوسکو دینے کو سوا ایک جلے کھر کے تو وہی دیدے اوسکو دینی حتی المقدور سائل کو محروم نکرے جو کچھ ہو سکے دے

الفقیر المختال متکبر فقیر کا بیان

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الشَّیْخُ الزَّانِیْ وَالْعَائِلُ الْمَزْهُوُّ وَالْاِمَامُ الْکَذَّابُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیون سے اللہ بات نہین کریگا قیامت کے روز ایک بوڑھا بدکار (زنا کرنیوالا) دوسرے بچے والا مغرور (یعنی باوجود محتاجی کے نوکری اور محنت نکرے گھمنڈ سے) تیسرے بادشاہ جھوٹا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَةٌ یُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْبَیَّاعُ الْحَلَّافُ وَالْفَقِیْرُ الْمُخْتَالُ وَالشَّیْخُ الزَّانِیْ وَالْاِمَامُ الْجَائِرُ ترجمہ ابو ہریرہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار آدمیوں کو اللہ دشمن رکھتا ہے ایک تو بیچنے والا قسمیں کھا کر دوسری محتاج مغرور تیسری بوڑھا بدکار چوتھی حاکم ظلم کرنیوالا

فضل الساعی علی الارملة بیوہ عورتوں کے لیے محنت کرنیوالے کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْکِیْنِ کَالْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محنت کرنیوالا بیوہ عورتوں کے لیے (جو محتاج ہوں اور کمانے والا کوئی نہ ہو) مثل اوس شخص کے ہے ثواب میں) جو جہاد کرتا ہے اللہ کی راہ میں

المؤلفة قلوبهم

ان کافروں کا بیان جنکو ملانے کے لیے روپیہ دیا جاتا تھا ف ابتدائے اسلام میں کافر مسلمانوں کے دشمن تھے اور مسلمان شمار میں بہت کم تھے بعضے کافر ایسے تھے کہ اگر اونکو روپیہ دیا جاوے تو وہ مسلمانوں کو تکلیف نہ دیں اور بعضے ایسے بھی تھے کہ روپیہ کے طمع سے مسلمان ہو جاویں اور بعضے ایسے تھے کہ مسلمان برائے نام ہو چکے تھے لیکن ڈگمگاتے تھے اگر روپیہ اون کو نہ ملتا تو وہ پھر کافروں میں شریک ہو جاتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال حکمت سے ان سب قسم کے کافروں کو روپیہ دیکر ملایا اور اموال غنیمت اور صدقات میں سے ایک حصہ اون کے لیے بھی مقرر کیا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَعَثَ عَلِیٌّ وَهُوَ بِالْیَمَنِ بِذُهَیْبَةٍ بِتُرْبَتِهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ الْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِیِّ وَعُیَیْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِیِّ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِیِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِیْ کِلَابٍ وَزَیْدٍ الطَّائِیِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِیْ نَبْهَانَ فَغَضِبَتْ قُرَیْشٌ وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰی صَنَادِیْدُ قُرَیْشٍ فَقَالُوْا تُعْطِیْ صَنَادِیْدَ نَجْدٍ وَتَدَعُنَا قَالَ اِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِاَتَاَلَّفَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ کَثُّ اللِّحْیَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَیْنِ غَائِرُ الْعَیْنَیْنِ نَاتِئُ الْجَبِیْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ یَا مُحَمَّدُ قَالَ فَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا عَصَیْتُهُ اَیَاْمَنُنِیْ عَلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِیْ ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَاْذَنَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فِیْ قَتْلِهِ یَرَوْنَ اَنَّهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا یَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ یَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَیَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَئِنْ اَدْرَکْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے حضرت علی نے یمن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک سونے کا ٹکڑا بھیجا مٹی کے ساتھ (یعنی کچا سونا مٹی ملا ہوا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو بانٹ دیا چار آدمیوں میں اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور علقمہ بن علاثہ عامری کو جو بنی کلاب میں سے تھا اور زید طائی کو جو بنی نبہان میں سے تھا یہ دیکھکر قریش کے لوگ غصے ہوے یا قریش کے سردار غصے ہوے اور کہنے لگے تم نجد کے سرداروں کو دیتے ہو اور ہم کو چھوڑ دیتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اونکو دیا دل ملانے کے لیے (کیونکہ ابھی نئے مسلمان ہیں اونکا اعتبار نہیں شاید مال کے طمع سے اسلام پر جمے رہیں) اتنے میں ایک شخص آیا گھنی داڑھی والا گال ابھری ہوئی آنکھیں بیٹھی ہوئیں پیشانی بلند سر گھٹا ہوا اور کہنے لگا خدا سے ڈر اے محمد آپ نے فرمایا پھر کون اللہ کی تابعداری کریگا اگر میں ہی نافرمانی کروں اللہ نے مجھکو امین (معتمد) بنایا ہے زمین والوں پر اور تم مجھکو امین نہیں سمجھتے (یعنی معتبر نہیں کرتے) پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا ایک شخص نے آپ سے

اجازت مانگی اوس کے مارڈالنے کی لوگ جانتے ہیں کہ وہ خالد بن الولید تھے (یا عمر بن الخطاب اونہون نے کہا یارسول اللہ منافق معلوم ہوتا ہے فرمائی تو اسکو قتل کرین آپ نے فرمایا نہیں لوگ کہین گے محمد اپنے لوگون کو قتل کرتے ہین) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہون گے جو قرآن پڑھین گے مگر حلق کے نیچے نہ اتریگا (یعنے دل مین اون کے قرآن کی کچھ تاثیر نہ ہوگی) قتل کرینگے مسلمانون کو اور چھوڑ دین گے بت پرستون کو نکل جاوین گے وہ لوگ اسلام سے جیسے تیر شکار سے نکلجاتا ہے (یعنے جانور کے لگ کر اوس مین سے پار ہو جاتا ہے اور تیر مین کچھ نہین لگتا وہ صاف کا صاف رہتا ہے اسیطرح یہ لوگ بھی اسلام مین آئے اور پھر نکلے مگر اسلام کا ذرا نشان بھی اون پر نہ پڑا) اگر مین ان لوگون کو پاؤنگا تو ایسا قتل کرونگا جیسے عاد کی قوم قتل ہوئی (کہ اونکا نام نشان تک نہ رہا) ف مراد اون لوگون سے خارجی تھے جو حضرت علی مرتضیٰؓ کی خلافت مین ظاہر ہوئے ظاہر مین بڑے متقی پرہیزگار بھی قرآن پر عمل کرنیکا دعوی کرتے مگر دلون مین ایمان کا نور نہ تھا مسلمانون سے لڑنیکو مستعد ہوئے اون کو کافر کہتے **الصَّدَقَةُ لِمَنْ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ** جو شخص ضامن ہو جاوے کسی قرض کا (پھر اوس سے نہ ہو سکے) تو اوسکو صدقہ دینا درست ہے **عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ**

قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فِيهَا فَقَالَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ بَيْنَ قَوْمٍ فَسَأَلَ فِيهَا حَتَّى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ **ترجمہ** قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے مین نے ایک قرض اپنے ذمے پر لیا پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے سوال کیا اوس کے ادا ہونے کے لیے آپ نے فرمایا سوال درست نہین ہے مگر تین آدمیون کے لیے ایک وہ شخص ہے جسنے ضمانت کی ایک قوم کے قرض کی پھر مانگ کر اوسکو ادا کیا پھر باز رہا سوال سے جب قرضہ ادا ہو گیا **عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ** قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ

أَقِمْ يَا قَبِيصَةُ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الصَّدَقَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَشْهَدَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ قَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَى هٰذَا مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا **ترجمہ** قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے ضامن ہوا مین ایک قرضے کا تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا مانگنے کو آپنے فرمایا ٹھہر جا اے قبیصہ جبتک ہمارے پاس صدقہ آوے تو ہم تجھے دلوائین گے بعد اوس کے آپنے فرمایا اے قبیصہ صدقہ کسی کے لیے درست نہین مگر تین مین سے ایک کے لیے ایک تو وہ شخص جو ضامن ہوا قرضے کا (مثلاً دیت اپنے ذمے کر لی لوگون کو قتل اور خون سے بچانے کے لیے) اوسکو صدقہ درست ہے یہانتک کہ حاجت اوسکی نکلجاوے اور ایک وہ شخص جسپر آفت آئی اور اوسکا مال تباہ کر دیا اوسکو سوال کرنا درست ہے یہانتک کہ اوسکی مصیبت رفع ہو ایک وہ شخص جسکو کوئی احتیاج پیش آئی اور تین عقلمند آدمیون نے اوس کی قوم مین سے گواہی دی کہ بیشک یہ محتاج ہے اوسکو بھی سوال درست ہے یہانتک کہ حاجت رفع ہو اوسکی اور گذران کا ایک ذریعہ حاصل کرے سوا اسکے سوال کرنا حرام ہے اور جو کوئی سوال کرتا ہے وہ

حرام کہاتا ہے

الصدقة على اليتيم یتیم کو صدقہ دینے کا بیان

عن أبي سعيد الخدري قال جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر وجلسنا حوله فقال إنما أخاف عليكم من بعدي ما يفتح لكم من زهرة الدنيا وزينتها فقال رجل أو يأتي الخير بالشر فسكت عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقيل ما شأنك تكلم رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يكلمك ورأينا أنه ينزل عليه فأفاق يمسح الرحضاء وقال أين السائل إنه يعني لا يأتي الخير بالشر وإن مما ينبت الربيع يقتل أو يلم إلا آكلة الخضر فإنها أكلت حتى إذا امتلأت خاصرتاها استقبلت عين الشمس فثلطت ثم بالت ثم رتعت وإن هذا المال خضرة حلوة ونعم صاحب المسلم هو إن أعطى منه اليتيم والمسكين وابن السبيل وإن الذي يأخذه بغير حقه كالذي يأكل ولا يشبع ويكون عليه شهيدا يوم القيامة ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھے آپ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں جو تم پر کھولی جاوے گی دنیا کی خوبی اور زینت سے (یعنی بعد میرے فتوحات تم کو حاصل ہوں گے اور مال دولت ملیگا) ایک شخص بولا کیا نیکی برائی لاوے گی (یعنے ہم مال پیدا کریں گے تو نیک ذریعوں سے جہاد یا تجارت سے پھر اوس سے برائی کیونکر پیدا ہوگی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر چپ ہو رہے لوگوں نے اوس شخص سے کہا تجھ کو کیا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرتا ہے اور آپ بات نہیں کرتے ہم دیکھ رہے تھے کہ اوس وقت آپ پر وحی اتر رہی تھی جب وحی موقوف ہوئی تو آپ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا وہ پوچھنے والا حاضر ہے بیشک نیکی سے برائی نہیں ہوتی (یعنے حلال مال برا نہیں) مگر دیکھو فصل جن گہاس کو اوگاتی ہے وہ مار ڈالتی ہیں یا قریب مار ڈالنے کی کر دیتی ہیں (حالانکہ گہاس بہتر چیز ہے مگر جب جانور بہت کہا جاتا ہے تو بدہضمی ہو کر مرنے لگتا ہے یا مر جاتا ہے) مگر دوب (یعنے نرم گہاس) کہانیوالا جانور کہاتا ہے جب اوس کے کوکہیں بھر جاتی ہیں تو آفتاب کے سامنے جاتا ہے اور لگتا موتتا ہے پھر چرتا ہے (اسی طرح مال حلال ہے جب اوسکو اعتدال سے موقع دیکھکر حاصل کریگا تو کام آویگا اور جو حرص کریگا تو ضرور بدہضمی ہوگی آفت لاویگا) کیا اچھا ساتھی ہے مسلمان کا مال حلال اگر اوس میں سے دیا جاوے یتیم اور مسکین اور مسافر کو اور جو شخص ناحق مال حاصل کرے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کہانا کہاتا ہے مگر اوسکا پیٹ نہیں بھرتا اور وہ مال قیامت کو روز اوس پر گواہی دیگا۔

الصدقة على الأقارب عزیزوں کو صدقہ دینا

عن سليمان بن عامر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الصدقة على المسكين صدقة وعلى ذي الرحم اثنتان صدقة وصلة ترجمہ سلیمان بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین پر صدقہ کرنیکا ایک ثواب اور ناتے والے پر صدقہ کرنا جو مسکین ہو دو ثواب رکہتا ہے ایک صدقے کا دوسرا ناتے ملانیکا عن زينب امرأة عبد الله قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للنساء تصدقن ولو من حليكن قالت وكان عبد الله خفيف ذات اليد فقلت أيسعني أن أضع صدقتي فيك وفي بني أخ لي يتامى فقال عبد الله سلي عن ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فإذا على بابه امرأة من الأنصار يقال لها زينب تسأل عما أسأل

عنه فخرج الينا بلال فقلنا له انطلق الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسله عن ذلك ولا تخبر من نحن فانطلق الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال من هما قال زينب قال اى الزيانب قال زينب امراة عبد الله وزينب الانصارية قال نعم لهما اجران اجر القرابة واجر الصدقة ترجمہ زینب سے روایت ہے جو بیوی تہین عبد اللہ بن مسعود کی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دو اے عورتو اگرچہ اپنے زیورون مین سے ہو زینب نے کہا عبد اللہ سے ہی خاوند مفلس تہے مینے اونسے کہا کیا ہو سکتا ہے کہ مین اپنا صدقہ تم کو اور اپنے بہائی کے یتیم لڑکون کو دون عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہہ مین آپ پاس آئی دیکہا ایک اور عورت جسکا نام بہی زینب تہا آپ کے دروازے پر یہی مسئلہ پوچہنے کو کہڑی ہے اتنے مین بلال اندر سے نکلے مینے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ اور آپ سے یہہ مسئلہ پوچہو لیکن ہمارا نام مت کہو وہ گئی اور آپ سے پوچہا آپ نے فرمایا وہ عورتین کون ہین بلال نے کہا زینب ہین آپ نے فرمایا کون زینبین ہین اونہون نے کہا ایک زینب تو عبد اللہ کی جورو اور دوسرے ایک زینب انصار کی قوم مین سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک یہہ صدقہ درست ہے اور اون کو دوہرا ثواب ہے ایک رشتہ کا اور دوسری صدقہ کا **المسئلة** سوال کرنا کیسا ہے **عن** ابی هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يحتزم احدكم حزمة حطب على ظهره فيبيعها خير من ان يسأل رجلا فيعطيه او يمنعه ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم مین سے کوئی ایک گٹہا لکڑیون کا اپنی پیٹہ پر وہ اٹہا کر بیچے تو بہتر ہے اس سے کہ سوال کرے پہر کوئی دیوے کوئی نہ دیوے **عن** عبد الله بن عمر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يزال الرجل يسأل حتى يأتي يوم القيامة ليس في وجهه مزعة من لحم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ آدمی مانگتا رہتا ہے یہانتک کہ قیامت کے روز آویگا اور اوس کے منہ پر گوشت کا ایک ٹکڑا بہی نہ ہوگا (یعنی قیامت کے روز ذلیل اور خوار ہو کر آویگا) **عن** عائذ بن عمرو ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله فاعطاه فلما وضع رجله على اسكفة الباب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو تعلمون ما في المسألة ما مشى احد الى احد يسأله ترجمہ عائذ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے کچہہ مانگا آپ نے دیا جب پاؤن چوکہٹ پر رکہا یعنی لوٹ کر چلا تو آپ نے فرمایا اگر تم جانتے جو مانگنے مین خرابی ہے البتہ کوئی کسی کے پاس مانگنے نہ جاتا **سؤال الصالحين** نیک لوگون سے مانگنا چاہیے **عن** ابن الفراسي ان الفراسي قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم أأسأل يا رسول الله قال لا وان كنت سائلا لابد فاسأل الصالحين ترجمہ ابن فراسی سے روایت ہے فراسی نے کہا یا رسول اللہ مین مانگون آپ نے فرمایا نہین اگر بے مانگے نہ ہو سکے تو نیک لوگون سے مانگ **ف** کیونکہ وہ رحم کرین گے اور بیزار نہ ہونگے اور فاش نکرینگے اور احسان نہ جتاوین گے مثل مشہور ہے خدا بچاوے کمینون کے احسان سے بچا دے ـ فراسی جو راوی ہے اس حدیث کا صحابی ہے مگر اوسکا نام معلوم نہین ہوا نہ اوسکے بیٹے کا **الاستعفاف عن المسألة** سوال سے بچنا کیسا ہے **عن** ابی سعيد الخدري ان ناسا من الانصار سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعطاهم ثم سألوه فاعطاهم حتى اذا نفد ما عنده قال ما يكون عندي من خير فلن ادخره عنكم ومن يستعفف يعفه

اللهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ لوگون
نے انصار کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے اونکو دیا پھر سوال کیا پھر دیا جب آپ پاس کچھ نہ رہا تو آپ نے فرمایا کچھ مال میرے پاس
ہوگا مین تم سے اوٹھا نہ رکھونگا اور جو شخص سوال سے بچے اللہ اوس کو بچا دیگا اور جو شخص صبر کرے اللہ اوس کو صبر دیگا اور کوئی دین
بہتر اور بڑی صبر سے زیادہ نہین ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنْ يَأْخُذَ
أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا أَعْطَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَضْلِهِ فَيَسْأَلَهُ أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ
ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اگر کوئی
تم مین سے اپنی رسی لیکر لکڑیون کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لادے تو بہتر ہے اس سے کہ ایک شخص پاس جاوے جسکو اللہ نے اپنے فضل سے دیا ہے
اور اوس سے مانگے پھر وہ دیوے یا نہ دیوے

فَضْلُ مَنْ لَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا جو شخص لوگون سے کچھ نہ مانگے اوس کے فضیلت

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنُ لِي وَاحِدَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ قَالَ يَحْيَى هَهُنَا
كَلِمَةٌ مَعْنَاهَا أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا ترجمہ ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ضامن ہو
میرے لئے ایک بات کا اوسی جنت ملیگی وہ یہ ہے کہ لوگون سے کچھ نہ مانگے عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَصْلُحُ الْمَسْأَلَةُ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ رَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَيَسْأَلُ حَتَّى يُصِيبَ سِدَادًا مِنْ
عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَيَسْأَلُ حَتَّى يُؤَدِّيَ إِلَيْهِمْ حَمَالَتَهُمْ ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَرَجُلٍ يَحْلِفُ ثَلَاثَةُ
نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ ذَوِي الْحِجَى بِاللهِ لَقَدْ حَلَّتِ الْمَسْأَلَةُ لِفُلَانٍ فَيَسْأَلُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ مَعِيشَةٍ ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ
الْمَسْأَلَةِ فَمَا سِوَى ذَلِكَ سُحْتٌ ترجمہ قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے سوال درست نہین مگر تین آدمیون کو ایک تو وہ شخص جسکے مال پر آفت آئی وہ مانگے یہانتک کہ گذران کا ایک مضبوط ذریعہ حاصل
کرے پھر باز رہے اور ایک وہ شخص جسکی قوم کے تین عقلمند آدمی گواہی دین اللہ کا نام لیکر بیشک اسکو مانگنا درست ہے وہ مانگے یہانتک کہ
گذران چلنے لگے اوس کے پیچھے باز رہے سوال سے اس کے سوا مانگنا حرام ہے

حَدُّ الْغِنَى مالدار کس کو کہتے ہین

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَتْ خُمُوشًا أَوْ كُدُوحًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَاذَا يُغْنِيهِ أَوْ مَاذَا أَغْنَاهُ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوال کرے اور اوس کے پاس اتنا مال ہو جسکی وجہ سے وہ غنی ہو تو اوسکا منہ چھلا ہوا
ہوگا قیامت کے روز لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ کتنا مال اوسکو غنی کرتا ہے آپ نے فرمایا پچاس درم یا اوسکی قیمت کا سونا ف
پچاس درہم کے پندرہ روپیہ کے قریب ہوئے جسکی پاس اتنا مال ہو اوسے سوال حرام ہے اگرچہ بے سوال کے اوس کو زکوۃ لینا درست ہے دوسری
حدیث مین ہے کہ اگر صبح شام کا کھانا بھی اوس کے پاس موجود ہے تو سوال جائز نہین

باب الْإِلْحَافِ فِي الْمَسْأَلَةِ چمٹ کے مانگنا

عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ وَلَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ

سئال

فيبارك الله له فيما اعطيته من الملحف ترجمہ معاویہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت گڑگڑا کر
اور ہٹ کر مانگو جو کوئی تم مین سے مجھسے مانگتا ہی اور مین دل مین ناراض ہوتا ہون تو اللہ برکت نہ دیگا اوسمین جو مین اوس کو دیتا ہون
اوسکی ضد کیوجہ سے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال وله
اربعون درهما فهو الملحف ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوال کرے اور
اوسکے پاس چالیس درہم ہون تو وہ الحاف سے سوال کرتا ہی جسکا ذکر اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا الحاف کے معنے مبالغہ کرنا اور گڑگڑا کر
پیچھے پڑ کر مانگنا عن ابی سعید الخدری قال سرحتنی امی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاتیته فقعدت
فاستقبلني وقال من استغنى اغناه الله عز وجل ومن استعف اعفه الله عز وجل ومن استكفى كفاه الله
عز وجل ومن يسال وله قيمة اوقية فقد الحف فقلت ناقتي الياقوتة خير من اوقية فرجعت ولم اساله
ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی میری ماں نے مجھکو روانہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مین آیا اور بیٹھا آپ میری سامنے منہ
کرکے بیٹھے اور فرمایا جو شخص بے پرواہی کریگا لوگون سے اللہ اوس کو بے پرواہ کریگا اور جو شخص سوال سے بچے گا اللہ اوسکو بچاویگا اور جو شخص
تھوڑی پر کفایت کریگا اللہ اوسکو کفایت دیگا اور جو شخص سوال کریگا اور اوس کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) برابر مال ہوگا تو اوس نے
الحاف کیا مین نے دلمین کہا میری اونٹنی یاقوتہ ایک اوقیہ سے بہتر ہے مین لوٹ کر آیا اور آپ سے سوال نہین کیا **اذا لم یکن**
له دراهم وكان له عدلها جس شخص کے پاس روپیہ نہوں لیکن مال ہو عن رجل من بنی اسد قال نزلت انا واهلي ببقيع الغرقد
فقالت لی اهلی اذهب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاساله لنا شیئا ناکله فذهبت الی رسول الله صلی الله
علیه وسلم فوجدت عنده رجلا یساله ورسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا اجد ما اعطیک فولی الرجل
عنه وهو مغضب وهو يقول لعمري انك لتعطي من شئت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ليغضب
علي ان لا اجد ما اعطيه من سال منكم وله اوقية او عدلها فقد سال الحافا قال الاسدي فقلت للقحة
لنا خير من اوقية والاوقية اربعون درهما فرجعت ولم اساله فقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد
ذلك شعير وزبيب فقسم لنا منه حتى اغنانا الله عز وجل ترجمہ ایک شخص سے روایت ہی جو بنی اسد مین سے تھا مین
اور میرے گھر کے لوگ بقیع الغرقد (مدینہ منورہ کے مقبرہ کا نام ہی) مین اتری میری بی بی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جا اور
کچھ مانگ کر لا جس کو ہم کھاوین مین گیا آپکے پاس ایک شخص کو دیکھا جو مانگ رہا تھا آپ فرماتی تھے میرے پاس نہین ہے جو تجھکو دون وہ
شخص پیٹھ موڑ کر غصے سے چلا اور کہتا تھا قسم اپنی عمر کی تم اوسی کو دیتے ہو جسکو چاہتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ غصے ہوتا ہے
اس بات پر کہ میرے پاس نہین ہی جو اوس کو دون جو شخص تم مین سے سوال کرے اور اوسکے پاس چالیس درہم ہون یا اتنا مال ہو تو اوس نے
ناحق سوال کیا مین نے کہا میرے پاس تو ایک اونٹ چالیس درہم سے بہتر تھی پھر مین لوٹ آیا اور آپ سے کچھ نہ مانگا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس جو اور منقی کچھ آئے آپ نے ہم کو بھی اوس مین سے ایک حصہ دیا یہانتک کہ اللہ نے مالدار کردیا ہم کو عن ابی هريرة قال

نسخہ: فیبارک له
نسخہ: اعفه
مثل سال
نسخہ: قالت

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل الصدقة لغنی ولا لذی مرة سوی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ درست نہیں ہے مالدار کو اور نہ اچھی ہٹی کٹی تندرست کو (جو محنت اور مزدوری کر سکے)

مسئلة القوی المکتسب جو شخص طاقتدار کما سکتا ہو اوس کو سوال کرنا کیسا ہے عن عبید اللہ بن عدی بن
الخیار ان رجلین حدثاه انہما اتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسألانہ من الصدقة فقلب فیہما البصر
وقال محمد بصره فراٰہما جلدین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شئتما ولا حظ فیہا لغنی ولا لقوی
مکتسب ترجمہ عبید اللہ بن عدی سے روایت ہے دو شخصوں نے اون سے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے صدقے
میں سے کچھ مانگتے تھے آپ نے اونکو گھور کر دیکھا معلوم کیا کہ وہ طاقتدار ہیں فرمایا اگر تم چاہو تو لو لیکن صدقے میں کوئی حصہ نہیں ہے
مالدار کا اور نہ طاقتدار کمانے والے کا

مسألة الرجل ذا سلطان حاکم سے مانگنا عن سمرة بن جندب قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للسائل کدح یکدح بہا وجہہ فمن شاء کدح وجہہ ومن شاء ترک الا ان یسأل
الرجل ذا سلطان او شیئا لا یجد منہ بدا ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مانگنے
والا زخمی کرتا ہے اپنے منہ کو جس شخص کا جی چاہے زخمی کرے اور جسکا جی چاہے چھوڑ دیوے مگر وہ جو حاکم سے کوئی چیز مانگے یا ایسی چیز
مانگے جسکے بغیر علاج نہو (یعنی ضروری ہو)

مسألة الرجل فی امر لا بد منہ ضروری چیز کیلئے سوال کرنا عن
سمرة بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسألة کد یکد بہا الرجل وجہہ الا ان یسأل
الرجل سلطانا او فی امر لا بد منہ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مانگنا ایک زخم
ہے مانگنے والا اپنے منہ کو زخمی کرتا ہے مانگ کر مگر جو شخص حاکم سے مانگے یا ایسی چیز کو مانگے جس کے بغیر چارہ نہ ہو عن حکیم
بن حزام قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطانی ثم سألتہ فاعطانی فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا حکیم ان ہذا المال خضرة حلوة فمن اخذه بطیب نفس بورک لہ فیہ ومن اخذه باشراف
نفس لم یبارک لہ فیہ فکان کالذی یاکل ولا یشبع ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے مانگا آپ نے دیا پھر مانگا پھر دیا پھر مانگا پھر دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حکیم یہ مال سبز ہے (دیکھنے میں بھلا
معلوم ہوتا ہے) شیریں ہے جو شخص اسکو خوشی سے لیگا اوس کو برکت دیجاویگی اور جو شخص طمع سے لیگا اوس کو برکت نہ ہوگی وہ
ایسا ہوگا جیسے کوئی کھاوے لیکن اوسکا پیٹ نہ بھرے

الید العلیا خیر من الید السفلی اوپر والا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے
بہتر ہے عن حکیم بن حزام قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطانی ثم سألتہ فاعطانی ثم سألتہ
فاعطانی ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حکیم ان ہذا المال خضرة حلوة من اخذه بسخاوة نفس
بورک لہ فیہ ومن اخذه باشراف نفس لم یبارک لہ فیہ وکان کالذی یاکل ولا یشبع والید العلیا خیر من الید
السفلی ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا اخیر تک وہی حدیث ہے جو اوپر گزری تمام

ن مسألة
ن النظر
ص الرجل
نسخہ کدٌّ یکدُّ
٦ والید العلیا خیر من الید السفلی

کہ اوپر والا ہاتھ یعنی دینے والا بہتر ہی نیچے والے ہاتھ (یعنی مانگنے والے) سے **عن حکیم بن حزام** قال سألت رسول الله صلی الله علیه

وسلم فأعطانی ثم سألته فأعطانی ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا حکیم إن هذا المال خضرة حلوة فمن

أخذه بسخاوة نفس بورك له فیه ومن أخذه بإشراف نفس لم یبارك له فیه وكان كالذی یأكل ولا یشبع

والید العلیا خیر من الید السفلی قال حكیم فقلت یا رسول الله والذی بعثك بالحق لا أرزأ أحدا بعدك حتی

أفارق الدنیا بشیء **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہی کہ حکیم نے کہا یا رسول اللہ قسم اوس شخص کی جسنے آپ کو بھیجا سچائی کے ساتھ

میں اب کسی سے بھی آپ کے بعد نہ لونگا کوئی چیز یہانتک کہ دنیا سے اوٹھ جاؤن ایسا ہی ہوا حکیم بن حزام نے پھر زندگی بھر کسی سے کچھ نہ لیا

یہانتک کہ حضرت ابو بکر و عمر اون کو بلاتے مال ....

غنیمت میں سے اون کا حصہ دینے کو لیکن وہ نہ لیتے

من آتاه الله مالا من غیر مسألة

جس شخص کو اللہ تعالی کوئی چیز دیوے بغیر سوال کے **عن ابن الساعدی** المالکی قال استعملنی عمر بن الخطاب علی الصدقة فلما فرغت منها فأدیتها إلیه

أمر لی بعمالة فقلت له إنما عملت لله عز وجل وأجری علی الله عز وجل فقال خذ ما أعطیتك فإنی قد عملت علی عهد

رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت له مثل قولك فقال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم إذا أعطیت شیئا من

غیر أن تسأل فكل وتصدق **ترجمہ** عبد اللہ بن الساعدی سے روایت ہی حضرت عمر نے مجھکو مقرر کیا صدقہ تحصیل کرنے کے کام پر جب

میں فارغ ہوا اوس سے تو اونکو دیدیا اونہون نے حکم کیا کچھ لینے اُجرت دینے کا میں نے کہا کہ یہ کام میں نے خدا کے لیے کیا تھا میرا اجر اللہ دیگا اونہون

نے کہا جو میں دیتا ہون لے لو اس لیے کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک کام کیا تھا پھر یہی کہا تھا جو تو نے کہا آپ نے فرمایا جب

تجھکو کوئی چیز ملے بن مانگی تو کھا اوس میں سے اور صدقہ دے **عن عبد الله بن السعدی** أنه قدم علی عمر بن الخطاب من الشام

فقال ألم أخبر أنك تعمل علی عمل من أعمال المسلمین فتعطی علیه عمالة فلا تقبلها قال أجل إن لی أفراسا وأعبدا

وأنا بخیر وأرید أن یكون عملی صدقة علی المسلمین فقال عمر رض إنی أردت الذی أردت وكان النبی صلی الله

علیه وسلم یعطینی المال فأقول أعطه من هو أفقر إلیه منی وإنه أعطانی مرة مالا فقلت له أعطه من هو

أحوج إلیه منی فقال ما آتاك الله عز وجل من هذا المال من غیر مسألة ولا إشراف فخذه فتموله أو تصدق

به وما لا فلا تتبعه نفسك **ترجمہ** عبد اللہ بن سعدی سے روایت ہی وہ حضرت عمر کے پاس آئے شام سے اونہون نے کہا میں نے

سنا ہی تم کام کرتے ہو مسلمانون کا اور جو اُجرت ملتی ہی وہ نہیں لیتے عبد اللہ نے کہا ہان صحیح ہی میرے پاس گھوڑے ہیں اور غلام ہیں

اور میں اچھا ہون میں چاہتا ہون کہ جو مال مجھکو اُجرت میں ملتا ہی وہ مسکینون کو صدقے میں صرف ہو حضرت عمر نے کہا میں نے بھی

یہی چاہا تھا جو تو چاہتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو مال دیتے میں کہتا اوسکو دیجیے جو مال کے حاجت مجھ سے زیادہ رکھتا ہے ایک بار

آپنے مجھکو مال دیا میں نے کہا جو مجھ سے زیادہ محتاج ہی اوس کو دیجیے آپ نے فرمایا جو اللہ تعالی تجھ کو دیوے دنیا کے مال میں سے بغیر سوال کے

اور طمع کے تو اوس کو لے لے اور کام میں لا اور صدقہ دے اور جو مال تجھکو نہ دیوے اوسکے پیچھے اپنی جان مت لگا یعنی اوسکے حاصل کرنے کے لیے فکر نہ کر

المسلمین

ریخ اور خصوصیت کر عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّعْدِيِّ اَنَّهُ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ خِلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَلَمْ اُحَدَّثْ
اَنَّكَ تَلِيْ مِنْ اَعْمَالِ النَّاسِ اَعْمَالًا فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعُمَالَةَ رَدَدْتَهَا فَقُلْتُ بَلٰى فَقَالَ عُمَرُ فَمَا تُرِيْدُ اِلٰى ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِيْ اَفْرَاسٌ
وَاَعْبُدٌ وَاَنَا بِخَيْرٍ وَاُرِيْدُ اَنْ يَكُوْنَ عَمَلِيْ صَدَقَةً عَلَى الْمَسَاكِيْنِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ كُنْتُ اَرَدْتُّ مِثْلَ
الَّذِيْ اَرَدْتَّ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ اَوْ تَصَدَّقْ بِهٖ مَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ
وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ترجمہ عبد اللہ بن سعدی سے روایت یہ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّعْدِيِّ اَنَّهُ قَدِمَ
عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ خِلَافَتِهِ فَقَالَ عُمَرُ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَلِيْ مِنْ اَعْمَالِ النَّاسِ اَعْمَالًا فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا
قَالَ فَقُلْتُ بَلٰى قَالَ فَمَا تُرِيْدُ اِلٰى ذٰلِكَ فَقُلْتُ اِنَّ لِيْ اَفْرَاسًا وَّاَعْبُدًا وَّاَنَا بِخَيْرٍ وَّاُرِيْدُ اَنْ يَكُوْنَ عَمَلِيْ صَدَقَةً عَلَى
الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ كُنْتُ اَرَدْتُّ الَّذِيْ اَرَدْتَّ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ
اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ
وَتَصَدَّقْ بِهٖ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ترجمہ وہی جو
اوپر گزرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهِ اَفْقَرَ
اِلَيْهِ مِنِّيْ حَتّٰى اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ لَهُ اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا
الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے سنا حضرت
عمر سے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو دیتے تھے میں کہتا تھا اوس کو دیجیے جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے ایکبار آپ نے
مجھکو مال دیا میں نے کہا یہ اوسکو دیجیے جو مجھ سے زیادہ اس کی حاجت رکھتا ہے آپ نے فرمایا لے اس کو اور کام میں لا اور صدقہ کر اور جو
مال تیرے پاس آوے اور تجھے اوس کی طمع نہو نہ سوال کرے تو لے لے اوسکو اور جو نہ آوے اوس کے پیچھے مت پڑ

بَابُ اسْتِعْمَالِ اٰلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّدَقَةِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر کرنا

عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ائْتِيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقُوْلَا لَهُ اسْتَعْمِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَاَتَانَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَنَحْنُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَقَالَ لَهُمَا اِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَعْمِلُ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَلَى الصَّدَقَةِ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَالْفَضْلُ حَتّٰى اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ترجمہ ربیعہ بن الحارث سے روایت ہے انہوں نے عبد المطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جا
اور کہو عامل مقرر کر صدقوں پر اتنے میں حضرت علیؓ تشریف لائے اور ہم اسی حال میں بیٹھے تھے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تم دونوں میں سے کسی کو عامل نہیں کرینگے صدقوں پر کہا میں نے (یہ عبد المطلب بن ربیعہ کہتے ہیں) اور فضل دونوں ملکر چلے

ب ت المسلمین

ب ت فأتى كذالك

ب قال عبد الم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہونچے آپنے فرمایا صدقہ لوگونکا میل ہے (یعنی مالون کا میل) وہ درست نہین محمد کے لیئے اور محمد کی آل کے لیئے **ف** حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مین پانچ شخصون کی اولاد داخل ہے ایک علی کی دوسری جعفر کی تیسری عقیل کی چوتھی عباس کی پانچوین حارث بن عبد المطلب کے ان کو زکوۃ لینا آپنے منع کردیا اس لیئے کہ صدقے اور زکوۃ لینے مین نہایت ذلت ہے اور محتاجی ہے لوگون کی چین کہ یہ لوگ بزرگ ہین اسلیے ضرور ہے کہ اپنی محنت سے مال پیدا کرین اور عزت کو قایم رکھین

باب ابن اخت القوم منہم

ایکقوم کا بہانجا بہی اوسی قوم مین داخل ہے عن شعبة قال قلت لابی ایاس معاوية بن قرة سمعت انس بن مالك يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابن اخت القوم من انفسهم قال نعم ترجمہ شعبہ نے ابوایاس سے پوچہا تم نے انس سے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہانجا کسی قوم کا اون قسم مین سے ہوتا ہے کہا ہاں

مولى القوم منهم

ایک قوم کا مولی (آزاد کیا ہوا غلام) اوسی قوم مین شریک ہوگا عن ابی رافع ان رسول الله صلى الله عليه وسلم استعمل رجلا من بنی مخزوم على الصدقة فاراد ابو رافع ان يتبعه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصدقة لا تحل لنا وان مولى القوم منهم ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مخزوم مین سے ایک شخص کو مقرر کیا صدقہ وصول کرنے پر ابو رافع نے (جو مولی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) اوس کے ساتھ جانا چاہا آپنے فرمایا صدقہ ہم کو درست نہین اور مولی ہر قوم کا اوسی قوم مین سے ہے

الصدقة لا تحل للنبي صلى الله عليه وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صدقہ درست نہ تہا عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اتي بشيء سال عنه اهدية ام صدقة فان قيل صدقة لم ياكل وان قيل هدية بسط يده ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ سے اونہون نے دادا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی چیز آتی (کہانے کی) تو پوچہتے کہ تحفہ ہے یا صدقہ اگر کہتے صدقہ تو آپ نہ کہاتے اور جو کہتے ہدیہ تو آپ ہاتھ بہیلاتے کہانے کو

اذا تحولت الصدقة

جب صدقہ ایک کے پاس ہوکر آوے عن عائشة انها ارادت ان تشتري بريرة فتعتقها وانهم اشترطوا ولاءها فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اشتريها فاعتقيها فان الولاء لمن اعتق وخيرت حين اعتقت واتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بلحم فقيل هذا مما تصدق به على بريرة فقال هو لها صدقة ولنا هدية وكان زوجها حرا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے اونہون نے چاہا بریرہ کو خرید کر آزاد کرین لیکن اوس کے مالکون نے شرط کی کہ ترکہ اوسکا ہم لینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا آپنے فرمایا خرید لے اوسکو اور آزاد کر ترکہ اوسی کو ملیگا جو آزاد کریگا (اور اون کی شرط لغو ہے) جب وہ آزاد ہوئی تو اوس کو اختیار ملا (کہ اپنے خاوند پاس رہے یا نہ رہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوشت آیا لوگون نے کہا یہ بریرہ کو صدقے مین ملا تہا آپنے فرمایا وہ اوس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے اور بریرہ کا خاوند آزاد تہا **ف** معلوم ہوا کہ اگر صدقہ کا مال کسی مالدار کو ہدیے کے طور پر ہووے تو مالدار کو اوسکا استعمال کرنا درست ہے

شراء الصدقة

صدقہ دیکر پہر اوسکو خریدنا عن عمر ... حملت

عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَضَاعَہُ الَّذِیْ کَانَ عِنْدَہٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَبْتَاعَہٗ مِنْہُ وَظَنَنْتُ اَنَّہٗ بَائِعُہٗ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِہٖ وَاِنْ اَعْطَاکَہٗ بِدِرْہَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ ترجمہ حضرت عمر رض سے روایت ہے مین نے ایک گھوڑا دیا خدا کی راہ مین سواری کو جسکو دیا تھا اوس نے گھوڑا خراب کر دیا مین نے چاہا اوس کو خرید کر لون وہ سستا بیچ دیگا لیکن مین نے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا مت خرید اوس کو اگرچہ ایکدرم کو وہ دیدیوے اس لیے کہ صدقہ دیکر پھر اوس کو لینے والا کتے کیطرح ہے قے کرتا ہے پھر اوسی کو کہانے جاتا ہے عَنْ عُمَرَ اَنَّہٗ حَمَلَ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَرَاٰہَا تُبَاعُ فَاَرَادَ شِرَآءَہَا فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرِضْ فِیْ صَدَقَتِکَ ترجمہ حضرت عمر رض سے روایت ہے اونہون نے ایک گھوڑا سواری کو دیا خدا کی راہ مین پھر دیکھا تو وہ گھوڑا بک رہا ہے اوسکو خریدنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت لوٹ اپنے صدقے مین عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَوَجَدَہَا تُبَاعُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاَرَادَ اَنْ یَّشْتَرِیَہٗ ثُمَّ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْمَرَہٗ فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِکَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے ایک گھوڑا صدقہ دیا اللہ کی راہ مین پھر پایا اوسکو بکتا ہوا تو قصد کیا خریدنیکا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ سے اجازت چاہی آپ نے فرمایا مت لوٹ اپنے صدقے مین عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ عَتَّابَ بْنَ اَسِیْدٍ اَنْ یَّخْرُصَ الْعِنَبَ فَتُؤَدّٰی زَکٰوتُہٗ زَبِیْبًا کَمَا تُؤَدّٰی زَکٰوۃُ النَّخْلِ تَمْرًا ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عتاب بن اسید کو انگور کا اندازہ کرنے کے لیے (جب وہ درخت پر ہون) پھر ونکی زکوۃ لینے کا جب وہ خشک ہوکر اوتر جاویں جیسے کھجور کی زکوۃ خشک ہونے کیوقت لیجاتی ہے **ف** پھلونکا انداز پہلے ہی کرلیتے مین جب وہ درخت پر ہوتے ہین تاکہ بعد اوترنیکے اوسمین غبن اور خیانت نہو پھر اوسی حساب سے دسوان حصہ پھل اوتر نیکے بعد لیتے ہین

تمام ہوئی کتاب زکوۃ کی اللہ جل جلالہ کے فضل سے آخر کتاب الزکوۃ

کِتَابُ مَنَاسِکِ الْحَجِّ

یہ کتاب حج کے بیان مین **ف** حج فرض ہے ہر مسلمان آزاد پر جو قدرت رکھتا ہو یعنی راہ مین امن ہو اور اوس کے پاس اتنا روپیہ ہو جو خوراک اور سواری کو کافی ہو حج سے لوٹنے تک اور گھربار کے خرچ کے لیے کافی ہو

وُجُوْبُ الْحَجِّ حج کے فرض ہونیکا بیان عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَقَالَ رَجُلٌ فِیْ کُلِّ عَامٍ فَسَکَتَ عَنْہُ حَتّٰی اَعَادَہٗ ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِہَا ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا ہَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُؤَالِہِمْ وَاخْتِلَافِہِمْ عَلٰی اَنْبِیَائِہِمْ فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَخُذُوْا بِہٖ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَہَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْہُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو فرمایا بیشک اللہ عز و جل جلالہ نے فرض کیا ہے تمپر حج کو ایک شخص بولا کیا ہر سال آپ نے کچھ جواب نہ دیا یہانتک کہ اوس نے تین بار یہی پوچھا پھر آپ نے فرمایا اگر مین ہان کہتا تو ہر سال حج واجب ہو جاتا تم اوسکو ادا نکر سکتے چھوڑ دو مجھکو جب تک

اعطاک

بالشیء

میں تم کو چھوڑے رہوں جب تک کوئی حکم نہ دوں تم بھی مجھ سے نہ پوچھا کرو تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ تباہ ہوگئے بہت پوچھنے سے اور بہت اختلاف
کرنے سے اپنے پیغمبروں سے پھر جب میں تم کو کسی بات کا حکم دوں جہاں تک ہوسکے اس پر عمل کرو اور جب میں تم کو کسی بات سے منع کروں اس سے
پرہیز کرو **عن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قام فقال ان الله كتب عليكم الحج فقال الاقرع بن حابس
التميمي كل عام يا رسول الله فسكت فقال لو قلت نعم لوجبت ثم اذا لا تسمعون ولا تطيعون ولكنه حجة
واحدة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے اقرع بن حابس بولا ہر سال
اے رسول اللہ آپ چپ ہو رہے اور فرمایا اگر میں ہاں کہتا تو ہر سال واجب ہو جاتا پھر تم نہ سنتے نہ عمل کرتے نہیں حج ایک ہی بار فرض
ہے

وجوب العمرة

عمرہ کے واجب ہونے کا بیان **عن** ابی رزین انه قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابی رزین العقیلی

ان ابي شيخ كبير لا يستطيع الحج ولا العمرة ولا الظعن قال حج عن ابيك واعتمر ترجمہ ابورزین سے روایت ہے
بولا یا رسول اللہ میرا باپ بہت بوڑھا ہے وہ نہ حج کرسکتا ہے نہ عمرہ نہ اونٹ پر چڑھ سکتا ہے آپ نے فرمایا تو حج کر اپنے باپ کیطرف سے اور عمرہ
کر

باب الحج المبرور

حج مبرور کا بیان **ف** مبرور وہ حج کہلاتا ہے جس میں کوئی گناہ نہ ہوا اور اس کے بعد پھر گناہ سرزد نہ ہو
عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحجة المبرورة ليس لها جزاء الا الجنة والعمرة الى العمرة
كفارة لما بينهما ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج مبرور کا کوئی بدلہ نہیں ہے سوا جنت کے
اور ایک عمرہ کفارہ ہو جاتا ہے ان گناہوں کا جو دوسرے عمرہ تک ہوتے رہیں **عن** ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
الحجة المبرورة ليس لها ثواب الا الجنة مثله سواء الا انه قال يكفر ما بينهما ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہی جو اوپر گزرا

باب الحج

حج کی فضیلت کا بیان **عن** ابی هريرة قال سال رجل النبي
صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اي الاعمال افضل قال الايمان بالله قال ثم ماذا قال الجهاد في سبيل الله
قال ثم ماذا قال ثم الحج المبرور ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا
عمل افضل ہے فرمایا یقین کرنا اللہ پر اس نے پوچھا پھر کونسا آپ نے فرمایا جہاد اللہ کی راہ میں (سچا دین پھیلانے کو نہ مال اور
ملک کے طمع سے) اس نے کہا پھر کونسا آپ نے فرمایا پھر حج مبرور **عن** ابی هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم وفد الله ثلاثة الغازي والحاج والمعتمر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرمایا) اللہ کی
مہمان تین شخص ہیں ایک جہاد کرنیوالا (غازی) دوسرے حاجی تیسرے عمرہ کرنیوالا **عن** ابی هريرة ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال جهاد الكبير والصغير والضعيف والمرأة الحج والعمرة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد بوڑھے اور بچے اور ناتوان اور عورت کا حج اور عمرہ ہے **عن** ابی هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من حج هذا البيت فلم يرفث ولم يفسق رجع كما ولدته امه ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اس گھر کا اور بیہودہ نہ بکا اور گناہ نہ کیا وہ ایسا لوٹیگا جیسے اس کی ماں نے جنا

کیوم

اوسی جیسا تہا (یعنی گناہوں سے صاف پاک) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَخْرُجُ فَنُجَاهِدَ مَعَكَ فَإِنِّي لَا أَرَى عَمَلًا فِي الْقُرْآنِ أَفْضَلَ مِنَ الْجِهَادِ قَالَ لَا وَلَكُنَّ أَفْضَلُ الْجِهَادِ وَأَجْمَلُهُ حَجُّ الْبَيْتِ حَجٌّ مَبْرُورٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی مین نے عرض کیا یارسول اللہ کیا ہم ساتھ نکلین آپ کے جہاد کرین اسلیئے کہ مین قرآن مین کوئی عمل جہاد سے زیادہ بہتر نہین پاتی آپ نے فرمایا نہین تمہارا بہتر جہاد اور افضل حج ہی جو مبرور ہو (یہہ حکم عورتون کے لیئے ہی) **فَضْلُ الْعُمْرَةِ** عمرے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کفارہ ہوتا ہے بیچ کے گناہونکا اور حج مبرور کا بدلہ کچھہ نہین ہی مگر جنت **الْمُتَابَعَةُ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ** حج کے ساتھہ ہی عمرہ کرنا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ ایک کے بعد ایک کرو کیونکہ وہ دونون دور کرتے ہین گناہون کو جیسے دور کرتی ہی بہٹی میل لوہے کا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجِّ الْمَبْرُورِ ثَوَابٌ دُونَ الْجَنَّةِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ ایک کے بعد ایک کرو اس لیئے کہ وہ دونون دور کرتی ہین محتاجی اور گناہونکو جیسی بہٹی لوہے کی اور سونے اور چاندی کی میل کو دفع کرتی ہی اور حج کا ثواب نہین ہے مگر جنت **الْحَجُّ عَنِ الْمَيِّتِ الَّذِي نَذَرَ أَنْ يَحُجَّ** اوس مردہ کیطرف سے حج کرنا جس نے حج کی نذر کی ہو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ فَأَتَى أَخُوهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُخْتِكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضُوا اللَّهَ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی ایک عورت نے نذر کی حج کی پھر مرگئی اوس کا بہائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور یہہ مسئلہ پوچہا آپ نے فرمایا اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتا وہ بولا ہان آپنے فرمایا تو اللہ کا قرض ادا کرو اوسکا ادا کرنا زیادہ ضرور ہی **الْحَجُّ عَنِ الْمَيِّتِ الَّذِي لَمْ يَحُجَّ** اس مردے کیطرف سے حج کرنا جسنے حج نہین کیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَتِ امْرَأَةٌ سِنَانَ بْنَ سَلَمَةَ الْجُهَنِيَّ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أُمَّهَا مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ أَفَيُجْزِئُ عَنْ أُمِّهَا أَنْ تَحُجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّهَا دَيْنٌ فَقَضَتْهُ عَنْهَا أَلَمْ يَكُنْ يُجْزِئُ عَنْهَا فَلْتَحُجَّ عَنْ أُمِّهَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی ایک عورت نے سنان بن سلمہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو میری ماں مرگئی ہے اور اوس نے حج نہین کیا تہا کیا مین اوسکیطرف سے حج کرون تو کافی ہوگا (انہون نے پوچھا) آپنے فرمایا ہان اگر اوسکی ماں پر قرض ہوتا اور وہ ادا کرتی تو کافی نہوتا اوسکو حج کرنا چاہیئے اپنی ماں کیطرف سے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهَا مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ قَالَ حُجِّي عَنْ أَبِيكِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میرا باپ مرگیا اوس نے حج نہین کیا تہا آپنے فرمایا تو حج کرلی اپنے باپ کیطرف سے **الْحَجُّ عَنِ الْحَيِّ الَّذِي لَا**

احسن

الفقر

المبرور

عبد الرحیم

يستمسك على الرحل ایک شخص زندہ ہو مگر ناتوانی سے اونٹ پر تھم نہیں سکتا اوسکی طرف سے حج درست ہے عن ابن عباس ان امرأة
من خثعم سألت النبي صلى الله عليه وسلم غداة جمع فقالت يا رسول الله فريضة الله في الحج على عباده ادركت
أبي شيخا كبيرا لا يستمسك على الرحل أفأحج عنه قال نعم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک عورت نے قبیلہ خثعم سے
کہا مزدلفہ کی صبح کو یعنی دسویں تاریخ کو یا رسول اللہ حج اللہ کا اوس وقت فرض کیا اپنے بندوں پر جب میرا باپ ایک بوڑھا ضعیف
جو اونٹ پر تھم نہیں سکتا کیا میں اوسکی طرف سے حج کروں آپنے فرمایا ہاں عن ابن عباس مثله ابن عباس سے دوسری روایت بھی
ایسی ہے العمرة عن الرجل الذي لا يستطيع جو شخص طاقت نہ رکھے اوسکی طرف سے عمرہ کرنا عن ابي رزين العقيلي
انه قال يا رسول الله ان ابي شيخ كبير لا يستطيع الحج ولا العمرة والظعن قال احجج عن ابيك واعتمر ترجمہ ابو رزین
عقیلی سے روایت ہے اونسے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بوڑھا ضعیف ہے نہ حج کر سکتا ہے نہ عمرہ اور نہ اونٹ پر چڑھ سکتا ہے آپنے فرمایا حج کر اپنے باپ
کیطرف سے اور عمرہ کر تشبيه قضاء الحج بقضاء الدين حج کا ادا کرنا ایسا ہے جیسے قرض کا ادا کرنا عن عبد الله بن الزبير
قال جاء رجل من خثعم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان ابي شيخ كبير لا يستطيع الركوب وادركته
فريضة الله في الحج فهل يجزئ ان احج عنه قال انت اكبر ولده قال نعم قال ارأيت لو كان عليه دين اكنت
تقضيه قال نعم قال فحج عنه ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہے ایک شخص آیا خثعم میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس اور عرض کیا میرا باپ بوڑھا ضعیف ہے سوار نہیں ہو سکتا اوسپر حج فرض ہے اللہ کا کیا میں اوسکی طرف سے حج کروں آپنے فرمایا تو اوس کا بڑا
لڑکا ہے وہ بولا ہاں آپنے فرمایا تو دیکھ اگر اوس پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتا وہ بولا بیشک آپ نے فرمایا تو حج کر اوسکی طرف سے عن ابن عباس
قال قال رجل يا رسول الله ان ابي مات ولم يحج أفأحج عنه قال ارأيت لو كان على ابيك دين اكنت تقضيه قال
نعم قال فدين الله احق ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ مر گیا اور حج نہیں کیا کیا میں اوسکی
طرف سے حج کروں آپنے فرمایا اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو تو اوسکو ادا کرتا یا نہیں بولا ہاں آپنے فرمایا تو اللہ کا قرض ادا کرنا اوس سے بھی ضروری
ہے عن عبد الله بن عباس ان رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم ان ابي ادركه الحج وهو شيخ كبير لا يثبت
على راحلته وان شددته خشيت ان يموت أفأحج عنه قال ارأيت لو كان عليه دين فقضيته اكان مجزئا
قال نعم قال فحج عن ابيك ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا میرے
باپ پر حج فرض ہوا اور وہ بوڑھا ہے اونٹ پر تھم نہیں سکتا اور اگر میں اوس کو باندھ دوں تو ڈرتا ہوں کہیں جاوے کیا میں اوسکی طرف سے
حج کروں آپنے فرمایا تو دیکھ اگر اوس پر قرض ہوتا اور تو ادا کرتا تو ادا ہوتا کہ نہیں وہ بولا ہاں ادا ہوتا آپنے فرمایا پھر حج کر اپنے باپ کی طرف سے
حج المرأة عن الرجل عورت مرد کی طرف سے حج کرے عن ابن عباس قال كان الفضل بن عباس رديف رسول الله
صلى الله عليه وسلم فجاءت امرأة من خثعم تستفتيه وجعل الفضل ينظر اليها وتنظر اليه وجعل رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصرف وجه الفضل الى الشق الآخر فقالت يا رسول الله ان فريضة الله في الحج على عباده ادركت

شيخ كبير نسخہ

والظعن معا نسخہ

أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے فضل بن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے اتنے میں ایک عورت آئی خثعم کی آپ سے مسئلہ پوچھنے فضل
اوسکی طرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی (وہ بھی خوبصورت تھی اور یہ بھی ویسے ہی آپ کو ڈر ہوا کہیں فضل فتنہ میں نہ پڑجاوے)
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے وہ عورت بولی یا رسول اللہ میرے باپ پر اللہ کا فرض حج آیا
تو وہ بوڑھا ضعیف تھا اونٹ پر بیٹھنے کی طاقت نہ رکھتا تھا کیا میں اوسکی طرف سے حج کر دوں آپنے فرمایا ہاں اور یہ قصہ حجۃ الوداع کا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ
رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَوِي
عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَأَخَذَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ يَلْتَفِتُ
إِلَيْهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً حَسْنَاءَ وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ فَحَوَّلَ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ ترجمہ
وہی ہے جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ وہ عورت خوبصورت تھی

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي عَجُوزٌ كَبِيرَةٌ وَإِنْ حَمَلْتُهَا لَمْ تَسْتَمْسِكْ وَإِنْ رَبَطْتُهَا خَشِيتُ
أَنْ أَقْتُلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ
عَنْ أُمِّكَ ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور عرض کیا
میری ماں ضعیف بوڑھی ہے اگر میں اوس کو اونٹ پر چڑھاؤں تو تھم نہیں سکتی اور جو باندہ دوں تو ڈرتا ہوں مر نہ جاوے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتا وہ بولا بیشک آپ نے فرمایا پھر حج کر اپنی ماں کی طرف سے

مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَحُجَّ عَنِ الرَّجُلِ أَكْبَرُ وَلَدِهِ

باپ کیطرف سے بڑا لڑکا حج کرے تو بہتر ہے

عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ أَنْتَ أَكْبَرُ وَلَدِ أَبِيكَ فَحُجَّ عَنْهُ ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک شخص سے تو اپنے باپ کا بڑا لڑکا ہے اس لیے اوسکیطرف سے حج کر

الْحَجُّ بِالصَّغِيرِ

چھوٹے لڑکے کو حج کرانا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ امْرَأَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک عورت نے بچے کو اوٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ اسکا بھی حج ہو گا
آپ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھکو ہو گا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا مِنْ هَوْدَجٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ لڑکے کو ہودج میں سے اوٹھایا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
امْرَأَةً أَتَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَقَالَتْ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے
ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک لڑکے کو لیکر آئی اور بولی کیا اسکا بھی حج ہو گا آپ نے فرمایا ہاں اور تجھے ثواب ہو گا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَدَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ لَقِيَ قَوْمًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ فَقَالُوا

الْمُسْلِمُونَ قَالُوا مَنْ اَنْتُمْ قَالُوا رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ فَاَخْرَجَتْ امْرَاَةٌ صَبِيًّا مِنَ الْمِحَفَّةِ فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ
اَجْرٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے جب روحا ایک مقام کا نام ہے مدینے سے چھتیس میل کے فاصلے پر ہے
پہونچے وہان پر کچھ لوگ ملے آپنے فرمایا تم کون لوگ ہو وہ بولے ہم مسلمان ہین پھر اونہون نے پوچھا تم کون ہو لوگون نے کہا رسول اللہ صلعم
ہین یہہ سنکر ایک عورت نے ایک لڑکے کو نکالا کجاوے سے اور پوچھا کیا اسکا بھی حج ہوگا آپ نے فرمایا ہان اور ثواب تجھے ہوگا عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَاَةٍ وَهِيَ فِي خِدْرِهَا مَعَهَا صَبِيٌّ فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ
وَلَكِ اَجْرٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پر سے گزرے وہ پردے مین تھی ایک لڑکا اوسکے ساتھ
تہا وہ بولی کیا اس لڑکی کا بھی حج ہوگا آپ نے فرمایا ہان اور تجھے ثواب ہوگا **اَلْوَقْتُ** الَّذِي خَرَجَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْمَدِينَةِ اِلَى الْحَجِّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے حج کو کب نکلے عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نَرٰى اِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى اِذَا دَنَوْنَا يَعْنِي مِنْ مَكَّةَ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ اَنْ يَحِلَّ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ نکلے جب ذیقعدہ کو پانچ دن باقی تھے حج کے ارادے سے جب مکہ کے قریب پہونچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اون لوگون کو جنکے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) نہ تھی حکم کیا طواف کرکے احرام کھولڈالنے کا **ف** اس لیے کہ حج مین دیر تھی
آپنے خیال کیا کہ اگر حج سے فارغ ہونے تک احرام باندہے رہین گے تو لوگون کو تکلیف ہوگی **اَلْمَوَاقِيتُ** میقاتونکا بیان
ف میقات اوس مقام کو کہتے ہین جہان سے احرام باندہنا ضرور ہے اوس شخص کے لیے جو حج یا عمرے کا قصد رکھتا ہے **مِيقَاتُ**
اَهْلِ الْمَدِينَةِ مدینے والونکا میقات عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِينَةِ
مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَبَلَغَنِي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام باندہین
مدینے والے ذوالحلیفہ سے (جو مدینے سے چھ میل پر ہے اور مکہ وہان سے دس منزل ہے) اور شام والے جحفہ سے جو مکہ سے تین منزل پر ہے) اور نجد والے قرن
سے (جو مکے سے دو منزل پر ہے) عبد اللہ نے کہا مجھکو پہونچی یہہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یمن والے یلملم سے (جو ایک
پہاڑ ہے مکے سے دو منزل پر) احرام باندہین **مِيقَاتُ** اَهْلِ الشَّامِ شام والونکا میقات عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا
قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنْ اَيْنَ تَاْمُرُنَا اَنْ نُهِلَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِينَةِ
مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ اَفْقَهْ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص مسجد مین کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ کہان سے ہم کو حکم کرتے ہین احرام
باندہنے کا آپنے فرمایا مدینے والے احرام باندہین ذوالحلیفہ سے اور شام والے احرام باندہین جحفہ سے اور نجد والے قرن سے ابن عمر نے کہا لوگ

کہتے ہیں آپ نے فرمایا یمن والے یلملم سے احرام باندھیں لیکن میں نہیں سمجھا کہنا آپ کا **میقات** اھل مصر مصر والوں کا میقات

عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت لاهل المدينة ذا الحليفة ولاهل الشام ومصر الجحفة
ولاهل العراق ذات عرق ولاهل اليمن يلملم **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
میقات مقرر کیا مدینے والوں کے لیے ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے اور مصر والوں کے لیے جحفہ اور عراق والوں کے لیے ذات عرق
اور یمن والوں کے لیے یلملم **میقات** اهل اليمن یمن والوں کا میقات

عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت لاهل المدينة ذا الحليفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل نجد قرنا ولاهل اليمن يلملم وقال
هن لهن ولكل آت اتى عليهن من غيرهن ممن كان اهله دون الميقات حيث ينشئ حتى ياتي ذلك على
اهل مكة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کیا مدینے والوں کے لیے ذوالحلیفہ اور شام والوں
کے لیے جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن اور یمن والوں کے لیے یلملم اور فرمایا یہ میقات ہیں ان لوگوں کے لیے جو یہیں رہتے ہیں یا جو
اور مقاموں سے یہاں آویں اور جو لوگ میقاتوں سے ادھر (یعنی مکے سے نزدیک) رہتے ہیں وہ جہاں سے چلیں وہی انکا میقات ہے
یہاں تک کہ مکے والوں کا میقات مکہ ہے **میقات** اهل نجد نجد والوں کا میقات

عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يهل اهل المدينة من ذي الحليفة واهل الشام من الجحفة واهل نجد من قرن وذكر لي ولم اسمع
انه قال ويهل اهل اليمن من يلملم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینے والے ذوالحلیفہ سے
احرام باندھیں اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے اور میں نے نہیں سنا لیکن لوگوں نے بیان کیا آپ نے فرمایا یمن والے یلملم سے
احرام باندھیں **میقات** اهل العراق عراق والوں کا میقات

عن عائشة قالت وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم لاهل المدينة ذا الحليفة ولاهل الشام ومصر الجحفة ولاهل العراق ذات عرق ولاهل نجد قرنا ولاهل اليمن
يلملم **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے والوں کے لیے میقات مقرر کیا ذوالحلیفہ کو اور
شام اور مصر والوں کے لیے جحفہ کو اور عراق والوں کے لیے ذات عرق کو اور نجد والوں کے لیے قرن کو اور یمن والوں کے لیے یلملم کو **من
كان** اهله دون الميقات جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہوں

عن ابن عباس قال وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم لاهل المدينة ذا الحليفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل نجد قرنا ولاهل اليمن يلملم قال هن لهم ولمن اتى عليهن
ممن سواهن لمن اراد الحج والعمرة من حيث بدا حتى يبلغ ذلك اهل مكة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کیا مدینے والوں کے لیے ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن اور یمن والوں کے لیے
یلملم اور فرمایا یہ ان لوگوں کے لیے ہیں جو وہیں رہتے ہیں اور جو اور مقاموں سے وہاں آویں جو قصد رکھتے ہوں حج یا عمرے کا اور جو ان
کے ادھر رہتے ہوں وہ جہاں سے قصد کریں وہیں سے احرام باندھیں یہاں تک کہ مکے والوں کو بھی یہی حکم ہے (وہ مکے ہی میں حج کا احرام
باندھیں)

عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم وقت لاهل المدينة ذا الحليفة ولاهل الشام الجحفة ولاهل

الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ حَتَّى أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے والوں کے لیے میقات مقرر کیا ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے جحفہ اور یمن والوں کے لیے یلملم اور نجد والوں کے لیے قرن جو یہاں رہتے ہوں یا آویں یہاں اور مقاموں سے مگر قصد رکھتے ہوں حج یا عمرہ کا **ف** اور جو حج یا عمرہ کا قصد نہ ہو کسی اور کام کے لیے مکہ میں آویں تو احرام باندھنا ضرور نہیں لیکن ابو حنیفہ رح کے نزدیک ضرور ہے **ت** اور جو لوگ ان مقاموں کے اس طرف رہتے ہیں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں یہاں تک کہ مکے والے مکے سے احرام باندھیں

التَّعْرِيسُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ذوالحلیفہ میں رات کو اترنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَيْدَاءَ وَصَلَّى فِي مَسْجِدِهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ذوالحلیفہ میں رہے بیداء میں (ایک میدان ہے ذوالحلیفہ کے پاس) اور نماز پڑھی وہاں کی مسجد میں عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ وَهُوَ فِي الْمُعَرَّسِ وَهُوَ ذُو الْحُلَيْفَةِ أُتِيَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معرس میں تھے (یعنی اوس مقام میں جہاں مسافر رات کو ٹھہرتے ہیں یعنے ذوالحلیفہ میں) آپ سے کہا گیا تم مبارک میدان میں ہو عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَصَلَّى بِهَا الْبَيْدَاءَ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ بٹھایا اوس برابر صاف میدان میں جو ذوالحلیفہ میں ہے اور نماز پڑھی سب اوس میں عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْبَيْدَاءِ ثُمَّ رَكِبَ وَصَعِدَ جَبَلَ الْبَيْدَاءِ فَأَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی بیداء میں پھر سوار ہوئے اور بیداء کے پہاڑ پر چڑھے اور لبیک پکاری حج اور عمرے کی ساتھ جب ظہر کی نماز پڑھی

الْغُسْلُ لِلْإِهْلَالِ احرام باندھنے کے لیے غسل کرنا

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّهَا وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ بِالْبَيْدَاءِ فَذَكَرَ أَبُو بَكْرٍ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوهَا فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتُهِلَّ **ترجمہ** اسماء بنت عمیس سے روایت ہے اونہوں نے جنا محمد بن ابی بکر کو بیداء میں ابوبکر نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اون سے کہو غسل کریں پھر لبیک پکاریں (کیونکہ حیض یا نفاس احرام کو نہیں روکتا تمام حج کے ارکان کرے البتہ طواف میں توقف کرے جب تک پاک نہ ہو)

عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَمَعَهُ امْرَأَتُهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةُ فَلَمَّا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَتَى أَبُو بَكْرٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْمُرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ ثُمَّ تُهِلَّ بِالْحَجِّ وَتَصْنَعَ مَا يَصْنَعُ النَّاسُ إِلَّا أَنَّهَا لَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ **ترجمہ** ابوبکر صدیق سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کرنے کو حجۃ الوداع میں اون کے ساتھ اونکی بی بی تھیں اسماء بنت عمیس جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو وہ جنیں محمد بن ابی بکر کو ابوبکر نے یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اوس سے کہو غسل کرے پھر حج کا احرام باندھے اور سب کام کرے جو اور لوگ کریں مگر طواف نہ کرے بیت

غسل المحرم (جو شخص احرام باندھ چکا ہو وہ غسل کرے تو کس طرح کرے) **عن** عبد الله بن عباس والمسور بن مخرمة
انهما اختلفا بالابواء فقال ابن عباس يغسل المحرم رأسه وقال المسور لا يغسل رأسه فارسلني ابن عباس الى ابي
ايوب الانصاري اسأله عن ذلك فوجدته يغتسل بين قرني البئر وهو مستتر بثوب فسلمت عليه وقلت
ارسلني اليك عبد الله بن عباس اسألك كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغسل رأسه وهو محرم فوضع
ابو ايوب يده على الثوب فطأطأه حتى بدا لي رأسه ثم قال لانسان يصب على رأسه ثم حرك رأسه بيديه
فاقبل بهما وادبر وقال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعل **ترجمہ** عبد اللہ بن حنین سے روایت ہے
کہ عبد اللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ نے اختلاف کیا ابوا (ایک مقام ہے درمیان مکے اور مدینے کے) میں ابن عباس نے کہا
محرم (یعنی جو شخص احرام باندھ چکا ہو) اپنا سر دھووے اور مسور نے کہا نہ دھووے - ابن عباس نے مجھکو ابو ایوب انصاری پاس بھیجا
یہہ مسئلہ پوچھنے کو میں آیا تو وہ غسل کر رہے تھے کنوئے کے دو لکڑیوں کے بیچ میں ایک کپڑا آڑ کیے ہوئے تھے میں نے سلام کیا اور کہا مجھ
عبد اللہ بن عباس نے بھیجا ہے تمہارے پاس یہہ پوچھنے کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب محرم ہوتے تھے تو کیونکر سر دھوتے تھے
اونہون نے اپنے کپڑے پر ہاتھ رکھکر سر سے ہٹایا یہان تک کہ سر کھل گیا پھر ایک آدمی سے کہا جو پانی ڈالتا تھا پانی ڈال پھر اپنا سر دونوں
ہاتھون سے ملا آگے لائے ہاتھون کو پھر پیچھے لیگئے اور کہا مین نے اسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا

النهي عن الثياب المصبوغة بالورس والزعفران في الاحرام (احرام مین زعفران اور ورس مین رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت) **عن**
ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يلبس المحرم ثوبا مصبوغا بزعفران او ورس **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران یا ورس (ایک گھانس ہے خوشبودار) مین رنگا ہوا کپڑا پہننے سے

عن ابن عمر قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يلبس المحرم من الثياب قال لا يلبس القميص ولا البرنس ولا
السراويل ولا العمامة ولا ثوبا مسه ورس ولا زعفران ولا خفين الا لمن لا يجد نعلين فان لم يجد نعلين فليقطعهما
حتى يكونا اسفل من الكعبين **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا محرم کیسے کپڑے پہنے آپنے فرمایا نہ پہنے
قمیص (کرتہ) اور ٹوپی اور پائجامہ اور عمامہ اور نہ وہ کپڑا جسمین ورس (ایک قسم گھانس ہے خوشبودار) یا زعفران لگی ہو اور نہ موزے مگر جس کو
جوتے نہ ملے وہ اون کو کاٹ ڈالے ٹخنوں سے نیچے کر لے

الجبة في الاحرام (احرام مین جبہ پہننا) **عن** يعلى بن امية انه قال
ليتني ارى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ينزل عليه فبينا نحن بالجعرانة والنبي صلى الله عليه وسلم في قبة
فاتاه الوحي فاشار الي عمر ان تعال فادخلت رأسي القبة فاتاه رجل قد احرم في جبة بعمرة متضمخ بطيب فقال
يا رسول الله ما تقول في رجل قد احرم في جبة اذ انزل عليه الوحي فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يغط لذلك فسري
عنه فقال اين الرجل الذي سألني آنفا فأتي بالرجل فقال اما الجبة فاخلعها واما الطيب فاغسله ثم احدث
احراما **ترجمہ** یعلی بن امیہ سے روایت ہے مین نے کہا کاش مین دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آتی ہوئی ایک بار ہم جعرانہ (جو ایک

موضع ہی طایف کی راہ مین اب اوسکو بڑا عمرہ کہتے ہین اہین تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ڈیرے مین تہے مین آپ پر وحی آئی
مجھکو عمران نے اشارہ کیا اوسمین نے سر ڈیرے مین ڈالا ایک شخص آیا جسنے احرام باندہا تہا جبہ پہنے ہوئے خوشبو لتہیڑے ہوئے وہ بولا
یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین اوس شخص کے باب مین جسنے جبہ پہنے ہوئے احرام باندہا ہو آپ پر وحی اوتر رہی تھی آپ آواز کرتے
تہے جیسے سونے مین خراٹے کی آواز ہوتی ہی اتنے مین وحی موقوف ہوئی آپنے فرمایا وہ شخص کہان ہی جسنے مجھسے ابھی پوچھا تہا وہ
لوگ اوس کو لیکر آئے آپ نے فرمایا جبہ کو اوتار ڈال اور خوشبو دہو ڈال پھر نئے سرے سے احرام باندہ۔ امام نسائی نے کہا نئے سرے سے احرام
باندہ یہ فقرہ کسی نے نقل نہین کیا سوا نوح بن حبیب کے اور مین اسکو محفوظ نہین سمجھتا **اَلنَّھْیُ عَنْ لُبْسِ الْقَمِیْصِ لِلْمُحْرِمِ** محرم
کو قمیص پہننے کی ممانعت **عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ** اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّیَابِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِیْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ
لَا یَجِدُ نَعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسْ خُفَّیْنِ وَلْیَقْطَعْھُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا شَیْئًا مَسَّہُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا محرم کون سے کپڑے پہنے آپنے فرمایا کرتہ نہ پہنے نہ عمامہ نہ پایجامہ نہ ٹوپی نہ موزے
مگر جسکو جوتے نہ ملین وہ موزے پہنے اور انکو کاٹ کر ٹخنون سے نیچا کر لے اور نہ پہنو وہ کپڑا جس مین زعفران یا ورس لگی ہو **اَلنَّھْیُ عَنْ لُبْسِ
السَّرَاوِیْلِ فِی الْاِحْرَامِ** احرام مین پایجامہ پہننے کی ممانعت **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّیَابِ
اِذَا اَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِیْصَ وَقَالَ عَمْرٌو مَرَّۃً اُخْرٰی الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِیْلَاتِ وَلَا الْخُفَّیْنِ اِلَّا اَنْ لَّا یَکُوْنَ
لِاَحَدِکُمْ نَعْلَانِ فَلْیَقْطَعْھُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ وَلَا ثَوْبًا مَسَّہُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی ایک
شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کونسے کپڑے پہنین جب احرام باندہین آپ نے فرمایا مت پہنو کرتہ اور عمرو نے کہا کرتے اور عمامے اور
پایجامے اور موزے مگر جب کسی پاس جوتی نہون تو وہ موزون کو کاٹ کر ٹخنون سے نیچا کر لیوے اور نہ وہ کپڑا پہنو جس مین ورس یا
زعفران لگی ہو **اَلرُّخْصَۃُ فِیْ لُبْسِ السَّرَاوِیْلِ لِمَنْ لَّا یَجِدُ الْاِزَارَ** اگر کسی کے پاس تہبند نہ ہو تو وہ پایجامہ پہن لیوے **عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ وَھُوَ یَقُوْلُ السَّرَاوِیْلُ لِمَنْ لَّا یَجِدُ الْاِزَارَ وَالْخُفَّیْنِ لِمَنْ لَّا
یَجِدُ النَّعْلَیْنِ لِلْمُحْرِمِ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑہتے ہوئے آپ فرماتے تہے
پایجامہ اوس شخص کے لیے ہے جسکو تہبند نہ ملی اور موزے اوس شخص کے لیے ہین جسکو جوتی نہ ملین احرام مین **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ لَّمْ یَجِدْ اِزَارًا فَلْیَلْبَسْ سَرَاوِیْلَ وَمَنْ لَّمْ یَجِدْ نَعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسْ خُفَّیْنِ
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جو شخص تہبند نہ پاوے وہ پایجامہ پہنے اور جو شخص
جوتے نہ پاوے وہ موزے پہن لے (احرام مین) **اَلنَّھْیُ عَنْ اَنْ تَنْتَقِبَ الْمَرْاَۃُ الْحَرَامُ** جو عورت احرام باندہے وہ منہ پر نقاب نہ ڈالے
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَاذَا تَاْمُرُنَا اَنْ نَّلْبَسَ مِنَ الثِّیَابِ فِی الْاِحْرَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِیْصَ وَلَا السَّرَاوِیْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ اَحَدٌ لَیْسَتْ لَہٗ

نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کون سے کپڑے پہننے کا حکم کرتے ہیں احرام میں آپ نے فرمایا مت پہنو کرتا اور پائجامہ اور عمامہ اور ٹوپیاں اور موزے مگر جب کسی کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے اور ان کو نیچا کر لے ٹخنوں سے اور مت پہنو وہ کپڑے جن میں زعفران یا ورس لگی ہو اور نہ نقاب ڈالے وہ عورت جو احرام باندھے ہو نہ دستانے پہنے

اَلنَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْبَرَانِسِ فِي الْاِحْرَامِ احرام میں ٹوپی پہننے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَالْوَرْسُ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے وہی جو اوپر گزری

عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ اِذَا اَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا

اَلنَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْعِمَامَةِ فِي الْاِحْرَامِ احرام میں عمامہ باندھنے کی ممانعت

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ مَا نَلْبَسُ اِذَا اَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسِ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا الْخُفَّيْنِ اِلَّا اَنْ لَا تَجِدَ نَعْلَيْنِ فَاِنْ لَمْ تَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَمَا دُوْنَ الْكَعْبَيْنِ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اور پوچھا ہم احرام میں کیا پہنیں آپ نے فرمایا مت پہن کرتہ اور عمامہ اور پائجامہ اور ٹوپیاں اور موزے مگر جب تجھ کو نعلین نہ ملیں تو نیچا کر لے ان کو ٹخنوں سے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ مَا نَلْبَسُ اِذَا اَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسِ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ لَا يَكُوْنَ نِعَالٌ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ نِعَالٌ فَخُفَّيْنِ دُوْنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِوَرْسٍ اَوْ زَعْفَرَانٍ اَوْ مَسَّهُ وَرْسٌ اَوْ زَعْفَرَانٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ وہ کپڑا مت پہن جس میں ورس یا زعفران کا رنگ ہو

اَلنَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ فِي الْاِحْرَامِ احرام میں موزے پہننے کی ممانعت

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوْا فِي الْاِحْرَامِ الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ **ترجمہ** کئی بار گزر چکا

اَلرُّخْصَةُ فِي لُبْسِ الْخُفَّيْنِ فِي الْاِحْرَامِ لِمَنْ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ جسکو جوتیاں نہ ملیں اسکو موزے پہننے کی اجازت

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ وَاِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب کسی کو تہبند نہ ملے تو وہ پائجامہ پہنے اور جب جوتیاں نہ ملیں تو موزے پہنے اگر موزے پہنے تو ان کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچا کر لے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم نے فرمایا جب محرم کو جوتی نہ ملیں تو وہ موزے پہن لیوے اور ان کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچا کر لیوے **النهي عن ان تلبس المحرمة**
القفازين جو عورت احرام باندھے ہووے دستانے نہ پہنے **عن** ابن عمر ان رجلا قام فقال يا رسول الله ماذا تأمرنا ان نلبس
من الثياب في الاحرام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلبسوا القميص ولا السراويلات ولا الخفاف الا ان يكون
رجل ليس له نعلان فليلبس الخفين اسفل من الكعبين ولا تلبسوا شيئا من الثياب مسه الزعفران ولا الورس
ولا تنتقب المرأة الحرام ولا تلبس القفازين **ترجمہ** اوپر گزر چکا **التلبيد عند الاحرام** احرام کے وقت بالوں کو جما لینا
گوند وغیرہ سے تاکہ بال پریشان نہ ہوں **عن** حفصة قالت قلت للنبي صلى الله عليه وسلم ما شأن الناس حلوا ولم تحلل
من عمرتك قال اني لبدت رأسي وقلدت هديي فلا احل حتى احل من الحج **ترجمہ** حفصہ رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا لوگوں کو کیا ہوا ان سب نے احرام کھول ڈالا اور آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے بالوں
کو جما لیا اور قربانی کی تقلید کی **ف** تقلید کہتے ہیں گلے میں لٹکانے کو ہدی یعنی قربانی کی تقلید یہ ہے کہ اوس کے گلے میں ہار لٹکا دیتے
ہیں تاکہ پہچان ہو کہ یہ ہدی کا جانور ہے اور منا میں کاٹنے کے لیے جاتا ہے پھر کوئی اوس سے تعرض نہ کرے **ت** میں احرام نہیں کھولونگا
جب تک حج نہ کر لونگا **عن** ابن عمر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يهل ملبدا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رض
سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا لبیک پکارتے تھے اور بالوں کو جما لیا تھا **اباحة الطيب عند الاحرام**
احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا درست ہے **عن** عائشة قالت طيبت رسول الله صلى الله عليه وسلم عند احرامه حين
اراد ان يحرم وعند احلاله قبل ان يحل بيدي **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے وقت اور احرام کھولتے وقت اپنے ہاتھوں سے **عن** عائشة قالت طيبت رسول الله صلى الله عليه
وسلم لاحرامه قبل ان يحرم ولحله قبل ان يطوف بالبيت **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے خوشبو لگائی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے لیے احرام سے پہلے اور احرام کھولتے وقت طواف سے پہلے **عن** عائشة قالت طيبت رسول الله
صلى الله عليه وسلم لاحرامه قبل ان يحرم ولحله حين حل **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** عائشة قالت طيبت
رسول الله صلى الله عليه وسلم لحرمه حين احرم ولحله بعد ما رمى جمرة العقبة قبل ان يطوف بالبيت **ترجمہ**
حضرت عائشہ رض سے روایت ہے میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے لیے جب احرام باندھا اور احرام کھولتے وقت جب
جمرہ عقبہ کی رمی سے فارغ ہوئے طواف سے پہلے **ف** منا میں تین مقام ہیں جہاں کنکریاں مارتے ہیں ان میں سے ایک جمرہ عقبہ ہے
عن عائشة قالت طيبت رسول الله صلى الله عليه وسلم لاحلاله وطيبته لاحرامه طيبا لا يشبه طيبكم هذا
تعني ليس له بقاء **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کھولتے وقت اور
باندھتے وقت مگر وہ ایسی خوشبو نہ تھی جیسی تمہاری خوشبو ہے بلکہ جلد فنا ہو جاتی تھی **عن** عروة قال قلت لعائشة بأي شيء طيبت
رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت باطيب الطيب عند حرمه وحله **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ

یا رسول اللہ

ای یلبی

احل

پوچھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کونسے خوشبو لگائی اونہوں نے کہا عمدہ خوشبو احرام باندھتے وقت اور کھولتے وقت عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
مین خوشبو لگاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھتے وقت وہ جو عمدہ سے عمدہ مجھکو ملتی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ لِحُرْمِهِ وَحِلِّهِ وَحِينَ يُرِيدُ أَنْ يَزُورَ بِالْبَيْتِ ترجمہ حضرت عائشہ
سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی عمدہ خوشبو جو مجھکو ملتی احرام باندھتے وقت اور احرام کھولتے وقت اور جب آپ
طواف کا قصد کرتے عَنْ عَائِشَةَ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ
بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے مینے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے
سے پہلے اور دسوین تاریخ کو ذیحجہ کے طواف سے پہلے جسمین مشک تہی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي رَأْسِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ فِي حَدِيثِهِ وَبِيصَ طِيبِ الْمِسْكِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے گویا مین خوشبو کی چمک کو دیکھ رہی ہون رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سر مین احمد بن نصر کی روایت مین ہے مشک کی خوشبو کی چمک کو آپکے مانگ مین عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ
يُرَى وَبِيصُ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے خوشبو کی
چمک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگون مین معلوم ہوتی اور آپ احرام سے ہوتے مَوْضِعُ الطِّيبِ خوشبو کا مقام عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي أُصُولِ شَعْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي
أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ وَبِيصَ
الطِّيبِ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى
وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُهِلُّ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے گویا مین دیکھ رہی ہون
یا مین نے دیکھی خوشبو کی چمک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مین یا بالون کی جڑون مین یا مانگ مین یا مانگون مین اور آپ احرام باندھے
ہوتے یا لبیک پکار رہے تھے ف یہ ایک ہی حدیث ہے مولف نے الفاظ کی اختلاف سے اسکو جدا جدا روایت کیا ترجمہ سب کا قریب قریب تھا
اسوجہ سے ہم نے ایک ہی جگہہ ترجمہ کر دیا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ ادَّهَنَ
بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتَّى أَرَى وَبِيصَهُ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب احرام کا قصد کرتے تو خوشبو دار عطر لگاتے یہانتک کہ مین اسکی چمک آپ کے سر اور داڑہی مین دیکھتی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ
أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا كُنْتُ أَجِدُ مِنَ الطِّيبِ حَتَّى أَرَى وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ قَبْلَ
أَنْ يُحْرِمَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی عمدہ خوشبو جو مجھکو ملتی یہانتک کہ مین چمک

البیت

دیکھتی خوشبو کی آپ کی داڑھی اور سر مین احرام باندہنے سے پہلے عن عائشة قالت لقد رأيت وبيص الطيب في مفارق رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ثلاث ترجمه ام المومنین عائشہ سے روایت ہے مینے خوشبو کی چمک دیکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگون مین تین دن کے بعد

عن عائشة قالت كنت أرى وبيص الطيب في مفرق رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ثلاث ترجمه وہی جو اوپر گزرا

عن محمد بن المنتشر قال سألت ابن عمر عن الطيب عند الإحرام فقال لأن أطلى بالقطران أحب إلي من ذلك فذكرت ذلك لعائشة فقالت يرحم الله أبا عبد الرحمن قد كنت أطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيطوف في نسائه ثم يصبح ينضح طيبا ترجمه محمد بن المنتشر سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا احرام باندہتے وقت خوشبو لگانا کیسا ہے انہون نے کہا اگر مین قطران (ایک تیل ہوتا ہے سیاہ بدبودار جو اونٹون کو لگاتے ہین) لگاؤن تو بہتر ہے خوشبو لگانے سے مین نے یہ حضرت عائشہ سے بیان کیا انہون نے کہا رحم کرے اللہ ابا عبد الرحمن پر (یعنی ابن عمر پر ان سے کہاون سے چوک ہوئی) مین خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی تھی آپ سب عورتون پاس پھر آتے پھر صبح ہوتی اور خوشبو بہوت بہوت کر نکلتی آپ مین سے (اور آپ احرام باندہتے صبح کو)

عن محمد بن المنتشر قال سمعت ابن عمر يقول لأن أصبح مطليا بقطران أحب إلي من أن أصبح محرما أنضح طيبا فدخلت على عائشة فأخبرتها بقوله فقالت طيبت رسول الله صلى الله عليه وسلم فطاف في نسائه ثم أصبح محرما ترجمه وہی جو اوپر گزرا

الزعفران للمحرم محرم کو زعفران لگانا کیسا ہے

عن أنس قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم أن يتزعفر الرجل ترجمه انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مرد کو زعفران لگانے سے (یعنی احرام مین)

عن أنس بن مالك قال نهى رسول الله عن التزعفر

عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن التزعفر قال حماد يعني للرجال ترجمه وہی جو اوپر گزرا

الخلوق للمحرم محرم کو اگر خوشبو لگی ہو تو کیا کرے

عن يعلى بن منية أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم قد أهل بعمرة وعليه مقطعات وهو متضمخ بخلوق قال فقال أهللت بعمرة فما أصنع فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما كنت صانعا في حجك فاصنعه في عمرتك ترجمه یعلی بن منیہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور اس نے عمرہ کا احرام باندہا تھا لیکن سیے ہوئے کپڑے پہنے تھا اور خوشبو لگائے تھا وہ بولا مین نے عمرہ کی نیت کی ہے اب مین کیا کرون آپ نے فرمایا جو حج مین کرتا ہے سو عمرہ مین کر (یعنی عمرہ کے احرام مین بھی ان چیزون سے بچ جن سے حج مین بچتا ہے)

عن يعلى بن أمية قال أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل وهو بالجعرانة وعليه جبة وهو مصفر لحيته ورأسه فقال يا رسول الله إني أحرمت بعمرة وأنا كما ترى فقال انزع عنك الجبة واغسل عنك الصفرة وما كنت صانعا في حجتك فاصنعه في عمرتك ترجمه یعلی بن امیہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ جعرانہ مین تھے وہ جبہ پہنے تھا اور داڑھی اور سر دونون کو زرد کئے تھا (زعفران سے) وہ بولا یا رسول اللہ مین نے عمرہ کا احرام باندہا اور میرا حال ایسا ہے جو آپ دیکھتے ہین آپ نے فرمایا جبہ اتار اور زردی دہو ڈال اور جو حج مین کرتا ہے سو عمرہ مین کر

الكحل للمحرم محرم کو سرمہ لگانا کیسا ہے

عن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في المحرم إذا اشتكى رأسه وعينيه

أَنْ يُضَمِّدَهَا بِالصَّبِرِ **ترجمہ** حضرت عثمانؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم کے سر یا آنکھوں میں بیماری ہو تو ایلوے کا لیپ کرے **ف** اور ہر ایک دوا لگا دے جسمیں خوشبو نہ ہو

الْكَرَاهِيَةُ فِي الثِّيَابِ الْمُصَبَّغَةِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کو رنگین کپڑے پہننا مکروہ ہے **عَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَقَدِمَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ مِنَ الْيَمَنِ بِهَدْيٍ وَسَاقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ هَدْيًا وَإِذَا فَاطِمَةُ قَدْ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مُحَرِّشًا أَسْتَفْتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَاطِمَةَ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ وَقَالَتْ أَمَرَنِي بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ صَدَقَتْ أَنَا أَمَرْتُهَا **ترجمہ** حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ امام محمد باقر سے اونہوں نے کہا ہم جابر بن عبد اللہ انصاری پاس آئے اور اون سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب مکے میں پہونچے) اگر معلوم ہوتا مجھے پہلے جو اب ہوا تو میں ہدی اپنے ساتھ نہ لاتا اور عمرہ کر دیتا (یعنی حج کو بدلکر عمرہ کر دیتا اور طواف اور سعی کر کے احرام کھولڈالتا) اب بھی جس شخص کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے اور حج کو عمرہ کر دیوے (پھر حج کے دنوں میں حج کا احرام باندھے) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تھے ہدی لیکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے ہدی لیکر گئے تھے ایک ہی ایکا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے رنگین کپڑے پہنے اور سرمہ لگایا حضرت علی نے کہا میں یہ دیکھکر بھڑکانے کی نیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ دیکھیے فاطمہ نے رنگین کپڑے پہنے ہیں اور سرمہ لگایا اور کہتی ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا حکم دیا آپ نے فرمایا اونہوں نے سچ کہا سچ کہا سچ کہا میں نے اونکو حکم دیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کو رنگین کپڑے پہننا منع ہے ورنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کیوں شکایت کرنے جاتے بعضوں نے کہا وہ رنگ منع ہے جسمیں خوشبو ہو

تَخْمِيرُ الْمُحْرِمِ وَجْهَهُ وَرَأْسَهُ

محرم کو سر یا منہ ڈھانپنا درست نہیں ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا وَقَصَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَيُكَفَّنُ فِي ثَوْبَيْنِ خَارِجًا رَأْسُهُ وَوَجْهُهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص اپنے اونٹ پر سے گرا اوس نے اوسکو مار ڈالا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو غسل دو پانی اور بیری کی پتے سے اور کفن دو دو کپڑوں میں سر اور منہ اوسکا باہر رکھو وہ قیامت کے روز لبیک کہتا ہوا اوٹھیگا **ف** اوسکا سر اور منہ کھولنے کا حکم دیا کس لیے کہ وہ احرام میں مرا تھا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثِيَابِهِ وَلَا تُخَمِّرُوا وَجْهَهُ وَرَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص مرگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو غسل دو پانی اور بیری سے اور کفن دو اوسی کے کپڑوں کا اور مت چھپاؤ منہ اور سر اوسکا کیونکہ وہ قیامت کو لبیک پکارتا ہوا اوٹھیگا

الْإِفْرَادُ

افراد کا بیان **ف** افراد یہ ہے کہ صرف حج کی نیت سے احرام باندھے اور جو حج اور عمرے دونوں کی ایک ساتھ نیت کرے تو وہ قران ہے اور جو صرف عمرے کی نیت سے

(حاشیہ: بِالصَّبِرِ أَنْ يُضَمِّدَهُمْ — أَبِي — مُلَبِّدًا — يُلَبِّي)

احرام باندہے پہر مکے مین جاکر عمرہ کرکے احرام کہولڈالے اور حج کے دنون مین حج کری تو وہ تمتع ہے **عن** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ اَهَلَّ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری صرف
حج کی نیت سے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ اَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ شَاءَ اَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ذیحجہ کے چاند پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا جی چاہے حج کا احرام باندہے
اور جسکا جی چاہے عمرہ کا احرام باندہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ **ترجمہ**
ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہم نہین سمجھتی مگر یہ کہ نکلے ہین حج کو لیئے **اَلْقِرَانُ**
قران کا بیان **عن** اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ كُنْتُ اَعْرَابِيًّا نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمْتُ فَكُنْتُ حَرِيْصًا عَلَى الْجِهَادِ فَوَجَدْتُ
الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَاَتَيْتُ رَجُلًا مِنْ عَشِيْرَتِيْ يُقَالُ لَهُ هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ اجْمَعْهُمَا ثُمَّ
اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَاَهْلَلْتُ بِهِمَا فَلَمَّا اَتَيْنَا الْعُذَيْبَ لَقِيَنِيْ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ وَاَنَا
اُهِلُّ بِهِمَا فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ مَا هٰذَا بِاَفْقَهَ مِنْ بَعِيْرِهِ فَاَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَاَنَا حَرِيْصٌ عَلَى
الْجِهَادِ وَاِنِّيْ وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَاَتَيْتُ هُرَيْمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ يَا هَنَتَاهُ اِنِّيْ وَجَدْتُ الْحَجَّ
وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَقَالَ اجْمَعْهُمَا ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَاَهْلَلْتُ بِهِمَا فَلَمَّا اَتَيْتُ الْعُذَيْبَ لَقِيَنِيْ سَلْمَانُ
بْنُ رَبِيْعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ مَا هٰذَا بِاَفْقَهَ مِنْ بَعِيْرِهِ فَقَالَ عُمَرُ هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابو وائل سے روایت ہے صبی بن معبد نے کہا مین ایک گنوار نصرانی تہا سو مسلمان ہوگیا اور مجھے جہاد کی بڑی خواہش
تہی لیکن حج اور عمرہ دونون مجھپر فرض نکلے مین ایک شخص پاس آیا اپنی کنبے مین سے جسکا نام ہریم بن عبد اللہ تہا اوس سے مین نے پوچھا
اوس نے کہا دونون ایک ساتھ کرلی اور جو قربانی میسر ہو کاٹ مین نے دونون کا احرام ساتھ باندہا (یعنی قران کیا) جب ہم عذیب میں
آئے (عذیب ایک مقام ہے) تو وہان سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان ملے اور مین دونون کی ساتھ لبیک پکارتا تہا (یعنی لبیک بحجۃ و
عمرۃ کہتا تہا) ایک نے دوسرے سے کہا یہ اپنی اونٹ سے زیادہ سمجھ نہین رکھتا ہے یہ سنکر مین حضرت عمرؓ پاس آیا اور عرض کیا اے امیر المومنین
مین مسلمان ہوا اور مجھے جہاد کی بڑی آرزو تہی لیکن مینے دیکہا تو حج اور عمرہ مجھپر فرض ہے مین ہریم بن عبد اللہ پاس گیا اور اون سے کہا مجھپر
حج اور عمرہ دونون فرض مین اُنہون نے کہا دونون کو ایک ساتھ کرلی اور کاٹ جو قربانی میسر ہو مین نے دونونکا احرام باندہا جب عذیب مین
پہونچا تو وہان سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان ملے ایک نے اون مین دوسرے سے کہا اس کو اپنی اونٹ سے زیادہ سمجھ نہین ہے حضرت
عمر نے کہا تجھکو بتلائی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت (یعنی قران بہتر ہے جو تو نے کیا اور سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) **عن**
رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ يُقَالُ لَهُ شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ اَبُوْ وَائِلٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ تَغْلِبَ يُقَالُ لَهُ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَكَانَ

نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ فَأَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا فَهُوَ كَذٰلِكَ يُلَبِّي بِهِمَا جَمِيعًا ثُمَّ مَرَّ عَلَى سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لَأَنْتَ أَضَلُّ مِنْ جَمَلِكَ هٰذَا قَالَ الصُّبَيُّ فَلَمْ يَزَلْ فِي نَفْسِي حَتَّى لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَقِيقٌ وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ أَنَا وَمَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ إِلَى الصُّبَيِّ بْنِ مَعْبَدٍ نَسْتَذْكِرُهُ فَلَقَدِ اخْتَلَفْنَا عَلَيْهِ مِرَارًا أَنَا وَمَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ شقیق نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا میں اور مسروق بن الاجدع صبی بن معبد کے پاس جایا کرتے اور اس قصے کو بیان کرتا یاد کرتے میں اور مسروق کئی بار اوسکے پاس گئے ہیں عن مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُثْمَانَ فَسَمِعَ عَلِيًّا يُلَبِّي بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ فَقَالَ أَلَمْ تَكُنْ تُنْهَى عَنْ هٰذَا قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِهِمَا جَمِيعًا فَلَمْ أَدَعْ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِكَ ترجمہ مروان بن الحکم سے روایت ہے حضرت عثمان کے پاس بیٹھا تھا اونہوں نے سنا حضرت علی کو لبیک کہتے ہوئے عمرے اور حج کی (یعنی قران کیا تھا) عثمان نے کہا کیا ہم نہیں منع کرتے ہیں اس سے علی رضہ نے کہا بیشک تم منع کرتی ہو اس سے لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا لبیک کہتے ہوئے حج اور عمرہ کی ایک ساتھ تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو تمہاری بات سے نہ چھوڑوں گا

ف حضرت عثمان خلفاء راشدین میں سے ہیں اور اوسوقت امیر المومنین تھے جنکے طریقے پر خود حضرت پیغمبر نے چلنے کا حکم دیا ہے مگر چونکہ قران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی اور حضرت عثمان نے عارضی مصلحت سے اوس سے منع کیا تھا اس لیے حضرت علی رضہ نے عثمان کا کہنا نہ سنا اور حضرت رسول اللہ صلعم کی سنت پر عمل کیا۔ جب حدیث کے خلاف حضرت عثمان کا حکم جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور اوس زمانہ میں خلیفہ وقت تھے قبول کرنے کے لائق نہو تو اور مجتہد یا فقیہ یا امام یا عالم کس شمار اور قطار میں ہیں عن مَرْوَانَ أَنَّ عُثْمَانَ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَأَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا فَقَالَ عُثْمَانُ أَتَفْعَلُهَا وَأَنَا أَنْهٰى عَنْهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَمْ أَكُنْ لِأَدَعَ سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ ترجمہ مروان سے روایت ہے حضرت عثمان نے متعے سے اور قران سے منع کیا تو حضرت علی رضہ نے وسی وقت پکارا لبیک بحجۃ وعمرۃ معًا یعنی حاضر ہوا ہوں میں تیری خدمت میں حج اور عمرے کو ایک ساتھ حضرت عثمان نے کہا تم اس کو کرتے ہو اور میں منع کرتا ہوں حضرت علی رضہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو کسی کی کہنے سے چھوڑنیوالا نہیں عن الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حِينَ أَمَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيٌّ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ صَنَعْتَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِكَ قَالَ فَإِنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ قَالَ وَقَالَ لِأَصْحَابِهِ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ وَلٰكِنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ ترجمہ براء سے روایت ہے میں حضرت علی رضہ کے ساتھ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو یمن کا حاکم بنایا تھا جب حضرت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو اونہوں نے کہا مجھ سے آپ نے پوچھا تو نے کیا کیا ہے (یعنی کاہیکا احرام باندھا ہے) میں نے کہا میں نے احرام باندھا ہے آپ کے احرام پر (یعنی جیسی نیت کی ہے) جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے آپنے فرمایا میں تو ہدی (قربانی کا جانور) ساتھ لایا اور

قران کیا آپ نے فرمایا اپنے اصحاب سے اگر میں پہلے جانتا جو اب ہوا یعنی تم کو احرام کھولنا شاق ہوا اسوجہ سے کہ میں نے احرام نہیں کھولا البتہ میں بھی
ویسا ہی کرتا جیسا تم نے کیا ہے یعنی ہدی ساتھ نہ لاتا اور عمرہ کرتا حج کی نیت سے کرتا لیکن میں ہدی ساتھ لایا ہوں اور میں نے قران کیا ہے تو میں
احرام نہیں کھول سکتا جب تک حج سے فراغت نہ ہو **عن** عمران بن حصین جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین حج وعمرة
ثم توفی قبل ان ینهی عنها وقبل ان نزل القرآن بتحريمه **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جمع کیا حج و عمرہ کو پھر وفات پائی اور نہ منع کیا اوس سے قرآن میں اوسکی حرمت اوتری **عن** عمران ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جمع بین حج وعمرة ثم لم ینزل فیها کتاب ولم ینه عنهما النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فیهما رجل
برأيه ما شاء **ترجمہ** عمران سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا حج اور عمرہ کو اور قرآن میں اوسکا حکم نہیں اترا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے منع کیا پھر ایک شخص نے اپنی عقل سے اوس میں جو کہا **ف** مراد حضرت عمران کی یہ کہ وہ منع کرتے تھے قران
سے یا تمتع سے جیسے حضرت عثمان منع کرتے تھے پر اون کے منع کرنے کی طرف صحابہ نے التفات نہیں کیا اور اون کو بھی جب حدیث معلوم
ہوئی تو وہ اپنی بات سے پھر گئے جیسے اوپر گزرا کہ حضرت عمر نے قران کو سنت بتلایا صبی بن معبد کو **عن** عمران بن حصین قال تمتعنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عمران بن حصین نے کہا ہم نے تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ **عن**
انس یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لبیک عمرة وحجا **ترجمہ** انس سے
روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے لبیک عمرة وحجا **عن** انس قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبی بهما **ترجمہ** انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ لبیک پکارتے تھے
دونوں کے ساتھ یعنی حج اور عمرہ کے **عن** بکر بن عبد اللہ المزنی قال سمعت انسا قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یلبی بالعمرة والحج جمیعا فحدثت بذلک ابن عمر فقال لبی بالحج وحده فلقیت انسا فحدثته بقول ابن عمر
فقال انس ما تعدوننا الا صبیانا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لبیک عمرة وحجا معا **ترجمہ** بکر بن
عبد اللہ سے روایت ہے میں نے انس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے تھے عمرہ اور حج دونوں کے ساتھ پھر میں نے ابن عمر سے
بیان کیا اونہوں نے کہا آپ نے فقط حج کے ساتھ لبیک کہی میں نے انس سے کہا ابن عمر ایسا کہتے ہیں وہ بولے تم ہم کو بچہ سمجھتے ہو
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے لبیک عمرة وحجا معا یعنی لبیک عمرہ اور حج کے ساتھ کہتا ہوں

التمتع

تمتع کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر قال تمتع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجة الوداع بالعمرة الی الحج و
اهدی وساق معه الهدی بذی الحلیفة وبدأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاهل بالعمرة ثم اهل بالحج فتمتع
الناس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعمرة الی الحج فکان من الناس من اهدی فساق الهدی ومنهم من لم
یهد فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکة قال للناس من کان منکم اهدی فانه لا یحل من شیء حرم منه
حتی یقضی حجه ومن لم یکن اهدی فلیطف بالبیت وبالصفا والمروة ولیقصر ولیحلل ثم لیهل بالحج ولیهد ف

وَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ فَصَلَّى عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا حجۃ الوداع مین یعنی پہلی عمرہ کیا پہر حج لیکن ہدی (قربانی) بہیجی بلکہ اپنی ساتہہ لیگئی ذوالحلیفہ کو اور پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندہا پہر حج کا احرام باندہا اور آپ کے ساتھ لوگون نے بھی تمتع کیا یعنے پہلے عمرہ کا احرام باندہا پہر حج کا لیکن بعض لوگ اپنی ساتہہ ہدی لیگئی اور بعضی نہین لیگئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین تشریف لائی تو لوگون سے فرمایا جو تم مین سے ہدی لایا ہی وہ احرام نہ کہولے جبتک حج نہ کرلے اور جو ہدی نہین لایا وہ طواف کری خانہ کعبہ کا اور صفا مروہ دوڑے اور بال کتراوے اور احرام کہول ڈالے پہر حج کا احرام باندہی اور ہدی دیوے (یعنی قربانی کرے) اور جسکو ہدی نہ ملے وہ تین روزے حج کے دنون مین رکھے اور سات اپنے گہر مین پہونچکر رکھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین تشریف لائی تو طواف کیا اور حجر اسود کو بوسہ دیا سب سے پہلے پہر دوڑ کر چلے پہلے تین پہیرون مین (یعنی مونڈہے ہلاتے ہوئے تیز چال سے اسکو رمل کہتے ہین) جب طواف سے فارغ ہوئے تو مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتین پڑہین پہر سلام پہیرا اور نماز سے فارغ ہوکر صفا مروہ کے بیچ مین سات پہیرے کیے اور کسی چیز کو استعمال نہین کیا جسکا استعمال احرام مین درست نہین (یعنی احرام نہین کہولا) یہانتک کہ حج ادا کیا اور یوم النحر کو (یعنی دسوین تاریخ ذی الحجہ کی) ہدی کو نحر کیا اور منا سے لوٹ کر مکے مین آئے اور طواف کیا بیت اللہ کا پہر سب چیزین درست کرلین جن سے احرام مین پرہیز کرتے تہے (یعنی خوشبو صحبت وغیرہ) اور جو لوگ اپنی ساتہہ ہدی لے گئے تہے اونہون نے بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح کیا

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ حَجَّ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ نَهَى عُثْمَانُ عَنِ التَّمَتُّعِ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ قَدِ ارْتَحَلَ فَارْتَحِلُوا فَلَبَّى عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ بِالْعُمْرَةِ فَلَمْ يَنْهَهُمْ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلِيٌّ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَنْهَى عَنِ التَّمَتُّعِ قَالَ بَلَى قَالَ لَهُ عَلِيٌّ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ قَالَ بَلَى **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہی حضرت علی اور عثمان نے حج کیا جب ہم راستے مین تہے تو حضرت عثمان نے منع کیا تمتع سے حضرت علی نے کہا اپنی لوگون سی جب عثمان کوچ کر جاوین تب تم چلو اور حضرت علی اور اون کی ساتہیون نے عمرہ کی لبیک کہی (یعنی تمتع کیا) حضرت عثمان نے اونکو منع نہین کیا حضرت علی نے کہا کیا تم نے نہین سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اونہون نے کہا ہان **ف** پہر منع کرنا حضرت عمر اور عثمان کا تمتع سی کسی خاص وجہ سی ہوگا ورنہ قرآن مین خود تمتع کا جواز موجود ہے بعضون نے کہا کہ یہ نہی تنزیہی تہی نہ تحریمی اسلیے کہ افراد افضل ہے اور حج کے دنون مین حج کرنا بہتر ہی اور بعضون نے کہا کہ مقصود ممانعت سی اوس تمتع کی ہے جسمین حج کا احرام فسخ کرکے عمرہ کیا جاوے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رخصت دی صحابہ کو اس امر

کی وہ اون کے ساتھ خاص تھی جیسے حضرت ابو ذر سے مروی ہے کہ متعہ حج اور متعہ نسا دونوں ہمارے ساتھ خاص تھی واللہ اعلم **عن** محمد بن

عبد اللہ بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب انہ سمع سعد بن ابی وقاص والضحاک بن قیس عام

حج معاویۃ بن ابی سفیان وھما یذکران التمتع بالعمرۃ الی الحج فقال الضحاک لا یصنع ذلک الا من جھل

امر اللہ تعالی فقال سعد بئس ما قلت یا ابن اخی قال الضحاک فان عمر بن الخطاب نھی عن ذلک قال سعد قد صنعھا رسول فقال

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصنعناھا معہ **ترجمہ** محمد بن عبد اللہ بن الحارث سے روایت ہے اونہوں نے سنا سعد بن ابی وقاص

ضحاک بن قیس کو جس سال معاویہ بن ابی سفیان نے حج کیا ذکر کرتے تھے تمتع کا یعنی عمرہ کے بعد حج کرنے کا ضحاک نے کہا یہ وہ کریگا جس کو

اللہ کا حکم معلوم نہیں سعد نے کہا تو برا بولا اے میرے بھتیجے ضحاک نے کہا حضرت عمر منع کرتے تھے تمتع سے سعد نے کہا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ہم نے آپ کے ساتھ تمتع کیا **عن** ابی موسی انہ کان یفتی بالمتعۃ فقال رجل رویدک ببعض

فتیاک فانک لا تدری ما احدث امیر المؤمنین فی النسک بعد حتی لقیتہ فسألتہ فقال عمر قد علمت ان

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد فعلہ ولکن کرھت ان یظلوا معرسین بھن فی الاراک ثم یروحوا بالحج تقطر

رؤوسھم **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے وہ فتوی دیتے تھے تمتع کا ایک شخص نے کہا ذرا ٹھہرو اس لیے کہ تم کو معلوم نہیں امیر المؤمنین

نے کیا نیا حکم دیا ہے تمہارے بعد جب تک تم ان سے نہ ملو ابو موسے نے کہا میں عمر رض سے ملا اور ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں

جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے لیکن مجھ برا معلوم ہوا کہ لوگ رات کو اراک (ایک درخت کا نام ہے) کے تلے اپنی عورتوں کے ساتھ رہیں

اور صبح کو حج کو جاویں سر میں سے پانی ٹپکتا ہوا (یعنی غسل جنابت کرکے) **عن** ابن عباس قال سمعت عمر یقول واللہ انی

لا نھاکم عن المتعۃ وانھا لفی کتاب اللہ ولقد فعلھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی العمرۃ فی الحج **ترجمہ** ابن

عباس سے روایت ہے میں نے سنا حضرت عمر سے وہ کہتے تھے قسم خدا کی میں تم کو منع کرتا ہوں تمتع سے حالانکہ تمتع اللہ کی کتاب میں موجود ہے

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے پھر منع کرنا حضرت عمر کا بیفائدہ ٹھرا اور صحابہ نے اوس طرف التفات نکیا **عن**

طاؤس قال قال معاویۃ لابن عباس اعلمت انی قد قصرت من رأس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند المروۃ قال

لا یقول ابن عباس ھذا معاویۃ ینھی الناس عن المتعۃ وقد تمتع النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** طاؤس سے روایت رسول اللہ

ہے معاویہ نے ابن عباس سے کہا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کترے مروہ کے پاس انہوں نے کہا ابن عباس

یہ نہ کہیں کہ معاویہ لوگوں کو منع کرتا ہے تمتع سے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے **ف** مگر یہ دلیل معاویہ کی ٹھیک نہیں

اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا تھا لیکن آپ قربانی ساتھ لائے تھے اسی وجہ سے آپ نے عمرہ کرکے احرام نہ کھولا اور بال نہ کترے

پر جو لوگ قربانی ساتھ نہیں لائے تھے اونکو آپ نے احرام کھولنے کا حکم دیدیا اور فرمایا اگر مجھکو پیشتر ایسا معلوم ہوتا تو ہدی ساتھ نہ لاتا جیسے دوسرے

روایتوں میں ہے **عن** ابی موسی قال قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالبطحاء فقال بما اھللت قلت

باھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ھل سقت من ھدی قلت لا قال فطف بالبیت وبالصفا والمروۃ ثم حل

فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي وَغَسَلَتْ رَأْسِي فَكُنْتُ أُفْتِي النَّاسَ بِذَلِكَ فِي

إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَإِمَارَةِ عُمَرَ وَإِنِّي لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ

قُلْتُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّئِدْ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَأْتَمُّوا بِهِ فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذَا الَّذِي أَحْدَثْتَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ قَالَ أَنْ نَأْخُذَ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَأَتِمُّوا

الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ وَأَنْ نَأْخُذَ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ نَبِيَّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحَرَ الْهَدْيَ

ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا بطحا میں آپنے فرمایا تونے کا ہے کا احرام باندھا میں نے کہا جس چیز کا آپ نے احرام باندھا آپ نے فرمایا تو ہدی ساتھ لایا میں نے کہا نہیں آپنے فرمایا طواف کرلی اور صفا مروہ دوڑ لے پھر احرام کھولڈال میں نے طواف کیا اور صفا مروہ دوڑا پھر اپنی قوم کی ایک عورت پاس آیا اوس نے میرے سر میں کنگھی کی اور میرا سر دہویا میں لوگوں کو ایسا ہی حکم دیتا رہا حضرت ابوبکر اور عمر کی خلافت تک پھر ایکبار میں حج کے موسم میں تہا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا تم نہیں جانتے جو امیر المومنین نے نیا حکم دیا ہے حج کے باب میں میں نے کہا اے لوگو تم میں سے جس شخص کو میں نے کچھ حکم دیا ہو وہ تامل کرے اس لیے کہ امیر المومنین خود آینوالے ہیں انکی پیروی کرو جب وہ آئے تو میں نے کہا اے امیر المومنین تمنے کون سی بات نئی نکالی ہے حج میں اونہوں نے کہا یہہ بات ہے کہ عمل کرو اللہ کی کتاب پر اللہ فرماتا ہے پورا کرو حج اور عمرے کو اللہ کے لیے اور عمل کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر اس لیے کہ ہمارے پیغمبر نے احرام نہیں کہولا جبتک ہدی کو نحر نہیں کیا **ف** مگر ان دونوں باتوں سے تمتع کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی اور خود اللہ کی کتاب میں ہے فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہیں کہولا ہدی کے ساتھ ہونے کے سبب سے لیکن اور صحابہ کو حکم دیا احرام کہولنے کا **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَمَتَّعَ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ

قَالَ فِيهَا قَائِلٌ بِرَأْيِهِ **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا لیکن ایک شخص نے اپنی عقل سے اسباب میں کچھ کہا اوسپر عمل کرنا ضرور نہیں وہ شخص حضرت عمر رض ہیں **تَرْكُ** التَّسْمِيَةِ عِنْدَ

الْإِهْلَالِ احرام کیوقت حج یا عمرے کا نام نہ لینا **عَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ

حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِينَةِ تِسْعَ حِجَجٍ ثُمَّ أُذِّنَ فِي النَّاسِ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فِي هَذَا الْعَامِ فَنَزَلَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَفْعَلُ مَا يَفْعَلُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ

قَالَ جَابِرٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا عَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ وَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا

فَخَرَجْنَا لَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ **ترجمہ** امام جعفر صادق سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے والد بزرگوار امام محمد باقر سے فرمایا کہ میں جابر بن عبد اللہ انصاری پاس گیا اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو اونہوں نے کہا آپ نو سال تک مدینے میں رہے حج کئے نہیں پھر لوگوں کو اطلاع کی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سال حج کو تشریف لیجاوینگے تو بہت لوگ مدینے میں آئے اس خیال سے کہ آپ

ن فاتموا

ن تاخذ

ن بتاویله

کی پیروی کرین حج کے کامون مین پھر آپ نکلے جب ذیقعدہ کی پانچ روز باقی ہر ہم بھی آپ کے ساتھ نکلی جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ مین قرآن اترتا آپ اوسکا مطلب سمجھتے لیکن ہم تو جو آپ کرتی وہی کرتی اور جب ہم نکلی تو حج کی نیت سے نکلے **عن** عائشۃ قالت خرجنا لا نری الا الحج فلما کنا بسرف حضت فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال احضت قلت نعم قال ان ہذا شیء کتبہ اللہ عز وجل علی بنات ادم فاقضی ما یقضی المحرم غیر ان لا تطوفی بالبیت **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم نکلی حج ہی کی نیت سے جب سرف (ایک مقام ہے مکی سے چھ کوس پر) مین پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے مین رو رہی تہی آپ نے فرمایا شاید تجھکو حیض آیا مین نے کہا جی ہان آپنے فرمایا یہ تو وہ چیز ہے جو اللہ نے لکھدی آدم کی بیٹیون کے حصے مین تو کرسب کام جو احرام والے کرتے ہین مگر طواف نہ کر بیت اللہ کا جبتک پاک نہ ہولی) **الحج** **بغیر** النیۃ یقصدہ المحرم دوسری کی نیت پر حج کا احرام باندہنا **عن** ابی موسی قال اقبلت من الیمن و النبی صلی اللہ علیہ وسلم منیخ بالبطحاء حیث حج فقال احججت قلت نعم قال کیف قلت قال قلت لبیک باہلال کاہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فطف بالبیت وبالصفا والمروۃ واحل ففعلت ثم اتیت امراۃ ففلت راسی فجعلت افتی الناس بذلک حتی کان فی خلافۃ عمر فقال لہ رجل یا ابا موسی رویدک بعض فتیاک فانک لا تدری ما احدث امیر المومنین فی النسک بعدک قال ابو موسی یا ایہا الناس من کنا افتیناہ فلیتئد فان امیر المومنین قادم علیکم فاتموا بہ وقال عمر ان نأخذ بکتاب اللہ فانہ یامرنا بالتمام وان نأخذ بسنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یحل حتی بلغ الہدی محلہ **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے مین یمن سے آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ ٹہاے ہوئی تھی بطحا مین جہان حج کیا تہا مجھسے پوچھا تو نے حج کیا مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا تو نے کیا کہا مین نے کہا لبیک باہلال کاہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مین وہی احرام باندہتا ہون جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندہا ہے آپنے فرمایا طواف کر بیت اللہ کا اور دوڑ صفا اور مروہ مین پھر احرام کہول ڈال مین نے ایسا ہی کیا بعد اوس کے مین ایکعورت پاس گیا اوس نے میرے سر کی جوئین نکالین مین لوگون کو ایسا ہی حکم دیتا رہا یہانتک کہ عمر کی خلافت ہوئی ایک شخص نے ابو موسی سے کہا تم اپنا فتوی چہوڑ دو تم کو معلوم نہین امیر المومنین رض نے کیا حکم دیا ہے حج کے کامون مین ابو موسی نے کہا اے لوگو جسکو مین نے کچھ فتوی دیا ہو وہ توقف کرے اس لیے کہ امیر المومنین خود آنیوالے ہین اونکی پیروی کرو حضرت عمر رض نے کہا ہم کو اللہ کے کتاب پر عمل کرنا چاہیے اللہ حکم کرتا ہے پورا کرنے کا (حج یا عمرہ کو) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہین کہولا جبتک ہدی اپنی ٹہکانے نہین پہنچ (یعنی ذبح نہین کی گئی منا مین) **ف** اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رض اوسی تمتع سے منع کیا جس مین حج کو فسخ کر کے عمرہ بنایا جاوے اور یہ ممانعت بہی تنزیہا تہی نہ تحریما **عن** جعفر بن محمد قال حدثنا ابی قال اتینا جابر بن عبد اللہ فسالناہ عن حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثنا ان علیا قدم من الیمن بہدی وساق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ ہدیا قال لعلی بما اہللت قال قلت اللہم انی اہل بما اہل بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعی الہدی قال

فانتہوا

فَلَا تَحِلَّ ترجمہ امام جعفر صادق رضہ سے روایت ہے مجھسے بیان کیا میرے والد امام محمد باقر رضہ نے کہا کہ ہم جابر بن عبد اللہ پاس آئے
اور اون سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو اونہوں نے کہا حضرت علی رضہ تشریف لائے یمن سے ہدی لیکر اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مدینہ سے ہدی لیگئے تھے آپ نے فرمایا علی سے تم نے کاہے کا احرام باندہا اونہوں نے کہا میں نے کہا یا اللہ میں احرام باندہتا ہوں
اوس چیز کا جسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندہا اور میرے ساتھ ہدی ہے آپنے فرمایا تو احرام نہ کہول جبتک حج سے فارغ نہو

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ قَالَ وَأَهْدَى عَلِيٌّ لَهُ هَدْيًا ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے حضرت علی
صدقے کا کام کر کے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے کاہے کا احرام باندہا ہے علی اونہوں نے کہا جو آپنے باندہا
آپنے فرمایا تو ہدی دے اور احرام باندہے رہ جیسے تو باندہے ہے جابر نے کہا علی بھی اپنے لیے ہدی لائے تھے عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ
عَلِيٍّ حِينَ أَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَبْتُ مَعَهُ أَوَاقِيَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَدْتُ
فَاطِمَةَ قَدْ نَضَحَتِ الْبَيْتَ بِنَضُوحٍ قَالَ فَتَخَطَّيْتُهُ فَقَالَتْ لِي مَا لَكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَصْحَابَهُ
فَأَحَلُّوا قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي كَيْفَ
صَنَعْتَ قُلْتُ إِنِّي أَهْلَلْتُ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے میں حضرت
علی رضہ کے ساتہہ تہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو مقرر کیا یمن پر میں نے اون کے ساتہہ کئی اوقیے کمائے (ایک اوقیہ چالیس درم
کا ہوتا ہے) جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (مکہ میں) تو فاطمہ زہرا کو دیکہا اونہوں نے گہر میں خوشبو پہیلائی ہے علی نے کہا میں نے
اون سے کہا تم نے برا کیا اونہوں نے کہا تمہیں کیا ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا اونہوں نے احرام کہول ڈالے
کہا میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سا احرام باندہا ہے پہر میں آپ پاس آیا آپ نے فرمایا تو نے کیا کیا ہے میں نے کہا آپکا سا احرام
باندہا ہے آپنے فرمایا میں نے تو قران کیا ہے اور ہدی ساتہہ لایا ہوں

إِذَا أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ هَلْ يَجْعَلُ مَعَهَا حَجًّا

اگر عمرے کا احرام باندہے تو اوسکے ساتہہ حج بھی کر سکتا ہے عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نُزُولِ الْحَجَّاجِ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ كَائِنٌ
بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَأَنَا أَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ قَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذًا أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَ
الْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيعًا
حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ
شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ فَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ
كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ نافع سے روایت ہے ابن عمر نے حج کا ارادہ کیا جس سال حجاج بن یوسف نے
اکیا تہا عبد اللہ بن زبیر سے لوگوں نے کہا وہاں لڑائی ہونیوالی ہے ایسا نہو لوگ تم کو روکیں اونہوں نے کہا اللہ فرماتا ہے تم کو سیکھ

عَلِيٌّ عَلَى الْيَمَنِ

يخاف

اللہ کی پیروی کرنا بہتر ہے اوس وقت مین وہی کرونگا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تہا رصلح حدیبیہ کے زمانے مین جب کافرون نے آپ کو مکے مین آنے سے روکا تہا آپنے مجبور ہوکر قربانی کاٹ ڈالی اور بال منڈائے احرام کہولڈالا پھر دوسرے سال آپنے عمرے کی قضا کی) مین نے تم کو گواہ کیا مین نے اپنے اوپر عمرہ واجب کیا پھر نکلے جب بیدا مین پہونچے تو کہا حج اور عمرہ ایک ہی ہین مین تم کو گواہ کرتا ہون کہ مین نے حج واجب کیا عمرے کے ساتھ اور ہدی لے لی جسکو قدید (ایک مقام کا نام ہے) مین خریدا تہا پہر دونون کو پکارتے ہوئے مکے مین آئے اور طواف کیا بیت اللہ کا اور صفا مروہ دوڑے بس اس سے زیادہ نہ کیا نہ قربانی کو نحر کیا نہ سر منڈایا نہ بال کترائے نہ کسی چیز کا استعمال کیا جو احرام مین درست نہین جب دسوین تاریخ ہوئی تو نحر کیا سر منڈایا اور خیال کیا کہ پہلے طواف سے حج اور عمرہ دونون کا طواف ادا ہوگیا **ف** شافعی کا یہ مذہب ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک قارن کو دو طواف اور دو سعی کرنا چاہیے **ف** ابن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تہا

كَيْفَ التَّلْبِيَةُ لبیک کیونکر کہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارتے سنا آپ فرماتے تہے لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک یعنی حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین یا اللہ حاضر ہون حاضر تیرا کوئی ساتھی نہین شکر اور احسان تیرا ہے سلطنت تیری ہے کوئی تیرا ساجھی نہین عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ مین دو رکعتین پڑہتے پھر جب اونٹ آپ کو لیکر کھڑا ہوتا مسجد کے پاس تو آپ ان کلمون کو پکار کر کہتے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک یون کہتے لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَزَادَ فِيْهِ ابْنُ عُمَرَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک یون کہتے لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک ابن عمر نے اتنا زیادہ کیا اس مین لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک والرغباء الیک والعمل یعنی حاضر ہون تیری خدمت مین میری سعادت ہے تجھ پاس آنے مین بھلائی تیرے ہاتھ مین ہے رغبت تیری طرف ہے اور عمل بھی تیرے لیے ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ

مِنْ تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک یوں کہتے لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْخَلْقِ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے لبیک الٰہ الخلق یعنی حاضر ہوں تیری خدمت میں اے اللہ تمام مخلوق کے

ت الحق

رَفْعُ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ

بلند آواز سے لبیک کہنا **عَنْ** خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ مُرْ أَصْحَابَكَ أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ **ترجمہ** خلاد بن السائب سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرو اپنے اصحاب کو پکار کر لبیک کہنے کا

الْعَمَلُ فِي الْإِهْلَالِ

احرام کب باندھے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا نماز پڑھ کر **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْبَيْدَاءِ ثُمَّ رَكِبَ وَصَعِدَ جَبَلَ الْبَيْدَاءِ وَأَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی بیدا میں (ایک میدان ہے ذو الحلیفہ کے پاس جو مدینے سے چھ میل ہے) پھر سوار ہوئے اور بیدا کے پہاڑ پر چڑھے اور حج اور عمرے کی لبیک پکاری ظہر پڑھ چکے تب **عَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلَّى وَهُوَ صَامِتٌ حَتَّى أَتَى الْبَيْدَاءَ **ترجمہ** امام جعفر صادق نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے جابر رض سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بیان میں آپ ذو الحلیفہ میں آئے اور نماز پڑھی پھر چپ رہے یہاں تک کہ بیدا میں آئے **عَنْ** سَالِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ **ترجمہ** سالم نے سنا اپنے باپ عبد اللہ بن عمر رض سے وہ کہتے تھے یہ تمہارا بیدا ہے جس میں تم جھوٹ بولتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے پر آپ نے احرام نہیں باندھا مگر ذو الحلیفہ کی مسجد سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِينَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سوار ہوتے تھے اپنی اونٹنی پر ذو الحلیفہ میں پھر لبیک پکارتے جب اونٹنی آپ کو لیکر سیدھی کھڑی ہوتی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے جب اونٹنی آپ کو لیکر سیدھی ہوتی **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ تُهِلُّ إِذَا اسْتَوَتْ بِكَ نَاقَتُكَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهِلُّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ وَانْبَعَثَتْ **ترجمہ** عبید اللہ بن جریج سے روایت ہے میں نے ابن عمر سے کہا تم لبیک پکارتے ہو جب اونٹنی تم کو اٹھاتی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے تھے جب اونٹنی آپ کو لیکر کھڑی ہوتی

إِهْلَالُ م

النفساء نفاس والی عورت کیا کرے عن جابر بن عبد الله قال اقام رسول الله صلى الله عليه وسلم تسع
سنين لم يحج ثم اذن في الناس بالحج فلم يبق احد يقدر ان ياتي راكبا او راجلا الا قدم فتدارك الناس
ليخرجوا معه حتى جاء ذا الحليفة فولدت اسماء بنت عميس محمد بن ابي بكر فارسلت الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال اغتسلي واستثفري بثوب ثم اهلي ففعلت مختصر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو برس تک مدینے میں رہے حج نہیں کیا پھر لوگوں کو خبر دی گئی حج کی لیے کوئی شخص باقی نہ رہا
جس کو طاقت تھی سوار یا پیدل آنے کی مگر آیا لوگ آگے پیچھے ہوئے نکلنے کے لیے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ
میں تشریف لائے وہاں اسما بنت عمیس جنیں محمد بن ابی بکر کو اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا آپ نے فرمایا
غسل کر پھر لنگوٹ باندھ اور لبیک پکار اونھوں نے ایسا ہی کیا یہ حدیث مختصر ہے ایک ہی حدیث سے عن جابر قال
نفست اسماء بنت عميس محمد بن ابي بكر فارسلت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم تساله كيف
تفعل فامرها ان تغتسل وتستثفر بثوبها وتهل ترجمہ جابر رض سے روایت ہے اسما بنت عمیس جنیں محمد بن ابی بکر کو اونہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوا بھیجا میں کیا کروں آپ نے فرمایا غسل کرے اور ایک کپڑے کا لنگوٹ کس لے فی المهلة
بالعمرة تحيض وتخاف فوت الحج ایک عورت نے عمرے کا احرام باندھا ہو پھر اوسکو حیض آجاوے اور حج کے جاتے رہنے کا ڈر ہو
تو کیا کرے عن جابر بن عبد الله قال اقبلنا مهلين مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بحج مفرد واقبلت
عائشة مهلة بعمرة حتى اذا كنا بسرف عركت حتى اذا قدمنا طفنا بالكعبة وبالصفا والمروة فامرنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يحل منا من لم يكن معه هدي قال فقلنا حل ماذا قال الحل كله فواقعنا
النساء وتطيبنا بالطيب ولبسنا ثيابنا وليس بيننا وبين عرفة الا اربع ليال ثم اهللنا يوم التروية ثم
دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على عائشة فوجدها تبكي فقال ما شانك فقالت شاني اني قد حضت
وقد حل الناس ولم احلل ولم اطف بالبيت والناس يذهبون الى الحج الآن فقال ان هذا امر كتبه الله على
بنات آدم فاغتسلي ثم اهلي بالحج ففعلت ووقفت المواقف حتى اذا طهرت طافت بالكعبة وبالصفا و
المروة ثم قال قد حللت من حجتك وعمرتك جميعا فقالت يا رسول الله اني اجد في نفسي اني لم اطف با
لبيت حتى حججت قال فاذهب بها يا عبد الرحمن فاعمرها من التنعيم وذلك ليلة الحصبة ترجمہ جابر
بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم لبیک پکارتی ہوئی آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج صرف حج کی اور عائشہ آئیں لبیک پکارتی
ہوئیں عمرے کی جب ہم سرف میں پہنچے تو اون کو حیض آگیا یہاں تک کہ ہم لوگ مکے میں پہنچے اور طواف کیا کعبے کا اور صفا مروہ دوڑے
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا احرام کھولنے کا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو ہم نے کہا کیا چیزیں ہم کو حلال ہو نگے
رجو احرام میں منع تھیں آپ نے فرمایا ہر چیز پھر ہم نے عورتوں سے جماع کیا اور خوشبو لگائی اور کپڑے پہنے اور نویں تاریخ میں صرف

ن صعہ

ن بالمواقف

چار راتین باقی تہین پہر آٹہوین تاریخ ہمنے احرام باندہا حج کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ پاس آئے دیکہا تو وہ رو رہی ہین آپنے فرمایا تجہکو کیا ہوا وہ بولین مجہکو حیض آگیا اور لوگون نے احرام کہولا مین نے نہین کہولا نہ طواف کیا بیت اللہ کا (تو ابہی تک مین عمرہ سی فارغ نہین ہوئی) اور لوگ اب حج کو جارہے ہین (میرا حج بہی گیا) آپ نے فرمایا یہ تو وہ چیز ہو جو اللہ نے لکہدی ہی آدم کے بیٹیون کو لیے اب تو غسل کر اور حج کا لبیک پکار اونہون نی ویسا ہی کیا اور سب جگہون مین ٹہرین (یعنی منا اور عرفات اور مزدلفہ مین) جب حیض سے پاک ہوئین تو طواف کیا کعبہ کا اور صفا اور مروہ کا پہر فرمایا اب تو حلال ہوگئی حج اور عمرہ دونون سے اونہون نے کہا میرے دل مین کہٹکتا ہی مینے طواف نہین کیا کعبے کا حج سے پہلے (تو عمرہ کیسی ادا ہوا) آپ نے فرمایا اچہا عبد الرحمن (حضرت عائشہ کے بہائی تہے) اونکو لیجا اور عمرہ کرالا تنعیم سے (جو ایک مقام ہی مکے سے تین کوس پر اب عمرہ کا احرام اکثر وہین سے باندہتے ہین) اور یہ واقعہ لیلۃ الحصبہ مین ہوا (جس رات محصب مین اوترتے ہین) محصب ایک مقام ہی مکے سے ایک میل پر وہان منا سے لوٹتی ہوئے ٹہرتے ہین بارہوین یا تیرہوین تاریخ کو۔

عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع فأهللنا بعمرة ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان معه هدي فليهلل بالحج مع العمرة ثم لا يحل حتى يحل منهما جميعا فقدمت مكة وأنا حائض فلم أطف بالبيت ولا بين الصفا والمروة فشكوت ذلك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انقضي رأسك وامتشطي وأهلي بالحج ودعي العمرة ففعلت فلما قضيت الحج أرسلني رسول الله صلى الله عليه وسلم مع عبد الرحمن بن أبي بكر إلى التنعيم فاعتمرت قال هذه مكان عمرتك فطاف الذين أهلوا بالعمرة بالبيت وبين الصفا والمروة ثم حلوا ثم طافوا طوافا آخر بعد أن رجعوا من منى لحجهم وأما الذين جمعوا الحج والعمرة فإنما طافوا طوافا واحدا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نکلے حجۃ الوداع مین تو ہم نے عمرہ کا احرام باندہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے ساتہہ ہدی ہو تو وہ حج اور عمرہ کا احرام دونون باندہے پہر احرام نہ کہولے جبتک دونون سے فارغ نہ ہو مین جب مکے مین پہونچی تو مجہکو حیض آگیا نہ طواف نہین کیا کعبہ کا نہ صفا مروہ دوڑ سکی پہر مینے شکایت کی اسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سر کہول ڈال اور کنگہی کر اور حج کا احرام باندہ اور عمرہ چہوڑ دے مین نے ایسا ہی کیا جب حج کر چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتہہ تنعیم کو بہیجا مینے عمرہ کیا آپنے فرمایا یہ تیری عمرہ کا مقام ہی تو جن لوگون نے عمرہ کا احرام باندہا تہا انہون نے طواف کیا اور سعی کی پہر احرام کہول ڈالا پہر جب (حج کر کے) منا سے لوٹے تو دوسرا طواف کیا حج کا اور جن لوگون نے جمع کیا تہا حج اور عمرے کو (یعنی قران کیا تہا) انہون نے ایک ہی طواف کیا

الاشتراط في الحج

حج مین شرط کر لینا **ف** یعنی احرام کیوقت اسی طرح پکارنا کہ اگر مجہے کے تک پہونچنا نہ ہوگا تو جہانتک پہونچ سکونگا وہین احرام کہول ڈالونگا اس شرط کا فائدہ یہ ہے کہ اوسکو احرام کہول ڈالنا درست ہوگا جہان وہ بیماری کیوجہ سے مجبور ہو جاوے اور آگے نہ جاسکے اور ہدی کی ذبح ہونے کا مکہ مین انتظار نہ کرنا پڑیگا جیسے اور احصار مین ہوتا ہے **عن** ابن عباس أن ضباعة أرادت الحج فأمرها النبي صلى

الله عليه وسلم أن تشترط ففعلت عن أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ضباعہ نے ارادہ کیا حج کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حکم کیا شرط کرلینے کا اور اوس نے ایسا ہی کیا آپکے حکم سے

كيف يقول إذا اشترط
شرط کرتے وقت کیا کہے

عن هلال بن خباب قال سألت سعيد بن جبير عن الرجل يحج يشترط قال الشرط بين الناس فحدثته حديثه يعني عكرمة فحدثني عن ابن عباس أن ضباعة بنت الزبير بن عبد المطلب أتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إني أريد الحج فكيف أقول قال قولي لبيك اللهم لبيك ومحلي من الأرض حيث تحبسني فإن لك على ربك ما استثنيت ترجمہ ہلال بن خباب سے روایت ہے میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا آدمی حج میں شرط کرے اونہوں نے کہا شرط لوگوں میں ہوتی ہے میں نے اون سے حدیث بیان کی عکرمہ کی اونہوں نے حدیث بیان کی ابن عباس سے کہ ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا قصد ہے حج کرون تو کیا کہون آپنے فرمایا کہہ لبیک اللہم لبیک اور میری جگہہ احرام کہولنے کی وہی ہے جہان تو مجھے روک دیوے کیونکہ جو تو نے شرط کی وہ تیری پروردگار کو اوپر ہے

عن ابن عباس قال جاءت ضباعة بنت الزبير إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إني امرأة ثقيلة وإني أريد الحج فكيف تأمرني أن أهل قال أهلي واشترطي أن محلي حيث حبستني ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ضباعہ بنت زبیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں بیمار ہوں اور میری نیت حج کی ہے تو کیا حکم فرماتے ہیں آپ مجھکو احرام باندھنے میں آپنے فرمایا احرام باندھ اور شرط کرلی کہ میری احرام کہولنی کی جگہہ وہی ہے جہان تو مجھکو روک دیوے

عن عائشة قالت دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ضباعة فقالت يا رسول الله إني شاكية وإني أريد الحج فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم حجي واشترطي أن محلي حيث تحبسني ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ پاس آئے وہ بولی یا رسول اللہ میں بیمار ہوں اور حج کرنا چاہتی ہوں آپنے فرمایا حج کر اور شرط کرلے کہ میری احرام کہولنی کی وہی جگہہ ہے جہان تو روک دیوے

ما يفعل من حبس عن الحج ولم يكن اشترط
جو شخص حج سے رک جاوے لیکن اوسنے شرط نہ کی ہو تو کیا کرے

عن سالم قال كان ابن عمر ينكر الاشتراط في الحج ويقول أليس حسبكم سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن حبس أحدكم عن الحج طاف بالبيت وبالصفا والمروة ثم حل من كل شيء حتى يحج عاما قابلا ويهدي ويصوم إن لم يجد هديا ترجمہ سالم سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر انکار کرتے تھے حج میں شرط کرنے سے اور کہتے تھے کیا بس نہیں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اگر کوئی تم میں سے رک جاوے حج سے تو طواف کرے کعبے کا اور صفا مروہ دوڑلے پہر ہر چیز اوس کو درست ہو جاوے گی یہانتک کہ حج کرے دوسرے سال اور ہدی دیوے اور جو ہدی نہ ہو تو روزہ رکھے

عن سالم عن أبيه أنه كان ينكر الاشتراط في الحج ويقول ما حسبكم سنة نبيكم صلى الله عليه وسلم أنه لم يشترط فإن حبس أحدكم حابس فليأت البيت فليطف به وبين الصفا والمروة ثم ليحلق أو ليقصر ثم ليحلل وعليه الحج من قابل ترجمہ سالم سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے وہ انکار کرتے تھے حج میں شرط

کرنیگا اور کہتی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط نہین کی اگر تم مین سے کسیکو روکنے والا روک دیوے تو بیت اللہ مین آوے
اور طواف کرے اور صفا مروہ دوڑے پھر سر منڈاوے یا بال کترو ے پھر احرام کھول ڈالے اور دوسرے سال حج کرے **اشعار الهدي**
ہدی کو اشعار کرنا **ف** یعنی ایکطرف سے کوہان کے ایک زخم کر دینا اور یہ نشانی ہے اسبات کی کہ وہ جانور ہدی کا ہے عرب لوگ
یہ نشانی دیکھتے تو اوس جانور کو نہ لوٹتے **عن** المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم قالا خرج رسول الله صلى الله عليه
وسلم زمن الحديبية في بضع عشرة مائة من اصحابه حتى اذا كانوا بذي الحليفة قلد الهدي واشعر واحرم
بالعمرة مختصر ترجمہ مسور بن مخرمہ اور مروان بن الحکم سے روایت ہے دونون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ
کے سال کئے سو اصحاب لیکر نکلے جب ذوالحلیفہ مین پہنچے تو ہدی کی تقلید (گلے مین ڈالنا کسی چیز کا جیسے جوتی یا رومال وغیرہ
نشانی کے لئے) کی اور اشعار کیا اور احرام باندھا عمرے کا **عن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اشعر بدنة
ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار کیا اپنی اونٹنی کا **اي** الشقين يشعر کس طرف
سے اشعار کرے **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم اشعر بدنته من الجانب الايمن وسلت الدم عنها
واشعرها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار کیا اپنی اونٹنی کا داہنی طرف سے اور پونچھ ڈالا
خون اوس سے **باب** سلت الدم عن البدن بدن سے خون پونچھ ڈالنا **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم
لما كان بذي الحليفة امر ببدنته فاشعر في سنامها من الشق الايمن ثم سلت عنها وقلدها نعلين فلما استوت
به على البيداء اهل ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ذوالحلیفہ مین تھے تو حکم کیا اپنی اونٹ کو کوہان
چیرنے کا داہنی طرف سے پھر خون پونچھا وہان سے اور گلے مین اوس کے دو جوتیان لٹکائین جب اونٹنی آپ کو لیکر سیدھی ہوئی
بیدا پر تو لبیک پکاری **فتل** القلائد ہدی کے گلے کے ہار بٹنا **عن** عائشة انها قالت كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يهدي من المدينة فافتل قلائد هديه ثم لا يجتنب شيئا مما يجتنبه المحرم ترجمہ ام المومنین
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدی بھیجتے مدینہ سے تو مین ہار گوندھتا آپکے ہدی کا پھر پرہیز نہ کیا کسی چیز سے
(اسلیے کہ ہار بٹنے سے احرام نہین ہوتا جبتک ہدی کے ساتھ روانہ نہ ہو) جن چیزون سے محرم پرہیز کرتا ہے **عن** عائشة قالت كنت
افتل قلائد هدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فيبعث بها ثم ياتي ما ياتي الحلال قبل ان يبلغ الهدي محله
ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے ہار بٹتی پھر آپ ہدی کو روانہ کر دیتے اور جو
کام حلال (بلا احرام) لوگ کرتے ہین وہ کرتے یہانتک کہ ہدی اپنی جگہہ پہونچے **عن** عائشة قالت ان كنت لافتل قلائد هدي
رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم لا يقيم ولا يحرم ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہدی کے ہار بٹتی پھر آپ ٹھہرے رہتے اور احرام نہ باندھتے **عن** عائشة قالت كنت افتل القلائد لهدي رسول الله صلى الله
عليه وسلم فيقلد هديه ثم يبعث بها ثم يقيم لا يجتنب شيئا مما يجتنبه المحرم **عن** عائشة قالت لقد رايتني

افتل قلائد الغنم لهدي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم يمكث حلالا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

ما يفتل منه القلائد

ہار کس چیز کے بٹنا چاہیے

عن ام المؤمنين قالت انا فتلت تلك القلائد من عهن كان عندنا فاصبح فينا فاتى ما ياتي الحلال من اهله وما ياتي الرجل من اهله ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے ان ہاروں کو بٹا تھا اون سے جو ہمارے پاس تھی پھر صبح ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب کام کرتے رہے جو بن احرام لوگ کرتے ہیں اور جو لوگ اپنی بی بیوں سے کرتے ہیں

تقليد الهدي

ہدی کے گلے میں کچھ لٹکانا

عن حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت يا رسول الله ما شان الناس قد حلوا بعمرة ولم تحلل انت من عمرتك قال اني لبدت راسي وقلدت هديي فلا احل حتى انحر ترجمہ ام المومنین حفصہ رض سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ لوگوں کو کیا ہوا انہوں نے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور آپ نے عمرہ کیا احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے سر کے بالوں کو جمایا اور ہدی کے گلے میں ہار لٹکایا میں احرام نہیں کھولوں گا جب تک نحر (قربانی) نہ کروں

عن ابن عباس ان نبي الله صلى الله عليه وسلم لما اتى ذا الحليفة اشعر الهدي في جانب السنام الايمن ثم اماط عنه الدم وقلده نعلين ثم ركب ناقته فلما استوت به البيداء لبى واحرم عند الظهر واهل بالحج ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذو الحلیفہ میں تشریف لائے اور ہدی کا اشعار کیا داہنی طرف کوہان میں اور دو جوتیاں اوسکے گلے میں لٹکائیں پھر سوار ہوئے اپنی اونٹنی پر جب بیدا میں اونٹنی آپ کو لیکر سیدھی ہوئی اوس وقت آپ نے لبیک کہی اور ظہر کے وقت احرام باندھا اور حج کا لبیک پکارا

تقليد الابل

اونٹ کے گلے میں ہار

عن عائشة قالت فتلت قلائد بدن رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدي ثم قلدها واشعرها ووجهها الى البيت وبعث بها واقام فما حرم عليه شيء كان له حلالا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے ہار اپنے ہاتھ سے بٹے پھر آپ نے ان کے گلے میں لٹکائے اور ان کو اشعار کیا اور روانہ کر دیا بیت اللہ کی طرف اور آپ ٹھہرے رہے اور کوئی چیز آپ پر حرام نہیں ہوئی جو حلال تھی

عن عائشة قالت فتلت قلائد بدن رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم لم يحرم ولم يترك شيئا من الثياب ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے ہار بٹے پھر آپ محرم نہیں ہوئے نہ کپڑے پہننا چھوڑے

تقليد الغنم

بکریوں کے ہار لٹکانا

عن عائشة قالت كنت افتل قلائد هدي رسول الله صلى الله عليه وسلم غنما ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریوں کی جو ہدی ہوتی تھیں (یعنی کعبہ کو بھیجی جاتی تھیں قربانی کو) ہار بٹتی تھی

عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يهدي الغنم ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدی بھیجتے تھے بکریوں کی

عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اهدى مرة غنما وقلدها ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بکریوں کو ہدی کیا اور ان کے گلے میں ہار لٹکائے

عن عائشة قالت كنت افتل قلائد هدي رسول الله صلى الله عليه وسلم غنما ثم لا يحرم ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریوں کے ہار بٹتی تھی جو ہدی کی جاتی تھیں پھر آپ

محرم نہ ہوتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاةَ فَيُرْسِلُ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالًا لَمْ يَحْرُمْ مِنْهُ شَيْءٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی ہم ہار لٹکاتے تھے بکری کو گلے مین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو بہیجتے تھے اور حلال ہوتے تھے کسی چیز سے پرہیز نہین کرتے تھے

تَقْلِيدُ الْهَدْيِ نَعْلَيْنِ ہدی کے گلے مین دو جوتیان لٹکانا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ اَشْعَرَ الْهَدْيَ مِنْ جَانِبِ السَّنَامِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ اَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ ثُمَّ قَلَّدَهُ نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ نَاقَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَاَحْرَمَ عِنْدَ الظُّهْرِ وَاَهَلَّ بِالْحَجِّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ذوالحلیفہ مین آئے تو اشعار کیا ہدی کا داہنی طرف سے پہر خون صاف کیا پہر دو جوتیان لٹکائین پہر سوار ہوئے اونٹنی پر جب وہ سیدہی ہوئے بیداء مین آپکو لیکر تو حج کا احرام باندہا ظہر کے وقت اور لبیک پکاری حج کی

هَلْ يَحْرُمُ اِذَا قَلَّدَ جب ہدی کے گلے مین ہار لٹکا دے تو احرام باندہ لیا یا نہین

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانُوا اِذَا كَانُوا حَاضِرِيْنَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ بَعَثَ بِالْهَدْيِ فَمَنْ شَاءَ اَحْرَمَ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ ترجمہ جابر رض سے روایت ہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی بہیجی تو سب لوگ مدینے مین موجود تہے جس نے چاہا احرام باندہا اور جسنے چاہا نہ باندہا

هَلْ يُوْجِبُ تَقْلِيْدُ الْهَدْيِ اِحْرَامًا کیا ہدی کو تقلید کرنیسے احرام بندہ جاتا ہی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ يُقَلِّدُهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا مَعَ اَبِيْ فَلَا يَدَعُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اَحَلَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَتّٰى يَنْحَرَ الْهَدْيَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے ہار بٹتی اپنے ہاتہ سے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتہ سے وہ ہار اون کے گلے مین ڈالتے اور روانہ کردیتے اون کو میرے باپ کے ساتہہ اور آپ کوئی چیز نہ چہوڑتے جسکو اللہ نے حلال کیا آپ کے لیے یہانتک کہ ہدی کٹ جاتی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص ہدی کے جانورون کو قربانی کے لیے کو روانہ کردے لیکن خود اون کے ساتہ نہ جاوے یا احرام کی نیت نہ کرے تو محرم نہین ہوتا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے ہار بٹتی تہی پہر آپ کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے جس سے محرم پرہیز کرتا ہی

عَنْ عَائِشَةَ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا قَالَتْ وَلَا نَعْلَمُ الْحَاجَّ يُحِلُّهُ اِلَّا الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے ہار بٹتی تہی پہر آپ کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے اور ہم نہین جانتے کہ حج کرنیوالا حلال ہوتا ہو سوا طواف کے اور کسی چیز سے **ف** یعنی جب طواف الزیارت کرلے تو احرام کہل جاتا ہے اور سب چیزین جنکا استعمال احرام مین منع تہا درست ہوجاتی ہین

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنْتُ لَاَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْرُجُ بِالْهَدْيِ مُقَلَّدًا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقِيْمٌ مَا يَمْتَنِعُ مِنْ نِسَائِهِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے ہار بٹتی تہی پہر ہدی روانہ ہوجاتی ہار پہنکر

عن عائشة قالت [illegible] هدي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ترجمہ [illegible]

اسد صلی اسد علیہ وسلم گہر مین رہتی اپنی عورتون سے پرہیز نہین کرتے عن عائشة قالت لقد رأيتني أفتل قلائد هدي
رسول الله صلى الله عليه وسلم من الغنم فيبعث بها ثم يقيم فينا حلالا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے
مین رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ہدی کے ہار بٹتی پھر آپ اوس کو روانہ کردیتے اور گہر مین رہتے حلال یعنے بغیر احرام کے **سوق**
الهدي ہدی کو اپنے ساتہہ لیجانا عن جابر يحدث أن النبي صلى الله عليه وسلم ساق هديا في حجته ترجمہ جابر سے روایت
ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم ہدی اپنی ساتہہ لے گئے حج مین **ركوب البدنة** ہدی کے جانور پر سوار ہونا عن
أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يسوق بدنة قال اركبها قال يا رسول الله إنها
بدنة قال اركبها ويلك في الثانية أو في الثالثة ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے ایک شخص
کو دیکہا ہدی کا اونٹ ہانک رہا تہا (اور چلتے چلتے تہک گیا تہا) آپنے فرمایا سوار ہوجا اوسپر وہ بولا ہدی کا اونٹ ہے آپنے فرمایا سوار
ہوجا خرابی ہو تیری یہہ دوسری یا تیسری بار آپنے فرمایا عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يسوق
بدنة فقال اركبها قال إنها بدنة قال اركبها قال إنها بدنة قال في الرابعة اركبها ويلك ترجمہ انس سے
روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکہا ہدی کا اونٹ ہانکتے ہوئے فرمایا سوار ہوجا اوسپر وہ بولا ہدی ہے آپنے فرمایا
سوار ہوجا وہ بولا ہدی ہے آپنے چوتہی بار مین فرمایا سوار ہوجا خرابی ہو تیری **ركوب البدنة** لمن جهده المشي چلتے
چلتے تہکجاوے وہ ہدی کے جانور پر چڑہ لیوے عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يسوق بدنة وقد جهده
المشي فقال اركبها قال إنها بدنة قال اركبها وإن كانت بدنة ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے
ایک شخص کو دیکہا اونٹ ہانک رہا تہا ہدی کا اور چلتے چلتے تہک گیا تہا آپنے فرمایا سوار ہوجا اوسپر وہ بولا ہدی کا اونٹ ہے آپنے فرمایا
سوار ہوجا اگرچہ ہدی کا ہے **ركوب البدنة** بالمعروف ہدی کے جانور پر ضرورت کیوقت چڑہنا عن أبي الزبير قال سمعت
جابر بن عبد الله يسأل عن ركوب البدنة فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اركبها بالمعروف إذا
ألجئت إليها حتى تجد ظهرا ترجمہ ابو الزبیر سے روایت ہے جابر سے پوچہا گیا ہدی کے جانور پر چڑہنا کیسا ہے اونہوں نے کہا مین نے
رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے چڑہ اوسپر دستور کے موافق (یعنے زیادتی مت کر اور معمول سے زیادہ اوسکو مت ستا)
جب تو لاچار ہو یہان تک کہ دوسری سواری پاوے **اباحة** فسخ الحج بعمرة لمن لم يسق الهدي جو شخص ہدی ساتہہ نہ لیجاوے
وہ حج کا احرام فسخ کرکے عمرہ کرکے احرام کہول سکتا ہے عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا نرى
إلا الحج فلما قدمنا مكة طفنا بالبيت أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يكن ساق الهدي أن يحل فحل من لم يكن
ساق الهدي ونساؤه لم يسقن فأحللن قالت عائشة فحضت فلم أطف بالبيت فلما كانت ليلة الحصبة قلت
يا رسول الله يرجع الناس بعمرة وحجة وأرجع أنا بحجة قال وما كنت طفت ليالي قدمنا مكة قلت لا قال فاذهبي
مع أخيك إلى التنعيم فأهلي بعمرة ثم موعدك مكان كذا وكذا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد

علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور نیت نہین تھی مگر حج کی جب مکے مین آئے تو طواف کیا بیت اللہ کا اور آپنے حکم دیا اوس شخص کو جو ہدی نہ
لایا ہو احرام کھول ڈالنے کا تو احرام کھول ڈالا اون لوگون نے جو ہدی نہ لائے تھے اور آپکی بیبیان بھی ہدی نہین لائین تہین اونہون
نے بھی احرام کھول ڈالا حضرت عائشہ نے کہا مجھکو حیض آ گیا اسوجہ سے مین نے طواف نہین کیا بیت اللہ کا جب محصب کی
رات ہوئی (یعنی تیرہوین یا بارہوین شب) مین نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ عمرہ اور حج کرکے اپنے گہرونکو جاوین گے اور مین صرف
حج کرکے جاؤن آپنے فرمایا کیا تو نے طواف نہین کیا اون راتون مین جب ہم مکے مین آئے مین نے کہا نہین اسوجہ سے کہ مین حائضہ
ہو گئی تھی) آپنے فرمایا تو جا اپنے بہائی کے ساتھ تنعیم تک اور عمرے کا احرام باندھ پھر فلان مقام پر ہم سے ملنا **عن عائشۃ**
قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نری الا انہ الحج فلما دنونا من مکۃ امر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من کان معہ ھدی ان یقیم علی احرامہ ومن لم یکن معہ ھدی ان یحل **ترجمہ** ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج ہی کی نیت سے جب مکے کے قریب پہونچے تو آپنے حکم دیا جس کے ساتھ ہدی
تھی وہ احرام باندھے رہے اور جس کے ساتھ ہدی نہین ہے وہ احرام کھول ڈالے **عن** جابر قال اھللنا اصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بالحج خالصا لیس معہ غیرہ خالصا وحدہ فقدمنا مکۃ صبیحۃ اربع مضت من ذی الحجۃ
فامرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم احلوا واجعلوھا عمرۃ فبلغہ عنا انا نقول لما لم یکن بیننا وبین عرفۃ الا خمس
امرنا ان نحل فنروح الی منی ومذاکیرنا تقطر من المنی فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخطبنا فقال قد بلغنی
الذی قلتم وانی لابرکم واتقاکم ولولا الھدی لحللت ولو استقبلت من امری ما استدبرت ما اھدیت قال
وقدم علی من الیمن فقال بما اھللت قال بما اھل بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فاھد وامکث حراما کما
انت قال وقال سراقۃ بن مالک بن جعشم قال یا رسول اللہ ارایت عمرتنا ھذہ لعامنا ھذا او للابد قال ھی
للابد **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ہم نے یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے احرام باندھا صرف حج کی نیت سے فقط حج ہی کے
واسطے پھر ہم مکے مین پہونچے ذیحجہ کے چوتھی تاریخ صبح کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام کھول ڈالو اور عمرہ کرلو (یعنی حج کو موقوف
رکھو اور عمرہ کرکے احرام کھول ڈالو) آپ کو ہماری یہ بات پہونچی ہم کہتے تھے جب عرفے کے پانچ دن باقی ہین اور ہم نے احرام کھول ڈالا تو منا کو ہم
جاوینگے اپنے اعضای تناسل سے منی بہاتے ہوے (یعنی جماع سے فارغ ہوئے ہونگے) کہ حج کا احرام باندھا تو گویا منی ذکر سے بہہ رہی ہے) آپ
خطبے کو کھڑے ہوے اور فرمایا مین نے تمہاری بات سُنی مین تم سے زیادہ نیک اور پرہیزگار ہون اگر مین ہدی نہ لاتا تو احرام کھول ڈالتا اگر
پہلے مجھے معلوم ہوتا جو اب معلوم ہوا تو مین ہدی نہ لاتا حضرت علی یمن سے آئے آپنے فرمایا تم نے کاہیکا احرام باندھا اُنہون نے کہا جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا آپنے فرمایا تو ہدی دے اور احرام باندھے رہ جیسے باندھے ہے سراقہ بن مالک نے کہا یا رسول اللہ یہ عمرہ
ہمارا اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے آپنے فرمایا ہمیشہ کے لیے **عن** سراقۃ بن مالک بن جعشم انہ قال یا رسول اللہ ارایت
عمرتنا ھذہ لعامنا ام لابد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھی للابد **ترجمہ** سراقہ نے کہا یا رسول اللہ یہ عمرہ اسی سال کے

لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے آپ نے فرمایا ہمیشہ کے لیے عن سراقة تمتع رسول الله صلی الله علیه وسلم وتمتعنا معه فقلنا ألنا

خاصة أم للأبد قال بل للأبد ترجمہ سراقہ سے روایت ہے تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی تمتع کیا آپ کے ساتھ پھر ہم نے

کہا کیا یہ ہمارے لیے خاص ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے آپ نے فرمایا نہیں ہمیشہ کے لیے ہے عن بلال قال قلت یا رسول الله أفسخ

الحج لنا خاصة أم للناس عامة قال بل لنا خاصة ترجمہ بلال سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا حج کا فسخ کرنا

خاص ہمارے لیے ہے یا سب لوگوں کے لیے آپ نے فرمایا نہیں خاص ہم لوگوں کے لیے عن أبي ذر في متعة الحج قال كانت لنا

خاصة ترجمہ ابوذر سے روایت ہے تمتع حج میں خاص ہمارے لیے تھا عن أبي ذر قال في متعة الحج ليست لكم ولستم منها

رخصۃ

في شيء إنما كانت رخصة لنا أصحاب محمد صلی الله علیه وسلم ترجمہ ابوذر سے روایت ہے انہوں نے کہا حج کا تمتع

تمہارے واسطے نہیں ہے نہ تم کو اس سے علاقہ ہے وہ خاص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے رخصت تھی عن أبي ذر

قال كانت المتعة رخصة لنا ترجمہ ابوذر سے روایت ہے متعہ خاص رخصت تھی ہمارے لیے عن عبد الرحمن بن أبي الشعثاء

قال كنت مع إبراهيم النخعي وإبراهيم التيمي فقلت لقد هممت أن أجمع العام الحج والعمرة فقال إبراهيم لو كان

أبوك لم يهمم بذلك قال وقال إبراهيم التيمي عن أبيه عن أبي ذر قال إنما كانت المتعة لنا خاصة ترجمہ عبد الرحمن

بن شعثا سے روایت ہے میں ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کے ساتھ تھا میں نے کہا میرا قصد ہے اس سال حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے کا ابراہیم نے

کہا کہ اگر تیرا باپ ہوتا تو ایسا قصد نہ کرتا ابراہیم تیمی نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے ابوذر سے سنا کہ متعہ خاص ہمارے لیے تھا عن

ابن عباس قال كانوا يرون أن العمرة في أشهر الحج من أفجر الفجور في الأرض ويجعلون المحرم صفرا ويقولون إذا برأ

الدبر وعفا الوبر وانسلخ صفر أو قال دخل صفر فقد حلت العمرة لمن اعتمر فقدم النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه

الصفر

صبيحة رابعة مهلين بالحج فأمرهم أن يجعلوها عمرة فتعاظم ذلك عندهم فقالوا يا رسول الله أي الحل قال

الحل كله ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے لوگ سمجھتے تھے (جاہلیت میں) کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا بڑا گناہ ہے اور محرم کو صفر کہتے تھے

اور کہتے تھے جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہو اور بال اوس کے بڑھ جاویں اور صفر گزر جاوے یا صفر آ جاوے تو عمرہ حلال ہوا عمرہ کرنیوالوں کو تو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب چوتھی تاریخ ذی الحجہ کی صبح کو مکے میں آئے حج کی لبیک پکارتے ہوئے پھر آپ نے صحابہ

کو حکم دیا حج کو عمرہ کرنے کا یہ ان لوگوں کو ایک بڑا کام معلوم ہوا (اس لیے کہ جاہلیت سے ان کا عقیدہ یہ تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ

درست نہیں ہے) انہوں نے کہا یا رسول اللہ عمرہ کر لینے سے کون کون سی چیزیں درست ہوں گی آپ نے فرمایا سب چیزیں جو احرام میں

درست نہیں عن ابن عباس يقول أهل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالعمرة وأهل أصحابه بالحج وأمر من

لم يكن معه الهدي أن يحل وكان فيمن لم يكن معه الهدي طلحة بن عبيد الله ورجل آخر فأحلا ترجمہ

ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا اور آپ کے اصحاب نے حج کا پھر جن لوگوں کے ساتھ ہدی نہ

تھی ان کو آپ نے حکم دیا احرام کھول ڈالنے کا اور طلحہ بن عبید اللہ ایک شخص اور ان لوگوں میں سے تھے جنکے ساتھ ہدی نہ تھی ان دونوں نے

احرام کہول ڈالے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال هذه عمرة استمتعنا بها فمن لم يكن عنده هدي فليحل الحل كله فقد دخلت العمرة في الحج ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ ہے جس سے فایدہ اوٹھایا ہمنے سو جسکے پاس ہدی نہو وہ حلال ہو جاوے سب طرح سے اور عمرہ حج مین داخل ہو گیا

ما يجوز للمحرم أكله من الصيد

محرم کو کونسا شکار کہانا درست ہے

عن أبي قتادة أنه كان مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى إذا كان ببعض طريق مكة تخلف مع أصحاب له محرمين وهو غير محرم فرأى حمارا وحشيا فاستوى على فرسه ثم سأل أصحابه أن يناولوه سوطه فأبوا فسألهم رمحه فأبوا فأخذه ثم شد على الحمار فقتله فأكل منه بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وأبى بعضهم فأدركوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألوه عن ذلك فقال إنما هي طعمة أطعمكموها الله عز وجل ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایکبار مکے کے راستے مین اپنے یارون کے ساتھ پیچھے رہ گئے جو احرام باندھے تھے لیکن ابو قتادہ کو احرام نہ تہا اونہون نے ایک گورخر دیکھا اپنے گھوڑے پر چڑھے اور یارون سے کوڑا مانگا اونہون نے نہ دیا پہر نیزہ مانگا اونہون نے نہ دیا اونہون نے آپ لیا اور گورخر کا پیچھا کیا آخر اوسکو مارا تو بعضے صحابہ نے (جو احرام باندھے تھے) اوسکا گوشت کہایا اور بعضون نے نہ کہایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو آپ سے پوچھا آپنے فرمایا یہ ایک لقمہ تہا جو اللہ نے تم کو کہلایا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم اگر مدد نہ کرے شکار کرنے مین نہ بتلا دے نہ دکہاوے اور کوئی شکار کر لادے تو اوسکو کہانا درست ہے

عن عبد الرحمن التيمي قال كنا مع طلحة بن عبيد الله ونحن محرمون فأهدي له طير وهو راقد فأكل بعضنا وتورع بعضنا فاستيقظ طلحة فوفق من أكله وقال أكلناه مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ عبد الرحمن تیمی سے روایت ہے ہم طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوے اونکو تحفہ آیا پرندے کا گوشت اور وہ سوتے تھے تو بعضون نے ہم مین سے کہایا اور بعضون نے پرہیز کیا جب طلحہ جاگے تو وہ موافق ہوے اون لوگون کے جنہون نے کہایا تہا اور کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کو کہایا ہے

ب فوفق

عن البهزي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج يريد مكة وهو محرم حتى إذا كانوا بالروحاء إذا حمار وحش عقير فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال دعوه فإنه يوشك أن يأتي صاحبه فجاء البهزي وهو صاحبه إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله شأنكم بهذا الحمار فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم أبا بكر فقسمه بين الرفاق ثم مضى حتى إذا كان بالأثاية بين الرويثة والعرج إذا ظبي حاقف في ظل فيه سهم فزعم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر رجلا يقف عنده لا يريبه أحد من الناس حتى يجاوزه ترجمہ زید بن کعب بہزی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے مکے کے قصد سے احرام باندھے ہوے جب روحا مین پہنچے (روحا ایک مقام ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے) تو ایک گورخر زخمی دیکھا لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا

ب فدعوہ

اوسکو پڑا رہنے دو اوسکا مالک آجاویگا اتنے مین بہزی آیا وہی اوسکا مالک تہا وہ بولا اے رسول اللہ اس گورخر کے آپ مختار ہین آپ نے
ابو بکر کو حکم دیا اونہون نے اوسکا گوشت تقسیم کیا سب ساتہیون کو پہر آپ آگے بڑہے جب اثابہ مین پہونچے درمیان رویثہ اور عرج
(اثابہ اور رویثہ اور عرج سب مقامون کے نام ہین) تو دیکہا کہ ایک ہرن اپنا سر جہکائے ہوئے سایہ مین کہڑی ہے اور ایک تیر اوسکو
لگا ہوا ہے تو کہا بہزی نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ کہڑا رہے اوسکے پاس تا کوئی اوسکو نہ چہیڑے
یہانتک کہ آپ آگے بڑہ جاوین **ف** شکار گوشت یعنی جنگل کے شکار کا محرم کے لیے حرام ہے مطلقا بعضون کے نزدیک اس لیے
کہ اللہ نے فرمایا وحرم علیکم صید البر ما دمتم حرما یعنی حرام ہے تمپر شکار خشکی کا جبتک تم احرام باندہے ہو اور شافعی و مالک و
احمد و امام داؤد ظاہری کے نزدیک حرام ہے اگر محرم خود شکار کرے یا مدد کرے شکار کرنے مین یا اوسکے لیے شکار کیا جاوے
اور ابو حنیفہ کے نزدیک اگر محرم کے لیے شکار کیا جاوے لیکن اوس نے مدد نہ کی ہو تو درست ہے واللہ اعلم **مالا یجوز للمحرم
اکلہ من الصید** جس شکار کا کہانا محرم کو درست نہین **عن** الصعب بن جثامۃ انہ اھدی لرسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حمار وحش وھو بالابواء او بودان فردہ علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رای رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی وجھی قال اما انہ لم نردہ علیک الا انا حرم **ترجمہ** صعب بن جثامہ سے روایت ہے
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گورخر بہیجا اور آپ ابوا یا ودان مین تہے (دونون مقامون کے نام ہین) آپ نے
پہیر دیا جب آپ نے دیکہا جو میرے منہ پر نمود ہوا (یعنی رنج) تو فرمایا ہم نے اسلیے پہیرا کہ ہم احرام باندہے ہین **ف** شاید صعب نے
حضرت ہی کے لیے شکار کیا ہوگا اسواسطے آپ نے پہیر دیا ورنہ اوپر گزرا کہ بہزی کا گورخر آپنے قبول کیا **عن** الصعب بن جثامۃ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقبل حتی اذا کان بودان رای حمار وحش فردہ علیہ وقال انا حرم ولا ناکل
الصید **ترجمہ** صعب بن جثامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جب ودان مین پہونچے تو ایک گورخر دیکہا
آپنے پہیر دیا اور فرمایا ہم احرام باندہے ہین شکار نہین کہاتے **عن** ابن عباس قال لزید بن ارقم ما علمت ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اھدی لہ عضو صید وھو محرم فلم یقبلہ قال نعم **ترجمہ** ابن عباس نے زید بن ارقم سے
کہا تم کو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ بہیجا گیا شکار کے جانور کا ایک ٹکڑا آپنے قبول نہ کیا اونہون نے کہا ہان
عن ابن عباس قال قدم زید بن ارقم فقال لہ ابن عباس یستذکرہ کیف اخبرتنی عن لحم صید اھدی
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو حرام قال نعم اھدی لہ رجل عضوا من لحم صید فردہ وقال انا
لا ناکل انا حرم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے زید بن ارقم آئے تو ابن عباس نے اونکو یاد دلانے کے لیے پوچہا تم نے کیا بیان
کیا تہا شکار کے گوشت مین جو ہدیہ دیا گیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ احرام باندہے تہے زید نے کہا ہان ایک شخص نے
آپ کو ایک پارچہ شکار کے گوشت کا بہیجا آپنے پہیر دیا اور فرمایا ہم نہین کہاتے ہم احرام باندہے ہین **عن** ابن عباس قال اھدی
الصعب بن جثامۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجل حمار وحش تقطر دما وھو محرم وھو بقدید

فَرَدَّهُ عَلَيْهِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے صعب بن جثامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گورخر کی ران بھیجی جس سے خون
ٹپکتا تھا قدید میں (ایک مقام ہے) آپ احرام باندھے تھے آپ نے پھیر دیا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے صعب بن جثامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو گورخر بھیجا آپ احرام باندھے تھے آپ نے پھیر دیا إِذَا ضَحِكَ الْمُحْرِمُ فَفَطِنَ الْحَلَالُ لِلصَّيْدِ فَقَتَلَهُ أَيَأْكُلُهُ أَمْ لَا
محرم شکار کو دیکھکر ہنسے اور حلال سمجھ جاوے اور شکار مارے تو اوسکا کہانا درست ہے یا نہیں عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ
انْطَلَقَ أَبِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِي
يَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَطَعَنْتُهُ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ
وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُوضِعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ شَأْوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا
مِنْ غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ أَيْنَ تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ وَهُوَ قَائِلٌ بِالسُّقْيَا فَلَحِقْتُهُ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا
دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ فَانْتَظَرَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ
مُحْرِمُونَ ترجمہ عبد اللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہے میرے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے جس سال صلح حدیبیہ ہوئی
(یعنی چھٹے سال ہجرت کے) تو اونکے ساتھیوں نے احرام باندھا اور میرے باپ نے احرام نہیں باندھا میرے باپ نے کہا میں یاروں کے ساتھ
تھا اتنے میں ایک دوسرے کو دیکھکر ہنسنے لگے میں نے دیکھا تو ایک گورخر ہے میں نے اوسکو برچھہ مارا اور اپنے یاروں سے مدد چاہی
اونہوں نے مدد نہ دی پھر ہم سبنے اوسکا گوشت کہایا اور ہم کو ڈر ہوا کہیں ہم لوٹے نہ جاویں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو ڈھونڈھنا شروع کیا میں اپنے گھوڑے کا ایک قدم رکھتا تھا اور ایک قدم اوٹھاتا تھا یہاں تک کہ ایک شخص قبیلہ غفار کے
سے رات کو مجھے ملا میں نے کہا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں چھوڑا ہے وہ بولا میں نے انکو چھوڑا جب آپکا ارادہ سقیا
(ایک گانو کا نام ہے) میں ٹھرنے اور سونے کا تہا میں آپ سے جا کر ملا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپکے اصحاب نے آپ کو سلام
عرض کیا ہے اور رحمت اللہ کی اور برکت اوسکی اور وہ ڈرتے ہیں کہیں لٹ نہ جاویں بغیر آپکے تو اونکا انتظار کیجیے آپ نے انتظار
کی میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے ایک گورخر مارا اور میرے پاس اوسکا گوشت موجود ہے آپ نے لوگوں سے فرمایا کہاؤ اور وہ سب
احرام باندھے تھے عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ فَأَهَلُّوا بِعُمْرَةٍ
غَيْرِي فَاصْطَدْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَأَطْعَمْتُ أَصْحَابِي مِنْهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ فَاضِلَةً فَقَالَ كُلُوهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے اونہوں
نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں تو سب لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا سوا میرے۔ ابو قتادہ نے کہا میں
نے ایک گورخر شکار کیا اور اپنے ساتھیوں کو کہلایا اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا

ن عليه
ن اصحابه
ن ارفع
ن يقطعوا

میرے پاس آیا گوشت اوسکا بچا ہوا ہے آپنے فرمایا کھاؤ اوسکو حالانکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھی **اذا اشار المحرم الى الصيد فقتله الحلال** جب محرم شکار کیطرف اشارہ کرے پھر غیر محرم اوسکو مارے توکیا حکم ہے عن عبد الله بن ابي قتادة يحدث عن ابيه انهم كانوا في مسير لهم بعضهم محرم وبعضهم ليس بمحرم قال فرايت حمار وحش فركبت فرسي واخذت الرمح واستعنتهم فابوا ان يعينوني فاختلست سوطا من بعضهم فشددت على الحمار فاصبته فاكلوا منه فاشفقوا قال فسئل عن ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال هل اشرتم او اعنتم قالوا لا قال فكلوا ترجمہ عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اپنے باپ ابوقتادہ سے سنا لوگ سفر میں تھے بعضوں نے احرام باندھا تھا اور بعضوں نے نہیں باندھا تھا میں نے ایک گورخر دیکھا اور برچھا لیکر اپنی ساتھیوں سے مدد چاہی لیکن اونہوں نے انکار کیا مدد دینے سے میں نے ایک کا کوڑا لیا اور گورخر کے پیچھے لگا آخر اوسکو مارا اونہوں نے اوسکا گوشت کھایا پھر ڈرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا کیا تم نے اشارہ کیا یا مدد کی اونہوں نے کہا نہیں آپنے فرمایا کھاؤ عن جابر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول صيد البر لكم حلال ما لم تصيدوه او يصاد لكم ترجمہ جابر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے خشکی کا شکار حلال ہے تمہارے لیے جب تم خود شکار نہ کرو نہ تمہارے لیے شکار کیا جاوے ۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث کی اسناد میں عمرو بن ابی عمرو ہے جو قوی نہیں ہے اگرچہ روایت کیا ہے اوس سے امام مالک نے **ما يقتل المحرم من الدواب** محرم کو کون کون سے جانور مارنا درست ہے **قتل الكلب العقور** کٹکھنے کتے کا مارنا درست ہے عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خمس ليس على المحرم في قتلهن جناح الغراب والحداة والعقرب والفارة والكلب العقور ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہیں جنکو مار ڈالنے میں محرم پر کچھ گناہ نہیں ایک کوا دوسری چیل تیسری بچھوا چوتھی چوہا پانچویں کاٹنے والا کتا **قتل الحية** سانپ کا مارنا درست ہے عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خمس يقتلهن المحرم الحية والفارة والحداة والغراب الابقع والكلب العقور ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانوروں کو مارنے کی محرم مار ڈالے سانپ اور چوہا اور چیل اور کوا جسکا پیٹ سفید ہو اور کاٹنے والا کتا **قتل الفارة** چوہے کا مارنا درست ہے عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذن في قتل خمس من الدواب للمحرم الغراب والحداة والفارة والكلب العقور والعقرب ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی پانچ جانوروں کے مارنے کی محرم کے لیے کوا اور چیل اور چوہا اور کاٹنے والا کتا اور بچھو **قتل الوزغ** گرگٹ کا مارنا درست ہے عن سعيد بن المسيب ان امرأة دخلت على عائشة وبيدها عكاز فقالت ما هذا فقالت لهذا الوزغ لان نبي الله صلى الله عليه وسلم حدثنا انه لم يكن شيء الا يطفئ على ابراهيم عليه السلام الا هذه الدابة فامرنا بقتلها ونهى عن قتل الجنان الا ذا الطفيتين والابتر فانهما يطمسان البصر ويسقطان ما في بطون النساء

ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے ایک عورت حضرت عائشہ رض پاس آئے اوسکے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی حضرت عائشہ نے پوچھا یہ کیا ہے وہ بولی یہ گرگٹ مارنے کے لیے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب جانور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ کو بجھاتے تھے مگر یہ جانور تو حکم کیا ہم کو اوس کے مار ڈالنے کا اور منع کیا آپ نے سفید سانپ کے مارنے سے (اس لیے کہ اوس میں ضرر نہیں ہوتا) اور حکم کیا دو لکیر والے اور دم کٹی ہوئے سانپ کو مارنے کا کیونکہ وہ دونوں آنکھ پھوڑ ڈالتے ہیں اور حاملہ عورت کے پیٹ گرا دیتے ہیں

قتل العقرب بچھو کا مارنا درست ہے **عن** ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خمس من الدواب لا جناح على من قتلهن او في قتلهن وهو حرام الحداة والفارة والكلب العقور والعقرب والغراب ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ونکو مار ڈالنے میں گناہ نہیں احرام کی حالت میں چیل اور چوہا اور کٹنا کتا اور بچھو اور کوا

قتل الحداة چیل کا مارنا درست ہے **عن** ابن عمر قال قال رجل يا رسول الله ما نقتل من الدواب اذا احرمنا قال خمس لا جناح على من قتلهن الحداة والغراب والفارة والعقرب والكلب العقور ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ہم کون سے جانور ونکو ماریں جب احرام باندھے ہوں آپ نے فرمایا پانچ جانور ونکو مارنے میں گناہ نہیں چیل اور کوے اور چوہی اور بچھو اور کٹنے کتے ہیں

قتل الغراب کوے کا مارنا درست ہے **عن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل ما يقتل المحرم قال يقتل العقرب والفويسقة والحداة والغراب والكلب العقور ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سے جانور ونکو محرم مارے آپ نے فرمایا مارے بچھو اور چوہا اور چیل اور کوا اور کٹنا کتا

عن ابن عمر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم خمس من الدواب لا جناح في قتلهن في الحرم والاحرام الفارة والحداة والغراب والعقرب والكلب العقور ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانوروں کے مارنے میں گناہ نہیں اگرچہ حرم میں مارے یا احرام کی حالت میں چوہا چیل کوا بچھو کاٹنے والا کتا

ما لا يقتله المحرم جس جانور کا مارنا محرم کو درست نہیں **عن** ابن ابي عمار قال سألت جابر بن عبد الله عن الضبع فامرني باكلها قلت اصيد هي قال نعم قلت اسمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم ترجمہ ابن ابی عمار سے روایت ہے میں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا ضبع (کفتار ہندی میں ہنڈار) کو اونہوں نے حکم دیا اوسکے کھانے کا میں نے کہا کیا وہ شکار ہے اونہوں نے کہا ہاں میں نے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اونہوں نے کہا ہاں

الرخصة في النكاح للمحرم محرم کو نکاح کرنے کی اجازت **عن** ابن عباس قال تزوج النبي صلى الله عليه وسلم وهو محرم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور آپ احرام باندھے تھے **عن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نكح حراما ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے **عن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهما محرمان ترجمہ ابن عباس

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور وہ دونوں احرام باندھے تھے عن ابن عباس ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ وھو محرم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ
سے اور آپ احرام باندھے تھے عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ وھو محرم ترجمہ وہی ہے جو اوپر
گزرا النھی عن ذلک محرم کو نکاح کرنے کی ممانعت عن عثمان بن عفان یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا ینکح المحرم ولا یخطب ولا ینکح ترجمہ عثمان بن عفان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نکاح کرے
محرم نہ پیام بھیجے نکاح کا نہ نکاح کرے دوسرے کا عن عثمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی ان ینکح المحرم او
ینکح او یخطب ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا عن نبیہ بن وھب قال ارسل عمر بن عبید اللہ بن معمر الی ابان بن عثمان
یسالہ اینکح المحرم فقال ابان ان عثمان بن عفان حدث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینکح المحرم
ولا یخطب ترجمہ نبیہ بن وہب سے روایت ہے عمر بن عبید اللہ نے ابان پاس بھیجا کسی کو دریافت کرنے کے لیے کہ محرم نکاح کرے
ابان نے کہا عثمان بن عفان نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم نہ نکاح کرے نہ پیام بھیجے نکاح کا الحجامۃ
للمحرم محرم کو پچھنے لگانا عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے اور آپ احرام باندھے تھے عن عمرو بن دینار قال سمعت عطاء قال سمعت
ابن عباس یقول احتجم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم ثم قال بعد اخبرنی طاؤس عن ابن عباس احتجم
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا حجامۃ المحرم من علۃ تکون بہ محرم کا کسی بیماری کی
وجہ سے پچھنے لگانا عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم من وثی کان بہ ترجمہ جابر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے احرام میں ایک درد کی وجہ سے حجامۃ المحرم علی ظھر القدم پاؤں پر پچھنے لگانا
عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم علی ظھر القدم من وثی کان بہ ترجمہ انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے پاؤں پر ایک درد کی وجہ سے حجامۃ المحرم وسط راسہ محرم کو
چندیا پر پچھنے لگانا کیسا ہے عن عبد اللہ ابن بحینۃ یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وسط
راسہ وھو محرم بلحی جمل من طریق مکۃ ترجمہ عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے
احرام میں لحی جمل (ایک مقام کا نام ہے) میں مکہ کی راہ میں سر کے بیچ میں ف یہ بسبب ضرورت کے ہوگا اس لیے کہ سر پر پچھنے لگانے
میں بال نکلیں گے اور بال نکالنا احرام میں جائز نہیں ہے اگر جب ضرورت ہو تو نکالے اور فدیہ دے فی المحرم یؤذیہ القمل
فی راسہ محرم کو اگر جوؤں سے تکلیف ہو عن کعب بن عجرۃ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محرما
فاذاہ القمل فی راسہ فامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یحلق راسہ وقال صم ثلثۃ ایام او اطعم
ستۃ مساکین مدین مدین او انسک شاۃ ای ذلک فعلت اجزا عنک ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے اون کے سر میں جوئیں پڑ گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا
سر منڈانے کا اور فرمایا تین روزے رکھ یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو مد ایک مد دو رطل کا یا سوا رطل کا ہوتا ہے یا ایک بکری کاٹ
جو تو اس میں سے کرے تجھ کو کافی ہوگا **عن** کعب بن عجرة قال احرمت فکثر قمل راسی فبلغ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فاتانی وانا اطبخ قدرا لاصحابی فمس راسی باصبعه فقال انطلق فاحلقه وتصدق علی ستة
مساکین **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے میں نے احرام باندھا تو سر میں جوئیں پڑ گئیں بہت یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہنچی آپ میرے پاس آئے میں اپنے ساتھیوں کی ہانڈی پکا رہا تھا آپ نے میرا سر اپنی انگلی سے چھوا پھر فرمایا جاؤ منڈا سر کو اور
صدقہ دو چھ مسکینوں کو **غسل المحرم بالسدر اذا مات** اگر محرم مرجاوے تو اوسکو بیری کے پانی سے غسل دینا

عن ابن عباس ان رجلا کان مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوقصته ناقته وهو محرم فمات فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوه بماء وسدر وکفنوه فی ثوبیه ولا تمسوه بطیب ولا تخمروا راسه فانه یبعث
یوم القیامة ملبیا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اوسکی اونٹنی نے
اوسکی گردن توڑ ڈالی اور وہ احرام باندھے تھا وہ مرگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو غسل دو پانی اور بیری سے
اور کفن دو اوسی دو کپڑوں میں (جو پہنے ہے) اور مت خوشبو لگاؤ اوس کے اور مت ڈھانپو سر اوسکا اس لیے کہ وہ قیامت کے روز
لبیک کہتا ہوا اوٹھیگا **فی کم یکفن المحرم اذا مات** محرم جب مرجاوے تو کتنے کپڑوں میں دفن کیا جاوے

عن ابن عباس ان رجلا محرما صرع عن ناقته فاوقص ذکر انه قد مات فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوه
بماء وسدر وکفنوه فی ثوبین قال علی اثره خارجا راسه قال ولا تمسوه طیبا فانه یبعث یوم القیامة
ملبیا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک شخص محرم گرا اپنی اونٹنی پر سے اوسکی گردن ٹوٹ گئی وہ مر گیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو غسل دو پانی اور بیری سے اور کفن دو دو کپڑوں میں پھر اوسکے بعد کہا اوسکا سر کھلا رہے
اور مت خوشبو لگاؤ اوس کے اسلیے کہ وہ قیامت میں لبیک کہتا ہوا اوٹھیگا (شعبہ نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا میں نے
یہ حدیث ابو بشر سے دس برس کے بعد پھر پوچھی اونہوں نے اوسی طرح بیان کیا جیسے بیان کرتے تھے اتنا زیادہ کیا جیسا وہ
اوسکا منہ اور سر) **النہی عن ان تحنط المحرم اذا مات** محرم جب مرجاوے تو اوسکی خوشبو نہ لگانا

عن ابن عباس قال بینا رجل واقف بعرفة مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ وقع عن راحلته فاقعصته فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوه بماء وسدر وکفنوه فی ثوبیه ولا تحنطوه ولا تخمروا راسه فان اللہ
عز وجل یبعثه یوم القیامة ملبیا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ کھڑا تھا اتنے میں اپنے اونٹ پر سے گرا اوسکی گردن ٹوٹ گئی تب آپ نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو
اور اونہی دو کپڑوں میں جو پہنے ہے دفن کرو اور خوشبو مت لگاؤ اور سر مت ڈھانپو اس لیے کہ اللہ جل جلالہ قیامت کے روز

ذلک

فاقعصه

اوسکو اوٹھاویگا لبیک کہتا ہوا عن ابن عباس قال وقصت رجلا محرما ناقته فقتلته فاتی رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال اغسلوه وكفنوه ولا تغطوا رأسه ولا تقربوه طيبا فانه يبعث يهل ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص محرم کی اوسکی اونٹنی نے گردن توڑ ڈالی وہ مرگیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے
نے فرمایا اوسے غسل دو اور کفن دو اور اوسکا سر مت ڈھانپو اور اوسکی خوشبو مت لگاؤ وہ لبیک پکارتا ہوا اوٹھیگا۔

النهي ان يخمر وجه المحرم ورأسه اذا مات محرم جب مرجاوے تو اوسکا منہ اور سر نہ ڈھانپیں عن
ابن عباس ان رجلا كان حاجا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وانه لفظه بعيره فمات فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم يغسل ويكفن في ثوبيه ولا يغطى رأسه ووجهه فانه يقوم يوم
القيامة ملبيا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص حج مین ساتھ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوسکے
اونٹ نے اوسے گرا دیا وہ مرگیا تب آپنے فرمایا اوسکو غسل دیا جاوے اور کفن دو کپڑون مین اور اوسکا سر اور منہ نہ ڈھانپا
جاوے وہ قیامت کو لبیک کہتا ہوا اوٹھیگا

النهي عن تخمير رأس المحرم اذا مات محرم جب مرجاوے
تو اوسکا سر نہ ڈھانپا جاوے عن ابن عباس قال اقبل رجل حرام مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فخر
من فوق بعيره فوقص وقصا فمات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اغسلوه بماء وسدر و
البسوه ثوبيه ولا تخمروا رأسه فانه يأتي يوم القيامة يلبي ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص
احرام باندھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا وہ اونٹ پر سے گرا اوسکی گردن ٹوٹ گئی اور مرگیا تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو غسل دو پانی اور بیری کے پتے سے اور پہناؤ اوسکو دونو کپڑے اور مت ڈھانپو سر اوسکا
اسلیے کہ وہ قیامت کے روز آویگا لبیک کہتا ہوا

فيمن احصر بعدو جو شخص روکا جاوے کسی سبب دشمن کے
عن نافع ان عبد الله بن عبد الله وسالم بن عبد الله اخبراه انهما كلما عبد الله بن عمر ليالي
نزل الجيش بابن الزبير قبل ان يقتل فقالا لا يضرك ان لا تحج العام انا نخاف ان يحال بيننا وبين
البيت قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فحال كفار قريش دون البيت فنحر رسول الله
صلى الله عليه وسلم هديه وحلق رأسه واشهدكم اني قد اوجبت عمرة ان شاء الله انطلق فان
خلي بيني وبين البيت طفت وان حيل بيني وبين البيت فعلت ما فعل رسول الله صلى الله عليه
وسلم وانا معه ثم سار ساعة ثم قال انما شأنهما واحد اشهدكم اني قد اوجبت حجة
مع عمرتي فلم يحل منهما حتى احل يوم النحر واهدى ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عبد اللہ اور
سالم بن عبد اللہ نے اون سے بیان کیا اون دونون نے اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے گفتگو کی جب لشکر حجاج بن یوسف
(ظالم) کا عبد اللہ بن الزبیر پر آیا (جو مکے کے حاکم تھے) اون کے مارے جانے سے پہلے تو دونون نے کہا اگر اس سال

آپ حج نہ کیجیے تو کچھ نقصان نہین کیونکہ ہم کو ڈر ہے بیت اللہ سے روکے جانیکا عبد اللہ بن عمر رض نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ نکلے (حج کرنے کو) تو قریش کے کافرون نے آپ کو روکا بیت اللہ سے آپنے اپنی ہدی کا نحر کیا اور سر منڈایا اور مین
تم کو گواہ کرتا ہون کہ مین نے حج کے ساتھ عمرے کو بھی واجب کر لیا اگر خدا چاہے مین چلتا ہون اگر مجھ کو رستہ ملا بیت اللہ جانے کا
تو طواف کرونگا اور جو روک ہوگی تو جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا ویسا ہی کرونگا مین بھی آپ کے ساتھ تھا پھر آپ
تھوڑی دیر چلے بعد اوسکے فرمایا حج اور عمرہ دونون یکسان ہین مین تم کو گواہ کرتا ہون کہ مین نے عمرہ کے ساتھ حج کو بھی واجب
کر لیا پھر آپنے احرام نہین کھولا یہانتک کہ دسوین تاریخ ہوئی اوس روز احرام کھولا اور ہدی کو نحر کیا **عن الحجاج بن عمرو الانصاری**
انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من عرج او كسر فقد حل وعليه حجة اخرى فسالت ابن عباس و
ابا هريرة عن ذلك فقالا صدق ترجمہ حجاج بن عمرو انصاری سے روایت ہے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تھے جو شخص لنگڑا ہو جاوے یا اوسکی ہڈی ٹوٹ جاوے تو اوسکا احرام کھلجاویگا اب دوسرے سال حج کرے۔ عکرمہ نے
کہا مین نے عبد اللہ بن عباس اور ابو ہریرہ سے پوچھا اونہون نے کہا سچ کہا حجاج نے **عن الحجاج بن عمرو** عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال من كسر او عرج فقد حل وعليه حجة اخرى وسالت ابن عباس وابا هريرة فقالا صدق وقال
شعيب في حديثه وعليه الحج من قابل ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

دخول مکہ

مکے مین داخل ہونیکا بیان **عن** عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينزل بذي طوى يبيت به حتى يصلي صلوة الصبح
حين يقدم الى مكة ومصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك على اكمة غليظة ليس في المسجد الذي بني
ثم ولكن اسفل من ذلك على اكمة خشنة غليظة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے
کے قریب پہونچے ذو طوی (ایک مقام کا نام ہے حرم کی حد کے اندر) مین رات کو ٹھہرتے پھر صبح کی نماز پڑھ کر مکے مین آتے اور آپ
کی نماز کی جگہ وہ مسجد نہین ہے جو اب بن گئی ہے وہان بلکہ اوس سے نیچے ایک سخت ٹیلے پر ہے

دخول مکہ لیلا

رات کو مکے مین داخل ہونا **عن محرش الكعبي** ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج ليلا من الجعرانة حين مشى معتمرا
فاصبح بالجعرانة كبائت حتى اذا زالت الشمس خرج عن الجعرانة في بطن سرف حتى جامع الطريق طريق المدينة
من سرف ترجمہ محرش کعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نکلے جعرانہ سے جو ایک مقام ہے عرفات کے پاس (یہان
سے عمرہ کو لیے (پھر مکے مین رات کو آئے اور عمرہ ادا کیا اور رات ہی کو چلے گئے) اور صبح کی جعرانہ مین جیسے رات کو وہین رہے جب
دوپہر ڈھلی تو جعرانے سے نکلکر بطن سرف مین پہونچے اور وہان مدینے کی راہ مین ملگئے **عن محرش الكعبي** ان النبي صلى الله
عليه وسلم خرج من الجعرانة ليلا كانه سبيكة فضة فاعتمر ثم اصبح بها كبائت ترجمہ محرش کعبی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جعرانے مین سے نکلے جیسے کھری چاندی (دودھیا یعنی ایسا آپکا رنگ چمکتا تھا) اور عمرہ کیا پھر صبح کو
وہین آگئے جیسے رات کو وہین رہے

من این یدخل مکۃ

مکے مین کدھر سے آوے **عن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے گھاٹی کیطرف سے (یعنی جنۃ المعلی کیطرف سے) اور نکلے گھاٹی سے **دُخُولُ مَكَّةَ**
بِاللِّوَاءِ مکے میں جھنڈا لیکر جانا **عَنْ** جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ ترجمہ جابرؓ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے اور نشان آپکا سفید تھا **دُخُولُ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ** مکے میں بغیر احرام کے
جانا **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَقِيلَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ
فَقَالَ اقْتُلُوهُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے اور آپکے سر پر خود تھا (اس سے معلوم ہوا احرام
نہ تھا) لوگوں نے کہا ابن خطل کعبے کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے آپنے فرمایا مار ڈالو اوس کو (اور قصہ اوسکا یہ تھا کہ مسلمان ہو کر پھر اسلام
سے پھر گیا تھا اور زکوۃ کا مال لیکر بھاگ گیا اور اپنے خادم کو ناحق قتل کیا **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ
عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے جس سال مکہ فتح ہوا اور آپکے
سر پر خود تھا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ
إِحْرَامٍ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے جسدن مکہ فتح ہوا اور آپکے سر پر عمامہ تھا سیاہ بغیر
احرام کے **الْوَقْتُ** الَّذِي وَافَى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں کب داخل ہوئے
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ وَهُمْ يُلَبُّونَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحِلُّوا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب ذیحجہ کی چوتھی
تاریخ صبح کو مکے میں آئے اور وہ لبیک پکارتے تھے حج کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا (عمرہ کرکے) احرام کھول ڈالنے
کا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَقَدْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَصَلَّى الصُّبْحَ
بِالْبَطْحَاءِ وَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذیحجہ کے چار دن
گزر گئے تھے جب مکے میں آئے اور فجر کی نماز بطحا میں پڑھی اور حج کا احرام باندھا تھا پھر فرمایا جسکا جی چاہے وہ حج کو عمرہ کر دیوے **عَنْ**
جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں چوتھی ذیحجہ کی صبح کو آئے **إِنْشَادُ** الشِّعْرِ فِي الْحَرَمِ وَالْمَشْيُ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ حرم میں شعر پڑھنا
اور امام کے آگے چلنا **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ
يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ ۔ خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ + الْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ + ضَرْبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ
مَقِيلِهِ + وَيُذْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ + فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
فِي حَرَمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ تَقُولُ الشِّعْرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ فَلَهُوَ أَسْرَعُ فِيهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ ترجمہ
انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے عمرۃ القضا کے سال میں (جو سنہ ۷ ہجری میں ہوا) اور عبد اللہ بن رواحہ

آپ کے آگے چلتی تھی اور کہتی جاتی تھی یہ شعر ہیں (جنکے معنے یہ ہیں) کا فروں کے لڑکو ہٹو راہ سے ہم تمہیں ماریں گے اوس کے حکم ہی جس سے سر گردن سے ہو دیگا جدا ۔ دوست اپنے دوست کو بھولے سدا ۔ حضرت عمرؓ نے کہا ای ابن رواحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ کے حرم میں تم شعر پڑھتے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو ای عمر یہہ شعر ین کا فروں کو دلوں میں تیر مارنے سے زیادہ جلد اثر کرتی ہیں

حرمۃ مکۃ مکے کی تعظیم کا بیان

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح هذا البلد حرمه الله يوم خلق السموات والارض فهو حرام بحرمة الله الى يوم القيامة لا يعضد شوكه ولا ينفر صيده ولا يلتقط لقطته الا من عرفها ولا يختلى خلاه قال العباس يا رسول الله الا الاذخر فذكر كلمة معناها الا الاذخر

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسدن مکہ فتح ہوا یہہ شہر وہ ہے جسکو اللہ نے حرام کیا جسدن آسمان اور زمین پیدا کیا تو یہہ حرام ہے اللہ کے حرمت سے قیامت تک یہاں کا کانٹا نہ کاٹا جاوے یہاں کا شکار نہ بھگایا جاوے یہاں کی پڑی ہوی چیز نہ اوٹھائی جاوے مگر جو اپنی چیز پہچانے او یہاں کی گھانس نہ کاٹی جاوے حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ مگر اذخر کاٹنے کی اجازت دیجیے (جو ایک خوشبودار گھانس ہے کام میں آتی ہے) آپنے کچھہ ایسا فرمایا جسکا مطلب یہی تھا یعنی اذخر کاٹنے کی اجازت دی

تحریم القتال فیہ مکے میں لڑائی حرام ہے

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة ان هذا البلد حرام حرمه الله عز وجل لم يحل فيه القتال لاحد قبلي واحل لي ساعة فهو حرام بحرمة الله عز وجل

ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسدن مکہ فتح ہوا یہہ شہر حرام ہے اللہ نے اسکو حرام کیا اس میں لڑائی کسیکو درست نہیں ہوئی مجھسے پہلے اور میری لیے صرف ایک گھڑی لڑنا درست ہوا پھر یہہ حرام ہے اللہ کی حرمت سے قیامت تک

عن ابي شريح انه قال لعمرو بن سعيد وهو يبعث البعوث الى مكة ائذن لي ايها الامير احدثك قولا قام به رسول الله صلى الله عليه وسلم الغد من يوم الفتح سمعته اذناى ووعاه قلبي وابصرته عيناى حين تكلم به حمد الله واثنى عليه ثم قال ان مكة حرمها الله ولم يحرمها الناس ولا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر ان يسفك بها دما ولا يعضد بها شجرا فان ترخص احد لقتال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها فقولوا ان الله اذن لرسوله ولم ياذن لكم وانما اذن لي فيها ساعة من نهار وقد عادت حرمتها اليوم كحرمتها بالامس فليبلغ الشاهد الغائب

ترجمہ ابو شریح سے روایت ہے اونہوں نے عمرو بن سعید بن العاص سے کہا (جو مدینے کا حاکم تھا یزید کی طرف سے) جب وہ لشکر بھیج رہا تھا مکے کو ای امیر مجھکو اجازت دی میں تجھہ سے وہ بات کہتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے کے فتح کے دوسرے روز فرمائی تھی میں نے کانوں سے سنا اور دل سے یاد رکھا اور آنکھوں سے دیکھا جب آپنے فرمایا آپنے اللہ کی تعریف اور ثنا کی پھر فرمایا مکے کو اللہ نے حرام کیا اور لوگوں نے اوس کی حرمت نہ کی جو شخص یقین کرے

الله پر اور قیامت پر اوسکو درست نہیں کہ مین خون کرنا یا وہان کا درخت کاٹنا اگر کوئی کہے کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم کو
یہان لڑنے کی اجازت ہوئی تھی تو تم کہو الله نے اپنے رسول کو اجازت دی اور تم کو اجازت نہین دی اور مجھے بھی صرف دن
مین ایک گھڑی کے لیئے اجازت ہوئی پھر اوسکی حرمت ایسی ہوئی جیسے کل تھی یہ بات جو حاضر ہے وہ غایب کو پہونچا دیوے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَغْزُو هٰذَا الْبَیْتَ جَیْشٌ فَیُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَیْدَاءِ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا بیت الله سے لڑنے ایک لشکر آویگا پھر وہ دھنس جاویگا بیدا
مین

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَهِی الْبُعُوثُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَیْتِ حَتّٰی یُخْسَفَ
بِجَیْشٍ مِنْهُمْ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کبھی باز نہ آوینگے لشکر اس گھر
لڑنے سے یہانتک کہ ایک لشکر اون مین سے دھنس جاویگا)

عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ یُبْعَثُ جُنْدٌ اِلٰی هٰذَا الْحَرَمِ فَاِذَا کَانُوا بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَلَمْ یَنْجُ اَوْسَطُهُمْ
قُلْتُ اَرَأَیْتَ اِنْ کَانَ فِیهِمْ مُؤْمِنُونَ قَالَ یَکُونُ لَهُمْ قُبُورًا ترجمہ حفصہ رض سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم
نے فرمایا ایک لشکر بھیجا جاویگا اس حرم کی طرف جب بیدا مین پہونچینگے تو لشکر کا پہلا اور پچھلا حصہ دھنس جاویگا اور بیچ کا
حصہ نہ بچیگا مین نے کہا یا رسول الله اوس لشکر مین مسلمان بھی ہون گے آپنے فرمایا اون کے لیے قبرین ہو جاوینگے (اور
کافرون کے لیے عذاب)

عَنْ حَفْصَةَ اَنَّهُ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَیْتَ جَیْشٌ حَتّٰی اِذَا کَانُوا
بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِاَوْسَطِهِمْ فَیُنَادِی اَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمْ فَیُخْسَفُ بِهِمْ وَلَا یَبْقٰی اِلَّا الشَّرِیدُ الَّذِی یُخْبِرُ
عَنْهُمْ ترجمہ ام المومنین حفصہ رض سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا اس گھر کا قصد کریگا ایک لشکر جب بیدا
مین پہونچیگا تو بیچ کا حصہ دھنس جاویگا وہ پہلی اور پچھلی کو پکارینگے وہ بھی دھنس جاوینگے کوئی اون مین سے نہ بچیگا مگر ایک
جو بھاگ کر خبر لاویگا ف ایک شخص نے اس حدیث کے راوی امیہ صفوان سے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تم نے اپنے دادا پر
جھوٹ نہین بولا اور داداون نے حفصہ پر جھوٹ نہین بولا اور اونہون نے رسول الله صلی الله علیه وسلم پر جھوٹ نہین بولا

عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ
وَالْکَلْبُ الْعَقُورُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا پانچ بری
جانور قتل کیے جاوین حل اور حرم مین ایک کوا دوسری چیل تیسری کاٹنے والا کتا چوتھی بچھو پانچوین چوہا

قَتْلُ الْحَیَّةِ فِی الْحَرَمِ
حرم مین سانپ کو مارنا

عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ یُقْتَلْنَ فِی الْحِلِّ وَالْحَرَمِ
الْحَیَّةُ وَالْکَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول الله
صلی الله علیه وسلم نے فرمایا پانچ بری جانور ماری جاوین حل اور حرم مین سانپ اور کاٹنے والا کتا اور کوا جیت کیلا اور چیل اور چوہا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَیْفِ مِنْ مِنًی حَتّٰی نَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَاِنَّهُ

حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَدَخَلَتْ فِي جُحْرِهَا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عرفے کی رات کو جو عرفے کے روز سے پہلے ہوتی ہے ایک ہی ایکا سانپ کی
آہٹ معلوم ہوئی آپنے فرمایا مار ڈالو اوسکو وہ سوراخ میں گھس گیا ہم نے لکڑی ڈالکر کچھہ سوراخ کریدا پھر لکڑیاں لیکر سوراخ میں
بھریں) اور میں آگ لگا دی آپنے فرمایا اللہ نے اوس کو تم سے بچایا اور تم کو اوس سے بچایا **قَتْلُ الْوَزَغِ** گرگٹ کو مارنا عَنْ
اُمِّ شَرِيكٍ قَالَتْ اَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ ترجمہ ام شریک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھکو حکم کیا گرگٹ کے مارنیکا **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَزَغُ الْفُوَيْسِقُ
ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرگٹ چھوٹا جانور ہے **قَتْلُ الْعَقْرَبِ** بچھو کو مارنا
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ
الْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا پانچ بد جانور ہیں جو مارے جاویں حل اور حرم میں کتا کاٹنے والا اور کوا اور چیل اور بچھو اور چوہا **قَتْلُ**
الْفَارَةِ فِي الْحَرَمِ چوہے کو حرم میں مارنا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ
كُلُّهَا فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور اون میں سب کے سب بری ہیں ماری جاویں حرم میں کوا اور چیل اور کاٹنے والا
کتا اور چوہا اور بچھو **عَنْ** حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ
لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ ترجمہ ام المومنین حفصہ رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہیں جنکو مار ڈالنے میں کچھہ حرج نہیں ایک بچھو دوسری کوا تیسری چیل چوتھے
چوہا پانچویں کاٹنے والا کتا **قَتْلُ الْحِدَاَةِ فِي الْحَرَمِ** چیل کو حرم میں مارنا **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَاَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ ترجمہ وہی جو اوپر
گزرا **قَتْلُ الْغُرَابِ فِي الْحَرَمِ** کوے کو مارنا حرم میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ
فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحِدَاَةُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **النَّهْيُ**
اَنْ يُنَفَّرَ صَيْدُ الْحَرَمِ حرم کے شکار کو بھگانے کی ممانعت **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهِ
مَكَّةُ حَرَّمَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِاَحَدٍ بَعْدِي وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِي
سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَهِيَ سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰهِ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا
وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَامَ الْعَبَّاسُ وَكَانَ رَجُلًا مُجَرِّبًا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهُ لِبُيُوتِنَا
وَقُبُورِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مکہ ہے حرام کیا اسکو اللہ جل

نے جسدن پیدا کیا آسمان اور زمین کو نہین حلال ہوا کسی کے لیے مجھسے پہلے اور نہ پھر بعد حلال ہوگا کسی کے لیئے میرے لیے بھی ایک گھڑی کو حلال ہوا اسی گھڑی پھر حرام ہے اسکی حرمت سے قیامت تک یہان کی گھاس نہ کاٹا جاوے درخت نہ کاٹا جاوے شکار نہ بھگایا جاوے یہان کی پڑی ہوئی چیز کسی کو لینا درست نہین مگر اوسکو ڈھونڈھنے والے کو یہ سنکر عباس کھڑے ہوئے اور وہ تجربہ کار آدمی تھے انھون نے کہا مگر اذخر (اوسکی کاٹنے کی اجازت دیجیئے) کیونکہ وہ ہماری گھرون اور قبرون مین کام آتی ہے آپ نے فرمایا مگر اذخر

استقبال الحج یعنی حج مین امام کو آگے چلنا

عن انس قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم مكة في عمرة القضاء وابن رواحة بين يديه يقول خلوا بني الكفار عن سبيله + اليوم نضربكم على تأويله + ضربا يزيل الهام عن مقيله + ويذهل الخليل عن خليله + قال عمر يا ابن رواحة في حرم الله وبين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم تقول الشعر فقال النبي صلى الله عليه وسلم خل عنه فوالذي نفسي بيده لكلامه اشد عليهم من وقع النبل ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین داخل ہوئے عمرۃ القضا مین اور عبد اللہ بن رواحہ آپکے سامنے چلتے تھے یہ شعر پڑھتے ہوئے - کافرون کے لڑکو سرکو راہ سے ہم تمہین مارین گے اوسکی حکم سے - جس سے گردن سے ہو ویگا جدا - دوست اپنے دوست کو بھولے سدا - حضرت عمرؓ نے کہا اے ابن رواحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ کے حرم مین تم شعر پڑھتے ہو آپنے فرمایا پڑھنے دے اوس کو اے عمر قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اسکا کلام تیر مارنے سے زیادہ کافرون پر سخت ہے

عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم لما قدم مكة استقبله اغيلمة بني هاشم قال فحمل واحدا بين يديه وآخر خلفه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے مین آئے تو بنی ہاشم کے بچے آپکے سامنے آئے آپنے ایک کو اپنے سامنے بٹھا لیا اور دوسرے کو اپنے پیچھے

رفع اليدين عند رؤية البيت کعبے کو دیکھکر ہاتھ اوٹھانا

عن المهاجر المكي قال سئل جابر بن عبد الله عن الرجل يرى البيت أيرفع يديه قال ما كنت اظن احدا يفعل هذا الا اليهود حججنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم نكن نفعله ترجمہ مہاجر مکی سے روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے سوال ہوا ایک شخص کعبے کو دیکھے کیا ہاتھ اوٹھاوے جابر نے کہا مین تو نہین سمجھتا ایسا کوئی کرتا ہو سوا یہودیون کے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا لیکن ہاتھ نہین اوٹھاتے تھے

الدعاء عند رؤية البيت کعبے کو دیکھتے وقت دعا کرنا

عن ام عبد الرحمن بن طارق بن علقمة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا جاز مكانا في دار يعلى استقبل القبلة ودعا ترجمہ ام عبد الرحمان بن طارق سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب یعلی کے مکان مین آتے (یعنی مکے کے قریب جہان سے بیت اللہ دکھائی دیتا ہے) تو قبلے کیطرف منہ کرتے اور دعا کرتے

فضل الصلوة في المسجد الحرام مسجد حرام مین نماز پڑھنے کی فضیلت

عن عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول صلوة في مسجدي افضل من الف صلوة فيما سواه من المساجد الا المسجد الحرام ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مسجد (یعنی مدینے کی مسجد) مین نماز پڑھنا اور مسجدون کے ہزار نماز کے برابر ہے سوا مسجد حرام کے عن ميمونة زوج النبي صلى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ **ترجمہ** ام المؤمنین میمونہ رضہ سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میری اس مسجد مین نماز پڑہنا اور مسجدون کی ہزار نماز سے بہتر ہے مگر کعبہ کی مسجد وہان نماز پڑہنا میری مسجد سے بھی بہتر ہی **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْكَعْبَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا

بِنَاءُ الْكَعْبَةِ کعبے کے بنانے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرٰى تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری قوم نے جب کعبے کو بنایا تو ابراہیم علیہ السلام کی پایون سے کم بنایا مین نے کہا یا رسول اللہ آپ ان کی پایون پر بنا دیجیے آپ نے فرمایا مین بناتا اگر تیری قوم کا کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا (اب اگر بناؤن تو ڈر ہے فساد کا لوگ کہین محمد نے کعبے کو توڑا اور جاہل گمراہ ہو جاوین) عبد اللہ بن عمر نے کہا اگر حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہی تو مین خیال کرتا ہون اسی وجہ سے آنحضرت نہین چھوتے تھے ان دو رکنون کو جو نزدیک ہین حجر اسود کے (یعنی رکن شامی اور عراقی کو) اس لیے کہ خانہ کعبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پایون پر نہ تھا رکن عراقی اور شامی کی طرف سے کیونکہ حطیم کعبے مین داخل تھا حضرت ابراہیم کی بنا کے موافق اور اب خارج ہی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ فَبَنَيْتُهُ عَلٰى أَسَاسِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلْتُ لَهُ خَلْفًا فَإِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا بَنَتِ الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا تو مین بیت اللہ کو توڑتا اور بناتا ابراہیم علیہ السلام کے پایے پر اور مین اوس مین پیچھے ایک دروازہ رکھتا سامنے کے دروازے کے مقابل اب ایک ہی دروازہ ہی دو دروازون مین یہ آرام تھا کہ ایک دروازے سے آوین اور دوسرے دروازے سے نکلین اور ہوا آتی اور نکلتی رہے) اسلیے کہ قریش نے جب کعبے کو بنایا تو اوس مین کمی کی **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ قَوْمِيْ وَفِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدٍ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ جَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ **ترجمہ** ام المؤمنین ام سلمہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری یا تیری قوم کے جاہلیت کا زمانہ قریب ہوتا تو مین کعبے کو گراتا اور اوس مین دو دروازے کرتا پھر عبد اللہ بن زبیر رضہ نے اپنی حکومت مین کعبے کے دو دروازے کر دیے (جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشا تھا لیکن حجاج بن یوسف نے جب عبد اللہ بن زبیر کو شہید کیا تو کعبے کو بھی تعصب سے اوسی طرح کر دیا جیسے جاہلیت مین تھا) **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

نـ لم يتممهم

صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا یا عائشۃ لولا ان قومک حدیث عہد بجاہلیۃ لامرت بالبیت فہدم فادخلت فیہ ما اخرج منہ والزقتہ بالارض وجعلت لہ بابین بابا شرقیا وبابا غربیا فانہم عجزوا عن بنائہ فبلغت بہ اساس ابراہیم علیہ السلام قال فذلک الذی حمل ابن الزبیر علی ہدمہ قال یزید وقد شہدت ابن الزبیر حین ہدمہ وبناہ وادخل فیہ من الحجر وقد رایت اساس ابراہیم حجارۃ کاسنمۃ الابل متلاحکۃ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عائشہ اگر تیری قوم کی جاہلیت کا زمانہ نزدیک ہوتا تو مین حکم دیتا کعبے کے گرانیکا پہر جو اوسمین سے نکالا گیا ہی اوسکو شریک کرتا اور زمین کی برابر اوسکو کر دیتا اور اوسکے دو دروازے رکہتا ایک شرقی رویہ دوسرا غربی رویہ قریش اوسکے بنانے سے عاجز ہو گئی (اونکو مال حلال نہ ملا) مین ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر تک پہونچا دیتا راوی نے کہا اسی وجہ سے عبد اللہ بن زبیر نے کعبے کو گرایا یزید نی کہا مین اوسوقت موجود تہا جب عبد اللہ بن الزبیر نے اوسکو گرایا اور بنایا اور حطیم کو اوسمین شریک کیا مین نے ابراہیم علیہ السلام کی بنا کی پتہر دیکہی اونٹونکی کوہان کی طرح تہی نرم اور سلائم ایکدوسری سی ملی ہوی)

اساس

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرب الکعبۃ ذو السویقتین من الحبشۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خراب کریگا کعبہ کو دو چہوٹی پنڈلیون والا حبشی **ف** یعنی اخیر زمانے مین قیامت کی قریب مکہ تباہ ہو جاویگا اور کعبہ کو حبش کے کافر لوگ خراب کرین گے

دخول البیت کعبہ کے اندر جانا

عن عبد اللہ بن عمر انہ انتہی الی الکعبۃ وقد دخلہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبلال واسامۃ بن زید واجاف علیہم عثمان بن طلحۃ الباب فمکثوا فیہا ملیا ثم فتح الباب فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورکبت الدرجۃ ودخلت البیت فقلت این صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا ہہنا ونسیت ان اسالہم کم صلی فی البیت **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہی وہ کعبہ کی پاس گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے اندر تشریف لیگئے تہے اور بلال اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ نے دروازہ بند کر لیا تہا تہوڑی دیر تک یہ لوگ اندر رہی پہر دروازہ کہولا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور مین سیڑہی پر چڑہا اور بیت اللہ مین داخل ہوا مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہان نماز پڑہی لوگون نے کہا یہان لیکن مین بہول گیا پوچہنا کتنی رکعتین پڑہین

فقالوا

عن ابن عمر قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت ومعہ الفضل بن عباس واسامۃ بن زید وعثمان بن طلحۃ وبلال فاجافوا علیہم الباب فمکث فیہ ما شاء اللہ ثم خرج قال ابن عمر کان اول من لقیت بلالا قلت این صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بین الاسطوانتین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ مین داخل ہوی اور آپکے ساتھ فضل بن عباس اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ اور بلال تہے اونہون نی دروازہ بند کر لیا آپ اندر رہی جبتک اللہ کو منظور تہا پہر باہر نکلے سب سے پہلے مجھکو بلال ملے مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز کہان پڑہی اونہون نے کہا دو ستونکے بیچ مین

موضع الصلوۃ فی البیت بیت اللہ مین کس جگہ نماز پڑہنا عن ابن عمر

قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ وَدَنَا خُرُوجُهُ وَجَدْتُ شَيْئًا فَذَهَبْتُ فَجِئْتُ سَرِيعًا

فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجًا فَسَأَلْتُ بِلَالًا أَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ

قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لیگئے
جب آپ نزدیک ہوئے نکلنے کے مجھے خیال آیا مین گیا اور جلدی آگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا اندر سے نکلتا ہوا مین نے
بلال سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز پڑھی انہون نے کہا ہان درمیان دو ستونون کے **عن**

مُجَاهِدٍ يَقُولُ أُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فِي مَنْزِلِهِ فَقِيلَ هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَأَقْبَلْتُ فَأَجِدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلَالًا عَلَى الْبَابِ قَائِمًا فَقُلْتُ يَا بِلَالُ أَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ

قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَيْنَ قَالَ مَا بَيْنَ هَاتَيْنِ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي وَجْهِ الْكَعْبَةِ ترجمہ مجاہد
سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر اپنے مکان مین آئے لوگون نے کہا دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کعبے کے اندر مین آئے تو آپ
کو نکلتے ہوئے پایا اور بلال دروازے پر کھڑے تھے مین نے کہا اے بلال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز پڑھی انہون
نے کہا ہان مین نے کہا کہان انہون نے کہا ان دو ستونون کے بیچ مین دو رکعتین باہر نکلکر کعبے کے سامنے دو رکعتین پڑھین **عن**

أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ فَسَبَّحَ فِي نَوَاحِيهَا وَكَبَّرَ وَلَمْ يُصَلِّ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى

خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے اندر تشریف لیے
گئے اوس کے کونون مین تسبیح کہی اور تکبیر اور نماز نہین پڑھی پھر باہر نکلے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتین پڑھین پھر فرمایا
یہی قبلہ ہے **الحِجر** حطیم کا بیان **عن** عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ النَّاسَ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ

بِكُفْرٍ وَلَيْسَ عِنْدِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يُقَوِّينِي لَكُنْتُ أَدْخَلْتُ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَةَ أَذْرُعٍ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابًا يَدْخُلُ مِنْهُ النَّاسُ

وَبَابًا يَخْرُجُونَ مِنْهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگون کے کفر کا زمانہ
نزدیک نہ ہوتا اور میرے پاس خرچ زیادہ ہوتا اوس سے جو مجھکو قوت دے البتہ مین حطیم پانچ گز کعبے کے اندر داخل کرتا اور ایک دروازہ
اندر جانے کو لیے اور ایک دروازہ نکلنے کے لیے بناتا **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَدْخُلُ الْبَيْتَ قَالَ ادْخُلِي

الْحِجْرَ فَإِنَّهُ مِنَ الْبَيْتِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین بیت اللہ مین داخل ہون آپ نے فرمایا
حطیم مین جا۔ وہ بیت اللہ ہی مین ہے حطیم اوس جگہ کا نام ہے جو بیت اللہ کے مغربی جانب میزاب رحمت کے تلے واقع ہے وہان ایک دیوار ہے
دی ہے در حقیقت حطیم مین نماز پڑھنا گویا بیت اللہ مین پڑھنا ہے **الصَّلٰوةُ فِي الْحِجْرِ** حطیم مین نماز پڑھنا **عن** عَائِشَةَ

قَالَتْ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيَ فِيهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي الْحِجْرَ فَقَالَ

إِذَا أَرَدْتِ دُخُولَ الْبَيْتِ فَصَلِّي هٰهُنَا فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ وَلٰكِنَّ قَوْمَكِ اقْتَصَرُوا حَيْثُ بَنَوْهُ ترجمہ ام المومنین
عائشہ سے روایت ہے مین بیت اللہ کے اندر جانا پسند کرتی تھی اور وہان نماز پڑھنا چاہتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ

پکڑا اور مجھے حطیم میں لیگئی فرمایا جب تو بیت اللہ کے اندر جانا چاہے تو یہاں کھڑی ہو کر نماز پڑھ لی یہ بھی ایک بیت اللہ کا ٹکڑا ہی لیکن تیری قوم نے بناتی وقت کمی کی (کہ اسکو بیت اللہ سے باہر چھوڑ دیا ورنہ شریک کرنیکا تھا)

التکبیر فی نواحی الکعبۃ کعبے کے کونوں میں تکبیر کہنا

عن ابن عباس قال لم یصل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الکعبۃ ولکنہ کبر فی نواحیہ

ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز نہیں پڑھی لیکن تکبیر کہی اوسکے کونوں میں

الذکر والدعاء فی البیت بیت اللہ کے اندر اللہ کا ذکر کرنا اور دعا کرنا

عن اسامۃ بن زید انہ دخل ھو و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت فامر بلالا فاجاف الباب والبیت اذ ذاک علی ستۃ اعمدۃ فمضی حتی اذا کان بین الاسطوانتین اللتین تلیان باب الکعبۃ جلس فحمد اللہ واثنی علیہ وسالہ واستغفرہ ثم قام حتی اتی ما استقبل من دبر الکعبۃ فوضع وجھہ وخدہ علیہ فحمد اللہ واثنی علیہ وسالہ واستغفرہ ثم انصرف الی کل رکن من ارکان الکعبۃ فاستقبلہ بالتکبیر والتھلیل والتسبیح والثناء علی اللہ والمسئلۃ والاستغفار ثم خرج فصلی رکعتین مستقبل وجہ الکعبۃ ثم انصرف فقال ھذہ القبلۃ ھذہ القبلۃ

ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے وہ اور رسول اللہ صلعم خانہ کعبہ کے اندر گئے آپ نے بلال کو حکم کیا انہوں نے دروازہ بند کر لیا اوسوقت خانہ کعبہ میں چھ ستون تھے آپ چلے گئے جب ان دو ستونوں کے بیچ میں پہونچے جو دروازے کے نزدیک ہیں تو بیٹھے اور اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی اور اوس سے مانگا اور استغفار کیا پھر کھڑے ہوئے اور کعبہ کی پشت پر جو سامنے تھی منہ کیا اور رخسارہ اور اللہ کی حمد و ثنا کی اور سوال و استغفار کیا پھر کعبے کے ایک کونے کی طرف گئے اور تکبیر اور تہلیل اور تسبیح کہی اور ثنا کی اللہ کی اور سوال کیا اور استغفار پھر نکلے اور دو رکعتیں پڑھیں کعبے کی طرف منہ کر کے پھر فارغ ہو کر چلے اور فرمایا قبلہ یہی ہے قبلہ یہی

وضع الوجہ والصدر علی ما استقبل من دبر الکعبۃ کعبے کی دیوار پر منہ اور سینہ رکھنا

عن اسامۃ بن زید قال دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت فجلس فحمد اللہ واثنی علیہ وکبر وھلل ثم مال الی ما بین یدیہ من البیت فوضع صدرہ علیہ وخدہ ویدیہ ثم کبر وھلل ودعا فعل ذلک بالارکان کلھا ثم خرج فاقبل علی القبلۃ وھو علی الباب فقال ھذہ القبلۃ ھذہ القبلۃ

ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ کعبے کے اندر گیا آپ بیٹھے اور اللہ کی حمد و ثنا کی اور تکبیر و تہلیل کہی پھر جو سامنے دیوار تھی کعبے کی اوسطرف جھکے اور اپنا سینہ اوسپر رکھا اور گال اور دونوں ہاتھ پھر اللہ اکبر کہا اور لا الہ الا اللہ اور دعا کی چاروں کونوں میں ایسا ہی کیا پھر نکلے دروازے پر اور کعبے کیطرف منہ کیا اور فرمایا قبلہ یہی ہے قبلہ ہے یعنی نماز میں اسیطرف منہ کرنا چاہیے

موضع الصلوۃ من الکعبۃ کعبے میں نماز کس جگہ پڑھی

عن اسامۃ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من البیت صلی رکعتین فی قبل الکعبۃ ثم قال ھذہ القبلۃ

ترجمہ اسامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے نکلے اور دو رکعتیں کعبے کے سامنے پڑھیں پھر فرمایا یہ قبلہ ہے

عن اسامۃ بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل البیت فدعا فی نواحیہ کلھا ولم یصل فیہ حتی خرج منہ فلما خرج رکع رکعتین فی قبل الکعبۃ

ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کعبے کے اندر گئے اور چاروں کونوں میں دعا کی اور نماز نہیں پڑھی یہانتک کہ باہر نکلے جب نکلے تو دو رکعتیں پڑھیں کعبے کے سامنے

عن عبد الله بن السائب انه كان يقود ابن عباس فيقيمه عند الشقة الثالثة مما يلي الركن الذي يلي الحجر مما يلي الباب فقال ابن عباس اما انبئت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي ههنا فيقول نعم فيتقدم فيصلي ترجمہ عبد اللہ بن السائب سے روایت ہے وہ ابن عباس کو کھینچ کر لاتے تھے (جب بوڑھے ہو گئے تھے اور ان کی بینائی جاتی رہی تھی) اور کھڑا کر دیتے تھے تیسری کنارے پر حجر اسود کے پاس سے دروازۂ کعبہ کے قریب ابن عباس نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں نماز پڑھتے تھے وہ کہتے تھے ہاں پھر آگے بڑھتے اور نماز پڑھتے

ذكر الفضل في الطواف بالبيت

خانہ کعبہ کے طواف کی فضیلت

عن عبد الله بن عبيد بن عمير ان رجلا قال يا ابا عبد الرحمن ما اراك تستلم الا هذين الركنين قال اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان مسحهما يحطان الخطيئة وسمعته يقول من طاف سبعا فهو كعدل رقبة ترجمہ عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہے ایک شخص نے کہا اے ابو عبد الرحمن (کنیت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی) میں دیکھتا ہوں تم نہیں چھوتے مگر ان دو رکنوں کو (یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کو) انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ان کا چھونا مٹاتا ہے گناہ کو اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص سات بار طواف کرے گویا اس نے ایک بردہ آزاد کیا

الكلام في الطواف

طواف میں باتیں کرنا

عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم مر وهو يطوف بالكعبة بانسان يقوده انسان بخزامة في انفه فقطعه النبي صلى الله عليه وسلم بيده ثم امره ان يقوده بيده ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طواف کر رہے تھے ایک آدمی کو دیکھا وہ دوسرے آدمی کو کھینچ رہا ہے اوسکی ناک میں نکیل ڈالکر آپ نے اپنے ہاتھ سے نکیل کاٹ دی اور فرمایا ہاتھ پکڑ کر کھینچ

عن ابن عباس قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم برجل يقوده رجل بشيء ذكره في نذر فتناوله النبي صلى الله عليه وسلم فقطعه قال انه نذر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کھینچ رہا ہے ایک شخص کو کسی چیز سے اوس نے نذر کی تھی آپ نے اوسکو کاٹ دیا اور فرمایا یہ نذر ہے (یعنی نذر اسطرح بھی ادا ہو جاوے گی)

اباحة الكلام في الطواف

طواف میں باتیں کرنا درست ہے

عن طاؤس عن رجل ادرك النبي صلى الله عليه وسلم قال الطواف بالبيت صلوة فاقلوا من الكلام ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے فرمایا طواف بیت اللہ کا نماز ہے (یعنی مثل نماز کی ہے) تو اوس میں باتیں کم کرو

عن عبد الله بن عمر قال اقلوا الكلام في الطواف فانما انتم في الصلوة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہا کم باتیں کرو تم طواف میں تم نماز میں ہو (یعنی طواف بھی نماز ہے)

اباحة الطواف في كل الاوقات

ہر وقت طواف درست ہے

عن جبير بن مطعم ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يا بني عبد مناف لا تمنعن احدا طاف بهذا البيت وصلى اية ساعة شاء من ليل او نهار ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد مناف کے

کیف طواف المریض بیمار کیونکر طواف کرے۔ عن ام سلمة قالت شکوت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم انی اشتکی فقال طوفی من وراء الناس وانت راکبة فطفت ورسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی الی جنب البیت وهو یقرأ بالطور وکتاب مسطور۔ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی میں بیمار ہوں آپنے فرمایا طواف کر لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر میں نے طواف کیا اور آپ بیت اللہ پاس نماز پڑھ رہے تھے سورہ والطور پڑھتے تھے

طواف الرجال مع النساء مردوں کا طواف کرنا عورتوں کے ساتھ۔ عن ام سلمة قالت یا رسول الله والله ما طفت طواف الخروج فقال النبی صلی الله علیه وسلم اذا اقیمت الصلوٰة فطوفی علی بعیرک من وراء الناس۔ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا میں نے طواف نہیں کیا رخصت کا آپنے فرمایا جب نماز ہونے لگے تو اپنے اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لے۔ عن ام سلمة انها قدمت مکة وهی مریضة فذکرت ذلک لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقال طوفی من وراء المصلین وانت راکبة فقالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو عند الکعبة یقرأ والطور۔ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رض کو مکہ آئیں اور وہ بیمار تھیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا نمازیوں کے پیچھے سے طواف کر لے سوار ہو کر انہوں نے کہا میں نے سنا اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس والطور پڑھ رہے تھے

الطواف بالبیت علی الراحلة اونٹ پر سوار ہو کر طواف کرنا۔ عن عائشة قالت طاف رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حجة الوداع حول الکعبة علی بعیر یستلم الرکن بمحجنه۔ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا کعبہ کے گرد اونٹ پر سوار ہو کر چومتے تھے آپ حجر اسود کو خمدار چھڑی سے

طواف من افرد الحج جو شخص تنہا حج کرے اوسکا طواف۔ عن عبد الله بن عمر وسأله رجل اطوف بالبیت وقد احرمت بالحج قال وما یمنعک قال رأیت عبد الله بن عباس ینهی عن ذلک وانت اعجب الینا منه قال رأینا رسول الله صلی الله علیه وسلم احرم بالحج فطاف بالبیت وسعی بین الصفا والمروة۔ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے ایک شخص نے پوچھا کیا میں بیت اللہ کا طواف کروں میں نے صرف حج کا احرام باندھا ہے اونہوں نے کہا کیوں نہیں کرتا وہ بولا میں نے عبد اللہ بن عباس کو اس سے منع کرتے دیکھا لیکن تمہارا کہنا ہم کو اون سے زیادہ پسند ہے اونہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے حج کا احرام باندھا پھر طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ میں

طواف من اهل بعمرة جو شخص عمرہ کا احرام باندھے اوسکا طواف۔ عن عمرو قال سمعت ابن عمر وسألناه عن رجل قدم معتمرا فطاف بالبیت ولم یطف بین الصفا والمروة یأتی اهله قال لما قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم فطاف سبعا وصلی خلف المقام رکعتین وطاف بین الصفا والمروة وقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة۔ ترجمہ عمرو سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا

صفا اور مروہ کے بیچ مین کیا وہ اپنی عورت سے جماع کرے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آئے تو سات پھیرے کئے بیت اللہ
کے پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتین پڑھین اور صفا مروہ کے بیچ مین دوڑے اور تم کو رسول اللہ کی پیروی کرنا چاہیئے (یعنی
جبتک سعی نہ کرے صفا اور مروے کی اپنی بیبی سے صحبت نہ کرے) **کیف** یفعل من اھل بالحج والعمرۃ
ولم یسق الھدی جو شخص قران کرے لیکن ہدی ساتھ نہ لاوے وہ کیا کرے **عن** انس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وخرجنا معہ فلما بلغ ذا الحلیفۃ صلی الظھر ثم رکب راحلتہ فلما استوت بہ علی البیداء اھل بالحج
والعمرۃ جمیعا فاھللنا معہ فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ وطفنا امر الناس ان یحلوا
فھاب القوم فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان معی الھدی لاحللت فحل القوم حتی حلوا الی النساء
ولم یحل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یقصر الی یوم النحر **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے
اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے جب ذوالحلیفہ مین پہنچے تو آپنے ظہر پڑھی اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب بیداء مین پہنچے تو حج
اور عمرے دونونکا ایک ساتھ احرام باندھا ہم نے بھی احرام باندھا آپکے ساتھ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین آئے
اور ہم نے طواف کیا آپنے حکم کیا لوگون کو احرام کھولڈالنے کا سب لوگ ڈرے آپنے فرمایا اگر میری ساتھ ہدی نہ ہوتی تو مین بھی
احرام کھولڈالتا پھر سب لوگون نے احرام کھول ڈالا اور اپنی عورتون تک کے پاس گئے اور رسول اللہ صلعم نے احرام نہ کھولا اور بال
کترے دسوین تاریخ تک ذیحجہ کے **طواف** القارن قران کرنیوالا کے طواف کرے **عن** نافع عن ابن عمر انہ قرن
الحج والعمرۃ فطاف طوافا واحدا وقال ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ **ترجمہ** نافع سے
عبد اللہ بن عمر رض نے قران کیا حج اور عمرے مین تو ایک ہی طواف کیا اور کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی دیکھا کرتے
ہوئے **ف** یعنی قران مین ایک ہی طواف اور سعی کافی ہے حج اور عمرے دونون کیلیے لیکن ابو حنیفہ رح کے نزدیک دو طواف اور دو سعی
کرنا چاہیے **عن** نافع قال خرج عبد اللہ بن عمر فلما اتی ذا الحلیفۃ اھل بالعمرۃ فسار قلیلا فخشی ان یصد عن البیت فقال
ان صددت صنعت کما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال واللہ ما سبیل الحج الا سبیل العمرۃ اشھدکم
انی قد اوجبت مع عمرتی حجا فسار حتی اتی قدیدا فاشتری منھا ھدیا ثم قدم مکۃ فطاف بالبیت سبعا وبین
الصفا والمروۃ وقال ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نکلے
جب ذوالحلیفہ مین آئے تو عمرے کا احرام باندھا تھوڑی دور چلے پھر ان کو ڈر ہوا کہ بیت اللہ سے روکے جائینگے (بسبب فساد حجاج اور عبد اللہ
بن الزبیر کے) انہون نے کہا اگر مین روکا جاؤنگا تو اوسی طرح کرونگا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے پھر کہا کہ حج کی
بھی یہی راہ ہے جو عمرے کی ہے مین تم کو گواہ کرتا ہون مین نے حج واجب کرلیا اپنے عمرے کے ساتھ پھر چلے یہانتک کہ قدید
ایک مقام کا نام ہے مین آئے اور ہدی خریدی پھر مکے مین آئے اور طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور صفا مروہ دوڑے
اور کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی دیکھا کرتے ہوئے **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی طواف کیا۔

ذِکْرُ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ حجر اسود کا بیان **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّۃِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود (یعنی وہ پتھر جو کعبہ کے مشرقی جانب میں نصب ہے) جنت کا پتھر ہے

اِسْتِلَامُ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ حجر اسود کا چومنا **عَنْ** سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَۃَ اَنَّ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَہٗ وَقَالَ رَاَیْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَ حَفِیًّا ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے بوسہ دیا حجر اسود کو اور چمٹ گئے اس سے اور فرمایا میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھ پر مہربان دیکھا

تَقْبِیْلُ الْحَجَرِ حجر اسود کو چومنا **عَنْ** عَابِسِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ جَآءَ اِلَی الْحَجَرِ فَقَالَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ ثُمَّ دَنَا مِنْہُ فَقَبَّلَہٗ ترجمہ عابس بن ربیعہ سے روایت ہے میں نے دیکھا حضرت عمرؓ کو حجر اسود پاس آئے اور کہا میں جانتا ہوں تو پتھر ہے اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا تجھے بوسہ دیتے ہوئے میں بھی بوسہ دیتا پھر نزدیک گئے اس سے اور چوما اس کو

کَیْفَ یُقَبَّلُ کس طرح بوسہ دیوے **عَنْ** حَنْظَلَۃَ قَالَ رَاَیْتُ طَاؤُسًا یَمُرُّ بِالرُّکْنِ فَاِنْ وَجَدَ عَلَیْہِ زِحَامًا مَرَّ وَلَمْ یُزَاحِمْ وَاِنْ رَاٰہُ خَالِیًا قَبَّلَہٗ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ اِنَّکَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ ترجمہ حنظلہ سے روایت ہے میں نے طاؤس کو دیکھا وہ حجر اسود کے سامنے سے جاتے اگر ہجوم ہوتا تو چلے جاتے اور جو ہجوم نہ ہوتا تو تین بار اس کو بوسہ دیتے پھر کہتے میں نے ابن عباس کو ایسا ہی کرتے دیکھا ابن عباس نے کہا میں نے حضرت عمر کو دیکھا انہوں نے ایسا ہی کیا پھر کہا تو پتھر ہے نہ فائدہ دے سکتا ہے نہ نقصان اور جو میں نے رسول اللہ صلعم کو نہ دیکھا ہوتا تجھ کو چومتے ہوئے میں بھی نہ چومتا پھر حضرت عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایسا ہی کرتے ہوئے

کَیْفَ یَطُوْفُ اَوَّلَ مَا یَقْدَمُ وَعَلٰی اَیِّ شِقَّیْہِ یَاْخُذُ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ طواف کیونکر شروع کرے اور حجر اسود کو بوسہ دیکر کدھر چلے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّۃَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضٰی عَلٰی یَمِیْنِہٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰی اَرْبَعًا ثُمَّ اَتَی الْمَقَامَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰہِیْمَ مُصَلًّی فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَالْمَقَامُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ ثُمَّ اَتَی الْبَیْتَ بَعْدَ الرَّکْعَتَیْنِ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّفَا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے میں آئے تو مسجد میں گئے اور حجر اسود کو چوما پھر داہنی طرف چلے (باب کعبہ کی طرف) تین پھیروں میں ذرا دوڑ کر چلے مونڈھے ہلاتے ہوئے (یعنی رمل کیا) پھر اپنی چال سے چلے چار پھیروں میں پھر مقام ابراہیم پاس آئے اور فرمایا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰہِیْمَ مُصَلًّی پھر دو رکعتیں پڑھیں اور مقام ابراہیم آپ کے اور کعبے کے بیچ میں تھا پھر خانہ کعبہ پاس آئے دو رکعتیں پڑھ کر اور حجر اسود کو چوما پھر صفا کی طرف نکلے

اَلرَّمَلُ یعنی تین پھیروں میں دوڑنا **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ

بن عمر کان یرمل الثلث ویمشی الاربع ویزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک ترجمہ نافع
سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رض پہلے تین پھیروں میں رمل کرتے اور چار پھیروں میں اپنی چال چلتے (سات پھیرے کرتے)
اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے **کم یمشی** کتنے پھیروں میں چلے عن ابن عمر ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف فی الحج والعمرۃ اول ما یقدم فانہ یسعی ثلثۃ اطواف ویمشی اربعا
ثم یصلی سجدتین ثم یطوف بین الصفا والمروۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جب طواف کرتے حج یا عمرے میں آتے ہی تو تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور چار پھیروں میں اپنی چال سے چلتے پھر دو
رکعتیں پڑھتے پھر صفا مروہ دوڑتے **الخبب فی الثلثۃ من السبع** پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلنا عن ابن
عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین یقدم مکۃ یستلم الرکن الاسود اول ما یطوف یخب
ثلثۃ اطواف من السبع ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے میں آتے تو حجر اسود کو بوسہ دیتے
طواف کے شروع میں پھر تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے **الرمل فی الحج والعمرۃ** حج اور عمرے میں رمل کرنا ف رمل
کہتے ہیں جلدی جلدی چلنے کو مونڈھے ہلا کر جیسے سپاہی میدان جنگ میں اکڑ کر چلتا ہے عن نافع ان عبداللہ
بن عمر کان یخب فی طوافہ حین یقدم فی حج او عمرۃ ثلثا ویمشی اربعا قال وکان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یفعل ذلک ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر جب حج یا عمرے میں پہلا طواف کرتے تو تین پھیروں میں
دوڑ کر چلتے اور چار پھیروں میں اپنی چال سے چلتے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے **الرمل من الحجر**
الی الحجر حجر اسود سے لیکر حجر اسود تک رمل کرنا عن جابر بن عبداللہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم رمل من الحجر الی الحجر حتی انتہی الیہ ثلثۃ اطواف ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو رمل کرتے حجر اسود سے حجر اسود تک تین پھیروں میں **العلۃ التی من اجلہا سعی النبی**
صلی اللہ علیہ وسلم بالبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیوں کیا عن ابن عباس قال لما قدم النبی
صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ قال المشرکون وھنتہم حمی یثرب ولقوا منہا شرا فاطلع اللہ نبیہ صلی
اللہ علیہ وسلم علی ذلک فامر اصحابہ ان یرملوا وان یمشوا ما بین الرکنین وکان المشرکون من ناحیۃ
الحجر فقالوا لھؤلاء اجلد من کذا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب
مدینے میں آئے تو مشرکوں نے کہا ناتواں کر دیا ان لوگوں کو بخار نے اور انہوں نے مدینے جا کر بڑی خرابی اٹھائی تب خبر دی اللہ جل جلالہ
نے اپنے پیغمبر کو پھر آپنے حکم کیا اپنے اصحاب کو رمل کرنے کا اور دونوں کونوں (یعنی رکن یمانی اور حجر اسود) کے بیچ میں اپنی چال سے چلنے کا مشرک
اس وقت حطیم کی طرف تھے (تو وہ نہیں دیکھتے تھے مسلمانوں کو رکن یمانی اور حجر اسود کے بیچ میں) انہوں نے کہا یہ تو زور آور ہیں
اس سے بھی عن الزبیر بن عربی قال سال رجل ابن عمر عن استلام الحجر فقال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ فَقَالَ الرَّجُلُ أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ عَلَيْهِ أَوْ غُلِبْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ دَعْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ رَأَيْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ ترجمہ زبیر بن عربی سے روایت ہے ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا حجر اسود کے چومنے کو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حجر اسود کو چھوتے اور چومتے وہ بولا اگر لوگ بھیڑ ہجوم کریں اور میں مغلوب ہو جاؤں ابن عمر نے کہا اگر مگر وہیں یمن میں رکھو رہنے دو (یہ شخص یمن کا رہنے والا تھا) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حجر اسود کو چھوتے ہوئے اور چومتے ہوئے

اِسْتِلَامُ الرُّكْنَيْنِ فِي كُلِّ طَوَافٍ رکن یمانی اور حجر اسود کو ہر پھیرے میں چھونا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِي كُلِّ طَوَافٍ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کو ہر پھیرے میں چھوتے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوتے تھے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو

مَسْحُ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا چھوتے ہوئے مگر رکن یمانی اور حجر اسود کو

تَرْكُ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْآخَرَيْنِ اور دو رکنوں کا نہ چھونا

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ لَا تَسْتَلِمُ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ إِلَّا هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مختصر ترجمہ عبید بن جریج نے کہا میں نے ابن عمر سے کہا تم نہیں چھوتے ہو مگر رکن یمانی اور حجر اسود کو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں چھوتے تھے مگر ان کو (یہ حدیث مختصر ہے بڑی حدیث سے)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَالَّذِي يَلِيهِ مِنْ نَحْوِ دُورِ الْجُمَحِيِّينَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوتے تھے کعبے کے رکنوں (دیوار کے کناروں) میں سے کسی رکن کو مگر حجر اسود کو اور جو رکن اس کے پاس ہے جمحی لوگوں کے گھر کی طرف

عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے کہا میں نے ان دونوں رکنوں کا یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کا چھونا نہیں چھوڑا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ان کو چھوتے نہ سختی میں نہ آسانی میں (یعنی ہجوم میں بھی سختی اٹھا کر چوما)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ الْحَجَرِ فِي رَخَاءٍ وَلَا شِدَّةٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ ترجمہ ابن عمر نے کہا میں نے حجر اسود کا چومنا نہ چھوڑا آسانی اور سختی میں جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس کو چومتے ہوئے

اِسْتِلَامُ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ لکڑی سے حجر اسود کو چھونا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر چومتے تھے حجر اسود کو ایک لکڑی سے (یعنی لکڑی پھیر کر)

لگا کر اسکو چوم لیتے تھے **الاشارة الی الرکن** حجر اسود پر پہونچکر اشارہ کرنا **عن** عبد اللہ بن عباس ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یطوف بالبیت علی راحلتہ فاذا انتہی الی الرکن اشار الیہ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کا طواف اونٹ پر چڑہ کر کرتے جب حجر اسود کے سامنے پہونچتے تو اشارہ کرتے۔

قوله عز وجل خذوا زینتکم عند کل مسجد اللہ جل جلالہ نے فرمایا اپنے کپڑے پہنے رہو ہر مسجد کے پاس **عن** ابن عباس
قال کانت المرأة تطوف بالبیت وہی عریانة تقول۔ الیوم یبدو بعضہ او کلہ ✝ وما بدا منہ فلا احلہ
قال فنزلت یا بنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی ایک عورت بیت اللہ کا طواف کرتی
ننگی اور کہتی تہی یہ شعر الیوم یبدو بعضہ او کلہ وما بدا منہ فلا احلہ جسکے معنی یہہ ہین آج کے دن ظاہر ہوگا اوسکا یا بعض اوسکا یا کل جو
ظاہر ہے اوسکا مین نہین حلال کرتی اوسکو یعنی اکثر بدن میرا اسکا ہو جبر کسینے دیکہا ہوگا تب یہ آیت اوتری یا بنی آدم خذوا زینتکم عند
کل مسجد یعنے ای آدم کے بیٹو اپنے کپڑے پہنو ہر مسجد کے پاس **عن** ابی ہریرة ان ابا بکر بعثہ فی الحجة التی امرہ علیہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل حجة الوداع فی رہط یؤذن فی الناس الا لا یحج بعد ہذا العام مشرک
ولا یطوف بالبیت عریان ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی حضرت ابو بکر نے اونکو بہیجا جس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اونکو امیر کیا تہا حاجیون کا حجة الوداع سے پہلے چند آدمیون کے ساتہہ تاکہ لوگون کو خبر کرین اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نکرے
اور نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے **عن** ابی ہریرة قال جئت مع علی بن ابی طالب حین بعثہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الی اہل مکة ببراءة قال ما کنتم تنادون قال کنا ننادی انہ لا یدخل الجنة الا نفس مؤمنة
ولا یطوف بالبیت عریان ومن کان بینہ وبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عہد فاجلہ او امدہ الی
اربعة اشہر فاذا مضت الاربعة اشہر فان اللہ بریء من المشرکین ورسولہ ولا یحج بعد ہذا العام مشرک
کنت انادی حتی صحل صوتی ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہی مین حضرت علی رض کے ساتہہ آیا جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اونکو سورہ برات سنانے کے لیئے مکے کو بہیجا تہا راوی نے کہا مین نے ابو ہریرہ سی کہا تم کیا پکارتے تہے انہون
نے کہا ہم پکارتے تہے کہ نہین جاویگا جنت مین مگر مومن اور نہ طواف کرے بیت اللہ کا ننگا اور جس شخص سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرار کیا ہو تو اوسکی مدت اور مہلت چار مہینے تک ہے جب چار مہینے گذر جاوینگے تو اللہ اور اوسکا رسول
بیزار ہے مشرکون سی بعد اس سال کے کوئی مشرک حج کو نہ آوے مین پکارتا ہون یہان تک کہ میری آواز پڑگئی **این یصلی**
رکعتی الطواف طواف کی دو رکعتین کہان پڑہے **عن** المطلب بن ابی وداعة قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
حین فرغ من سبعہ جاء حاشیة المطاف فصلی رکعتین ولیس بینہ وبین الطائفین احد ترجمہ مطلب بن
ابی وداعہ سے روایت ہی مین نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سات پہیرون سی فارغ ہوئے تو مطاف (وہ جگہہ جہان
طواف کرتی ہین) کے کنارے آئے اور دو رکعتین پڑہین اور آپ کے اور طواف کرنیوالون کے بیچ مین کوئی آڑ نہ تہی (سامنے سے طواف

کرنیوالے جارہے تھے عن ابن عمر قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطاف بالبیت سبعا وصلی خلف
المقام رکعتین وطاف بین الصفا والمروۃ وقال لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ترجمہ ابن عمر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور
صفا مروہ دوڑے پھر کہا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اچھی پیروی کرنا چاہیے **القول** بعد رکعتی الطواف
طواف کا دوگانہ پڑھ کر کیا کہے عن جابر قال طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالبیت سبعا رمل منھا
ثلثا ومشی اربعا ثم قام عند المقام فصلی رکعتین ثم قرأ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی ورفع
صوتہ یسمع الناس ثم انصرف فاستلم ثم ذھب فقال نبدأ بما بدأ اللہ بہ فبدأ بالصفا فرقی علیھا
حتی بدا لہ البیت فقال ثلث مرات لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت
وھو علی کل شیء قدیر فکبر اللہ وحمدہ ثم دعا بما قدر لہ ثم نزل ماشیا حتی تصوبت قدماہ
فی بطن المسیل فسعی حتی صعدت قدماہ ثم مشی حتی اتی المروۃ فصعد فیھا ثم بدا لہ البیت فقال لا
الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر قال ذلک ثلث مرات ثم
ذکر اللہ وسبحہ وحمدہ ثم دعا علیھا بما شاء اللہ فعل ھذا حتی فرغ من الطواف ترجمہ جابر رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا بیت اللہ کا سات بار تین پھیروں میں رمل کیا اور چار پھیروں میں اپنی چال کے چلے
پھر مقام ابراہیم کے پاس کھڑے ہوے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر اس آیت کو پڑھا۔ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی یعنے مقام ابراہیم
کو نماز کی جگہہ بنا او اور بلند آواز سے پڑھا لوگوں کو سنایا پھر فارغ ہو کر حجر اسود کو چوما اور چلے کہتے ہوے ہم شروع کرتے ہیں اوس سے
جس سے اللہ نے شروع کیا (یعنے قرآن میں اللہ نے پہلے صفا کو بیان فرمایا ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ تو ہم بھی
صفا سے شروع کرتے ہیں) صفا پر آپ چڑھے یہانتک کہ بیت اللہ دکھائی دیا تین بار فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر پھر تکبیر کہی اور اللہ کی تعریف کی اور دعا مانگی جو اللہ نے تقدیر میں لکھی تھی پھر پیدل اوترے
یہانتک کہ آپکے دونوں پاؤں جھک گئے نالے کی بیچ میں (وہ جو میلین کے پاس ہے نیچی جگہہ) دوڑے یہانتک کے پاؤں
بلندی پر چڑھے پھر اپنی چال سے چلے یہانتک کہ مروہ کے پاس گئے اوس پر چڑھے یہانتک کہ بیت اللہ دکھلائی دیا تین بار
فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر پھر اللہ کا ذکر کیا اور تسبیح کہی اور تعریف کی اور دعا
کی جو اللہ کو منظور تھی ہر بار ایسا ہی کیا یہانتک کہ فارغ ہوے سعی سے عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
طاف سبعا رمل ثلثا ومشی اربعا ثم قرأ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی فصلی سجدتین وجعل المقام
بینہ وبین الکعبۃ ثم استلم الرکن ثم خرج فقال ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فابدأوا بما بدأ اللہ
بہ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات پھیرے کیے اون میں سے تین میں رمل کی اور چار میں اپنی

چال سے چلے پھر یہ آیت پڑھی۔ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلّٰی بعد اوسکے دو رکعتیں پڑھیں اور مقام آپکے اور کعبے کے بیچ میں
تھا پھر حجر اسود کو چوما اور نکلے یہ آیت پڑھتے ہوئے اِنَّ الصَّفَا والمروۃ من شعائر اللہ یعنی صفا اور مروہ دونوں اللہ کے
نشانیاں ہیں تو شروع کرو اوس سے جس سے اللہ نے شروع کیا **اَلْقِرَاءَۃُ فِی رَکْعَتَیِ الطَّوَافِ** طواف کے دوگانے میں
کون سی سورتیں پڑھے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهٰى اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ
قَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقَرَاَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَ
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ عَادَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم جب مقام ابراہیم میں پہنچے تو یہ آیت پڑھی۔ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی پھر دو رکعتیں پڑھیں ان میں
الحمد اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھا پھر حجر اسود پاس آئے اوسکو بوسہ دیا پھر صفا کیطرف نکلے **اَلشُّرْبُ
مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ** زمزم کا پانی پینا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَ
هُوَ قَائِمٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا **اَلشُّرْبُ مِنْ مَاءِ
زَمْزَمَ قَائِمًا** زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ
فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپنے کھڑے
ہو کر پیا **ذِکْرُ خُرُوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِیْ يُخْرَجُ مِنْهُ** صفا کیطرف نبی
دروازے سے نکلنا جہاں سے حرم سے نکلتے ہیں عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ طَافَ
بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِیْ يُخْرَجُ مِنْهُ فَطَافَ بِالصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ قَالَ شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِیْ اَيُّوْبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ سُنَّةٌ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں آئے تو سات بار طواف کیا بیت اللہ کا پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں
پڑھیں پھر صفا کیطرف نکلے اوس دروازے سے جہاں سے نکلا کرتے تھے اور دوڑے درمیان صفا اور مروے کے عبد اللہ بن عمر نے
کہا یہ سنت ہے **ذِکْرُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ** صفا اور مروہ کا بیان عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا قُلْتُ مَا اُبَالِیْ اَنْ لَّا اَطُوْفَ بِهِمَا فَقَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ اِنَّمَا كَانَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ
لَا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ فَطَافَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطُفْنَا مَعَهٗ فَكَانَتْ سُنَّةً ترجمہ عروہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہؓ کے سامنے
یہ آیت پڑھی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما یعنی صفا اور مروہ دونوں نشانیاں
ہیں اللہ کی سو جو کوئی حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ کرے تو اوسپر گناہ نہیں ہے اگر نہ پھرے ان دونوں کے بیچ میں میں نے کہا اب مجھے پرواہ نہیں
چاہے سو نہ پھروں ان صفا اور مروے میں دیکھنے لگا اللہ جل جلالہ نے صفا مروہ پھرنے کو واجب نہیں کیا [illegible] پھر گناہ نہیں

حضرت عائشہ نے کہا برا کہا تم نے کچھ لوگ جاہلیت مین صفا اور مروے مین نہین پہرتی تہے بلکہ صفا اور مروہ دوڑنا گناہ سمجہتے
جب دین اسلام آیا اور قرآن اوترا اوسوقت یہ آیت اوتری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ دوڑے ہم بھی آپکے ساتھ
دوڑے اور یہ سنت ہوگیا **ف** اکثر علما کے نزدیک صفا اور مروہ دوڑنا حج کا ایک رکن ہی جسکے بغیر حج صحیح نہین ہوتا اور بعض اہل
سلف کے نزدیک مستحب ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک واجب ہے **عن** عُروَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَوَاللّٰهِ مَا عَلَى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا
ابْنَ أُخْتِي إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا نَزَلَتْ
فِي الْأَنْصَارِ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ عِنْدَ الْمُشَلَّلِ وَكَانَ مَنْ
أَهَلَّ لَهَا يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ أَنْزَلَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ثُمَّ قَدْ
سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا **ترجمہ** عروہ سے
روایت ہی میں نے حضرت عائشہ سے پوچہا اس آیت کو فلا جناح علیہ ان یطوف بہما مین نے کہا قسم خدا کی اگر کوئی صفا مروہ نہ
دوڑے تو اوسپر کچہ گناہ نہین ہی حضرت عائشہ نے کہا بری بات کہی تم نے اے بہانجے میری اس آیت کا اگر یہ مطلب ہوتا تو یون
اوترتی فلا جناح علیہ ان لا یطوف بہما یعنی اگر کوئی صفا مروہ نہ پہری تو اوسپر کچہ گناہ نہین یہ آیت انصار کی بابت اوتری ہی اسلام
لانے سے پہلے وہ احرام باندہتے تہی مناۃ (بت کا نام ہی) کے لیے جسکو پوجتے تہی مشلل (ایک مقام کا نام ہی قریب قدید کے) کے پاس
سو جو کوئی احرام باندہتا تہا مناۃ کے لیے وہ صفا مروہ دوڑنا برا جانتا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو پوچہا تو یہ
آیت اوتاری ان الصفا والمروۃ اخیر تک (یہی سعی ہی انصار کے خیال کا) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت کیا صفا
مروہ پہرنے کو اب کسی شخص کو اوسکا چہوڑنا جایز نہین **عن** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُرِيدُ الصَّفَا وَهُوَ يَقُولُ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکلی صفا پر جانے کی نیت سے آپ فرماتی تہی شروع کرتی ہین ہم اوس سے جس سے اللہ نے شروع کیا **عن**
جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّفَا وَقَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَ
الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ کیطرف نکلی اور فرمایا شروع کرتے
ہین ہم اوس سے جس سے اللہ نے شروع کیا پہر یہ آیت پڑہی ان الصفا والمروۃ اخیر تک **مَوْضِعُ** الْقِيَامِ عَلَى الصَّفَا
صفا پہ کہان کہڑا ہو **عن** جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ كَبَّرَ
ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑہے جب خانہ کعبہ دکہلائی دیا تو تکبیر کہی (اور مسلمان مکہ کے ہوگئے)
التَّكْبِيرُ عَلَى الصَّفَا صفا پر تکبیر کہنا **عن** جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

إِذَا وَقَفَ عَلَى الصَّفَا يُكَبِّرُ ثَلَاثًا وَيَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَدْعُو وَيَصْنَعُ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صفا پر کھڑے ہوتے تو تین بار تکبیر کہتے اور فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر تین بار اور دعا مانگتے پھر مروہ پر ایسا ہی کرتے

التَّهْلِيلُ عَلَى الصَّفَا صفا پر لا الہ الا اللہ کہنا

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا يُهَلِّلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدْعُو بَيْنَ ذٰلِكَ ترجمہ امام جعفر صادق رض نے سنا اپنے والد امام محمد باقر رض سے انہوں نے جابر رض سے حج کی حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے صفا پر لا الہ الا اللہ کہتے تھے اور دعا کرتے تھے

الذِّكْرُ وَالدُّعَاءُ عَلَى الصَّفَا صفا پر اللہ کا ذکر اور دعا کرنا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا رَمَلَ مِنْهَا ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ عِنْدَ الْمَقَامِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَرَفَعَ صَوْتَهُ يُسْمِعُ النَّاسَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاسْتَلَمَ ثُمَّ ذَهَبَ فَقَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتَّى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ وَقَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَكَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ نَزَلَ مَاشِيًا حَتَّى تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ فَسَعَى حَتَّى صَعِدَتْ قَدَمَاهُ ثُمَّ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ وَسَبَّحَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ فَعَلَ هٰذَا حَتَّى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ ترجمہ اس حدیث کا ابھی گزر چکا

بَابُ الْقَوْلِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ **الطَّوَافُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ** اونٹ پر چڑھ کے صفا مروہ دوڑنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ إِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر چڑھ کے سعی کی صفا مروہ میں اور طواف کیا بیت اللہ کا سوار ہو کر تاکہ لوگ آپکو دیکھیں اور آپ لوگوں پر اونچے رہیں اور لوگ آپ سے پوچھیں اسلئے کہ لوگوں نے آپکو ڈھانپ لیا تھا

الْمَشْيُ بَيْنَهُمَا صفا اور مروہ کے بیچ میں چلنا

عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ إِنْ أَمْشِ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَإِنْ أَسْعَ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى ترجمہ کثیر بن جمہان سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر کو دیکھا چلتے ہوئے اپنی چال سے صفا اور مروہ کے بیچ میں انہوں نے کہا اگر میں چلوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی چلتے تھے اور جو دوڑوں تو آپ بھی دوڑتے تھے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِنْ أَنَا

شَيْءٍ سَعَيْتُ ترجمہ اس روایت مین اتنا زیادہ ہی اُنہون نی کہا مین بوڑہا ہون (تو میری لیی چلنا ہی بہتر ہے) **الرَّمَلُ**
بَيْنَهُمَا صفا اور مروہ کے بیچ مین رمل کرنا **عَنِ** الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلُوا ابْنَ عُمَرَ هَلْ رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَمَلَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَ فِي جَمَاعَةٍ مِّنَ النَّاسِ فَرَمَلُوْا فَلَا أُرَاهُمْ رَمَلُوْا إِلَّا بِرَمَلِهِ ترجمہ زہری سے روایت
ہی لوگون نے عبد اللہ بن عمر سے پوچہا کیا تم نے دیکہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیا صفا اور مروہ کے بیچ
اونہون نے کہا آپ لوگون کے ساتہہ تہی مگر لوگون نے رمل کیا تہا مین سمجہتا ہون آپ کو دیکہکر کیا ہوگا **اَلسَّعْيُ** بَيْنَ الصَّفَا وَ
الْمَرْوَةِ صفا اور مروہ کے بیچ مین دوڑنا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّفَا وَ
الْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ کے درمیان دوڑے
مشرکون کو اپنا زور بتلانے کے لیئے (کہ ہم پہلے جیسے طاقت وار ہین) **اَلسَّعْيُ** فِي بَطْنِ الْمَسِيْلِ نالے کے اندر دوڑنا **عَنِ**
امْرَأَةٍ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى فِي بَطْنِ الْمَسِيْلِ وَيَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ الْوَادِيْ إِلَّا شَدًّا ترجمہ
ایک عورت سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا نالے کے اندر دوڑتے ہوئے اور فرماتے تہے نالے کو دوڑ کر طے
کرنا چاہیے (اب نالے کا نشان کردیے ہین دو سبز میل لگے ہین اون کے بیچ مین دوڑتے ہین) **مَوْضِعُ** الْمَشْيِ کس مقام پر اپنی
اپنی چال سے چلے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نَزَلَ مِنَ الصَّفَا مَشَى حَتَّى إِذَا
انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِيْ سَعَى حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب صفا سے اوترتے تو چلتے یہاں تک کہ پاؤن آپ کے جب نالے مین جہکتے دوڑتے نالے سے نکلنے تک **مَوْضِعُ** الرَّمَلِ رمل کی جگہ **عَنْ**
جَابِرٍ قَالَ لَمَّا تَصَوَّبَتْ قَدَمَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَطْنِ الْوَادِيْ رَمَلَ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ ترجمہ جابر سے روایت
ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم نالے کے اندر جہکے تو آپ دوڑے اوس مین سے نکلنے تک **عَنْ** جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ يَعْنِيْ مِنَ الصَّفَا حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي الْوَادِيْ رَمَلَ حَتَّى إِذَا صَعِدَ مَشَى ترجمہ جابر سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا سے اوترے جب آپ کے پاؤن نالے مین جہکے تو دوڑے جب چڑہنے لگے تو پہر اپنی چال سے چلنے لگے
مَوْضِعُ الْقِيَامِ عَلَى الْمَرْوَةِ مروہ پر کس مقام پر کہڑا ہو **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيْهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ
هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ وَسَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ فَعَلَ هٰذَا حَتّٰى فَرَغَ
مِنَ الطَّوَافِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروہ پر آئے اور اوس پر چڑہے یہان تک کہ بیت اللہ
دکہلائی دینے لگا پہر فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر تین بار پہر اللہ کا ذکر کیا اوس کی
تسبیح اور تحمید کی (یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ کہا) پہر دعا کی جو اللہ نے چاہا ہر بار ایسا ہی کیا یہان تک کہ سعی سے فارغ ہوئے
اَلتَّكْبِيْرُ عَلَيْهَا مروہ پر تکبیر کہنا **عَنْ** جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى الصَّفَا

فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتَّى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ ثُمَّ وَحَّدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثُمَّ مَشَى حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ سَعَى حَتَّى إِذَا
صَعِدَتْ قَدَمَاهُ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَيْهَا كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى قَضَى طَوَافَهُ ترجمہ جابر رضہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر گئے اوسپر چڑہے یہان تک کہ کعبہ دکھلائی دیا پہر اللہ کی توحید بیان کی اور تکبیر کہی اور فرمایا
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو علی کل شیء قدیر پہر چلے جب نالے مین آپکے پانون جہکے تو دوڑے
جب پانون اوپر چڑہے تو اپنی چال سے چلنے لگے یہان تک کہ مروہ پر آئے وہان بھی ایسا ہی کیا جیسا صفا پر کیا تہا یہان تک کہ طواف
سے فارغ ہوئے **كَمْ طَوَافُ الْقَارِنِ وَالْمُتَمَتِّعِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ** قران اور تمتع مین کتنی بار سعی کرے عَنْ
جَابِرٍ يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا ترجمہ جابر رضہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نے صفا اور مروہ مین سعی نہین کی مگر ایکبار ف جیسے طواف بیت اللہ
کا قران مین ایک ہی کافی ہے ویسے ہی سعی بھی مگر ابو حنیفہ کے نزدیک قران والی کو دو طواف اور دو سعی کرنا چاہیے ۔
أَيْنَ يُقَصِّرُ الْمُعْتَمِرُ عمرہ کرنیوالا بال کہان کترواوے عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ قَصَّرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ
فِي عُمْرَةٍ عَلَى الْمَرْوَةِ ترجمہ معاویہ سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کترے تیر کے پیکان سے مروہ
پر جب آپ عمرہ کر چکے عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصِ أَعْرَابِيٍّ ترجمہ
معاویہ رضہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کترے ایک اعرابی کے تیر سے **كَيْفَ يُقَصِّرُ** کس طرح بال
کترے عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَخَذْتُ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ كَانَ مَعِي بَعْدَ مَا
طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ قَالَ قَيْسٌ وَالنَّاسُ يُنْكِرُونَ هَذَا عَلَى مُعَاوِيَةَ ترجمہ معاویہ رضہ سے
روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کنارون سے لیے ایک تیر سے جو میری ساتہہ تہا جب آپ طواف اور سعی
کر چکے حج کے دس دنون مین قیس نے کہا لوگ انکار کرتے تہے معاویہ پر اس حدیث کی روایت مین ف کیونکہ وہ حج کے دنون
مین عمرہ کرنا برا جانتے تہے) **مَا يَفْعَلُ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهْدَى** جو شخص حج کا احرام باندہے اور ہدی ساتہہ لیجاوے وہ کیا
کرے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ قَالَتْ فَلَمَّا أَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ
وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُقِمْ عَلَى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ ترجمہ ام
المومنین عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نکلے حج کی نیت سے جب آپنے طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی
کی تو فرمایا جسکے ساتہہ ہدی ہو وہ احرام پر قائم رہے اور جسکے ساتہہ ہدی نہو وہ احرام کہول ڈالے **مَا يَفْعَلُ مَنْ أَهَلَّ
بِالْعُمْرَةِ وَأَهْدَى** جس شخص نے عمرہ کا احرام باندہا ہو اور ہدی لایا ہو وہ کیا کرے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَهْدَى فَلَا يَحِلَّ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ عَائِشَةُ

وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حجۃ الوداع میں بعضوں

نے ہم میں سے حج کا احرام باندھا اور بعضوں نے عمرہ کا اور ہدی ساتھ لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے

عمرہ کا احرام باندھا اور ہدی نہیں لایا وہ تو احرام کھول ڈالے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا لیکن ہدی لایا ہے وہ احرام نہ کھولے اور جس

نے حج کا احرام باندھا وہ اپنا حج پورا کرے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا **عَنْ** أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ

قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُقِمْ عَلَى إِحْرَامِهِ قَالَتْ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ

فَأَقَامَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَلَمْ يَكُنْ مَعِي هَدْيٌ فَأَحْلَلْتُ فَلَبِسْتُ ثِيَابِي وَتَطَيَّبْتُ مِنْ طِيبِي ثُمَّ جَلَسْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ

فَقَالَ اسْتَأْخِرِي عَنِّي فَقُلْتُ أَتَخْشَى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ آئے حج کا لبیک پکارتے ہوئے جب نزدیک پہونچے مکہ کے تو آپ نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے

اور جس کے ساتھ ہدی ہو وہ احرام باندھے رہے۔ اسماء نے کہا زبیر (میرے خاوند) کے ساتھ ہدی تھی وہ احرام باندھے رہے اور میرے ساتھ

ہدی نہ تھی تو میں نے احرام کھول ڈالا اور کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی پھر زبیر کے پاس بیٹھی انہوں نے کہا مجھ سے الگ رہ میں نے کہا تم ڈرتے

ہو کہ میں تم پر کود پڑوں گی (یعنی تمہارا احرام خراب کروں گی یہ خیال نہ کرو) **الْخُطْبَةُ** قَبْلَ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ (آٹھویں

تاریخ سے پہلی یعنی ساتویں تاریخ خطبہ پڑھنا) **عَنْ** جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَجَعَ مِنْ عُمْرَةِ الْجِعِرَّانَةِ بَعَثَ

أَبَا بَكْرٍ عَلَى الْحَجِّ فَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْعَرْجِ ثُوِّبَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ اسْتَوَى لِيُكَبِّرَ فَسَمِعَ الرَّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهِ

فَوَقَفَ عَلَى التَّكْبِيرِ فَقَالَ هَذِهِ رَغْوَةُ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدْعَاءِ لَقَدْ بَدَا لِرَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصَلِّيَ مَعَهُ فَإِذَا عَلِيٌّ عَلَيْهَا

فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ أَمِيرٌ أَمْ رَسُولٌ قَالَ لَا بَلْ رَسُولٌ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةٍ أَقْرَؤُهَا

عَلَى النَّاسِ فِي مَوَاقِفِ الْحَجِّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ

فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ خَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا

كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ

حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَأَفَضْنَا فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو بَكْرٍ خَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ إِفَاضَتِهِمْ وَعَنْ نَحْرِهِمْ

وَعَنْ مَنَاسِكِهِمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتَّى خَتَمَهَا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفْرِ الْأَوَّلُ قَامَ أَبُو بَكْرٍ

فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُونَ وَكَيْفَ يَرْمُونَ فَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ بَرَاءَةَ

عَلَى النَّاسِ حَتَّى خَتَمَهَا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جعرانہ کے عمرہ سے لوٹے تو ابو بکر کو لوگوں کا

سردار کر کے (حج پر مقرر کیا ہم لوگ اون کے ساتھ آئے جب عرج (ایک مقام کا نام ہی) مین پہونچے تو صبح کی اذان ہوئی
پھر ابو بکر کھڑے ہوئے نماز کی تکبیر کہنے کو اتنے مین اونٹ کی آواز پیچھے سے سنی اونہون نے توقف کیا اور کہا یہ تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی آواز ہے جسکا نام جدعا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہلا معلوم ہوا حج مین آنا۔ تو
شاید آپ ہی ہون ہم آپکے ساتھ نماز پڑہین گے اتنے مین علی رضؓ اوس اونٹنی پر نمودار ہوئے ابو بکر صدیق نے کہا تم امیر
ہوکے آئے ہو یا کچھ پیغام لیکر اونہون نے کہا پیغام لیکر مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا ہی سورہ برات سنانے
کو حج کے مجمع مین **ف** اگرچہ پہلے آپنے سورہ برات سنانا بھی ابو بکر صدیق کے سپرد کیا تہا لیکن بعد کو خیال آیا کہ
عہد توڑنے کے لئے کوئی شخص عزیز چاہیے کیونکہ عرب ایسی امور مین اقارب ہی کی بات قبول کرتے ہین اس لیے پیچھے سے حضرت
علی رضؓ کو روانہ کیا **ف** پھر ہم مکے مین آئے یوم الترویہ سے ایکدن پہلے (یعنی ساتوین تاریخ) تو ابو بکر کھڑے ہوئے اور
خطبہ سنایا لوگونکو اور حج کے ارکان بیان کئے جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت علی رضؓ کھڑے ہوئے اور لوگون کو سورہ برات
سنانی شروع کی یہانتک کہ ختم کیا دس کو پھر ہم ابو بکر صدیق کے ساتھ نکلے جب عرفہ کا دن ہوا (نوین تاریخ) تو ابو بکر کھڑے
ہوئے اور خطبہ سنایا لوگونکو اور بیان کیے حج کے طریقے جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت علی کھڑے ہوئے اور سورہ برات سنائی
یہانتک کہ ختم کیا اوسکو پھر جب یوم النحر ہوا (دسوین تاریخ) تو ہم لوٹے منا کو (عرفات سے) جب ابو بکر لوٹ کر آئے تو اونہون نے
خطبہ سنایا لوگونکو اور لوٹنے کے اور قربانی کرنے کے احکام بتلائے اور ارکان پھر جب فارغ ہوئے تو حضرت علی کھڑے ہوئے اور
سورہ برات سنائی یہانتک کہ ختم کیا اوسکو پھر جب پہلا دن کوچ کا ہوا (یعنی بارہوین تاریخ) تو ابو بکر کھڑے ہوئے اور خطبہ سنایا
اور بیان کیا کیونکر کوچ کرنا چاہیے اور کسطرح کنکریان مارنا چاہیے پھر سب ارکان سکھلائے جب فارغ ہوئے تو حضرت علی رضؓ
کھڑے ہوئے اور سورہ برات لوگونکو سنائی یہانتک کہ ختم کیا اوسکو **اَلْمُتَمَتِّعُ مَتٰى يُهِلُّ بِالْحَجِّ** تمتع کرنیوالا حج کا احرام
کب باندہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِلُّوْا وَاجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَضَاقَتْ بِذٰلِكَ صُدُوْرُنَا وَكَبُرَ عَلَيْنَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَحِلُّوْا فَلَوْلَا الْهَدْيُ الَّذِيْ مَعِيْ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِيْ تَفْعَلُوْنَ فَأَحْلَلْنَا
حَتّٰى وَطِئْنَا النِّسَاءَ وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ **ترجمہ** جابر
سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے (مکے کو) جب ذی الحجہ کے چار دن اتر چکے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا احرام کہول ڈالو اور حج کو عمرہ کر دو یہ سنکر ہمارے دل تنگ ہوئے اور ہم پر شاق گزرا جب یہ خبر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا اے لوگو احرام کہول ڈالو اگر میرے ساتھ ہدی نہوتی تو مین بھی احرام کہول ڈالتا اور جیسا تم نے
کیا کرتا پھر ہم نے احرام کہول ڈالا یہانتک کہ جماع کیا اپنی عورتون سے اور جو کام غیر محرم والا کرتا ہی وہ کیا جب یوم الترویہ
(آٹھوین تاریخ) ہوا تو مکے سے نکلکر ہم نے لبیک پکاری حج کی **مَا ذُكِرَ** فِيْ مِنًى منا کا بیان **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو

الانصاری عن ابیه قال عدل الی عبد اللّٰہ بن عمر وانا نازل تحت سرحة بطریق مکة فقال ما انزلک تحت هذه الشجرة فقلت انزلنی ظلها فقال عبد اللّٰہ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اذا کنت بین الاخشبین من منی ونفخ بیده نحو المشرق فان هناک وادیا یقال له السُّرَبة وفی حدیث الحارث یقال له السُّرَر به سرحة سُرَّ تحتها سبعون نبیا **ترجمہ** محمد بن عمرو انصاری سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ سے میری طرف پھری عبد اللہ بن عمر اور مین ایکدرخت کے تلے اوترا تہا مکہ کے راہ مین اونہون نے کہا تم اس درخت کے تلے کیون ٹہرے ہو مین نے کہا سایے کے لیے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو دو پہاڑون کے بیچ مین ہو منا کے اور اشارہ کیا مشرق کیطرف تو وہان ایک وادی (راہ دو پہاڑون کے بیچ مین) ہے جس کو سربہ یا سرر کہتے ہین وہان ایکدرخت ہے اوس کے تلے ستر پیغمبرون کی آنول کاٹی گئی ہے

عن عبد الرحمن بن معاذ قال خطبنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم بمنی ففتح اللّٰہ اسماعنا حتی ان کنا لنسمع ما یقول ونحن فی منازلنا فطفق النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم یعلمهم مناسکهم حتی بلغ الجمار فقال بحصی الخذف وامر المهاجرین ان ینزلوا فی مقدم المسجد وامر الانصار ان ینزلوا فی مؤخر المسجد **ترجمہ** عبد الرحمن بن معاذ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا منا مین تو اللہ نے ہماری کان کھولدیے جو آپ فرماتے تھے وہ ہم سنتے تھے اپنے ٹھکانون سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کیا انکو بتلانا حج کا طریقہ یہانتک کہ جمرون کے پاس پہنچے تو چھوٹی چھوٹی کنکریان مارین انگلیون سے اور حکم کیا مہاجرین کو مسجد مین آگے اوترنیکا اور انصار کو پیچھے اوترنے کا

این یصلی الامام الظهر یوم التروية آٹھوین تاریخ کو امام ظہر کی نماز کہان پڑھے

عن عبد العزیز بن رفیع قال سألت انس بن مالک فقلت اخبرنی بشیء عقلته عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم این صلی الظهر یوم التروية قال بمنی قلت این صلی العصر یوم النفر قال بالابطح **ترجمہ** عبد العزیز بن رفیع سے روایت ہے مین نے انس بن مالک سے پوچھا تم مجھ سے وہ بات بیان کرو جو تم کو یاد ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ نے ظہر کہان پڑھی آٹھوین تاریخ اونہون نے کہا منا مین مین نے کہا کوچ کے دن عصر کہان پڑھی اونہون نے کہا ابطح مین (یعنی محصب مین جو ایک مقام ہے مکہ سے ایک میل کے فاصلہ پر)

الغدو من منی الی عرفة منا سے عرفات کو جانا

عن ابن عمر قال غدونا مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم من منی الی عرفة فمنا الملبی ومنا المکبر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے منا سے عرفے کو کوئی ہم مین سے تکبیر کہتا اور کوئی لبیک کہتا **عن** ابن عمر قال غدونا مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم الی عرفات فمنا الملبی ومنا المکبر **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا

التکبیر فی المسیر الی عرفة عرفات کو جاتے ہوئی تکبیر کہنا

عن محمد بن ابی بکر الثقفی قال قلت لانس ونحن غادیان من منی الی عرفات ما کنتم تصنعون فی التلبية مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فی هذا الیوم قال کان الملبی یلبی فلا ینکر علیه ویکبر المکبر

فلا ینکر علیہ ترجمہ محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہی مین لے انس سے کہا اور ہم دونون چلے آتے تہے عرفات کو
منا سے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ آج کے دن لبیک مین کیا کرتے تہے انہون نے کہا کوئی لبیک کہتا تو برا
نہ جانتے اور جو تکبیر کہتا تو برا نہ جانتے (کیونکہ مقصود اللہ کا ذکر ہی) **التلبیۃ منہ** عرفات کو جاتی ہوی لبیک
کہنا **عن** محمد بن ابی بکر وھو الثقفی قال قلت لانس غداۃ عرفۃ ما تقول فی التلبیۃ فی ھذا الیوم
قال سرت ھذا المسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ وکان منھم المھل ومنھم المکبر
فلا ینکر احد منھم علی صاحبہ ترجمہ محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہی مین نے انس سے کہا نوین تاریخ صبح کو تم
لبیک مین کیا کہتے ہو آج کے روز انہون نے کہا مین آج کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کے ساتہ
چلا ہون کوئی ان مین سے لبیک پکارتا کوئی تکبیر کہتا اور دونون مین کوئی دوسرے پر اعتراض نہ کرتا **ما ذکر**
فی یوم عرفۃ عرفے کے دن کی فضیلت **عن** طارق بن شھاب قال قال یھودی لعمر لو علینا انزلت
ھذہ الایۃ لاتخذناہ عیدا - الیوم اکملت لکم دینکم - قال عمر قد علمت الیوم الذی انزلت فیہ
واللیلۃ التی انزلت لیلۃ الجمعۃ ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات ترجمہ طارق بن شہاب سے
روایت ہی ایک یہودی نے حضرت عمر سے کہا اگر ہمارے اوپر یہہ آیت اترتی - الیوم اکملت لکم دینکم - یعنی آج مین نے تمہارا
دین پورا کیا تو ہم اسدن کو عید کرلیتے (خوشی سے) حضرت عمر نے کہا مین جانتا ہون جسدن یہہ آیت اتری اور جس رات
اتری وہ جمعہ کی رات تھی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہے عرفات مین **عن** عائشۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من یوم اکثر من ان یعتق اللہ عز وجل فیہ عبدا او امۃ من النار من یوم
عرفۃ وانہ لیدنو ثم یباھی بھم الملائکۃ ویقول ما اراد ھؤلاء ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دن ایسا نہی غلام اور لونڈی اللہ آزاد نہین کرتا جہنم سے جتنے عرفے کے دن (یعنی نوین
تاریخ ذیحجہ کی) آزاد کرتا ہے مقرر حق تعالے اسدن نزدیک ہوتا ہی پہر بندون سی فخر کرتا ہے اپنے بندون سی فرشتون
پر اور فرماتا ہے (رضامندی سی) یہہ لوگ کیا چاہتے ہین (مین نے انکو بخشدیا مراد وہ بندے ہین جو حج کو جاتے ہین اور عرفات
مین جمع ہوتے ہین **النھی** عن صوم یوم عرفۃ عرفے کے دن روزہ رکہنے کی ممانعت **عن** عقبۃ بن عامر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان یوم عرفۃ ویوم النحر وایام التشریق عیدنا اھل الاسلام
وھی ایام اکل وشرب ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک عرفے کا دن اور نحر
عید کا دن اور ایام تشریق (یعنی ١١ - ١٢ - ١٣ - ذیحجہ کے) یہہ ہماری مسلمانون کے عید کے دن ہین اور یہہ دن کہانے پینے
کے ہین (لیکن عرفے کے دن روزہ رکہنا حرام نہین ہی اور باقی دنون مین حرام ہی اور بعضون کی نزدیک حاجی کو عرفے
کے دن روزہ رکہنا مکروہ ہی تاکہ ارکان حج مین خلل نہ پڑے اور جو حاجی نہو اسکو درست ہی) **الرخصۃ** فی صوم یوم عرفۃ

عرفے کے دن جلدی عرفات پر پہونچنا عن سالم بن عبد الله قال كتب عبد الملك بن مروان الى الحجاج
بن يوسف يأمره ان لا يخالف ابن عمر في امر الحج فلما كان يوم عرفة جاءه ابن عمر حين زالت الشمس
وانا معه فصاح عند سرادقه اين هذا فخرج اليه الحجاج وعليه ملحفة معصفرة فقال له ما لك يا
ابا عبد الرحمن قال الرواح ان كنت تريد السنة فقال له هذه الساعة فقال له نعم قال افيض على ماء
ثم اخرج اليك فانتظره حتى خرج فسار بيني وبين ابي فقلت ان كنت تريد ان تصيب السنة فاقصر
الخطبة وعجل الوقوف فجعل ينظر الى ابن عمر كيما يسمع ذلك منه فلما رأى ذلك ابن عمر قال صدق

ترجمہ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے عبد الملک بن مروان نے (جو خلفائے بنی امیہ میں سے تھا) حجاج بن یوسف کو لکھا (جو حاکم تھا
مکہ کا عبد الملک کیطرف سے) کہ مخالفت نکرے عبد اللہ بن عمر کی حج کے کاموں میں جب عرفے کا دن ہوا تو عبد اللہ
بن عمر دوپہر ڈھلتے ہی اوس کے پاس آئے میں بھی اون کے ساتھ تھا اور اوسکی پردہ کے پاس آکر پکارا کہاں ہے یہ حجاج نکلا
ایک کسم کے رنگ کا تہبند باندھے ہوئے اور کہنے لگا کیا کہتے ہو اے ابا عبد الرحمن اونہوں نے کہا چلو اگر سنت کی پیروی چاہتے
ہو حجاج نے کہا ابھی سے اونہوں نے کہا ہاں کہا پانی ڈال لوں اپنے اوپر پھر نکلتا ہوں عبد اللہ بن عمر اوسکا انتظار کرتے
رہے یہانتک کہ نکلا اور میری اور باپ کے بیچ میں چلا میں نے کہا اگر تو سنت کی پیروی چاہتا ہے تو خطبہ چھوٹا پڑھ اور عرفات
میں جلدی کر ٹھہرنے کے لیے وہ ابن عمر کیطرف دیکھنے لگا اون سے سننے کے لیے اونہوں نے کہا سچ کہتا ہے

التلبية بعرفة عرفات میں لبیک کہنا عن سعيد بن جبير قال كنت مع ابن عباس بعرفات فقال ما لي لا اسمع
الناس يلبون قلت يخافون من معاوية فخرج ابن عباس من فسطاطه فقال لبيك اللهم لبيك لبيك
فانهم قد تركوا السنة من بغض علي ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عباس کے ساتھ تھا عرفات
میں اونہوں نے کہا کیا سبب ہے جو لبیک کی آواز نہیں آتی میں نے کہا لوگ معاویہ سے ڈرتے ہیں (اونہوں نے لبیک
کہنے سے منع کیا ہے) یہ سنکر عبد اللہ بن عباس اپنے ڈیرے سے نکلے اور کہا لبیک اللہم لبیک لبیک لوگوں نے سنت کو
چھوڑ دیا حضرت علی کی عداوت میں (اور معاویہ کی محبت میں)

الخطبة بعرفة قبل الصلوة عرفات میں
نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا عن سلمة بن نبيط عن ابيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب على
جمل احمر بعرفة قبل الصلوة ترجمہ سلمہ بن نبیط سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے کہا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خطبہ پڑھتے ہوئے عرفات میں ایک لال اونٹ پر نماز سے پہلے

الخطبة يوم عرفة على الناقة
عرفات کے دن اونٹ پر سوار ہوکر خطبہ پڑھنا عن سلمة بن نبيط عن ابيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يخطب يوم عرفة على جمل احمر ترجمہ اوپر گزر چکا

قصر الخطبة بعرفة عرفات میں خطبہ مختصر پڑھنا عن
سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر جاء الى الحجاج بن يوسف يوم عرفة حين زالت الشمس وانا معه فقال

الزوال إن كنت تريد السنة فقال هذه الساعة قال نعم قال سالم فقلت للحجاج إن كنت تريد أن تصيب اليوم السنة فاقصر الخطبة وعجل الصلوة فقال عبد الله بن عمر صدق ترجمہ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر حجاج بن یوسف کے پاس آئے اور کہا چل اگر سنت کی پیروی چاہتا ہے اوس نے کہا ابھی عبد اللہ بن عمر نے کہا ہان سالم نے کہا مین حجاج سے بولا اگر تو آج کے دن سنت پر چلنا چاہتا ہے تو خطبہ مختصر پڑھ اور نماز جلدی پڑھ عبد اللہ بن عمر نے کہا سچ کہتا ہے الجمع بين الظهر والعصر بعرفة عرفات مین ظہر اور عصر ملا کر پڑھنا عن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الصلوة لوقتها إلا بجمع وعرفات ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو اپنے وقت پر پڑھتے مگر مزدلفہ اور عرفات مین (عرفات مین ظہر اور عصر دونون ظہر کے وقت پڑھ لیتے اور مزدلفہ مین مغرب اور عشا دونون عشا کے وقت پڑھتے) باب رفع اليدين في الدعاء بعرفة عرفات مین ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنا عن أسامة بن زيد كنت رديف النبي صلى الله عليه وسلم بعرفات فرفع يديه يدعو فمالت به ناقته فسقط خطامها فتناول الخطام بإحدى يديه وهو رافع يده الأخرى ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا عرفات مین اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے دعا کو آپ مین وتنی مین اوسکی نکیل چھوٹ پڑی اپنے ایک ہاتھ سے نکیل تہامی اور ایک ہاتھ اوٹھائے رہی عن عائشة قالت كانت قريش تقف بالمزدلفة ويسمون الحمس وسائر العرب تقف بعرفة فأمر الله تبارك وتعالى نبيه صلى الله عليه وسلم أن يقف بعرفة ثم يدفع منها فأنزل الله عز وجل ثم أفيضوا من حيث أفاض الناس ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے قریش کے لوگ مزدلفہ مین ٹھہرتے اور باقی عرب کے لوگ عرفات مین ٹھہرتے اور قریش کو حمس کہتے ہین کیونکہ حمس احمس کی جمع ہے اور احمس قریشی کو کہتے ہین اسلیے کہ وہ اپنے دین مین سخت ہوتا ہے اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا عرفات مین ٹھہرنیکا پھر عرفات سے لوٹنے کا اور فرمایا لوٹو جہان سے لوٹتے ہین لوگ عن جبير بن مطعم قال أضللت بعيرا لي فذهبت أطلبه بعرفة يوم عرفة فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم واقفا فقلت ما شأن هذا إنما هذا من الحمس ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے میرا اونٹ کہو گیا مین اسکو ڈھونڈھنے چلا گیا عرفات پر عرفے کے دن مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا وہان ٹھہرے ہوئے مینے کہا ان کو یہ کیا ہوا یہ تو حمس مین سے ہین (یعنی قریش کے لوگون مین سے انکو تو مزدلفہ مین ٹھہرنا تھا جو حرم کے اندر ہے نہ عرفات مین قریش کہتے ہم اللہ کے لوگ ہین تو اللہ کے حرم سے باہر نہ ٹھہرینگے) عن يزيد بن شيبان قال كنا وقوفا بعرفة مكانا بعيدا من الموقف فأتانا ابن مربع الأنصاري فقال إني رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم إليكم يقول كونوا على مشاعركم فإنكم على إرث من إرث أبيكم إبراهيم عليه السلام ترجمہ یزید بن شیبان سے روایت ہے ہم عرفات مین ٹھہرنے کی جگہ سے دور تھے اتنے مین ابن مربع ہمارے پاس آئے اور کہنے لگا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا ہون آپ فرماتے ہین

اپنی اپنی ٹھکانون پر (جو اگلے زمانے سے مقرر ہین) رہو اس لیے کہ تم وارث ہو اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے **عن** جعفر بن محمد قال حدثنی ابی قال اتینا جابر بن عبد اللہ فسألناہ عن حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثنا ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عرفۃ کلھا موقف **ترجمہ** امام جعفر صادق سے روایت ہے مین نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے مین جابر بن عبد اللہ انصاری پاس گیا اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفات سارا ٹھرنے کی جگہ ہے **فرض** الوقوف بعرفۃ عرفات مین ٹھرنا فرض ہے **عن** عبد الرحمن بن یعمر قال شھدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتاہ ناس فسألوہ عن الحج فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحج عرفۃ فمن ادرک لیلۃ عرفۃ قبل طلوع الفجر من لیلۃ جمع فقد تم حجہ **ترجمہ** عبد الرحمن بن یعمر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس موجود تھا اتنے مین کچھ لوگ آئے اور حج کو پوچھنے لگے آپ نے فرمایا حج عرفات مین ٹھرنا ہے جس شخص نے عرفے کی رات پائی مزدلفہ کی رات کی صبح ہونے سے پہلے (یعنی دسوین تاریخ کی صبح سے پہلے) اوسکا حج پورا ہوگیا (اگرچہ ایک ساعت ہی اوسوقت کی اندر عرفات مین ٹھیرا) **عن** الفضل بن عباس قال افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرفات وردفہ اسامۃ بن زید فجالت بہ الناقۃ وھو رافع یدیہ لا تجاوزان راسہ فما زال یسیر علی ھینتہ حتی انتھی الی جمع **ترجمہ** فضل بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اور آپ کے ساتھ اسامہ بن زید سوار تھے تو اونٹنی آپ کو لیکر چلی اور آپ اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے تھے (دعا کے لیے) لیکن سر سے اونچے نہ تھے پھر اسی حالت سے آپ چلتے رہے یہانتک کہ مزدلفے مین پہونچے **عن** ابن عباس ان اسامۃ بن زید قال افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرفۃ وانا ردیفہ فجعل یکبح راحلتہ حتی ان ذفراھا لیکاد یصیب قادمۃ الرحل وھو یقول یا ایھا الناس علیکم بالسکینۃ والوقار فان البر لیس فی ایضاع الابل **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے اسامہ بن زید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے عرفات سے اور مین آپ کے ساتھ سوار تھا آپ اپنی اونٹنی کی نکیل کھینچنے لگے (آہستہ چلانے کے لیے) یہانتک کہ اوسکے کانون کی جڑین پالان کے برابر آگئین آپ فرماتے تھے اے لوگو لازم کر دینی اوپر آہستگی اور نرمی کو (یعنی سہولت سے چلو) کیونکہ اونٹ دوڑانا کچھ نیکی نہین ہے (بلکہ دوڑانے مین خود ہی لوگون کو ایذا پہونچتی کا اس لیے کہ ہجوم بہت ہوتا ہے) **الامر** بالسکینۃ فی الافاضۃ من عرفۃ عرفات سے لوٹتی وقت آہستہ چلنے کا حکم **عن** ابن عباس یقول لما دفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شنق ناقتہ حتی ان راسھا لیمس واسطۃ رحلہ وھو یقول للناس السکینۃ السکینۃ عشیۃ عرفۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے تو آپ نے اپنی اونٹنی کی مہار کھینچی یہانتک کہ سر اوسکا پالان کی لکڑی سے چھونے لگا اور آپ فرماتے تھے لوگون سے آہستہ آہستہ چلو عرفے کی شام کو **عن** الفضل بن عباس وکان ردیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی عشیۃ عرفۃ وغداۃ جمع للناس حین دفعوا

عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي
يُرْمَى بِهِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ترجمہ فضل بن عباس سے روایت
ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ سوار تھی آپنے فرمایا عرفے کی شام کو اور مزدلفی کی صبح کو جب لوگ چلنے ہی لوگو
آرام پکڑو اور آپ کے تھے اپنی اونٹنی کو یہانتک کہ بطن محسر مین آئے جو منا مین ہی فرمایا لازم پکڑو چھوٹی چھوٹی کنکریان
پھر آپ لبیک کہتی رہے یہانتک کہ جمرہ عقبہ کو مارا اوسوقت سی لبیک موقوف کی عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ
ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اطمینان سے اور جلدی چلایا اونٹ کو بطن محسر مین
(جو ایک وادی ہی درمیان منا اور مزدلفے کے) اور حکم کیا لوگون کو چھوٹی چھوٹی کنکریان مارنیکا عَنْ جَابِرٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ جَعَلَ يَقُولُ السَّكِينَةَ عِبَادَ اللَّهِ يَقُولُ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ
أَيُّوبُ بِبَاطِنِ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سی لوٹی فرماتے تھے
اطمینان سے چلو اے بندو اللہ کے ہاتھہ سے اشارہ کرتی تھی - ایوب نے جو راوی ہی اس حدیث کا اپنی ہتیلی سے اشارہ
کیا آسمان کیطرف **كَيْفَ** السَّيْرُ مِنْ عَرَفَةَ عرفات سی کیونکر چلنا چاہیے عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ
سُئِلَ عَنْ سَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ
وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ ترجمہ اسامہ بن زید سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع مین کیونکر چلتے تھے اونہون نے
کہا عنق سے (جو ایک متوسط چال ہی نہ جلدی نہ دیر) جب جگہہ پاتے تو نص کرتے اور نص عنق سے زیادہ ہی عَنْ
أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ إِلَى الشِّعْبِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَتُصَلِّي
الْمَغْرِبَ قَالَ الْمُصَلَّى أَمَامَكَ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفات سی لوٹے تو پہاڑ
کی گھاٹی کیطرف چلے مینے کہا مین مغرب کی نماز پڑھ لون آپنے فرمایا نماز کی جگہہ آگے ہے عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الشِّعْبَ الَّذِي يُنْزِلُهُ الْأُمَرَاءُ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةَ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ لَمْ يَحُلَّ آخِرُ النَّاسِ حَتَّى صَلَّى ترجمہ اسامہ بن
زید رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم اوس گھاٹی مین اوترے جہان سردار اوترتے ہین اور پیشاب کیا پھر ایک ہلکا وضو
کیا مین نے کہا یا رسول اللہ نماز آپ نے فرمایا نماز آگے ہے جب ہم مزدلفی مین آئے تو ابھی اخیر کے لوگ اوتری ہی نہ تھے
آپنے نماز پڑھ لی **الْجَمْعُ** بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ مزدلفی مین دو نمازین ملا کر پڑھنا عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جمع کیا مغرب اور عشا کو مزدلفی مین (یعنی دونو نمازین عشا کیوقت پڑھین) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وسلم جمع بين المغرب والعشاء بجمع ترجمہ ابن عمر سے بھی یہی روایت ہے عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم جمع بين المغرب والعشاء بجمع بإقامة واحدة لم يسبح بينهما ولا على إثر كل واحدة منهما
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا مغرب اور عشا کو ایک تکبیر سے مزدلفہ میں اور ان کے بیچ میں
نفل نہیں پڑھا اور نہ ہر ایک کے بعد نفل پڑھا عن عبيد الله بن عبد الله أن أباه قال جمع رسول الله صلى الله
عليه وسلم بين المغرب والعشاء ليس بينهما سجدة صلى المغرب ثلاث ركعات وصلى العشاء ركعتين و
كان عبد الله بن عمر يجمع كذلك حتى لحق بالله عز وجل ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
انکے باپ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا مغرب اور عشا کو اور دونوں کے بیچ میں کوئی نماز نہ پڑھی مغرب کی
تین رکعتیں پڑھیں پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں اور عبد اللہ بن عمر بھی اسیطرح جمع کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ جل جلالہ سے
ملگئے عن ابن عمر قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم المغرب والعشاء بجمع بإقامة واحدة ترجمہ ابن عمر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کو مزدلفہ میں پڑھی ایک تکبیر سے عن كريب قال سألت أسامة بن زيد
وكان ردف رسول الله صلى الله عليه وسلم عشية عرفة فقلت كيف فعلتم قال أقبلنا نسير حتى بلغنا المزدلفة
فأناخ فصلى المغرب ثم بعث إلى القوم فأناخوا في منازلهم فلم يحلوا حتى صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العشاء
الآخرة ثم حل الناس فنزلوا فلما أصبحنا انطلقت على رجلي في سباق قريش وردفه الفضل ترجمہ کریب سے
روایت ہے میں نے اسامہ بن زید سے پوچھا اور وہ سوار تھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفہ کی شام کو میں نے کہا تم نے کیا کیا انہوں
نے کہا ہم چلتے رہے (عرفات سے) یہاں تک کہ مزدلفہ میں پہنچے وہاں آپ نے اونٹ بٹھایا پھر مغرب کی نماز پڑھی اور لوگوں کو کہلا بھیجا
ان سب نے اپنے اپنے ٹھکانوں میں اونٹ بٹھائے تھے وہ سب نہ اوترے جبتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز پڑھ لی
پھر لوگ اوترے جب صبح ہوئی تو میں پیدل چلا قریش کے آگے چلنے والوں کے ساتھ اور فضل بن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ سوار ہوئے تقديم النساء والصبيان إلى منازلهم بمزدلفة عورتوں اور بچوں کو آگے ہی انکے ٹھکانے بھیج دینا
مزدلفہ میں تاکہ ہجوم میں انکو تکلیف نہ ہو عن ابن عباس يقول أنا ممن قدم النبي صلى الله عليه وسلم ليلة
المزدلفة في ضعفة أهله ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں ان لوگوں میں تھا جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے لوگوں میں سے ضعیف سمجھ کر آگے بھیج دیا تھا مزدلفہ کی رات کو عن ابن عباس قال كنت فيمن قدم النبي صلى الله
عليه وسلم ليلة المزدلفة في ضعفة أهله ترجمہ وہی جو گزرا عن الفضل أن النبي صلى الله عليه وسلم أمر ضعفة
بني هاشم أن ينفروا من جمع بليل ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی ہاشم کے ضعیف
لوگوں کو یعنی عورتوں بچوں کو حکم کیا مزدلفہ سے رات ہی کو چلنے کا منا کو تاکہ دن میں ہجوم سے تکلیف نہ ہو عن أم
حبيبة أن النبي صلى الله عليه وسلم أمرها أن تغلس من جمع إلى منى ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے اونکو حکم کیا مزدلفہ چلے جانیکا اندہیرے منہ منا کو عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ قَالَتْ کُنَّا نُغَلِّسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰی مِنًی ترجمہ ام المومنین ام حبیبہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مزدلفہ سے اندہیرے منہ منا کو چلے آتے تھے

الرُّخْصَةُ لِلنِّسَاءِ فِی الْاِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ الصُّبْحِ عورتوں کو مزدلفہ سے لوٹنے کی اجازت فجر ہونے سے پہلے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا اَذِنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِسَوْدَةَ فِی الْاِفَاضَةِ قَبْلَ الصُّبْحِ مِنْ جَمْعٍ لِاَنَّهَا کَانَتِ امْرَاَةً ثَبِطَةً ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی سودہ کو مزدلفہ سے لوٹنے کی فجر ہونے سے پہلے اس لیے کہ وہ موٹی عورت تہیں

الْوَقْتُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْهِ الصُّبْحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ مزدلفہ میں فجر کی نماز کسوقت پڑہی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلٰوةً قَطُّ اِلَّا لِمِیْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ صَلَّاهُمَا بِجَمْعٍ وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ یَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِیْقَاتِهَا ترجمہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کسی نماز کو بے وقت پڑہتے ہوے مگر مغرب اور عشا کی نماز مزدلفہ میں اور فجر کی نماز بہی اوسدن وقت سے پہلے پڑہی **ف** یعنی جو وقت مقرر تہا اوس سے پہلے پڑہی نہ یہ کہ طلوع فجر سے پہلے پڑہی اور حنفیہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے فجر کو دیر سے پڑہنے کا حالانکہ یہ استدلال اس حدیث سے تمام نہیں ہوا کیونکہ حدیث میں تصریح نہیں ہے کہ ہمیشہ آپ فجر کی نماز روشنی میں پڑہا کرتے

فِیْمَنْ لَمْ یُدْرِكْ صَلٰوةَ الصُّبْحِ مَعَ الْاِمَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ جس شخص کو مزدلفہ میں فجر کی نماز امام کے ساتھ نہ ملے عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی مَعَنَا صَلَاتَنَا هٰذِهٖ هٰهُنَا ثُمَّ اَقَامَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ لَیْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ ترجمہ عروہ بن مضرس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مزدلفہ میں ٹھرے ہوے تھے آپ نے فرمایا جس نے ہماری ساتھ یہ نماز (فجر کی) اس جگہہ پڑہی پہر ہماری ساتھ ٹہرا اور اوس سے پہلے رات یا دن میں (نویں تاریخ کو) عرفات میں ٹہرا اوسکا حج پورا ہوگیا عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ جَمْعًا مَعَ الْاِمَامِ وَالنَّاسِ حَتّٰی یُفِیْضَ مِنْهَا فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ وَمَنْ لَمْ یُدْرِكْ مَعَ النَّاسِ وَالْاِمَامِ فَلَمْ یُدْرِكْ ترجمہ عروہ بن مضرس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مزدلفہ امام اور لوگوں کے ساتھ پایا وہاں سے لوٹنے تک اوس نے حج پایا اور جسنے امام اور لوگوں کے ساتھ نہ پایا اوس نے حج نہ پایا عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَقْبَلْتُ مِنْ جَبَلَیْ طَیِّءٍ لَمْ اَدَعْ حَبْلًا اِلَّا وَقَفْتُ عَلَیْهِ فَهَلْ لِیْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی هٰذِهِ الصَّلٰوةَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ لَیْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ وَقَضٰی تَفَثَهٗ ترجمہ عروہ بن مضرس سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مزدلفہ میں آیا اور میں نے کہا یا رسول اللہ میں طے کے پہاڑوں سے آتا ہوں میں نے کوئی ٹیلا نہیں چھوڑا جسپر نہ ٹہرا ہوں تو کیا حج میرا ہوگیا آپ نے فرمایا جس شخص نے ہماری ساتھ یہ نماز (یعنی فجر کی نماز) پڑہی اور اس سے پہلے وہ عرفات میں (دسویں) یا نویں *

دن ٹہرا تو اوسکا حج پورا ہوگیا اور اوس نے اپنا میل کچیل صاف کیا عن عروة بن مضرس بن حارثة بن لام قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم بجمع فقلت هل لي من حج فقال من صلى هذه الصلوة معنا ووقف هذا الموقف حتى يفيض وافاض قبل ذلك من عرفات ليلا او نهارا فقد تم حجه وقضى تفثه ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن عروة بن مضرس الطائي قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت اتيتك من جبلي طيء اكللت مطيتي واتعبت نفسي ما بقي من حبل الا وقفت عليه فهل لي من حج فقال من صلى صلوة الغداة ههنا معنا وقد اتى عرفة قبل ذلك فقد قضى تفثه وتم حجه ترجمہ وہی جو اوپر گزرا - اتنا زیادہ ہے کہ میں طی کے پہاڑوں سے آیا میں نے اپنی اونٹنی کو تہکایا اور اپنی جان کو تہکایا عن عبد الرحمن بن يعمر الديلي قال شهدت النبي صلى الله عليه وسلم بعرفة واتاه ناس من نجد فامروا رجلا فسأله عن الحج فقال الحج عرفة من جاء ليلة جمع قبل صلوة الصبح فقد ادرك حجه ايام منى ثلاثة ايام من تعجل في يومين فلا اثم عليه ومن تأخر فلا اثم عليه ثم اردف رجلا فجعل ينادي بها في الناس ترجمہ عبد الرحمن بن یعمر دیلی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا عرفے میں کچھ لوگ نجد کے آئے تھے اونہوں نے ایک شخص سے کہا آپ سے پوچھے حج کو آپنے فرمایا حج کیا ہے عرفات میں ٹہرنا جو شخص دسویں رات تک بھی فجر نکلنے سے پہلے عرفات میں آجاوے اوس نے حج پالیا اور منا میں رہنے کے تین دن ہیں جو جلدی کرے دو دن میں چلا جاوے اوسپر گناہ نہیں اور جو دیر کرکے جاوے اوسپر بھی گناہ نہیں پھر آپنے ایک شخص کو اپنی ساتھ سوار کرلیا کہ لوگوں میں اوسکو پکار دیوے

عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المزدلفة كلها موقف ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مزدلفہ تمام ٹہرنے کی جگہ ہے

التلبية بمزدلفة مزدلفہ میں لبیک کہنا

عن عبد الرحمن بن يزيد قال قال ابن مسعود ونحن بجمع سمعت الذي انزلت عليه سورة البقرة يقول في هذا المكان لبيك اللهم لبيك ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا اور ہم مزدلفہ میں تھے میں نے سنا اوس شخص سے جس پر سورہ بقرہ اتری اس جگہ فرماتے تھے لبیک اللہم لبیک

وقت الافاضة من جمع مزدلفہ سے لوٹنے کا وقت

عن عمرو بن ميمون يقول شهدت عمر بجمع فقال ان اهل الجاهلية كانوا لا يفيضون حتى تطلع الشمس ويقولون اشرق ثبير وان رسول الله صلى الله عليه وسلم خالفهم ثم افاض قبل ان تطلع الشمس ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے میں حضرت عمرؓ کے ساتھ موجود تھا مزدلفہ میں اونہوں نے کہا جاہلیت کے لوگ مزدلفہ سے نہیں لوٹتے تھے جب تک آفتاب نہ نکلتا اور کہتے چمک جا اے ثبیر (جو ایک پہاڑ کا نام ہے مزدلفہ میں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کا خلاف کیا آپ لوٹے آفتاب نکلنے سے پہلے

الرخصة للضعفة ان يصلوا يوم النحر الصبح بمنى ضعیف لوگوں کو اجازت ہے کہ (مزدلفہ سے رات ہی کو لوٹ جاویں) صبح کی نماز منا میں ادا کریں دسویں تاریخ کو

عن ابن عباس يقول ارسلني رسول الله صلى الله عليه وسلم في ضعفة اهله فصلينا الصبح بمنى ورمينا الجمرة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی ضعیف لوگون کے ساتھ (یعنی عورتون بچون کے) روانہ کر دیا تو ہم نے صبح کی نماز منا میں پڑھی اور کنکریان ماریں عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَةَ قَالَتْ وَدِدْتُ اَنِّی اسْتَاْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا اسْتَاْذَنَتْہُ سَوْدَةُ فَصَلَّیْتُ الْفَجْرَ بِمِنًی قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَ النَّاسُ وَکَانَتْ سَوْدَةُ امْرَاَةً ثَقِیْلَةً ثَبِطَةً فَاسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَھَا فَصَلَّتِ الْفَجْرَ بِمِنًی وَرَمَتْ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَ النَّاسُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے مین نے چاہا کہ مین بھی اجازت لیتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے اجازت لی تھی سودہ نے اور فجر کی نماز منا میں پڑھتی لوگون کے آنے سے پہلے اور سودہ تو ایک بھاری بھرکم عورت تھین اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی آپنے اجازت دی اونہون نے فجر کی نماز منا میں پڑھی اور لوگون کے آنے سے پہلے کنکریان ماریں عَنْ مَوْلًی لِاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ جِئْتُ مَعَ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ مِنًی بِغَلَسٍ فَقُلْتُ لَھَا لَقَدْ جِئْنَا مِنًی بِغَلَسٍ فَقَالَتْ قَدْ کُنَّا نَصْنَعُ ھٰذَا مَعَ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنْکَ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر کے ایک غلام سے روایت ہے مین اسماء کے ساتھ منا میں آیا اندھیری میں مین نے کہا ہم منا میں پہونچے اندھیری رات میں (حالانکہ دن کو آنا چاہیے) اسماء نے کہا ہم ایسا ہی کرتے تھے اوس شخص کے ساتھ جو تجھ سے بہتر تھا عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ وَاَنَا جَالِسٌ مَعَہُ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِیْنَ دَفَعَ قَالَ کَانَ یَسِیْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ ترجمہ عروہ سے روایت ہے کسی نے اسامہ بن زید سے پوچھا اور مین اونکے ساتھ بیٹھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجة الوداع مین کیونکر چلتے تھے مزدلفہ سے لوٹتے وقت اونہون نے کہا آپ چلاتے تھے اونٹنی کو لیکن جب جگہہ پاتے تو دوڑاتے عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ حِیْنَ دَفَعُوْا عَشِیَّةَ عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَةِ وَھُوَ کَافٌّ نَاقَتَہُ حَتّٰی اِذَا دَخَلَ مِنًی فَھَبَطَ حِیْنَ ھَبَطَ مُحَسِّرًا قَالَ عَلَیْکُمْ بِحَصَی الْخَذْفِ الَّذِیْ یُرْمٰی بِہِ الْجَمْرَةُ قَالَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُشِیْرُ بِیَدِہٖ کَمَا یَخْذِفُ الْاِنْسَانُ ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفے کی شام کو لوٹے اور مزدلفہ کی صبح کو تو فرمایا ای لوگو اطمینان سے چلو اور آپ روکے ہوئے تھے اونٹنی کو جب منا میں آئے اور بطن محسر میں اوترے تو فرمایا چھوٹی چھوٹی کنکریان لو جمرے پر اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا جیسے آدمی کنکری مارتا ہے

اَلْاِیْضَاعُ فِیْ وَادِیْ مُحَسِّرٍ

(بطن محسر میں اونٹ جلدی دوڑانا) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْضَعَ فِیْ وَادِیْ مُحَسِّرٍ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی اونٹ دوڑایا وادی محسر میں (جو ایک مقام ہے قریب منا کی مزدلفہ سے آتے ہوئے اوسکو محسر اسلیے کہتے ہین کہ وہان اصحاب الفیل کا ہاتھی تھک کر گر گیا تھا) عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ عَنْ حَجَّةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَفَعَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ حَتّٰی اَتٰی مُحَسِّرًا حَرَّکَ قَلِیْلًا ثُمَّ سَلَکَ الطَّرِیْقَ الْوُسْطٰی الَّتِیْ تُخْرِجُکَ عَلَی الْجَمْرَةِ

الْكُبْرَى حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا حَصَى الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ
الْوَادِي ترجمہ امام جعفر صادقؓ سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ امام محمد باقرؓ سے کہا ہم جابر بن عبد اللہ پاس گئے اور
پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال اونہوں نے کہا رسول اللہ صلعم مزدلفے سے لوٹے آفتاب نکلنے سے پہلے اور فضل بن
عباس کو اپنے ساتھ بٹھا لیا جب محسر میں آئے تو اونٹ کو ذرا تیز کیا پھر بیچ کے رستے سے چلے جہاں سے جمرہ کبریٰ پر نکلتے ہیں یہانتک
کہ اوس جمرے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے اور سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی چھوٹی چھوٹی کنکریاں وادی کے
اندر کی طرف سے

التَّلْبِيَةُ فِي السَّيْرِ چلتے وقت لبیک کہنا

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
سوار تھے آپ لبیک کہتے رہے یہانتک کہ جمرے کو مارا۔

الْتِقَاطُ الْحَصَى کنکریاں چننا

عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ هَاتِ الْقُطْ لِي فَلَقَطْتُ لَهُ حَصَيَاتٍ هُنَّ
حَصَى الْخَذْفِ فَلَمَّا وَضَعْتُهُنَّ فِي يَدِهِ قَالَ بِأَمْثَالِ هَؤُلَاءِ وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ
قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ ترجمہ ابو العالیہؓ سے روایت ہے ابن عباسؓ نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے
کی صبح کو فرمایا اور آپ اپنی اونٹنی پر تھے آ میرے لیے کنکریاں چن میں نے کنکریاں چنیں چھوٹی چھوٹی (جنکو دو انگلیوں سے
پھینکتے ہیں) جب میں نے وہ کنکریاں آپکے ہاتھ میں رکھیں تو آپنے فرمایا ہاں اسیطرح کی کنکریاں مارو اور دین میں
سختی کرنے سے بچو تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے دین میں تشدد (سختی اور حد سے زیادہ بڑھانے) سے

مِنْ أَيْنَ يُلْتَقَطُ الْحَصَى کنکریاں کہاں سے چنی جاویں

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا
عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مِنًى فَهَبَطَ حِينَ هَبَطَ مُحَسِّرًا
قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي تُرْمَى بِهِ الْجَمْرَةُ قَالَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخْذِفُ
الْإِنْسَانُ ترجمہ فضل بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ عرفے کی شام کو اور مزدلفے
کی صبح کو لوٹے اے لوگو ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے چلو اور آپ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے تھے جب منی میں آئے اور وادی محسر میں
اوترے تو فرمایا لازم کرو اپنے اوپر چھوٹی چھوٹی کنکریاں جن سے جمرے کو مارتے ہیں اور آپ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے جیسے
انسان کنکری پھینکتا ہے

قَدْرُ حَصَى الرَّمْيِ کتنی بڑی کنکریاں ہوں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى رَاحِلَتِهِ هَاتِ الْقُطْ لِي فَلَقَطْتُ لَهُ حَصَيَاتٍ هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ
فَوَضَعَهُنَّ فِي يَدِهِ ثُمَّ جَعَلَ يَقُولُ بِهِنَّ فِي يَدِهِ وَوَصَفَ يَحْيَى تَحْرِيكَهُنَّ فِي يَدِهِ بِأَمْثَالِ هَؤُلَاءِ
ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے کے دن صبح کو مجھ سے فرمایا آپ اونٹ پر تھے
کنکریاں چن میرے لیے میں نے کنکریاں چنیں چھوٹی چھوٹی اور آپ کے ہاتھ میں رکھیں آپ اون کو ہاتھ میں ہلاتے تھے کہتے

نے جو راوی ہے اس حدیث کا بیان کیا اس طرح ہلاتے تھے) اور فرماتے تھے کہ مارو اسی طرح کی کنکریاں **الرکوب**

الی الجمار واستظلال المحرم سوار ہو کر کنکریاں مارنا اور محرم پر سایہ کرنا **عن** ام حصین قالت حججت فی حجۃ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرایت بلالا یقود بخطام راحلتہ واسامۃ بن زید رافع علیہ ثوبہ یظلہ من الحر

وھو محرم حتی رمی جمرۃ العقبۃ ثم خطب الناس فحمد اللہ واثنی علیہ وذکر قولا کثیرا ترجمہ ام حصین سے روایت ہے

میں نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو بلال کو دیکھا وہ آپ کی اونٹنی کی مہار کھینچ رہے تھے اور اسامہ بن زید اپنی

کپڑے سے آپ پر سایہ کیے تھے آپ احرام باندھے تھے یہاں تک کہ آپ نے کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ کو پھر خطبہ سنایا لوگوں کو اور

اللہ کی تعریف اور ثنا کی اور بہت باتیں فرمائیں **عن** قدامۃ بن عبد اللہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم یرمی جمرۃ العقبۃ یوم النحر علی ناقۃ لہ صھباء لا ضرب ولا طرد ولا الیک الیک ترجمہ قدامہ بن

عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دن نحر کے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے ہوئے آپ ایک

اونٹنی پر سوار تھے جو سرخ اور سفید تھی نہ مارتے تھے نہ ہانکتے تھے نہ ہٹو ہٹو کہتے تھے **عن** جابر بن عبد اللہ یقول رایت رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی الجمرۃ وھو علی بعیرہ وھو یقول یا ایھا الناس خذوا مناسککم فانی لا

ادری لعلی لا احج بعد عامی ھذا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جمرہ

کو مارتے تھے اونٹ پر سے اور فرماتے تھے اے لوگو اپنے حج کے کام سیکھ لو اس لیے کہ شاید اس سال کے بعد پھر میں حج نہ کروں (ایسا ہی

ہوا پھر آپ کی وفات ہو گئی) **وقت** رمی جمرۃ العقبۃ یوم النحر جمرہ عقبہ دسویں تاریخ کس وقت مارے **عن**

جابر قال رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ یوم النحر ضحی ورمی بعد یوم النحر اذا زالت الشمس ترجمہ

جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں تاریخ کنکریاں ماریں آفتاب نکلنے کے بعد اور بعد دسویں تاریخ کے (

گیارہویں بارہویں کو) دوپہر ڈھلے **النھی** عن رمی جمرۃ العقبۃ قبل طلوع الشمس آفتاب نکلنے سے پہلے کنکریاں مارنے

کی ممانعت **عن** ابن عباس قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغیلمۃ بنی عبد المطلب علی حمرات یلطح

افخاذنا ویقول ابینی لا ترموا جمرۃ العقبۃ حتی تطلع الشمس ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ہم لڑکوں کو عبد المطلب کے گدھوں پر سوار کر کے روانہ کیا ہماری رانوں پر مارتے تھے اور فرماتے تھے اے بیٹو

میرے جمرہ عقبہ پر کنکریاں نہ مارنا یہاں تک کہ آفتاب نکلے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدم اھلہ

وامرھم ان لا یرموا الجمرۃ حتی تطلع الشمس ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

گھر کے لوگوں کو آگے بھیج دیا اور حکم کیا کہ کنکریاں نہ ماریں جب تک آفتاب نہ نکلے **الرخصۃ** فی ذلک للنساء

عورتوں کو آفتاب نکلنے سے پہلے کنکریاں مارنے کی اجازت **عن** عائشۃ ام المومنین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم امر احدی نسائہ ان تنفر من جمع لیلۃ جمع فتاتی جمرۃ العقبۃ فترمیھا وتصبح فی منزلھا وکان

عطاءٌ يفعله حتى مات ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بی بی کو حکم کیا تہا کہ مزدلفہ
سے کوچ کر جانیکا اوسی رات کو اور جمرہ عقبہ پاس آ کر رمی کرنیکا پھر اپنی جگہ پر آنیکا عطا بھی ایسا ہی کرتے تھے یہانتک کہ مر گئے

الرمی بعد المساء شام ہوئی پر رمی کرنا عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسأل ایام
منیٰ فیقول لا حرج فسأله رجل فقال حلقت قبل ان اذبح قال لا حرج فقال رجل رمیت بعد ما امسیت
قال لا حرج ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگ پوچھتے تھے منا کے دنوں میں حج کے مسائل
آپ فرماتے تھے کچھ حرج نہیں ایک شخص نے کہا میں نے سر منڈایا قربانی سے پہلے آپنے فرمایا کچھ حرج نہیں دوسرا بولا میں نے کنکریاں
ماریں شام ہوئی پیچھے آپنے فرمایا کچھ حرج نہیں

رمی الرعاء اونٹ چرانیوالوں کی رمی کا بیان عن ابی البداح بن عدی
عن ابیه ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للرعاء ان یرموا یوما ویدعوا یوما ترجمہ ابو البداح بن عدی
سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اونٹ چرانیوالوں کو ایک دن رمی کرنے کی
(اس لیے کہ وہ ہر روز منی میں نہیں آ سکتے اپنے اونٹوں کو دور لیجاتے تھے چرانے کو لیے) عن عاصم بن عدی ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للرعاء فی البیتوتة یرمون یوم النحر والیومین اللذین بعده یجمعونهما
فی احدهما ترجمہ عاصم بن عدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی چرواہوں کو منا میں رات کو نہ رہنے کی
وہ رمی کر لیں دن نحر کے یعنی دسویں تاریخ پھر دو دن کی ایک دن کر لیں

المکان الذی یرمی منه جمرة العقبة جمرہ عقبہ کی رمی کہاں سے کریں عن عبد الرحمن یعنی ابن یزید قال قیل لعبد الله بن مسعود ان
ناسا یرمون الجمرة من فوق العقبة قال فرمی عبد الله من بطن الوادی ثم قال من ههنا والذی لا اله
غیره رمی الذی انزلت علیه سورة البقرة ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا لوگ جمرہ
کی رمی گھاٹی کے اوپر سے کرتے ہیں عبد اللہ نے گھاٹی کے اندر سے رمی کی اور کہا قسم اوسکی جسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے
یہیں سے رمی کی اوس شخص نے جس پر سورۂ بقرہ اوتری یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن عبد الرحمن بن یزید
قال رمی عبد الله الجمرة بسبع حصیات جعل البیت عن یساره وعرفة عن یمینه وقال ههنا مقام الذی
انزلت علیه سورة البقرة ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کنکریاں ماریں سات خانہ کعبہ اون کے
بائیں طرف تہا اور عرفات داہنی طرف اور کہا یہ مقام ہے اونکا جن پر سورہ بقرہ اوتری عن عبد الرحمن بن یزید قال رایت
ابن مسعود رمی جمرة العقبة من بطن الوادی ثم قال ههنا والذی لا اله غیره مقام الذی انزلت علیه سورة
البقرة ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن الاعمش سمعت الحجاج یقول لا تقولوا سورة البقرة قولوا السورة التی یذکر
فیها البقرة فذکرت ذلك لابراهیم فقال اخبرنی عبد الرحمن بن یزید انه کان مع عبد الله حین رمی جمرة
العقبة فاستبطن الوادی واستعرضها یعنی الجمرة فرماها بسبع حصیات وکبر مع کل حصاة فقلت ان ناسا

يَصْعَدُ فِي الْجَبَلِ فَقَالَ هٰهُنَا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ رَأَيْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ رَمٰى ترجمہ اعمش نے
کہا مین نے حجاج سے سنا اونہون نے کہا مت کہو سورہ بقرہ لیکن یون کہو وہ سورت جسمین بقر کا ذکر ہے مین نے یہ ابراہیم سے
بیان کیا اونہون نے کہا مجھسے عبد الرحمن بن یزید نے کہا وہ عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ تھے جب اونہون نے رمی کی جمرہ
عقبہ کی وہ وادی کے اندر آئے اور جمرے کو سامنے کیا اور سات کنکریان مارین ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی مین نے کہا بعضے
لوگ پہاڑ پر چڑھتے ہین (کنکریان مارنے کو) اونہون نے کہا قسم ہے اوس کی جسکے سوا کوئی معبود برحق نہین ہے مین نے اوس
شخص کو دیکھا جسپر سورہ بقر اوتری یہین سے رمی کی **ف** تو عبد اللہ بن مسعود نے سورہ بقر کہا پس معلوم ہوا کہ سورہ
بقر کہنا درست ہے اور حجاج کا خیال غلط تہا **عن** جابر رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم رمى الجمرة بمثل حصى
الخذف **عن** جابر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم رمى الجمار بمثل حصى الخذف ترجمہ جابر سے روایت
ہے مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ چھوٹی چھوٹی کنکریان مارتے تھے **عدد** الحصى التي يرمى بها الجمار
کتنی کنکریان مارے **عن** جعفر بن محمد بن علي بن حسين عن أبيه قال دخلنا على جابر بن عبد الله فقلت
أخبرني عن حجة النبي صلى الله عليه وسلم فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم رمى الجمرة التي عند
الشجرة بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة منها حصى الخذف رمى من بطن الوادي ثم انصرف إلى المنحر فنحر
ترجمہ امام محمد باقر سے روایت ہے مین نے جابر سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال اونہون نے کہا آپنے چھوٹی
چھوٹی سات کنکریان مارین اوس جمرے پر جو درخت کے پاس ہے ہر کنکرے مارتے وقت تکبیر کہی وادی کے اندر سے پھر قربانی کی جگہ
پر آئے اور قربانی کی **عن** مجاهد قال سعد رجعنا في الحجة مع النبي صلى الله عليه وسلم وبعضنا يقول رميت
بسبع حصيات وبعضنا يقول رميت بست فلم يعب بعضهم على بعض ترجمہ مجاہد سے روایت ہے سعد نے کہا ہم لوٹے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کر کے کوئی کہتا تہا مین نے سات کنکریان مارین کوئی کہتا تہا مین نے چھ کنکریان
مارین اور کسی نے دوسرے پر عیب نہ کہا **عن** أبي مجلز يقول سألت ابن عباس عن شيء من أمر الجمار فقال ما أدري رماها
رسول الله صلى الله عليه وسلم بست أو بسبع ترجمہ ابو مجلز نے کہا مین نے ابن عباس سے کنکریونکو پوچھا اونہون نے کہا
مجھے یاد نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ کنکریان مارین یا سات **التكبير** مع كل حصاة ہر کنکری کے ساتھ
تکبیر کہنا **عن** الفضل بن عباس قال كنت ردف النبي صلى الله عليه وسلم فلم يزل يلبي حتى رمى جمرة العقبة
فرماها بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار
تہا آپ لبیک کہتے رہے یہانتک کہ کنکریان مارین جمرہ عقبہ پر سات ہر کنکرے پر تکبیر کہی **قطع** التلبية إذا رمى جمرة
العقبة کنکریان مارتے ہی لبیک موقوف کرنا **عن** ابن عباس قال قال الفضل بن عباس كنت ردف رسول الله
صلى الله عليه وسلم فلم أزل أسمعه يلبي حتى رمى جمرة العقبة فلما رمى قطع التلبية ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے

فضل بن عباس نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا مین سنتا رہا آپ لبیک کہتے جاتے تھے یہان تک
کہ کنکریان ماریں جمرہ عقبہ پر اوس وقت لبیک موقوف کی **عن** ابن عباس ان الفضل اخبرہ انہ کان ردیف رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ لم یزل یلبی حتی رمی الجمرۃ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عن** الفضل بن عباس انہ کان
ردیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یزل یلبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **الدعاء**
بعد رمی الجمار کنکریان مارنے کے بعد دعا کرنا **عن** الزہری قال بلغنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
اذا رمی الجمرۃ التی تلی المنحر منحر منی رماھا بسبع حصیات یکبر کلما رمی بحصاۃ ثم تقدم امامھا فوقف
مستقبل القبلۃ رافعا یدیہ یدعو یطیل الوقوف ثم یاتی الجمرۃ الثانیۃ فیرمیھا بسبع حصیات یکبر
کلما رمی بحصاۃ ثم ینحدر ذات الشمال فیقف مستقبل القبلۃ رافعا یدیہ یدعو ثم یاتی الجمرۃ التی
عند العقبۃ فیرمیھا بسبع حصیات ولا یقف عندھا قال الزہری سمعت سالما یحدث بھذا عن
ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان ابن عمر یفعلہ ترجمہ ابن شہاب زہری سے روایت ہے ہمکو پہونچا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب رمی کرتے اوس جمرہ کی جو منا سے نزدیک ہے تو سات کنکریان اوسپر مارتے ہر کنکری مارتے وقت
تکبیر کہتے پھر آگے بڑھتے اور قبلہ کیطرف منہ کرکے کھڑے ہوتے دونون ہاتھ اوٹھاتے دعا کرتے (بڑی دیر تک کھڑے رہتے)
پھر دوسرے جمرہ پاس آتے اوسکو سات کنکریان مارتے ہر کنکری پر تکبیر کہتے پھر بائین طرف مڑتے اور قبلہ کو سامنے منہ کرکے
کھڑے ہوتے دونون ہاتھ اوٹھا کر دعا کرتے پھر جمرہ عقبہ پاس آتے (جو سب کے آخر مین ہے منا سے) اوسپر سات کنکریان مارتے اور
نہین ٹھہرتے زہری نے کہا مین نے یہہ حدیث سالم سے سنی وہ اپنے باپ ابن عمر سے نقل کرتے تھے ابن عمر ایسا ہی کرتے
تھے (یہہ گیارہوین بارہوین کے رمی کا بیان ہے کیونکہ دسوین تاریخ صرف جمرہ عقبہ کی رمی کرتے ہین) **باب** ما یحل
للمحرم بعد رمی الجمار محرم جب کنکریان مار چکے تو اوسکو کیا درست ہوگا **عن** ابن عباس قال اذا رمی الجمرۃ
فقد حل لہ کل شیء الا النساء قیل والطیب قال اما انا فقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یتضمخ بالمسک افطیب ھو ترجمہ ابن عباس نے کہا جب کنکریان مار لین تو سب چیزین درست ہوگئین مگر
جو احرام مین منع تھین (اگر عورتون سے صحبت کرنا وہ بعد طواف الزیارۃ کے درست ہوگا) ایک شخص نے کہا خوشبو
درست ہے اونہون نے کہا مین نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ مشک لتھیڑتے تھے مشک خوشبو نہی کیا ہے

آخر المناسک حج کے احکام تمام ہوئے الحمد للہ خدا کے فضل اور امداد سے ربع ثانی پورا ہوگیا کتاب مقدس سنن
نسائی شریف کا نصف اول تمام ہوا اب خدا سے امید ہے کہ وہ اسی طرح نصف ثانی کو بھی تمام کرے گا اپنے فضل و احسان سے

واللہ المستعان وعلیہ التکلان

تم النصف الاول من کتاب النسائی ویتلوہ النصف الثانی ان شاء اللہ تعالی